سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(بدھ30، جمعرات31مارچ، جمعتہ المبارک یکم، سوموار4، منگل5۔اپریل2016)
(یوم الاربعاء20، یوم الخمیس21، یوم الجمع22، یوم الاثنین25، یوم الثلاثہ26۔ جمادی الثانی1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

بدھ،30۔مارچ2016

جلد 20:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	----------	1
2۔	ایجنڈا	----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشت گردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	15
8۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	16
	قرارداد	
9۔	گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پُرزور مذمت	17
	جمعرات، 31۔مارچ2016	
	جلد 20:شمارہ 2	
10۔	ایجنڈا	55
11۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	59
12۔	نعت رسول مقبول ﷺ	60
	سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت، آبپاشی اور خوراک)	
13۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	61
14۔	(نوٹ) وقفہ سوالات کے دوران سوالات کا نوٹس دینے والے معزز ممبران حاضر نہ تھے اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔	61
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	69
	تحاریک التوائے کار	
16۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	84
	توجہ دلاؤ نوٹس	
17۔	اوکاڑہ: تھانہ حویلی لکھا چک باواطاہر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	88

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
18-	پری بجٹ بحث	89
19-	کورم کی نشاندہی	92
	جمعتہ المبارک، یکم اپریل2016	
	جلد 20:شمارہ 3	
20-	ایجنڈا	95
21-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	99
22-	نعت رسول مقبول ﷺ	100
	سوالات (محکمہ جات خزانہ، محنت وانسانی وسائل اور آبکاری ومحصولات)	
23-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	101
24-	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	124
25-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	125
	تحاریک استحقاق	
26-	ڈی سی او ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال	145
	تحاریک التوائے کار	
27-	تریموں سدھنائی لنک کینال پختہ کرنے کا مطالبہ	148
28-	پاکستان میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لٹر شراب بنانے کا انکشاف	151
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
29-	مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015اور مسودہ قانون ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	152

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	152
31۔	مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فارسٹری وفشریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	153
	سرکاری کارروائی	
32۔	آئین کے آرٹیکل(A)(2)128 کے تحت قراردادیں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	154
	قراردادیں	
33۔	آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016 کی مدت میں توسیع	156
34۔	آرڈیننس(ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015 کی مدت میں توسیع	157
35۔	آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب2016 کی مدت میں توسیع	158
36۔	آرڈیننس شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب2015 کی مدت میں توسیع	158
37۔	آرڈیننس(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016 کی مدت میں توسیع	159
38۔	آرڈیننس(ترمیم)جنگلات، پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع	160
	آرڈیننس(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
39۔	آرڈیننس(ریلیف وبحالی)دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب2016	161
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
40۔	مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	170

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
41-	مسودہ قانون فلڈ لینڈ ریگولیشن پنجاب2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	171
42-	مسودہ قانون شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب2016 اور مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	171
43-	مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	172
	بحث	
44-	پری بجٹ بحث (---جاری)	174
	سوموار، 4-اپریل2016	
	جلد 20: شمارہ 4	
45-	ایجنڈا	183
46-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	185
47-	نعت رسول مقبول ﷺ	186
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
48-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	187
	تعزیت	
49-	معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر نجمہ افضل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	187
50-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (----جاری)	187
51-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	227
52-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	243

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
53۔	قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ	262
54۔	کورم کی نشاندہی	265
	توجہ دلاؤ نوٹس	
55۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	265
	تحاریک استحقاق	
56۔	ایم ایس میو ہسپتال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ	266
	تحاریک التوائے کار	
57۔	لاہور میں فیکٹریوں کی بہتات	269
	پوائنٹ آف آرڈر	
58۔	گندم کی خرید پر حکومتی پالیسی سٹیٹمنٹ کا مطالبہ	271
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
59۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری)	271

منگل، 5۔اپریل2016

جلد20: شمارہ5

60۔	ایجنڈا	301
61۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	303
62۔	نعت رسول مقبول ﷺ	304
	سوالات (محکمہ صحت)	
63۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	305

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
64۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	343
65۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	373
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
66۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	385
67۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	386
	تحاریک استحقاق	
68۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	392
	تحاریک التوائے کار	
69۔	سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد میں کمی لانے میں حکومت کی ناکامی	392
70۔	صوبہ میں عطائی ڈاکٹروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ	395
71۔	محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے سکولوں میں خلاف پالیسی نصاب کا پڑھایا جانا	396
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
72۔	خواتین کو فنی تعلیم دینے کا مطالبہ	399
73۔	جعلی دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ	401
74۔	ہسپتالوں میں خواتین کے طبی ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ	403
75۔	صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ	405
76۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(72)/2016/1393. Dated: 21st March 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 30th March 2016 at 02:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 19th March 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔مارچ2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت اور جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1 بابت 2016)؛

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015(2 بابت 2016)؛

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016(5 بابت 2016)؛

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015(6 بابت 2016)؛

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016(8 بابت 2016)؛اور

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016(9 بابت 2016)؛

(بی) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد یں

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 (1 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 4۔جنوری 2016 میں مورخہ 3۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015(2 بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015(2بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 4جنوری 2016 میں مورخہ 3۔اپریل2016 سے 90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016(5بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب2016 (5بابت2016) نافذشدہ مورخہ 14۔جنوری2016 میں مورخہ 13۔اپریل2016 سے 90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015(6بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015(6بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 19۔جنوری 2016 میں مورخہ 18۔اپریل2016 سے 90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016(8بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ 2016(8بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 21۔جنوری 2016 میں مورخہ 20۔اپریل2016 سے 90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب2016(9بابت2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب2016 (9بابت 2016) نافذشدہ مورخہ 25۔جنوری2016 میں مورخہ 24۔اپریل2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5

(سی) آرڈیننس کاایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب2016

ایک وزیر آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ڈی) عام بحث

پری بجٹ بحث

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	رانا محمود الحسن، ایم پی اے	پی پی۔196
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ میری گل، ایم پی اے	ڈبلیو۔334

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (30۔مارچ تا 15۔اپریل 2016) تفویض کیا گیا۔

8

5۔	راناثناءاللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک،لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ *
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن،
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم،امور نوجواناں * کھیلیں *،آثار قدیمہ اور سیاحت *
15۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی،ہائر ایجوکیشن *، تحفظ ماحول *
19۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	: قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	: ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسداللہ	: خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	: صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12-دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	رانا محمد ارشد	: اطلاعات وثقافت
20۔	میاں محمد منیر	: آبکاری و محصولات
21۔	رانا اعجاز احمد نون	: زراعت
22۔	محترمہ نغمہ مشتاق	: بہبود آبادی
23۔	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
24۔	جناب عامر حیات ہراج	: کان کنی و معدنیات
25۔	رانا بابر حسین	: خزانہ
26۔	میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
27۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	: مواصلات و تعمیرات
28۔	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی و ترقیات
31۔	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
32۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	: داخلہ
33۔	چودھری خالد محمود حجہ	: آبپاشی
34۔	میاں فدا حسین	: جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔	چودھری زاہد اکرم	: کالونیز
36۔	محترمہ شاہین اشفاق	: کوآپریٹو
37۔	محترمہ موش سلطانہ	: ہائر ایجوکیشن
38۔	محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	: سکولز ایجوکیشن
39۔	جناب طارق مسیح گل	: انسانی حقوق واقلیتی امور

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری : حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ،30۔مارچ2016

(یوم الاربعاء،20۔جمادی الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیات155 تا157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے توصبر کرنے والوں کو(اللہ کی خوشنودی کی)بشارت سنادو۔(155)ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(156)یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	رانا محمود الحسن، ایم پی اے	پی پی۔196
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ میری گل، ایم پی اے	ڈبلیو۔334

تعزیت

گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشتگردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ 27۔مارچ کو گلشن اقبال پارک میں جو دہشتگردی ہوئی ہے اور اس المناک واقعہ میں جتنے بھی لوگ ہم سے جدا ہوئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس کے بعد ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ کچھ افراد جن کی جانیں اس میں گئی ہیں وہ غیر مسلم ہیں لہٰذا ان کے لئے بھی ہم سب کو ایک منٹ کے لئے خاموش کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر شہدائے گلشن پارک کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اب تمام معزز ممبران ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر خاموشی اختیار کریں گے۔

(اس مرحلہ پر غیر مسلموں کے لئے ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر خاموشی اختیار کی گئی)

قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی طرف سے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جب سپیکر بول رہا ہو تو آپ کی مہربانی اس میں مداخلت نہ کیا کریں، آپ کی نوازش ہو گی۔ یہ تحریک میاں محمود الرشید، جناب احمد شاہ کھگہ، قاضی احمد سعید، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی اے کی طرف سے، گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

گلشن اقبال پارک لاہور میں دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول و عسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔ یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جو ان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول وعسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اتوار 27۔مارچ 2016 کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار

کرتا ہے۔اس واقعہ میں بچوں اور خواتین سمیت 72 سے زائد معصوم قیمتی جانوں کا ضیاع اور تقریباً تین سو کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو بڑا سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے جس میں تفریح کے لئے آنے والے معصوم بچوں اور خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ ایوان اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی ادارے جوان دہشتگردوں، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں انہیں اپنی بھرپور تائید اور حمایت کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام اپنی لاء انفورسنگ ایجنسیز، پولیس، ایلیٹ فورس، کاؤنٹر ٹیررازم فورس، سول و عسکری انٹیلی جنس ایجنسیز، رینجرز، افواج پاکستان کے جوانوں اور افسروں کے شانہ بشانہ اس جنگ میں کھڑے ہیں۔ یہ نمائندہ ایوان گلشن اقبال پارک میں رونما ہونے والے اس افسوسناک اور ظلم بربریت کے واقعہ کے بعد دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف آپریشن کو مزید منظم اور تیز کرنے کی بھرپور ستائش کرتا ہے اور ان ملک دشمن عناصر کے خلاف سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یقیناً اس پر قائد حزب اختلاف اظہار خیال کریں گے اور ان کے بعد دیگر معزز ممبران بھی اس پر اپنے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کریں گے۔ میں اس معزز ایوان میں دونوں طرف بیٹھے ممبران کے علم میں کچھ facts لانا چاہتا ہوں تاکہ اس میں بھی ان کی قیمتی آراء آ سکیں اور ان کے مطابق دہشتگردی کے خلاف ان efforts کو، اس جنگ کو اور زیادہ مؤثر طریقے سے آگے بڑھا کر کامیابی سے ہمکنار کیا جا سکے۔ میں on behalf of Punjab Government اور قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دہشتگردی کی اس جنگ میں پنجاب حکومت کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھے گی

Law نے اعلیٰ وزیر اور وزیر اعظم اور اس سلسلے میں no stone will be left unturned کو اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ Intelligence Agencies اور Enforcing Agencies انہیں اس جنگ کو جیتنے اور منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے جو بھی وسائل درکار ہوں گے sky is the limit یعنی اس میں limit کی کوئی بات نہیں وہ مہیا کئے جائیں گے۔ چونکہ اس جنگ میں جیت کے علاوہ کوئی اور option نہیں ہے۔ دہشتگردی کے خلاف جو یہ جنگ ہے یہ کسی اکیلی سیاسی جماعت کی ہے، کسی ایک گورنمنٹ کی ہے اور نہ ہی یہ کسی فرد واحد کی ہے بلکہ یہ جنگ پاکستان کے بیس کروڑ عوام کی survival کا معاملہ ہے۔ یہ پورے پاکستان کی جنگ ہے اس میں ہماری تمام Law Enforcing Agencies کے ساتھ ساتھ تمام سول ادارے بھی موجود ہیں اور یہ ہر ادارے کی جنگ ہے۔ اس میں ہر پاکستانی ان درندہ صفت لوگوں کے خلاف ہے جن سے معصوم بچے محفوظ ہیں اور نہ ہی نہتی عورتیں محفوظ ہیں۔ انہوں نے کس ظلم اور بربریت سے اس دن کھیلتے، اچھلتے، کودتے بچوں کو نشانہ بنایا۔ ایسے لوگوں کے جو سہولت کار ہیں، ایسے لوگوں کو مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے جو لوگ ان کو پناہ دیتے ہیں، جو لوگ ان کو facilitate کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ انسان تو کیا درندوں سے بھی بدتر ہیں چونکہ درندے بھی اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ اس سے پہلے جو واقعات ہوئے ہیں جن میں APS، باچا خان یونیورسٹی اور اسی طرح ملک کے دوسرے شہروں میں بھی معصوم بچوں کو نشانہ بنایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات واضح کرتا چلوں کہ ہماری مسلح افواج نے بے پناہ قربانیاں دے کر ضرب عضب کے تحت شمالی اور جنوبی وزیرستان میں جو safe heavens تھے جو no-go areas تھے ان کو نیست و نابود کیا اور وہاں سے ان کے safe heavens ختم کئے۔ اس وقت وہاں پر ہماری فورسز موجود ہیں لیکن ان کی کمین گاہیں وہاں پر موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح سے دوسرے صوبوں اور پنجاب میں بھی ان کی کمین گاہوں کو نیست و نابود کیا گیا۔ اب ایسے لوگ جو ہمارے ہی گلی محلوں میں بظاہر وہ وہاں پر ایک عام شہری کی طرح موجود ہوتے ہیں، بعض صورتوں میں جو لوگ پکڑے گئے ہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑے پڑھے لکھے اور بڑے اچھے profession میں کام کر رہے تھے لیکن بعد میں intelligence based information کی بنیاد پر پتا چلا کہ ان لوگوں کا اندر سے کہاں کہاں پر رابطہ ہے اور ان کارروائیوں میں یہ معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے خلاف intelligence based operations پہلے بھی ہو رہے تھے اور ہماری intelligence agencies ان میں پوری طرح involve تھیں لیکن اب ان operations کو مزید منظم کرنے،

ان کو تیز کرنے اور اس سلسلے کو اور زیادہ تعداد میں آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ایسے لوگ جو ہمارے ہی گلی محلوں میں موجود ہیں لیکن در اصل وہ اندر سے ان درندوں سے ملے ہوئے ہیں اور ان درندوں کے آلہ کار کے طور پر کام کر رہے ہیں ان پر پوری گرفت کرنے کے لئے اور ان لوگوں کی بیخ کنی کے لئے ہماری intelligence Agencies، ہماری Law Enforcing Agencies پوری commitment کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔ میں معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ گلشن اقبال incident کے متعلق ایک گھنٹہ پہلے کی جو انفارمیشن ہے اس کے مطابق پولیس نے 164 آپریشنز کئے ہیں، CTD جو Counter Terrorism Force ہے اس نے 33 آپریشنز کئے ہیں اور ایسے آپریشنز جن میں دوسری Law Enforcing Agencies نے ان کو lead کیا یا پھر مشترکہ آپریشنز کئے وہ 149 ہیں۔ان آپریشنز کے نتیجے میں اب تک 12940 لوگوں کو سوال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ یہ خود کش بمبار حملہ آور گلشن اقبال پہنچا، ہو سکتا ہے ان لوگوں نے پہلے کوشش کی ہو کہ شہر کے کسی اور علاقے کو بھی ہدف بنایا جا سکے جہاں پر اور زیادہ خوف وہراس پھیلے اور اس سلسلے میں ان کے جو مذموم ارادے ہیں ان کو تسکین ملے لیکن آخر یہ جو خود کش حملہ آور ہے یہ غیر علاقے سے تو یہاں پر land نہیں ہوا یقیناً یہ یہاں پر کسی کے پاس آکر ٹھہرا ہو گا کسی نے اس کو سہولت دی ہو گی جس کے نتیجے میں وہ اس قابل ہوا کہ اس نے گلشن اقبال پارک میں آکر لوگوں کو اس انتہائی بربریت اور ظلم کا نشانہ بنایا۔اب ایسے لوگوں کو find out کرنے کے لئے یہ بڑا ضروری ہے کہ ان علاقوں کو جہاں پر intelligence based information ہو IBOs ہوں اس بنیاد پر ان علاقوں کو cordon off کیا جائے اور وہاں door to door یا جس طرح Law Enforcing Agencies مناسب سمجھیں لوگوں کو search اور interrogate کیا جائے۔اس سلسلے میں یقیناً ایک عام شہری law-abiding citizen جس کا دور دور تک اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اس کو بھی یقیناً پریشانی لاحق ہو گی لیکن اب ایسے لوگوں کی بیخ کنی کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے اس لئے میں پنجاب حکومت کی طرف سے ایسے لوگوں کے لئے پیشگی معذرت پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بھی یہ قربانی ہے۔وہ جو law-abiding citizen ہیں ان کو اس سلسلے میں اگر کوئی دقّت ہوئی ہے تو اس حوالے سے یہ ان کی بھی قربانی ہے کیونکہ اس کے بغیر ایسے لوگوں کو sort out نہیں کیا جا سکتا۔ان 12940 لوگوں میں سے ابھی تک 410 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور ان کی screening کا عمل جاری ہے۔410 لوگوں کے متعلق doubt

createہوا اور انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان operationsکے دوران کچھ لوگوں کی طرف سے مزاحمت ہوئی جس کے نتیجے میں پانچ دہشتگرد ہلاک ہوئے ہیں اور وہاں سے کافی زیادہ اسلحہ اور دوسرا مواد ملا ہے۔اسی طرح jet-black terrorist، یہ دہشتگردی کی ایک termہے وہ افراد جو کہ براہ راست ان activitiesمیں اس طرح سے ملوث ہوں کہ وہ اس کے part and parcel بن جائیں انہیں jet-black terrorist کہتے ہیں۔اس سال چوبیس jet-black terroristہماری Law Enforcing Agenciesکے ساتھ resistکرتے ہوئے ان کی گولیوں کا نشانہ بنے اور جہنم واصل ہوئے ہیں۔اسی طرح سال 2015 میں اٹھاسی jet-black terroristsکو جہنم واصل کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنی چاہوں گا کہ ایسے درندے اور دہشتگرد جو کہ اس ملک کی existenceکے خلاف ہیں، جو اس معاشرے کو انتشار کا شکار کرنا چاہتے ہیں، جو ہمارے معصوم بچوں کے بھی دشمن ہیں، جو اتنے درندہ صفت ہیں کہ ان کے لئے کوئی اخلاقی یا شرعی limitنہیں ہے تو ان کی بیخ کنی کے لئے ہماری Law Enforcing Agenciesاور حکومت کی zero toleranceہے۔اس سے پہلے بھی intelligence based operationsکئے جاتے رہے ہیں۔ خفیہ ایجنسیوں کو مزید مربوط اور منظم کیا جائے گا۔یہ قومی سطح کا operationہے۔ حزب اختلاف، حکومت، سیاسی جماعتوں، حکومتی اداروں اور Law Enforcing Agenciesسب کا یہ مشترکہ آپریشن ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بالکل تسلیم کرتا ہوں کہ اس حوالے سے کسی کی سوچ otherwise نہیں ہو سکتی بلکہ ہر پاکستانی کی سوچ ایک ہی ہے۔ بعض لوگ غلط فہمی یا نادانستگی کی بنیاد پر اس آپریشن سے متعلق یہ بات کرتے ہیں کہ فلاں on-boardہے اور فلاں نہیں یا حکومت on-boardنہیں ہے۔ وہ ایسی باتیں کر کے اداروں کے اندر تفریق ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ انتہائی نامناسب ہے۔ میں عرض کروں گا کہ سب نے شہادتیں دی ہیں۔افواج پاکستان ،رینجرز،پولیس،Intelligence Agenciesاور دوسرے حکومتی اداروں کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں اور شہادتیں قبول کی ہیں۔اب بھی ہر فرد پُرعزم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب کی ستائش، حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور اس قسم کی منفی بات ہرگز نہیں کرنی چاہئے کیونکہ قومی یکجہتی کے بغیر اس جنگ کو جیتنا مشکل ہے۔ ہم نے

اسی قومی یکجہتی کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ اس جنگ کو جیتنا ہے اور اس ملک سے دہشتگردی کا خاتمہ کرنا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،قائد حزب خزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔راناثناءاللہ خان نے بڑی تفصیل سے ایک پالیسی بیان دیا ہے کہ حکومت دہشتگردی کے خاتمے کے لئے یہ یہ کچھ کر رہی ہے۔کاش!آج وزیر اعلیٰ پنجاب اس وقت خود ایوان کے اندر موجود ہوتے۔یہ انتہائی اندوہناک اور بھیانک واقعہ ہے۔پنجاب کی تاریخ میں کبھی اس طرح کا سانحہ رُونما نہیں ہوا۔میری اور باقی سب معزز ممبران کی خواہش تھی اور میں اب بھی کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس وقت ایوان میں موجود ہونا چاہئے تھا۔اس سے زیادہ اور urgency کیا ہو گی؟ہمارے قائد ایوان یہاں خود آکر آج کی اس دُعا میں شریک ہوتے اور خود ہی policy statement دیتے۔وہ بطور قائد ایوان،وزیر اعلیٰ پنجاب،خادم اعلیٰ پنجاب خود بتاتے کہ انہوں نے دہشتگردی کے خاتمے کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور آئندہ کیا کرنے جا رہے ہیں؟بہر حال میں اس لمبی بحث میں نہیں پڑوں گا۔

جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ دہشتگردی کے خلاف یہ جنگ انتہائی پیچیدہ،طویل اور گھٹن ہے۔یہ فوری ختم ہونے والی جنگ نہیں ہے۔جب ایک دو ماہ کوئی حملہ نہیں ہوتا،کوئی دہشتگردی کا واقعہ نہیں ہوتا تو یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ سب حالات ٹھیک ہو گئے ہیں اور دہشتگردی پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن پھر پچھلے واقعات سے زیادہ اندوہناک کوئی نہ کوئی واقعہ رُونما ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر!مجھے یہ کہہ لینے دیجئے کہ اس میں زبردست قسم کا security lapse ہوا ہے۔ہماری پولیس کے لاکھوں نوجوان ہیں،ایلیٹ فورس ہے اور ہم نے Anti-Terrorism Force بھی بنائی ہوئی ہے۔پچھلے کئی ماہ سے خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے یہ reports آتی رہی ہیں کہ لاہور شہر کے اندر خود کش بمبار داخل ہو چکے ہیں اور وہ سکولوں یا کسی بھی پبلک مقام پر حملہ کر سکتے ہیں۔گلشن اقبال پارک ایک ایسا پبلک مقام ہے کہ جہاں پر پورے پنجاب سے روزانہ ہزاروں لوگ visit کرنے آتے ہیں۔اگر وہاں پر واک تھرو گیٹ لگائے گئے ہوتے،پانچ دس پولیس والے لوگوں کی تلاشی لے رہے ہوتے اور انہوں نے آنے جانے والوں پر نظر رکھی ہوتی تو شاید یہ اندوہناک واقعہ رُونما نہ ہوتا۔وہاں پر سکیورٹی کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔گلشن اقبال پارک میرے حلقہ انتخاب میں ہے اور یہ وقوعہ میرے گھر کے سامنے ہوا ہے۔

جناب سپیکر!آج سے پہلے بھی میں متعدد مرتبہ پی ایچ اے اور مقامی انتظامیہ کو کہہ چکا ہوں کہ اتنے بڑے پارک میں پارکنگ کا کوئی انتظام نہیں ہے حالانکہ وہاں پر روزانہ ہزاروں گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں آتی ہیں۔ تمام موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں اس پارک کے چاروں طرف سڑک پر main traffic کو روکتے ہوئے کھڑی کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر ایک ہجوم ہوتا ہے اور گزرنا محال ہو جاتا ہے۔ میری ان تمام گزارشات پر کبھی کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر!میں اب بھی وزیر قانون اور دوسرے وزراء سے عرض کروں گا کہ نہ صرف اس پارک میں بلکہ جہاں جہاں پر اس طرح کے عوامی پارکس ہیں وہاں پر کار پارکنگ اور سکیورٹی کے لئے فوری طور پر انتظامات کئے جائیں۔ ہم بہت زیادہ شور سُنتے ہیں کہ CCTV کیمرے لگانے کے لئے حکومت یہ یہ اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ بھئی!یہ جو دس بیس بڑے مقامات ہیں وہاں پر بھی سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے۔لاہور کے اندر تین چار بڑے پارک اور تین چار بڑے مزارات ہیں کہ جہاں پر صرف مقامی آبادی نہیں بلکہ پورے پنجاب سے لوگ آتے ہیں۔ بہت سے خاندان اس حادثہ کا شکار ہوئے ہیں۔ان دنوں spring holidays تھیں اور واقعہ کے روز ایسٹر تھا۔ایسے تہوار کے موقع پر بڑی تعداد میں لوگ پارکوں کی طرف آتے ہیں۔کیا پولیس اور سکیورٹی والوں کو علم نہیں تھا کہ آج چھٹی ہے، ایسٹر ہے اور ہمیں red alert ہو کر ان پبلک مقامات پر لوگوں کی سکیورٹی کو یقینی بنانا ہے۔ میں بالکل ان سکیورٹی اداروں کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا۔

جناب سپیکر!اس کی باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہئیں کہ سکیورٹی پلان کس کی ذمہ داری تھی؟ حکومتی ارباب اختیار ہر روز میٹنگ میٹنگ کھیلتے ہیں۔ حکومت ہر روز میٹنگ کرتی ہے۔ ہمارے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزداہ (شہید) کی شہادت کے بعد ہمیں ایسے لگا کہ اب حکومت بہت چوکنی ہو گئی ہے، ادارے بڑے alert ہو گئے ہیں، intelligence sharing بڑی زبردست ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سے ہم اس طرح کا سارا اہتمام کریں گے لیکن میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ بالکل بھی اس پر صرف نظر نہیں ہونا چاہئے۔لاہور پولیس، ایلیٹ فورس یا آپ نے یہاں پر جو بھی سکیورٹی کا انتظام کیا تھا آخر وہ ذمہ دار کیوں نہیں ہیں؟ یہ دو چار بڑے پارک جہاں پر ہزاروں لوگ اکٹھے تھے وہاں پر سکیورٹی کے چند لوگ بھی نہیں تھے اور وہاں پر کوئی CCTV cameras بھی نہیں تھے۔ گلشن اقبال پارک کے پانچ گیٹوں میں سے تین گیٹ بند تھے اور صرف دو گیٹ کھلے ہوئے تھے وہاں پر اگر کوئی اس طرح کا انتظام ہوتا تو شاید مجرم اس طرح کی کوئی کارروائی نہ کر سکتا۔

جناب سپیکر!آج سے سوا سال پہلے پوری قوم نے نیشنل ایکشن پلان دیا اور اُس پر ایک تاریخیconsensusہوا جس میں اس ملک کی سبھیpolitical parties نےparticipate کیا جس کے بعد اس کا20نکاتی پروگرام پوری قوم کے سامنے آیا۔اس 20نکاتی پروگرام کے اندر بہت سے short term اقدامات کرنے تھے، بہت سےlong term اقدامات بھی کرنے تھے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس سنجیدگی کے ساتھ اُس نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد ہونا چاہئے تھااُس سنجیدگی کے اندر ہمیں کمی محسوس ہوتی ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ ہم خدا کے لئے اپنی ترجیحات کو بدلیں، ہم انسانی جانوں کو اہمیت دیں، حکومت کو آنے والے دنوں میں یہ بات ثابت کرنا ہوگی کہ حکومت کی حقیقی ترجیح لوگوں کی جان و مال کا تحفظ، دہشتگردی کا خاتمہ، دہشتگردوں کو نیست و نابود کرنااور اس ناسور سے اس ملک اور اس صوبے کی جان چھڑانی ہے۔یہ زبانی جمع خرچ کی بات نہیں ہے آپ یہاں پر بھلے اربوں روپیہ لگائیں، جہاں پر دیگر منصوبوں پر 24/24 گھنٹے3/3 شفٹوں میں کام ہو رہا ہوگا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارے لوگ دیکھ اور سمجھ رہے ہیں کہ کس کام کوpriorityدی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کروں گا کہ خدارا زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر اس کی حقیقی ترجیح پر آجائیں کہ دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے۔جب یہ نیشنل ایکشن پلان بنا ہے تو اب دہشتگردی کا خاتمہ ایجنڈا نمبر ایک ہونا چاہئے۔اورنج لائن ٹرین، فلائی اوورز اور انڈر پاسز آپ بھلے بنائیں لیکن یہ نمبر ایکpriority نہیں ہونی چاہئے، نہیں ہونی چاہئے، نہیں ہونی چاہئے اور نمبر ایک priority لوگوں کی جان و مال کا تحفظ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں اس ایوان کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اور بات کی طرف بھی دلاؤں گا کہ کلبھوشن یادیو پکڑا گیا ہے تو اس میں ہم بیرونی مداخلت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔میں حکومت سے یہ توقع رکھتا ہوں اور پوری قوم یہ اُمید رکھتی ہے کہ ہمارے ہاتھ یہ ایک ایسا موقع آگیا ہے کہ ہم اپنے ازلی اور ابدی دشمن بھارت جس کا وزیراعظم بنگلہ دیش میں کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ آپ کی آزادی کے لئے ہم نے بھی اپنا خون بہایا ہے اور ہم نے آپ کو آزادی دلائی ہے اُس کی یہ باتon record ہے اور یہ بات ساری دنیا نے سُنی، پڑھی اور دیکھی ہے۔اگر بھارت کا ایک ایجنٹ ہمارے پاس آگیا ہے تو ہم اُس پرfocus کر کے کسی مسلک، کسی دباؤ اور کسی بھی اور وجہ سے اس پر ہم پست روی نہ دکھائیں۔اس پر پورا home work کر کے پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کریں کہ ہمارے ازلی دشمن بھارت کی ایجنسی "را"

کے net work کی وجہ سے بلوچستان، کراچی اور پورے ملک کے اندر دہشتگردی ہو رہی ہے تاکہ پاکستان کو غیر مستحکم کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ تمام political parties اپنے چھوٹے موٹے تمام اختلافات بُھلا کر اس بات پر متحد ہیں۔ میں پی ٹی آئی کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ دہشتگردی کے خاتمہ پر کسی قسم کا کوئی compromise، کوئی لچک، کوئی سُستی اور کوئی کوتاہی کسی صورت میں نہیں ہونی چاہئے۔ ہم ساری political parties متحد ہو کر پوری قوم کو یہ پیغام دیں کہ ہم سب اکٹھے ہیں اور ہماری اوّلین ترجیح آپ کی جان و مال کا تحفظ ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! گلشن اقبال پارک میں جو سانحہ ہوا ہے آج اُس کا تیسرا روز ہے، پوری قوم سوگ اور سکتہ کے اندر ہے۔ پوری قوم نے اس دُکھ کو محسوس کیا ہے اور پورے پاکستان کے اندر ایسے مرد و خواتین موجود ہیں جنہوں نے اس سانحہ پر آنسو بہائے ہیں اور اس کرب کو محسوس کیا ہے۔ اس سوگوار ماحول کے اندر اس وقت ہمارا اجلاس جاری ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے جو کچھ کہا ہے میں اُس کو پوری طرح endorse کرتا ہوں۔ یقیناً ان کی اور ان کی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دہشتگردی کی اس لعنت کے ساتھ پوری منصوبہ بندی اور پوری قوت کے ساتھ نمٹیں۔ میں اپنی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے اور ملی یکجہتی کونسل صوبہ پنجاب کے صدر ہونے کے ناتے سے میں تمام دینی جماعتوں کی طرف سے اس اندوہناک واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مغرب ایسے واقعات کے پس منظر میں دہشتگردی کو دین اسلام کے ساتھ جوڑنے کی سازش کرتا ہے اور پوری دنیا کو یہ سبق پڑھانے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ اسلام ہے جو دہشتگردی کو promote کرتا ہے لیکن یہ بات میں اور آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ دین اسلام تو سلامتی کا دین ہے اور خود رب تعالیٰ قرآن عالی شان کے اندر اس بات کا اظہار تو کرتا ہے کہ کسی ایک معصوم انسان کا قتل، اس سے قطع نظر کہ وہ کس دین اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اُس کا قتل، پوری انسانیت کا قتل ہے تو اس حوالے سے مغرب جس طرح اس سازش کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتا ہے یہ بھی قابل مذمت ہے اور انشاء اللہ ہم اپنے کردار کے ساتھ یہ ثابت کریں گے کہ دین اسلام سب کو اپنے دامن سلامتی کے اندر جگہ دیتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری مسلح افواج اس وقت ضرب عضب کے نام سے اس لعنت کے خاتمے کے لئے نبرد آزما ہے یقیناً پوری قوم اُن کی پشت پر ہے اور وہ جو قربانیاں دے رہے ہیں اُس پر اُن کی حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے اور اُن کا شکریہ بھی ادا کرتی ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ دوسرے ادارے جیسے رینجرز، پولیس، اب ڈولفن فورس بھی میدان کے اندر ہے اور ہمارے انٹیلی جنس ادارے بھی اس لعنت کے خلاف اپنی کارروائیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم اُس کی بھی تحسین کرتے ہیں لیکن میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جس طرح overall دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہر ادارے میں کمزوریاں موجود ہیں، کرپشن موجود ہے اُس کے نتیجے میں lapses ہوتے ہیں اور ہم نے کسی بھی میڈیا پر نہیں دیکھا کہ گلشن اقبال پارک میں کوئی CCTV Cameras کی طرف سے قوم کو کوئی چیز دکھائی گئی ہو کہ وہاں پر یہ کیمرے نصب تھے اور انہوں نے یہ کچھ پکڑ پکڑائی کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اور میں یہ تنقید کے ضمن میں بات نہیں کر رہا۔ ہم سب اس دکھ کو محسوس کرتے ہیں اور ہم سب اس ایوان میں اکٹھے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو lapses ہیں ان کا جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اس سے قوم کو آگاہی دینا بھی قوم کے حوصلے کو بڑھانے والی بات ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں آپ کے توسط سے رانا صاحب اور حکومت کو یہ گزارش کروں گا کہ لاہور میں جو اندوہناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کے متعلق کوئی ابتدائی چیز سامنے آئی ہے کہ اس میں یہ ملوث تھا اور یہ معاملہ تھا۔ اس طرح کی چیزیں سامنے آئی ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور ایوان کے behalf پر بالکل جائز طور پر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی انوسٹی گیشن میں جو بھی progress ہو، جو بھی سہولت کار trace out ہوں اور جو پیچھے master mind ہیں ان سب کے حوالے سے جو بھی پیش رفت ہو تو اس ایوان کا حق ہے کہ ہمیں اس حوالے سے پوری آگاہی مسلسل طور پر دی جانی چاہئے تاکہ اس میں جو بھی lapses ہیں ان پر یہ ایوان اپنی inputs دے سکے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات میڈیا کے اندر اپنے مقاصد کے تحت چیزوں کو tilt کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس طرح یہ بات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ دینی مدارس اس کو پروان چڑھاتے ہیں۔ میں خود جنوبی پنجاب کے علاقہ بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ان کا نام نہیں لیتا دو تین RPO's ہیں کہ جب اس طرح کے واقعات رونما ہوتے ہیں تو ہم سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں تو وہ سب اس بات کو endorse کرتے رہے کہ

ہمارے جتنے بھی دینی مدارس ہیں ان میں اس طرح کی کوئی دہشتگردی یا اسلحہ کی ٹریننگ اور اس طرح کی کوئی چیز نہیں دی جاتی لیکن ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ مذہبی اختلافات اپنی جگہ پر موجود ہیں۔اس طرح کے واقعات جب ہوتے ہیں تو کچھ لوگوں کو pick کیا جاتا ہے اور کس طرح ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔اس سلسلہ میں حکومت کو احتیاط کے ساتھ ان سارے معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی اسے اسلام کے ساتھ link کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس چیز کو curb کرنے کی ضرورت ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔تین روز پہلے بہت بڑا سانحہ گلشن اقبال پارک میں رونما ہوا۔اس سانحہ میں بہت سے لوگ شہید ہوئے اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ان کے ورثاء کے ساتھ جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ وہ جانیں تو واپس نہیں آ سکتیں لیکن ان کی قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ حکومت سکیورٹی کے حوالے سے معاملات کو بہتر کرے۔آج کا اجلاس پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ آج اس دہشتگردی کے مسئلہ پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے اپوزیشن اور حکومت کو بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔اس اسمبلی کے اجلاس کی جو seriousness ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔یہ بھیڑ بکریوں کا اجلاس نہیں ہے یہ دس کروڑ عوام کا نمائندہ ایوان ہے جہاں پر ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں۔کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ تمام یہاں پر آتے اور پوری قوم دیکھتی کہ ہمارے نمائندے اور متعلقہ بیوروکریسی کے افسران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کام میں مصروف ہیں۔وہ فارغ تو نہیں بیٹھے۔آپ ایسے نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سے زیادہ کوئی کام اہم نہیں ہے، انسانی جان سے زیادہ کوئی کام اہم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی بات اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہو گی کہ وہ کسی پراجیکٹ کو کر رہے ہوں گے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا اپوزیشن کا اور میرا حق ہے اور سننا آپ کا فرض ہے۔ہم یہ

بات یا جو مطالبہ کر رہے ہیں یہ ناجائز نہیں کر رہے۔ ہم جائز بات کر رہے ہیں اور جائز بات کو سننا آپ پر بھی اتنا ہی لازم ہے۔

جناب سپیکر: جی۔آپ کے لئے بھی ایسا کرنا لازم ہے۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا عرصہ پہلے نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساری جماعتوں نے بیٹھ کر کچھ باتیں آپس میں discuss کیں۔ان کو عملی طور پر پنجاب میں بھی اسی طرح ہی اپنایا جانا چاہئے تھا جس طرح باقی صوبوں کے اندر ہو رہا ہے لیکن بد قسمتی سے شاید اتنے زور کے ساتھ اس طرح نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں نیشنل ایکشن پلان پر عمل کرنا چاہئے۔ اس میں کوئی points scoring نہیں ہے۔ دہشتگردی کے خلاف اپوزیشن حکومت کے ساتھ کھڑی ہے۔ جہاں پر ہماری ضرورت ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کے ساتھ مل کر پنجاب کے عوام کے لئے جن سے یہ بھی mandate لے کر آئے ہیں اور عوام نے ہمیں بھی mandate دے کر یہاں بھیجا ہے۔ اس کا احترام کرتے ہوئے جو national issues ہیں ہم انشاء اللہ ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں چند ایک باتیں پولیس کے حوالے سے بھی کرنا چاہوں گا۔ یہاں گزارش یہ ہے کہ فوج، رینجرز، Law Enforcing Agencies اور پولیس کی قربانیوں سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ انہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ عوام کی قربانیاں بھی اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ہم تھانہ کو جو کہ basic unit ہے اس کو مضبوط کریں۔ اس میں نفری کی کمی کو پورا کریں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ beat system کو مضبوط کریں تاکہ جو first information تھانے کی سطح پر آنی ہے وہ روزانہ کی بنیاد پر compile ہو اور متعلقہ اداروں تک جائے اور اس کے مطابق plan کو آگے لے کر جایا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ایسا نہیں ہو رہا، کاغذوں کی حد تک beat officers موجود ہیں لیکن کسی اہلکار کی ڈیوٹی جس گلی اور محلہ میں ہے وہ عملی طور پر وہاں نہیں کھڑا بلکہ کسی دوسری جگہ پر ڈیوٹی کر رہا ہے۔ وہ شاید کسی کے ساتھ protocol کی ڈیوٹی کر رہا ہے۔ اگر حکومت اس کو بہتر انداز میں بحال کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو first information آپ کے پاس آنی ہے وہ اچھے انداز میں آ جائے گی۔

جناب سپیکر! ایک عام دکاندار کو اور ایک عام پرائیویٹ سکول کے مالک کو یہ تو کہا جاتا ہے بلکہ ڈنڈے کے زور پر کہا جاتا ہے اس کے خلاف پرچہ بھی کر دیا جاتا ہے کہ آپ نے CCTV کیمرہ لگانا ہے،

آپ نے walk through gate لگانا ہے اور آپ نے سکیورٹی کا انتظام کرنا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت پہلے خود Model بن کر ان جگہوں پر CCTV کیمرے لگائے اور عوام کو بتائے کہ ہم نے اپنا کام پورا کر لیا ہے اب آپ نے اپنا کام پورا کرنا ہے۔ اس دھماکے کی کتنی footages آئی ہیں؟ گلشن اقبال پارک ایک بڑا پارک ہے جہاں سے حکومت کروڑوں روپیہ کماتی ہے وہاں سے کتنی footages آئی ہیں، وہاں کتنے کیمرے لگائے گئے تھے؟

جناب سپیکر! میں اس معاملے میں بالکل تنقید نہیں کرتا کہ جو جیکٹ پہن کر آیا ہے اس کو نہیں روکا جا سکتا ہے لیکن اس کو کم کیا جا سکتا ہے۔ میں اس کا دوسرا پہلو یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں

پر آپ نے کتنے cameras لگائے ہوئے ہیں جس کے ذریعے ہمیں پتا چل سکے کہ وہ دھماکا کرنے والا کون تھا؟ لیکن بد قسمتی سے عام لوگوں پر تو حکومت کا زور چلتا ہے لیکن اپنے اداروں پر اس کا زور نہیں چلتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشتگردی ہر جگہ سے اور پورے پاکستان سے ختم ہونی چاہئے۔ دہشتگردی کے جو دوسرے پہلو ہیں جن میں ہم اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دے رہے جو کہ ان کا حق آئین کے آرٹیکل 25(a) کے مطابق ہے وہ انہیں نہیں دے رہے وہ بھی بہت بڑی دہشتگردی ہے۔ جو صحت کی سہولتیں ہم اپنے بندوں اور اپنی عوام کو نہیں دے رہے جو کہ شاید ہماری priority میں شامل نہیں ہے وہ بھی دہشتگردی ہے۔ ہسپتالوں میں لوگ دوائی، بیڈ اور ناکافی سہولتیں ہونے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کے مر جاتے ہیں، وہ بھی تو دہشتگردی ہے۔ ہمیں اپنی ترجیحات کو تبدیل کرنا ہوگا اگر ہم اپنی ترجیحات کی تبدیلی کریں کہ تھوڑا سا ٹائم اور عوام کے خون پسینے کا پیسا ان کی حفاظت کے لئے بھی لگا لیا جائے۔ یہ اورنج لائن ٹرین کا ایک ایک pillar تین تین کروڑ روپے کا بن رہا ہے اس پر سے تھوڑی سی توجہ ہٹا کر دوسری طرف بھی چلے جائیں۔ میں حکومتی وزراء کی باتیں پریس کانفرنس کے دوران بھی سن رہا تھا کہ لاہور میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں بندہ نہ جا سکے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ باتیں آپ پری بجٹ میں کرنا۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ وزراء بند روڈ سے مغرب کے بعد ذرا نیچے تو اتریں پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح وہاں جاتے ہیں اور یہ ذرا دوسرے ایسے علاقوں میں جائیں، یہ رات گیارہ بجے کے بعد فیملیز کے ساتھ ذرا باہر تو نکلیں۔ تھانوں میں جو رپورٹس درج نہیں ہوتیں اس کا ذرا اندراج تو

دیکھیں کہ وہ کتنا ہے۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ خدارا اپنی ترجیحات کو تبدیل کریں۔ تھوڑے سے پیسے کمانا کم کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بس دو گز کی زمین ہی چاہئے اور کچھ نہیں چاہئے۔ صرف مہربانی کر کے اپنی ترجیحات کو تبدیل کریں کہ بعد میں جن کے لئے پیسے چھوڑ کے جانے ہیں پتا نہیں انہوں نے دعا بھی کرنی ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ پیسا مہربانی کر کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے لگائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اب قاضی احمد سعید بات کریں۔

قاضی احمد سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 27۔مارچ کو گلشن اقبال پارک میں دہشتگردی کا جو واقعہ ہوا جس میں 72 ننھے بچے، بوڑھے، مسلم اور غیر مسلم شہید ہوئے ہیں۔ ہم اس افسوسناک واقعے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس واقعہ میں دو اہم باتیں ہیں۔ یہ واقعہ ہو گیا اور لاہور میں کئی ننھے شہری شہید ہو گئے ان کے لواحقین سے اظہار افسوس کیا جائے گا۔ جن لوگوں نے یہ مذموم حرکت کی ان کی مذمت کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ جب اپوزیشن بات کرتی ہے اس کی ہر بات کو تنقید نہ سمجھا جائے۔ تعمیری تنقید کرنا اپوزیشن کا فرض ہے اس واقعہ کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ اتنے بڑے پارک میں جہاں ہزاروں لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! وہ بات ہو گئی ہے آپ اس کی repetition نہ کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! جہاں ہزاروں لوگ روزانہ آتے ہیں وہاں پر آخر سکیورٹی lapse کیوں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: مہربانی کریں ذرا جلدی بات کر لیں۔ ایسے نہ کریں ابھی دوسروں کو بھی ٹائم دینا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اس ملک میں، پنجاب میں، سرحد میں اور خیبر پختونخوا میں ہمارا پورا ملک دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے۔ آپ دیکھیں کہ کتنے بڑے بڑے واقعات ہو چکے ہیں جیسا کہ آرمی پبلک

سکول میں ہمارے بچوں کو شہید کیا گیا، ہمارےcolleague کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید خود دہشتگردی کا شکار ہوئیں۔ میرے کہنے کا یہ مقصد تھا کہ کتنا بڑا پارک ہے اور کتنا مصروف ترین وہ علاقہ ہے اگر وہاں پر سی سی ٹی وی کیمرہ جات لگے ہوتے تو حکومت کو دہشتگردوں تک اور ان کے سہولت کاروں تک پہنچنے میں آسانی ہوتی۔ اپوزیشن یہ کہہ رہی ہے کہ اس کے بارے میں حکومت کو سوچنا چاہئے جن افسران نے اس میں کمی کوتاہی کی ہے ان کو بھی سزائیں ہونی چاہئیں، ان کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہئے۔ میری صرف یہی گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ہم اپنی آرمی، پولیس، رینجرز اور ان جوانوں کو جو اس دہشتگردی کی جنگ میں عوام کا ساتھ دے رہے ہیں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ پنجاب میں بھی دوسرے صوبوں کی طرح رینجرز اور آرمی فورسز کا آپریشن انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری غلام مرتضیٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب شہزاد منشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ! بہتshort بات کرنی ہے کیونکہ ٹائم بہت کم ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! یہcharter of demand ہے اور میں یہpermission لینا چاہتی ہوں کہ .can I speak in English

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ اگر اردو میں بات کر لیں کیونکہ آپ کی زبان بھی اردو ہے تو پھر اس سے کیا فرق پڑے گا؟ آپ نے لکھا ہوا نہیں پڑھنا آپ زبانی بات کریں۔ بولیں ذرا جلدی کریں۔

MRS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I just want to present the charter of demand the closure of all extremist brand Madrasa in Pakistan all the Madrasas should be regulated under the Government and syllabus of Madrasa should be given by Government and arrest all the extremist in Pakistan. The second charter of demand is the Mosques, all Mosques should be under the control of the state only the state, designated scholars should write the script read in mosques and we demand to end all the extremism in Pakistan. Thank you.

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے کب سے اپنا نام بھیجا ہوا ہے۔
جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے کیا بھیجا ہے؟
ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے کب سے اپنا نام بھیجا ہوا ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! میں دیکھتا ہوں۔
ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے تمام خواتین کی طرف سے present کرنا ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! ابھی دیکھتے ہیں جب آپ کی باری آئے گی۔ اب سبطین خان صاحب کی باری ہے۔
جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جو باتیں کرنے لگا ہوں اس میں شاید ایک دو باتیں repeat بھی ہو جائیں کیونکہ topic ایک ہے۔ ہم نے ایک ہی بات جس کو condemn کرنا ہے وہ دہشتگردی ہے۔ اس واقعہ پر مجھے بہت افسوس ہوا ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ ایسا واقعہ خدانخواستہ لاہور میں، پنجاب میں، کسی صوبے میں یا صوبے کے کسی بھی حصے میں ہو being Pakistani and being Muslims انسانیت کی روح سے اور ہر لحاظ سے ہم اس چیز کو condemn کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے جب بھی اس طرح کا واقعہ ہوا ہے تو میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ سے زیادہ اپوزیشن آگے بڑھ کر ایسے واقعات میں سامنے آئی ہے، ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کا بلکہ اپنے ملک اور اپنے صوبے کا ان معاملات میں ساتھ دیا ہے اور ہم نے یہ کبھی تفریق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آپ آج ہی کا واقعہ دیکھ لیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے علیحدہ resolution آئے اور متحدہ اپوزیشن کی طرف سے علیحدہ آئے تو ہم نے کہا کہ ہم اکٹھے ہیں چاہے دہشتگردی ہو یا ملک پر خدانخواستہ کوئی disaster ہو اس میں ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کا ساتھ دیا ہے۔
جناب سپیکر: جی، پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔
جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! sitting گورنمنٹ کا مطلب یہی بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہیں گے کہ ایک پارک اور public place پر اس طرح کا واقعہ ہوا تو کیا اس کی یہ remedy ہے کہ پنجاب اور لاہور کے سارے پارک بند کر دیں۔ اللہ نہ کرے کہ ہسپتال میں اس طرح کا واقعہ ہو تو کل

آپ کہیں کہ ہسپتال ہی بند کر دیں۔ یہ ان چیزوں کا کوئی حل نہیں ہے لہٰذا اس وقت ضرورت اس چیز کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے شواہد اکٹھے کرنے تھے اور کچھ چیزیں دیکھنی تھیں۔ جب وہ تحقیق کر رہے ہوں تو خدانخواستہ کوئی mishap ہو جائے تو اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اللہ معاف کرے یہ ایک پارک میں ہوا ہے لیکن ہمیں سارے پارک بند نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہمیں اپنے سسٹم کو درست کرنا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ اگر کیمرے ہوتے، CCTV footages ہوتیں اور وہاں پر proper سکیورٹی کا انتظام ہوتا تو شاید یہ سکیورٹی lapse اور اس طرح کے واقعات نہ ہوتے۔ ہم ان چیزوں اور اپنی کوتاہیوں کو درست کرنے کی بجائے یہ کہیں کہ یہ بھی بند کر دیں اور وہ بھی بند کر دیں۔ اس وقت simple بات ایک ہی ہے کہ ہمیں اپنی armed forces کا ساتھ دینا چاہئے اور ہمیں proper طریقے سے intelligence sharing کرنی چاہئے نہ کہ ہم minutest details میں چلے جائیں کہ رینجرز یا پاک فوج پنجاب targeted آپریشن کر رہی ہے بلکہ ہم اپنی پاک فوج کے ساتھ اور پیرا ملٹری فورسز کے ساتھ کھڑے ہوں۔

جناب سپیکر! ہمیں ایک دفعہ یہ تہیہ کرنا چاہئے بلکہ یہ تہیہ کرنا پڑے گا کہ اس ناسور سے ہمارے ملک کو پاک ہونا چاہئے اور اس ناسور کا chapter ہمیشہ کے لئے close ہونا چاہئے تب ہی آپ اس چیز کے دعویدار بن سکتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک prosper country ہے یا ہمارا صوبہ ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ میں بھی اس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ اس سے اہم کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہمارے چیف منسٹر صاحب آج یہاں موجود ہوتے تو ہمیں خوشی ہوتی کیونکہ یہ ایوان پورے پنجاب کو represent کر رہا ہے۔ یہ ایوان ایک تحصیل یا ضلع کو نہیں بلکہ پورے پنجاب کو represent کر رہا ہے لہٰذا آج اگر وزیر اعلیٰ موجود ہوتے تو اس میں اُن کے اپنے قد کاٹھ اور وقار میں اضافہ ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں لہٰذا آپ بات کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بالکل موجود ہیں جنہوں نے ٹھیک بات کی ہے لیکن اگر چیف منسٹر صاحب ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ مثال کے طور پر آپ دیکھیں کہ اگر ملک میں بجلی یا گیس نہ ہو تو گزارا ہو سکتا ہے لیکن جہاں human life safe نہ ہو اور لوگ گھروں سے باہر نکلیں تو ان کو یہ بھی پتا نہ ہو کہ اللہ معاف کرے ہمارے بچے، خواتین اور بزرگ خیر سے شام کو گھروں کو لوٹیں گے تو یہ

سب سے اہم issue ہے اس لئے اگر وزیر اعلیٰ آج یہاں ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اُن کے قد کاٹھ میں اضافہ ہوتا اور Writ of the Government وہ خود explain کرتے۔

جناب سپیکر! میں یہ توقع کرتا ہوں کہ ہم سب اپنی فوج کے شانہ بشانہ چلیں گے، اس دہشتگردی کو ختم کریں گے اور اللہ کرے کہ آنے والے دنوں میں دہشتگردی سے پاک معاشرہ صوبہ پنجاب اور ہر صوبہ alongwith پاکستان ہو تاکہ ہمیں یہ tensions and problems نہ ہوں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو اس میں جتنی compensation دی جا سکتی ہے دہشتگردی کی compensation کو بڑھایا جائے کیونکہ دہشتگردی وہاں ہو جاتی ہے جہاں گورنمنٹ کا lapse ہو لہٰذا اس compensational amount کو double کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ لاہور ہو، پشاور ہو، کراچی ہو یا بلوچستان کا شہر کوئٹہ ہو یہ تمام شہر پاکستان کے شہر ہیں اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے میں سمجھتی ہوں کہ ان شہروں میں رہنے والے لوگ جب ایسے سانحات سے متاثر ہوتے ہیں تو نہ صرف وہ لوگ ذاتی طور پر متاثر ہوتے ہیں بلکہ دیکھا جائے تو اس شہر اور صوبے کی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے رہنے والے لوگ کتنے کتنے عرصے تک اس سانحہ کے زیر اثر رہتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں ہم سب کے لئے تکلیف کا باعث ہیں۔ سانحہ گلشن اقبال پارک کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ لاہور میں اس طرح کے پہلے بھی بہت بڑے بڑے واقعات ہو چکے ہیں جو کہ ہم سب کے لئے اور لاہور میں رہنے والے لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہیں۔ پوری دنیا میں جہاں بھی کہیں دہشتگردی سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں اس حوالے سے ہم سب انسانی دل رکھتے ہیں جس کے اندر بہت نرمی ہے اور ہم اس کے لئے دُکھی ہیں۔ جہاں ہم سب یہ کہتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور دہشتگردی پر جنگ لڑنے کے لئے چاہے کوئی بھی حکومت ہو ہمیں اُس حکومت کو تمام سیاسی جماعتوں کو سپورٹ کرنا ہے اور یہ عزم لے کر ہم دہشتگردوں کو پچھلے کئی برس سے یہ message دے رہے ہیں کہ تمام سیاسی جماعتیں حکومتِ وقت جو دہشتگردی کی جنگ لڑ رہی ہوتی ہے اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی ہیں لیکن یہاں میں یہ بات بھی افسوس سے کہوں گی کہ حکومتِ وقت کو بھی اپنا قبلہ درست کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! حکومتِ وقت کو سیاسی جماعتوں کی دہشتگردی کے سلسلے میں مفت support مل رہی ہے لہٰذا اس میں حکومتِ وقت کو بھی قبلہ درست کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر سیاسی جماعتوں کے workers پر لاٹھیاں چلائی جائیں یا اُن کو تھپڑ مارے جائیں تو پھر سیاسی جماعتیں کہاں کھڑی ہوں گی اور وہ کس طرح حکومت کو support کریں گی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بہت مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل لاہور میں ہمارے workers کے ساتھ جو واقعہ ہوا میں اُس کو مختصر mention کرنا چاہ رہی ہوں کہ جس طرح ہمارے workers کو مارا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر کچھ لکھ پڑھ کر لائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم بڑے ولولے کے ساتھ اس شہر کے لوگوں اور زخمی لوگوں کی مدد کرنے کے لئے ساتھ ہیں۔ کل جو واقعہ ہوا ہے ہم اس کی بھی مذمت کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ دوسرے کام میں بات کرنا شروع ہو گئی ہیں لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ

جناب سپیکر: آپ نے دو منٹ میں بات کرنی ہے اور irrelevant بات میں نہیں سنوں گا۔ مہربانی

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جتنا بولا گیا اتنا بول لوں گی کیونکہ اتنا دلخراش واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو اتنی اجازت نہیں دے سکتا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! تین منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آپ بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! 27۔مارچ کو جو دلخراش واقعہ ہوا ہے اُس پر پوری قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔ میں تمام خواتین پارلیمنٹیرین کی طرف سے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمنٹیرین موجود ہیں لہٰذا آپ اپنی بات کریں جو آپ کہنا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نمائندہ ایک ہی ہوتا ہے باقی چاہے ہوں یا نہ ہوں۔ میں اُن کی طرف سے اظہارِ افسوس کرتی ہوں اور جنہوں نے یہ گھٹیا حرکت کی ہے اُس پر اظہارِ مذمت پیش کرتی ہوں۔ جب ہم immediately ہسپتال پہنچے تو ہم نے multiple injuries دیکھیں۔اس وقت وزیراعظم نے بھی اپنی تمام مصروفیات ترک کیں، وہ اس لئے کیں کیونکہ اُن کے دل میں قوم کا غم ہے۔ ابھی اس مشکل وقت میں ہمیں اور اپوزیشن کو ایک پلیٹ فارم پر ہونا ہے جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات ختم کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ دھرنے ختم کروائے جائیں تاکہ ایک طرف ہی concentration ہو کیونکہ لوگوں کی جانیں لٹ رہی ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ قوموں پر مشکل وقت آتا ہے تو اس وقت اپوزیشن ہو یا حکومت ساری قوم ایک ہونی چاہئے۔ میری طرف سے کچھ تجاویز ہیں کہ تمام ہسپتالوں اور یونیورسٹیوں میں wide range کیمرے لگائے جائیں اور ایلیٹ فورس کھڑی کی جائے۔ صرف کیمروں سے بات نہیں بننی کیونکہ جو determined ہو کر آتا ہے کہ میں نے بم باندھ کر یہ اڑانا ہی اڑانا ہے تو اس کی entry کو بھی روکا جائے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے جس میں سینکڑوں بچے یتیم بھی ہو گئے ہیں اور گھر بھی اجڑ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اپوزیشن سے بھی یہی درخواست ہے کہ آئیں اور ہم سب مل کر اس محاذ پر اکٹھے ہوں اور گلی گلی، کوچے کوچے ہم خود بھی توجہ کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے یا وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کو تنقید کا نشانہ بنانے کی بجائے جو ہمارا کام ہے ہم وہ فرض سرانجام دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی آپ کی اور شکریہ۔ محترمہ شنُیلا رُوت!

محترمہ شنُیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس بربریت کے واقعہ پر جو ایسٹر کے روز گلشن اقبال پارک میں ہوا، مذمت تو بہت چھوٹا لفظ ہے اور اکثر سیاست دان مذمتی قرار دادیں اور condemnation کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اب یہ لفظ بہت چھوٹا رہ گیا ہے۔ یہ واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور یہ جو المناک واقعہ ایسٹر والے دن ہوا جس میں بہت سے ہنستے کھیلتے بچے مارے گئے اور بہت سے گھر اجڑ گئے ہیں۔ یہ ایسٹر کا موقع تھا جب بہت بڑی Christian community اس پارک میں موجود تھی۔ یہ حملہ پاکستانیوں پر ہوا

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستانی چاہے مسلمان ہیں یا Christians ہیں لیکن اس factor کو آپ rule out نہیں کر سکتے کہ وہاں پر بہت بڑی تعداد میں minorities, Non-Muslims اور Christians بھی موجود تھے۔

جناب سپیکر! اس بات پر بھی بے حد افسوس ہے کہ حکومت نے وہاں پر سکیورٹی کے کوئی انتظامات نہیں کئے تھے جبکہ اس دن ایسٹر تھا اور بہت سے Churches میں سکیورٹی تعینات نہیں تھی اور پولیس تعینات نہیں تھی۔ بڑے بڑے Churches جن میں بہار کالونی کے فرانسس چرچ میں صرف دو پولیس والے کھڑے تھے اور Churches کے حوالے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس سکیورٹی نہیں ہے، پولیس نہیں ہے اور وہ خود ہی اپنی سکیورٹی کا انتظام کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے جو اسے پوری کرنی چاہئے۔ آج جو way forward ہے، میں اس کی بات کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت کو سب سے پہلے اپنی priorities درست کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت بڑے بڑے میگا پراجیکٹس کے اوپر ہمارا دھیان ہے اور حکومت کو اس بات کی بالکل فکر نہیں کہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کیسے کرنی ہے اور طبی امداد کیسے دینی ہے۔ جس دن یہ واقعہ ہوا اس دن ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے جگہ نہیں تھی، ادویات موجود نہیں تھیں، dead bodies زمین پر پڑی ہوئی تھیں اور وہاں پر کوئی طریق کار موجود نہیں تھا حکومت کو اس طرف۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات سن کر افسوس ہی ہو رہا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بالکل درست کہہ رہی ہوں اور جو figures آ رہا ہے وہ بھی درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، جناب شہزاد منشی!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح پورا ملک دکھ، تکلیف اور اذیت میں ہے اور سب جانتے ہیں کہ اتوار کے روز مسیحیوں کا بہت بڑا تہوار ایسٹر تھا۔ لوگ اپنی خوشیاں منا رہے تھے اور تمام لوگ Churches سے عبادات کے بعد اپنے گھروں سے باہر جب سیر کے لئے نکلے تو میں سمجھتا ہوں کہ جیسے پوری دنیا جانتی ہے کہ گلشن اقبال پارک میں ایک ہولناک اور دردناک واقعہ ہوا جہاں پر ایک مرتبہ پھر دشمن بلکہ دشمن سے بڑا لفظ میں بولنا چاہوں گا کہ درندوں نے پھر انسانی جانوں کا ضیاع کیا اور پاکستان کے دل پر پھر ایک کاری ضرب لگائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پورا پاکستان اور پوری قوم اس وقت حالت جنگ میں ہے۔ دہشتگردی کے ساتھ پورا ملک، افواج پاکستان، حکومت پاکستان،

میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور خاص طور پر افواج پاکستان کے سپہ سالار راحیل شریف اس جنگ میں شانہ بشانہ ہیں۔ دہشتگردی کے خاتمہ کے لئے وہ اپنا زور لگا رہے ہیں اور دشمن اس وقت نڈھال ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے تمام حربے استعمال کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ معصوموں کی جانیں گئیں، لوگ دکھی ہوئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر آدمی کی آنکھ اشکبار ہوئی ہے لیکن یہ بات بھی کرنے والی ہے کہ ایسٹر سے پہلے ہفتہ کے دن لاہور میں Churches کے حوالے سے CCPO office میں ایک بہت بڑی میٹنگ ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اتوار کی صبح جب ہم مسیحی sunrise کی عبادت کرتے ہیں اور ایک خوشی کا جلوس نکالتے ہیں تو ہم نے یوحنا آباد میں بھی پولیس کی بہت بڑی سکیورٹی موجود دیکھی ہے، بہار کالونی میں بہت بڑا area ہے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے سکیورٹی دیکھی ہے۔ گو کہ Churches کی سکیورٹی بہت اعلیٰ اور بہت اچھی تھی تو میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ لاہور کے تقریباً بہت سے پارکوں جیسے چڑیا گھر میں بھی بہت high alert security اور forces بھی موجود تھیں لیکن گلشن اقبال پارک میں سکیورٹی کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں تھا جس کی وجہ سے شاید دشمن کو موقع مل گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ حکومت جہاں پر اپنی کوششیں کر رہی ہے، افواج پاکستان جہاں تک اپنی کوششیں کر رہی ہیں تو ہم civilians کو بھی اپنے علاقوں میں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہماری صفوں میں کون سی کالی بھیڑیں ہیں، کون سے ایسے لوگ ہیں جو ہمارے دشمن ہیں اور آس پاس منڈلا رہے ہیں تو کیا یہ ہماری ڈیوٹی نہیں ہے اور ہمیں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہئے کہ جو لوگ ہمیں مشکوک نظر آتے ہیں، ہمیں پولیس کے ساتھ اور سکیورٹی کے اداروں کے ساتھ تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اپنا کردار ادا نہیں کریں گے، ہم مل کر دہشتگردوں کو اور ملک دشمن عناصر کو point out نہیں کریں گے اور جب تک ہم مل کر ان کا مقابلہ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس طرح ناکامی کا شکار رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا اور ہم سب کو مل کر دشمن کا مقابلہ کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ:

پانی آنکھ میں بھر کر لایا جا سکتا ہے
جلتا ہوا شہر اب بھی بچایا جا سکتا ہے
اگر جسم کے یہ چھین حصے ہوں یک جاں
دشمن جیسا بھی ہو ڈھایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی،سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔اس موضوع پر سب نے بات کی۔یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ شاید ہماری تاریخ میں بھلایا نہیں جائے گا۔اتنی قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور یہ واقعہ کسی بھی صوبے میں ہو،وہی بات ہے کہ یہ ملک ہمارے لئے ایک جسم کی مانند ہے کہ اس کے کسی بھی حصے میں درد ہو تو پورے جسم کو محسوس ہوتی ہے۔اسی طرح یہ واقعہ ہوا کجا اس سے کہ یہ کس صوبے میں ہوا اور کون سا واقعہ کہاں ہوا،ہم اس بحث میں پڑیں تو یہ تکلیف ہم سب کو ہے اور برابر کی ہے۔جو ہلاک ہوئے ہیں وہ کسی پارٹی کے آلہ کار نہیں تھے بلکہ وہ پاکستانی تھے۔وہ مسیحی تھے یا مسلم تھے لیکن وہ ہمارا حصہ تھے اور مجھے اس لئے بھی زیادہ تکلیف ہے شاید کہ میں اپنی گاڑی میں تین لاشیں بھی لے کر گئی اور دو زخمیوں کو بھی لے کر گئی۔بات یہ نہیں ہے کہ جو ہو گیا ہے ہم اس کو پیٹ رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔CCTV کیمرے ہوتے تو ہم مجرموں کو دیکھ لیتے۔بات یہ ہے کہ ہم نے prevention کے لئے کیا کرنا ہے اور ہم نے کیا سوچا ہے؟کیا ہم پہلے لاشیں گرائیں گے اور اس کے بعد ہم نذرانے لے کر ان کے گھروں میں پہنچ جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ پیسے لے لو اور اپنے پیاروں کا نقصان پورا کر لو،کیا ہمارا نیشنل ایکشن پلان یہیں تک محدود رہ جائے گا؟

جناب سپیکر!سب سے پہلے نیشنل ایکشن پلان چاروں صوبوں میں اکٹھا ایک ہی قوت کے ساتھ شروع کرنے کی ضرورت ہے۔چار دن پہلے آپ بلوچستان سے اتنا بڑا "را" کا ایجنٹ پکڑتے ہیں اور کیا خیال ہے کہ حکومت کو یہ علم نہیں تھا کہ اس کا کیا ری ایکشن آئے گا؟وہ دن جو مسیحیوں کا خاص دن تھا اور minority کو پہلے بھی ٹارگٹ کیا جاتا رہا ہے لیکن ہم نے کیوں ignore کر دیا اور ہمارے سکیورٹی lapse بہت تھے۔میں صرف حکومت کو اس میں blame نہیں دیتی بلکہ ہر انسان کو بحیثیت پاکستان ایک watch dog کی پوزیشن سنبھالنی پڑے گی۔ہمیں اپنے ارد گرد دیکھنا پڑے گا کہ facilitator ہم میں سے ہیں۔دہشتگرد تو باہر سے آتا ہے لیکن جب "را" کا اتنا بڑا ایجنٹ پکڑا گیا تو ہمارے لب کیوں نہیں

کھل کر کھلتے اور ہم اپنے دشمن کی نشاندہی کیوں نہیں کرتے؟ ہماری طرف سے کوئی کبوتر بھی سرحد پار کر جائے تو وہ کبوتر کا پوسٹ مارٹم کرتے ہیں۔ ہم اتنے خاموش کیوں ہیں اور اُن کا کرنل اتنا کھل کر بیان کر رہا ہے اُس کے کیا عزائم تھے؟ جو یہاں سے ایجنٹ پکڑے گئے ہیں آپ کی اسمبلی کا نقشہ بھی اُن کے پاس سے نکلا ہے، آپ کی اسمبلی بھی ٹارگٹ ہے لیکن ہمیں آج بحیثیت پاکستانی قوم سوچنا ہے کہ ہمیں اس دہشتگردی کا مقابلہ کرنا ہے جو باہر اور اندر بھی ہے اپنے اندر سے کالی بھیڑوں کو نکالنا ہے اور پاک فوج کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہونا ہے خدارا اپنے اداروں کو مضبوط کریں اپنی سکیورٹی ایجنسیز کو اور پولیس کو پر سنل پروٹوکول کی بجائے پاکستانی عوام کی جان، عزت اور مال کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔ ہمارے لئے حکمران بننا اور عہدہ لینا بڑا آسان ہے اگر دریائے نیل کے ساحل پر کتا بھی بھوکا مرے گا تو حکمران اُس کے بھی جواب دہ ہیں یہ سارے خون ہم سب کے گلوں پر ہیں اور ہمیں اس کا جواب روز قیامت دینا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ ایک دانشور کا قول ہے world are poor comforters جو کچھ یہاں پر معزز ممبران نے اظہار خیال کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اُس سے اتفاق کرتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مکمل طور پر نہ صرف اظہار کرتا ہوں، اُن سے اتفاق کرتا ہوں بلکہ میں یہاں تک یہ کہوں گا کہ ہر حکومت وقت کا یہ فرض ہے وہ اپنی رعایا کے جان و مال کا تحفظ کرے اور اپنی رعایا کی کفالت بھی کرے۔ یہ جو 27۔مارچ کا واقعہ ہے گلشن اقبال میں دہشتگردی کا اس کی وجہ سے میرا دل بھی کرچی کرچی ہے، سوچ بھی کرچی کرچی ہے اور الفاظ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ کون سی تاریخ کا واقعہ ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج سوگ کا تیسرا دن ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے کیا بتایا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! 27۔مارچ کا ہی بتایا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں غلط سمجھ گیا تھا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!27۔مارچ کو جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس پر ہمارے دل بھی کرچی کرچی ہیں، سوچ بھی کرچی کرچی ہے، الفاظ بھی کرچی کرچی ہیں تمام اداروں کے حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس ذہنیت اور سوچ کا بھی کھوج لگانا چاہئے کہ یہ دہشتگردی کبھی سکولوں میں ہوتی ہے، کبھی مساجد میں ہوتی ہے، کبھی گرجا گھروں میں ہوتی ہے، کبھی مندروں میں ہوتی ہے اور اب یہ باہر کے ممالک فرانس اور بیلجیئم میں بھی چلی گئی ہے بدنام پاکستان ہوتا ہے ایک وقت تھا ساری دنیا سے ہم نے جہادی اکٹھے کئے اور آج وہی لوگ دہشتگرد ہیں اسی فصل کو ہم آج کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں اس سوچ اور ذہنیت کی کھوج لگانا ہوگی میں مرحومین کے ساتھ اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن پر آسانیاں پیدا کرے اور اپنی فورسز کو میرا پیغام ہے کہ ساری قوم اُن کے ساتھ کھڑی ہے جو ضرب عضب کے ذریعے دہشتگردوں سے نبرد آزما ہے۔ دہشتگردی کی سوچ کی مذمت تو ہم لوگ کرتے ہیں لیکن جو بھی عوامل ہیں ہمیں اُن کا اطلاق تو کرنا ہوگا اُن کی تلاش کئے بغیر ہم کیسے اُن تک پہنچ سکتے ہیں یہ لازم ہوگا آج جو ذکر ہو رہا ہے یہ حفاظتی اقدامات ضرور کریں لیکن اس سوچ اور ذہنیت کی بھی کھوج ضرور لگائیں کہ یہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں جا کر یہ ختم ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی شکریہ۔ جی، ملک تیمور مسعود!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے میرے سے پہلے معزز ممبران نے 27۔مارچ کا سانحہ گلشن اقبال کے حوالے سے اظہار ہمدردی بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھی چند الفاظ یقینی طور پر اُن 73 شہداء کے ساتھ ساتھ اُن زخمیوں کے لئے بھی اظہار تعزیت کے ہیں لیکن میں یہاں پر یہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بات کا بھی اظہار کروں کہ 55 ہزار کے قریب ناحق خون کی قربانیاں دینے کے باوجود جو دہشتگردی کی جنگ یہ نہتے پاکستانی لڑ رہے ہیں یقینی طور پر ان کا خون کسی نہ کسی کے سر تو ضرور ہوگا لیکن سوچنا یہ ہے کہ آخر کب تک ہم اس طریقے سے سانپ گزرنے کے بعد لکیر پیٹا کریں گے، کب تک ہم اسی طریقے سے اظہار ہمدردی کرتے رہیں گے؟ ہم شاید اور یقینی طور پر اُن معصوم بچوں، اُن ماؤں کے اور جن والدین کے لخت جگر اُن سے چھین لئے گئے جو پل بھر میں اُن کی آغوش میں تھے وہ لمحوں میں زمین کی آغوش میں چلے گئے ہم اُن کے دل کی کیفیت شاید اپنے اوپر نہ سمجھ سکیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں ہمارے ضمیر کے اوپر ایک بوجھ ہے اُن والدین کا، اُن 55 ہزار شہداء اور اُن 73 نہتے شہداء کا جنہوں نے جان کی قربانی دی۔ ہم کیوں ہمیشہ بھول جاتے ہیں کہ جو اقدامات ہم ان جانوں کا نذرانہ دینے کے بعد کرتے ہیں وہ ہم پہلے کیوں نہیں کر پاتے؟

جناب سپیکر!آج اگر پوری یکسوئی کے ساتھ یہاں پر وزیر قانون یہ بات کہتے ہیں کہ ہم نے پنجاب میں آپریشن شروع کر دیا ہے اور ہم اُن کو اُن کی کمین گاہوں سے نکال رہے ہیں تو آج سے چھ ماہ پہلے جب ہر شخص کی زبان زد عام تھا کہ نیشنل ایکشن پلان جو کہ چاروں صوبوں کے اندر بلاتفریق شروع ہونا چاہئے تھا وہ صرف اور صرف سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا تک کیوں محدود کر دیا گیا؟کیوں نہ پوری یکسوئی کے ساتھ پنجاب کے اُن اضلاع کے اندر،اُن آبادیوں،اُن علاقوں کے اندر جہاں پر کالعدم تنظیموں کے دہشتگرد موجود تھے،اُن کے شواہد موجود تھے،اُن کی کمین گاہیں موجود تھیں اور اُن کے linkages موجود تھے جن کی بارہا نشاندہی intelligence اداروں نے کی، بارہا نشاندہی میڈیا کے اندر کی گئی لیکن ہم وہاں پر چشم پوشی کرتے رہے۔آج ہم بڑے دھڑلے کے ساتھ میڈیا پر آکر کہتے ہیں کہ ہم نے فیصل آباد کے اندر آپریشن کیا، ہم گجرات کے اندر اور لاہور کے اندر آپریشن کر رہے ہیں لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب وزیرستان اور فاٹا کے اندر آپریشن ہو رہا تھا اور بہت سے دہشتگرد بھاگ کر پنجاب کے اندر پناہ گاہ حاصل کر رہے تھے اور وہاں پر وہ دہشتگرد جو کالعدم تنظیموں کے ساتھ رابطے میں تھے وہ ان کے facilitators تھے اُس وقت اُن کو اُن کے ٹھکانوں سے نکال کر کیوں نہ تباہ کیا گیا؟آج نوبت یہاں تک پہنچ رہی ہے کہ وہ ہمارے گھروں میں گھس کر ہمیں مار رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی!آپ کا بہت شکریہ۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر!ہمیں تضاد ختم کرنے چاہئے اور ہمیں سوچنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب بڑی مہربانی!آپ کا بہت شکریہ۔جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!آپ کا شکریہ۔آپ نے ایک تو ٹائم بہت شارٹ دیا ہے میں مختصر عرض کروں گا۔معزز لاء منسٹر کی توجہ کا طلبگار رہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بول رہے ہیں آپ کی آواز اُن کے کانوں تک جا رہی ہے وہ سن رہے ہیں اور یہ ساری بات نوٹ بھی ہو رہی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!گلشن اقبال کے واقعے میں جو 73 ہمارے مسلم، غیر مسلم بھائی بہنیں اور بچوں نے جان کی بازی ہاری ایک تو اس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں معزز وزیر قانون کی بڑی اچھی گفتگو سنی اور بھی بہت سی باتیں سنیں لیکن اب ہم نے اس کے سدباب کے لئے آگے کیا کرنا ہے۔دہشتگردی کے حوالے سے اگر ہم اپنے ملک کی history میں جائیں تو 36 سال پہلے 1978 میں

جب ایک آمر نے ایک منتخب حکومت کو گھر بھیجا پھر اس کے بعد واقعات رونما ہوئے۔ جو چیزیں ہمارے ملک کو تحفے میں ملیں آج وہی بو یا ہوا یج ہم کاٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ history میں نہیں جاؤں گا یہاں معزز ممبران اسمبلی نے بہت ساری باتیں کیں میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ چینلز اور مختلف اخبارات میں بھی جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب آ رہا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ دہشتگردی جنوبی پنجاب میں بھی ہے۔ اب لاہور کا واقعہ دیکھ لیں کہ دہشتگرد جہاں سے چلتا ہے وہ شہروں کو ٹارگٹ کرتا ہے، مساجد کو ٹارگٹ کرتا ہے اور سکولوں کو ٹارگٹ کرتا ہے۔ اصل بات facilitator کی ہے۔ آج میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لاء منسٹر well informed ہیں کہ آج کل بھی ان سہولت کاروں کو liking, disliking کی بنیاد پر facilitate کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہاں اپوزیشن سے باتیں سن لی جاتی ہیں، تجاویز لے لی جاتی ہیں خدارا اگر ہر ضلع کی سطح پر DCO, DPO یا جو بھی intelligence ادارے موجود ہیں ان کے ساتھ اپوزیشن کے ممبران کو بھی مشاورت میں شامل کر لیا جائے کیونکہ موجودہ حکومت نے تو اپوزیشن کو دیوار سے لگا دیا ہے اور ہم سے تجاویز ہی نہیں لی جاتیں۔ خدارا ہمیں پاکستان کے لئے کیونکہ اس دہشتگردی کے حوالے سے تمام political stakeholders نے نیشنل ایکشن پلان پر consensus سے حکومت کو ایک ٹاسک دیا ہے کہ اس دہشتگردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا کہا تھا ابھی دو منٹ بھی نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: وہ پانچ منٹ کسی اور بات کے لئے تھے آپ سمجھے نہیں ہیں۔ اس کے لئے تو منٹوں کی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے پھر لاء منسٹر سے کہوں گا کہ facilitators کو ابھی تک کسی نہ کسی طریقے سے facilitate کیا جا رہا ہے لہٰذا ان پر دھیان دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں گلشن اقبال پارک میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے جتنے بھی victims ہیں ان کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ وہ شہید ہیں ان کی شہادت کے بدلے میں ہمیں بھی اس کا ثواب ملے گا۔ ان کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائیں اور جو زخمی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ جب اس صوبے کی ایک ایجنسی نے اس واقعہ کے بعد ایک یوسف نامی victim کا نام لیا کہ وہ suicider تھا اس نے یہ واقعہ کیا۔

جناب سپیکر: اس کی تردید انہوں نے کر دی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کچھ وقت کے بعد کچھ اور لوگوں نے تردید کی لیکن میں اپنی اس ایجنسی کی performance پر جتنی بھی مذمت کروں کم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ آج بڑے ذمہ دار اخباروں میں بالخصوص ہوم منسٹر پنجاب کے دلائل تھے، ISPR کی سٹیٹمنٹ تھی اور intelligence report کا تذکرہ تھا۔ جو ہمارے intelligence کے highly professional ادارے ہیں ان کی یہ رپورٹس تھیں کہ ہم نے پنجاب حکومت کو ایسٹر کے دن لاہور میں ایسا واقعہ ہونے کے لئے اطلاع دی تھی۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس سے کہوں گا کہ ہوم منسٹر پنجاب نے اس رپورٹ کے بارے میں کہا کہ That was not specified report جس وقت یہ کہا گیا کہ یہ واقعہ ایسٹر کے دن لاہور میں کرسچن کمیونٹی میں ہو سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اس کا دفاع کیا گیا ہے اس پر جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ یہ ایک نااہلی کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف میں انٹیریئر منسٹر کی سٹیٹمنٹ پڑھ رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ اسلام آباد میں جو علماء کمیونٹی احتجاج کر رہی ہے اس میں پنجاب حکومت کی نااہلی ہے۔ دونوں ایک ہی پارٹی کے وزیر ہیں لیکن میں ان کی یہ مکالمہ بازی سن کر انتہائی حیران ہو رہا تھا کہ پاکستانی قوم مسائل سے دوچار ہے اور ہمارے یہ ذمہ دار جنہوں نے ہمارے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کرنا ہے کتنے غیر سنجیدہ ہیں۔ انہیں ان واقعات کی سنجیدگی کا نوٹس لینا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا چاہئے کہ ایک کہے کہ یہ فیڈرل حکومت کی نااہلی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ صوبائی حکومت کی نااہلی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو کیا بات کرنے دوں، آپ نے کتنی بات کر لی ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جو بات آپ کو پسند نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے تعزیت کے لئے بات کرنی تھی، پتا نہیں بات کو آپ کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کو represent کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مہربانی۔ اب مہربانی کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! [**********] اب مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor نہیں دے رہا ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ کو interruption نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ relevant بات نہیں کرتے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سنتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تعزیت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور بات کو پتا نہیں کدھر لے جاتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اتنے serious issues ہیں اور آپ ہماری بات نہیں سنتے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ انہوں نے جو الفاظ غلط کہے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جناب احمد خان بھچر! آپ بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں حضور کی اس حدیث سے اپنی بات کا آغاز کروں گا کہ آپ سرکار نے فرمایا کہ میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ کوئی بڑے سے بڑے گناہ کو دل سے برا جاننے والا بھی بہت بڑی صف میں شامل ہو گا۔ یقیناً ہمارے اوپر وہ وقت آ چکا ہے۔ میں اس سلسلے میں حکومت کی بدنیتی بالکل نہیں کہوں گا کیونکہ اتنے بڑے واقعات میں سیاسی دکانیں چمکانی ہوتی ہیں اور نہ ہی ان چیزوں پر سیاست ہوتی ہے بلکہ میں کہوں گا کہ بحیثیت قوم یہ پاکستان پر ایک حملہ ہوا ہے۔ 17 سال ہو گئے ہیں ہم ایک ڈکٹیٹر کے غلط فیصلے

کی وجہ سے حالت جنگ میں ہیں اور اس کے بعد آج دن تک ہم اس کو بھگت رہے ہیں لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ہم اپنی اخلاقی حدوں میں اس جگہ پر پہنچ چکے ہیں کہ سوائے تعزیت اور ان باتوں کو کرنے کے ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ اس وقت ہمیں اور تمام پاکستانی قوم کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ ہماری ملٹری فورسز جس طرح کام کر رہی ہیں تو تمام سیاسی جماعتوں کو بلا تمیز اپنی loyalty کو ایک طرف رکھ کر ملڑی فورسز کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! جو لاہور میں پڑھا ہے، جو لاہور میں پلا ہے اور جو لاہور کو جانتا ہے تو ان لوگوں میں سے میں بھی ہوں۔ جب مجھے پہلے والا لاہور اور آج والا لاہور نظر آتا ہے تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے کہ وہ لاہور کیا تھا اور آج کا لاہور کیا ہے؟ میں particularly لاہور کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم اس میں جس کار خیر سے حصہ لے رہے ہیں، میرے نزدیک یہ ایک کار خیر ہے جو ہم بول رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس ایوان کو اتنی ہمت دے رہا ہے۔ ہمارے ملک پر اس وقت ایک بہت بڑا مشکل امتحان ہے اور اس امتحان کی گھڑی میں ہم سب کو ایک جگہ پر کھڑا ہونا چاہئے لیکن میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ بھی عرض کروں گا کہ خوش قسمتی یا بد قسمتی اس ملک میں provincial اور مرکز میں ایک ہی حکومت ہے اور آپ کے پاس ایک absolute majority ہے تو آپ لوگوں کی خوشحالی کے لئے جتنے بھی اقدامات اٹھا رہے ہیں وہ سب بے معنی ہوں گے جب تک حکومت اپنی priority set نہیں کرتی۔ میں اس کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنے جا رہا ہوں کہ اس وقت ہم حالت جنگ میں ہیں اور اس وقت تعزیت اور مذمتی الفاظ میرے ان بچوں، میرے بھائیوں اور میری بہنیں جو کہ سانحہ لاہور میں شہید ہوئے ہیں تو ان کے لئے یہ بہت چھوٹے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ جناب اعجاز خان!

جناب اعجاز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سلسلے میں میرے بہت سارے دوستوں اور بھائیوں نے بہت ساری باتیں کی ہیں تو اب میں اتنا ہی کہوں گا کہ اس وقت بطور مسلمان ہمیں قرآن سے راہنمائی لینی چاہئے، افسوس اس بات کا ہے کہ نیویارک ٹائم یا پاکستان کے کسی اخبار کے اندر کسی نے کالم لکھا ہو یا کسی چینل پر بات کی جائے تو اس پر تو یقین کیا جاتا ہے لیکن قرآن کے الفاظوں پر یقین نہیں کیا جاتا۔ یہ جو دہشتگردی ہو رہی ہے تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر کوئی فاسد

تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہوں کہ دانستہ طور پر تم کسی کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ"

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کیونکہ ہم سارے پاکستانی ہیں اور سب کا درد ایک ہی ہے۔ اگر ان کے سہولت کاروں کو ڈھونڈنا ہے تو انڈین ایمبیسی کے اندر ڈھونڈا جائے اور اگر ان کے سہولت کار بیٹھے ہوئے ہیں تو امریکن ایمبیسی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب بھی دیکھیں تو میڈیا راہنمائی کر رہا ہے اور دھماکے کے بعد میڈیا میں جو بیان آتا ہے تو اسی بیان کو لے کر منسٹر صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں، اسی بیان کو لے کر ڈی پی او صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں اور اسی بیان کو لے کر ڈی آئی جی صاحب بھی چل رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی ڈریں اور ہم سب نے ایک دن مر جانا ہے۔ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں اور جو لوگ کروا رہے ہیں تو کم از کم ان کے ساتھ بات کی جائے یا دلیری کے ساتھ ان کی طرف سیدھا ہو کر ان کو warning دی جائے کہ اگر آئندہ کوئی ایسی حرکت یہاں پر ہوئی تو پھر آپ بھی اپنی خیر منائیں۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

شکر ہے اس رب کا جو ہے سب کا

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، ملک محمد علی کھوکھر!

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ انتہائی قابل مذمت اور افسوسناک واقعہ ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وقت ہے ہمیں اپنا analysis بھی کرنا چاہئے اور اپنی صفوں میں بھی دیکھنا چاہئے کہ کس طریقے سے ہمارا neighbourhood watch اور ہمارا اپنا internal watch system collapse کرتا جا رہا ہے۔ ہم اپنا مکمل انحصار پولیس اور ایجنسیوں پر کرتے ہیں۔ ان کی تھانوں کی jurisdictions دیکھیں تو ان کو micro management کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اب ان کے ہاں possibility نہیں رہی کہ وہ اپنی اپنی jurisdictions میں micro management کر سکیں۔ ہماری neighbourhood watch collapse کر گئی ہیں اور ہمیں کوئی سمجھ نہیں ہے کہ ہمارے neighbourhood میں کون کون لوگ ہیں، کس قسم کے لوگ آتے ہیں اور کیسے جاتے ہیں؟ یہاں کوئی چوکیداری سسٹم نہیں رہا تو ہمیں ان چیزوں کو پھر سے develop اور strengthen کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اپنے neighbourhood میں جو بہت ساری ills ہیں تو ان کی طرف بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمیں nation building کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنی اپنی vicinities پر فوراً چیک رکھنا چاہئے اور اسے چیک کرنا چاہئے کہ وہاں پر کس قسم کے لوگ رہ رہے ہیں، permanent residence میں کتنے ہیں اور باہر سے کتنے لوگ آرہے ہیں؟ ہر strata پر، اربن سنٹرز میں اور ان کی peripheries میں اس exercise کو ضرور کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی بہت شکریہ۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے آج میرے صبر کا بھی امتحان لیا ہے اور جس طرح ہمارے عوام بہت صبر سے اس دہشتگردی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں دہشتگردی کا جو دردناک اور ہولناک واقعہ شہر لاہور گلشن اقبال پارک میں ہوا تو آج اس کے لئے ہر پاکستانی کی آنکھ اشکبار ہے اور بلاشبہ دل بھی رو رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر وہی جذبات رکھتا ہے چاہے وہ اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے یا حکومتی بنچوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک عرصہ دراز سے ہم اس ناسور کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور ہماری پاک فوج جس طرح سے ضرب عضب کی صورت میں دہشتگردی کا مقابلہ کر رہی ہے تو میں ان جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور گلشن اقبال پارک میں شہید ہونے والے ان تمام شہداء بچوں، عورتوں اور ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی اور اظہار تعزیت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں ان بہیمانہ دہشتگردی کے واقعات کرنے والوں کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ جنہوں نے ہمارے اس پیارے پاکستان کی دھرتی کو خون آلود کر رکھا ہے۔ انتہائی دکھی دل کے ساتھ میں پنجاب حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان میں جو بھی اقدامات طے پائے تھے ان میں سے فوری طور پر جو شارٹ ٹرم اقدامات تھے ان کی تفصیل سے ہمیں آگاہ کیا جائے تاکہ ہمیں پتا چلے کہ ان پر کہاں تک عملدرآمد ہوا ہے اور اگر نہیں ہوا تو وہ کیوں نہیں ہو سکا اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ہم بہت ہی تشریحات دیکھ رہے ہیں کہ سکولوں میں یہ سکیورٹی کے انتظامات ہونے چاہئیں اور پارکس میں یہ انتظامات ہونے چاہئیں لیکن ہم یہ چاہئیں کا لفظ کب ختم کریں گے؟

جناب سپیکر! آج یہاں پر لاء منسٹر موجود ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گی کہ ہمیں ان سے پوری طرح سے آگاہ کیا جائے اور ایک چیز جو ہم بہت سے دنوں سے سن رہے تھے کہ لاہور میں دہشتگردی کے واقعات کے بارے میں intelligence کی رپورٹ آچکی تھی تو پھر کیوں یہ lapse ہوئے

اوران کو روکنے کے کیوں اقدامات نہیں کئے گئے،آج فوج نے جو آپریشن کا اعلان کیا تو حکومت کی طرف سے ایسا اعلان پہلے کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ چند سوالات ہیں جن پر ہمیں غور کرنا چاہئے اور ہمیں بتایا جائے کہ حکومت کی ترجیحات کیا ہیں ؟خدا کے واسطے کہ اب وقت آچکا ہے کہ ہمیں اپنے اپنے مفادات سے نکل کر متحد ہونا ہے اور اس ناسور کو ہمارے پیارے پاکستان کی دھرتی سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔سب سے پہلے تو میں اس دردناک واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، یہ واقعہ overallایک دردناک اور دہشت انگیز ہے۔اس میں جو سب سے تکلیف دہ پہلو جو مجھے ذاتی طور پر نظر آتا ہے وہ معصوم بچوں کی ہلاکت ہے۔بطور ایک باپ اللہ پاک نے مجھے بھی تین بچوں سے نوازا ہے۔مجھے یہ پتا ہے کہ کس قدر تکلیف اور درد انسان کو محسوس ہوتا ہے جب اس کی اولاد کو تھوڑا سا بخار ہو جائے، تھوڑی سی ان کی طبیعت ناساز ہو جائے تو ہم شاید رات بھر سو نہیں سکتے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جن والدین کے لخت جگر اس دردناک واقعہ میں ان سے جدا ہو گئے ہیں اللہ پاک ان کو حوصلہ دے۔مجھے تو ان بچوں کے اندر خدا کی قسم اپنی بیٹی ہاجرہ،زارا اور بیٹا داؤد نظر آتے ہیں کہ شاید وہ اس پارک کے اندر غرق ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر!ہم اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں بلکہ ہر ایسے واقعہ کی مذمت کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے اندر جو نظام رائج ہے اس کو اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے دیکھیں تو مصلحت، compromiseہر جگہ پر ہمارے آڑے آتا ہے۔ہم سارے ذاتی طور پر اپنی اپنی مصلحتوں کا شکار لوگ ہیں۔ہم جب بھی یہ احساس اپنے اندر جگائیں گے کہ یہ بچے جو اس پارک کے اندر تھے وہ ہمارے بھی بچے ہو سکتے ہیں،جب یہ درد اور تکلیف ہمارے اندر آئے گی کہ یہ بچے جو اس پارک کے اندر تھے وہ ہمارے ہی ملک کے بچے تھے۔ہمارے جو ارباب اختیار ہیں، شاید آپ دیکھیں کہ ان پر جب کوئی کڑا وقت آتا ہے تو کیسی ہنگامی صورتحال ملک کے اندر نافذ ہو جاتی ہے،جب اپنے اوپر تکلیف آتی ہے تو سب کو اس کا درد محسوس ہوتا ہے۔یہ خالی مذمتی قرار دادیں، خالی کھوکھلے نعرے اور ان سیاسی تقریروں سے باہر نکلیں۔ ہم نے ہر فورم پر نیشنل ایکشن پلان پر، جب وزیر اعظم نے کمیٹی کی میٹنگ بلائی تو اس کے اندر ہر پارٹی

نے ان کو یقین دہانی کروائی کہ وہ وزیر اعظم کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں اور ہر سیاسی پارٹی وزیر اعظم کے پیچھے کھڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم مصلحتوں کا شکار لوگ ہیں، انڈیا کے اندر ایک کبوتر جاتا ہے تو ان کا واویلا پوری دنیا سنتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ آج انڈیا کا ایک جاسوس ہمارے بلوچستان سے پکڑا گیا اس پر ہم ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ میری ایک چھوٹی سی humble گزارش ہے کہ اگر ہم نے اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو خدارا یہ مصلحتوں پر مبنی نظام کو ختم کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ 27۔مارچ کو گلشن اقبال پارک لاہور میں ہونے والا واقعہ ایک انتہائی اندوہناک واقعہ ہے جس میں مسلمان اور کرسچن کمیونٹی کی بہت سی خواتین، بچے اور مرد شامل تھے۔ جو جاں بحق ہوئے وہاں پر ساہیوال سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی بھی شامل تھی۔ بتیس لوگوں پر مشتمل وہ فیملی داتا صاحب سلام پیش کرنے آئی ہوئی تھی وہاں سے وہ گلشن اقبال چلے گئے، جن میں سے دو خواتین شہید ہو گئیں اور ان کے فیملی کے باقی لوگ زخمی ہیں۔ جتنے بھی شہداء ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مجھے پتا ہے کہ وقت کی پابندی ہے، صرف دو تین گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! ہم کب تک یہ معاملات دیکھتے رہیں گے کہ جب آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہوتا ہے تو ہم سکولوں کے تحفظ کے لئے چل پڑتے ہیں۔ جب گلشن اقبال کا واقعہ ہوتا ہے تو ہم پارکوں کی سکیورٹی کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ submission ہے کہ ہمیں مستقل بنیادوں پر پالیسیاں بنانی چاہئیں، جب پالیسیاں مستقل بنیادوں پر بنیں گی تو دہشتگردوں کے مذموم ارادوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر ضرب عضب کے حوالے سے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے اس عزم کا جو انہوں نے اپنی تقریر میں ایک دفعہ پھر اپنے مصمم ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں خدانخواستہ کوئی بھی واقعہ ہوا ضرب عضب سے نیشنل ایکشن پروگرام سے کسی بھی طریقے سے کسی بھی طور پر ایک انچ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم اپنے قائد کے اس عزم کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ صرف اور صرف ایک

ہی گزارش ہے کہ اس وقت جس دہشتگردی کے ماحول میں ہمارا ملک مبتلا ہے اسے اس گرداب سے نکالنے کے لئے، جو ایک ڈکٹیٹر کی وجہ سے سارا ملک اس میں مبتلا ہے اس کے لئے ہمیں مستقل بنیادوں پر ایسے ارادے اور ایسی پالیسیاں بنائیں تاکہ ہماری جو آنے والی نسلیں ہیں، یہ جو پھول کلیاں کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جاتے ہیں ان کے تحفظ کے لئے اور آنے والی نسلوں کو بچانے کے لئے ہم کوئی ایسا کردار ادا کر جائیں تاکہ دہشتگردی کا مستقل بنیادوں پر ہمارے اوپر کلنک ہے، جو ہمارے ملک پاکستان کے حصے میں آیا ہے۔یہاں پر ہمارے پارلیمنٹیرین دوست نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اور ملکوں میں بھی دہشتگردی ہوتی ہے، کئی ایسے ممالک ہیں جہاں پر یہ سارے واقعات ہوتے ہیں وہاں پر قتل بھی ہوتے ہیں وہاں پر بم بلاسٹ بھی ہوتے ہیں لیکن بد سے بدنام برا۔ ہمارے ملک کے حصے میں یہ بدنامی آئی ہے کہ ہم شاید زیادہ دہشتگرد ہیں۔آپ باہر کے ممالک میں جا کر دیکھیں تو وہ آپ کو مسلم کے نام سے یا کسی اور وجہ سے کم پہچانتے ہیں۔وہ ہمیں boom boom دیکھتے ہیں کہ یہ سارے دہشتگردی والے لوگ ہیں۔ میری اس ایوان کے توسط سے اور آپ کے توسط سے ایک بڑی humble submission بھی ہے کہ چھوٹا سا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو ہمارے ملک میں اس کی بڑی hype create کروا دی جاتی ہے حالانکہ دوسرے ممالک میں بھی یہ سارے معاملات ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ ایسی پالیسیاں بنائی جائیں تاکہ ہماری عوام سکھ کا سانس لے اور خوشحال ہو سکے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔تقریباً بیس کے قریب صاحبان نے آج اس تعزیتی پروگرام میں حصہ لیا ہے۔مجھے جو لسٹ ملی تھی اس کی تکمیل ہو چکی ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 31۔مارچ2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعرات، 31۔مارچ2016

(یوم الخمیس، 21۔ جمادی الثانی1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شمارہ 2

55

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔مارچ 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت، آبپاشی اور خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1 بابت 2016)؛

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015(2 بابت 2016)؛

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016(5 بابت 2016)؛

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015(6 بابت 2016)؛

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016(8 بابت 2016)؛اور

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016(9 بابت 2016)؛

56

(بی) آئین کے آرٹیکل(A)(2)128 کے تحت قرارداد یں

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016(1بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016(1بابت2016) نافذشدہ مورخہ 4۔جنوری2016میں مورخہ 3۔اپریل 2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2015(2بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس(ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015(2بابت2016)نافذ شدہ مورخہ 4۔جنوری 2016میں مورخہ 3۔اپریل2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈلیبر کی ممانعت پنجاب2016(5بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈلیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5بابت2016) نافذ شدہ مورخہ 14۔جنوری 2016میں مورخہ 13۔اپریل2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015(6بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015(6بابت 2016)نافذشدہ مورخہ 19۔جنوری2016میں مورخہ 18۔اپریل 2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016(8بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس(ترمیم)پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ 2016(8بابت2016)نافذ شدہ مورخہ 21۔جنوری 2016میں مورخہ 20۔اپریل2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

57

6۔ آرڈیننس(ترمیم)جنگلات، پنجاب2016(9بابت2016)میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس(ترمیم)جنگلات، پنجاب 2016(9بابت 2016)نافذشدہ مورخہ 25۔جنوری2016میں مورخہ 24۔اپریل 2016سے90دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

(سی) آرڈیننس کاایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس(ریلیف وبحالی)دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب2016

ایک وزیر آرڈیننس(ریلیف و بحالی)دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ڈی) عام بحث

پری بجٹ بحث

59

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعرات، 31۔مارچ2016

(یوم الخمیس، 21۔ جمادی الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 56 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مِنۡ أَجۡلِ
ذَٰلِكَ ۚ كَتَبۡنَا عَلَىٰ بَنِىٓ إِسۡرَآءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ
نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٍ فِى ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنۡ
أَحۡيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحۡيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا
بِٱلۡبَيِّنَـٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنۡهُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ فِى ٱلۡأَرۡضِ لَمُسۡرِفُونَ ۝٣٢

سورۃ المَائدۃ آیت 32

اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا باعث ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان سے بہت سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں(32)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سراپا خطا ہوں نگاہِ کرم ہو
میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو
مجھے مانگنے کا سلیقہ نہیں ہے
مگر مانگتا ہوں نگاہِ کرم ہو
کہاں دربدر ٹھوکریں کھاؤں جا کر
میں بے آسرا ہوں نگاہِ کرم ہو
میری داستاں مختصر ہو رہی ہے
میں بجھتا دیا ہوں نگاہِ کرم ہو

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت، آبپاشی اور خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(نوٹ): وقفہ سوالات کے دوران سوالات کا نوٹس دینے والے معزز ممبران حاضر نہ تھے اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ، سیاحت، آبپاشی اور خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر4476 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5466 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5604 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6708 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر7071 بھی جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ چودھری سرفراز افضل! آپ بڑا مسکرا رہے ہیں، کہیں مک مکا تو نہیں ہے؟ اگلا سوال نمبر5605 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6927 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس کی تحقیق کر کے ہمیں بتایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! جناب احسن ریاض فتیانہ یہ سوال withdraw کر چکے ہیں جو on record ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کی طرف سے میرے پاس ایسی کوئی request نہیں آئی تو withdraw کیسے ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل):
جناب سپیکر! جی، وہ سوال withdraw کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ اپنا سوال withdraw تو کر سکتے ہیں لیکن میرے پاس in writing نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ اس کی تحقیق کریں کہ اس سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب کی request آئی ہے کہ وہ اِدھر اسمبلی میں ہی میٹنگ میں موجود ہیں لہٰذا اُن کے آنے تک تمام توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ کی تحریک استحقاق ہے لیکن ان کی دو دن کی چھٹی کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

ارسا کی طرف سے پنجاب کو پانی کی تقسیم

*4476: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ارسا نے صوبوں میں پانی کی تقسیم آخری مرتبہ کب کس میٹنگ میں کی تھی؟

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب کو کتنا پانی کس کس دریا ڈیم / ہیڈ سے ملنے کا فارمولا طے پایا تھا؟

(ج) آج صوبہ پنجاب کا کل پانی کتنا ہے اور یہ کس کس نہر کو کتنے کیوسک مل رہا ہے؟

(د) جن نہروں میں یہ پانی چل رہا ہے، اس کی استعداد کتنے کیوسک ہے، تفصیل نہر وار بتائیں؟

(ہ) آج ضلع فیصل آباد کا کتنا پانی ہے اور اس ضلع کی کتنی اراضی اس نہری پانی سے سیراب ہو رہی ہے اور حکومت کو اس ضلع سے سالانہ کتنا آبیانہ ملتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ارسا نے صوبوں میں پانی کی تقسیم آخری مرتبہ ارسا کی میٹنگ مورخہ یکم فروری 2016 میں کی تھی اور فصل ربیع 16-2015 کے لئے پانی کے حصے مقرر کئے تھے۔

(ب) فصل ربیع 16۔2015 میں صوبہ پنجاب کے لئے پانی کے مندرجہ ذیل حصے مقرر کئے گئے تھے۔

زون	مختص حصہ
جہلم چناب زون (منگلا کمانڈ)	11.809 MAF
انڈس زون (تربیلا کمانڈ)	7.942 MAF
کل حصہ	19.751 MAF
واٹر اکارڈ کے پیرا B۔14 کے مطابق حصہ	19.751 MAF

(ج) 28۔مارچ 2016 کو صوبہ پنجاب کی نہروں کو 30219 کیوسک پانی دیا گیا جس کی تفصیل ہر نہر کی استعداد اور طلب (انڈنٹ) کے حوالے سے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب میں نہروں میں پانی کے بہاؤ کی تفصیل جز (ج) میں دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کو نہر لوئر چناب سیراب کرتی ہے جس کی مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے:

موجودہ ڈسچارج	رقبہ زیر آبپاشی	سالانہ آبیانہ (خریف + ربیع)
		2014-15
(کیوسک)	(ایکڑ)	(ملین روپے)
3887.88	11,16,120	106.688

کالونی شوگر ملز خانیوال کی جانب سے کسانوں کو ادائیگیاں نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5466: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالونی شوگر مل خانیوال نے پچاس کروڑ روپے کی ادائیگیاں کسانوں کو کرنا ہیں، یہ ادائیگیاں پچھلے کریشنگ سیزن سے التواء میں چلی آ رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مل کی جانب سے کسانوں کو جو سی پی آر دی گئی ہیں ان کی ادائیگی مل انتظامیہ پندرہ دن کے اندر اندر کرنے کی پابند ہے؟

(ج) کیا حکومت کسانوں کی تمام ادائیگیاں اپنی زیر نگرانی ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ درست ہے کہ گنے کے کاشتکاران کی جانب سے سال 14۔2013 کی مبلغ 10,86,70,629/- روپے کی ادائیگیاں مل نے کرنی ہیں۔ تاہم ابھی بھی کئی کاشتکاران

نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفس خانیوال سے رابطہ نہ کیا ہے جس کی بناء پر واجب الادا رقم مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گنا خریداری کے پندرہ دن کے اندر ادائیگی کی جانی ضروری ہے۔

(ج) کین کمشنر پنجاب نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر /ایڈیشنل کین کمشنر /ڈسٹرکٹ کلکٹر خانیوال کو مورخہ 01.09.2014 کو مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے احکامات جاری کئے جن کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بعد ازاں مل انتظامیہ کی جانب سے مورخہ 14.11.14 کو SCR-II رپورٹ جاری کی گئی جس میں بتایا گیا کہ کسانوں کے تمام بقایا جات کی ادائیگی کر دی گئی ہے جن کی تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ مورخہ 19.11.14 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن /ایڈیشنل کین کمشنر خانیوال نے بتایا کہ مل کے ذمہ ابھی تک مبلغ 4,91,70,132 روپے واجب الادا ہے جن کی تفصیل (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بعد ازاں مل انتظامیہ نے ضلعی حکومت کو مقدمہ بازی میں اُلجھائے رکھا اور عدالت عالیہ عدالت عظمیٰ میں رِٹ ہائے CPLAs دائر کیں۔ تاہم اب ضلعی حکومت نے مل کے شوگر سٹاک کو seal کر دیا ہے اور چینی کی نیلامی مورخہ 11.02.15 کو اسسٹنٹ کمشنر میاں چنوں کے دفتر میں ہوئی جس میں دو bidder /افراد نے بولی لگائی جو کہ 40 روپے فی کلوگرام لگی جن کی تفصیل (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کین کمشنر پنجاب نے مورخہ 27.02.15 کو بذریعہ چٹھی نمبر-C.C.B&F(9) 11/13 کو ہدایت کی کہ چینی 45 روپے فی کلوگرام سے کم قیمت میں فروخت نہ کی جائے اور bidder کی سہولت کے لئے اِس کو چھوٹی چھوٹی lots میں بیچا جائے۔ کاپی (ر)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مورخہ 03.03.15 کو دوبارہ چینی کی نیلامی بذریعہ چھوٹی چھوٹی lots عمل میں لائی گئی اور 45 روپے فی کلوگرام سے زیادہ پر فروخت کی گئی جس سے کاشتکاروں کی ادائیگیوں کا عمل جاری ہے۔ کاپی (س)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ سیاحت کے ریسٹ ہاؤسز/ہوٹلز سے متعلقہ تفصیلات

*5604: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں ٹی ڈی سی پی کے زیر نگرانی ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں کی تعداد کیا ہے اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان میں سے ہر ایک میں مہمانوں کے ٹھہرنے کی گنجائش کتنی ہے، کرایہ کتنا ہے نیز کمروں کی کیٹیگریز کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں کی آخری بار مرمت اور تزئین و آرائش کب کی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں میں سرکاری افسروں اور ان کے عزیز واقارب کے علاوہ سیاحوں کو بھی ٹھہرایا جاتا ہے نیز کمرہ بک کرانے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گجرات میں جی ٹی روڈ پر پنجن کسانہ کھاریاں کے مقام پر ٹی ڈی سی پی نے ہائی ویز پر سفر کرنے والے مسافروں/ سیاحوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کے لئے سٹاپ اوور/ ریسٹورنٹ قائم کر رکھا ہے۔ چونکہ یہ ایک stopover ہے لہٰذا اس میں مہمانوں کے ٹھہرنے کی کوئی سہولت نہیں ہے۔

(ب) محکمہ نے اس سٹاپ اوور کو ایک پرائیویٹ پارٹی کو سالانہ ٹھیکہ پر دے رکھا ہے لہٰذا اس کی تمام ترمرمت، تزئین و آرائش اسی کے ذمہ ہے۔

(ج) چونکہ یہ صرف ایک ریسٹورنٹ ہے لہٰذا اس میں بشمول سرکاری افسروں کے کسی بھی سیاح کو ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: نواحی دیہات میں رہائشی کالونیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6708: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپرنٹنڈنگ انجینئر لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل فیصل آباد نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی دیہات میں رہائشی کالونیاں تعمیر ہونے کی وجہ سے مذکورہ رقبہ بذریعہ چٹھی نمبر 3012/350WP مورخہ 05-05-02 کو زیر دفعہ 20 بی کینال ایکٹ کے تحت سی سی اے سے خارج کر دیا ہے؟

(ب) اس فیصلہ کے تحت بچ جانے والے نہری پانی کا کیا مصرف ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا محکمہ کے قواعد کے مطابق ایسا ممکن ہے کہ جتنا رقبہ سی سی اے سے خارج کیا گیا ہے اتنا رقبہ جو پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے بنجر پڑا ہے اور زیر کاشت نہ ہے، اس کو سی سی اے میں شامل کر لیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چٹھی نمبر 3012/350WP مورخہ 02.05.05 کے تحت 72 ایکڑ رقبہ راجباہ سیووال مائنر موگہ نمبر 24652/R سے 0.2 کیوسک پانی خارج کیا گیا۔

(ب) اس فیصلہ کے تحت صرف 0.2 کیوسک پانی خارج ہوا جو کہ انتہائی قلیل مقدار ہے اور یہ پانی parent channel سیووال مائنر میں ضم ہو گیا۔

(ج) قواعد کے مطابق جتنا رقبہ سی سی اے سے خارج کیا گیا، اتنا ہی غیر سی سی اے رقبہ کو پانی دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اُسی نہر کی حدود میں شامل ہو جس سے رقبہ خارج ہوا ہے۔ تاہم حکومت پنجاب کی طرف سے غیر سی سی اے رقبہ کو پانی دینے پر پابندی ہے۔

لاہور: ٹیٹرا پیک میں دستیاب دودھ کی کوالٹی سے متعلقہ تفصیلات

*7071: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال لاہور میں ڈیری امنگ، ڈیری پیور، نیسلے ملک پیک، حلیب ملک پیک کے لیبارٹری ٹیسٹ کروائے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام نمونے غیر معیاری پائے گئے تھے اور غیر معیاری اور مس لیبل ہونے کی وجہ سے ان مصنوعات کو مارکیٹ سے اٹھا دیا گیا؟

(ج) کیا مذکورہ بالا مصنوعات کو صرف لاہور کی مارکیٹ سے یا پاکستان بھر کی مارکیٹ سے اٹھایا گیا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دودھ کے یہ برانڈ اور کمپنیاں مسلسل اپنی مصنوعات فروخت کر رہی ہیں کیا اس کے بعد ان کمپنیوں کی مصنوعات کے دوبارہ لیبارٹری ٹیسٹ کروائے گئے ہیں اگر کروائے گئے ہیں تو کب اور ان کے نتائج کیا رہے ہیں، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) محرک نے مندرجہ بالا تحریک کے لاہور میں دودھ میں ملاوٹ سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف ستھری اور معیاری اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں دودھ میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سرگرم رہی اور اس سلسلہ میں بلاامتیاز کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ محرک کے پوچھے گئے سوال کے حوالے سے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے تمام ٹیٹراپیک بشمول ڈیری امنگ، ڈیری پیور، نیسلے ملک پیک، حلیب ملک پیک کے نمونہ جات لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے اور ہمیشہ اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ عوام الناس کو ملاوٹ سے پاک دودھ میسر ہو۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ عوام الناس تک اچھی، معیاری اور صاف ستھری خوراک پہنچائی جاسکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے Dairy Omung کو مس لیبل ہونے کی وجہ سے مارکیٹ سے اٹھوالیا گیا تھا اور بعد ازاں دوبارہ چیک کرنے کے بعد اور فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے مطابق پراڈکٹ کی لیبل کی تمام requirements پوری ہونے کی تسلی کے بعد اس پراڈکٹ کو مارکیٹ میں فروخت کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے ان تمام کمپنیوں کو ہدایات جاری کی گئی تھیں جن کی پراڈکٹس پنجاب پیور فوڈ رولز کے سٹینڈرڈز کے مطابق پورا نہیں اترتی تھیں اور باقاعدگی سے پنجاب فوڈ اتھارٹی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تمام اشیاء خورد ونوش بشمول دودھ کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تیار اور محفوظ کیا جائے۔ اس حوالے سے کچھ کمپنیوں کی پراڈکٹس کو غیر معیاری اور مس لیبل ہونے کی بنیاد پر قانون کے مطابق کارروائی کی گئیں جس کے نتیجہ میں یہ کمپنیاں عدالت عالیہ لاہور ہائیکوٹ لاہور میں چلی گئی جہاں کیس زیر سماعت ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار اس وقت صرف ضلع لاہور کی حد تک محدود ہے اور مذکورہ بالا کمپنیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی ضلع لاہور میں کی گئی۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی نے دودھ کے برانڈ کی تمام کمپنیوں کی مصنوعات کو چیک کیا ہے اور آئندہ بھی چیک کرتی رہے گی تاکہ عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری

اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ عوام الناس تک اچھی، معیاری اور صاف ستھری خوراک پہنچائی جاسکے۔

ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ کے لئے بجٹ کی تفصیل

*5605: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں 12-2011 اور 13-2012 میں حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کل کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران جو بجٹ رکھا گیا وہ کن کن مدات میں خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گجرات میں 12-2011 میں مختلف کھیلوں کے فروغ اور مقابلوں کے لئے 12 لاکھ خرچ کئے گئے۔ ضلع گجرات میں کھیلوں کے لئے 13-2012 میں مبلغ -/27,70,000 روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع گجرات میں دو پنجاب سپورٹس فیسٹیول منعقد کئے گئے جن میں تقریباً 25 کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے مرد وخواتین کے مقابلے شامل تھے اس کے علاوہ کمشنر گولڈ کپ کرکٹ اس کے علاوہ U-14 /U-16 کرکٹ مقابلے خریداری میٹ 49th/ جونیئر سپورٹس مقابلے/سائیکل ریس مقابلے اس کے علاوہ ضلع کی تمام ٹیموں نے گوجرانوالہ میں منعقد مقابلوں میں حصہ لیا کرکٹ کلب کے لئے گرانٹ/خواتین کے لئے فسٹ کلاس کرکٹ میچ سویڈش کالج میں ہوا۔ پنجاب لیول کے بلائنڈ ٹیموں کے کرکٹ مقابلے اور بہت سے ضلع لیول کے مقابلے منعقد ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیلاب پر کمیشن رپورٹ کی سفارشات سے متعلقہ تفصیلات

315:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں قدرتی آفات کی روک تھام بالخصوص سیلاب کے حوالے سے گزشتہ دس سال کے دوران کب اور کون کون سے کمیشن تشکیل دیئے گئے؟

(ب) ان کمشنز کی کیا سفارشات تھیں اور ان پر کس حد تک عملدرآمد ہوا، کیا حکومت نے ان کمشنز کی سفارشات کی روشنی میں تجویز کردہ اقدامات پر عملدرآمد کے لئے کوئی ایکشن پلان ترتیب دیا، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) سیلاب کے حوالے سے فلڈ 2010 کے بعد حکومت پنجاب نے جناب جسٹس سیّد منصور علی شاہ لاہور ہائی کورٹ لاہور کی سربراہی میں تین رکنی جوڈیشل فلڈ انکوائری ٹربیونل تشکیل دیا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سیلاب 2010 کی تباہ کاریوں کے پیش نظر حکومت پنجاب نے ان کی وجوہات جاننے کے لئے جوڈیشل فلڈ انکوائری ٹربیونل جناب جسٹس سیّد منصور علی شاہ لاہور ہائیکورٹ لاہور کی سربراہی میں تشکیل دیا جس نے اپنی رپورٹ "A rude wakening" مورخہ 04.04.2011 کو شائع کی۔ ٹربیونل کی سفارشات / احکامات پر مرحلہ وار عملدرآمد کیا گیا۔ فلڈ کے حوالے سے جو بھی سفارشات تھیں ان پر فلڈ سیزن 2011 سے پہلے ہی عملدرآمد کیا گیا جن میں سے چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں۔

1. تونسہ اور جناح بیراج کے متعلق انکوائری کمیٹیز بنائی گئیں جناح بیراج پر تعینات ملازمین کے خلاف انکوائری مکمل کر لی گئی ہے اور قرار واقعی سزا دے دی گئی ہے جبکہ تونسہ بیراج کی انکوائری آخری مراحل میں ہے۔
2. غلام حسین قادری Project Director/Head PMO Barrages کو ان کی پوسٹ سے تبدیل کر دیا گیا۔

3. مکینیکل انجینئرز جو بیراجوں اور ہیڈورکس پر تعینات تھے اور اس وقت کے سیکرٹری اریگیشن کو تبدیل کر دیا گیا اور سول انجینئرز کو بیراجوں اور ہیڈورکس پر تعینات کر دیا گیا اور وقت سے پہلے انہیں ٹرانسفر نہ کیا گیا۔
4. ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن سے درخواست کی گئی کہ جناح بیراج پر تعینات افسران اور ماتحتوں کے خلاف ایف آئی آر نمبر 10/9 کے تحت کیسوں پر کاروائی مکمل کی جائے۔
5. فلڈ ورکس کے تحت ہونے والے پچھلے دس سال کے تمام کاموں کا آڈٹ، آڈٹ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا۔
6. فلڈ 2011 سے پہلے تمام سیلابی انتظامات اور دوران سیلاب ممکنہ ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہی کا انتظام کیا گیا۔
7. تمام بیراجوں کے انتظامی افسران کی سیلاب سے نمٹنے کے لئے ضروری ٹریننگ لازم کی گئی تاکہ ان کی capacity building ہو سکے۔
8. ٹربیونل سفارشات کی روشنی میں نئے طریق کار (SOPs) کے مطابق فلڈ فائٹنگ پلان مرتب کئے گئے۔ 2010 کے سیلاب کو مدنظر رکھتے ہوئے فلڈ رپورٹ تیار کی گئی جس میں اگلے سالوں کے سیلابوں سے بہتر طور پر نمٹنے کی حکمت عملی تمام متعلقہ عہدے داران کو بھجوائی گئی۔
9. تمام بریچنگ سیکشنز کی نشاندہی کی گئی اور فوج اور محکمہ کے افسروں کی مشترکہ ڈرل بھی کی گئی۔ بریچنگ سیکشنز کے پانی میں آنے والی غیر قانونی رکاوٹوں کو ختم کیا گیا۔
10. Pond Areas میں موجود تمام رکاوٹوں کو ختم کروایا گیا اور قادرآباد بیراج کے fish ponds کے بندوں میں مکمل طور پر cuts لگائے گئے۔ تمام زمیندارہ بندوں اور pond areas میں رکاوٹوں کو گدو بیراج تک ختم کیا گیا۔
11. فلڈ وارننگ سنٹر میں تمام انسانی اور ترسیلاتی نظام کو بہتر بنایا گیا۔
12. چیف انجینئر بہاولپور اور چیف انجینئر گدو بیراج نے سیلابی پانی کے بہاؤ کو monitor کرنے کے لئے آپس کے رابطہ کو مضبوط کیا۔
13. Flood Manual کو از سر نو مرتب کرا کے تمام متعلقہ افسران کو عملدرآمد کے لئے بھیجا گیا۔
14. کمپیوٹر پر web page تشکیل دیا گیا جو کہ سیلاب کی ممکنہ صورتحال اور دریاؤں کے بہاؤ کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔
15. چھوٹے اور بڑے دورانئے کی فلڈ سکیموں کو فلڈ 2011 سے پہلے مکمل کیا گیا۔ 3۔ارب روپے کی لاگت سے Hill Torrents کی چار سکیمیں یعنی Kaha, Sanghar, Kaura and Nespak Vehova کی تفصیلی رپورٹ کی روشنی میں تیار کی گئیں، جن پر عملدرآمد کیا گیا۔

16. وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی جس نے ٹیکنیکل اصلاحات، محکمانہ بہتر انتظام، بیراجوں اور بندوں کی مضبوطی کے لئے سفارشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کو رپورٹ ارسال کی۔

حکومت کی جانب سے پچھلے دس سالوں میں خرید کی گئی گندم سے متعلقہ تفصیلات

1079: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت پنجاب نے پچھلے دس سالوں میں کل کتنی گندم خرید کی، ہر سال کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا حکومت کے پاس مکمل سٹوریج کے مکمل انتظامات ہیں اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا انتظامات کر رہی ہے؟

(ج) گندم کو سٹور کرنے کی بابت مکمل انتظامات کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پچھلے دس سالوں میں خرید کردہ گندم کی تفصیلات:

نمبر شمار	سال	خرید گندم (میٹرک ٹن)
1	2006-07	25,68,803
2	2007-08	25,57,401
3	2008-09	57,81,425
4	2009-10	37,21,797
5	2010-11	31,91,000
6	2011-12	27,84,000
7	2012-13	36,76,650
8	2013-14	37,43,340
9	2014-15	29,90,237
10	2015-16	32,34,044

(ب) محکمہ خوراک حکومت پنجاب کے پاس خرید کردہ گندم سٹور کرنے کے لئے 2188515 میٹرک ٹن استعداد گندم گودام موجود ہیں۔ اس کے علاوہ گندم کو کھلی جگہ پر تھڑوں پر گنجیوں کی صورت میں سٹور کیا جاتا ہے، اور ان گنجیوں کو ترپالوں / لیمینیشن کیپ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ بارشوں کے پانی سے محفوظ رہ سکے۔ مزید یہ کہ محکمہ خوراک جدید

طرز کے کنکریٹ سائلوز 30000 میٹرک ٹن گنجائش مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں تیار کروارہا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔اس کے علاوہ کوٹلہ موسیٰ احمد پور ایسٹ ضلع بہاولپور اور 9 گنجیانی ضلع بہاولنگر میں پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔

(ج) دو سے تین سال کے اندر مذکورہ بالا نئی سٹوریج کیپسٹی مکمل ہو جائے گی۔

راجباہ کلان پور ضلع سرگودھا کے منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

932: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راجباہ کلان پور ضلع سرگودھا منظور شدہ پانی کتنا ہے، اس وقت کتنا پانی اس میں چھوڑا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ راجباہ پختہ نہ ہے اگر ہے تو کتنا حصہ پختہ ہے اور کتنا غیر پختہ ہے جو غیر پختہ ہے اس کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجباہ کے وافر پانی کے صحیح استعمال اور ضیاع کو روک کر پانی کو اس راجباہ کے زرعی رقبہ کے کاشتکاروں کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) راجباہ کلان پور ضلع سرگودھا کا منظور شدہ ڈسچارج 4.5 کیوسک ہے اور اس وقت منظور شدہ پانی اس میں چھوڑا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ راجباہ RD: 00 to Tail پختہ نہ ہے۔البتہ اس راجباہ کی ضرورت واہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کام کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد اس راجباہ کو پختہ کر دیا جائے گا۔

(ج) راجباہ میں وافر پانی موجود نہ ہے صرف منظور شدہ زرعی رقبہ 1229 ایکڑ کے کاشتکاروں کو آبپاشی کے لئے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

ضلع سرگودھا، گجرات اور راولپنڈی میں فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

1080: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات، راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کا گندم کا کوٹا فلور ملز کو الاٹ کرنے کا کیا طریق کار ہے اور طے شدہ criterion کیا ہے؟

(ج) 01۔07۔2010 تا 15۔07۔01 مندرجہ ضمن (1) کے اضلاع میں فلور ملز کی تفصیل و بریک اپ کیا ہے، تفصیل وضاحت دی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین)

(الف) ضلع گجرات، راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد درج ذیل ہے:

گجرات	راولپنڈی (علاوہ اسلام آباد)	سرگودھا
28	74	16

(ب) ضلع وار کوٹا مقرر کر کے ،متعلقہ ضلع کی تمام فلور ملز کی استعداد پسائی کے مطابق یکساں طور پر مقرر کر دیا جاتا ہے جس میں کمی بیشی رہتی ہے۔

(ج) 01۔07۔2010 تا 01۔07۔2015 کے دوران ضلع گجرات ،راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد درج ذیل ہے:

سال	ضلع وار تعداد فلور ملز		
	گجرات	راولپنڈی (علاوہ اسلام آباد)	سرگودھا
01۔07۔2010	23	60	15
01۔07۔2011	24	63	16
01۔07۔2012	25	64	16
01۔07۔2013	26	68	16
01۔07۔2014	27	69	16
01۔07۔2015	28	74	16

حلقہ پی پی۔87 میں کھیلوں کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

874: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ، ہاکی، فٹبال یا دیگر کھیلوں کے کوئی گراؤنڈز ہیں، اگر نہیں تو کیا ایسا کوئی منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں کرکٹ، ہاکی، فٹبال کی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ نوجوان نسل اس سہولت سے مستفید ہو سکے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب آصف سعید منیس):

(الف) پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ، ہاکی، فٹبال، اور دیگر کھیلوں کے درج ذیل گراؤنڈز موجود ہیں۔

(i) تعمیر شدہ سپورٹس گراؤنڈ / منی سٹیڈیم

نمبر شمار	جگہ	تفصیل سہولیات	کیفیت
1	چک نمبر335گ ب	فٹبال، اتھلیٹکس ودیگر	مکمل تیار ہے، کھیلنے کے لئے دستیاب ہے۔

(ii) پی پی-87 میں قائم سرکاری تعلیمی اداروں کے سپورٹس گراؤنڈز۔

نمبر شمار	جگہ	تفصیل سپورٹس گراؤنڈ
1	چک نمبر289ج ب	گورنمنٹ ہائی سکول289ج ب
2	جانی والا	گورنمنٹ ہائی سکول جانی والا
3	چک نمبر151گ ب	گورنمنٹ ہائی سکول151گ ب
4	موروثی پور	گورنمنٹ ہائی سکول موروثی پور
5	رجانہ	گورنمنٹ ہائی سکول رجانہ
6	چک نمبر361گ ب	گورنمنٹ ہائی سکول361گ ب
7	چک نمبر293گ ب	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول293گ ب
8	رجانہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رجانہ
9	موروثی پور	گورنمنٹ کالج موروثی پور
10	رجانہ	گورنمنٹ کالج رجانہ

(ب) رواں مالی سال16-2015 میں حکومت پنجاب نے ہر ضلع میں 20 سپورٹس گراؤنڈز کی تعمیر کے لئے سکیم منظور کی ہے اس سکیم کے تحت سپورٹس سہولیات کی فراہمی کے لئے محکمہ مال کی طرف سے چک نمبر285 گ ب رجانہ تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 71 کنال اراضی تجویز کر دی گئی ہے جس میں فنڈز کی دستیابی پر فٹبال، ہاکی، کرکٹ کے علاوہ دیگر کھیلوں کی سہولیات کی تعمیر کے لئے تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

سیالکوٹ: جوڑیاں ڈرین سمبڑیال کا دلدل کی صورت اختیار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

960: محترمہ شبینہ زکریا بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

جوڑیاں ڈرین سمبڑیال بمقام موضع امر یکیواہ کے اندر سے گزرتی ہے وہاں گجروں کی ایک بڑی آبادی ہے، جہاں وہ اپنے مال مویشی کے ساتھ رہتے ہیں اور جوڑیاں ڈرین کو بمقام امر یکیواہ جانوروں کو اندر لے جاتے اور لاتے ہیں، جس سے ڈرین اس مقام پر ایک بڑی دلدل کی صورت اختیار کر چکی ہے زمین کٹاؤ کا شکار ہو چکی ہے۔ غریب کسانوں کی زمین ختم ہو رہی ہے کیا اس جوڑیاں ڈرین بمقام امر یکیواہ کی سٹون پیچنگ کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

مذکورہ مقام پر مویشیوں کی آمدورفت روکنے کے لئے فیلڈ سٹاف کو سختی سے تاکید کر دی گئی ہے۔ اگرچہ جوڑیاں ڈرین پر سٹون پیچنگ کی کوئی سکیم فی الحال محکمہ ہذا کے زیر غور نہیں ہے تاہم جلد ڈرین کو بمطابق ڈیزائن بحال کر دیا جائے گا۔

بہاولپور میں خواتین کھلاڑیوں کے لئے فنڈز کی فراہمی

983: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور سٹیڈیم میں خواتین ہاکی ٹیم، کرکٹ، ٹیبل ٹینس اور کراٹے کے لئے ٹیمیں موجود ہیں مگر ان کی نہ تو کٹس ہیں اور نہ ہی ان کی ضروریات کے لئے فنڈز ہیں؟

(ب) کیا حکومت سپورٹس کی بہتری کے لئے فنڈز ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب آصف سعید منہیس):

(الف) بہاولپور سٹیڈیم میں خواتین کی ہاکی، کرکٹ، ٹیبل ٹینس اور کراٹے کی ٹیمیں موجود ہیں۔ ان کو تمام سپورٹس میں پروگرام کے مطابق کٹس / یونیفارم مہیا کی جاتی ہے اور ان کے سپورٹس پر خرچ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے فنڈز بھی جاری کئے ہیں۔

(ب) حکومت سپورٹس کی بہتری کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بہاولپور نے سپورٹس کی بہتری اور پروگراموں کے لئے دو کروڑ دس لاکھ روپے مختص کئے ہیں جو کہ یوتھ فیسٹیول اور دیگر پروگرام پر خرچ ہوں گے جس میں خواتین کے سپورٹس پروگرام بھی شامل ہیں۔

فیصل آباد میں ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

964: میاں طاہر: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کون کون سی انہار، راجباہ اور مائنرز کون کون سے مقام سے گزرتی ہیں، ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کتنے رقبہ پر مشتمل کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات دیں؟

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر واقع ہیں۔ تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کتنے ریسٹ ہاؤسز پچھلے پانچ سال کے دوران کتنی رقم میں فروخت کئے گئے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 159 انہار، راجباہ، مائنرز ہیں جن کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں 34 کینال ریسٹ ہاؤسز ہیں جن کی تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے 42 دفاتر ہیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی ریسٹ ہاؤس فروخت نہ ہوا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی کو ملنے والے فنڈز کی تفصیلات

984: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جون 2013 سے مئی 2015 تک محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو کتنے فنڈز کون کون سی مدات میں ملے۔ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ضلع بھر میں ترقیاتی اور عوامی منصوبوں پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ آبپاشی فیصل آباد کو جون 2013 سے مئی 2015 تک درج ذیل مدات میں بجٹ مختص کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

فنڈز مختص برائے غیر ترقیاتی اخراجات

برائے مرمت آفس بلڈنگ	2882523/۔
برائے مرمت رہائشی بلڈنگ	25291720/۔
برائے مرمت ریسٹ ہاؤسز	10592533/۔
برائے مرمت کینال	42060213/۔
برائے مرمت سیم نالے	186046000/۔
میزان	266872989/۔

فنڈز مختص برائے ترقیاتی اخراجات

سالانہ ترقیاتی پروگرام	185982718/۔
بحالی منصوبہ ایل سی سی سسٹم	959804000/۔
پنجاب نہری نظام بہتری منصوبہ (PISIP)	672000000/۔
میزان:	1817786718/۔

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد میں جون 2013 سے مئی 2015 تک مندرجہ ذیل ترقیاتی کام ہوئے۔

نمبر شمار	تفصیل برائے ترقیاتی کام اور عوامی منصوبے	اخراجات (روپے)
1۔	کنسٹرکشن بلڈنگ، ایریا واٹر بورڈ، لوئر چناب کینال ایسٹ اینڈ ویسٹ سرکل، فیصل آباد	15081629/۔
2۔	کنکریٹ لائننگ مائنر نمبر 4 بھالک ڈسٹی RD.0 to Tail	4835913/۔
3۔	کنکریٹ لائننگ مائنر نمبر 4 تاندلیانوالہ ڈسٹی RD.0 to Tail	16664802/۔
4۔	بحالی سپ ویل	11268092/۔
5۔	بحالی ڈرینج سسٹم	63226282/۔
6۔	بحالی جھنگ برانچ اپر (ADP)	74906000/۔
7۔	بحالی کانیاں اسکیپ بمعہ متعلقہ پل وغیرہ	166209000/۔
8۔	بحالی بُرالہ برانچ نہر 000+148 to 104+000 RD بمعہ سسٹم	114463000/۔
9۔	بحالی بُرالہ برانچ نہر 000+167 to 148+000 RD بمعہ سسٹم	223732000/۔
10۔	بحالی ڈجکوٹ ڈسٹی 612+48 to 000+0 RD بمعہ سسٹم	86503000/۔
11۔	بحالی رکھ برانچ نہر 000+172 to 000+116 RD بمعہ سسٹم	35995000/۔
12۔	بحالی ڈجکوٹ ڈسٹی 000+109 to 612+48 RD بمعہ سسٹم	66917000/۔
13۔	بحالی تاندلیانوالہ اور دیپی ڈسٹی آف بُرالہ برانچ	144807000/۔
14۔	بحالی کلیانوالہ اور کنجوانی ڈسٹی آف بُرالہ برانچ	121178000/۔
15۔	بحالی جھنگ برانچ سسٹم (PISIP)	672000000/۔
	کل میزان:	1817786718/۔

راوی مرالہ لنک نہر سے متعلقہ تفصیلات

991: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی مرالہ لنک نہر کے ساتھ بدوملہی سے براستہ ننگل وارث خان میروال دریائے راوی تک ریک نالہ ڈرینج سسٹم تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیک نالہ (ڈرینج سسٹم) کی تعمیر سے اس علاقے کے بہت سے زمیندار متاثر ہوئے؟

(ج) اس کی تعمیر محکمہ آبپاشی نے کس ادارہ سے کروائی اور کیا متاثرہ کسانوں کو ان کے نقصانات کے معاوضہ کی ادائیگی کی گئی نیز متاثرہ زمینداروں کے نام اور رقبہ کی تفصیل کیا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ مرالہ راوی لنک نہر کے بائیں کنارے کے ساتھ سائیڈ ڈرین(6-KM) آر ڈی000+296تاآر ڈی000+314کاکام ہورہاہے جس کی گنجائش3000کیوسک ہے۔

(ب) سائیڈڈرین کی تعمیر سے علاقے کے زمینداروں کی زمینیں سیلاب کی تباہی سے بچیں گی۔تاہم ڈرین کی تعمیر میں استعمال ہونے والی زمینیں گورنمنٹ پالیسی کے تحت باقاعدہacquireکی گئی ہیں تاکہ متاثرین کو معاوضے کی ادائیگی ممکن ہو۔

(ج) سائیڈڈرین کی تعمیر کا کام ایکسکا ویٹر ڈویژن فیصل آباد اور ایم اسلم اینڈ کمپنی لاہور سے کروایا جا رہاہےاور یہ کہ کسانوں کی زمینوں کے معاوضے کی ادائیگی کے لئے مبلغ -/2,44,00,250روپے کا چیک اسسٹنٹ کمشنر مرید کے ضلع شیخوپورہ کو دے دیا گیا ہے۔ موضع جات اور رقبہ کی تفصیل کے لئے گزٹ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔زمینداروں کے نام کی تفصیل متعلقہ محکمہ مال ہے جو متاثرین کو رقوم کی ادائیگی کرتا ہے۔

گجرات:آبپاشی کے دفاتر وملازمین سے متعلقہ تفصیلات

997: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں ان میں ملازمین کی عہدہ اور گریڈ وار تعداد کتنی ہے؟

(ب) ضلع بھر میں کون کون سی انہار، مائنر اور راجباہ چل رہے ہیں، تفصیل دیں؟

(ج) ضلع بھر میں کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں واقع ہیں اور کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع بھر میں کتنے رقبہ کو نہری پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور کتنا رقبہ بارانی ہے، تفصیل دیں؟

(ہ) ضلع بھر میں ہر سال کتنا رقبہ سیلابی پانی سے متاثر ہوتا ہے اور یہ سیلابی پانی کہاں کہاں سے آتا ہے، تفصیل دیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع گجرات میں آبپاشی کے 9 دفاتر ہیں چار دفاتر کینال کالونی گجرات میں واقع ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ ایگزیکٹو انجینئر یو۔جے۔سی گجرات
2۔ سب ڈویژن یو۔جے۔سی گجرات
3۔ سب ڈویژن ایس اینڈ آئی یو۔جے۔سی گجرات
4۔ ڈپٹی کلکٹر آفس گجرات

پانچ دفاتر فیلڈ میں ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ ضلعداری دفتر کنجاہ 2۔ ضلعداری دفتر منگھوال
3۔ ضلعداری دفتر چھماں 4۔ ضلعداری دفتر پوڑانوالہ
5۔ ضلعداری دفتر ڈنگہ

دفاتر و ملازمین کی عہدہ وار گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راجباہ پوڑنوالہ، ڈھلیان مائنر، راجباہ بھاؤ، راجباہ کراڑیوالہ، راجباہ مینووال، ڈنگہ مائنر، راجباہ کسانہ، راجباہ گمٹی، سیکر والی مائنر، راجباہ کھوجہ، وڑائچا نوالہ مائنر، ٹبیالہ مائنر، راجباہ دھوپ سڑی، باگڑیانوالہ مائنر، گاکھڑا مائنر، مچھیانہ راجباہ، ساروکی راجباہ، راجباہ منگھوال، کوٹ فتح دین سب مائنر، راجباہ چوکنانوالی موجود ہیں اور چل رہے ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ انہار کے تین ریسٹ ہاؤس ہیں۔

1۔ چھماں ریسٹ ہاؤس تحصیل کھاریاں میں ہے اس کا رقبہ 14ایکڑ ہے۔

2۔ چکوڑی ریسٹ ہاؤس تحصیل کھاریاں میں ہے اس کا رقبہ 17ایکڑ5کنال اور10مرلے ہے۔

3۔ بیکنانوالہ ریسٹ ہاؤس تحصیل کھاریاں میں ہے اس کا رقبہ 13ایکڑ7کنال اور18مرلے ہے۔

(د) ضلع گجرات میں 114107 ایکڑ رقبہ کو نہری پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام تحصیل	رقبہ نہری
1۔	گجرات	57320ایکڑ
2۔	کھاریاں	59ایکڑ
3۔	سرائے عالمگیر	59ایکڑ

بارانی رقبہ کا ریکارڈ محکمہ ریونیو کے پاس ہے۔

(ہ) ہر سال نہ سیلاب آتا ہے اور نہ ہر سال رقبہ متاثر ہوتا ہے۔ جب سیلاب آئے تو دریائے چناب کے ساتھ محکمہ انہار گجرات ڈویژن کی حدود کا رقبہ متاثر نہیں ہوتا کیونکہ اس کے ساتھ مضبوط بند ہے۔ البتہ بارانی رقبہ متاثر ہوتا ہے جس کا ریکارڈ محکمہ ریونیو کے پاس ہے۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال)قطب شاہانہ میں سرکاری املاک کو شدید خطرہ سے متعلقہ تفصیلات

1019: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔222 ساہیوال کے گاؤں قطب شاہانہ کے رقبہ کا دریائے راوی نے کٹاؤ شروع کر دیا ہے؟

(ب) دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے گاؤں قطب شاہانہ اور اس میں واقع سرکاری املاک سکول، ڈسپنسری کو شدید خطرہ لاحق ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین دریا برد ہو رہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں کو بچانے کے لئے دریا پر بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ دریائے راوی نے گاؤں قطب شاہانہ کہ قریب اپنا رخ بدل لیا ہے اور دریائے راوی نے کٹاؤ شروع کر دیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی پالیسی برائے فلڈ پروٹیکشن 2011 کے مطابق گاؤں اور دیہی آبادیوں کو دریا سے محفوظ کرنے کا کام متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمے ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین دریا بُرد ہو رہی ہے۔

(د) قطب شاہانہ گاؤں کو بچانے کے لئے دریا کی جو چھوٹی سی کریک رواں تھی اس کو قدرتی سطح (NSL) کے برابر 2 مقامات پر پلگ کر کے بند کر دیا گیا ہے۔ مورخہ 13.08.15 کو چیف انجینئر (ریسرچ)، ایکسیئن ساہیوال کینال ڈویژن اور متعلقہ فیلڈ سٹاف نے معزز ایم پی اے کے ہمراہ گاؤں کا دورہ کیا تھا اور مورخہ 15.08.15 کو جناب سیکرٹری محکمہ آبپاشی نے بھی متعلقہ سائٹ چیک کی تھی۔ اس گاؤں کو سیلاب سے بچانے کے لئے تجاویز مع تخمینہ لاگت چیف انجینئر ریسرچ کو ارسال کیا گیا تھا جس پر چیف انجینئر ریسرچ نے معاملہ ایکسپرٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جس پر انہوں نے ماڈل سٹڈی کے احکامات جاری کئے۔ مطابق ہدایات ایکسپرٹ کمیٹی پورے علاقہ کا ریور سروے کروا کر چیف انجینئر ریسرچ کو بھیج دیا گیا ہے۔ دستیاب شُدہ 1.242 ملین کے واجبات چیف انجینئر ریسرچ لاہور کو ادا کر دیئے گئے ہیں جس پر چیف انجینئر ریسرچ نے ماڈل سٹڈی پر کام شروع کر دیا ہے جو کہ جاری ہے۔

گجرات: بھاؤڈرین کی سٹون پیچنگ اور 8 آر مائنر کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

1063: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 15-2014 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں پی پی۔113 ضلع گجرات کی دو سکیمیں بھاؤڈرین کی سٹون پیچنگ اور 8 آر کی لائننگ کا کام شروع ہوا جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟

(ب) مذکورہ سکیمیں کب مکمل ہوں گی اور حکومت کام مکمل کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) بھاؤ ڈرین کی سٹون پیچنگ کا کام سال15۔2014 میں شروع ہوا۔ اس کام کے ٹینڈر مورخہ10.03.2015 کو ہوئے اور acceptance مورخہ24.03.15 کو جاری ہوئی۔ بارشوں کے موسم کی وجہ سے کام کرنے میں دشواری پیش آئی۔اب سٹون پیچنگ کا کام موقع پر جاری ہے جو کہ رواں مالی سال16۔2015 میں مکمل کر لیا جائے گا۔8آر اور سیکر والی مائنر کا کام گورنمنٹ کنٹریکٹر کو الاٹ ہو گیا ہے جو جلد ہی کام شروع کر دے گا۔

(ب) مذکورہ سکیمیں اسی مالی سال16۔2015 میں مکمل ہو جائیں گی۔

سیالکوٹ: سیلابی نالوں کی تعمیر و مرمت میں خرچ ہونے والی رقومات سے متعلقہ تفصیلات

1074: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ اور ضلع نارووال میں سیلاب کے دنوں میں کس کس نالہ میں سیلابی پانی آتا ہے، ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) سال15-2014 کے دوران ان نالوں کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیلات فراہم کریں۔

(ج) کیا حکومت ان نالوں کے سیلابی پانی کے نقصان کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلات دیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) سیلاب کے دنوں میں ضلع سیالکوٹ اور نارووال کے نالہ ایک، پلکھو، ڈیگ، اُج، ئیں، بسنتر، جھجری اور تتلے ڈرین میں سیلابی پانی آتا ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نالہ	خرچ رقم15۔2014 (ملین روپے)
1	ایک	43.233
2	پلکھو	1.06
3	ڈیگ	30.867
4	جھجری	0.796
5	تتلے ڈرین	55.980

(ج) محکمہ اریگیشن پنجاب نالہ ایک اور پلکھو کے سیلابی پانی کے نقصانات کی روک تھام کے لئے ان کی سیلابی پانی کی گنجائش بڑھانے کی سکیم پر جلد کام شروع کر دے گا۔اس سکیم کی کل لاگت 3974.525 ملین روپے ہے۔ موجودہ مالی سال میں اس کام کے لئے 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ نالہ بسنتر کی گنجائش بڑھانے کی سکیم بھی منظوری کے مراحل میں ہے جس کے لئے موجودہ مالی سال میں 300 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں نالہ ڈیگ کے سیلابی پانی کے نقصانات سے بچاؤ کے لئے مرالہ راوی لنک کینال کے کنارے کے ساتھ سائیڈ ڈرین پر کام ہو رہا ہے جس کی لاگت 294.981 ملین روپے ہے۔

فلڈ ڈیوٹی دینے والے ملازمین کے لئے ٹی اے / ڈی اے کی فراہمی کا مسئلہ

1115: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فلڈ کے دنوں میں جن اہلکاروں کی ڈیوٹی دور دراز لگائی جاتی ہے ان کو ٹی اے / ڈی اے ملتا ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی اے / ڈی اے محکمہ کے بڑے آفیسرز کھا جاتے ہیں اس کی روک تھام کے لئے محکمہ اریگیشن نے کیا طریق کار اپنایا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ فلڈ کے دنوں میں جن اہلکاروں کی ڈیوٹی دور دراز لگائی جاتی ہے اُن کو ٹی اے / ڈی اے ملتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جن اہلکاران یا افسران کو ٹی اے / ڈی اے دیا جاتا ہے اُن کے کنٹرولنگ افسروں اُن کے ٹی اے / ڈی اے بل کو پنجاب ٹریولنگ الاؤنس رولز کو مدنظر رکھتے ہوئے scrutinize کرتے ہیں اور اگر کسی کا بل ان requirements کو پورا کرتا ہو تب ہی اُس کا بل پاس کیا جاتا ہے اور یہ جانچا جاتا ہے کہ ٹی اے / ڈی اے گورنمنٹ کے حقیقی مفاد میں دیا گیا ہے۔اس امر کو بھی یقینی بناتے ہیں کہ ٹی اے / ڈی اے کو بطور ذریعہ آمدن تو نہیں بنایا گیا۔ ان تمام مراحل کے بعد ان افسران / اہلکاران کے ٹی اے / ڈی اے کی ان کے دفاتر

کے اکاؤنٹس سیکشن میں pre-auditing اور مزید تصدیق کی جاتی ہے لہٰذا اس میں بے قاعدگی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سرگودھا: ہڈاڈرین کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1165: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہڈاڈرین سرگودھا کی صفائی کافی عرصہ سے نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے وسیع رقبہ سیم کی نذر ہو رہا ہے جبکہ اس کے لئے فنڈز بھی جمع کرائے جا چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہڈاڈرین کی صفائی کے لئے منظوری ہوئی اور مشینری بھی بھیجی گئی جو دو دن کے اندر ہی واپس بلا لی گئی؟

(ج) ہڈاڈرین سرگودھا کی صفائی نہ کرانے کی کیا وجوہات ہیں اور اس کی صفائی کب تک مکمل ہو جائے گی تاکہ مزید نقصان سے بچایا جا سکے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ہڈاڈرین کی برجی نمبر 000+5 تا 000+50 کی آخری بار صفائی 11۔2010 میں کروائی گئی تھی۔ برجی نمبر 000+50 تا 000+111 کا کام 15۔2014 میں ماہ اپریل 2015 کو مشینری ڈویژن ملتان کو الاٹ کیا گیا ہے جس پر کام جاری ہے اور متعلقہ ڈویژن کو payment بھی کر دی گئی ہے۔ کام کے مکمل ہونے کے بعد زرعی رقبہ سیم کی نذر ہونے سے بچ جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے ہڈاڈرین (R-1) کی برجی نمبر 16-15 پر اب بھی دو مشینیں کھدائی کا کام کر رہی ہیں۔

(ج) ہڈاڈرین پر صفائی کا کام جاری ہے جو کہ اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

تحاریک التوائے کار
(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/430 لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/830 چودھری اشرف علی انصاری کی ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی میرے پاس موجود نہیں ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو پارلیمانی سیکرٹری کی request پر pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1069 امور داخلہ سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1073 زراعت سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کے متعلق لکھ کر میری طرف سے اپنے طور پر بھجوائیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1093 میاں طارق محمود کی طرف سے move ہو چکی ہے جو کہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔افسوسناک بات ہے۔ گوندل صاحب! میرا خیال ہے کہ ان سب کے جوابات آپ کے پاس ہوں گے اور آپ انہیں دے نہیں رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس تو فائل ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس جو پہلے یہ محکمہ جات تھے تو ان کے جوابات آپ کے پاس آئے ہوں گے اس لئے کم از کم وہ تو انہیں refer کر دیتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!نہیں۔وہ تو متعلقہ offices میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1121 مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1123 وزیر قانون سے متعلقہ ہے اور جب وہ آ جائیں گے تو ان سے جواب لیا جائے گا لیکن آج تو نہیں آ سکیں گے بہر حال اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1124 بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔ سیکرٹری اسمبلی پارلیمانی سیکرٹری

صاحبان کو لکھی گئی چٹھی مجھے دکھا کر بھجوانی ہے چونکہ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1127 محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1133 محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1134 محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1143 محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1159 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/17 محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/35 محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے جس کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/41 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/45 بھی محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/48 محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی میرے پاس موجود نہیں ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/49 بھی ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب میرے پاس موجود نہیں ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو پارلیمانی سیکرٹری کی request پر pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 51/16 محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں اور یہ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 967 چودھری اختر علی خان کا pending تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو سوموار تک further pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس توجہ دلاؤ نوٹس کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 990 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگلے ہفتے یعنی جمعرات تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو آئندہ جمعرات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1010 میاں محمود الرشید کا ہے۔ بڑا اہم معاملہ تھا یہ گلشن اقبال پارک میں ہونے والے سانحہ سے ہے اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ اس کے بارے میں کل میں نے latest information معزز ایوان سے share کر لی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسے ایک ہفتے کے لئے pending فرمادیں تاکہ اس میں کوئی further improvement آجائے۔

جناب سپیکر: پہلے میاں صاحب اسے پڑھ تو لیں ناں۔ کل وہ اسے پڑھ دیں گے تو پھر اس کے بعد اسے pending کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 1001 میاں طارق محمود کا ہے۔

اوکاڑہ: تھانہ حویلی لکھا چک باواطاہر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

1001: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6/7-03-2016 کی درمیانی شب کو آتشیں اسلحہ سے لیس ڈاکو محمد طفیل ولد محمد امین قوم انصاری چک باواطاہر تھانہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے گھر میں دیوار پھلانگ کر داخل ہوئے گھر والوں کو اسلحہ کے زور پر یرغمال بنا کر لوٹ مار کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوران لوٹ مار مزاحمت پر ڈاکوؤں نے محمد امین ولد صالح محمد اور افضال بی بی ہمشیرہ مدعی کو فائرنگ کر کے ہلاک اور محمد زبیر کو شدید زخمی کر دیا، گھر سے نقدی و طلائی زیوارت لوٹ کر لے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقوعہ کا مقدمہ تھانہ حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں 186/16 درج ہوا ہے مگر پولیس ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام ہے ملزمان گرفتار کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک ملزمان گرفتار ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1001 ہے اس میں یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ ہوا ہے اور اس پر مقدمہ نمبر 186/16 جرم 302,396,397 تھانہ حویلی لکھا میں درج ہو چکا ہے اور جہاں تک mover نے یہ بات کی ہے کہ اس پر تفتیش میں پولیس نے کیا کیا ہے؟ تو اس جائے وقوعہ کی geo-fencing کروائی گئی ہے، مقتولہ اور ملزمان کے موبائل نمبر کا call data حاصل کیا گیا ہے اور مورخہ 16-03-08 کو مدعی مقدمہ نے تحریری درخواست میں ملزمان کھنڈی ولد شیشے شاہ، عاشق ولد امین، شبیر ولد حافظ محمد حسین، چنگی ولد قادر اور ریاض ولد اللہ یار اقوام چشتی ساکنان 43 ایس پی کو نامزد کیا ہے۔ اب اس میں مدعی نے ملزمان کو نامزد کر دیا ہے جملہ ملزمان میں سے محمد حسین وغیرہ چھ کس شامل تفتیش ہیں، تفتیش مقدمہ جاری ہے اور دوسرا میں نے بتایا ہے کہ موبائل کا call data اور باقی چیزیں scientific analysis کروایا جا رہا ہے اور جیسے ہی یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں تو اس مقدمہ کو یکسو کیا جائے گا اور ملزمان کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔آج کے اجلاس کا اگلا آئٹم پری بجٹ بحث ہے تو منسٹر صاحبہ اس کو شروع کریں گی اور پھر بعد میں اس بحث کو سمیٹیں گی تو اس بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔جی محترمہ!آپ پری بجٹ بحث کو شروع کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! مجھے انتہائی خوشی ہے کہ ہماری حکومت نے پچھلے مالی سال کی طرح اس سال بھی معزز ممبران اسمبلی کی آراء کی روشنی میں آئندہ مالی سال کا بجٹ 17-2016 میں ترجیحات کے تعین کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے آج سے پری بجٹ اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا جارہا ہے۔ میں پُر امید ہوں کہ اس پری بجٹ اجلاس میں تمام معزز ممبران اپنے اپنے حلقے کی عوام کی بہتر ترجمانی کرتے ہوئے ایسی مثبت suggestion پیش کریں گے جو کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ کو ترتیب دینے میں نہ صرف حکومت کی راہنمائی فرمائیں گے بلکہ عوامی مسائل کے حل کے لئے policies بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوں گے اور ان کی بدولت عوام کو بہترین سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے گئی۔ جیسا کہ معزز ممبران کے علم میں ہے کہ ہماری حکومت نے موجودہ مالی سال کے بجٹ کو پیش کرنے سے پہلے پچھلے سال بھی پری بجٹ سیشن کیا تھا اور آپ کی تجاویز وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق صوبے کی ترقی کے لئے Punjab Growth Strategy ترتیب دی گئی تھی اور اس strategy کا مقصد صوبے کی معاشی ترقی کی شرح بڑھانے، نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنا، پرائیویٹ انوسٹمنٹ کو بڑھانا، صوبے کی عوام کے جان ومال کی حفاظت کو یقینی بنانا ان ترجیحات میں شامل تھا۔ موجودہ مالی سال میں بھی پنجاب ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کی راہنمائی میں شب وروز کام کر رہی ہے اور اگلے مالی سال میں بھی ہم پوری جدوجہد کے ساتھ یہ مقاصد حاصل کرنے میں کوششیں کرتے رہیں گے۔ موجودہ micro economic situation کی روشنی میں ہمیں Economic Growth Strategy کے اہداف حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اہم نکات پر تمام معزز ممبران کی آراء درکار ہیں تاکہ ان اہداف کو بہتر طریقے سے حاصل کیا جائے۔

جناب سپیکر! شعبہ زراعت کے موجودہ مسائل کا حل بجلی کی کمی کے مسائل، تعلیم اور صحت کی سہولتوں کی فراہمی، روزگار کی فراہمی، فنی تربیت کی فراہمی، لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ، اربن اور رورل ڈویلپمنٹ جیسے تمام امور سے معزز ممبران بخوبی آگاہ ہیں کہ صوبے کی ترقی اور مقرر کردہ اہداف حاصل کرنے کے لئے صوبے کی آمدن میں اضافہ کرنا ناگزیر ہے لہٰذا میری آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ صوبے کے محاصل میں اضافے کے لئے بھی اپنی تجاویز سے ہمیں مستفید فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے گزارش کروں گی کہ 17-2016 کے بجٹ کی تیاری سے پہلے اس پری بجٹ سیشن میں ایسی تجاویز دیں جن کی روشنی میں بجٹ کی ترجیحات کا تعین نہ صرف عوام کی خواہشات کی مطابق ہو بلکہ موجودہ حکومت کی غریب پرور، عوام دوست زرعی اور صنعتی پالیسیوں کا بھی مظہر ہو، جیسے معزز ایوان کو علم ہے کہ عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی وسائل میں اضافے کے بغیر ممکن نہیں ہے لہٰذا حکومت نے صوبائی محاصل کی وصولی میں بہتری لانے کے لئے سخت محنت کی ہے اس سلسلے میں Board of Revenue, Excise and Taxation Department, Punjab Revenue Authority میں Information Technology کی مدد سے بہت سی نئی strategies متعارف کروائی گئی ہیں جن کی مدد سے صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مجھے یہ بتانے میں انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ موجودہ مالی سال میں پہلے چھ مہینے میں پچھلے سال کی نسبت 32 percent growth میں اضافہ ہے جو انتہائی خوش آئند ہے اور یہ وسائل صوبے کی عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔ صوبائی محاصل کے ساتھ ساتھ حکومت نے دستیاب وسائل کو تیز کرنے کی کوششیں بھی جاری رکھی ہوئی ہیں اس سلسلے میں مالی سال 16-2015 کے پہلے چھ مہینے کے مقابلے میں ترقیاتی بجٹ کی utilization اس سال 100 فیصد زیادہ ہے۔ امید ہے کہ حکومت پنجاب مالی سال 16-2015 میں ترقیاتی بجٹ کی utilization کو مزید بہتر بنانے میں کامیاب ہو گی جس سے عوام کو صحت، تعلیم، توانائی، ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات کی فراہمی میں نمایاں مدد ملے گی۔ صوبائی محاصل میں اضافہ اور دستیاب وسائل کے استعمال کے حوالے سے تمام محکمہ جات کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے سہ ماہی monitoring کا آغاز کیا گیا ہے جس کے لئے Fiscal Monitoring Committee بھی تشکیل دی گئی ہے جو بجٹ کے مختص کردہ آمدن اور اخراجات کے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے تمام مشکلات اور رکاوٹوں کا باقاعدہ جائزہ لے کر صوبائی محکمہ جات کے اہداف جاری کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ صوبے کو دستیاب وسائل اور اُن کے استعمال میں بہتری ہوئی ہے۔

آج کے پری بجٹ اجلاس کے آغاز میں معزز ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتی ہوں کہ حکومت موجودہ مالی سال کے بجٹ اہداف کے حصول کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں کچھ اہم منصوبوں کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جن پر عمل ہو رہا ہے کچھ complete ہو گئے ہیں اُس میں Land Record Management Information System، قائداعظم تھرمل پاور پراجیکٹ، صاف پانی پراجیکٹ، خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام، فنی تربیت کا پروگرام، تعلیم اور صحت کے کئی منصوبے، خدمت کارڈ کا اجراء، پولیس کی کارکردگی کی بہتری کے منصوبے شامل ہیں۔ ہم نے پچھلے مالی سال کی طرح موجودہ مالی سال میں بھی صوبائی محکمہ جات کے غیر ترقیاتی اخراجات مناسب حد تک رکھنے کے لئے Austerity Committee اپنا کام جاری رکھے گی۔

جناب سپیکر! ہم تمام ممبران اسمبلی اپنے اپنے حلقے کے نمائندگان ہیں اور اپنے حلقے کے عوام کے مسائل کی نشاندہی ہمارا اوّلین فریضہ ہے لہٰذا میں اس حوالے سے ممبران اسمبلی کی رائے کو خوش آمدید کہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہتی ہوں کہ بطور ممبران پنجاب اسمبلی ہم صوبے کے اجتماعی مسائل کو بھی زیر بحث لائیں تاکہ صوبے کی عوام اجتماعی طور پر حکومتی پالیسیاں اور پروگرام سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں پرامید ہوں کہ معزز ممبران پری بجٹ سیشن میں اپنی ایسی مثبت اور قابل عمل تجاویز پیش کریں گے جن سے صوبے کی مجموعی معاشی اور سماجی ترقی میں بہتری آئے، وسائل میں اضافہ ہو اور financial management میں بہتری آئے۔ میں معزز ممبران کو اس بات کا یقین دلانا چاہتی ہوں کہ حکومت آپ کی تمام مثبت تجاویز کا خیر مقدم کرتی ہے اور پچھلے مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بھی اس کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس بار پھر ایوان سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ آئیں ہم سب مل کر صوبے کی ترقی کے لئے پری بجٹ سیشن میں اپنا اپنا بھرپور حصہ ڈالیں تاکہ ہم اپنے اپنے حلقے کے عوام کا حق نمائندگی انتہائی مؤثر طریقے سے ادا کر سکیں۔ اللہ ہم سب کی راہنمائی کرے۔ بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ تو آپ کا حق ہے میں آپ کو نہیں روکتا۔ میں تو انتظار کر رہا تھا کہ اپوزیشن کے معزز ممبران اپنا نام دیں گے کیونکہ پری بجٹ پر بحث آپ نے کرنی تھی لیکن یہ افسوس کی بات ہے۔ بہر حال جب انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے تو اب گنتی کرائی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز، اب رہنے دیں. have your seat گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بجکر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ یکم اپریل 2016 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

جمعتہ المبارک، یکم اپریل 2016

(یوم الجمع، 22۔ جمادی الثانی 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شمارہ 3

95

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، یکم اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، محنت وانسانی وسائل اور آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 (1 بابت 2016)؛

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (2 بابت 2016)؛

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5 بابت 2016)؛

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015 (6 بابت 2016)؛

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 (8 بابت 2016)؛ اور

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 (9 بابت 2016)؛

(بی) آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد یں

1۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 (1 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 (1 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 4۔ جنوری 2016 میں مورخہ 3۔ اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

96

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (2 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 (2 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 4۔جنوری 2016 میں مورخہ 3۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 (5 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 14۔جنوری 2016 میں مورخہ 13۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015 (6 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015 (6 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 19۔جنوری 2016 میں مورخہ 18۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 (8 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ 2016 (8 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 21۔جنوری 2016 میں مورخہ 20۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 (9 بابت 2016) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 (9 بابت 2016) نافذ شدہ مورخہ 25۔جنوری 2016 میں مورخہ 24۔اپریل 2016 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

97

(سی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ڈی) عام بحث

پری بجٹ بحث

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، یکم اپریل 2016

(یوم الجمع، 22۔ جمادی الثانی 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفۡسَ عَنِ ٱلۡهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ ٱلۡجَنَّةَ هِىَ ٱلۡمَأۡوَىٰ ﴿٤١﴾
يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرۡسَىٰهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكۡرَىٰهَآ ﴿٤٣﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَىٰهَآ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخۡشَىٰهَا ﴿٤٥﴾
كَأَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوٓاْ إِلَّا عَشِيَّةً أَوۡ ضُحَىٰهَا ﴿٤٦﴾

سورۃ النّٰزعٰت آیات 40 تا 46

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا (40) اس کا ٹھکانہ بہشت ہے (41) (اے پیغمبرؐ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا؟ (42) سو تم اس کے ذِکر سے کس فکر میں ہو؟ (43) اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو (معلوم ہے) (44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم اسی کو ڈر سنانے والے ہو (45) جب وہ اُس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے (46)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد وعلیٰ آلہ وصاحبہ وبارک وسلم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما، انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار کا عالم کیا ہو گا

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد

نہ میں مست ہوں نہ الست ہوں مجھے میکدے کی خبر نہیں
تیرے نام نے وہ نشہ دیا مجھے ہر نشے سے بچا لیا

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد

میرے مصطفیٰ میرے مجتبیٰ سا حسین آیا نہ آئے گا
انہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو درود ان پہ پڑھا کرو

الھم صلے علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد وعلیٰ آلہ وصاحبہ وبارک وسلم

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، محنت وانسانی وسائل اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خزانہ، محنت وانسانی وسائل اور آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک بات سوالات کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں مجھے بولنے دیں، مجھے اُن کا نام پکارنے دیں جن کا سوال ہے جی، جناب امجد علی جاوید سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 5854 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سال 14-2013 میں وصولیوں کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

***5854: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 14-2013 کے لئے محکمہ ایکسائز کا وصولیوں کا ہدف کیا تھا؟

(ب) سال 2014 میں محکمہ ایکسائز نے دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی؟

(ج) اگر ریکوری ہدف کے مطابق نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(د) سال 14-2013 محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔ مد وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 14-2013 کے لئے وصولیوں کا ہدف۔/11,71,82,070 روپے تھا۔

(ب) سال 14-2013 میں محکمہ ایکسائز نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں۔/13,45,12,914 روپے کی وصولی کی۔

(ج) ریکوری دیئے گئے ہدف سے 15 فیصد زیادہ تھی جو کہ محکمہ کی اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت ہے۔

(د) سال 14-2013 میں محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تنخواہوں کی مد میں 5,220,000/- روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا جس میں سے 5,172,532/- روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح الاؤنسز کی مد میں فراہم کئے گئے۔ 5,285,000/- روپے بجٹ میں سے 5,249,780/- روپے خرچ ہوئے۔ دیگر مد میں فراہم کئے گئے۔ 1,340,000/- روپے بجٹ میں سے 1,210,404/- روپے خرچ ہوئے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف وب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا جو ریکوری کا ٹارگٹ ہے اُس کی ریکوری 15 فیصد زیادہ ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کا اچھا احسن کام ہے جن ملازمین نے اپنے دیئے گئے ٹارگٹ سے بھی زیادہ ریکوری کی ہے تو اُن کے لئے کوئی incentive لئے ہیں یا اُن کو اس کارکردگی پر کچھ دیا گیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں اس طرح سے ہے کہ 14-2013 میں ورلڈ بنک کے ساتھ ہمارا incentive programme تھا اُس کے تحت جو ہمارے ملازمین اُس وقت اچھی ریکوری کر رہے تھے تو اُن کو incentive کے طور پر کچھ amount جو اپنے ٹارگٹ سے اوپر ریکوری کرتے تھے اُن کو دی جاتی تھی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتائیں گے کہ اس میں وہ کتنی رقم ہے جو اس مد میں ملازمین کو دی گئی؟

جناب سپیکر: ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے پوچھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! incentive کے حوالے سے اُس کی amount تھی جو اپنے ٹارگٹ سے جتنا اوپر جاتے تھے اُس حوالے سے اُن کو دیا جاتا تھا ہر ایک کی مختلف amount بنتی تھی جو اُن کو دی جاتی تھی تو اس کی اگر انہیں detail چاہئے تو specifically یہ

بتائیں گے تو پھر ہم ان کو دے سکتے ہیں اس کی ٹوٹل amount جو ہم نے دی تھی اُس سال میں پورے پنجاب کے لئے وہ 18 کروڑ 60 لاکھ تھی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(د) میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس محکمہ کی جو تنخواہوں کا بجٹ ہے وہ 52 لاکھ 20 ہزار روپیہ ہے اور جو الاؤنسز کا بجٹ ہے وہ 52 لاکھ 85 ہزار ہے۔ میرے خیال میں شاید یہ واحد مثال ہو گی کہ جس محکمے کا تنخواہوں سے زیادہ الاؤنسز کا بجٹ ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بجٹ بک میں سے ان کو دیا گیا ہے جس میں الاؤنسز کی ساری detail دی گئی ہے جس میں ہاؤس رینٹ ہے، اس میں ایڈہاک الاؤنسز ہیں اور جس طرح سے الاؤنسز میں گورنمنٹ اضافہ کرتی رہی ہے وہ سارے الاؤنسز اس میں دیئے ہوئے ہیں یہ بجٹ بک میں سے اس کو دیکھ سکتے ہیں جو الاؤنسز اُن کو دیئے گئے ہیں اُن کی detail ہم نے ان کو provide کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تفصیل تو میرے پاس آجائے گی اس میں میرا سوال تو یہی ہے کہ کیا یہ الاؤنسز دیگر ڈیپارٹمنٹ میں بھی اسی طرح تنخواہوں سے زیادہ ہیں یا صرف اسی محکمے میں خصوصی نوازش ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اپنے محکمے کے بارے میں بتانا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ تمام محکموں میں تقریباً ایسے ہی ہوتا ہے basic pay کے علاوہ الاؤنسز ہوتے ہیں وہ سارے include کر کے پوری salary بنتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 5290 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*5290: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عملہ کا نام وعہدہ مع تاریخ تعیناتی ایوان کو فراہم کی جائے؟

(ب) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں تعیناتی کے لئے ڈومیسائل کی کوئی شرط موجود ہے؟

(ج) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کے لئے ایک جگہ پر تعیناتی کے لئے کوئی مدت مقرر ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی طویل عرصہ تعیناتی کی وجہ سے دیگر شہریوں کے لئے شدید طور پر باعث آزار ہیں اور بہت ساری شکایات پیدا ہو رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 51 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 36 ملازمین صوبہ پنجاب اکاؤنٹس گروپ کے ہیں جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 15 ملازمین کا تعلق آڈٹ گروپ سے ہے جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول وفاقی حکومت اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے زیر انتظام اکاؤنٹس آفس میں تعیناتی کے لئے نان گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات کرنے پر ترجیح دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں جبکہ گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں کیا جاتا لیکن مخصوص حالات میں قواعد وضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔

(ج) فنانس ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کی تعیناتی حکومت کے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کرتا ہے۔ سینئر اہلکاران کو ان ہی کے ضلع میں تعیناتی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے لیکن مخصوص حالات میں قواعد وضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ ماتحت عملہ کو ان کے رہائشی ضلع میں ہی تعینات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں اور وہ اپنی سروس کا بیشتر حصہ اپنے ہی ضلع میں تعینات رہتے ہیں۔

(د) اگر کسی ملازم کے خلاف کرپشن یا مالی بے ضابطگی کی کوئی شکایت موصول ہو تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اسے انتظامی وجوہات کی بناء پر دوسرے ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام عملہ کی رپورٹ اے جی آفس کو کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلی مرتبہ بھی زیر التواء کیا گیا تھا کہ اس کا جواب درست نہیں تھا لیکن میں آپ کے توسط سے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ آج بھی یہ دوسری مرتبہ صحیح جواب کے لئے ملتوی ہو کر ایجنڈے پر آیا ہے۔ یعنی یہ سوال تیسری مرتبہ ایجنڈے پر آیا ہے میری یہی humble request ہو گی کہ یہ محکموں نے ہمارے ساتھ اسمبلی کو کیا مذاق بنایا ہوا ہے آج تیسری مرتبہ آنے کے بعد بھی اس جواب کے کومے بھی تبدیل نہیں ہوئے وہ as it is ہی جواب ہے؟

جناب سپیکر! تیسری مرتبہ بھی same جواب وہی موجود ہے جو پہلے دن موجود تھا اور یہ جواب حقائق کے مطابق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس میں مجھے یاد ہے کہ پچھلی دفعہ بھی اس پر کافی بحث ہوئی تھی کہ اس میں ایک ملازم ہے جو وہاں سے ٹرانسفر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے معزز ممبر نے objection اُٹھایا تھا کہ یہ بندہ تو یہاں سے جا چکا ہے لیکن پھر بھی ابھی تک اس کا نام یہاں لسٹ میں شامل ہے یہ جواب آیا تھا 31۔ اکتوبر 2014 کو تو میرا خیال تھا شاید اس پر جو بحث ہونی تھی وہ ہو گئی ہے کہ جناب امجد علی جاوید شاید satisfy ہو گئے ہیں لیکن جس طرح سے آج ان کا خیال ہے کہ جواب proper نہیں آیا تو انشاء اللہ میں very soon ان کو جواب دلوا دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ان کو satisfy کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جواب وہی پرانا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غلطی سے انہوں نے یہ دوبارہ اُسی طرح book compile کر دیا ہے تو انشاء اللہ اس کو دوبارہ ٹھیک کروا لیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری تو گزارش یہی ہے کہ یہ ٹھیک تو کروالیں گے لیکن کب کروالیں گے؟ یہ سوال تیسری مرتبہ ملتوی ہو کر ایجنڈے پر ہے تو اس پر میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ اسمبلی

کو اہمیت کیا دے رہے ہیں؟ معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی فرما رہے ہیں کہ غلط جواب تھا جس کو میں نے بھی محسوس کر لیا تھا اور اُس دن اس پر بات بھی ہو گئی تھی یہ ایک نہیں ہے اس لسٹ میں تین چار نام ایسے ہیں جو ریٹائرڈ بھی ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے، وہ تشریف فرما ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5825: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کل بجٹ مالی سال 15-2014 کا کتنا ہے اس محکمہ کو 31۔ دسمبر 2014 تک کتنی رقم مدوار فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا محکمہ مواصلات و تعمیرات کو اس عرصہ کے دوران کوئی سپلیمنٹری گرانٹ فراہم کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، کس منصوبہ کے لئے کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کل بجٹ برائے 15۔2014 مالی سال 90,236.479 ملین روپے ہے جس میں سے 31۔ دسمبر 2014 تک 23,630.430 ملین روپے محکمہ کو فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمرات کو مالی سال 15۔2014 کے دوران سپلیمنٹری گرانٹ کی مد میں 25187.899 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ رقم فراہم کرنے کی تفصیلات منصوبہ وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ بجٹ میں 90236 ملین روپے انہوں نے فراہم کئے اور پھر ضمنی گرانٹ میں بھی 25187 ملین روپے کی خطیر رقم فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اچھی خاصی رقم سالانہ بجٹ میں بھی اس کے لئے فراہم کی گئی پھر ضمنی بجٹ میں ابھی اس کا ضمیمہ دیکھ رہا ہوں اس میں لاہور ہمارا capital city ہے اور ظاہر ہے ہمیں اس کی ڈویلپمنٹ عزیز ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے سمجھ نہیں آئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لاہور پنجاب کا capital city ہے اس کی ڈویلپمنٹ بھی ہمیں عزیز ہے لیکن میں اس میں دیکھ رہا ہوں کہ اچھے خاصے منصوبے اس ضمنی گرانٹ کے ذریعے لاہور کے زیر تکمیل ہوئے ہیں اور میں پچھلے دو، اڑھائی سال سے بہاولپور کے لئے کیونکہ وہاں ٹریفک کا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی کے متعلق سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بہاولپور کے لئے علیحدہ سوال کریں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہاولپور پنجاب کا حصہ ہے سارے پیسے آپ لاہور میں لگائیں گے تو پھر ہم نے کہاں چیخنا ہے اسی لئے ہم اس اسمبلی میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی بڑی ضمنی گرانٹ مواصلات و تعمیرات کو فراہم کی گئی ہے جبکہ ان کو پہلے ہی اتنی ساری سالانہ گرانٹ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر صاحب بات کر رہے تھے کہ لاہور کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور جنوبی پنجاب جہاں سے ان کا تعلق ہے وہاں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں ان کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جہاں تک ضمنی گرانٹ کا معاملہ ہے تو آپ جانتے ہیں کہ یہ اسمبلی سے approve کروایا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ جہاں محسوس کرتے ہیں کہ پیسے لگانے کی بہت ضرورت ہے وہاں لگایا جاتا ہے اور اسمبلی سے اس کی approval لی جاتی ہے۔ اس میں کچھ بھی illegal نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں legality اور illegality کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ سالانہ بجٹ پاس ہو جاتا ہے، پورا سال گزر جاتا ہے اور ضمنی گرانٹ کے ذریعے سے billions of rupees خرچ ہو جاتے ہیں۔ اسمبلی کو اگلے بجٹ کے موقع پر کہا جاتا ہے کہ اب یہ خرچ ہو گئے ہیں اس پر منظوری کا انگوٹھا لگاؤ۔ ہمارا علاقہ بہاولپور جنوبی پنجاب محروم رہتا ہے اسی لئے میں اس ایوان کے اندر بار بار اس بات کو کہتا ہوں کہ ہم لاہور کے ساتھ رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں، ہمارا بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے ہمیں جو پیسے ملیں گے اسے خرچ کریں گے۔ یہاں کے لئے تو billions of rupees کی ضمنی گرانٹ آ جاتی ہے اور ہمارے علاقے کے منصوبے کاٹ کر یہاں لگائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ہم آپ کو احتجاج پر نہیں جانے دیں گے۔ آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6057 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: شادی ہالز سے متعلقہ تفصیلات

*4681: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں کل کتنے شادی ہالز کب سے غیر رجسٹرڈ ہیں ان کو رجسٹرڈ کیوں نہیں کیا جا رہا؟

(ب) رجسٹرڈ شادی ہالز سے 13-2012 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ج) غیر رجسٹرڈ شادی ہالز کو کب تک رجسٹرڈ کر لیا جائے گا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) شادی ہالز کی رجسٹریشن محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں نہ ہوتی ہے صرف جو شادی ہال ریٹنگ ایریا میں واقع ہوتے ہیں ان پر پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ دیگر شادی ہال ریٹنگ ایریا کے باہر واقع ہوتے ہیں ان پر صرف پروفیشنل ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ تمام شادی ہالز پراپرٹی ٹیکس و پروفیشنل ٹیکس ادا کر رہے ہیں جن کی تعداد اندر ریٹنگ ایریا 38 ہے اور کل تعداد 45 ہے۔

(ب) رجسٹرڈ شادی ہالز سے سال 13-2012 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/1106700 روپے اور پروفیشنل ٹیکس کی مد میں۔ /90000 روپے وصول کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ ایکسائز کے متعلقہ نہ ہے کیونکہ محکمہ ایکسائز صرف ٹیکس وصول کرتا ہے رجسٹریشن نہ کرتا ہے۔ تاہم کوئی شادی ہال ٹیکس سے مستثنیٰ نہ ہے اور ان کی باقاعدہ ادائیگی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ کیونکہ یہ اس محکمے سے متعلقہ نہیں ہے اس لئے انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کی responsibility بنتی تھی کہ اگر یہ سوال ان سے متعلقہ نہیں تھا تو جس محکمے سے متعلقہ تھا وہاں بھیج دیتے تاکہ اس کا جامع جواب آ جاتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پھر آپ کو متعلقہ محکمے سے ہی سوال کرنا چاہئے تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ سوال جس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھا اسمبلی سیکرٹریٹ کو وہاں بھیجنا چاہئے تھا جو کہ نہیں بھیجا گیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شادی ہال کی کوئی as such رجسٹریشن نہیں ہوتی ویسے ہماری پنجاب ریونیو اتھارٹی ان سے sales tax on services کی مد میں سیلز ٹیکس اکٹھا کرتی ہے وہ ان کو سیلز ٹیکس میں رجسٹرڈ کر رہے ہیں۔ ہم شادی ہالوں سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جو شادی ہال رجسٹرڈ نہیں ہیں اور ان سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے تو کیا محکمہ ایکسائز ان کی رجسٹریشن کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس میں تو وہ already ہمارے ساتھ ہیں لیکن جو sales tax on services ہے اس میں پنجاب ریونیو اتھارٹی ان سے ٹیکس وصول کرتی ہے جو محکمہ خزانہ کے under کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: محکمہ خزانہ پتا نہیں سن رہا ہے یا نہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ نے ان کی بات سن لی ہے؟ اس کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محترمہ ذرا repeat کر دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو بتا دیا ہے لیکن میں اس سوال کے بارے میں ضرور کہوں گی جو آپ نے بھی کہا ہے کہ اس سوال کو متعلقہ محکمے کو بھجوا کر وہاں سے جواب ضرور وصول کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! be attentive please آپ سے متعلقہ بات ہو رہی ہے اور آپ گفتگو میں مصروف ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محترمہ ذرا دہرا دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب آئندہ دے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ غیر رجسٹرڈ شادی ہالوں کو کب تک رجسٹرڈ کر لیا جائے گا؟ جواب میں آیا ہے کہ یہ محکمہ ایکسائز کے متعلقہ نہ ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ محکمہ خزانہ سے متعلقہ ہے تو اس کا جواب اصولی طور پر ان کے ڈیپارٹمنٹ کو دینا چاہئے تھا جو کہ نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ویسے یہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کے under ہے تو اس کا جواب انشاء اللہ آ جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ سوال محکمہ خزانہ کو refer کیا جائے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال 5795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے ٹیکنیکل ملازمین کے سکیل اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ نہیں کئے تھے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل بھی دو دو درجہ اپ گریڈ کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے تمام سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ کئے تھے۔ صرف کلیریکل سٹاف (جونیئر کلرک، سینئر کلرک اور اسسٹنٹ) کے پے سکیل بالترتیب 5 سے 7، 7 سے 9 اور 11 سے 14 میں اپ گریڈ کئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ نہیں کئے تھے۔

(ج) جز بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے اس میں admit کیا ہے کہ 07-2006 میں جو clerical staff تھا ان کو بالترتیب 5 سے 7، 7 سے 9 اور 11 سے 14 میں اپ گریڈ کیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کو بھی گریڈ 16 میں کر دیا اور جو اسسٹنٹ سیکرٹری وغیرہ اسی طرح رہے ان کو اپ گریڈ نہیں

کیا گیا۔ اس مالی سال کے دوران All Pakistan Clerks Association نے کافی واویلا مچایا تھا اس کے نتیجے میں ان کو اب جو نیا سکیل دیا گیا اس کے مطابق جونیئر کلرک کو پہلے 5 سے 7 میں کیا تھا اب ان کو 7 سے 11 سکیل میں کر دیا، سینئر کلرک کو 9 سے 14، اسسٹنٹ کو 14 سے 16 اور سپرنٹنڈنٹ کو 16 سے 17 سکیل میں کر دیا۔ اس میں سیکشن آفیسر پھر پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں ایسے ملازم ہیں جن کی تعداد کلرکوں سے کم ہے ان میں ٹیکنیکل سٹاف، سب انجینئرز، ڈرافٹ مین وغیرہ آتے ہیں۔ تقریباً اس میں 250 کے قریب categories miss ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی وزیر خزانہ سے یہ بات کی تھی کہ مہربانی کریں اور جو بجٹ اب آ رہا ہے اس کے اندر جو لوگ محروم رہ گئے ہیں، پیرا میڈیکل سٹاف کی بھی بہت ساری categories اس کے اندر رہ گئی ہیں تو ان کو بھی اس دفعہ consider کیا جائے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری تشریف فرما ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 250 کے قریب categories miss ہو گئی ہیں جن کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا کیا ان کو اس بجٹ کے اندر accommodate کریں گے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے یہ والی بات پوچھ لینے دیں پھر بعد میں دوسری بات پوچھنا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اپنی گفتگو میں کھل کر بتا دیا ہے کہ یہ کلرک صاحبان ہیں انہوں نے احتجاج کے through اپنے pay scale کو بڑھوایا۔ ٹیکنیکل سٹاف تعداد میں کم ہے لیکن وہ اپنا اس طرح سے احتجاج نہیں کر سکے یا ان کو محروم رکھا گیا۔ انشاء اللہ جو ڈاکٹر صاحب کی خواہش ہے اور یہ کوئی personal نہیں ہے بلکہ یہ پنجاب کے ایک responsible آدمی ہیں انشاء اللہ میں محترمہ وزیر خزانہ اور اب جو concerning authority ہے اس سے بات کروں گا کہ جو لوگ رہتے ہیں ان کو بھی اس میں accommodate کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جناب پارلیمانی سیکرٹری کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ جو اڑھائی سو کے قریب categories رہتی ہیں ان کے بارے میں غور و فکر جاری ہے اور وہ اس بجٹ کے اندر accommodate کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسری بات رہ گئی تھی جو میں نے پوچھنی تھی کہ فنانس کمیٹی نے آپ کی chairmanship میں اسمبلی سٹاف کو اپ گریڈ کیا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں ہو سکے۔ ظاہر ہے وہ آپ نے اپنی جیب سے نہیں دینا، اسمبلی نے نہیں دینا وہ محکمہ خزانہ نے دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا fate ہے، اسمبلی کے سٹاف کے لئے فنانس کمیٹی نے ایک چیز approve کی تھی اس کے بارے میں اس بجٹ کے اندر کیا کوئی مہربانی ہو سکے گی؟

جناب سپیکر: وہ کوشش جاری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): ڈاکٹر صاحب! صحیح بات ہے کہ اس کی کوشش جاری ہے میں تو خود ان کا وکیل ہوں۔ اسمبلی کے سٹاف کا میں خود وکیل ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آگے چلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری التماس ہے کہ اس اسمبلی کے ختم ہونے سے پہلے نتیجہ اخذ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی اللہ خیر کرے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کا بھی اسی طرح حال ہونا ہے جس طرح پنجاب اسمبلی کی عمارت کا ہوا ہے لہٰذا مہربانی کر کے ان کا تھوڑا سا خیال کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ please have your seat. جی، اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ کی اراضی این جی اوز کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6438: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی رائیونڈ روڈ لاہور پر واقع سینکڑوں ایکڑ قیمتی اراضی کسی این جی او کو دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس اراضی کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے اور یہ کہ کتنی رقم سالانہ کے عوض یہ زمین این جی او کو دی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زمین کو جس معاہدے کے تحت این جی او کے حوالے کیا گیا ہے اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس زمین پر قائم کئے جانے والے ادارہ میں مزدوروں کے 30 فیصد بچوں کو داخلہ دیا جائے گا؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا معاہدے کی اس شق پر عمل ہو رہا ہے اگر نہیں ہو رہا تو معاہدے کی اس صریحاً خلاف ورزی پر محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی کی گئی ہے، اگر نہیں کی گئی تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی رائیونڈ روڈ پر واقع سینکڑوں ایکڑ اراضی کسی این جی او کو دی گئی ہے۔ (ب) جواب نفی میں ہے جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جواب نفی میں ہے جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں بھی پھر میرا وہی رونا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رویا نہ کریں، آپ آرام سے بات کیا کریں، آپ رونے کے لئے نہیں آتے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ یہاں عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان عوام کے حقوق کا رونا ہے۔ میرا سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ورکر ویلفیئر بورڈ کی رائیونڈ روڈ پر واقع سینکڑوں ایکڑ قیمتی اراضی کسی این جی او کو دے دی گئی ہے اور محکمہ یہ کہتا ہے کہ یہ سوال درست نہیں ہے اور اس کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔ میں اپنے سینئر منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو محکمے نے جز(الف) کا جواب دیا ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے تو ایسا حقیقت میں نہیں ہے پھر یہ COMSAT University کس کی زمین پر بنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ COMSAT University کس کی زمین پر بنی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور): جناب سپیکر! ان کی یہ بات درست ہے کہ وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی زمین تھی اور ان کا سوال تھا کہ وہ زمین این جی او کو دی گئی ہے لیکن یہ زمین این جی او کو نہیں دی گئی بلکہ 2001 میں فیڈرل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو 20 سال کی لیز پر دی گئی تھی اور یہ COMSAT University سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی subsidiary ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب کوئی ادارہ اپنی زمین کسی خاص مقصد کے لئے کسی دوسرے ادارے کو دیتا ہے، ادارہ بھی وہ جو اس ملک کے مزدوروں کے حقوق کا نگہبان ہے، وہ ادارہ جب اپنے طبقے کی نمائندگی کر رہا ہو تو وہ ان کے لئے facilities حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ اپنا اثاثہ کسی کو دے رہا ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ یہ COMSAT University گورنمنٹ کی یونیورسٹی نہیں ہے۔ اس میں پرائیویٹ لوگ شامل ہیں اور Board of Directors so called semi government ہے لیکن وہ سارا پرائیویٹ برنس ہے۔ جب یہ اربوں روپے کی زمین اس ادارے کو دی گئی ہے تو کیا یہ مزدوروں کا حق نہیں تھا کہ 30 فیصد مزدوروں کے بچوں کے لئے مختص ہوتا کہ وہ وہاں مفت پڑھ لیتے۔ اس ادارے میں مزدوروں کے بچوں کا کوٹا تو رکھ دیا گیا ہے لیکن ان سے پیسے لئے جا رہے تو یہ کیسا انصاف ہے؟ اربوں روپے کی مزدوروں کی ہی زمین ادارے کے پاس ہے اور پھر وہ ادارہ مزدوروں کے بچوں سے پیسے بھی لے رہا ہے تو اس پر وزیر صاحب ذرا کچھ فرمائیں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں ان کی اس بات سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ اس زمین سے مزدوروں کو مستفید ہونا چاہئے۔ یہ زمین کا لیز agreement موجودہ دور حکومت میں نہیں ہوا بلکہ 2001 میں ہوا تھا اور 2021 تک ان کی لیز ہے۔ باقی جہاں تک انہوں نے کہا کہ مزدوروں کے بچوں کو پیسے دینے پڑتے ہیں تو میں نے اس سلسلے میں اقدامات اٹھائے ہیں، چودھری صاحب کی نشاندہی پر ہی میٹنگ کی اور رانا تنویر حسین صاحب کو بھی اس میں involve کیا۔ یہ انہوں نے صحیح کہا کہ اس میں مزدوروں کے بچے 30 فیصد سٹوڈنٹس ہونے چاہئے تھے۔ اس میں جو بی ایس میں جاتے ہیں وہ تو ٹھیک تھا مگر جو آگے ایم فل اور ایم ایس سی کرنے جا رہے ہیں ان کی جو gross point level/average تھی وہ انہوں نے 70 فیصد رکھی ہوئی تھی، وہ میں نے مزدوروں کے بچوں کے لئے گزارش کر کے اس gross point level/average کو کم کیا کہ یہ ممکن ہو سکے کہ ہمارا 30 فیصد ان سے جو کنٹریکٹ ہے، میں ensure کر رہا ہوں اور میری اس چیز پر ان سے بار بار میٹنگز بھی ہو رہی ہیں تو میں نے ان کی نشاندہی پر پہلے بھی اقدامات اٹھائے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ان کو

پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ اللہ کرے گا کہ ہم مزدوروں کے بچوں کو وہ سہولیات اور آسائشیں دے سکیں جن کا ہمارا ان سے وعدہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب بہت تردُد کر رہے ہیں کیونکہ ان سے پہلے agreement ہو چکا تھا لیکن میں چاہوں گا کہ یہ یونیورسٹی جو پیسے لے رہی ہے چاہے وہ ادارہ ہی pay کر رہا ہے تو اس کا انتظام کیا جائے کہ وہ by virtue ان کے بچوں کو وہاں مفت تعلیم ملنی چاہئے اور وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ یا ویلفیئر بورڈ سے بھی پیسے نہ لے کیونکہ اس نے اربوں روپے کی زمین مفت حاصل کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور): جناب سپیکر! ان کی بات کچھ حد تک درست ہے اور اس کو بھی address کر لیا گیا ہے ویسے تو ان کی جو local education ہے اس پر ورکر ویلفیئر بورڈ پیسے نہیں دیتا اور یہ as per contract COMSAT University bear کرتا ہے مگر foreign courses پر ان کو کچھ پونڈز دینے پڑتے تھے اور COMSAT اس پر stress کر رہا تھا کہ وہ مزدوروں کے بچوں کو دینے ہیں پھر میری جب ان سے میٹنگ ہوئی تو میں نے ان سے کہا how is possible کہ مزدور کا بچہ اتنے پونڈ دے؟ جو کہ اس exam کے لئے affiliation fee دینا ہوتی ہے تو وہ بھی address ہو گیا ہے انشاء اللہ، اللہ کرے گا وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7110 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یکم جون سے قبل ریٹائرمنٹ پر ملازمین کی نوشنل انکریمنٹ کا مسئلہ

*7110: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری FD (PC)10-1/78 مورخہ 29۔ ستمبر 2000 کے تحت یکم جون سے 30۔ نومبر کے درمیان ریٹائرڈ ہونے والے سرکاری ملازمین کو ایک نوشنل انکریمنٹ دی جاتی ہے تاکہ سرکاری ملازم مالی مراعات سے استفادہ کر سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 35، 40 سال سروس کرنے کے بعد اگر کوئی سرکاری ملازم یکم جون سے قبل ریٹائر ہو رہا ہو تو وہ مذکورہ انکریمنٹ سے محروم رہ جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت 35، 40 سال نوکری کے بعد یکم جون سے قبل ریٹائرڈ ہونے والے مثلاً یکم مئی سے سرکاری ملازمین کو بھی مذکورہ انکریمنٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سہولت صرف ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون سے 30۔ نومبر کے درمیان ریٹائرڈ ہوں۔ یکم جون سے پہلے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو یہ سہولت نہیں دی جاتی۔

(ج) یکم جون سے پہلے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو یہ سہولت اس لئے نہیں دی جاتی کہ ان کی سروس آخری سال میں چھ ماہ سے کم ہوتی ہے۔ یہ سہولت ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون 2000 یا اس کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ہوں بشرطیکہ ان کے پے سکیل میں گنجائش ہو (الف) پے سکیل سے بالا بھی یہ سہولت دی گئی ہے لیکن صرف ان ملازمین کے لئے جو یکم جون 2011 یا اس کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ہوں (ب)۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ یہ مسئلہ ملازمین کی financial increment کا ہے۔ جز (ب) میں سوال کیا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ 35 سے 40 سال سروس کرنے کے بعد اگر کوئی سرکاری ملازم یکم جون سے قبل ریٹائرڈ ہو رہا ہو تو وہ مذکورہ انکریمنٹ سے محروم رہ جاتا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سہولت صرف ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون سے 30۔ نومبر کے درمیان ریٹائرڈ ہوں اور یکم جون سے پہلے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو یہ سہولت نہیں دی جاتی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ جس نے 35 سے 40 سال نوکری اور خدمت کی اور آخری سال میں اس کے پندرہ دن کم ہیں یا دس دن کم ہیں تو اس کو اس سہولت سے محروم کر دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میاں صاحب نے جس طرح فرمایا ہے کہ کیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ 35 سے 40 سالہ سروس کے بعد اگر اس طرح کیا جائے تو بات بہت حد تک

ٹھیک ہے لیکن ایک criterion ہے جس کے تحت اگر کوئی ملازم کسی بھی سال کے چھ مہینے سے کم کام کرے گا تو اس کو وہ انکریمنٹ نہیں دی جائے گی۔ یہ ایک particular کیس ہے اور یہ مجموعی طور پر نہیں آیا بلکہ ایک انفرادی طور پر بندے کی طرف سے آیا ہے اور میرے ساتھ بھی اس کا رابطہ ہوا ہے۔ اگر ہم اس کو یہ انکریمنٹ دینے کا کوئی وعدہ کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے محکمہ پر بہت زیادہ بوجھ آئے گا اور یہ بات پھر ہائی کورٹ تک جائے گی۔ رولز کے مطابق جو بندہ چھ مہینے سے کم کام کرتا ہے تو اس کو یہ انکریمنٹ نہیں دی جاتی ہے۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کا جواب بالکل ہی غلط ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی نے محنت کی ہے چاہے اس نے دس دن کی ہے، ایک مہینہ کی ہے، دو مہینے کی ہے، چار مہینے کی ہے یا پانچ مہینے کی ہے تو یہ کیسے اس کا حق رکھ سکتے ہیں؟ یہ رولز 2000 کے بنے ہوئے ہیں انہیں change کریں اور ان میں گنجائش ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ rules change کر لیں ناں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! rules انہوں نے change کرنے ہیں اور یہ rules change کریں کیونکہ یہ ملازمین کے ساتھ زیادتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! چلیں! میں ان کا کیس فنانس کمیٹی میں لے کر جاتا ہوں اور پھر انشاء اللہ اس کا کوئی حل ڈھونڈتے ہیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ زیادتی کا کوئی حل نکالیں اور یہ یقین دہانی کرائیں کہ جو لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کا حل نکالیں گے۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں یقین دہانی کرا رہا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس کو فنانس کمیٹی میں لے کر جائیں گے اور پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 6887 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحفظ یافتہ اور عدم تحفظ یافتہ کارکن سے متعلقہ تفصیلات

*6887: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحفظ یافتہ کارکن اور عدم تحفظ یافتہ کارکن سے کیا مراد ہے، دونوں کے درمیان فرق تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) ایک تحفظ یافتہ اور ایک عدم تحفظ یافتہ کارکن کو آجر کی طرف سے جو سہولیات حاصل ہیں، ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا کوئی صنعت بحثیت مجموعی بھی عدم تحفظ یافتہ ہو سکتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان صنعتوں / شعبہ جات کے نام بیان فرمائیں؟

(د) ایک تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری اور ایک نان تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ انڈسٹری کے درمیان فرق کو تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) تحفظ یافتہ کارکنان:

سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی دفعہ 3(1) کے تحت حکومتِ پنجاب نے مورخہ 23.07.03 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے تحت تمام قابل رجسٹرڈ صنعتی وتجارتی اداروں میں کام کرنے والے ایسے ملازمین جو سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی دفعہ 2(8) کے تحت ماہانہ اجرت / تنخواہ -/18,000 روپے تک لیتے ہوں اور جن کا کنٹری بیوشن سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی زیر دفعہ 2(25) کے تحت ادارہ ہذا کو ادا ہو چکا ہو یا واجب الادا ہو، وہ ملازمین تحفظ یافتہ کارکن کہلاتے ہیں۔ تاہم ایک دفعہ تحفظ حاصل کرنے کے بعد تنخواہ میں اضافہ کے باوجود کارکن تحفظ یافتہ ہی رہے گا، مگر اس کی زائد از -/18,000 روپے تنخواہ پر کنٹری بیوشن کا اطلاق نہ ہوگا۔

عدم تحفظ یافتہ کارکنان:

سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی دفعہ 2(8) کے تحت دی گئی مستثنیات ایسے ملازمین جو کہ دفاعی اداروں، لوکل کونسل، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ، ریلوے، پولیس، مسلح افواج میں ملازم ہوں یا رجسٹرڈ صنعتی وتجارتی اداروں میں ملازمت شروع کرنے کے وقت ان کی ماہانہ تنخواہ 18,000 روپے سے زائد ہو، وہ عدم تحفظ یافتہ کارکن کہلائیں گے۔

(ب) تحفظ یافتہ کارکنان:

آجر اپنے کارکنان کا کنٹری بیوشن محکمہ ہذا کو ادا کرنے کا قانوناً پابند ہے۔ اس کے بعد سوشل سکیورٹی کے تحت کارکنان کو میسر تمام فوائد کی ادائیگی کی ذمہ داری محکمہ پر عائد ہوتی ہے ان فوائد کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عدم تحفظ یافتہ کارکنان:

عدم تحفظ یافتہ کارکنان سوشل سکیورٹی کے دائرہ اختیار میں نہ ہیں۔

(ج) سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کی دفعہ (3)1 کے تحت حکومت پنجاب نے مورخہ 23.07.03 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے مطابق تمام قابل رجسٹر اداروں پر سوشل سکیورٹی قانون کا اطلاق ہو گا۔ کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ماسوائے مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ (8)2 میں موجود اداروں کے جس میں حکومتی ادارے بشمول دفاعی، پاکستان ریلوے، لوکل کونسل، بلدیاتی ادارے و کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ شامل ہیں کو صریحاً استثنیٰ حاصل ہے۔

(د) تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری:

تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ سے مراد ایسا ادارہ ہے جو سوشل سکیورٹی میں رجسٹرڈ ہو اور ایسے اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو محکمہ کی جانب سے مالی اور طبی فوائد حاصل ہو سکتے ہوں۔

عدم تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری:

عدم تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری سے مراد ایسا ادارہ ہے جس پر قانوناً سوشل سکیورٹی کا اطلاق نہ ہو سکتا ہو مثلاً حکومتی ادارے بشمول دفاعی، پاکستان ریلوے، لوکل کونسل، بلدیاتی ادارے و کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ ایسے اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کو سوشل سکیورٹی کے تحت ملنے والے فوائد میسر نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے، اس میں جو انہوں نے طبی فوائد، مالی فوائد کی جو تفصیل دی ہے میں اس سلسلے میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے یہاں پر یہ کہا ہے کہ کارکنان، لواحقین کے لئے معذوری، پسماندگان کے لئے پنشن 2500 روپے سے بڑھا کر کم از کم شرح 2750 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس میں 250 روپے کا جو اضافہ ہے یہ بہت ہی کم ہے۔ میرے خیال میں آج کل جتنی مہنگائی ہے اس حساب سے تو یہ ایک دن کا خرچہ ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت اس پر غور کرے گی کہ 2750 روپے کی جو کم از کم شرح ہے اس پر نظر ثانی کی جا سکے؟ ہم بھی لوگوں میں ہی رہتے ہیں، ہمیں بھی پتا ہے، ہم بھی انہی چیزوں سے گزرتے ہیں کہ 2750 روپے میں تو آج کل ایک دن بھی نہیں گزرتا کہاں پورا مہینہ اس سے گزارہ جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اس پر نظر ثانی کی جائے گی؟

جناب سپیکر: وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس سلسلے میں صحیح نشاندہی کی ہے مگر بطور پنجاب سوشل سکیورٹی ہمارے جو functions ہیں ان کے مطابق ان کو medical treatment دینا ہے۔ جہاں تک پنشن کا تعلق ہے وہ EOBI کا function ہے، جہاں تک معزز ممبر نے پنشن کی بات کی ہے واقعی یہ رقم اتنی نہیں ہے جس سے کسی کا گزارہ ہو سکے۔ مگر ہم اس کو بھی address کر رہے ہیں کہ EOBI میں مزدوروں کی پنشن increase کی جائے۔ یہ تو خالی minor سے figures ہیں، مزدوروں کی یہ جو پنشن ہے وہ مزدور کو actually complement کرتی ہے۔ Devolution کے وقت پنجاب کو وہ fully devolve نہیں کیا گیا جس کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کی اس بات کے ساتھ fully on board ہوں کہ واقعی 2750 روپے سے کچھ نہیں بنتا، 250 روپے بڑھانے سے کسی کی پنشن یا زندگی میں اتنا فرق نہیں پڑ سکتا۔ آپ کی اس نشاندہی پر ہم اس بات کو already EOBI میں بھی address کر رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اسی سلسلے میں آگے لکھا گیا ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال میں داخل مریضوں کو خرچہ خوراک 100 روپے یومیہ کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ اس وقت 120 روپے درجن تو کیلا ہے، جو مریض ہوتا ہے اسے تو فروٹ اور ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ Once again میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہوں گی کہ جب ایک مریض کو ٹوٹل 100 روپے دیئے جاتے ہیں، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کوئی مریض 100 روپے کی خوراک کھا کر صحت مند ہو سکتا ہے؟ اس لئے میری یہ اپیل ہے کہ اگر آپ ان کے لئے کچھ کرنے جا رہے ہیں تو اس پر بھی نظر ثانی کریں کیونکہ 100 روپیہ تو آج کے دور میں کچھ بھی نہیں ہے۔ بھیک مانگنے والے بھی آج کل کہتے ہیں کہ پلیز 100 روپے کا نوٹ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ 100 روپے تو خالی مریض کے لئے ہے۔ زخمی ہونے کی صورت میں already ان کو جو مراعات دی جاتی ہیں یا جو گریجویٹی دی جاتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر مزدور کی permanent disability ہو یا اگر partial disability ہو اس پر ان کو باقاعدہ رقم دی جاتی ہے۔ ان کی تنخواہ کا 20 فیصد ان کو دیا جاتا ہے اگر اس کی injury sixty six percent سے کم ہے، یہ اس کی injury پر depend کرتا ہے۔ اس کے علاوہ

ان کے بچوں کو سوشل سکیورٹی سے سہولیات بھی میسر کی جاتی ہیں۔Injury کے جو قوانین ہیں اور اس سلسلے میں جتنے بھی rights ہیں وہ ان کو دیئے جاتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ:

Hundred rupees is not the only amount which they receive.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ جب devolution کیا گیا تو یہ محکمہ fully devolve نہیں کیا گیا۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ عرصہ تین سال سے اس وقت فیڈرل میں بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے پھر بھی یہ محکمہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! In simple words the baggage was too heavy to carry. جو already baggage ہو چکا ہے وہ baggage اتنا heavy تھا کہ جب تک وہ clear ہو، ساری liabilities اگر پنجاب اپنے اوپر لے لے تو اس کو سنبھالنا مشکل ہو گا۔ Already اس پر جو invest ہو چکا تھا اور جو investments تھیں جب تک ان کی clarity نہ ہو، کسی صوبے کے لئے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ EOBI کو adopt کر سکے۔ مگر محترمہ نے جو بات کی ہے انشاء اللہ جلد ممکن ہو گا اور EOBI کو صوبائی حکومت کے کنٹرول میں لے آئیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ ہر سال کارکنان کے 9 بچوں کو میڈیکل کالجوں میں مفت ایم بی بی ایس کی تعلیم دلوانا نیز ان کالجوں کے دیگر شعبہ جات میں کارکنان کے بچوں کے لئے فیس کی خصوصی رعایت دلوانا شامل ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو خصوصی رعایت ہے 20 فیصد ہے، 50 فیصد ہے پلیز تھوڑا سا define کر دیں تاکہ ہمیں بھی پتا ہو کیونکہ جب آپ clear ہوتے ہیں تو لوگوں کی help کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ 9 بچے ہر سال میڈیکل کالجوں میں داخل ہوتے ہیں وہ خصوصی رعایت اس حوالے سے ہے کہ ہمارے تین ایسے ہسپتال ہیں جو ٹیچنگ ہسپتال ہیں جن کے ساتھ میڈیکل کالجز affiliated ہیں۔ ہمارا ان سے یہ contract ہے کہ ہر سال تین مزدوروں کے بچے each college لے گا۔ اس طرح ہر سال 9 بچے داخل ہوتے ہیں اور ان بچوں کے اخراجات بھی وہ colleges bear کرتے ہیں۔ ان طالب علموں کو اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں دینا پڑتا۔ اس کے علاوہ بھی ہمارے ورکررز ویلفیئر بورڈ کے ذریعے 107 بچے اس وقت میڈیکل کالجز میں داخل ہیں اور ان کے 100 فیصد اخراجات جیسے سٹیشنریز، ٹیوشن فیس ہاسٹل کے اخراجات یعنی everything وہ سارا ورکررز ویلفیئر بورڈ برداشت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا بھی آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا ہے کہ یہ جو عدم تحفظ یافتہ صنعتی یونٹس اور انڈسٹری میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایسے ملازمین جو کہ دفاعی اداروں، لوکل کونسل، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ، ریلوے، پولیس، مسلح افواج میں ملازم ہوں اس میں شامل نہیں کئے گئے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لوکل کونسلز اور بلدیاتی اداروں میں بڑی تعداد میں چھوٹے ملازمین ہوتے ہیں، سویپر ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کو یہ تحفظ یافتہ صنعتی یونٹس اور انڈسٹری میں شامل کرنے میں کیا ممانعت ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! Initially جب یہ law draft کیا گیا تو ان محکموں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ ان محکموں کا اپنا ایک infrastructure موجود ہے جس میں ان ملازمین کو یہ آسائشیں مہیا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ یہ ایک پرانا قانون ہے اور چل رہا ہے اور ان کو جو آسائشیں ملتی ہیں وہ انہیں بھی معلوم ہیں ہمیں بھی معلوم ہیں۔ میں یہ درخواست کرنا

چاہتا ہوں کہ ان اداروں کو بھی تحفظ یافتہ اداروں میں شامل کرنے کے لئے کوئی غور و فکر کریں تو اس سے چھوٹے ملازمین کو فائدہ ہو گا۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وزیر موصوف اس کے لئے تیار ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس سلسلے میں قانون میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ میں on the floor of the House یہاں کھڑا ہو کر کہہ دوں کہ میں تیار ہوں، اس میں میری خالی تیاری کی بات نہیں ہے، اس میں The law has to be amended اور اس میں ہم دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں کیا constrains ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Whatever is possible. اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا نوٹس لیں، اس کا جواب آپ کو لینا چاہئے تھا، جو اس کا ذمہ دار تھا جس نے جواب نہیں دیا اس کا نوٹس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب آ چکا ہے اور by hand آیا تھا، اصل میں اس میں کچھ دن درکار تھے، اس لئے اس کا ہم اسمبلی میں جواب نہیں دے سکے، مجھے جو کل انفارمیشن ملی ہے وہ یہ ہے کہ اس سوال کا جواب آ چکا ہے لیکن اسمبلی تک وہ اس کا جواب پہنچا نہیں سکے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ممبران اسمبلی کے بیرون ممالک دوروں پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*6057: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Austerity Measures کے تحت ممبران اسمبلی کے بیرون ممالک دوروں پر پابندی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Austerity Measures کے تحت سرکاری افسران کے بیرون ممالک دوروں پر کوئی پابندی نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت ممبران اسمبلی کو Capacity Building اور Parliamentary Affairs اور Parliamentary Procedures سے آگاہی کے لئے بیرون ممالک ورکشاپ اور سیمینار میں شرکت کے لئے بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) جی ہاں! ممبران اسمبلی کو گورنمنٹ کے اخراجات پر محکمہ خزانہ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Austerity Measures کے تحت بیرون ممالک دوروں پر جانے کی مکمل پابندی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ تمام سرکاری افسران / ماتحت عملہ کے لئے گورنمنٹ اخراجات پر محکمہ خزانہ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Austerity Measures کے تحت بیرون ممالک دوروں پر پابندی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ خزانہ کے متعلقہ نہ ہے۔ اس لئے مجاز اتھارٹی (محکمہ قانون پنجاب) اس کا جواب دے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

167: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ کوئی لیبر کالونی ہے؟

(ب) یہ کالونی کب تعمیر کی گئی؟

(ج) کیا حکومت مزید کوئی کالونی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ کوئی لیبر کالونی نہیں ہے۔

(ب) اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) حکومت تاحال ایسی کوئی لیبر کالونی کی تعمیر کا ارادہ نہیں رکھتی۔ تاہم لیبر کالونی تعمیر کرنے کے لئے درج ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے:

1. مناسب State Land کی دستیابی، عدم دستیابی کی صورت میں Private Land کا ہونا۔
2. کالونی کی تعمیر کی جگہ سے 10 سے 20 کلو میٹر قطر میں مناسب تعداد میں Industrial ورکرز کا ہونا۔
3. تعمیر کے لئے مجوزہ جگہ مین روڈ سے قابل رسائی ہونی چاہئے۔
4. منصوبہ کے علاقہ میں بنیادی سہولیات جیسا کہ پانی، سیوریج کا نظام، بجلی، گیس اور ٹیلیفون کا دستیاب ہونا۔

صوبہ کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

425: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت کتنی رقم وفاق سے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران ملی؟

(ب) صوبائی حکومت ہر ضلع کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں کتنی رقم دیتا ہے، سال 15-2014 تک کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان کو اب تک حکومت پنجاب نے غیر ترقیاتی اور ترقیاتی منصوبوں کی مد میں کتنی رقم فراہم کی ہے، مالی سال 14-2013 اور مالی سال 15-2014 کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) صوبہ پنجاب کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاق سے مالی سال 14-2013 میں 613,671.730 ملین روپے جبکہ مالی سال 15-2014 میں (مورخہ 31.12.14 تک) 304,215.364 ملین روپے کی رقم وصول ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 15-2014 کے لئے حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی ایوارڈ کے تحت مبلغ 241,675.252 ملین روپے مختص کئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں سے اب حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو

(مورخہ 31.12.14 تک) مبلغ 121,098.492 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومت رحیم یار خان کو مبلغ 9,233.128 ملین روپے جاری کئے۔ جبکہ مالی سال 15-2014 (مورخہ 31.12.14 تک) میں حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومت رحیم یار خان کو مبلغ 5,369.839 ملین روپے جاری کئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونین کونسل 198 شادمان لاہور میں واقع بیوٹی پارلرز سے متعلقہ تفصیلات

1238: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شادمان یونین کونسل 198 لاہور میں کتنے بیوٹی پارلر کس کس نام سے کام کر رہے ہیں ان کے مالکان کے نام بھی بتائے جائیں؟

(ب) مذکورہ پارلرز نے اپنے قیام سے اب تک کتنا ٹیکس خزانہ سرکار میں جمع کروایا اگر نہیں کروایا تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا ان پارلرز کو رجسٹرڈ اور کمرشلائز کروایا گیا ہے ان کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے حکومت نے کوئی قواعد وضوابط وضع کئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ریکارڈ کے مطابق شادمان یونین کونسل 198 لاہور میں واقع علاقہ جات میں مندرجہ ذیل بیوٹی پارلر کام کر رہے ہیں۔

	نام بیوٹی پارلر	نام مالک
(i)	عصمہ بیوٹی پارلر	ملک محمد نواز ولد ملک محمد خان
(ii)	علیز بیوٹی پارلر	مسماۃ حنا ارشد زوجہ شیخ محمد ارشد

(ب) مذکورہ پارلرز نے اپنے قیام سے اب تک مبلغ -/320,814 روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں خزانہ سرکار میں جمع کروائے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	نام بیوٹی پارلر	ادا شدہ پراپرٹی ٹیکس
(i)	عصمہ بیوٹی پارلر	-/148,088
(ii)	علیز بیوٹی پارلر	-/172,726

(ج) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ نہ ہے۔

چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلقہ ہونے والے اقدامات کی تفصیلات

334: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چائلڈ لیبر کو مکمل طور پر ختم کیا جا چکا ہے؟

(ب) اگر نہیں تو حکومت چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) چائلڈ لیبر کا خاتمہ حکومت کی اوّلین ترجیح ہے لیکن بہت سے معاشی، معاشرتی اور سماجی عوامل ایسے ہیں جو چائلڈ لیبر کے خاتمے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2014 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ نئے قانون کا مقصد تمام شعبہ جات میں چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہے اور اس کا اطلاق قانون سازی کا عمل مکمل ہوتے ہی شروع ہو جائے گا۔ فی الوقت قانون سازی کے ذریعے تمام خطرناک شعبہ جات میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ ممنوعہ شعبہ جات کی لسٹ بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں جن کا ایک اجمالی جائزہ سوال (ب) کے جواب میں دیا جا رہا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبری 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین

پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act,1934 کے سیکشن50اور Shops & Establishment Ordinance, 1969کے سیکشن20کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act, 1991کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991کو مزید مؤثر اور ILOکے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2014ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعداز ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔اس قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

حکومت پنجاب نے چائلڈ لیبر کے لئے ایک جامع پراجیکٹ بنام Integrated Project to Promote Decent Work for Vulnerable Workersبھی شروع کر دیا ہے جو کہ 5۔ارب سے زائد لاگت سے جاری ہے۔اس Integrated Projectکے مقاصد میں چائلڈ لیبر کا خاتمہ بھی شامل ہے۔یہ پراجیکٹ پورے صوبہ میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے بتدریج شروع کیا جارہا ہے۔اس کے نتیجے میں خاطر خواہ نتائج منظر عام پر آنے کے قوی امکانات ہیں۔

بنک آف پنجاب میں قرضہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

625: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں دی بنک آف پنجاب کی کون کون سی برانچز کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت بنک نے کتنی رقم قرض داروں کو کون کون سی سکیم کے تحت جاری کی ہے، تفصیل دیں؟

(ج) بنک کی انتظامیہ نے قرض داروں سے کتنی رقم وصولی کر لی ہے اور کتنی بقایا ہے، تفصیل بتائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) ضلع گجرات میں بنک آف پنجاب کی سولہ برانچیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت تک بنک نے کل رقم مبلغ /-230,035,366 روپے قرض کی مد میں جاری کئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن سکیموں کے لئے یہ قرض جاری کیا گیا ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بنک نے اب تک مبلغ۔/102,362,580 روپے قرض کی مد میں وصولی کی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قرض داروں سے واجب الادا رقم مبلغ ۔/127,672,786 روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ محنت کی طرف سے مزدوروں کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

458: **جناب محمد شاویز خان:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت مزدوروں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور کم از کم مزدور کی آمدنی کتنی مقرر ہے؟

(ب) مزدوروں کے لئے صوبہ بھر میں کتنے ہسپتال بنائے گئے ہیں اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے کتنے سکول موجود ہیں؟

(ج) کیا سرکاری ملازمتوں میں مزدوروں کے بچوں کا کوٹا مقرر ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت یہ کوٹا مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) مروجہ لیبر قوانین کا مؤثر نفاذ اور اطلاق محکمہ محنت کی بنیادی ذمہ داری ہے جس کے ذریعے حکومت نے مزدوروں کی فلاح اور بہتری کے اقدامات کو قانونی شکل دے کر یقینی بنایا ہے۔ محکمہ لیبر صنعتی اداروں میں کارکنان کے اوقات کار، ہفتہ واری و سرکاری تعطیلات، کم از کم اجرت، کام کے دوران کارکنان کی صحت و تحفظ، یونین سازی، چائلڈ لیبر و جبری مشقت کا خاتمہ، صنعتی و تجارتی اداروں کی رجسٹریشن، اجرت کی ادائیگی میں تاخیر یا غیر قانونی کٹوتی کے ازالے اور دوران کار حادثاتی اموات و معذوری کے معاوضے کے متعلق قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بناتا ہے۔ ادارہ سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین بشمول والدین کو حسب ضابطہ جملہ طبی سہولیات کے علاوہ متعدد مالی فوائد فراہم کر رہا ہے اور ان فوائد میں مزید بہتری کے لئے وقتاً فوقتاً اقدامات بھی کرتا رہتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے رہائشی کالونیاں، سکول اور کالج کی تعمیر کی سہولت فراہم کرتا ہے اور پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے صوبہ بھر میں اب تک 29 لیبر کالونیاں بنائی ہیں مزید برآں مزدوروں کی بچیوں کی شادی پر ایک لاکھ روپے شادی گرانٹ اور مزدور کی فوتیدگی پر ان کے لواحقین کو پانچ لاکھ روپے ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے اور مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کم از کم تنخواہ حکومت کی جانب سے بمطابق Minimum Wages Ord مقرر ہوتی ہے۔ اس وقت غیر ہنر مند افراد کی کم از کم تنخواہ -/12,000 روپے ماہانہ مقرر کی گئی ہے جس کا اطلاق مورخہ یکم جولائی 2014 سے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف category کے دیگر ملازمین کی کم از کم تنخواہ بھی اسی تناسب سے بڑھا دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت صوبہ بھر میں مزدوروں کے لئے پندرہ سوشل سکیورٹی ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزدوروں کے بچوں کی مفت تعلیم کے لئے صوبہ بھر میں 63 سکول موجود ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری ملازمتوں میں مزدوروں کے بچوں کا فی الوقت کوئی کوٹا مقرر نہ ہے تاہم ایسے کسی بھی کوٹے کا تعین ایک policy matter ہے جو کہ محکمہ لیبر کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

ٹریژری آفس ساہیوال میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

632: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹریژری آفس ضلع ساہیوال میں گریڈ اور عہدہ وار اسامیوں کی تعداد بتائیں، کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر سال 12-2011 اور 14-2013 کے دوران محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں کل 93 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 49 ملازمین صوبہ پنجاب اکاؤنٹس گروپ کے ہیں جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 44 ملازمین کا تعلق آڈٹ گروپ سے ہے جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول وفاقی حکومت اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. سال 12-2011 میں کسی بھی آفیسر یا اہلکار کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔
2. سال 14-2013 میں مختار احمد بھٹی (اکاؤنٹنٹ) کے خلاف غفلت فرائض منصبی کے ضمن میں محکمانہ کارروائی کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا گیا جس پر آفیسر مذکورہ کا تبادلہ ضلع ساہیوال سے ضلع پاکپتن کر دیا گیا اور تحریری censure کی سزا ملی۔

حلقہ پی پی-58 میں قائم فیکٹریوں میں مزدوروں کو ملنے والی مراعات سے متعلقہ تفصیلات

590: **جناب احسن ریاض فتیانہ**: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ پی پی-58 میں محکمہ محنت کے زیر سایہ کتنے مزدور کون کون سی فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں سے محکمہ کتنی رقم سالانہ وصول کرتا ہے اور کتنی رقم سالانہ ان مزدوروں کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کرتا ہے؟

(ج) محکمہ ان مزدوروں کو کون کون سی سہولیات فراہم کرتا ہے، کیا اس تحصیل میں کوئی لیبر کالونی بھی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ پی پی۔58 میں ادارہ محکمہ محنت کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد 19 ہے جن میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد 1,189 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ان فیکٹریوں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں سالانہ 73 لاکھ 70 ہزار 630 روپے وصول کرتا ہے اور 60 لاکھ 26 ہزار 560 روپے ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کرتا ہے۔

(ج) محکمہ محنت کی جانب سے تحفظ یافتہ کارکنان کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) علاج معالجہ ودیگر طبی سہولتیں۔
(ii) بیماری کی صورت میں معاوضہ۔
(iii) دورانِ کار زخمی ہونے کی صورت میں معاوضہ۔
(iv) عدت کے دوران معاوضہ۔
(v) زچگی کے دوران معاوضہ۔
(vi) معاوضہ کفن دفن۔
(vii) معذوری کی صورت میں پنشن۔
(viii) ورکر کے دوران کار فوت ہونے کی صورت میں بیوہ اور بچوں کی پنشن۔
(ix) دوران بیماری ہسپتال جانے کے لئے کرایہ کی ادائیگی۔
(x) محنت کشوں کو ان کی تمام بچیوں کی شادی پر ایک لاکھ روپے کے حساب سے بطور میرج گرانٹ ادا کر رہا ہے
(xi) پانچ لاکھ روپے فی کس فوتیدگی گرانٹ محنت کش کی موت پر ان کے لواحقین کو ادا کی جاتی ہے۔
(xii) نیز مزدوروں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیمی وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کی کوئی لیبر کالونی نہ ہے کیونکہ یہاں پر ورکرز کی تعداد بہت کم ہے اور زیادہ تر فیکٹریاں سیزنل ہیں۔ کسی بھی مقام پر لیبر کالونی کے قیام کے لئے مناسب تعداد میں صنعتی اداروں اور مزدوروں کی موجودگی ضروری ہے۔ تاہم موزوں حالات ہونے کی صورت میں لیبر کالونی کی تعمیر پر غور ہو سکتا ہے۔

بنک آف پنجاب میں ڈیفالٹرز سے متعلقہ تفصیلات

635: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی کتنی برانچیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان برانچوں سے 12-2011 اور 14-2013 کے دوران کتنا قرضہ کس کس مقصد اور کتنے عرصہ کے لئے جاری کیا، تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت ان برانچوں کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے قرض داروں نے اب تک کتنا قرضہ واپس کر دیا ہے اور کتنی رقم ابھی تک بقایا ہے اور کب تک واپس ہو جائے گی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی چار برانچیں مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں:

1۔ راشد منہاس شہید روڈ، ساہیوال 2۔ لیاقت روڈ، ساہیوال

3۔ چیچہ وطنی، ریلوے روڈ، ساہیوال 4۔ کالج چوک، ساہیوال

(ب) ان برانچوں سے 12-2011 اور 14-2013 کے دوران قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

12-2011 جاری شدہ قرضہ۔/8,382,343روپے

14-2013 جاری شدہ قرضہ۔/33,551,383روپے

یہ قرضہ جات جن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے اس کی تفصیل ضمنہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قرضہ جات کی میعاد کی تفصیل ضمنہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ان برانچوں کے ڈیفالٹرز کی کل تعداد ایک ہے جس کی تفصیل ضمنہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 12-2011 کے قرض داروں نے مبلغ -/1,610,816 روپے واپس کئے ہیں جبکہ سال 14-2013 کے قرض داروں نے مبلغ -/6,937,424 روپے واپس کئے ہیں جس کی تفصیل ستمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 12-2011 کے قرض داروں پر مبلغ -/6,771,526 روپے کا قرض واجب الادا ہے جبکہ سال 14-2013 کے قرض داروں پر مبلغ -/26,613,959 روپے کا قرض واجب الادا ہے جس کی تفصیل ستمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 12-2011 کے قرض کی متوقع واپسی ستمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 14-2013 کے قرض کی متوقع واپسی ستمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس سے متعلقہ تفصیلات

877: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران کتنے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں تعلیمی وظائف دیئے گئے؟

(ب) سال 2014 کے دوران کن کن صنعتوں کے کن کن مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے گئے، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے نیز کیا یہ وظائف ماہانہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے یا کہ سالانہ کی بنیاد پر تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں کوئی تعلیمی و ظائف نہیں دیئے جاتے۔

(ب) جواب جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

گجرات: ترقیاتی منصوبوں سے متعلقہ جاری کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

735: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک ضلع گجرات میں کون کون سے ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ جاری کئی گئی، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ تمام منصوبہ جات موجودہ مالی سال میں یا آئندہ مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے، وضاحت کریں؟

(ج) کیا حکومت جن منصوبہ جات پر کام فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے ان کے لئے فنڈز جاری کرنے اور ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) ضلع گجرات میں یکم جنوری 2014 سے آج تک جن ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے گرانٹ جاری کی گئی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جو منصوبہ جات سال 14-2013 میں شروع ہوئے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں اور جن منصوبہ جات کے پورے فنڈز سال 15-2014 میں آئے ہیں ان میں سے بیشتر منصوبہ جات 15-06-30 تک پایۂ تکمیل تک پہنچ گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم جن منصوبہ جات کے لئے فنڈز مالی سال 15-2014 کے آخر میں دیئے گئے ہیں وہ مالی سال 16-2015 میں مکمل ہو جائیں گے۔

(ج) ڈی سی او گجرات کی رپورٹ کے مطابق ضلع گجرات میں یکم جنوری 2014 کے بعد شروع ہونے والے کسی منصوبہ پر بھی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام بند نہ ہے۔

بہاولنگر: مزدوروں کو فراہم کردہ سہولیات

879: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بہاولنگر میں مزدوروں کے علاج معالجہ ان کی رہائش اور بچوں کی تعلیم کے لئے حکومت کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

1۔ محکمہ محنت نے ضلع بہاولنگر میں مزدوروں اور اُن کے لواحقین کے علاج معالجہ کے لئے ایک سوشل سکیورٹی ڈسپنسری اور تین سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر قائم کئے ہیں جہاں ان کو آؤٹ ڈور کی بنیاد پر مفت ادویات کی فراہمی، لیبارٹری ٹیسٹ، ایکسرے کی سہولت اور ایمرجنسی کی صورت میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ ایمبولینس کی چوبیس گھنٹے سہولت دی جاتی ہے۔

3۔ محکمہ محنت مزدوروں کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف فراہم کرتا ہے۔
4۔ محکمہ محنت نے ایک ترقیاتی منصوبہ جس کا نام "چائلڈ لیبر اور بھٹوں پر جبری مشقت کے خاتمے کا پروگرام" شروع کیا ہے۔

پروگرام ہذا کے تحت ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں شروع کی جارہی ہیں۔

(i) چائلڈ لیبر اور بھٹوں پر جبری مشقت کے خاتمے کے لئے 05 سے 14 سال کے بچوں کے لئے غیر رسمی بنیادی تعلیمی سکول قائم کئے جائیں گے جن میں بچوں کو پرائمری تک مفت تعلیم دی جائے گی۔

(ii) 14 سے 18 سال کی بڑی عمر کے بچوں کے لئے لٹریسی اور فنی تعلیم کے لئے سنٹرز قائم کئے جائیں گے جن کے ذریعے ان بچوں کو مفت لٹریسی اور فنی تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا جس سے ان کے خاندانوں کے روزگار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں گے۔

(iii) بچوں کے علاج معالجہ کے لئے حکومت پنجاب کے محکمہ صحت اور سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ کے اشتراک سے خصوصی میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: روزگار سکیم کے تحت گاڑیوں کے لئے درخواستوں کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

754: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں وزیر اعلیٰ روزگار سکیم کے تحت گاڑیوں کے حصول کے لئے کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب) درخواست دہندگان سے فی درخواست کتنے پیسے وصول کئے گئے اور اس ضمن میں کل کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کل کتنی گاڑیاں بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کی گئیں اور ان گاڑیوں پر کتنی رقم حکومت سبسڈی کی مد میں ادا کرے گی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سکیم ہذا کے تحت 6062 (سوزوکی بولان 5090 سوزوکی راوی 972) درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) درخواست دہندگان کو درخواست فارم بغیر کسی قیمت کے تقسیم کئے گئے تاہم مبلغ 2000 روپے ہر درخواست گزار نے اپنی درخواست کے ساتھ برائے پروسیسنگ جمع کروائے۔

گوجرانوالہ سے ٹوٹل مبلغ 12.124 ملین روپے درخواست گزاروں سے پروسیسنگ چارجز وصول کئے گئے۔

(ج) ٹوٹل 359 گاڑیاں کامیاب امیدواروں کو دی گئیں۔ ضلع گوجرانوالہ کے لئے دو ہزار بیاسی گاڑیاں مختص تھیں جن میں 1041 سوزوکی بولان اور 1041 سوزوکی راوی جو تیرہ ماہ میں درخواست گزاروں کے حوالے کی جائیں گی۔ سبسڈی کی رقم جو گورنمنٹ آف پنجاب نے ادا کرنی ہے اس کا شمار KIBOR کے حوالے سے ہر تین مہینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پانچ سالوں میں سبسڈی کی رقم جو گوجرانوالہ ضلع کے لئے ادا کی جائے گی وہ تقریباً 316 ملین ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال چونگی ملتان روڈ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

891: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ چونگی لاہور کتنے بیڈز اور بلاک کا ہسپتال ہے یہ کب بنا تھا اس کی تعمیر کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا اس میں صرف فیکٹریوں / کارخانوں کے رجسٹرڈ کارکنوں کا علاج ہوتا ہے یا عوام الناس بھی یہاں سے استفادہ کر سکتے ہیں؟

(ج) اس میں روزانہ کتنے مریض ان ڈور اور آؤٹ ڈور میں علاج معالجہ کی خاطر آتے ہیں؟

(د) یہاں پر داخل مریضوں کو حکومت کی جانب سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا یہاں پر میجر آپریشن کئے جاتے ہیں تو کس کس مرض کا میجر آپریشن یہاں پر کیا جاتا ہے؟

(و) کیا اس ہسپتال میں وہ تمام سہولیات مریضوں کو میسر ہیں جو کہ سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال یا اسی طرح کے دیگر ہسپتال میں مریضوں کو میسر ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور 31 ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل 550 بیڈز کا ہسپتال ہے جس کا افتتاح 1991 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف نے کیا تھا۔ اس ہسپتال کے قیام کا مقصد سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی، تجارتی و دیگر اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات

کی فراہمی ہے۔نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں موجود مختلف شعبہ جات اور بیڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں / کارخانوں اور دوسرے کمرشل اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کا علاج ہوتا ہے تاہم کسی ایمرجنسی / ناگہانی صورت میں عوام الناس کو بھی علاج فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں روزانہ ان ڈور میں اوسطاً66 اور آؤٹ ڈور میں اوسطاً1,356 مریض علاج معالجہ کی خاطر آتے ہیں۔

(د) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں داخل مریضوں کو جملہ علاج معالجہ و مفت ادویات کی سہولیات کے علاوہ خرچہ خوراک کی مد میں 100 روپے یومیہ بھی دیا جاتا ہے۔

(ہ) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں تقریباً تمام بڑے امراض کے آپریشن کئے جاتے ہیں لیکن پیڈیاٹرک سرجری، نیوروسرجری، کاکلیئر ایمپلانٹ اور آرگن ٹرانسپلانٹ کی سہولت ہسپتال ہذا میں موجود نہ ہے البتہ مذکورہ سرجریز کے لئے مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے جہاں یہ سہولت موجود ہو اور اس کے تمام اخراجات ادارہ خود برداشت کرتا ہے۔

(و) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال یا اسی طرح کے دیگر ہسپتالوں میں مریضوں کو میسر ہیں اور ان سہولیات کے علاوہ ہسپتال مریضوں کو درج ذیل سہولیات بھی فراہم کرتا ہے:۔

i۔ 100 فیصد مفت علاج کی سہولت۔

ii۔ مریضوں کے علاج یا ٹیسٹ کے لئے اگر کوئی سہولت ہسپتال ہذا میں موجود نہیں ہے تو مریضوں کو PESSI قانون و قاعدے کے مطابق دوسرے پبلک یا پرائیویٹ ہسپتال / لیبارٹری میں ریفر کیا جاتا ہے اور وہاں پر ٹیسٹ / علاج کے اخراجات ادارہ خود برداشت کرتا ہے۔

iii۔ دوسرے ہسپتالوں / لیبارٹری میں علاج یا ٹیسٹ کی غرض سے ریفر کئے گئے مریضوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

iv۔ داخل مریضوں کو۔/100روپے یومیہ کے حساب سے خوراک کے اخراجات بھی دیئے جاتے ہیں۔

لاہور میں قائم فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

1218: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ اور کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد اور ان کو کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) حکومت اور فیکٹری مالکان کی طرف سے گزشتہ پانچ سال میں دوران ڈیوٹی وفات پانے والے یا حادثے کا شکار ہونے والے کون کون سے ملازمین کے لواحقین کو مالی امداد دی گئی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) ضلع لاہور میں 31۔دسمبر 2015 تک 2142 فیکٹریاں رجسٹرڈ ہیں اور تقریباً 500 کے لگ بھگ فیکٹریاں رجسٹرڈ نہ ہیں جن کا صحیح تعین کرنا مشکل ہے اور اس ماہ 20۔جنوری 2016 تک 71 فیکٹریاں رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔

(ب) ان فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد 123897 ہے اور ملازمین کی صحت و سلامتی کے لئے فیکٹریوں میں بہتر انتظامات کئے گئے ہیں۔قانون کے مطابق فیکٹری مالکان وآجران اس امر کے پابند ہیں کہ وہاں پر حالاتِ کار کو بہتر رکھیں۔ محکمہ ہذا کی زیرِ نگرانی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے تحفظ یافتہ کارکنان کے بچوں کی ورکرز ویلفیئر سکولوں میں مفت تعلیم و تمام کارکنان کے بچوں کی تعلیم کے لئے وظائف جبکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعلیم کے تمام اخراجات ادا کئے جاتے ہیں، بیٹیوں کی شادی پر مبلغ -/1,00,000 روپے فی کس میرج گرانٹ۔ کارکنان کی دورانِ ملازمت فوتیدگی کی صورت میں مبلغ -/5,00,000 روپے فی کس ڈیتھ گرانٹ ادا کی جاتی ہے۔مزید برآں لیبر کالونیوں میں رہائشی فلیٹس اور پلاٹس بذریعہ قرعہ اندازی دیئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ محکمہ ہذا کی طرف سے کارکنان کو حادثاتی موت کی صورت میں مبلغ -/400000 فی کس کے حساب سے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کی جانب سے فیکٹری کارکنان اور ان کے خاندان کے افراد کو مفت طبی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ مزید برآں دورانِ کار معذوری کی صورت میں پنجاب ایمپلائز سوشل

سکیورٹی انسٹیٹیوشن کی طرف سے کارکنان کو معذوری پنشن کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔ ان کارکنان کو دی جانے والی طبی ومالی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے گزشتہ پانچ سال میں دورانِ ڈیوٹی وفات پانے والے یا حادثے کا شکار ہونے والے ملازمین کے لواحقین کو جو مالی امداد مہیا کی اس کی لسٹ ضمیمہ (ب وج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجپوت انڈسٹری سندر کی لیبر انسپکشن اور اس میں چائلڈ لیبر سے متعلقہ تفصیلات

1219: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "راجپوت انڈسٹری" سندر لاہور کا پچھلے دو سال سے محکمہ محنت کی مجاز اتھارٹی نے لیبر انسپکشن معائنہ نہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجپوت انڈسٹری کے منہدم ہونے کے وقت اس میں بچوں سے مشقت (چائلڈ لیبر) لینے کا بھی انکشاف ہوا تھا اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) راجپوت پولی انڈسٹری، سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کی متعلقہ لیبر قوانین کے تحت ایریا لیبر آفیسر نے مورخہ 28۔دسمبر 2013 کو انسپکشن کی تھی۔تاہم 2014 کو اس فیکٹری کی دوبارہ انسپکشن نہ ہو سکی اور 4۔نومبر 2015 کو فیکٹری مذکورہ بالا میں حادثہ پیش آگیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ راجپوت انڈسٹری کے منہدم ہونے کے وقت اس میں بچوں سے مشقت لی جارہی تھی۔ فیکٹریز ایکٹ 1934 کی دفعہ 50 کے تحت 14 سال سے کم عمر بچوں سے فیکٹری میں کام نہ لیا جاسکتا ہے اور 14 سال سے 18 سال کی عمر کے افراد جو کہ قانون کے تحت Adolescent کہلاتے ہیں۔ فیکٹری میں کام کر سکتے ہیں اور راجپوت انڈسٹری میں بھی 14 سے 18 سال کے کچھ نوجوان فیکٹری منہدم ہونے کے وقت کام کر رہے تھے۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

1241: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر کا رجحان بڑھ رہا ہے؟

(ب) اگر چائلڈ لیبر کے حوالے سے سرکاری سطح پر کوئی سروے ہوا تو کب ہوا اس کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ محمد اشفاق سرور):

(الف) آبادی میں اضافہ کے تناسب اور صنعتی و کمرشل بزنس کی روزافزوں ترقی کی وجہ سے چائلڈ لیبر میں کسی حد تک اضافہ بظاہر نظر آتا ہے لیکن اس سے یہ منفی نتیجہ نکالنا مناسب نہیں کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ محکمہ لیبر کے ضلعی افسران اور ان کا ماتحت عملہ موجودہ قانون بنام Employment of Children Act,1991 پر عملدرآمد کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے جس کا ایک اجمالی جائزہ بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔ علاوہ ازیں ایک دوسرا قانون جس کا نام Punjab Restriction of Employment of Children Act, 2015 ہے پنجاب کابینہ نے اس بل کی اصولی منظوری دے دی ہے۔ حتمی منظوری کے بعد یہ بل پنجاب اسمبلی میں ضروری قانون سازی کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ قانون کے تحت 38 خطرناک شعبہ جات میں چائلڈ لیبر ممنوع قرار دی گئی ہے جبکہ دیگر شعبہ جات میں شرائط ملازمت کو نرم کیا گیا ہے لیکن مجوزہ قانون مذکورہ کے تحت تمام شعبہ جات میں چائلڈ لیبر کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ تاہم فوری اقدام کے طور پر ایک آرڈیننس بنام Punjab Prohibition of Employment of Children at Brick Kilns Ordinance, 2016 نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت جملہ DPO,AC,DCO اور SDPO صاحبان کو انسپکٹر کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں اور ان کی رپورٹ کارروائی روزانہ کی بنیاد پر online وصول کرنے کے بعد محکمہ لیبر میں قائم کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے update کی جاتی ہے۔ اس حوالہ سے 28۔مارچ 2016 تک 6861 چھاپے مارے گئے اور 720 بھٹوں پر چائلڈ لیبر پکڑی گئی انجام کار 688 بھٹوں کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا 487 بھٹہ مالکان کو گرفتار کیا گیا جبکہ 213 بھٹہ جات seal کئے جا چکے ہیں۔

(ب) پاکستان میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے مستند اعداد و شمار دستیاب نہیں چونکہ حالیہ دور میں کوئی سروے سرکاری سطح پر نہ ہو سکا ہے۔ آخری سرکاری سروے 1996 میں وفاقی محکمہ لیبر اور ILO نے مشترکہ طور پر کیا۔ تاہم اب محکمہ محنت پنجاب صوبہ میں چائلڈ لیبر کا

حقیقی حجم معلوم کرنے کے لئے پنجاب بیورو آف سٹیٹسٹکس کی معاونت سے ایک سروے کے سلسلے میں کام کر رہا ہے جس کے لئے 14 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں وزیر محنت و انسانی وسائل بیٹھے ہیں میں آپ کے توسط سے ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میانوالی سکندر آباد فیکٹری ایریا کی ہاؤسنگ کالونی کے سکولوں میں جو مزدوروں کے بچے پڑھتے ہیں اور جو آس پاس کے دیہاتوں کے بچے ہیں جنہیں beneficiary ہونا چاہئے وہاں سکولوں کی فیس double کر دی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب سے مل لیں اور انہیں اپنی بات بتائیں لیکن آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ نے تو بہت سوالات کر لئے ہیں۔ اب سوالات کے بارے میں بات نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمیں ہر دفعہ سوالات کی دو کاپیاں فراہم کی جاتی ہیں ایک فہرست نشان زدہ سوالات و جوابات اور دوسری کاپی فہرست غیر نشان زدہ سوالات و جوابات، آپ دیکھیں کہ آج کے غیر نشان زدہ سوالات نشان زدہ سوالات سے زائد ہیں۔ اصل میں جو بھی ایم پی اے صاحبان سوال دیتے ہیں ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ سوال اسمبلی میں آئے لیکن غلطی سے یا جلدی میں اس پر نشان نہیں لگاتے۔

جناب سپیکر! میری التماس ہے کہ ایم پی اے صاحبان جو بھی سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائے اسے نشان زدہ ہی سمجھا جائے نہ کہ یہ کہ وہ لکھ دے کہ اس کا جواب اسمبلی میں نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس طرح کی کوئی تبدیلی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: غیر نشان زدہ سوالات نہیں آتے وہ آپ کے پاس موجود ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر: میرے سوال نمبر 735 کا جو جواب آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ نے دو منٹ کے لئے میری بات ضرور سننی ہے کیونکہ رولز آف پروسیجر پنجاب اسمبلی سے متعلقہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے کہ پچھلے دنوں ایک شہری نے اسمبلی سٹاف سے ایک information request کی تھی جس میں انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی attendance ریکارڈ کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس پر اسمبلی سٹاف کی طرف سے اس لیٹر کا جو تحریری جواب دیا گیا ہے اس میں رولز آف پروسیجر کا حوالہ دیا گیا۔۔۔

MR SPEAKER: It is no point of order thank you very much let me proceed further، جی آپ رولز پڑھیں، مہربانی کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ بڑی زیادتی ہے کیا اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کا نام لینا یا ان کی بات کرنا گناہ ہے؟ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ بہت شکریہ۔ آپ رولز پڑھیں، آپ کی بڑی مہربانی

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے پاس بیٹھیں گے تو میں آپ کی بات سنوں گا لیکن آپ اسمبلی کے بارے میں ادھر ایسے بات نہیں کر سکتے۔ آپ کی مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے جو آپ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 8 جناب منان خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ان کی تحریک استحقاق کے بعد دیکھتے ہیں۔ جی، بھٹہ صاحب!

ڈی سی او ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال

پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی تحریک استحقاق سنیں۔

پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ میرا ایک عزیز جمال بھٹہ میرے حلقہ میں تحصیلدار لگا ہوا تھا اس کا کردار ایسا تھا کہ مجھے اس کی وجہ سے کافی اعتراضات کا سامنا تھا۔ میں نے ان اعتراضات کے پیش نظر کمشنر ملتان سے کہا کہ میرے اس عزیز جمال بھٹہ کو کسی دوسری جگہ ٹرانسفر کر دیں تاکہ میں اس کی وجہ سے بدنامی کا باعث نہ بنوں۔ کمشنر ملتان نے مجھے یقین دلایا کہ میں جمال بھٹہ کی ٹرانسفر کسی دوسری جگہ کر دیتا ہوں، میں اس پر مطمئن ہو گیا۔

جناب سپیکر! دوسری طرف کمشنر ملتان نے جمال بھٹہ کی جگہ رانا یونس کو تحصیلدار لگا دیا جنہوں نے join بھی کر لیا۔ چند دن بعد ڈی سی او زاہد سلیم گوندل نے مجھے اپنے گھر پر دعوت دی میں جب وہاں پہنچا تو وہاں جمال بھٹہ تحصیلدار بھی موجود تھا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: جناب سپیکر مجھے ڈی سی او نے کہا کہ میں اس شخص کو بطور تحصیلدار یہاں رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرانا ہے۔ میں نے اس پر اسے کہا کہ ریکارڈ تو رانا یونس بھی کمپیوٹرائز کرا سکتے ہیں۔ آپ اس جگہ پر رانا یونس کو رہنے دیں یا کسی بھی دوسرے شخص

کو لگا دیں لیکن جمال بھٹہ کو نہ لگائیں۔ یہ سنتے ہی ڈی سی او نے مجھے غصے میں کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں میں نے جو کرنا ہے اور کرانا ہو گا میں کر لوں گا، میں ڈی سی او ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ ڈی سی او کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ڈی سی او نے جمال بھٹہ کو دوبارہ میرے حلقہ میں تحصیلدار لگا دیا۔ اس کے بعد جمال بھٹہ نے ڈی سی او کے ایماء پر میرے حلقہ میں میرے بارے میں یہ کہا کہ یہ میری ٹرانسفر نہیں کرا سکتا اب میں کھل کر اپنا کام کروں گا کیونکہ مجھے ڈی سی او کی پشت پناہی حاصل ہے۔ میں نے اس کے بعد کمشنر سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ڈی سی او نے مجھے کہا تھا کہ آپ سے راضی نامہ ہو گیا ہے۔ ڈی سی او اور جمال بھٹہ میرے حوالے سے نازیبا الفاظ استعمال کر رہے ہیں اور میرے حوالے سے کمشنر کو بھی غلط معلومات فراہم کی ہیں جس وجہ سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی یہ تحریک استحقاق پڑھی گئی ہے۔

پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر ڈی سی او صاحب نے، بیوروکریسی نے اپنے اختیارات استعمال کرنے تھے تو مجھے اپنے گھر بلا کر میری تذلیل کرنے کا انہیں کوئی حق نہیں تھا۔ اگر انہوں نے اپنے اختیارات استعمال کرنے تھے تو کر دیتے۔ وہ میرا کزن ہے اگر اس کو مجھ سے problem ہے تو ہم فیملی کے چار لوگ بیٹھ کر مسئلے کا حل نکالتے اس میں ڈی سی او صاحب کو اختیارات استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حلقے میں میری بہت insult ہوئی ہے لہٰذا مہربانی کر کے اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: ذرا ان کی بات بھی سنتے ہیں۔ ابھی تو آپ نے اپنی تحریک استحقاق پڑھی ہے آج ان کو کاپی دیں گے اس کے بعد اس تحریک استحقاق کا جواب آئے گا تو پھر بات کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا جواب ہی نہیں آنا۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ جواب نہیں آئے گا؟ انشاء اللہ کل تک اس تحریک استحقاق کا جواب آ جائے گا۔

پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہوتی، ابھی اس تحریک استحقاق کا جواب آئے گا پھر اس پر بات ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! معزز ممبر کی سٹیٹمنٹ on the record ہے آپ اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: ہمیں اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو گا تو اس کے بعد بات کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں ایسے کمیٹی کے سپرد نہیں کروں گا، ایسے کمیٹی کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کا یہ حق بھی نہیں ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Non can be condemned unheard. Unheard

کسی چیز کو condemn نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے allegation لگایا ہے اس تحریک استحقاق کا جواب آنے دیں، آپ کی بڑی مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس پر بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو اس بات کی کیا تکلیف ہے؟ آپ بیٹھیں، جواب آئے گا تو اس پر بات کریں گے۔ آپ عجیب تماشا بناتے ہیں یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ انہوں نے ابھی تحریک استحقاق پڑھی ہے اس تحریک استحقاق کا جواب آئے گا تو اس کے بعد دیکھیں گے۔

Non can be condemned unheard.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان بائیکاٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order now. آپ کی بڑی مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 66 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جناب امجد علی جاوید آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ میں بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لوں گا۔ ابھی ان کو تحریک التوائے کار پڑھنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: خان صاحب! مینوں تحریک تے پڑھ لین دیو تسیں اینے کاہلے پئے ہو۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سردار شہاب الدین خان کو ایوان میں واپس لانے کے لئے کسی کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: میں ان کو بلوا لیتا ہوں۔ عدنان صاحب! آپ سردار شہاب الدین خان کو منا کر لائیں ان کو بلاوجہ کیا مسئلہ ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر قاضی عدنان فرید معزز ممبر سردار شہاب الدین خان کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

تریموں سدھنائی لنک کینال پختہ کرنے کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 18۔ جنوری 2016 کی خبر کے مطابق تریموں سدھنائی لنک کینال کے متاثرہ سینکڑوں کسان سراپا احتجاج، حکومتی وعدوں کے باوجود نہر پختہ نہ ہونے کی وجہ سے تین اضلاع کے 200 دیہات کی 80 ہزار ایکڑ اراضی بنجر ہو رہی ہے۔ ہزاروں خاندان روزی روٹی سے محروم ہو گئے ہیں اور نوبت فاقوں تک پہنچ گئی ہے۔ پنجاب میں بھی حکومتی رویے اور عدم توجہ کی وجہ سے تھر جیسا المیہ جنم لے رہا ہے۔ تھر والے پانی نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں اور یہاں پانی (سیم اور تھور) کی وجہ سے زندگی مشکل ہو گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق تریموں سدھنائی لنک کینال سندھ طاس معاہدے کے تحت دریائے چناب اور جہلم کا پانی راوی میں ڈال کر جنوبی پنجاب تک پہنچانے کے لئے زمین پر مٹی کے پشتے باندھ کر بنائی گئی ہے جس سے رسنے والے پانی سے پنجاب کے تین اضلاع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال متاثر ہو رہے ہیں جن کے 200 دیہات کی تقریباً 80 ہزار ایکڑ اراضی بنجر ہو رہی ہے جب یہ نہر بنائی گئی تھی تو اس خطرہ سے نمٹنے کے لئے سکارپ کے تحت ٹیوب ویل لگائے گئے تھے جو نہر سے رسنے والے پانی کو نہر میں دوبارہ پھینک کر یا کاشتکاری کے لئے استعمال میں لا کر کسی حد تک سیم اور تھور سے بچاؤ کا ذریعہ تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ سکارپ کا محکمہ ختم ہو گیا اور یہ ٹیوب ویلز بھی ختم ہو گئے جس

کی وجہ سے اس نہر سے پانی کے ہونے والے رساؤ کی زد میں آنے والی زرعی اراضی اور رہائشی آبادیوں میں چار چار فٹ تک پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس علاقے کے کاشتکاروں اور زمینداروں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ ان کا ذریعہ روزگار ختم ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے گھروں میں ہی مہاجر ہو گئے ہیں۔ ٹی ایس لنک کینال ایک قاتل نہر بن چکی ہے متاثرین کے مطابق کمیشن مافیا اب ان زندہ لاشوں پر بھی کمیشن کی دُکان کھول کر سرکاری خزانے سے اربوں روپے ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہے۔ وہ نہر کو پختہ کرنے کی بجائے نہر کے ساتھ سیم نالہ بنا کر اپنی جیبیں بھرنا چاہتے ہیں جو ان مصائب اور مسائل کا حل نہیں ہے۔ اس صورتحال سے اس علاقے کے مکینوں اور کاشتکاروں میں سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے، وہ اپنے مسائل اور آواز کو اعلیٰ حکام تک پہنچانے کے لئے احتجاج کر رہے ہیں اور دھرنے دے رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ آبپاشی سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جواب موصول ہو چکا ہے تو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں اس تحریک التوائے کار کا جواب دینے سے پہلے گزارش کروں گا کہ میرے معزز بھائی نے اپنی تحریک میں لکھا ہے کہ "ٹی ایس لنک کینال ایک قاتل نہر بن چکی ہے" اس تحریک سے "قاتل" کا لفظ حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر! تریموں سدھنائی لنک کینال سے رسنے والے پانی سے تقریباً 80 ہزار ایکڑ رقبہ سیم و تھور کی شکل میں متاثر ہو رہا ہے۔ محکمہ آبپاشی نے اس متاثرہ رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے پہلے drainage system متعارف کروایا تھا اور ٹیوب ویلز لگائے گئے تھے لیکن حکومت کی پالیسی کے تحت یہ ٹیوب ویلز ختم کر دیئے گئے۔ محکمہ نے عوام کے دیرینہ مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس متاثرہ رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے سلسلہ میں 15-2014 میں consultant کی خدمات حاصل کیں۔ Consultant نے مختلف تجاویز دیں اور باہمی مشاورت کے بعد مندرجہ ذیل طریق کار کو مناسب اور قابل عمل سمجھا گیا۔

"موجودہ drainage system کو بحال کرنا اور نیا drainage system متعارف کروانا"۔

جناب سپیکر! اس منصوبہ کی feasibility study مکمل ہو چکی ہے اور اب یہ ٹینڈر کے مراحل میں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین سال میں یہ منصوبہ مکمل ہو گا اور متاثرہ رقبہ دوبارہ بحال ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اسی drainage system پر تو احتجاج ہو رہا ہے اور اسی پر تو یہ تحریک التوائے کار آئی ہے۔ یہی تو لاشوں کی سیاست ہے، یہ لاشوں کو نوچنے اور سرکار کے اربوں روپے ہڑپ کرنے کا پروگرام ہے۔ اس consultant کو کروڑوں روپے دینے کے بعد اب اربوں روپے کھانے کا منصوبہ ہے۔ اسی کے خلاف تو یہ تحریک التوائے کار دی گئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو مجلس قائمہ برائے آبپاشی کے سپرد کیا جائے۔ کمیٹی میں محکمہ اور stakeholders کو بُلایا جائے تاکہ وہ اپنی بات کر سکیں۔ یہ ہزاروں لوگوں کی زندگیوں کا معاملہ ہے۔ محکمہ تسلیم کر رہا ہے کہ اس سے 80 ہزار ایکڑ اراضی متاثر ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے سالانہ اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اسی موضوع پر میں نے بھی ایک تحریک التوائے کار submit کی ہوئی ہے اور وہ زیادہ comprehensive ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ان دونوں تحاریک التوائے کار کو اکٹھا کر دیا جائے۔ اس پر کل فیصلہ کیا جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی یہی گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ان دونوں تحاریک التوائے کار کو اکٹھا کر لیا جائے۔ میری تحریک التوائے کار میں زیادہ دلائل ہیں۔ ہائی کورٹ نے بھی اس کام کو unlawful قرار دیا ہے اس کے باوجود سیکرٹری اریگیشن بضد ہے۔

جناب سپیکر: ان دونوں تحاریک التوائے کار کو اکٹھا کر لیا جائے۔ اس کو دوبارہ take up کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بھی ان دونوں تحاریک کو دیکھ لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 68/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پیش کریں۔

پاکستان میں ڈیروں اور گھروں میں لاکھوں لٹر شراب بنانے کا انکشاف

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس "اور " نئی بات "مورخہ 20۔جنوری 2016 کی خبر کے مطابق ملک بھر میں ڈیروں اور گھروں میں واقع شراب بنانے والی ہزاروں بھٹیاں سالانہ بنیادوں پر لاکھوں لٹر دیسی شراب بناتی ہیں۔ جسے شرابی "شاپر" کے نام سے جانتے ہیں۔اسے شاپر اس لئے بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ شاپنگ بیگ میں ملتی ہے۔ دیسی ساختہ شراب کیکر کی چھال، گندم، خام چینی اور کسی بھی من پسند فروٹ کو mix کرتے ہوئے بنائی جاتی ہے اور کوالٹی کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ بعض افراد کے نزدیک غیر معیاری شراب خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیسی شراب بنانے والوں کے مطابق قیمت میں فرق کی وجہ سے پاکستان میں دیسی شراب کا کاروبار عروج پر ہے۔یوحناآباد میں زہریلی شراب پینے سے ہلاکتوں کے واقعہ میں سیکرٹری ایکسائز کے حکم پر ہونے والی ابتدائی انکوائری میں ایکسائز برانچ لاہور سے سپرٹ کی غیر قانونی فروخت اور استعمال میں مجرمانہ غفلت کے شواہد ملے ہیں۔ابتدائی تحقیقات میں معلوم ہوا ہے کہ جعلی شراب کی تیاری میں سپرٹ استعمال کیا گیا تھا۔ جعلی شراب بنانے والے کئی دفعہ پکڑے جاتے ہیں مگر پولیس رشوت لینے کے بعد انہیں چھوڑ دیتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے تاکہ جواب آ سکے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015 اور مسودہ قانون ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں

(1) The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015 (Bill No.3 of 2016) ; and

(2) The Punjab Vigilance Committees Bill 2016 (Bill No.5 of 2016).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب جناب محمد ثاقب خورشید مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 (Bill.No.12 of 2016).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب چودھری اشرف علی انصاری مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فارسٹری و فشریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں

The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 13/2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فارسٹری و فشریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آج میں نے اخبار میں ایک بہت ہی اہم خبر دیکھی جس پر مجھے بڑی پریشانی ہوئی اور بہت سارے لوگوں نے کل بھی اس حوالہ سے میرے ساتھ رابطہ کیا اور مجھے کہا کہ آپ اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اس معاملے کی طرف دلائیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کا مقابلے کا امتحان کچھ عرصہ قبل ہوا تو اُس کا رزلٹ ہم نے 7۔ مارچ کو اخبارات میں پڑھا کہ ان ان لوگوں نے امتحان پاس کر لیا ہے تو پنجاب پبلک سروس کمیشن کل دوبارہ ایک اور رزلٹ سامنے لے آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر اپنی تحریک لکھ کر لائیں لیکن آپ جو بات کر رہی ہیں ایسا ممکن نہیں ہے۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جیسا کہ سردار شہاب الدین نے ایک تحریک استحقاق کو support کیا جس میں آپ نے Article 10 (A) کے contents refer کئے کہ No body can be condemned without hearing. تو آپ نے اس پر غلط ruling دی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کا یہ point of order بنتا نہیں ہے۔ آپ کا point of order غلط ہے۔ آپ تشریف رکھیں، بہت مہربانی۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

a) Motion under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

b) Resolutions under Article 128(2) (a) of the constitution.

c) Laying of ordinance.

آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرار دادیں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolution under Article 128 (2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (1 of 2016);
2. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015(ll of 2016);
3. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 (V of 2016);
4. The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015 (Vl of 2016);
5. The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (Vlll of 2016);
6. The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (1 of 2016);
2. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015(ll of 2016);
3. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 (V of 2016);
4. The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015 (Vl of 2016);
5. The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (Vlll of 2016);
6. The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016).

The motion moved and the question is:

1. The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (1 of 2016);
2. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015(II of 2016);
3. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 (V of 2016);
4. The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015 (Vl of 2016);
5. The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (Vlll of 2016);
6. The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016).

(The motion was carried.)

قرارداد یں

آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016. Minister for Law may move is resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (I of 2016), promulgated on 4th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 3rd April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (I of 2016), promulgated on 4th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 3rd April 2016.

The motion moved and the question is:

"That the Resolution for extension of ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) ordinance 2015. Minister for Law may move his Resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2016 (II of 2016), promulgated on 4th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 3rd April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2016 (II of 2016), promulgated on 4th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 3rd April 2016.

The motion moved and the question is:

"That the Resolution for extension of ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016. Minister for Law may move the resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 (V of 2016) promulgated on 14th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 13th April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 (V of 2016) promulgated on 14th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 13th April 2016.

The motion moved and the question is:

"That the Resolution for extension of ordinance be passed"

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب 2015 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Marriage Functions Ordinance 2016 (VI of 2016). Minister for Law may move the Resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Marriage Functions Ordinance 2016 (VI of 2016) promulgated on 19th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 18th April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Marriage Functions Ordinance 2016 (VI of 2016) promulgated on 19th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 18th April 2016.
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Resolution for extension of ordinance be passed."
>
> (The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (VIII of 2016). Minister for Law may move the resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (VIII of 2016) promulgated on 21st January 2016, for a further period of ninety days with effect from 20th April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (VIII of 2016) promulgated on 21st January 2016, for a further period of ninety days with effect from 20th April 2016.

The motion moved and the question is:

"That the resolution for extension of ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 کی مدت میں توسیع

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016).Minister for Law may move the resolution.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016) promulgated on 25th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 24th April 2016.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016) promulgated on 25th January 2016, for a further period of ninety days with effect from 24th April 2016.

The motion moved the question is:

"That the Resolution for extension of ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (ریلیف و بحالی) دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016

MR SPEAKER: The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016. Minister for Law may lay the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehabilitation) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House, it is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91 (6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home affairs with the direction to submit its report within two months.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ آج جو آرڈیننس lay ہوا ہے اور جسے آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا ہے۔ آپ کی طرف سے اس سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ ہدایت دی جائے کیونکہ قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کی یہ desire ہے کہ اس میں تمام معزز ایوان کے ممبران جو بھی چاہیں وہ کمیٹی کو بتائیں کیونکہ اس سے پہلے Law Enforcing Agencies کے لوگ جو terrorism کا during duty نشانہ بنتے تھے ان کے متعلق ایک پورا طریق کار موجود تھا لیکن civilian کے متعلق اس طرح سے ایک regular طریق کار موجود نہیں تھا۔ اب یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے اور اس میں تمام معزز ممبران جو اس بارے میں گورنمنٹ کی راہنمائی کرنا چاہیں یا کر سکیں تو ان کو پوری طرح سے welcome کیا جائے گا اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو آپ کی طرف سے یہ direction چلی جائے کہ اس سلسلہ میں ایک بھرپور مشاورت کے بعد اس بل کی رپورٹ ایوان میں lay کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں آپ کی اور قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس معزز ایوان کی مسلمہ روایات ہیں کہ no legislation without quorum, no official business without quorum اور ہمیشہ اس کا ہماری طرف سے خیال رکھا گیا ہے۔ آج آپ کے سامنے ہے کہ official business with quorum لیا گیا ہے جو کہ Law and Rules کا طریق کار ہے لیکن اسی معزز ایوان کی مسلمہ روایات ہیں کہ جو members hours ہوتے ہیں اس میں Questions Hour ہوتا ہے، تحریک التوائے کار ہوتی ہے، general discussion ہوتی ہے اور اس میں زیادہ تر اپوزیشن کے ممبران کا استحقاق ہوتا ہے۔ اس میں کبھی بھی ممبران کو محروم کرنے کے لئے کورم point out نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں کل بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی بات ہوئی تھی۔ محترم قائد حزب اختلاف نے اس بارے میں کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ جو ڈویلپمنٹ کے فنڈز ہیں اس میں اپوزیشن کو محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کل ایک specific figure بھی quote کی تھی۔ میں نے اپنے طور پر اس کے متعلق inquire کیا ہے وہ بات درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کو چیمبر میں بھی اس بارے میں عرض کروں گا لیکن بہر حال جو ڈویلپمنٹ فنڈز کا معاملہ ہے اور خاص طور پر ان حلقوں کا معاملہ ہے جن حلقوں سے ہمارے معزز اپوزیشن کے ممبران منتخب ہوئے ہیں، ان حلقوں میں جو ڈویلپمنٹ کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ان حلقوں کو اور ان حلقوں کی عوام کو قطعی طور پر ڈویلپمنٹ سے محروم نہیں رکھا جانا چاہئے۔ اس میں ممبران کی مشاورت کا جو طریق کار ہے اس پر قائد حزب اختلاف کے ساتھ بیٹھ کر ہم معاملے کو طے کر لیں گے اور بھرپور کوشش کریں گے کہ ان کی satisfaction ہو۔ ایک ایسا طریق کار جو ان کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو کیونکہ اس سے پہلے بھی ایک دو مرتبہ کوشش ہوئی تھی لیکن بعض چیزوں پر ان کو اعتراض تھا کہ ہم اس حد سے آگے نہیں جانا چاہتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملات اپنے طور پر طے ہو جائیں گے بلکہ کر لئے جائیں گے لیکن اس معزز ایوان کی جو کارگزاری ہے وہ جتنی اہم حکومتی بنچز کے لئے ہے اتنی ہی اہم اپوزیشن کے لئے ہے کیونکہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز اس معزز ایوان کا لازم و ملزوم حصہ ہیں۔ حکومتی بنچز کا کوئی وجود اپوزیشن کے بغیر اور اپوزیشن کا کوئی وجود حکومتی بنچز کے بغیر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خاص طور پر ہمارے اس ایوان کی جو مسلمہ روایات ہیں ان کو پیش نظر رکھا جانا چاہئے کیونکہ جو حکومتی بنچز کی طرف سے ممبران ہوتے ہیں ان کے پاس اور بھی دیگر ذرائع ہوتے ہیں جیسا کہ پارلیمانی پارٹی کی میٹنگز ہوتی ہیں، Departmental Committees کے طور پر گورنمنٹ اپنے ممبران سے consultation کا process رکھتی ہے لیکن اس معزز ایوان میں تجاویز کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ تمام معزز ممبران کو اور خاص طور پر ترجیحی بنیادوں پر ہمارے جو اپوزیشن کے ممبران ہیں وہ اس سلسلے میں حکومت کی راہنمائی فرمائیں۔ یہ بجٹ میں بہت ہی ضروری چیزیں ہیں کہ آگے بلدیاتی ادارے بھی آرہے ہیں اور کس طرح سے district wise کن ترجیحات کی بنیاد پر کن علاقوں کو کس طرح سے accommodate کیا جائے تو میں یہ محترم قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ اگر تو وہ تجاویز نہیں دینا چاہتے یا اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے تو ویسے فرمادیں تاکہ ہم ان دنوں میں کوئی اور بزنس لے لیں گے لیکن میں ان کی خدمت یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ خاص طور پر ہم نے اس مقصد کے لئے کم از کم ایک ہفتہ سات دن کا ٹائم مختص کیا ہے۔ محترمہ فنانس منسٹر ہمہ وقت یہاں پر موجود ہوں گی تاکہ اس راہنمائی کو note کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کل جو معاملہ ہوا ہے اس معاملے کو دوبارہ نہیں دہرایا جائے گا اور جس مقصد کے لئے اس پری بجٹ سیشن کو رکھا گیا ہے اس مقصد سے بھرپور طور پر استفادہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ماشاء اللہ اچھی بات کی ہے۔ جس کی کم توقع تھی لیکن آپ نے توقع سے بہت زیادہ بات کر دی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ رانا ثناء اللہ خان نے یہاں بات کی ہے لیکن جو ماضی کے تجربات ہیں وہ اس کے بالکل الٹ ہیں، ابھی ایسا نہیں کہ یہ آج پہلی مرتبہ بات ہو رہی ہے اب ہم چوتھے پارلیمانی سال میں داخل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جس طرح کی آج بات سنی ہے اس طرح سے پہلے کبھی نہیں سنی گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ پچھلے تین سالوں سے اپوزیشن کو بالکل دیوار کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ یہاں پر میرے سامنے میاں محمد شہباز شریف نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اپوزیشن کو ہر معاملے میں ساتھ لے کر چلوں گا لیکن ان تین سالوں میں

کوئی ایک attempt بھی ان کی طرف سے اپوزیشن کو engage کرنے کے لئے، اپوزیشن سے بات کرنے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ماضی کی باتیں نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پلیز، آپ مجھے interrupt نہ کریں۔ ہم نے دس منٹ رانا صاحب کی بات سنی ہے لہٰذا دو منٹ آپ مجھے بھی عنایت کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ دو منٹ لیں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ باتیں تو ساری ہی بہت اچھی کرتے ہیں لیکن practice کیا ہے؟ تین سالوں سے جو ہم elected لوگ ہیں ہم ہر سال واویلا کرتے ہیں، ہر بجٹ کے اجلاس میں اس سے پہلے اور بعد میں بھی کہ اس discrimination کو ختم کیا جائے کیونکہ اپوزیشن کے تھوڑے سے لوگ ہیں، جس طرح سے آپ بات کرتے ہیں تو آپ اپنا دل بھی بڑا کریں۔ آپ کے 330 ممبران ہیں، ہم اپوزیشن کے ٹوٹل 35 یا 40 ممبرز جو elect ہو کر آئے ہیں ان کے مینڈیٹ کا احترام کیا جانا چاہئے۔ یہاں پر بات ہوتی رہی لیکن practice کیا رہی، practice یہ رہی کہ ہم سے ہارے ہوئے جو لوگ ہیں، آئیں میں رانا صاحب کو visit کرواتا ہوں اپنے تمام ایم پی ایز کے حلقوں کے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کسی کو نہیں دیا میں اس معزز ایوان میں وہ letters پیش کر دیتا ہوں کہ جو مختلف ایم پی ایز کو گئے ہیں کہ آپ پچیس پچیس کروڑ روپے کی سکیمیں دیں اور وہاں پر سکیمیں جمع ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پریس میٹنگ میں پرویز ملک جو کہ مسلم لیگ (ن) لاہور کے صدر اور ایم این اے بھی ہیں وہ یہاں پر اعلان کرتے ہیں اور تمام میڈیا میں on air یہ باتیں چلتی ہیں تو میں کیسے رانا صاحب کی بات مان لوں جبکہ میرے پاس یہ letters موجود ہیں۔ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور میانوالی جہاں بھول کے ہمارے ایک دو ایم پی ایز کو بھی وہ لیٹر چلے گئے کہ جناب آپ پچیس پچیس کروڑ روپے کی سکیمیں جمع کروائیں اور اس لیٹر پر پی اینڈ ڈی، ڈی سی او زسب کے sign ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ قول و فعل کا یہ تضاد ختم ہونا چاہئے۔ ہم نے پہلے بھی یہ کہا اور اب بھی کہہ رہے ہیں کہ دیکھیں میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں برملا یہ بات کہی تھی کہ اگر آپ نے یہی attitude اپوزیشن کے ساتھ رکھنا ہے تو پھر ہم آخری حد تک جائیں گے۔ دیکھیں یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ اپنے ایم پی ایز کو کہیں کہ پچیس پچیس کروڑ روپے کی سکیمیں لے آؤ اور ہمارے جو لوگ جیت

کر آئے ہیں ان کو دینے کی بجائے آپ کہیں کہ جو ہارے ہوئے ہیں ہم ان کو دیں گے اور وہ لے بھی رہے ہیں اور وہ سکیمیں جمع ہو رہی ہیں۔ وہاں پر آپ کے ایکسیئن، چیف انجینئر اور مقامی ایس ڈی او یہ سارے لوگ بیٹھ کر ان سکیموں کو vet کر رہے ہیں کہ ہاں جی ٹھیک ہے آپ سکیمیں دیں۔ اگر یہی ہونا ہے تو ہم آخری حد تک جائیں گے ہم تمام پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈرز کی آپس میں میٹنگ ہوئی ہے کہ اس پر کوئی compromise نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی اگر by the virtue of Chair اُس ڈسٹرکٹ کے تمام منتخب لوگ اگر اس کے ممبر ہیں تو پھر اپوزیشن کا جو منتخب اور elected بندہ ہے وہ بھی اس کا ممبر ہو گا۔ اگر وہ ممبر نہیں ہو گا تو ہم یہاں بھی شور مچائیں گے، احتجاج کریں گے، ایوان کو بالکل نہیں چلنے دیں گے اور اس کے بعد ڈی سی اوز کے دفاتر کا بھی گھیراؤ کریں گے یہ ہم نے آپس میں فیصلہ کیا ہوا ہے۔ رانا صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے اگر یہ ایسے کر لیتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیز میں اپوزیشن کے ممبرز کو آپ بیٹھنے دیں جو ان کے حلقے کی حد تک جو کام ہو رہے ہیں ان سے تجاویز لیں اور ان کو اعتماد میں لیں، ان کی بھی سنیں بھئی وہ کوئی انڈیا سے elect ہو کر نہیں آئے ہیں وہ اسی پنجاب سے elect ہو کر اسمبلی میں آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم تین سال سے یہی کہہ رہے ہیں کہ جو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہاں پر کہا تھا اس کی جو spirit تھی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ وہ حقیقی معنوں میں یہ بات کر رہے ہیں لیکن تین سال کے تجربے کے بعد آج جب ہم نے اخبارات میں یہ چیزیں پڑھیں ہمارے کئی ایم پی ایز کے پاس وہ لیٹر آ گئے کہ جناب یہ لیٹر ہے تو اس کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اس پر جو بھی انتہائی روّیہ ہے وہ ہم پارلیمان کے اندر اور باہر بھی اختیار کریں گے۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ایک اچھے ماحول میں اسمبلی کو چلانا ہے۔ ہم لوگ جو اپنا مینڈیٹ لے کر آئے ہیں ہمارے مینڈیٹ کا احترام اگر حکومت نہیں کرتی تو ہم بھی کسی کے مینڈیٹ کا احترام نہیں کریں گے، ہم بھی نہیں سمجھیں گے کہ کیا ہے وزیر اعلیٰ اور یہ کیا ایوان ہے؟ جو ہم سے ہو سکے گا ہم بالکل کریں گے اور اب اس پر کوئی compromise نہیں ہو گا۔ ہمارے تمام معزز ممبران جو اپوزیشن کے elect ہو کر آئے ہیں یہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیز کی میٹنگ میں بیٹھیں گے آپ کو نوٹیفکیشن بغیر کسی تخصیص کے across the board کرنا چاہئے کہ وہ by the virtue of Chair اگر کسی بھی ضلع سے elected ممبر ہے کسی بھی پارٹی سے اس کا تعلق ہے تو وہ اس کمیٹی میں بیٹھے گا اور اپنے حلقے کی جو بھی ترقیات کی باتیں، سکیمیں اور اس کے علاوہ جو بھی چیزیں ہیں وہ وہاں پر پیش کرے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ راناصاحب نے جو بات کی ہے میں اس کو welcome کرتا ہوں "دیر آید درست آید" اگر ابھی حکومت کو یا وزیر قانون کو یہ احساس ہو گیا ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ دیکھیں ہم نے کبھی مخالفت برائے مخالفت یہاں پر نہیں کی اور خاص طور پر میں نے کبھی irrelevant بات نہیں بلکہ ہمیشہ logic کی بات کی ہے۔ اگر میں نے criticism بھی کیا تو وہ اصلاح کے لئے ہی کیا ہے۔ میں نے کبھی ایسی بے تکی باتیں نہیں کیں کہ یہاں پر ماحول خراب ہو لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب حکومت نے جس طرح سے اس بات کا اظہار کیا ہے میں اسے welcome کرتا ہوں اگر رانا صاحب جو بات کہہ رہے ہیں اس پر ہی وہ عملدرآمد کروا دیں، ہمارے تمام ممبران کو بھی صحیح طور پر elected ممبر سمجھیں اور جو سلوک دوسرے ممبران کے ساتھ ہو رہا ہے وہی ہمارے ساتھ کریں۔ اگر ہماری حکومت خیبر پختونخوا میں ہے تو ہم وہاں پر ایم این ایز، ایم پی ایز اور سب کے ساتھ مساوی سلوک کر رہے ہیں آپ بے شک ابھی جا کر ٹیلیفون کر کے پوچھ لیں اور سندھ اسمبلی میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ صرف پنجاب کے اندر ہی اپوزیشن کے ساتھ اس طرح کا سوتیلا سلوک اچھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اگر رانا صاحب نے کہا ہے تو میں تمام اپوزیشن کی طرف سے ان کے جذبات کو welcome کرتا ہوں اور میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ فوری طور پر اس پر عملی اقدامات اٹھائیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے جو گفتگو فرمائی ہے میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یقیناً انہوں نے جو فرمایا ہے اس میں ہماری اصلاح کا پہلو بھی ہو گا اور ہم اس کو پیش نظر رکھیں گے لیکن وہ خود ہی اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ ان تین سالوں میں سوا دو یا اڑھائی سال تو وہ کنٹینر پر چڑھے رہے ہم وہاں سے ان کو کس طرح سے۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! ایسی باتیں چھوڑ دیں اس کا کیا فائدہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب کنٹینر پر چڑھ کر وہ وہاں پر گفتگو فرماتے رہے اور آج وہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ماضی کو بھولیں اور مستقبل روشن دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو حقائق ہیں ان کو ریکارڈ پر رکھا جانا چاہئے۔ اب وہ یہ فرما رہے ہیں کہ اگر آپ ہمارا mandate تسلیم نہیں کریں گے تو ہم بھی آپ کا

mandate تسلیم نہیں کریں گے۔ محترم قائد حزب اختلاف! ہم نے تو ہمیشہ آپ کا mandate تسلیم کیا ہے لیکن آپ نے پچھلے تین سال یہ mandate تسلیم نہیں کیا۔ آپ تین سال تک دھاندلی دھاندلی کا شور مچاتے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں آپ تحمل سے بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جی، ہم اب آخری حد تک جائیں گے تو حضور آپ آخری حد سے ہی تو واپس آئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں بلکہ اچھی بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں on record کہہ رہا ہوں، on behalf of Leader of the House کہہ رہا ہوں اور on behalf of Punjab Government کہہ رہا ہوں کہ آپ حکومتی بنچوں کے mandate کا احترام کریں تو ہم اپنے mandate کے احترام سے بڑھ کر آپ کا احترام کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ آپ کا حق بنتا ہے اور میں نے پہلے بھی یہ شروعات کی تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ اپنے حلقوں کے مسائل کو discuss کرنا چاہتے ہیں تو قائد ایوان اس ایوان کا حصہ اور ممبر ہیں لہٰذا آپ آئیں، اُن کے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر اپنے حلقے کے مسائل کو discuss کریں۔ یہ on record ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ کے محترم دوست یہاں پر بیٹھے ہیں وہ بھی اس بات کو endorse کریں گے۔ قائد ایوان نے کہا کہ ہاں ہم ملیں گے لیکن ہم کسی آفس یا residence پر نہیں جائیں گے لیکن قائد ایوان خود یہاں پر آئیں تو ہم یہاں پر اُن سے ملیں گے۔ محترم قائد ایوان/وزیر اعلیٰ یہاں پر آئے اور کمیٹی روم (اے) میں آکر وہ ان کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ کے دوست وہاں پر گئے لیکن پی ٹی آئی کے محترم دوستوں اور قائد حزب اختلاف نے وہاں ملنے سے انکار کیا اور اس کے بعد ان کے ارادے کچھ اور تھے جو اس طرف مصروف رہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی آپ کے جو حلقے ہیں اور حلقے کی عوام جنہوں نے آپ کو mandate دیا ہے وہ بالکل قابل احترام ہیں ان کی ترقی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کسی اور ممبر کے حلقے کی ہے۔ آپ نے جس خلوص سے بات کی ہے آپ اس کو آگے بڑھائیں۔ اس میں آپ کو قطعی طور پر کوئی negativity نہیں ملے گی اور ہم positive انداز میں آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کاش کہ رانا ثناء اللہ خان یہ ساری تقریر نہ دہراتے۔ یہاں میں اب یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" ٹھیک ہے؟ رانا ثناء اللہ خان! ہم کوئی بھیک مانگنے جا رہے ہیں؟ میں نے کبھی بھی پی ٹی آئی کی طرف سے اس خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے ملنا چاہتے ہیں. never it all آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں ان تین سالوں کے دوران direct یا indirect کبھی اس خواہش کا اظہار نہیں کیا اور کبھی میرے دل میں یہ تمنا نہیں رہی۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا colleague رہا ہوں اور ہم دو تین tenure اکٹھے رہے ہیں۔ یہ بات توہین آمیز لہجے کے ساتھ کرنا کیا رانا ثناء اللہ خان کو زیب دیتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، کوئی اور بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے رانا ثناء اللہ خان کو کہا کہ اگر آج آپ کو خیال آ گیا ہے کہ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا ہے، چلو دیر آید درست آید تو میں نے welcome کیا لیکن اس کے بعد مجھے افسوس ہے کہ یا تو ان کی ذہنی طور پر سوچ ہی negative ہے اور ہمیشہ منفی سوچتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ جملے بازی اور twist کرنا ان کا مشغلہ ہے۔ رانا صاحب! ہمیں کوئی شوق نہیں ہے اگر آپ اپوزیشن کو لے کر نہیں چلنا چاہتے تو ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے کہ ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ ہم پنجاب کی عوام کے حقوق کے لئے یہاں ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ یہ elected نمائندے جو mandate لے کر آئے ہیں ہم یہاں بتائیں گے کہ پنجاب کی حکومت اور پنجاب کے حکمران پنجاب کی عوام کے ساتھ کیا ظلم کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عوام کی بہتری کے لئے آپ بھی کام کریں اور وہ بھی کریں۔ آپ مل کر عوام کی بہتری کے لئے کام کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! امن سے رہ کر ہی ہم پاکستان کو بچائیں گے اور بچانا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں ماحول کو اچھا رہنا چاہئے، آپ کی مہربانی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے ہر بات کو انتہائی اچھے انداز سے welcome کے ساتھ ختم کیا لیکن رانا ثناء اللہ خان بے چین رہتے ہیں۔ جب تک کوئی منفی بات ان کے اندر سے نہ نکلے انہیں سکون نہیں آتا اور یہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت کو لے ڈوبیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ ایسی بات نہیں ہے آپ تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔ (شور وغل)

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ان کو دھرنے کی بہت تکلیف ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: مجھے رپورٹیں تو پڑھ لینے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پلیز مجھے ایک دو منٹ کا موقع دے دیں۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔ معزز وزیر قانون نے پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ق) اور independent members کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی آج سے دو سال پہلے میٹنگ کروائی۔ ایک نوٹیفکیشن ہوا جس پر کمیٹی بنی، ہم سے ڈویلپمنٹ سکیمیں مانگی گئیں اور وہ ہم نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو دیں۔ اس میٹنگ میں پی ٹی آئی شامل نہیں تھی لیکن ہم لوگ شامل تھے۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ، خادمِ اعلیٰ اگر اپنی commitment کو honour نہ کرے تو پھر میں کیا کہوں؟ (شیم، شیم)

جناب سپیکر: جب آپ ممبران بات نہیں سننا چاہتے تو میں کیا کروں۔ (شور وغل)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر یہاں موجود ہیں۔ ہمیں ڈویلپمنٹ سکیمیں نہیں چاہئیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں سکیمیں نہیں چاہئیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی طرف سے کہتا ہوں کہ ہمیں سکیمیں نہیں چاہئیں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مہربانی، تشریف رکھیں۔ اب ملک محمد حنیف مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ذرا ٹھہریں اور انہیں اپنی رپورٹ پیش کرنے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماحول کو بہتر کرنے کے لئے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہونے دیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد حنیف اعوان: جناب سپیکر! میں

The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 (Bill No.2 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب اگلی جناب شوکت علی لا لیکا مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون فلڈ لینڈ ریگولیشن پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب شوکت علی لا لیکا: شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Flood Land Regulation Bill 2015 (Bill No.50 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب اگلی محترمہ گلناز شہزادی مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون شادی بیاہ کی تقریبات پنجاب 2016 اور مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Marriage Functions Bill 2016 (Bill No.10 of 2016) and the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 (Bill No.17 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب اگلی جناب ذوالفقار غوری مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار غوری: شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.15 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پری بجٹ پر بحث بھی ہونی ہے جس کے لئے میرے پاس کچھ نام بھی آ گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی۔۔۔

جناب سپیکر: اچھے ماحول کی بات ہو رہی تھی جس میں تلخی آ گئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے تین معزز ممبران نے ابھی اظہار خیال کیا ہے جس میں ہمارے وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان، ہمارے قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور سردار شہاب الدین خان نے جو باتیں کی ہیں ان میں کچھ حقائق ہیں۔اس

کے بعد بات کو بڑھانے کے لئے تھوڑی سی ٹانٹ بازی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ماحول خرابی کی طرف چلا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جس میٹنگ کا سردار شہاب الدین خان نے تذکرہ کیا تھا میں بھی اس میٹنگ میں موجود تھا اور اس کے اندر ایک modus operandi طے بھی ہو گیا تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا جس کے نتیجے میں ہم سب نے یہی سمجھا کہ جس میٹنگ میں ہم چلے گئے تھے وہاں میاں محمد شہباز شریف تشریف لائے تھے، وہ بھی futile گئی اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا جس کے نتیجے میں میاں محمود الرشید اور ان کی پارٹی کے لوگوں نے بجا طور پر اس کو ascertain کیا کہ دیکھیں کہ ہم نہیں گئے تو کچھ نہیں ہوا اور آپ لوگ مل بھی آئے تو اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اس طرح کا جو معاملہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نتیجہ تو ضرور اچھا نکلا ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ disparity ہے اور یہ گزارش ہے کہ آپ چونکہ ہمارے ایوان کے custodian ہیں۔ آپ پر سب کو اعتماد ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ادھر بیٹھ کر آپس میں بات کریں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ تمام پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈروں، رانا ثناء اللہ صاحب جو قائد ایوان کو represent کرتے ہیں، کو آپ اپنے پاس سب کو بلا لیں۔ وہاں بیٹھ کر اس کے اندر کوئی positive development کر کے کچھ چیزیں آپ طے کروا دیں جو کہ اس ایوان کے لئے بہتر ہو گا اور کسی بہتری کی طرف معاملہ چلنا شروع ہو جائے گا۔ اپوزیشن کی طرف سے یہ بجا شکایات ہیں کہ ان کے ہارے ہوئے لوگوں کی طرف اس طرح جو چیزیں refer ہوتی ہیں اور وہ letter جس کا ابھی میاں محمود الرشید نے حوالہ دیا ہے، میرے پاس بھی موجود ہے جس میں ایم پی اے صاحبان کو کہا گیا ہے کہ وہ سکیمیں جمع کروائیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایسی چیز ہے جسے resolve ہونا چاہئے۔ جب ایوان میں گرما گرمی ہوتی ہے، آپ ماشاء اللہ سپیکر ہیں اور ہم سب آپ پر اعتماد کرتے ہیں کیونکہ آپ ہمارے custodian ہیں تو آپ ہم سب کو اپنے پاس بلا لیں۔ بیٹھ کر اس کا آپ کوئی solution نکال لیں۔ یہ آپ کے اختیار میں ہے، آپ یہ کر سکتے ہیں اور اِسے کر لیں گے تو یہ سب کے لئے بہتر ہو گا۔ اس حوالے سے آپ کو اس کا یقیناً اجر بھی ملے گا۔

جناب سپیکر: اللہ بہتر کرے گا۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ہم اس تجویز کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ یہ بڑی ضروری بات ہے کہ اپوزیشن کو بھی accommodate ہونا چاہئے اور اپوزیشن کو بھی ساتھ لانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، آپ نے اچھی بات کر دی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس بات کو لڑائی جھگڑے کی طرف لے کر جانے کی بجائے صلح صفائی سے حل کرنا چاہئے اور ہم اس تجویز کی حمایت کرتے ہیں۔

بحث

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: کل پری بجٹ بحث شروع ہوئی تھی لیکن اس دوران کچھ معاملات الٹ پلٹ ہو گئے جس کی وجہ سے معاملہ خراب ہوا۔ میرے پاس بحث کے لئے سردار شہاب الدین خان، جناب احمد شاہ کھگہ، قاضی احمد سعید کے نام آئے ہیں۔ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید پری بجٹ بحث میں آج اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ آپ پہلے بات کر لیں مگر وقت بہت تھوڑا ہے کیونکہ آج 12:30 بجے تک کا وقت ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پندرہ منٹ تو بہت تھوڑا وقت ہے کیونکہ مجھے تو کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹہ وقت چاہئے۔

جناب سپیکر: اگر آپ پندرہ منٹ میں بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پری بجٹ کے حوالے سے میں تجاویز دوں گا اور facts & figures سامنے لاؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ کب speech کرنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Monday کا رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار شہاب الدین خان! آپ بات کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات کے بعد ہمارے معزز وزیر قانون نے کوئی جواب دینا ہو۔ ہم سے pre-Budget speeches کروا کے ہماری تجاویز پر عملدرآمد نہیں ہو گا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ معزز وزیر قانون یہاں on the floor of the House commitment کرتے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم اس میں حصہ بھی لیتے اور تجاویز بھی دیتے۔ جب تین سالوں سے تجاویز پر عمل ہی نہیں ہوتا اور ہمیں پوچھا بھی نہیں جاتا تو ہم کیا تجاویز دیں؟ ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پھر ماضی میں جاتے ہیں اور مستقبل کا خیال نہیں کرتے۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر Law Minister on the floor of the House commitment کریں کہ ہماری تجاویز پر عملدرآمد ہو گا تو ہم حصہ بھی لیں گے ورنہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو بات کر دی ہے تو ہم بھی بات کریں گے اور انہوں نے suggest کیا ہے۔ جی، رانا محمد ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وو ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ 16-2015 کے بجٹ میں اچھے points کو میں appreciate کروں گا اور جو further demand کی میں request کروں گا۔ پنجاب بھر کے سکولوں میں جو missing facilities تھیں بالخصوص جنوبی پنجاب جہاں سکولوں میں چار دیواریاں نہیں تھیں، جہاں پر بجلی کا issue تھا، drinking water کا issue تھا اور فرنیچر کا issue تھا تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 9۔ ارب روپے جو missing facilities کے لئے رکھے تھے اس پر الحمد للہ 80 فیصد ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب بھر کے 6 ہزار کے قریب ہائی سکولوں میں کمپیوٹر labs درکار تھیں، اس پر میں ضرور شکریہ ادا کروں گا کہ جو چند ایک ایسے سکول تھے جہاں پر کمپیوٹر labs نہیں تھیں تو وہاں پر کمپیوٹر labs مکمل ہوئیں۔ پنجاب کے آخری اضلاع just like رحیم یار خان، ڈی جی خان، اٹک یا

میانوالی میں تقریباً ایک لاکھ 30 ہزار کے قریب ایجوکیٹرز بھرتی ہوئے تھے، اس پر بھی میں بالکل مشکور ہوں کہ جو ٹیچرز آخری مراحل میں تھے وہ بھی الحمد للہ اپنی اپنی ڈیوٹی join کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کو ہم نے بہتر کرنا ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے قوم سے وعدہ کیا ہوا ہے جس پر عملدرآمد کی ترجیحات میں ہے کہ پنجاب میں پیدا ہونے والے بچے کو ہر لحاظ سے تعلیم دینی ہے۔ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈیپارٹمنٹ میں 18 لاکھ سے زائد بچوں کو فری ایجوکیشن سکالرشپ دیئے جا رہے ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ سے زائد بچوں کو انڈوومنٹ فنڈ جو الحمد للہ 09-2008 میں شروع کیا گیا جس کے تحت آج پنجاب بھر کے ہی نہیں بلکہ پاکستان اور پاکستان سے باہر بھی انٹرنیشنل یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں درخواست دیئے بغیر 35 سے 40 ہزار روپے ماہانہ دیئے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ across the board تمام پاکستانی ذہین بچے اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر! اس پر میں یہ عرض کروں گا کہ جو پہلی سے لے کر میٹرک تک ایجوکیشن فری کے لئے ہم books provide کر رہے ہیں ہمیں مزید اس کو بہتر کرنا ہے اور ہر گاؤں، یونین کونسل کے لیول پر بچیوں کا ایک ہائی سکول ہر صورت بنانا ہے، جہاں پر ہے بہت اچھا، جہاں نہیں ہیں میں یہ گزارش کروں گا کہ ہر یونین کونسل لیول پر بچیوں کے لئے ہائی سکول ہونا چاہیئے۔ جیسے پنجاب بھر کے جو ہماری بچیوں کے ڈگری کالجز ہیں اگر لاہور میں وزیر اعلیٰ نے بسیں مہیا کیں تو الحمد للہ 100 کے قریب پورے پنجاب میں بسیں مہیا کی گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر تمام صوبوں کا comparison کیا جائے گا تو پنجاب میں جو ہماری بیٹیاں ہیں اُن کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے اُن کے لئے جو سہولت دی ہے اس میں مزید اضافہ ہمیں کرنا ہے، جو ہماری بچیوں کے گریجویٹ کالجز ہیں اُن کے لئے مزید بسیں رکھنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! یہ میری گزارش ہو گی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جیسے ہیلتھ چیف منسٹر صاحب کی top priority میں ہے اور پنجاب بھر کے تقریباً 200 سے زائد basic health centres ہیں جو 24 گھنٹے کام کر رہے ہیں۔ دور دراز کے علاقے میں خواب تھا کہ کیسے ڈاکٹر وہاں پر آئیں گے لیکن الحمد للہ وہاں پر male and female کے لئے 24 گھنٹے gynae تک کی سہولت جو دی ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کا ایک مثالی پروگرام ہے اور الحمد للہ پوری کامیابی سے رواں دواں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں وہاں پر جو وزیر اعلیٰ کا پروگرام تھا جس طریقے سے ڈائیلسز کا انتظام کیا جا چکا ہے ہر غریب آدمی کو وہاں پر گردے صاف کروانے کی جو سہولت دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس پر گزرتی ہے، جس کے ساتھ بیتتی ہے اُس کو ہی اندازہ ہوتا ہے یہ ایک مثالی اقدام ہے۔ ہمیں اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے آپ کی وساطت سے میں اپنے ڈاکٹرز حضرات سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ دور دراز کے اضلاع میں بھی جانا پسند کریں دور دراز کے اضلاع میں وہ جاتے ہیں لیکن وہ اُس دلجمعی کے ساتھ کام نہیں کرتے جیسے وہ بڑے شہروں میں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہمارے ڈاکٹر صاحبان جن کا بہت بڑا درجہ ہے جو ہر حال میں ہمیں جہاں پر خدانخواستہ ہنگامی حالات ہوتے ہیں وہاں پر ڈاکٹر اپنا مثالی کردار ادا کرتے ہیں میں اُن کو appreciate بھی کرتا ہوں لیکن ہمیں دور دراز کے ہر اضلاع، ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور جو بنیادی ہیلتھ سنٹر پر بھی جو ڈاکٹرز ہیں انہیں اپنی حاضری کو وہاں پر ensure کروانا چاہئے۔ آپ کاز میندار کے لئے جو پروگرام ہے کیونکہ زمیندار ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے عملی طور پر جس طرح ہمارے ایم پی ایز کی ڈیمانڈ بھی تھی جو پچھلے سال گنے کے ریٹ کا issue بنا تھا جو ریٹ 150 روپے فی من تھا 180 روپے فی من ڈیمانڈ تھی تو اُس پر وزیر اعلیٰ نے direction جاری کی اور الحمد للہ 180 روپے پر ہی عملدرآمد ہوا اور across the board تمام زمینداروں کو وہ payment ہوئیں اور اس پر بھی میں آپ کا مشکور ہوں کہ تقریباً 95,96 فیصد زمیندار کی وصولیاں ہو چکی ہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی پائپ لائن میں ہیں۔ ہمیں زمیندار کو مزید facilitate کرنا ہے۔ زمیندار کو 10 روپے 35 پیسے کی per unit بجلی مہیا کی جا رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار دن رات محنت کرتا ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔ پنجاب کے اندر جس طرح 1200 روپے گندم کا ریٹ تھا الحمد للہ وزیر اعلیٰ نے direction جاری کر کے گندم کا ریٹ 1300 روپے کیا اور زمیندار کو بنک کے ذریعے direct payment دی جا رہی ہے اس میں مڈل مین کا کردار تھا اُس کو ختم کر دیا گیا ہے ہمیں اس میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔ زمیندار کی جتنی گندم ہے اُس میں ہم نے مزید ریلیف دینا ہے اُس کے لئے ہمیں میکنیزم کو مزید بہتر کرنا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ جیسے پورے پنجاب میں ہی نہیں پورے پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات میں کمی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: Time is over now بڑی مہربانی۔ جی، جناب محمد آصف باجوہ!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا تعلق حلقہ پی پی۔130 سے ہے جو کہ پنجاب کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے۔ زرعی تحصیل ہونے کے ساتھ ساتھ اُس میں بہت زیادہ انڈسٹری بھی موجود ہے۔ سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد سے چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں جس میں زرعی آلات، آٹو پارٹس کی صنعت ہے اور اُس آٹو پارٹس کے علاوہ وہاں پر سرجیکل کی صنعت بھی ہے لیکن وہاں پر تحصیل ڈسکہ میں کوئی ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ نہیں ہے تو میری گزارش ہے کہ آئندہ 16-2015 ADP میں جو ڈسکہ سٹی ہے اُس کے لئے ایک گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ تعمیر کر کے لوگوں کو skill فراہم کی جائے تاکہ اپنے ملک کی انڈسٹری کو ترقی دی جا سکے۔ اس کے علاوہ ڈسکہ میں قیام پاکستان سے لے کر آج تک وہاں پر کسی قسم کا کوئی سپورٹس کمپلیکس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری humble submission ہے کہ ڈسکہ کے لئے بجٹ میں ایک سپورٹس کمپلیکس کی proposal ہے اسے تعمیر کیا جائے تاکہ بچوں کے لئے کھیل اور غیر نصابی سرگرمیوں میں فروغ حاصل کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ تحصیل ڈسکہ میں before Pakistan's partition ایک سول ہسپتال موجود ہے لیکن اُس میں صرف ایک آپریشن تھیٹر ہے، ایک آپریشن تھیٹر ہونے کی وجہ سے وہاں پر لوگوں کو دو دو، تین تین ماہ کا آپریشن کا وقت دیا جاتا ہے، جنرل سرجری کے لئے اور آئی سپیشلسٹ وہاں پر ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری وارڈز ہیں اُس کے لئے صرف ایک آپریشن تھیٹر ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ تین چار ماہ کے بعد لوگوں کی باری آتی ہے۔ غریب لوگ ہیں، عوام کے لئے سول ہسپتال ڈسکہ میں مزید تین آپریشن تھیٹر کی تعمیر کی جانی بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ڈسکہ سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ ایک مین روڈ ہے آئے دن حادثات ہوتے ہیں، انڈسٹریل سٹی ہے وہاں پر آئے دن لوگ مضروب ہوتے ہیں، وہاں پر بڑے بڑے severe قسم کے ایکسڈنٹ ہوتے ہیں کوئی trauma centre نہیں ہے۔ سول ہسپتال ڈسکہ جو کہ گزشتہ دس سالوں سے ہر سال کوئی نہ کوئی trauma centre proposal کے لئے آتی ہے، ہر سال بجٹ میں اُس کا نام آتا ہے اور لکھا جاتا ہے لیکن آج تک trauma centre کی تعمیر نہیں کی جا سکی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ سول ہسپتال ڈسکہ میں trauma centre کی تعمیر کی جائے چونکہ یہ پنجاب کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے وہاں پر سول ہسپتال میں بچوں کے لئے ایک وارڈ تک نہیں ہے اور جتنے وہاں پر outdoor patient ہیں اتنے تو سول ہسپتال ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں بھی outdoor patient نہیں ہیں۔ ڈسکہ سول ہسپتال میں تاریخ گواہ ہے کہ بہت زیادہ outdoor patient ہیں لیکن کوئی بھی چلڈرن وارڈ نہیں ہے، specially ایک چلڈرن وارڈ کا قیام کیا جانا بہت ضروری ہے۔ پانی کی حالت آج تک بہت خراب ہے جس کی وجہ سے وہاں پر ہیپاٹائٹس بی اور سی کے بے پناہ patients ہیں، اس سے لوگوں کے گردے خراب ہو رہے ہیں اور اُن لوگوں کو ڈائیلسز کی کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ ڈائیلسز کے لئے ڈائیلسز سنٹر تعمیر کیا جائے۔ میرے حلقے میں ڈسکہ سٹی ہے اور اُس میں 82 دیہات ہیں کسی دیہات میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے اور سٹی میں 30 وارڈز ہیں۔ میونسپل کمیٹی میں جو واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں وہ خراب ہو چکے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں پر ہر وارڈز اور یونین کونسلز میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔ ڈسکہ میں سیوریج کا نظام بوسیدہ ہے اس لئے یونس آباد اور گاگا میں اور ڈسکہ کلاں میں ایک ایک ڈسپوزل سٹیشن تعمیر کیا جائے۔ حلقہ پی پی۔130 میں 9 یونین کونسل اور 82 گاؤں ہیں اور ڈسکہ سٹی 30 وارڈز پر مشتمل ہے۔ ہر یونین کونسل میں گلیوں اور نالیوں کی حالت انتہائی خراب ہے ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک کروڑ روپے اور ہر وارڈز میں ایک کروڑ روپے کے فنڈز جاری کئے جائیں ترقیاتی کاموں کے لئے گلیوں اور نالیوں میں ٹف ٹائل لگوانے کے لئے جاری کئے جائیں۔ بوائز ڈگری کالج کی باؤنڈری وال نہ ہے اور ہاکی گراونڈ کا لیول 3 فٹ ڈاؤن ہے اس کا لیول اپ کیا جائے اس سے کھیل کو فروغ ملے گا۔ ڈسکہ سٹی میں صرف ایک گرلز کالج ہے مزید ایک گرلز کالج بنایا جائے۔ ڈسکہ میں آج تک کوئی رہائشی سکیم نہ بنائی گئی ہے آشیانہ ہاؤسنگ طرز کی سکیم متوسط اور غریب طبقہ بے گھر لوگوں کے لئے بنائی جائے۔ ویلج آدم کے چیمہ، ویلج متر انوالی، ویلج تلہاڑہ، ویلج گلوٹیاں کلاں میں گرلز کالج بنائے جائیں تاکہ بچیاں تعلیم حاصل کر سکیں۔ ڈسکہ کا علاقہ ایک سیلابی اور بارشوں کے پانی کے نکاس کے لئے ویلج کوٹلی خانوں، ویلج ملیانوالہ، ویلج کوٹلی کپتہ، ویلج راجہ گھمان میں in-lets بنائے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈسکہ کے پانی کے نکاس کے لئے چوک چیمہ متیال ڈسکہ سے لے کر نہر کے جنوبی کنارے کے ساتھ ساتھ ایک سیم نالی بنائی جائے تاکہ راجہ گھمان والی سیم نالی میں پانی ڈالا جا سکے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ برسات میں نالہ Aik سے آنے والے سیلابی پانی سے شہر اور گردونواح کے گاؤں بمبانوالہ ،آدم کے چیمہ، مترانوالی کی اراضی کو بچانے کے لئے آدم کے چیمہ سے لے کر ملیانوالہ سائفن تک ایک سیم نالی بنائی جائے تاکہ زرعی اراضی کو بچایا جاسکے ۔پی پی۔130 میں سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی جائے۔

1۔ سڑک جو کہ نندی پور سے گوئند تک آتی ہے۔
2۔ سڑک جو کہ پل نہر جنڈوساھی سے بھکڑیوالی آتی ہے۔
3۔ سڑک ویلج رنجھائی سے براستہ برج چیمہ گوئند کے تک جاتی ہے۔
4۔ سڑک گلوٹیاں موڑ سے براستہ برج آرائیاں پل نہر جنڈوساھی۔
5۔ سڑک اڈاآدم کے چیمہ سے براستہ وسن کے شمہ چیمہ اور بھلر تک۔
6۔ سڑک جو کہ سوھاون سٹاپ ڈسکہ سے ویلج لودھے تک جاتی ہے۔
7۔ سڑک جو مترانوالی سے رچنایونیورسٹی تک جاتی ہے۔
8۔ سڑک جو بھاڑیوالہ سے ویلج جوڈہ تک جاتی ہے اور مندرجہ ذیل نئی سڑکیں بنائی جائیں۔

1۔ اوٹھیاں چیک پوسٹ سے براستہ بھڈوکے، گلوٹیاں کلاں صابوسراپل نہر راجہ گھمان تک۔
2۔ ایک سڑک ھیڈ بمبانوالہ سے نندی پور تک نہر کی مشرقی پٹڑی تعمیر نئے سرے سے تاکہ کھیت سے منڈی تک رسائی ہو carpeted road بنائی جائے۔ جنرل بس سٹینڈ ڈسکہ کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے۔ڈسکہ سٹی کے اندر لاری اڈا سے بوائز ڈگری کالج سٹاپ جرسی بیرئیر ختم کر کے گرین بیلٹ بنائی جائے۔ڈسکہ میں میونسپل کمیٹی کی اپنی کوئی عمارت نہ ہے گزارش ہے کہ میونسپل کمیٹی کی اپنی بلڈنگ کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ نئے بلدیاتی نظام کو کامیابی سے چلایا جاسکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 4۔اپریل دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

سوموار،4۔اپریل2016

(یوم الاثنین،25۔جمادی الثانی1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20:شمارہ 4

183

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

185

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار،4۔اپریل2016

(یوم الاثنین،25۔جمادی الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر15منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ
عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِٱلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥٓۚ أَلَيۡسَ فِى جَهَنَّمَ
مَثۡوًى لِّلۡكَـٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَٱلَّذِينَ جَـٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ
وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿٦٩﴾

سُوْرَۃُ العَنکبوت آیات68تا69

اوراس سے ظالم کون جواللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یاجب حق بات اُس کے پاس آئے تواس کی تکذیب کرے۔کیاکافروں کاٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟(68)اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کوضرور اپنے رستے دکھادیں گے اوراللہ تونیکوکاروں کے ساتھ ہے(69)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہم سُوئے حشر چلیں گے شہ ابرار کے ساتھ
قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ
رہ گئے منزلِ سدرہ پہ پہنچ کر جبریل
چل نہیں سکتا فرشتہ تیری رفتار کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر درودیوار کے ساتھ
پُل سے مجھ سا بھی گنہگار گزر جائے گا
ہوگی سرکار کی رحمت جو گنہگار کے ساتھ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز!تشریف رکھیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 2681 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر نجمہ افضل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!ڈاکٹر نجمہ افضل،ایم پی اے کی والدہ ماجدہ وفات پا گئی ہیں اُن کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی،دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر نجمہ افضل،ایم پی اے کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2821 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1177 محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1178 بھی محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 1754 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1754: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن بیورو انگوری باغ شالامار ٹاؤن لاہور میں کل کتنے ملازمین ہیں ان کی سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان ملازمین کو میرٹ پر رکھا گیا؟

(ج) متذکرہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کی تنخواہ کے لئے 13-2012 میں کتنا بجٹ رکھا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں کل 328 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی سکیل وار تفصیل کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں ملازمین کو میرٹ پر رکھا گیا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کی تنخواہ کے لئے اکیس کروڑ چھہتر لاکھ انسٹھ ہزار روپے کا بجٹ جاری ہوا تھا اور اسی مد میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے سات کروڑ چورانوے لاکھ اٹھاون ہزار چار سو انیس روپے خرچ کئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں ملازمین کو میرٹ پر رکھا گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ میرٹ کا کیا معیار ہے اور کس procedure کے تحت ان کی appointments ہوتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! گریڈ 16 and above کی appointments پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہیں اور گریڈ 16 سے نیچے کی اسامیوں کے لئے NTS کے ذریعے ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور اس کے مطابق میرٹ پر recruitment کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 328 ملازمین وہاں پر اس وقت کام کر رہے ہیں۔ میں ان سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ ایک ادارے کے لئے بڑی تعداد میں جو ملازمین رکھے ہوئے ہیں، ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا تتمہ دے دیا ہے اس کے مطابق آپ دیکھ لیں کہ وہ کیا کام کرتے ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس ضمیمہ میں ان کی ذمہ داریاں define نہیں کی گئیں۔

جناب سپیکر: سب کی ذمہ داریوں کے بارے میں آپ نے کہا ہوتا تو وہ ضرور آپ کو بتاتے۔ آپ کوئی particular چیز نہ پوچھیں تو وہ کیسے آپ کو جواب دیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جو گریڈ بتائے ہیں ان کے حساب سے ان کو کیا کیا ذمہ داریاں دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: ہر ایک کی علیحدہ ذمہ داری ہو گی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ ملازمین کی ذمہ داریوں کے متعلق پوچھ رہی ہیں ان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تفصیل میں یہ ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا ایک ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے، ایک چیئرپرسن ہوتی ہے، اس کی عدالتیں ہوتی ہیں جس میں کچھ ملازمین کام کرتے ہیں، response units کے انچارج ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی مختلف ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کی تنخواہ کے لئے 21 کروڑ 76 لاکھ 59 ہزار روپے کا بجٹ جاری ہوا تھا اور اسی مد میں سے 7 کروڑ 94 لاکھ 58 ہزار 419 روپے خرچ کئے گئے۔ اگر تنخواہ کے لئے اتنا بجٹ جاری ہوا ہے تو یہ difference کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ difference اس لئے ہے کہ تنخواہ approved strength کے مطابق ملتی ہے اور جو اسامیاں vacant ہوتی ہیں تو financial year کے close ہونے پر ان کی تنخواہ surrender کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر وہ latest position پوچھیں گی تو پھر آپ کیا بتائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں latest position بتا سکتا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! 21 کروڑ اور 7 کروڑ روپے میں بہت زیادہ difference ہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ اپنی demand نہیں دیتا کہ ہمارے پاس اتنے ملازمین ہیں اس لئے صرف اتنے ملازمین کی تنخواہ ہی جاری کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی کل 649 ملازمین کی strength ہے لیکن اُس وقت 328 ملازمین تھے اور باقی اسامیاں خالی تھیں۔ پچھلے سال 124 ملازمین مزید بھرتی کئے ہیں جس سے یہ تعداد 452 ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ تنخواہ 649 ملازمین کی آئی تھی اور کام 328 ملازمین کر رہے تھے اس لئے saving ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تھانہ باغبانپورہ میں ڈکیتی کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*1756: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) باغبانپورہ لاہور تھانہ میں 13-2012 میں ڈکیتی کی کل کتنی وارداتوں کی ایف آئی آرز درج ہوئیں؟

(ب) مذکورہ مقدمات کے کتنے ملزم گرفتار ہوئے کتنے بیگناہ ثابت ہوئے اور کتنے ملزمان کے چالان پیش کر کے جیل بھیجا گیا؟

(ج) ڈکیتی کے ملزمان سے جو سامان برآمد ہوا کیا وہ ان کے مالکان کے سپرد کر دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) تھانہ باغبانپورہ میں سال2012 میں 2 مقدمات اور سال2013 میں ڈکیتی کے 3 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) سال2012 میں

1۔ مقدمہ نمبر12/904 مورخہ 12-06-03 بجرم 397 ت پ میں کل 5 ملزم تھے جن میں سے 2 گرفتار ہوئے اور 3 کس ملزمان کے اشتہار زیر دفعہ 87 ض ف حاصل کئے گئے۔

2۔ مقدمہ نمبر12/984 مورخہ 12-06-18 بجرم 395 ت پ میں کل 7 ملزم تھے جو تمام گرفتار ہوئے اور تمام کو چالان عدالت کر کے جیل بھجوایا گیا جبکہ سال2013 میں

1۔ مقدمہ نمبر13/12 مورخہ 13-01-27 بجرم 395 ت پ میں کل 6 ملزم تھے جن میں سے 2 ملزم گرفتار ہیں اور 4 ملزمان کے اشتہار زیر دفعہ 87 ض ف حاصل کئے گئے ہیں۔

2۔ مقدمہ نمبر13/265 مورخہ 13-03-06 بجرم 365 ت پ میں کل 4 ملزم تھے تمام ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کر کے جیل بھجوایا گیا ہے۔

3۔ مقدمہ نمبر13/571 مورخہ 13-05-18 بجرم 365 ت پ میں کل ملزم 7 کس تھے جو تاحال مقدمہ مورخہ 13-08-26 کو عدم پتا ہوا۔

(ج) سال2012 میں ڈکیتی کے 2 مقدمات میں کل مسروقہ مبلغ -/13,22,700 برآمد ہوا ہے اور تمام مال مسروقہ اصل مالکان کے سپرد کیا گیا ہے۔ سال2013 میں 2 مقدمات چالان ہوئے جن میں کل مالک مسروقہ مبلغ -/17,60,000 برآمد ہوا اور مال مسروقہ اصل مالکان کے حوالے کر دیا گیا ہے اور ایک مقدمہ عدم پتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ تھانہ باغبانپورہ میں سال 2012 میں دو مقدمات اور سال 2013 میں ڈکیتی کے تین مقدمات درج ہوئے ہیں۔ میں چونکہ اس علاقہ کی رہائشی ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ ہر سال بلکہ ہر ہفتے دو تین واقعات ہوتے ہیں تو کیا تھانے کے اوپر ایک question mark نہیں ہے کہ اتنی بڑی آبادی والے علاقے میں جہاں روزانہ ڈکیتیوں کے کئی کئی واقعات ہوتے ہیں وہاں پورے ایک سال میں دو اور دوسرے سال میں صرف تین واقعات درج ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے رپورٹ لی ہو گی جس کے مطابق ہی آپ کو جواب دیا ہو گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اُس وقت جن cases پر ایف آئی آر درج ہوئیں ان کے مطابق یہ جواب درست ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں کہہ رہی ہوں کہ ایف آئی آر صرف دو درج ہوئی ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کیونکہ وہ تو ایسا علاقہ ہے جہاں آئے دن واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو اُدھر رہتے ہیں اور شریف آدمی وہاں رہتے ہیں جو ایسا کام نہیں کرتے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ختم ہو گیا ہے آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال پر ہی ضمنی کرنا ہے۔ یہ سوال کیوں ختم ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ اگلے سوال پر کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جو وہ جواب دے رہے ہیں وہ غلط ہے۔ لاہور کے اندر ڈکیتی کی جو ratio ہے وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہاں ڈکیتی کے واقعات نہیں ہو رہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو اس پر بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! لاہور کا حقیقی ریکارڈ نکالیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے لاہور کا ریکارڈ نہیں پوچھا۔ جس علاقے کا پوچھا ہے وہ انہوں نے بتایا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جس علاقے کا انہوں نے پوچھا ہے وہاں پر روزانہ کئی سو واقعات رونما ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب آپ اگلے سوال پر جانے دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! وہ میرے سوال کا تو جواب دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!انہوں نے تو جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!میں پوچھ رہی ہوں کہ کیا یہ تھانے کی working پر ایک question mark نہیں ہے کیونکہ تھانوں میں بے تحاشا لوگ جاتے ہیں تو کیوں ان کی ایف آئی آرز رجسٹر نہیں ہوتیں، کیا اس کا notice لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ کے پاس ایسی کوئی complaint آئی ہے تو بتائیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!ایسی complaints ہیں تب ہی میں بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی particular case بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر!ایف آئی آر درج کرانا ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور اگر اُس کے ساتھ کوئی وقوعہ سرزد ہوتا ہے یا واردات ہوتی ہے تو وہ ایف آئی آر درج کرا سکتا ہے۔ایف آئی آر ایس ایچ او ہی درج کر دیتا ہے اور اگر درج نہیں کرتا تو SDPO,DPO یا اوپر کسی کے پاس شکایت کی جا سکتی ہے اور عدالت میں بھی جایا جا سکتا ہے۔ایسا نہیں ہے کہ کوئی آدمی ایف آئی آر درج کروانا چاہے اور اس کی ایف آئی آر درج نہ ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!یہ بات مان۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اس لئے next پر چلتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!کیا یہ چیز ماننے میں آتی ہے کہ اس علاقے میں پورے سال میں صرف دو واقعات ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کی بات مان رہا ہوں آپ کو بھی مان لینا چاہئے اور اگر اس میں کوئی خدشہ ہے کہ یہ غلط ہے تو پھر آپ تحریر میں کوئی چیز لائیں جس کا میں بھی نوٹس لوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!تھانہ شالامار پولیس کی کارکردگی پر یہ ایک بہت بڑا question mark ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر 2604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ٹریفک حادثات سے ہونے والی اموات و دیگر تفصیلات

*2604:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2012میں صوبہ پنجاب میں ایسے کتنے ٹریفک حادثات ہوئے جن کے نتیجے میں اموات ہوئیں اور کل کتنی اموات ہوئیں؟

(ب) ٹریفک کے ان حادثات کی تعداد اور اموات 2011کے مقابلہ میں کتنی زیادہ ہے، کیااس کی ایک وجہ ہمارے ٹرانسپورٹرز کی لاپروائی ہے ہر ماڈل کی اور ہر چلنے والی چیز کا مین روڈ پر چلنے کی اجازت ہونا بھی ہے؟

(ج) کیاحکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ سڑکات کی کیٹیگریز بناکر کیٹیگری کی سڑک کی کوالٹی اور مخصوص ٹرانسپورٹ کو مد نظر رکھ کر مخصوص ٹریفک کے علاوہ دیگر ہر طرح کی ٹریفک پر پابندی عائد کی جائے؟

(د) کیاحکومت سڑکات پر حادثات میں زخمی افراد کے لئے ابتدائی طبی امداد مہیا کرنے کے یونٹ قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) کرائم برانچ پنجاب کے اعداد و شمار سال2012کے مطابق صوبہ پنجاب میں کل2269مہلک حادثات ہوئے جن میں2718افراد جاں بحق ہوئے اور4768افراد زخمی ہوئے۔

(ب) Statistics رپورٹ کے مطابق 2011 میں صوبہ پنجاب (31 اضلاع) میں کل1634 مہلک حادثات رونما ہوئے جن میں 2092 افراد ہلاک ہوئے مقابلتاً رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار کے مطابق2012 میں رونما ہونے والے مہلک حادثات کی تعداد2011 کے مقابلہ میں کم رہی، 2012 میں 154 حادثات کم ہوئے اور اس طرح269اموات بھی کم ہوئی ہیں۔

مزید برآں یہ بات درست ہے کہ ان حادثات کی ایک وجہ ٹرانسپورٹرز/ ڈرائیورز کی غفلت، لاپروائی اور تیز رفتاری بشمول اوور لوڈنگ، ڈرائیورز کی لمبی ڈیوٹی ہے۔ تاہم ہر طرح کی ٹریفک یاہر طرح کی گاڑی شاہرات پر چلانے کی اجازت نہ ہے بلکہ جو گاڑیاں سیکرٹری ڈسٹرکٹ روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی(DRTA)اور موٹر وہیکل ایگزامینر (MVE) پاس کرتے

ہیں، صرف یہ منظور شدہ گاڑیاں ہی چلنے کی اہل ہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ڈیپارٹمنٹ کے مطابق پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام تمام سڑکات، ٹریفک کے اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے، ڈیزائن کی جاتی ہیں۔ تاہم حکومت پنجاب، محکمہ ہائی وے کے زیر غور ایسی کوئی پالیسی نہ ہے جس کے تحت سڑکات کی اقسام (Category) بنائی جائیں اور مخصوص ٹریفک کے علاوہ دیگر ہر طرح کی ٹریفک پر پابندی کی جائے۔

(د) محکمہ صحت کے مطابق حکومت پنجاب حادثات میں زخمی ہونے والے مریضوں کو تمام ضروری طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ بڑی شاہرات کے ساتھ تمام ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ایمرجنسی اور حادثات سے متاثرہ مریضوں کے لئے سہولیات موجود ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت بڑی شاہرات کے ساتھ ٹراما سنٹرز بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ جو کہ فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کے ساتھ قائم کئے جارہے ہیں۔ تاہم جہاں حادثات کی جگہ کے قریب ہسپتال موجود نہیں وہاں Rescue 1122 مریضوں کو قریبی ہسپتالوں میں پہنچانے کا بندوبست کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہر سال سڑکوں پر حادثات کی وجہ سے اموات واقع ہوتی ہیں جس پر پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہت سے حادثات محض اس لئے ہوتے ہیں کہ ڈرائیور غفلت برتتا ہے۔ ڈرائیوروں کی غفلت کے نتیجے میں ہزاروں جانیں تلف ہو جاتی ہیں تو ان ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے محکمہ کے پاس کیا قانون ہے اور اگر وہ قانون موجود ہے تو 2012 کے دوران کتنے ڈرائیوروں کو سزا ہوئی؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ سارے پنجاب کا پوچھ رہے ہیں یا particular کسی جگہ کا پوچھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر آپ گائیڈ کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بہاولپور کا بتا دیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: بنتا نہیں ہے، ویسے آپ کی مرضی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو ڈرائیور ڈرائیونگ میں غفلت برتتے ہیں ان کے خلاف ٹریفک پولیس باقاعدہ چالان کرتی ہے اور انہیں fine بھی ہوتا ہے جیسے حادثات ہوں اور ایف آئی آر درج ہوں۔ ایسے ڈرائیوروں کو عدالت سے بھی سزائیں دی جاتی ہیں کیونکہ سزائیں دینا عدالت کا کام ہے جبکہ جرمانہ کی حد تک محکمہ یعنی ٹریفک پولیس انہیں جرمانے کرتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ان سے particularly پوچھا ہے اور 2012 کا میرا سوال تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی جز بتادیں تاکہ میں بھی دیکھ سکوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ 2718 افراد جاں بحق ہوئے اور جو ڈرائیور ان حادثات کا باعث بنے ہیں، میں ان سے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ ان کے خلاف مقدمات بھی قائم ہوئے ہوں گے تو 2012 سے لے کر اب 2016 آگیا ہے تو کتنے ڈرائیوروں کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوئیں اور کتنے ڈرائیوروں کو عدالت سے سزا ہوئی، اس کے متعلق آگہی دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ تفصیل چاہتے ہیں تو یہ fresh question دے دیں میں انہیں detail provide کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے پہلے بھی جواب میں لکھا ہے اور آپ دیکھیں تو سہی پڑھیں تو سہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انہوں نے تعداد کا کہا تھا جو کہ بتا دی گئی ہے بلکہ انہوں نے 2012 کے سال کے متعلق پوچھا تھا لیکن میں آج تک ہونے والے حادثات کی تعداد بتانے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر: بتادیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ان کا ضمنی سوال ہے کہ جو سزائیں ہوئی ہیں اس کی تفصیل بتادیں۔

جناب سپیکر: پہلے تو انہوں نے پوچھا ہے کہ کتنے ٹریفک حادثات ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ٹریفک حادثات کی تفصیل تو بتادی گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ بات میرے کانوں تک کیوں نہیں پہنچی، مجھے بتائیں کہ کتنی تعداد ہے جو انہوں نے پوچھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!2012 کی تعداد انہوں نے پوچھی تھی جس کا جواب ہے کہ 2718 افراد جاں بحق ہوئے اور 3685 کے چالان ہوئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں نے 2012 کا اس لئے statistic دیا تھا کہ ہمارے ہاں بالعموم مقدمات کی طوالت اتنی ہوتی ہے اور ویسے بھی ڈرائیور مہلک حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات جب بڑی بس کے اندر حادثہ ہوتا ہے تو بیس بیس، پچیس پچیس اور پینتیس پینتیس لوگ ایک ہی حادثہ کے اندر انتقال کر جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں مقدمہ درج ہونے کی دفعہ ہے اور اس کے بعد اس کی طوالت ہے، بالعموم ہمارے ڈرائیور صاحبان جو اس طرح کی حرکت کرتے ہیں وہ تھانے کی سطح پر ہی پولیس سے "مک مکا" کر کے دوڑ جاتے ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!آپ ضمنی سوال کریں ناں تاکہ میں ان سے جواب لوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ اتنے مہلک حادثات کا باعث ڈرائیور بنتے ہیں تو ان کے خلاف کس قانون کے تحت مقدمہ درج ہوتا ہے اور کتنی سزا انہیں دی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: ایک غفلت ہے، ایک تیز رفتاری سے ہوتا ہے اور پتا نہیں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں یہی پوچھ رہا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ اتنے مہلک حادثات ہوتے ہیں جن میں آدمی فوت ہو جاتے ہیں تو قانون کی کس دفعہ کے تحت ان کے خلاف مقدمہ درج ہوتا ہے اور کتنی سزا انہیں زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!ایکسیڈنٹ کا مطلب کیا ہے، آپ بتائیں ناں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اچانک

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی،اس کا پتا کر لیتے ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!چالان مختلف دفعات کے تحت ہوتے ہیں، تیز رفتاری کا، غفلت کا اور اس طریقے سے یہ کوئی specific بتادیں تو میں اس کا صحیح جواب دے پاؤں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس حادثہ میں انسانی جان ضائع ہو جاتی ہے۔ایکسیڈنٹ میں آدمی مر جاتے ہیں تو اس میں کس دفعہ کے تحت مقدمہ درج ہوتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ کتنی سزا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!اس میں دفعہ 320 کے تحت مقدمہ درج ہوتا ہے اور سات سال تک قید کی سزا ہوتی ہے جبکہ اس کے ڈرائیونگ لائسنس کی بھی ضبطی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دفعہ 320 کے تحت ویسے مقدمہ درج نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: دفعہ 319 ہے۔(قہقہہ)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!آخری ضمنی سوال کرنا ہے اس کے بعد ہمارے بھائی قاضی احمد سعید صاحب کرنا چاہیں گے، سڑکوں پر ٹریفک حادثات ہوتے ہیں جبکہ دور دور ہسپتال ہوتے ہیں جس کی میں نے نشاندہی کی ہے اور اس کے جواب میں ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت بڑی شاہرات کے ساتھ ٹراما سنٹر بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ یہ جواب 2015-07-18 کو آیا ہے تو میں ان سے specific question پوچھنا چاہتا ہوں کہ 17-2016 کا بجٹ آنے والا ہے۔ ان کے دیئے گئے جواب کے مطابق اس بجٹ کے اندر کتنے ٹراما سنٹر حکومت پنجاب نے بڑی شاہرات کے ساتھ بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)جناب سپیکر!معزز ممبر کو میں یہ request کرنا چاہوں گا کہ ٹراما سنٹر محکمہ صحت سے متعلقہ ہیں اور محکمہ داخلہ اس کا کوئی صحیح جواب نہیں دے سکتا اس لئے محکمہ داخلہ کی بجائے محکمہ صحت سے یہ سوال کر لیں تو اس کا جواب آ جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ گیند کو slip میں کھیلنے کی کوشش کی ہے حالانکہ خود جواب دیا ہوا ہے کہ ٹراما سنٹرز جو ہیں ادارہ شاہرات کے ساتھ منسلک ہیں اور وہیں حادثات ہوتے ہیں۔ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ہم اس کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ میں نے specifically پوچھا ہے یہ منصوبہ بندی خود کر رہے ہیں اور 18-07-2015 کو جواب آیا ہے یعنی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جو تحریری جواب دیا ہے انہیں satisfy کریں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو تحریری جواب دیا گیا ہے اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے جس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ ہر سال بجٹ کی تیاری کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ محکمہ صحت نے نشاندہی کی ہے اور محکمہ صحت نے ٹراما سنٹرز کے متعلق جو بھی سفارشات ترتیب دی ہوں گی وہ بجٹ میں پیش ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ بھی ان کی سفارش کر دیں جہاں یہ چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان کے پاس جواب نہیں ہے اور نہ انہیں معلوم ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! محکمہ صحت نے ٹراما سنٹر بنانے ہیں محکمہ داخلہ نے نہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ محکمہ صحت سے متعلقہ سوال ہے لیکن پھر بھی وہ جواب دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے انہیں اور حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ اب بجٹ making میں ہے تو اس بجٹ کے اندر کوئی 10۔ٹراما سنٹرز ڈلوانے کے لئے تگ و دو کریں۔ یہ کامیاب ہوں یا ناکام لیکن محنت کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، اللہ خیر کرے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں دس سنٹر بنائیں گے یہ تو جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: کچھ تو بنائیں گے جو بھی بنا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!میں نے نہیں کہا پورا ایوان سن رہا ہے وہ سوال بھی خود ہی کر رہے ہیں جواب بھی خود دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دس ٹراما سنٹر تو اس بجٹ میں بنا دیں کوششیں تو کریں۔

جناب سپیکر:جتنے بھی بن سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ٹراما سنٹر بنانا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا mandate نہیں ہے آپ proper forum پر بات کریں۔اس ایوان میں بھی آپ بات کر سکتے ہیں، pre-budget speeches ہوتی ہیں اُن میں بھی آپ suggestion دے سکتے ہیں میں اس سلسلے میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی بجائے کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی commitment floor پر کس طرح کر لوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!انہوں نے خود اس کا جواب دیا ہوا ہے میں نے تو کوئی علیحدہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا سوال نہیں نکالا آپ اتنی سی بات کر دیں کہ ہم اس کی کوشش کریں گے۔میں مطمئن ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر:ان کے پاس تو اُس محکمے کے بقول ہے یہ آپ کے ساتھ commitment نہیں کر سکتے آپ کی مہربانی۔اگلا سوال نمبر 2618 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2822 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3126 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3431 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3432 بھی جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر 3738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:اغواء برائے تاوان سے متعلقہ تفصیلات

*3738:میاں طارق محمود:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جون2013 سے آج تک لاہور کی حدود میں جن افراد کو اغواء برائے تاوان کیا گیاان کے نام پتاجات بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو پولیس نے اغواء کاروں سے چھڑوایاان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد خود اغواء کاروں سے تاوان کی رقم کی ادائیگی کے بعد یاdeal کرکے رہاہوئے؟

(د) کیایہ درست ہے کہ لاہور کی حدود میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں حکومت ان واردات پر قابو پانے کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہراعجاز احمد اچلانہ):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو جز(د)میں انہوں نے جواب دیا ہے اس کو پڑھ کر سنادیں۔

جناب سپیکر:آپ سوال کرلیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کون سا پڑھ کر سنائیں؟

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!جز(د)کا جواب پڑھ کر سنادیں۔

جناب سپیکر:مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔آپ خود اس کو پڑھیں اُن سے کیا پڑھواتے ہیں آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!یہ ذرا پڑھیں گے تو انہیں بھی پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر:نہیں۔آپ اس ایوان کا وقت ضائع نہ کریں آپ دیکھیں اس کی تفصیل آپ کو پڑھنی چاہئے آپ ان کو کیوں کہہ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ اس پر ضمنی سوال کریں پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی حدود میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں حکومت ان وارداتوں پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ اس کا جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ جز(د) میں حکومتی لیول پر جو بھی احکامات اس قسم کی وارداتیں کو روکنے کے لئے موصول ہوتے ہیں ان پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں افسران کی طرف سے بھی دیئے گئے احکامات کی سختی سے تعمیل کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے یہ پڑھ لیا ہے تو اس پر ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے یہ پڑھنے والا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو وارداتیں ہوتی ہیں ان کو روکنے کے لئے یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ ناکافی ہے۔ گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا تھا کہ تمام لاہور کو کنٹرول کرنے کے لئے کیمرے لگائے جائیں گے اور CCTV کیمروں کے ساتھ پورے لاہور کو کنٹرول کیا جائے گا۔ اُس کا اس میں ذکر نہ ہے اور اس کے بارے میں یہ کیا کہنا چاہتے ہیں کوئی ایسا کام ہو رہا ہے جس سے کرائم کو روکا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو کیمرے لگانے والی بات ہے اُس پر کام ہو رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وہ کام کب سے شروع ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! be careful! ایوان میں آواز آجاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! safe city project جیسے میں نے پہلے کہا ہے اُس پر کام جاری ہے انشاءاللہ وہ coming financial year میں ہم complete کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!یہ میرے پاس ایک مقدمے کے جواب میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہوا ہے میں یہ پڑھتا ہوں اور اس کے بعد یہ safe city کے بارے میں جو پراجیکٹ ابھی تک راستے میں پڑا ہوا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔اس میں مختصر حالات مع طریقہ واردات ایک مسماۃ نازیہ بی بی دختر شفیع محمد سکنہ غازی روڈ نزد گجراتی ہوٹل لاہور بعمر 22 سال جو آج تک نہیں ملی وہ کہتے ہیں مدعی مقدمہ شفیع محمد نے تحریر کروایا کہ میری جواں بیٹی نازیہ بی بی عمر 22 سال کو قریب 20 سے 25 یوم قبل مسماۃ ثریا بی بی، سائرہ بی بی اور مشتاق عرف ڈمرو میرے گھر واقع غازی روڈ نزد گجراتی ہوٹل سے ملازمت کا جھانسہ دے کر ساتھ لے گئے اب صاف انکاری ہو گئے ہیں بعد میں مسماۃ ثریا بی بی اور سلطان خان جو کہ۔۔۔

جناب سپیکر:میں آپ سے ضمنی سوال کے بارے پوچھ رہا ہوں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!یہ انتہائی ضروری ہے مجھے پڑھنے دیں تاکہ آپ کو کسی کی دردناک سٹوری کا اندازہ تو ہو جائے۔

جناب سپیکر:ایوان کا اتنا وقت گزر جائے گا۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!دو منٹ لگیں گے اور جو کچھ ہو رہا ہے ان کے نالج میں تو آئے گا۔بعد مسماۃ ثریا بی بی اور سلطان خان جو کہ مشتاق کا چچا ہے نے مجھ سے میری بیٹی کو واپس دینے کے لئے مبلغ 2 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا اور دھمکی دی کہ اگر پولیس کو اطلاع دی تو تمھاری بیٹی کو گولی مار دیں گے جس پر میں نے سلطان خان اور ثریا بی بی کو مبلغ 80 ہزار روپے 20 ,plus اور 30 plus,30 کی صورت میں دیئے اور بچی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے مجھے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دینا شروع کر دی اور مزید ایک لاکھ روپے کا مطالبہ کر رہے ہیں جس پر میں نے کوٹ لکھپت پولیس کو 15 پر کال کر کے ثریا کو گرفتار کروایا جسے آصف اے ایس آئی نے میرے آنے سے پہلے ہی اُسے چھوڑ دیا ہے اور میری بیٹی کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کروا رہے ہیں۔مجھے کوئی شک ہے کہ انہوں نے میری بیٹی کو قتل کروا دیا ہے آگے ڈیمانڈ کتنی ہے؟اس کی دو لاکھ روپے ہے۔کتنا تاوان ادا کیا ہے؟20 ہزار روپے۔گرفتار ملزمان کتنے ہیں؟چھ۔آگے نامکمل چالان ہے۔آج تک مدعی بے چارے کی بیٹی برآمد نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر:میاں صاحب آپ کیا کر رہے ہیں؟یہ ٹھیک بات نہیں ہے آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!جب ہم نے ایک safe city بنانے کا منصوبہ شروع کیا ہوا ہے تو میرا ان سے یہ سوال ہے کہ یہ کب سے شروع ہے اور کب تک مکمل ہو گا؟میں نے کوئی غلط سوال کیا ہے اگر آپ کو غلط لگتا ہے تو مجھے بتادیں یہ سارا ایوان سن رہا ہے یہ کتنی بیٹیاں اور عورتیں اور بچے چلے گئے ہیں جو واپس نہیں آئے یہ آپ اگر آرام سے پڑھیں گے تو آپ کو علم ہو جائے گا۔ میری بات بالکل ٹھیک ہے اور سوال سب سے اہم ہے اس صوبے کے لحاظ سے انہوں نے اگر safe city کا کام شروع کیا ہوا ہے تو اس کی progress بتادیں؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ لاہور میں کرائم کو روکنے کے لئے command and control centre قائم کیا جارہا ہے کیمرے لگائے جارہے ہیں اور coming financial year میں ہم انشاءاللہ وہ complete کرلیں گے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!ایک کیمرا دکھادیں کہ فلاں جگہ پر لگا ہوا ہے اور وہ کنٹرول ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر:یہ آپ بھی ذرا باہر جاکر دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!جو کیمرے نصب ہو چکے ہیں میں اُن کی تفصیل ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ تشریف رکھیں میاں رفیق صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے تھے۔ جی، میاں رفیق صاحب سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!سوال نمبر 3954 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کھیتوں سے شوگر ملز تک گنا پہنچانے والی ٹرالیوں سے پیدا ہونے والے مسائل

*3954:الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنے کے موسم میں اکثر گنا کھیتوں سے شوگر ملز تک بذریعہ ٹریکٹر ٹرالی لایا جاتا ہے ٹریکٹر ٹرالی مالکان زیادہ کرایہ حاصل کرنے کے لالچ میں اوور لوڈنگ کرتے ہیں جس سے جتنا بوجھ ٹرالی برداشت نہیں کرتی اور نتیجہ ٹرالیاں راستے میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں گنا روڈز پر رکھ دیا جاتا ہے اور ٹریفک جام ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹرالیوں والے بیک بتیوں کی موجودگی کا اہتمام نہیں کرتے دھند اور اندھیرے کی وجہ سے پیچھے والی گاڑیاں حادثات کا شکار ہو جاتی ہیں کیا اس کی روک تھام کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹرالیوں کا سائز اور گنّا لوڈ کرنے کے لئے کوئی ضابطہ وضع کرے گی، کیا یہ ممکن ہے کہ ٹرالی کی باڈی کے باہر اینگل آئرن لگا کر گنّا ان کے اندر پیک کرنے کا ٹرالی والوں کو پابند کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) یہ بات درست ہے کہ گنے کے موسم میں کھیتوں سے گنا شوگر ملز تک بذریعہ ٹریکٹر، ٹرالیوں وغیرہ پر بھی لایا جاتا ہے۔ ٹریکٹر ٹرالیوں کے مالکان اپنی گاڑیوں کو اوور لوڈ کر لیتے ہیں۔ تاہم جب ایسی اوور لوڈ گاڑیاں ٹریفک پولیس کے زیر کنٹرول علاقوں سے گزرتی ہیں تو ان کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ گنا سے اوور لوڈ ٹریکٹر ٹرالیاں اکثر خراب ہو جاتی ہیں جو ٹریفک جام ہونے کا سبب بنتی ہیں تاہم ان کو فوری طور پر راستے سے ہٹا کر ٹریفک بحال کی جاتی ہے اور اگر ایسی گاڑی حرکت کرنے کے قابل نہ ہو دیگر ٹریفک کے لئے متبادل راستے کا بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ عوام الناس کو مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ٹریفک کی روانی متاثر نہ ہو۔ علاوہ ازیں گنا کرشنگ کے سیزن میں متعلقہ علاقوں میں اضافی ڈیوٹی کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔

سال2013 میں اور جنوری2014 سے 30۔ اپریل2014 تک ٹریفک پولیس پنجاب نے اپنے دائرہ اختیار میں 31 اضلاع میں (ماسوائے لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان اور

فیصل آباد جو کہ سٹی ٹریفک پولیس وارڈن سسٹم کے زیر انتظام ہیں)اوور لوڈ ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف جو کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Period	No. of Challans against overloading by tractor/trolley	Fine imposed
2013	26,660	Rs. 13,330,000
2014	9,466	Rs. 4,733,000

(ب) یہ درست ہے کہ اکثر ٹریکٹر، ٹرالیوں کے مالکان اور ڈرائیوران بیک لائٹس کا بندوبست نہیں کرتے جو حادثات کا سبب بنتی ہیں تاہم گنّے کے سیزن میں جو گاڑیاں گنّا کھیتوں سے ملوں تک ٹرانسپورٹ کرتی ہیں ان گاڑیوں کے مالکان کو شوگر مل ہائے میں جا کر بذریعہ ٹریفک ایجوکیشن خصوصی بریفنگ دی جاتی ہے کہ گاڑیوں کی بیک لائٹس درست رکھیں ریفلیکٹر بھی لگوائے جاتے ہیں اور بذریعہ تار ٹریکٹر ٹرالی کی بیک سائیڈ پر خصوصی لائٹ کا انتظام کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ دھند اور اندھیرے میں ایسی گاڑیاں حادثات کا باعث نہ بنیں۔ جو مالکان / ڈرائیوران متذکرہ بالا ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تاکہ ایسی گاڑیاں حادثات کا مؤجب نہ بنیں۔

(ج) گنا لوڈ کرنے کے لئے اور دیگر اجناس کو کھیتوں سے ملز تک اور منڈی تک لے جانے کے لئے زیادہ تر ٹریکٹر ٹرالیاں ہی استعمال کی جاتی ہیں لیکن ان ٹرالیوں کا کوئی سائز مختص نہ کیا گیا ہے ٹریکٹر ٹرالی مالکان مرضی کے مطابق باڈی میکرز سے تیار کرواتے ہیں۔ تاہم ٹریکٹر ٹرالی / ٹرالا کا سائز متعین کرنا ٹریفک پولیس کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس سلسلہ میں قانون پاس کیا جانا ضروری ہے جو کہ حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے تینوں جز کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ یہ جواب درست ہیں لیکن درستی میں بھی ایک عذر بدتر از گناہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں میرا سوال یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی sugarcane grow ہوتا ہے اور شوگر ملیں قائم ہیں اُس سے ہر طرح کی ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔ ٹریکٹر، ٹرالی کے ساتھ لوگ عموماً دو دو ٹرالیاں بھی جوڑ کر لے جاتے ہیں اور ٹرالیوں سے باہر گنّا اتنا overloaded ہوتا ہے جس سے وہ حادثات کا باعث بنتی ہیں۔ دوسرا ان کے پیچھے لمبی قطاریں لگی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر!تیسری بات جس پر عذر بدتر از گناہ ہے کہback light کے بارے میں انہیں ہدایت بھی کی جاتی ہے لیکن ہم نے کسی بھی ٹرالی پر کبھی بھیback light نہیں دیکھی ہے لہٰذاان کو پابند کیا جانا ضروری ہے۔دوسرا عذر بدتر از گناہ یہ پیش کر دیا گیا ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی قانون پاس کرے کہ وہ ٹریکٹر، ٹرالی اور ٹرالر کا سائز متعین کرے تاکہ وہ گنا ٹرالی کے اندر ہی رہے۔اس بارے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کیا فرمائیں گے ؟

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ ضمنی سوال کو جتنا آرام سے کریں گے اتنا ہی آپ کو جواب بھی آرام سے مل سکے گا۔آپ لمبی چوڑی تقریر شروع کر دیتے ہیں جس سے ایوان کے ٹائم کا بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے مہربانی فرمایا کریں اور اس کو ذرا شارٹ کیا کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ٹرک، ٹرالر یا ٹرالی کی جوbody making ہوتی ہے اسے ہوم ڈیپارٹمنٹ approve نہیں کرتا۔یہ صحیح بات ہے کہ ٹرالی کا سائز صحیح approve نہیں کیا گیا ہوتا اس لئے ہم نے یہ suggestion دی ہے کہ اس پر کوئی قانون سازی کی جائے جس سے اس کا سائز مقرر ہو سکے۔جہاں تک اس کیreflector، لائٹیں اور دوسری چیزیں ہیں جن پر ٹریفک پولیس ایکشن لے سکتی ہے یا چالان کرتی ہے اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جو میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال جز(د) سے متعلق ہے۔اس کی تفصیل میاں محمد رفیق نے بیان کر دی ہے اور محکمے نےrecommend کیا ہے کہ ٹریکٹر، ٹرالی اور ٹرالر کے ڈیزائن کو designate ہونا چاہئے۔ گنّے کے سیزن میں سڑکوں پر جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ بہر حال آپ نے کہا ہے کہ لمبی بات نہ کی جائے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال 9۔جون2014 کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں آ گیا تھا،محکمے نےsuggest کیا کہ اس سلسلے میں قانون پاس کیا جانا ضروری ہے جو حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔اس سوال کے مطابق محکمہ داخلہ تو حکومت پنجاب نہیں ہے۔ چلیں، ہم یہ بات مان لیتے ہیں کہ یہ حکومت پنجاب نہیں ہے اور انہوں نے متوجہ بھی کر دیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے اس ضمن میں قانون پاس کروانے کے لئے محکمہ قانون سے بات کی ہے ؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سوال اسمبلی floor پر پیش ہونے سے قبل اس کو کہیں publish کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی جگہ پر display کیا جا سکتا ہے اس لئے ہم نے محکمے کو نہیں لکھا کہ جب یہ سوال اور اس کا جواب اسمبلی میں آ جائے گا پھر ہم ڈیپارٹمنٹ کو لکھ دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماشاء اللہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سمجھدار ہو گئے ہیں۔ چلیں، یہ بتا دیں کہ اب یہ سوال اسمبلی کے floor پر آ گیا ہے کیا اب یہ اس حوالے سے محکمہ قانون کو لکھیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہمارا ڈیپارٹمنٹ آج ہی لکھ دے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! زندہ باد، بہت پھرتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4152 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ ٹرالی کی ساخت کے متعلق آرڈیننس آ چکا ہے اور اس پر قانون سازی کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کو پتا نہیں تھا اب پرچی آئی ہے تو انہوں نے بتایا ہے۔

جناب سپیکر: معلومات حاصل کرنا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ جی، چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 4185 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ کے ماڈل پولیس سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4185: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے ماڈل پولیس سٹیشن ہیں اور ان کو کب ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دیا گیا؟

(ب) مذکورہ پولیس سٹیشن کے اشتہاری اور مفرور ملزمان کے نام اور پتا سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ کے کن پولیس سٹیشن کو مستقبل قریب میں ماڈل پولیس سٹیشن میں شامل کر لیا جائے گا؟

(د) کسی بھی تھانے کو ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دینے کا معیار کیا ہے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) سٹی پولیس آفیسر گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں تین ماڈل پولیس سٹیشن ہیں۔

1۔ تھانہ ماڈل ٹاؤن

2۔ تھانہ کینٹ

3۔ تھانہ صدر کامونکی، تھانہ ماڈل ٹاؤن کو16۔نومبر2012، تھانہ کینٹ کو16۔نومبر2012 اور تھانہ صدر کامونکی کو7۔اکتوبر2009 کو ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دیا گیا۔

(ب) سٹی پولیس گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ پولیس کے اشتہاری اور مفرور ملزمان کے نام اور پتا کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تھانہ وار تعداد حسب ذیل ہے:

تھانہ صدر کامونکی	=	215
تھانہ کینٹ	=	452
تھانہ ماڈل ٹاؤن	=	702

(ج) سٹی پولیس آفیسر گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق مستقبل قریب میں تھانہ پیپلز کالونی، سیٹلائٹ ٹاؤن، کوتوالی، علی پور چٹھہ اور گکھڑ منڈی کو ماڈل پولیس سٹیشن میں شامل کر لیا جائے گا۔

(د) ڈی آئی جی (پی ایچ پی) کی رپورٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی زیر صدارت پراجیکٹ ڈائریکٹر ماڈل پولیس سٹیشن کو کمیٹی برائے قیام ماڈل پولیس سٹیشن کے اجلاس میں فیز۔I کے 51 ماڈل پولیس سٹیشن اور فیزII کے 49 کو ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دیا گیا جس کا معیار ذیل ہے:

I. ایسے پولیس سٹیشن جو شہری علاقوں میں واقع ہیں انہیں ترجیح دی جائے گی۔
II. شہری علاقوں میں واقع ایسے پولیس سٹیشن جن کی عمارت نئی ہو انہیں ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے ماڈل سٹیشن ہیں اور ان کو کب ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دیا گیا ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ میں تین ماڈل پولیس سٹیشن ہیں۔ اس میں ماڈل ٹاؤن، کینٹ اور صدر کامونکی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان تھانوں کو ماڈل پولیس سٹیشن بنانے کے کیا اغراض و مقاصد تھے اور وہ پورے ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جہاں پر بھی ماڈل پولیس سٹیشن بنائے گئے ہیں ان کے اغراض و مقاصد یہ تھے کہ تھانے کی بلڈنگ کو بہتر بنایا جائے، لوگوں کے بیٹھنے کے لئے proper waiting room بنایا جائے۔ اس کے علاوہ فیکس اور latest equipments فراہم کئے جائیں۔ ہمارے اغراض و مقاصد یہی تھے کہ شہریوں کو بہتر سہولت مہیا کی جائے، انہیں بہتر طریقے سے treat کیا جائے اور ان ماڈل پولیس سٹیشنوں پر یہ مقصد حل ہو رہا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! کیا صرف یہ اغراض و مقاصد تھے کہ بہترین بلڈنگ بنا دی جائے اور بیٹھنے کے لئے جگہ دے دی جائے جو مجرمان declare ہو چکے ہیں ان کو پکڑنے کے سلسلے میں انہوں نے کیا کردار ادا کیا ہے؟ سوال کے جواب میں جو اشتہاری مجرمان کی تفصیل دی ہے ان میں تھانہ صدر کامونکی میں 215، تھانہ کینٹ میں 452 اور تھانہ ماڈل ٹاؤن میں 702 اشتہاری مجرمان ہیں۔ ایک اشتہاری مجرم علاقے کا سکون و چین برباد کر کے رکھ دیتا ہے اور یہ تین تھانوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ چودھری اختر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں ان کے بھائی کے قاتل بھی اشتہاری مجرمان ہیں ان کی وجہ سے سارے شہر کا سکون برباد ہے۔ یہ ہزاروں کی تعداد میں ہے اس لئے ماڈل تھانے بنانے کے اغراض و مقاصد پورے ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ماڈل تھانہ ہو یا کوئی عام تھانہ ہو اشتہاریوں کے متعلق، مجرمان کے متعلق اور کرائم کے متعلق ان کے کام ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ

نہیں ہے کہ ماڈل تھانوں میں کرائم پیشہ لوگوں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے اور عام تھانوں میں نہیں ہوتی۔انہوں نے تو ماڈل تھانوں میں مزید سہولیات کے حوالے سے سوال کیا تھااس کا جواب دیا ہے اور جو ماڈل تھانے ہیں وہ ماڈل ٹاؤن، کینٹ اور صدر کا مونکی ہیں۔ میں 2012 سے اب تک سال وار crime figure بتاؤں گا تو آپ اس سے اندازہ لگا سکیں گے کہ وہاں پر بہتری آ رہی ہے۔ ماڈل ٹاؤن تھانہ میں 2012 میں crime figure 1217 تھا،2013 میں 1225 تھا،2014 میں 1211 تھا، 2015 میں 1169 اور 2016 میں 179 تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ تھی کہ شہریوں کو ماڈل تھانے بنانے سے کیا فائدہ پہنچا ہے؟ شہروں کو تھانوں کی اچھی بلڈنگ بنانے سے کوئی سروکار نہیں ہے، شہریوں کو تو جان و مال کا تحفظ چاہئے اور جان و مال کا تحفظ صرف اسی صورت ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر ملزمان اور مجرمان کے خلاف بروقت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے جو اشتہاری ملزمان کی فہرست دی ہے تو یہ ان کو کب تک گرفتار کر لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے سپیشل ٹیمیں بنائی گئی ہیں، وہ مختلف جگہوں پر ریڈ کر رہی ہیں اور اشتہاریوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھنا ہے کہ ہمارے بھائی رانا شمشاد قتل ہو گئے تھے اور ان کا کیس بھی انہی ماڈل تھانے میں درج ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس بارے میں توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا ہوا ہے اس کا جواب آئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں جن کا سوال ہے ان کو بات کرنے دیں۔ میرے خیال میں اس پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 4186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سال 2012 میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*4186: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں جنوری2012 سے آج تک اغواء برائے تاوان کی کتنی وارداتیں ہوئیں، تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان وارداتوں میں اغواء کئے گئے کتنے معنویوں کو بحفاظت بازیاب کرالیا گیااور کتنے معنویوں کو جان سے مار دیا گیا؟

(ج) مذکورہ وارداتوں میں ملوث ملزمان کو پکڑنے اور معنویوں کو رہاکرانے کے لئے کتنے پولیس اہلکاران کوانعامات سے نوازا گیا،نام،عہدہ اورانعامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں جنوری2012 سے آج تک اغواء برائے تاوان کی 19 وارداتیں ہوئیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

تھانہ	مقدمات اغواء برائے تاوان
کھیالی	1
سول لائن	3
نوشہرہ ورکاں	1
اروپ	1
سٹی وزیرآباد	1
صدر کامونکی	3
سیٹلائٹ ٹاؤن	1
واہنڈو	1
سبزی منڈی	2
دھلے	2
صدر گوجرانوالہ	1
جناح روڈ	1
گرجاکھ	1

(ب)

بازیاب	قتل
20	04

(ج) مذکورہ وارداتوں میں ملوث ملزمان کو پکڑنے اور معنویوں کو رہاکرانے کے سلسلہ میں کسی بھی اہلکار کوانعامات سے نہ نوازا گیاہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کی جز(الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں جنوری 2012 سے آج تک اغواء برائے تاوان کی 19 وارداتیں ہوئی ہیں جن کی تفصیل انہوں نے دی ہے تو جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے معنویوں کو بازیاب کرایا گیا ہے اور کتنے قتل ہو گئے ہیں؟ اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 20 کو بازیاب کروالیا گیا ہے اور 4 افراد قتل ہو گئے تھے تو یہ وجوہات بتانا پسند فرمائیں گے کہ جو یہ 4 معنوی قتل ہو گئے تھے اور اپنی جان سے گئے ہیں تو اس میں کس جگہ پر سکیورٹی lapse ہوا تھا یا پولیس کی طرف سے صحیح طریقے سے ان مقدمات کو tackle نہیں کیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اغواء کار بعض اوقات وارثان کے ساتھ رابطے کی وجہ سے پکڑے جانے کے ڈر سے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے اغواء کیا ہے یا تاوان نہ ملنے کی وجہ سے معنوی قتل ہو جاتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری مفروضہ پر بات کر رہے ہیں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے لیکن میں تو specifically ان چار کیسوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ ان چار افراد کا جو قتل ہوا ہے اس کی وجوہات کیا تھیں اور اس کے پیچھے کون کون سے عوامل تھے کہ یہ بے چارے جان سے چلے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ڈیپارٹمنٹ سے لے کر بتا دی جائے گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ مذکورہ وارداتوں میں ملوث ملزمان کو پکڑنے اور معنویوں کو رہا کرانے کے سلسلے میں کسی بھی اہلکار کو انعامات سے نہ نوازا گیا ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری اس جواب کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں کہ یہ جواب صحیح ہے کیونکہ میں کہتا ہوں کہ ان کو انعامات سے نوازا گیا ہے۔ یہ تصدیق کر کے بتا دیں اور اگر جواب غلط ہوا تو پھر میں تحریک استحقاق لانے کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو ڈیپارٹمنٹ نے جواب جمع کرایا ہے یا دیا ہے وہ یہی ہے لیکن اگر کسی اہلکار یا آفیسر نے کوئی غلط جواب دیا ہے تو معزز ممبر اس کی نشاندہی کریں اور ڈیپارٹمنٹ اس کے خلاف ایکشن لے گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نشاندہی تو کر رہا ہوں کیونکہ یہاں ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا ہے اور یہ خود بھی بیٹھے ہیں۔ یہ آپس میں تصدیق اور تسلی کر لیں پھر اس کے بعد جواب دیں۔ یہ ایوان کو [****] نہیں بنا سکتے۔ یہ انہوں نے سوچ سمجھ کر جواب دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: [****] الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ انصاری صاحب! آپ ذرا سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے ہم مزید اسے دیکھ لیتے ہیں اور اگر اس میں کوئی ایسی بات ہے جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں تو ان کے خلاف ڈیپارٹمنٹ ایکشن لے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ تسلی کر کے ایوان کو کب بتا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، جب ان کی ٹرن آئے گی تو پھر یہ بتا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 4270 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔ ان کی request آئی تھی لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وومن پولیس سٹیشنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5160: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں وومن پولیس سٹیشن کتنے ہیں؟

(ب) کیا یہ خواتین کی تعداد کے مطابق کافی ہیں یا ان کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ج) سال2012-13 میں لاہور میں موجود وومن پولیس سٹیشنز میں کتنے مقدمات کن کن دفعات کے تحت درج ہوئے اور ان پر کیا کارروائی ہوئی؟

(د) کیا حکومت لاہور کی طرح پنجاب کے باقی شہروں میں بھی خواتین کے لئے علیٰحدہ پولیس سٹیشنز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) لاہور شہر میں صرف ایک ہی وومن پولیس سٹیشن ہے۔

(ب) خواتین کی تعداد کے مطابق وومن پولیس سٹیشن بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(ج) سال2012-13 لاہور میں موجود وومن پولیس سٹیشن میں جتنے مقدمات جن جن دفعات کے تحت درج ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال2012

نوعیت جرم	کل مقدمات	چالان	خارج	عدم پتا
اقدام قتل	2	2	-	-
ضرر	2	2	-	-
اغواء	4	2	1	1
گینگ ریپ	1	-	1	-
ریپ	7	1	6	-
489/F	9	7	2	-
متفرق کرائم	71	41	21	9
متفرق سرقہ	28	19	6	3
نقب زنی	3	1	2	-
ڈاینڈ فور جری	-	-	-	-
ٹوٹل	127	75	39	13

سال2013

نوعیت جرم	کل مقدمات	چالان	خارج	عدم پتا
اقدام قتل	-	-	-	-
ضرر	1	-	1	-
اغواء	-	-	-	-
گینگ ریپ	1	-	1	-
ریپ	1	-	1	-
489/F	4	4	-	-
متفرق کرائم	29	16	2	1

متفرق سرقہ	15	8	5	2
نقب زنی	–	–	–	–
ڈاینڈ فور جری	1	1	–	–
ٹوٹل	52	29	20	3

(د) لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں لیڈی پولیس سٹیشنز کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ضلع گوجرانوالہ اور ملتان میں لیڈی پولیس سٹیشنز کے قیام کے لئے تحرک کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ باقی اضلاع میں لیڈی پولیس سٹیشنز بنانا زیر غور نہ ہے۔کیونکہ ماضی میں بڑے شہروں میں علیٰحدہ خواتین پولیس سٹیشن کے قیام سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوئے بلکہ کارکردگی اور انتظامی مسائل میں مزید اضافہ ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تو satisfy کر کے بات ختم کر دی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ حکومت خواتین کی بڑی چمپیئن ہے۔انہوں نے مک مکا اس لئے کیا ہے کہ جب یہ بات ایوان میں آئے گی اور کچا چٹھا کھلے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں۔آپ کی بڑی مہربانی، اب ہم اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے وعدہ کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس پر بات نہیں ہو سکتی۔آپ کی بڑی مہربانی آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ آپ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سے متعلقہ تفصیلات

*5161: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے بے سہارا بچوں کو تحفظ دینے کے لئے مختلف اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ادارے بنے ہوئے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کس قسم کے بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے؟

(ج) کتنی عمر تک کے بچوں کو وہاں پر لایا جاتا ہے اور کتنی عمر تک بچے ادارے کے پاس رہ سکتے ہیں؟

(د) 13۔2012 کے دوران کتنے بچے بیورو کے پاس لائے گئے اور یہ کس قسم کے تھے، نیز کتنے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) جی یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے بے سہارا بچوں کو تحفظ دینے کے لئے مختلف اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ادارے بنے ہوئے ہیں۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں بے سہارا، گم شدہ، گھروں سے بھاگے ہوئے، بھیک مانگتے ہوئے، جسمانی / جنسی تشدد اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے۔

(ج) 15 سال کی عمر تک کے بچوں / بچیوں کو یہاں لایا جاتا ہے اور 18 سال کی عمر تک ان بچوں کو یہاں رکھا جاتا ہے۔

(د) 13-2012 کے دوران 1809 بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے اداروں میں لایا گیا اور ان میں سے 1746 بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے ذریعے ان کے والدین کے سپرد کر دیا گیا۔ ان بچوں میں گھروں سے بھاگے ہوئے، گم شدہ، بھیک مانگتے ہوئے، بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچے شامل تھے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 5332 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 5657 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: چرس، شراب فروشی کے دھندہ سے متعلقہ تفصیلات

*5657:جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ اوراس کے گردونواح میں چرس، شراب اور ہیروئن فروشی کادھنداسرعام ہورہاہے جس میں روز بروزاضافہ ہورہاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس گھناؤنے دھندے کومتعلقہ ادارے روکنے میں ناکام رہے ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ محکمانہ ایکسائزٹوبہ ٹیک سنگھ میں نارکوٹکس اور ڈرگ کے انسداد کے لئے ایک کلرک ہےاوروہ بھی دل کامریض ہے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ اس دھندے میں ملوث جرائم پیشہ افراد انتہائی طاقتور ہیں اور پولیس ان پر ہاتھ ڈالنے سے گریزاں ہے جس سے حوصلہ پاکراس دھندے میں روز بروزاضافہ ہو رہاہے؟

(ہ) کیاحکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے شہریوں کواس لعنت سے نجات دلانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر رکھتی ہے توکب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہراعجازاحمداچلانہ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کیونکہ جب بھی ایسے گھناؤنے جرم کی اطلاع موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ضلع ہذا کی پولیس نے سابقاسال میں منشیات کادھندہ کرنے والوں کے خلاف کل898 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور ان مقدمات میں56220 گرام چرس، 18463 لٹر شراب، 2884 لٹر لاھن،92 چالو بٹھی،37255 گرام ہیروئن اور 12 من 750 گرام بھکی برآمد کی۔

مزید رواں سال میں منشیات فروشوں کے خلاف کل 251 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان مقدمات میں6030 گرام ہیروئن، 24134 گرام چرس، 3478 لٹر شراب اور 25 چالو بٹھی برآمد کی گئی۔

(ج) درست نہ ہے۔ محکمہ ایکسائز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نارکوٹکس اور ڈرگ کے انسداد کے لئے جو سٹاف تعینات ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1	قمرالحسن سجاد	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	30-04-2015
2	ساجد نعیم خان	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	12-01-2010
3	محمد فاروق احمد	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	06-07-2013
4	محمد افضل	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل	25-11-1987

(د) یہ غلط ہے۔ قانون سے بڑھ کر کوئی نہ ہے، جب بھی کسی کے خلاف اس قسم کی کوئی اطلاع موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف فوراً کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) اس بابت ضلع ہذا کے تمام SDPOs اور SHOs صاحبان کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے علاقہ / حدود کے اندر منشیات فروشوں پر کڑی نگرانی رکھیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔ اس بارے میں کسی بھی قسم کی کوتائی یا لاپروائی سامنے آنے پر ذمہ داران کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(الف) میں سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اس کے گرد و نواح میں چرس، شراب اور ہیروئن فروشی کا دھندا سر عام ہو رہا ہے جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟ اور جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے کیونکہ جب بھی ایسے گھناؤنے جرم کی اطلاع موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ وہ سچ ہے جو ہم آئے روز اخباروں میں پڑھتے اور سنتے ہیں۔ ہم روزانہ سامنا کرتے ہیں اور یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ درست نہ ہے تو جو ہم دیکھتے ہیں اس کو درست مانیں یا ان کو درست مانیں؟

جناب سپیکر: جو ان کے پاس رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق انہوں نے بتا دیا ہے اور آپ کے پاس جو ہے وہ آپ بات کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہر سال اور ہر روز جو اخباروں میں رپورٹ ہوتی ہیں تو وہ indication ہے کہ یہ جرم بڑھ رہا ہے اور اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی اور یہاں یہ کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہے وہ اس لئے دیا ہے کہ وہاں یہ کام سر عام ہو رہا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سر عام نہیں ہو رہا بلکہ منشیات فروش لوگ چھپ چھپا کر کاروبار کرتے ہیں۔ان کو trace کیا جاتا ہے ان پر raid کیا جاتا ہے اور مقدمات بھی درج ہوتے ہیں۔ جواب کے جز(ب) میں منشیات فروشوں پر جو مقدمات درج کئے گئے ہیں اس کی تفصیل اس میں شامل ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ یہ دھندہ سر عام نہیں ہو رہا۔ میں تو اپنے حلقہ کے متعلق جانتا ہوں، وہ شہر جہاں میں رہتا ہوں وہاں پر اس مقصد کے لئے چوراہے معروف ہیں، جہاں پر پُڑیاں فروخت کرنے والوں کی لائنیں لگی ہوتی ہیں، درجنوں لوگ ہیروئن پی کر وہاں مدہوش پڑے ہوتے ہیں اور یہ روز کا معمول ہے۔اگر یہ سر عام نہیں ہے تو پھر سر عام کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ جز(ب) کے جواب سے واضح ہے کہ ضلع ہذا کی پولیس نے سابقہ سال میں منشیات کا دھندہ کرنے والوں کے خلاف 898 مقدمات درج کئے، ان مقدمات میں 56220 گرام چرس، 18463 لٹر شراب، 2884 لٹر لاھن، 92 چالو بٹھی، 37255 گرام ہیروئن اور 12 من 750 گرام بھکی برآمد کی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کارروائی ڈالنے کے لئے نمبر پورے کرنے کے لئے ایک بندے کا دس دفعہ چالان کر دیا جاتا ہے لیکن جو اصل مجرم ہیں جو اصل sponsor ہیں ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات سنیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! متعدد بار وہاں مقامی طور پر بھی ہم اس کی نشاندہی کرتے ہیں، جب اس طرح کے سوالات آتے ہیں تو یہ پرانی لسٹیں نکال لیتے ہیں، کوئی شخص جو وہاں سے چلا گیا ہے مر گیا ہے ان کے نام لکھ کر کارروائی ڈال دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسی کوئی نشاندہی کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں متعلقہ ڈی پی او کو متعدد مرتبہ اس بات کی نشاندہی کر چکا ہوں کہ آپ جو طریق کار اختیار کرتے ہیں وہ درست نہیں ہے آپ اصل لوگوں پر ہاتھ ڈالیں؟

جناب سپیکر: آپ ان کو مطمئن کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے اس کے مطابق متعلقہ ڈی پی او کو ہدایت کر دی جائے گی کہ ان منشیات فروشوں پر کڑی نگاہ رکھیں اور اس مکروہ دھندے کو ختم کرنے کے لئے پولیس کو مزید متحرک کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) کے متعلق میرا یہ سوال ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ایکسائز جو پولیس کے ساتھ ساتھ وہ بھی نشہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ Narcoticsاور drug کے انسداد کے لئے ایک کلرک ہے اور وہ بھی دل کا مریض ہے۔ جو تفصیل یہاں پر دی گئی ہے اس میں چار لوگ ہیں اور یہ چاروں ٹیکسیشن سے متعلق ہیں ان میں سے کوئی بھی شخص narcoticsکا کام نہیں کرتا۔ میرے سوال کے حوالے سے تو یہ جواب نہیں ہے جو یہاں پر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر !ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتا۔ یہ سوال چونکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلا گیا تھا لہٰذا ہم نے محکمہ ایکسائز سے معلومات حاصل کر کے جواب داخل کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! سوال نمبر 5659 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چائلڈ رائٹ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*5659: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے چائلڈ رائٹ سے متعلق کوئی پالیسی مرتب کی ہے اگر نہیں تو کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا حکومت ضلع لاہور میں بچوں کے حقوق کی آگاہی سے متعلقہ کسی مہم کا آغاز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو جیسے مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کب تک، تفصیل بیان کریں؟

(د) صوبہ پنجاب میں ان بچوں کے لئے کتنے ادارے ہیں اور کہاں کہاں، تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام 2004 میں ہوا، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا مقصد بے سہارا اور عدم توجہی کا شکار بچوں کو ان کے خاندانوں سے ملوانا، خاندان کے اندر رہتے ہوئے ان کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ ان سنٹروں میں بے سہارا لاوارث بچوں کو رکھا جاتا ہے جہاں پروٹیکشن فراہم کی جاتی ہے جہاں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حقوق کے لئے آزاد اور بااختیار صوبائی کمیشن برائے حقوق اطفال کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے لاہور کی سطح پر بچوں کے حقوق کی آگاہی کے سٹیمرز پی ایچ اے کے تعاون سے شہر کے اہم علاقوں مثلاً مال روڈ، ہال روڈ، لبرٹی مارکیٹ اور ڈیفنس روڈ وغیرہ پر لگوائے ہیں اور مستقبل میں اس طریق کار کو جاری رکھنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔ ارباب اختیار قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے ایم پی ایز، انٹرنیشنل این جی اوز کے وفود، سماجی شخصیات، بیوروکریٹس کو وقتاً فوقتاً ہیڈ آفس چائلڈ پروٹیکشن لاہور مدعو کیا جاتا ہے اور بچوں کے حقوق کے متعلق جامعہ آگاہی مہیا کی جاتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں پہلے ہی 500 بچوں اور بچیوں کے لئے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا ادارہ قائم ہے جہاں اس وقت 250 کے قریب بچے اور بچیاں رہ رہی ہیں۔ فی الحال حکومت ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو جیسا ادارہ لاہور میں بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی، سیالکوٹ میں ادارے موجود ہیں۔ ضلع رحیم یار خان میں بلڈنگ کی تعمیر جاری ہے جبکہ بہاولپور اور ساہیوال میں بیورو کو سرکاری زمین الاٹ کی جاچکی ہے۔

i. لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا ادارہ انگوری باغ سکیم شالامار لنک روڈ پر واقع ہے۔

ii. گوجرانوالہ میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا ادارہ اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس واقع ہے۔
iii. سیالکوٹ حسن پورہ میانہ پورہ مشرقی کیپٹل روڈ واقع ہے۔
iv. فیصل آباد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو P-AA ویلی رضا ٹاؤن نزد پل نہر RB/204 واقع ہے۔
v. ملتان چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو A-12/444 سورج میانی روڈ نزد چونگی نمبر 1 واقع ہے۔
vi. راولپنڈی چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کوٹھاں کلاں سردار سٹریٹ ایوب پارک نزد اٹک آئل ریفائنری واقع ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا حکومت نے چائلڈ رائٹ سے متعلق کوئی پالیسی مرتب کی ہے اگر نہیں تو کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بیان کریں؟ جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حقوق کے لئے آزاد اور بااختیار صوبائی کمیشن برائے حقوق اطفال کے لئے کام کر رہا ہے۔ میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کام کب شروع ہوا ہے اس پر اب تک کیا اقدامات ہوئے ہیں اور کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور صوبائی کمیشن کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دسمبر 2015 میں ایک کمیٹی بنائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی تھی اس نے کچھ سفارشات مرتب کی ہیں اس کے مطابق یہ ایک بااختیار ادارہ بنا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا ضمنی سوال۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں اب تک کتنی میٹنگیں ہو چکی ہیں اور کمیٹی کی جو سفارشات ہیں کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی detail فراہم کر سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! سفارشات کی کاپی میں معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

ڈاکٹر عالیہ آ فتاب:جناب سپیکر!اسی سوال کے جز(د)میں پوچھا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ان بچوں کے لئے کتنے ادارے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بیان کریں؟جس میں ان کا جواب آیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی، سیالکوٹ میں ادارے موجود ہیں۔ ضلع رحیم یار خان میں بلڈنگ کی تعمیر جاری ہے جبکہ بہاولپور اور ساہیوال میں بیورو کو سرکاری زمین الاٹ کی جا چکی ہے۔ میرا اب ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں بلڈنگ کی تعمیر کا کام کہاں تک پہنچا ہے اور یہ بلڈنگ کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی،اس کے علاوہ ساہیوال میں جو زمین الاٹ کی جا رہی ہے اس کی بلڈنگ کے لئے کوئی کام شروع ہوا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ضلع رحیم یار خان میں جس بلڈنگ کا ذکر کیا ہے وہ مکمل ہونے والی ہے اور اسی financial year میں مکمل ہو جائے گی۔ بہاولپور اور ساہیوال میں بھی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال بھی ڈاکٹر عالیہ آ فتاب کا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آ فتاب:جناب سپیکر!سوال نمبر5664 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بچوں پر جنسی تشدد سے متعلقہ تفصیلات

*5664:ڈاکٹر عالیہ آ فتاب:کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت بچوں پر جنسی تشدد کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا حکومت نے ابھی تک بچوں پر جنسی تشدد سے متعلقہ کسی مہم کا آغاز کیا ہے؟

(ج) جو بچے جنسی تشدد کا شکار ہوئے ہیں حکومت نے ان کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو جنسی تشدد کا شکار بچوں کو پروٹیکشن فراہم کرتی ہے اور Punjab Destitute & Neglected Children Act 2007 کی دفعہ 40 جنسی تشدد کے شکار بچوں کو پروٹیکشن فراہم کرتی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال اور جرمانہ -/50,000 روپے ہے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے آزاد اور بااختیار صوبائی کمیشن برائے حقوق اطفال کے لئے کام کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کی سطح پر بچوں کے حقوق کی آگاہی کی ورکشاپ کرواتی ہے۔ مختلف اوقات میں بچوں کے حقوق کی آگاہی کی تشہیر کی جاتی ہے اور تمام سطح پر بچوں کے حقوق کی آگاہی کی جاتی ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو جنسی تشدد کے شکار بچوں کو پروٹیکشن فراہم کرتی ہے اور Punjab Destitute & Neglected Children Act 2007 کی دفعہ 40 جنسی تشدد کے شکار بچوں کو پروٹیکشن فراہم کرتی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال اور جرمانہ -/50,000 روپے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت نے ابھی تک بچوں پر جنسی تشدد سے متعلقہ کسی مہم کا آغاز کیا ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں! چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کی سطح پر بچوں کے حقوق کی آگاہی کی ورکشاپ کرواتی ہے۔ مختلف اوقات میں بچوں کے حقوق کی اگاہی کی تشہیر کی جاتی ہے اور تمام سطح پر بچوں کے حقوق کی آگاہی کی جاتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ ورکشاپ کب ہوتی ہے اور اس میں کس قسم کے topics cover کئے جاتے ہیں کون ان میں شامل ہوتا ہے اور کون ان کو lead کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر محترمہ جواب کا جز(ب) پڑھ لیں تو ان کو اس کا جواب مل جائے گا۔ پھر بھی میں عرض کر دیتا ہوں یہ ورکشاپس مختلف مواقع پر کرائی جاتی ہیں، چلڈرن ڈے پر کرائی جاتی ہے، مدر ڈے پر کرائی جاتی ہے اور مختلف اوقات میں کروائی جاتی

ہیں۔اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر آگاہی پروگرام بھی کروایا جاتا ہے ہورڈنگز اور بینرز وغیرہ بھی لگائے جاتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر! چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو ایک مکمل بااختیار ادارے کے طور پر پنجاب کے اندر introduce کروایا گیا تھا لیکن آج تک ہم وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکے۔آج بھی اگر لاہور کے اندر ہم چوکوں، ٹریفک سگنلز پر دیکھیں اور ابھی میں صرف لاہور کی بات کر رہی ہوں پورے پنجاب کی تو بات ہی الگ ہے۔جب ہم ان سگنلز سے گاڑیوں پر گزرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ بچے کس طرح سے بھیک مانگ رہے ہیں۔چائلڈ پروٹیکشن والے ان بچوں کو اٹھا کر ضرور لے جاتے ہیں لیکن جب ان بچوں کو ان کی فیملیز کے حوالے کیا جاتا ہے تو بچے دوبارہ انہی سگنلز پر یا کسی اور سگنل پر بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے جاننا چاہیں گی کہ حکومت ادارے کی کارکردگی کو کس طرح سے چیک کر رہی ہے یا آپ نے اس ادارے میں جو لوگ بھرتی کئے ہوئے ہیں ان کی کارکردگی کو آپ کیسے چیک کرتے ہیں اس کا کیا پیمانہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر! بیورو بچوں کو rescue کرتا ہے اس کے بعد عدالت میں پیش کرتا ہے عدالت انہیں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی تحویل میں دیتی ہے۔ادارہ parents اور ان کے بچوں کو بھی trace کرتا ہے اگر ان کے parents عدالت سے رجوع کریں اور اپنے بچوں کو لے جانا چاہیں تو پھر اس سلسلے میں بیورو کچھ نہیں کر سکتا۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:.Question hour is over now جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔مہربانی شکریہ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قبائلی علاقہ جات میں بارڈر ملٹری پولیس کے پاس گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1177: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ پنجاب کے قبائلی علاقہ جات میں بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیویز کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ب) بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیویز کو گاڑیوں کے لئے پٹرول و ڈیزل اور repair کے لئے سال12۔2011 سے سال14۔2013 کے لئے کتنی کتنی رقم مختص کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

بارڈر ملٹری پولیس / بلوچ لیویز، راجن پور

نام وہیکلز	تعداد	ماڈل
ہنڈا موٹر سائیکل125-CG	17	2009-10
ٹویوٹا ہائی لکس2966-CC	10	۔ایضاً۔
ٹویوٹا ہائی لکس2500-CC	02	۔ایضاً۔
ٹویوٹا ہائی لکس3000-CC	02	۔ایضاً۔
کل تعداد	31	

بارڈر ملٹری پولیس / بلوچ لیویز، ڈی جی خان

بلوچ لیویز	
ڈالہ ڈبل کیبن4x4	5
ڈالہ سنگل کیبن4x2	6
FBمینو ہاف باڈی ٹرک	4
سوزوکی جیپ	1
مینو بس	1
پوٹھوہار جیپ	1
راکی جیپ ڈاٹسو	1
FBمینو کوسٹر	1
سوزوکی خیبر کار	1
کل تعداد	21
بارڈر ملٹری پولیس	
ڈالہ ڈبل کیبن4x4	8
ڈالہ سنگل کیبن4X2	10
پریزن وین	1

مینولبس	1
پوٹھوہار جیپ	1
کل تعداد	21

(ب)

سال	مختص برائے POL	مختص رقم برائے Repair	بارڈر ملٹری پولیس مالی سال 12-2011		
2011-12	7,90,000/-	1,00,000/-	پٹرول وڈیزل	37,00,000/-	
2012-13	12,44,000/-	1,00,000/-	مرمتی	3,50,000/-	
2013-14	12,44,000/-	1,00,000/-	مالی سال 13-2012		
			پٹرول وڈیزل	37,00,000/-	
			مرمتی	3,50,000/-	
			مالی سال 14-2013		
			پٹرول وڈیزل	47,92,000/-	
			مرمتی	4,00,000/-	
			بلوچ لیویز		
			مالی سال 12-2011		
			پٹرول وڈیزل	23,00,000/-	
			مرمتی	3,50,000/-	
			مالی سال 13-2012		
			پٹرول وڈیزل	28,00,000/-	
			مرمتی	4,00,000/-	
			مالی سال 14-2013		
			پٹرول وڈیزل	28,80,000/-	
			مرمتی	58,30,000/-	

صوبہ کے قبائلی علاقہ جات میں بارڈر ملٹری پولیس میں افسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1178: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے قبائلی علاقہ جات کون کون سے ہیں اور وہاں بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیویز اہلکار اور افسران کی تعداد کیا ہے؟

(ب) بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیویز میں کیا فرق ہے؟

(ج) بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیویز میں بھرتی اور ترقیوں کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بلوچ لیوی:

جو کہ ایمر جنسی کی صورت میں امدادی فورس ہے جس کا اپنا کوئی علاقہ نہ ہے جو بوقت ایمر جنسی / ضرورت پنجاب پولیس اور BMP کی امداد کے طور پر کام کرتی ہے۔ بلوچ لیوی کا ہیڈ کوارٹر ڈیرہ غازی خان میں ہے نیز بلوچ لیوی اہلکاران اور افسران کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	منظور شدہ نفری	حاضر نفری	کمی نفری
1)افسران	02	Nil	02
2)اہلکاران	500	157	343

بارڈر ملٹری پولیس:

کوہ سلیمان کے 6475 مربع کو میٹر علاقہ پر مشتمل ہے۔ بارڈر ملٹری پولیس انتظامی حوالے سے ٹرائبل ایریا میں پنجاب پولیس کی طرح فرائض سرانجام دیتی ہے۔ بارڈر ملٹری پولیس کا ہیڈ کوارٹر ڈیرہ غازی خان میں ہے نیز BMP اہلکاران اور افسران کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	منظور شدہ نفری	حاضر نفری	کمی نفری
1)افسران	03	02	01
2)اہلکاران	517	363	154

(ب) بلوچ لیوی:

ایک امدادی فورس (Reserve Force) ہے جو کہ بوقت ضرورت ضلعی انتظامیہ، پنجاب پولیس اور BMP کو امداد فراہم کرتی ہے۔ جبکہ بلوچ لیوی کا نہ تو اپنا کوئی تھانہ ہے اور نہ کوئی مختص علاقہ ہے۔ بلوچ لیوی کے جوان بلوچ لیوی لائن ڈیرہ غازی خان، واہوا تحصیل تونسہ اور فورٹ منرو میں تعینات رہتے ہیں۔ مزید برآں بلوچ لیوی کے جوانوں سے دوران فلڈ، ریونیو وصولی، سکواڈ ڈیوٹی، محرم / الیکشن ڈیوٹی اور ہر قسم کے آپریشن کے دوران بھی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔

بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غاری خان کے قبائلی علاقہ میں پنجاب پولیس کی طرز پر علاقہ میں امن عامہ بحال رکھنے کے امور سرانجام دیتی ہے۔ BMP کے زیر کنٹرول تھانہ جات کے ذریعے علاقہ میں جرائم کے خاتمہ اور امن وامان کی بحالی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ٹرائبل ایریا ڈیرہ غازی خان کی سرحد ملک کے دو صوبوں بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی سرحدوں سے ملتی ہے۔ BMP مابین صوبائی نقل و حمل پر بھی نظر رکھتی ہے۔

(ج) بارڈر ملٹری پولیس اور بلوچ لیوی میں بھرتی اور ترقی کے طریق کار کے لئے ترمیم شدہ ایکٹ 2007اور ترمیمی رولز2009کے ذریعہ کیا جاتا ہے جن کی کاپیاں برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔BMP/BL سروس رولز2009 کے تحت BMPمیں صرف ٹرائبل ایریا میں موجود قبائل کے افراد کو بھرتی کیا جاتا ہے لہٰذا ترقی کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بلوچ لیوی کی بھرتی میں زیادہ تر قبائلی علاقے کے لوگوں کو ہی بھرتی کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور:اغواء،ریپ کے مقدمات ودیگر تفصیلات

*2618: **محترمہ نگہت شیخ:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال2012 کے دوران ڈکیتی،گاڑی چوری،اغواء،ریپ،گینگ ریپ کے مقدمات کن کن تھانوں میں کون کون سی تاریخوں میں درج ہوئے؟

(ب) سال2012 کے دوران مذکورہ مقدمات کے کتنے ملزمان گرفتار کر کے، چالان مکمل کر کے عدالتوں میں پیش کر کے کتنے ملزمان کو سزائیں اور جرمانہ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2012 کے دوران ڈکیتی،گاڑی چوری،اغواء،ریپ،گینگ ریپ کے ذیل مقدمات مختلف تھانہ جات میں درج ہوئے جن کی تفصیل ڈویژن وار ذیل ہے:

نام ڈویژن	ڈکیتی	گاڑی چوری	اغواء	ریپ	گینگ ریپ
سٹی	38	157	15	51	03
کینٹ	38	937	649	64	04
سول لائنز	11	205	246	30	02
صدر	71	417	571	58	08
اقبال ٹاؤن	15	313	257	21	04
ماڈل ٹاؤن	25	383	157	26	03
میزان	198	2412	1895	250	24

(ب) سال2012 کے دوران ڈکیتی، گاڑی چوری، اغواء، ریپ، گینگ ریپ کے ذیل ملزمان گرفتار کر کے چالان مکمل کر کے عدالتوں میں پیش کئے گئے جن کی تفصیل ڈویژن وار درج ذیل ہے:

نام ڈویژن	کل مقدمات	گرفتار ملزمان	چالان ملزمان	سزائیں	جرمانہ
سٹی	264	182	96	–	–
کینٹ	1692	1643	1643	–	–
سول لائنز	496	232	249	–	–
صدر	1125	884	884	02	–
اقبال ٹاؤن	–	–	–	–	–
ماڈل ٹاؤن	594	298	260	30	24
میزان	4171	3239	3132	32	24

ضلع فیصل آباد: قتل کے مقدمہ جات و دیگر تفصیلات

*3126: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنے افراد قتل ہوئے، ان کے مقدمہ جات کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) ان میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں، کتنے ابھی زیر تفتیش ہیں؟

(د) جن مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں ان کو گرفتار کرنے اور زیر تفتیش مقدمہ جات کو مکمل کر کے چالان عدالتوں میں پیش کرنے کے لئے محکمہ پولیس کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری سال 2013 سے آج تک ضلع فیصل آباد میں قتل کے (562) مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں کل (620) افراد قتل ہوئے، جن میں تھانہ جات میں قتل کے مقدمات درج ہوئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں اب تک قتل کے (993) ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور (259) ملزمان مفرور ہیں جن کے نام و پتا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں (387) مقدمات کے چالان داخل عدالت کروائے جا چکے ہیں اور (117) مقدمہ جات زیر تفتیش ہیں۔

(د) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور ان کو ہدایت ہوئی ہے کہ مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں اور تفتیشی افسران کو ہدایت ہوئی ہے کہ زیر تفتیش مقدمات کو جلد از جلد حقائق کی روشنی میں یکسو کر کے رپورٹ زیر دفعہ 173 ض۔ف عدالت میں داخل کروائیں۔

ڈی جی خان: ڈکیتی، راہزنی اور مویشی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3431: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں 13-2012 کے دوران کتنے مقدمات ڈکیتی، اغواء، راہزنی، مویشی چوری کے درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں مقدمات کے اندراجات کے بعد حکومت نے برآمدگی اور گرفتاری کے سلسلہ میں جو اقدامات اٹھائے، ان تمام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ج) جو مال مسروقہ برآمد کیا گیا اس میں سے کتنا ان کے مالکان کے سپرد کیا گیا ہے، اس کی تفصیل مع کاغذات لف کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ڈی جی خان میں سال 13-2012 کے دوران ڈکیتی کے 31 اغواء کے 538، راہزنی کے 352 اور مویشی چوری کے 386 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) سال 13-2012 کے دوران درج شدہ مقدمات ڈکیتی، اغواء، راہزنی اور مویشی چوری کے نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور موٹر سائیکل سکواڈ اور پٹرولنگ کی خاطر موبائل گشت تشکیل دی گئی، پچھلے سال کی نسبت کمی ہوئی ہے۔

(ج) مال مسروقہ میں سے موٹر سائیکل 186، کاریں 16، ٹریکٹر 07 اور مال مویشی 561 برآمد کر کے حوالے مالکان ہو چکا ہے۔ کاغذات سپردداری چالان ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ڈی جی خان: اشتہاری ملزمان کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3432: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کل کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا؟

(ب) ان گرفتار کئے گئے اشتہاری ملزمان سے کل کتنا اسلحہ اور قیمتی سامان برآمد کیا گیا اور یہ سامان متعلقہ افراد کے سپرد کیا گیا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملزمان کو اب تک کیا کیا سزا دلوائی گئی، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ہمہ قسمی جرائم کے کل 6222 مجرمان اشتہاری گرفتار ہوئے۔

(ب) ضلع ہذا میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران گرفتار شدہ مجرمان اشتہاریوں سے 31 عدد کلاشنکوف، 137 عدد پسٹل، 04 رائفل 12 بور، 01 عدد، ہینڈ گرنیڈ، 01، ریپیٹر اور 624 گولیاں برآمد ہوئیں اور ان مجرمان اشتہاریوں سے 02 عدد کاریں، 65 عدد موٹر سائیکل، 06 ٹرانسفارمر، 02 پیٹر انجن، 04 عدد بھینسیں، 02 ٹیلیویژن، 18 عدد موبائل فون اور 3,39,740/- روپے نقد رقم برآمد ہوئی جو آئندہ بعد از سپرداری حوالے متعلقہ افراد ہوئیں۔

(ج) جملہ مجرمان اشتہاری جن مقدمات میں چالان عدالت ہوئے تاحال مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

صوبہ بھر میں عوامی علاقوں کو سیل کرنے سے متعلق تفصیلات

*5332: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں محکمہ داخلہ نے عوامی علاقوں کو حساس قرار دے کر عام ٹریفک کے لئے سیل کر دیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا محکمہ داخلہ کی طرف سے سیل شدہ علاقوں کے لئے باقاعدہ کوئی نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے نوٹیفکیشن فراہم کریں؟

(ج) کیا کوئی شخص، ادارہ یا تنظیم اپنی سکیورٹی کے لئے کسی عام گزرگاہ کو سیل کر سکتا ہے، اگر نہیں تو ایسے شخص ادارے یا تنظیم کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، آج تک کتنے لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ضلع چنیوٹ میں قانونی / غیر قانونی کتنے نوگو ایریا کہاں کہاں واقع ہیں اگر کوئی ایسا ایریا ہے تو کیا حکومت عوام کے وسیع تر مفاد میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت صوبہ پنجاب کی کسی بھی جگہ کو حساس قرار دے کر عام ٹریفک کے لئے سیل نہ کیا گیا ہے۔

(ب) صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت کسی بھی علاقے کو سیل نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں محکمہ داخلہ کی جانب سے کوئی نوٹیفکیشن کیا گیا ہے۔

(ج) صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت کسی شخص، ادارے یا کسی تنظیم کی جانب سے سکیورٹی کے لئے کسی عام گزرگاہ کو سیل نہ کیا گیا ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں مقامی انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے موجودہ ملکی دہشت گرد اور تھریٹ کے پیش نظر مختلف مقامات پر سیمنٹ کے زگ زیگ پوزیشن میں بلاک رکھے گئے ہیں کیونکہ چناب نگر میں جماعت احمدیہ کے حساس مقدمات موجود ہیں۔ جن کو اکثر تھریٹس موصول ہوتی رہتی ہیں ان سیمنٹ کے بیرئرز میں سے ایک مرکزی راستے اقصیٰ روڈ پر ہے۔ جہاں پولیس بھی تعینات ہوتی ہے تاہم کوئی پرائیویٹ نوگو ایریا موجود نہ ہے نہ ہی کسی تنظیم یا فرد کی جانب سے کسی شاہراہ عام کو سیل کیا گیا ہے اور نہ ہی محکمہ داخلہ کی طرف سے کوئی نوٹیفکیشن وغیرہ موصول ہوا ہے۔

اکیوٹ بزنس کالج کی انتظامیہ کا لاکھوں روپے لوٹ کر فرار ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5822: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Acute Business College گارڈن ٹاؤن لاہور کے ڈائریکٹر میاں ساجد اور کیمپس ہیڈ ثاقب اقبال سٹوڈنٹس کے ساتھ غلط بیانی کر کے اور سبز باغ دکھا کر لاکھوں روپے بٹور کر فرار ہو گئے ہیں جس سے ہزاروں سٹوڈنٹس کا مستقبل تاریک ہو گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹوڈنٹس اور ان کے والدین نے گارڈن ٹاؤن تھانہ لاہور میں ایف آئی آر درج کروائی، یہ ایف آئی آر کن کن لوگوں کے خلاف کن دفعات کے تحت درج ہوئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ بالا کالج کے دھوکا دہی سے فیسیں بٹورنے والوں سے ریکوری کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ جس کا مقدمہ نمبر 14/569 مورخہ 14-06-27 جرم 420/468/471 ت پ تھانہ گارڈن ٹاؤن بر خلاف میاں محمد سعید ،ثاقب اقبال لاہور میں درج ہوا تھا جو مورخہ 14-12-12 کو خارج ہوا۔

(ج) جس پر مقدمہ درج رجسٹر ہو کر تفتیش محمد نواز ASI/Inv کے سپرد ہوئی موقع ملاحظہ کر کے نقشہ موقع نظری بلا سکیل مرتب کیا دریافت مدعی و گواہان ہوئی دوران تفتیش 2 عدد کمپیوٹر سلپ قبضہ پولیس میں لی گئیں مورخہ 14-07-05 کو ملزمان نے اپنی عبوری ضمانت کروائی اور کمپیوٹر سلپ کی کالج سے تصدیق کروائی گئی جو کالج کی جاری شدہ ثابت نہ ہوئی مورخہ 14-07-12 کو الزام علیہان شامل تفتیش ہوئے مدعی مقدمہ کمپیوٹر سلپ کے بوگس ہونے کے بارے میں کوئی ثبوت پیش نہ کر سکا مورخہ 14-10-30 کو الزام علیہان کی عدم پیروی کی بناء پر عبوری ضمانت خارج ہو گئی مورخہ 14-10-22 کو مدعی نے اشٹام پر بیان دیا کہ وہ اپنے مقدمہ کی پیروی نہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس کا الزام علیہ سے معاملہ طے پا گیا ہے اس کا مقدمہ خارج کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہے لہٰذا حالات واقعات کی روشنی میں اور مدعی کے بیان کی روشنی میں مقدمہ ہذا مورخہ 14-11-12 کو اخراج رپورٹ مرتب ہوئی مورخہ 14-12-30 کو SDPO گارڈن ٹاؤن سرکل نے تصدیق کر دی ہے

آر پی او آفس ملتان سے متعلقہ تفصیلات

*5884: **ملک محمد علی کھوکھر**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر پی او آفس ملتان، آر پی او ہاؤس اور پولیس گیسٹ ہاؤس کی تزئین و آرائش پر مالی سال 14-2013اور 15-2014 میں کتنی رقم کون کون سی مد میں خرچ کی گئی ہے، تفصیلات علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) ضلع ملتان کے کتنے تھانہ جات اور چوکیاں بغیر عمارت یا کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں، ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں نیز ان تھانہ جات کی روزمرہ کے اخراجات کی تفصیل موجودہ مالی سال کی بتائیں۔

(ج) کیا جو رقم آر پی او آفس، آر پی او ہاؤس اور پولیس گیسٹ ہاؤسز پر خرچ کی گئی ہے وہ ان کرایہ کی عمارات یا بغیر بلڈنگ کام کرنے والے تھانوں کی عمارات کی فراہمی پر خرچ ہو سکتی تھی اگر ہاں تو پھر ایسا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے تمام کرایہ یا بغیر بلڈنگ کام کرنے والے تھانہ جات کی عمارات کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر پی او آفس ملتان اور آر پی او ہاؤس ملتان کی تزئین و آرائش کی بجائے مرمت کی مد میں سال 14-2013 کے دوران-/3,00,000 روپے خرچ کئے گئے اور سال 15-2014 کے دوران-/12,00,000 روپے موصول ہوئے جو بلڈنگ کی مرمت اور دیگر اصلاحی کاموں میں خرچ ہوئے کیونکہ ہر 2 بلڈنگز پاکستان بننے سے بھی پہلے کی تعمیر کردہ ہیں اور کافی مخدوش حالت میں ہیں۔ گیسٹ ہاؤس PM-Directive کے تحت بنوایا گیا ہے اور اس کی تعمیر محکمہ بلڈنگز نے کروائی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں سات تھانہ جات (تھانہ قطب پور، نیو ملتان، سیتل ماڑی، مظفر آباد، الپہ، بی زیڈ اور شاہ رکن عالم) اور دو چوکیاں (چوکی بلیل اور چوکی نواب پور) کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہی ہیں اور تھانہ جات و چوکیوں کے روزمرہ اخراجات کی مد میں کوئی رقم موصول نہ ہوتی ہے۔

(ج) جو رقم آر پی او آفس، آر پی او ہاؤس کی مرمت پر خرچ کی گئی ہے وہ صرف پولیس دفاتر کے لئے مختص ہوتی ہے اور دیگر عمارات کے لئے بھی فنڈ مختص اور جاری کئے جاتے ہیں جو کہ صوبائی حکومت کے متعلقہ ہے کہ وہ کس عمارت کے لئے کتنا فنڈ مہیا کرتی ہے نیز عمارت کی مرمت

کے فنڈ کے لئے الگ اور کرایہ فنڈ کے لئے الگ Head of Accounts ہوتے ہیں جن میں ضرورت کے لحاظ سے فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں۔

(د) مورخہ 11-11-2014 کے موقع پر ملتان ضلع کے تمام کرایہ جات و بغیر بلڈنگ کام کرنیوالے تھانہ جات و عمارات کی تعمیر نو کے لئے زمین کی تلاش کا حکم دیا جو کہ معاملہ کمشنر ملتان اور اس دفتر کے توسط سے بورڈ آف ریونیو پنجاب میں زمین کی منتقلی کے لئے پہنچ چکا ہے اور تخمینہ جات بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے جانے کے لئے بھجوائے جا چکے ہیں۔ فنڈز کی فراہمی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اندراج کی صورت میں کی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد میں تعینات پولیس ملازمین کی نفری سے متعلقہ تفصیلات

*6028: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں تعینات پولیس ملازمین کی عہدہ اور گریڈ وار کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے تمام کانسٹیبلان، ہیڈ کانسٹیبلان اور دیگر ملازمین سے تھانوں اور چوکیوں کے علاوہ وی آئی پی ڈیوٹی بھی لی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع میں منظور شدہ کانسٹیبلان، ہیڈ کانسٹیبلان اور دیگر ملازمین کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد بھرتی یا تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

منظور شدہ نفری	موجودہ نفری	کمی نفری
انسپکٹر گریڈ16-87	انسپکٹر-65	انسپکٹر-22
سب انسپکٹر گریڈ14-380	سب انسپکٹر-344	سب انسپکٹر-36
اسسٹنٹ سب انسپکٹر گریڈ9-701	اسسٹنٹ سب انسپکٹر-680	اسسٹنٹ سب انسپکٹر-21
ہیڈ کانسٹیبلان گریڈ7-889	ہیڈ کانسٹیبلان-873	ہیڈ کانسٹیبلان-16
کانسٹیبلان گریڈ5-6266	کانسٹیبلان-6266	کانسٹیبلان-Nil

(ب) جی ہاں!

(ج) بمطابق حکم نمبری SE-III/8452-65/II مورخہ 15۔07۔08 مجاریہ آئی جی پنجاب لاہور ضلع ہذا میں پولیس کانسٹیبلان کی بھرتی ذیل شیڈول کے مطابق شروع ہے۔

اخبار اشتہار	مورخہ 06.07.15&08.07.15
فارم تاریخ	مورخہ 08.07.15تا25.07.15
چیکنگ فارم	مورخہ 25.07.15تا30.07.15
کلیئرنس فارم	مورخہ 31.07.15
فزیکل ٹیسٹ	مورخہ 01.08.15تا07.08.15
اعتراضات کی جانچ پڑتال	مورخہ 02.08.15تا07.08.15
تحریری ٹیسٹ	مورخہ 08.08.15
NTSکوڈیٹا کی منتقلی	مورخہ 10.08.15

تحصیل چوبارہ میں فوروہیل گاڑی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*6097: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلع لیہ تحصیل چوبارہ کے ریتلے علاقہ اور تحصیل لیہ کے دریائی علاقہ میں فوروہیل گاڑی کے بغیر سفر کرنا انتہائی دشوار ہے اور اکثر ملزمان پولیس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر فرار ہو جاتے ہیں، کیا حکومت ان علاقوں میں پولیس کی بہتر کارکردگی اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ضلع لیہ کو فوروہیل ڈالا گاڑیاں دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ جو رقبہ کے لحاظ سے ضلع لیہ کا 1/2 ہے اس میں صرف ایک ہی تھانہ ہے جو 1878 میں قائم ہوا تھا لہٰذا اس کی دو چوکیاں بنائی گئی ہیں 1۔ جمال چھیری اور نمبر 2۔ شیر گڑھ؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چوکیوں کے ملازمین کھلے آسمان تلے پڑے ہیں کیا حکومت وہاں پر کوئی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ چوبارہ کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت 161 مجرمان اشتہاری بقایا ہیں جبکہ 4X4 گاڑی کی عدم دستیابی ملزمان کی گرفتاری میں مانع نہ ہے کیونکہ کافی سارے اشتہاری ملزمان کا تعلق دوسرے اضلاع سے بھی ہے جو کہ اپنا گھر باہر چھوڑ چکے ہیں ایسی گاڑیاں جناب انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں تاہم 4x4 گاڑیوں کی تھانہ چوبارہ میں

ضرورت ہے کئی ایسے دشوار گزار علاقے ہیں جہاں عام 4x4 پک اپ سفر کے قابل نہ ہیں ان گاڑیوں کے حصول پر پنجاب پولیس کی کارکردگی بہتر ہو گی اور مشکلات کم ہوں گی۔

(ب) تھانہ کی نئی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جبکہ تین پولیس پوسٹوں کے قیام کا کیس جناب انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کو بھجوایا گیا ہے ان میں سے ایک پوسٹ ہیڈ ویرٹری منظوری ہو چکی ہے جبکہ دوسری چوکیوں کی منظوری ابھی تک نہیں ہو سکی۔

(ج) پولیس پوسٹ ہیڈ ویرٹری کی تعمیر ڈیپارٹمنٹ فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں کرے گا جبکہ اس علاقے میں پنجاب ہائی وے پٹرول کی تین پوسٹیں (کپوری، نواں کوٹ اور رفیق آباد) کام کر رہی ہیں جو کہ راہگیروں اور علاقے کے لوگوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم سول ڈیفنس کے مراکز سے متعلقہ تفصیل

*6129: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سول ڈیفنس کے کل کتنے مراکز ہیں اور ان میں کل کتنی اسامیاں ہیں، نام، عہدہ اور گریڈ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے سول ڈیفنس مراکز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آلات اور گاڑیاں موجود ہیں، ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا ان مراکز میں موجود سہولیات ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو محکمہ ان کو درکار سہولیات و آلات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سول ڈیفنس کا ایک ہی ضلعی دفتر قائم ہے کل اسامیوں کی تعداد نام، عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	کل اسامیاں
1	ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس	16	01
2	بم ڈسپوزل کمانڈر	15	01
3	چیف انسٹرکٹر	14	01
4	اسسٹنٹ	14	01
5	بم ڈسپوزل ٹیکنیشن	12	01

6	سینئر کلرک	09	01
7	انسٹرکٹر گریڈII	08	02
8	جونیئر کلرک	07	01
9	ڈرائیور	04	01
10	نائب قاصد	01	01
11	چوکیدار	01	01
12	سینٹری ورکر	01	01
	کل	میزان	13

(ب) کسی ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ضلعی دفتر سول ڈیفنس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آلات اور بم ڈسپوزل کا جو سامان موجود ہے تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ کو ہدایت کی کہ وہ بم ڈسپوزل آلات اور گاڑی خرید کرنے کے لئے ضروری اقدامات کریں اور فوری طور پر بجٹ مختص کرنے کی ہدایت کی ہے۔ فنڈز فراہم ہوتے ہی آلات مہیا کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

ضلع ننکانہ صاحب: ڈکیتی وراہزنی کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیل

*6474: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں یکم جنوری2013 سے اب تک ڈکیتی وراہزنی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانہ کی حدود میں درج ہوئی ہیں؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے بے گناہ افراد قتل ہوئے ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا وارداتوں میں کتنی رقم اور دیگر کون کون سا سامان لوٹا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) درج بالا مقدمہ جات میں کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2013 سے اب تک ضلع ننکانہ صاحب کے تھانہ جات میں ڈکیتی وراہزنی کے متعلق درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

(i)	تھانہ سٹی ننکانہ صاحب24	(II)	تھانہ صدر ننکانہ صاحب93
(iii)	تھانہ وار برٹن70	(iv)	تھانہ بڑا گھر 86
(v)	تھانہ سید والہ 57	(vi)	تھانہ مانگٹانوالہ82
(vii)	تھانہ فیض آباد53	(viii)	تھانہ سٹی سانگلہ ہل26
(ix)	تھانہ صدر سانگلہ ہل68	(x)	تھانہ سٹی شاہکوٹ71
(xi)	تھانہ صدر شاہکوٹ77		

(ب) ڈکیتی وراہزنی کے مندرجہ بالا مقدمات میں کل چار افراد قتل ہوئے۔

(ج) مذکورہ بالا وارداتوں میں نقدی وزیورات، موبائل کل مالیتی 258397157 روپے لوٹا گیا۔

(د) درج بالا مقدمات میں کل 992 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ڈکیتی کے کل 49 ملزمان جبکہ راہزنی کے کل 34 ملزمان مفرور ہیں جن کی گرفتاری کے لئے کوشش جاری ہے مفرور ملزمان کے نام وپتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تھانہ جات میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*6475: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ننکانہ صاحب کے تھانہ جات میں سٹاف ان کی strength کے مطابق ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سٹاف ان کی strength کے مطابق فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تھانہ جات میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سٹاف منظوری (Sanctioned Strength) کے مطابق نہ ہے چونکہ ضلع ہذا میں اس وقت 190 کانسٹیبلان کی کمی ہے اس کمی کی وجہ سے تھانہ جات میں سٹاف ان کی strength کے مطابق نہ ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ضلع ننکانہ صاحب میں بمطابق احکامات مجاریہ منجانب آئی جی پنجاب بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جس میں

امیدواران کی جانب سے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔اگست تک فارم وصول کئے جاچکے ہیں اور بھرتی کا باقی عمل بھی مقررکردہ تاریخوں کے مطابق عمل میں لایا جائے گا۔

(ب) متعلقہ ضلع ہذا نہ ہے بلکہ متعلقہ حکومت پنجاب ہے کیونکہ کسی بھی ضلع میں پولیس کی نفری کا تعین گورنمنٹ آف دی پنجاب کرتی ہے اور ہر مالی سال میں اس کی منظوری دیتی ہے جس کو بعد میں آئی جی پنجاب متعلقہ اضلاع کو تحریری طور پر مطلع کر دیتا ہے۔

(ج) آبادی کے تناسب سے تھانہ جات میں سٹاف کی کمی ہے البتہ موجودہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے جرائم کی شرح کو کنٹرول کیا جارہا ہے۔

بہاولنگر میں تھانہ کی بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

*6511:جناب محمد نعیم انور:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر کے کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جن کی اپنی عمارات نہ ہیں اور کتنے تھانہ جات اور چوکیاں جو کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ضلع بہاولنگر کے کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جن کی عمارتیں انتہائی خستہ حالت میں ہیں اور انہیں نئی بلڈنگز کی ضرورت ہے ان کے نام بتائیں؟

(ج) ضلع بہاولنگر میں پولیس کے پاس کل کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں ہیں ان میں کتنے خراب حالت میں ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع بہاولنگر میں بوسیدہ تھانوں کی بلڈنگز کی تعمیر اور گاڑیوں اور موٹر سائیکلز کی تعداد میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں تھانہ صدر ہارون آباد کی اپنی عمارت نہ ہے اور وہ تھانہ سٹی ہارون آباد کی بارک میں کام کر رہا ہے چوکی چک دادو کی بھی عمارت نہ ہے اور وہ اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کردہ عمارت میں کام کر رہی ہے۔مزید یہ کہ ضلع ہذا میں کوئی تھانہ یا چوکی ایسی نہیں ہے جو کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں تھانہ منڈی صادق گنج، تھانہ منچن آباد، تھانہ سٹی "اے" ڈویژن بہاولنگر، تھانہ سٹی چشتیاں، تھانہ فورٹ عباس، تھانہ سٹی ہارون آباد کی عمارتیں خستہ حالت میں ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے پاس 93 گاڑیاں اور 94 موٹر سائیکلیں ہیں جن میں سے صرف ایک گاڑی خراب حالت میں ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے سال 16۔2015 کے بجٹ میں بلڈنگز کی تعمیر اور مرمت کی مد میں پولیس کو فنڈز مختص کر دیئے ہیں جو نہی محکمہ خزانہ فنڈز جاری کر دے گا بلڈنگز کی تعمیر اور مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

منشیات نوشوں کو ری ہیب سنٹر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

337: **ڈاکٹر عالیہ آ فتاب**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا لاہور داتا دربار سے منشیات استعمال کرنے والے لوگوں کو حکومت ری ہیب سنٹر میں منتقل کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت نے منشیات کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) منشیات استعمال کرنے والوں کو علاج گاہ میں کتنا عرصہ رکھا جاتا ہے اور علاج کے بعد کیا وہ ہر ماہ چیک اپ کے لئے آتے ہیں، تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) منشیات استعمال کرنے والے کسی شخص کو ری ہیب سنٹر منتقل نہ کیا گیا ہے۔

(ب) منشیات کی روک تھام کے لئے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منشیات کی روک تھام کے لئے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھرپور مہم چلائی جاتی ہے، تاہم ضلع لاہور پولیس نے سال رواں میں ذیل منشیات برآمد کیں، تفصیل ذیل ہے:

ہیروئن	239کلو134گرام
چرس	987 کلو226گرام
افیون	10کلو85گرام
شراب بوتل	22676بوتل
بھنگ	2کلو

(ج) ہسپتال ہذا میں نشے کے علاج کے لئے مریضوں کو اوسط پندرہ دنوں کے لئے رکھا جاتا ہے۔ علاج کے بعد کچھ مریض چیک اپ کے لئے ہر ماہ آتے ہیں۔

ضلع لاہور میں خواتین پولیس سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

338:ڈاکٹر عالیہ آ قتاب:کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے کتنے پولیس سٹیشن ہیں کیا حکومت مزید خواتین پولیس سٹیشن بنانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) لاہور خواتین کے موجودہ تھانے میں کتنی خواتین کام کرتی ہیں اور تھانے میں خواتین کی کون کون سی پوسٹ ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت خواتین کا ایک پولیس سٹیشن تھانہ گڑھی شاہو کی بلڈنگ میں فسٹ فلور پر کام کر رہا ہے۔ حکومت دوسرے اضلاع میں بھی خواتین کے پولیس سٹیشن قائم کرنا چاہتی ہے۔اس سلسلے میں فنڈز درکار ہیں جونہی محکمہ خزانہ سے فنڈز مختص ہو جائیں گے اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) وومن پولیس سٹیشن میں اس وقت آپریشن ونگ میں SI/1، LFC/22، HC/2 اور انوسٹی گیشن ونگ میں LFC/8، SI/1 کی نفری تعینات ہے۔ ہر دو شعبہ جات میں تعینات لیڈیز سب انسپکٹر میں سے ایک بطور سٹیشن ہاؤس آفیسر جبکہ دوسری بطور انچارج انوسٹی گیشن اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے جبکہ لیڈی کانسٹیبلان بطور نائب محرر و نائٹ محرر ڈیوٹی کرتی ہیں جبکہ دو لیڈیز بطور کمپیوٹر آپریٹر کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام نفری جنرل ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے۔

تھیٹر قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

350:قاضی احمد سعید:کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کسی بھی شہر میں نیا تھیٹر قائم کرنے کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

(ب) تحصیل صادق آباد میں قائم تھیٹروں کی تعداد کیا ہے جہاں پر سٹیج ڈرامے کروائے جارہے ہیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ پنجاب کے چھوٹے شہروں خصوصاًصادق آباد / میلسی، کہروڑپکا میں سٹیج ڈراموں کی آڑ میں عریانی اور فحاشی کا بازار گرم ہے؟

(د) کیا حکومت ذمہ داران اور ملوث سرکاری افسران اور اہلکاروں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں نیا تھیٹر قائم کرنے کی منظوری محکمہ داخلہ حکومت پنجاب لاہور جاری کرتا ہے۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں محکمہ داخلہ سے منظور شدہ ایک تھیٹر ہے مگر اس کے لائسنس کی میعاد ختم ہو چکی ہے اور ابھی تک تجدید کا عمل نہ ہوا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) کسی بھی خلاف ورزی / شکایت کا سخت نوٹس لیا جاتا ہے اور قاصران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں تھانوں اور ایس ایچ اوز سے متعلقہ تفصیلات

419: محترمہ ثریا نسیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے تھانے ہیں اور ان میں کون کون ایس ایچ او تعینات ہیں؟

(ب) تھانہ میں ایس ایچ او کون لگ سکتا ہے اور ایس ایچ او لگانے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(ج) اگر کسی کو ایس ایچ او کے متعلق شکایت ہو تو کس پولیس آفیسر سے رابطہ کرے؟

(د) 2014 میں ضلع فیصل آباد میں کتنے ایس ایچ او کے خلاف عوامی شکایات پر کارروائی کی گئی، اس کی تفصیل بیان کریں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل 40 تھانہ جات ہیں جن میں تعینات ایس ایچ اوز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انسپکٹر یا سب انسپکٹر ایس ایچ او لگ سکتا ہے اور یہ اختیار ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو ہے۔

(ج) اگر کسی کو ایس ایچ او کے متعلق شکایت ہو تو وہ متعلقہ SDPO،SP سرکلز یا CPO سے رابطہ کر سکتا ہے۔

(د) 15-2014 میں ضلع فیصل آباد میں 24 ایس ایچ اوز کے خلاف عوامی شکایات پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا میں راہزنی، ڈکیتی اور قتل کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

427: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں پچھلے چھ ماہ میں راہزنی، ڈکیتی اور قتل کی کتنی وارداتیں ہوئیں؟

(ب) کتنے مقدمات کی ایف آئی آرز درج ہوئیں اور کتنے ملزم گرفتار ہوئے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پچھلے چھ ماہ کے دوران ضلع سرگودھا میں راہزنی، ڈکیتی اور قتل کی جو وارداتیں ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

قتل	:	147
ڈکیتی	:	86
راہزنی	:	337

(ب) ان تمام مقدمات کی ایف آئی آرز درج ہو چکی ہیں۔ قتل کی وارداتوں میں ملوث ملزمان میں سے 95 کو گرفتار کیا گیا۔ ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان میں سے 107 کو گرفتار کیا گیا۔ راہزنی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان میں سے 221 کو گرفتار کیا گیا جبکہ باقی کی گرفتاری کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

پولیس افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

505: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس افسران میں RPO/DPO/SDPO/SHO کسی ایک مقام پر تعینات رہ سکتے ہیں، متعلقہ رول کے ساتھ وضاحت کی جائے نیز کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) تھانہ سول لائنز بہاولپور / تھانہ کینٹ بہاولپور میں یکم جنوری2014 سے 30۔نومبر 2014 تک کتنے ایس ایچ اوز کتنی کتنی مدت کے لئے تعینات رہے؟

(ج) لاہور میں یکم جنوری2014 سے30۔نومبر تک کتنی کتنی مدت کے لئے کون کون سے افسران CCPO لگائے گئے، اسی طرح بہاولپور میں اسی مدت کے دوران کتنی کتنی مدت کے لئے کون کون سے افسران RPO اور DPO بہاولپور ضلع اور بہاولپور ڈویژن تعینات کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پولیس آرڈر2002 کے آرٹیکل12(1) اور آرٹیکل15(2) کے مطابق PPO/CCPO/ RPO/CPO/DPO تاریخ تعیناتی سے تین سال تک ایک مقام پر تعینات رہ سکتے ہیں۔کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں پنجاب گورنمنٹ کی ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کسی افسر کی ایک مقام پر تعیناتی کا عمومی عرصہ تین سال ہے تاہم مخصوص حالات میں تین سال مکمل ہونے سے قبل افسر کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پولیس ملازمین کی تنخواہوں اور تعلیم کی بنیاد پر ترقی کا مسئلہ

531: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب پولیس اور اسلام آباد پولیس کے ملازمت کے سکیل ایک جیسے ہیں یا مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اسلام آباد پولیس کی تنخواہیں اور مراعات پنجاب پولیس سے زیادہ ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 1996 میں جن پولیس ملازمین کی تعلیم زیادہ ہوتی تھی اس کی سالانہ ترقی زیادہ لگتی تھی مثلاً کانسٹیبل کی بنیادی تعلیم میٹرک ہوتی ہے اور اگر کسی ملازم کی تعلیم ایف اے، بی اے یا ایم اے ہو تو اس کی 1996 تا 1997 میں سالانہ ترقی تعلیم کے مطابق لگتی تھی اب نظام کو کیوں ختم کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پولیس اور اسلام آباد پولیس کے ملازمت کے پے سکیل ایک جیسے ہیں۔

(ب) اسلام آباد پولیس کی تنخواہ اور پنجاب پولیس کی تنخواہ میں مندرجہ ذیل الاؤنسز کا فرق ہے:

1. اسلام آباد پولیس کی Basic Pay پنجاب پولیس سے زیادہ ہے۔
2. ہاؤس رینٹ الاؤنس پنجاب پولیس کو ہاؤس رینٹ 2005 کے سکیل پر 45 فیصد ملتا ہے جبکہ اسلام آباد پولیس کی ہاؤس رینٹ سیلنگ فکس ہے جو کہ پنجاب پولیس سے زیادہ ملتا ہے۔
3. اسلام آباد پولیس کو Basic Pay زیادہ ہونے کی وجہ سے Adhoc Relief Allowance بھی زیادہ ملتا ہے۔
4. اسلام آباد پولیس کو Federal Police Allowance بھی دیا جاتا ہے۔ اسلام آباد پولیس کی تنخواہیں اور مراعات پنجاب پولیس سے زیادہ ہیں جس کا موازنہ درج ذیل چارٹ میں دیا گیا ہے۔

Rank	Islamabad Police	Punjab Police	Difference
Constable	39461	22,658	16,803
Head Constable	44,640	23,551	21,089
ASI	46,689	24,040	22,649
SI	69,661	32,278	37,383
Inspector	83,327	39,604	43,723
DSP/ASP	103,331	55,982	47,349
SP	120,571	70,157	50,414
SSP/AIG	158,588	100,904	57,684
DIG	187,679	116,575	71,104
I.G.P	211,411	144,890	66,521

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 1996 میں پولیس کانسٹیبل کی بھرتی کے لئے تعلیم انڈر میٹرک تھی اس لئے جن ملازمین کی تعلیم زیادہ ہوتی تھی اس کو تعلیم کے مطابق سالانہ ترقی ملتی تھی مثلاً اگر کسی کانسٹیبل کی تعلیم میٹرک ہوتی تو اس کو ایک اضافی سالانہ انکریمنٹ، اگر تعلیم ایف اے ہوتی تو اس کو دو اضافی سالانہ انکریمنٹ اور بی اے پاس کو تین سالانہ انکریمنٹ دی جاتی تھی جو کہ اب پنجاب گورنمنٹ نے ختم کر دی ہے۔

تھانہ ٹی ٹی سنگھ میں مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

541: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2001 سے 2011 تک قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 2013اور2014 میں قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟
(ج) تھانہ سٹی اور صدر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2012تا2014 ڈکیتی اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئیں؟
(د) ڈکیتی کی کتنیFIRs پر کارروائی ہوئی، کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنی برآمدگی ہوئی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال2001 سے لے کر2011 تک قتل کے کل 86 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
(ب) تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال2013 میں 15 اور سال2014 میں8 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
(ج) سال2012تا2014 تک تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ اور صدر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈکیتی اور راہزنی کی کل250 وارداتیں ہوئیں۔
(د) سال2012تا2014 تک ڈکیتی کی 46،FIRs درج ہوئیں ان تمام پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔
مزید اس بابت145 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور ان سے5276020 کی برآمدگی ہوئی۔

لاہور: اختیارات کے ناجائز استعمال پر ڈی ایس پیز کے خلاف کارروائی کی تفصیل

561: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع لاہور میں سال2014 کے دوران اختیارات کے ناجائز استعمال اور مس کنڈکٹ پر کتنے ڈی ایس پیز کو تنزلی اور censure کی سزائیں دی گئیں؟
(ب) ضلع لاہور میں سال2014 کے دوران جن ڈی ایس پیز کو سزائیں ہوئیں، ان کے نام، پتا اور ان کی تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام ڈی ایس پیز جن کو سزائیں اور تنزلی ہوئی ان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی اور وہاں انہیں قصوروار ٹھہراتے ہوئے سزائیں دی گئیں؟

(د) ناجائز استعمال اور مس کنڈکٹ کرنے پر جن ڈی ایس پیز کی تنزلی اور censure کے لئے انکوائری کی گئی اس انکوائری میں کون کون شامل تھا، انکوائری کرنے والے ممبران کے نام وعہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ان کے خلاف انکوائری کب مکمل کی گئی اور کب، ان کی تنزلی اور censure کے احکامات جاری کئے گئے، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران اختیارات کے ناجائز استعمال اور مس کنڈکٹ پر ایک ڈی ایس پی کو تنزلی اور ایک ڈی ایس پی کو سنسشور کی سزا دی گئی۔

(ب)

نام	پتا/تعیناتی	سزا
ملک داؤد احمد	ڈی ایس پی، سی آئی اے، ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور	تنزلی
بابر علی	ڈی ایس پی، نولکھا سرکل، لاہور	سنسشور

(ج) درست ہے۔

(د)

1. ملک داؤد احمد، ڈی ایس پی کی انکوائری جناب سلمان چودھری، ڈی آئی جی، آر اینڈ ڈی، پنجاب نے مورخہ 2013۔07۔01 کو مکمل کی اور تنزلی کا حکم مورخہ 2014۔10۔02 کو جاری ہوا۔
2. بابر علی، ڈی ایس پی کی انکوائری جناب منیر احمد ضیاء راؤ، ڈی پی او چنیوٹ نے مورخہ 2013۔05۔07 کو مکمل کی اور سنسشور کا حکم مورخہ 2014۔09۔22 کو جاری ہوا۔

ضلع ساہیوال میں ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

586: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال 2014 میں ڈکیتی، موٹر سائیکل اور کار چوری کی کتنی وارداتیں درج ہوئیں؟

(ب) ان درج بالا وارداتوں میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے مال مسروقہ برآمد کیا گیا۔ ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز یہ کہ کتنے مقدمات میں ابھی تک ملزمان کی گرفتاری عمل میں نہ لائی گئی ہے؟

(ج) کیاحکومت ضلع ساہیوال میں تھانے وچوکیوں کو سرکاری اراضی پر منتقل کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔اس وقت کون کون سے تھانے، چوکی پرائیویٹ جگہ پر یا مقبوضہ جگہ پر قائم ہیں اگر حکومت سرکاری جگہ پر منتقل کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک۔

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال2014میں ڈکیتی کے 161 مقدمات درج ہوئے۔

موٹر سائیکل چوری کے 368 مقدمات اور کارچوری کے 68 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال2014 میں ڈکیتی کے 161 مقدمات میں 570 ملزمان گرفتار ہوئے اوران سے مال مسروقہ کل مالیتی مبلغ-/67591725روپے برآمد کیاگیا۔

ضلع ہذا میں سال2014 میں موٹر سائیکل چوری کے 368 مقدمات میں 231 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اوران سے185 موٹر سائیکل برآمدکئے گئے ہیں جن کی مالیت مبلغ -/11416700روپے ہے۔

ضلع ہذا میں سال2014 میں کارچوری کے 68 مقدمات میں 34 ملزمان کو گرفتارکیاگیا جن سے26کاریں برآمد کی گئیں جن کی مالیت مبلغ-/2679700روپے ہے۔

سال2014میں ڈکیتی کے 31 مقدمات میں جونامعلوم ملزمان ہیں کی گرفتاری بقایاہے جن کوٹریس کرنے کی کوشش جاری ہے۔

سال2014میں موٹر سائیکل چوری کے 133 مقدمات میں نامعلوم ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے جن کوٹریس کرنے کی کوشش جاری ہے۔

سال2014کارچوری کے30 مقدمات میں نامعلوم ملزمان کی گرفتاری بقایاہے جن کو گرفتار کرنے کی کوشش جاری ہے۔

(ج) جی ہاں!

مندرجہ ذیل تھانہ جات محکمہ پولیس کی بلڈنگ میں کام نہ کررہے ہیں۔

تھانہ سٹی چیچہ وطنی: محکمہ اوقاف کی بلڈنگ میں کام کررہاتھامگر سال2012میں لوڈشیڈنگ کے سلسلہ میں نکالے گئے جلوس میں مظاہرین نے اس کو جلادیا۔ جگہ تلاش کرلی ہے جس کا کیس برائے منتقلی زمین بورڈآف ریونیو پنجاب میں پینڈنگ ہے۔زمین منتقل ہونے پر تھانہ کی تعمیر بذریعہ سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کروائی جائے گی۔

تھانہ کمیر: کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔ جگہ تلاش کر لی ہے۔ جس کا کیس برائے منتقلی زمین بورڈ آف ریونیو پنجاب میں پینڈنگ ہے۔ زمین منتقل ہونے پر تھانہ کی تعمیر بذریعہ سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کروائی جائے گی۔

تھانہ غلہ منڈی: محکمہ اوقاف کی بلڈنگ میں ہے۔ جگہ تلاش کر لی ہے اور ڈی سی او صاحب ساہیوال کو تحریر کیا گیا ہے کہ کیس متعلقہ محکمہ کو بھجوایا جائے۔

چوکی گیمبر: جگہ تلاش کر لی ہے اور اس سلسلہ میں ڈی سی او ساہیوال کو تحریر کیا گیا ہے کہ جگہ ساہیوال کے نام ٹرانسفر کی جائے۔

چوکی بائی پاس: جگہ ٹرانسفر ہو گئی ہے۔ مگر کم ہونے کی وجہ سے مزید جگہ کے لئے ڈی سی او ساہیوال کو تحریر کیا گیا ہے۔

چوکی کوٹ خادم علی شاہ: کرائے کی بلڈنگ میں ہے۔ نئی چوکی کی تعمیر کے لئے جگہ تلاش کی جا رہی ہے۔

چوکی شریں موڑ: کرائے کی بلڈنگ میں ہے۔ نئی چوکی کی تعمیر کے لئے جگہ تلاش کی جا رہی ہے۔

ضلع گجرات میں پولیس سٹیشنز سے متعلقہ تفصیلات

609: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے پولیس سٹیشن ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے پولیس سٹیشن ضلع گجرات میں بنانے کی تجویز زیر غور ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کو درست رکھنے کے لئے آئندہ مالی سال میں نئے پولیس سٹیشن بنائے جائیں گے؟

(د) کیا حکومت پنجاب نے نئے تھانوں کے لئے فنڈ مختص کئے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈنگہ صدر اور سٹی علیحدہ تھانے بنائے جا رہے ہیں اگر درست ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت 22 تھانہ جات فنکشن کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مندرجہ ذیل چوکیات کو اپ گریڈ کر کے نئے تھانہ جات بنانے کے لئے تجاویز بھجوائی گئی ہیں۔

(1) شاہین چوک،(تھانہ سول لائن) (2) منگووال(تھانہ کنجاہ)

(3) سٹی ڈنگہ(تھانہ ڈنگہ)

(ج) یہ درست ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کو درست رکھنے کے لئے نئے تھانہ جات کی تجویز بھجوائی گئی ہیں اور نئے تھانہ جات پر ہونے والے اخراجات کا تخمینہ لاگت بھی بھجوائی گئی ہیں تاکہ آئندہ مالی سال میں ان تھانہ جات کے لئے فنڈز بھی الاٹ ہو سکیں۔

(د) ابھی تک حکومت کی طرف سے فنڈ مختص نہیں کئے گئے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ تھانہ ڈنگہ کی حدود میں پولیس چوکی سٹی ڈنگہ کو اپ گریڈ کر کے تھانہ سٹی کا درجہ دینے کے لئے تجویز بھجوائی گئی ہے۔ یہ تجویز جلد منظور ہو جائے گی۔ جس کے بعد تھانہ صدر ڈنگہ علیٰحدہ ہو جائے گا۔

گجرات: قتل کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

611: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2014 کے دوران ضلع گجرات میں قتل کے کتنے مقدمہ جات کا اندراج کون کون سے تھانے میں ہوا، ان مقدمہ جات کے نمبر، نامزد ملزمان اور گرفتار ملزمان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سال کے دوران اس ضلع گجرات کی حدود میں کتنی خواتین کو قتل کرنے کے مقدمہ جات کا اندراج ہوا کون کون سے تھانہ میں ہوا ان میں سے کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، کتنے ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے نیز خواتین کو قتل کرنے کی وجوہات، کیا ایف آئی آر میں درج کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع میں قتل کے مفرور ملزمان گرفتار کرنے اور ان کو جلد از جلد عدالتوں سے سزا دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2014 میں قتل کے 183 مقدمات کا اندراج ہوا جس کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات سال2014 میں 49 عورتوں کے قتل کے مقدمات کا اندراج ہوا جس کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! گجرات پولیس مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:

1. مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے ضلع سرکل اور تھانہ وار سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔
2. ان مفرور ملزمان کے خلاف 88 ض ف کی کارروائی کی جارہی ہے۔
3. تھانہ کی سطح پر ان مقدمات کے مفرور ملزمان کے مدعیوں کے ساتھ باقاعدگی سے میٹنگز کی جارہی ہیں۔
4. 216 ت پ کے مقدمات کا اندراج کیا جارہا ہے۔
5. بیرون ملک فرار مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے جارہے ہیں۔
6. انٹرپول کے ذریعے ان کی گرفتاری کا تحرک کیا جارہا ہے۔
7. پرائیویٹ سورس و مخبر قائم کئے گئے ہیں۔
8. پیروی افسران اور نائب کورٹس سے انفارمیشن کے حصول کی خاطر ان کو مفرور ملزمان کے بروشر تقسیم کئے گئے ہیں۔
9. مفرور ملزمان کے ہمراہی ملزمان سے انفارمیشن کا حصول جاری ہے۔
10. تھانہ کے نوٹس بورڈ اور دیگر اہم جگہوں / دفاتر میں نمایاں مقامات پر اشتہاریوں کی تصاویر ان کے مکمل کوائف کے ساتھ انفارمیشن کے حصول کے لئے چسپاں کی گئی ہیں۔
11. ریجن ہذا کے دیگر اضلاع کے مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے علیحدہ SDPO کی نگرانی میں ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔
12. مجرمان اشتہاریوں کی انفارمیشن اور گرفتاری کے لئے مجرمان اشتہاریوں کا پروفائل مرتب کیا گیا ہے۔

پولیس ایکٹ کے تحت کانسٹیبل کی ضرورت سے متعلقہ تفصیلات

613: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس آرڈر / ایکٹ کے تحت کتنے افراد کے لئے ایک کانسٹیبل کا ہونا چاہئے؟

(ب) صوبہ میں اس وقت پولیس کی منظور شدہ اسامیاں گریڈوار اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) صوبہ کی آبادی کے مطابق کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈوار ہونا چاہئے؟

(د) کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار کم ہیں اور پولیس کی نفری بڑھانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پولیس آرڈر / ایکٹ میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری کی تعداد متعین کرنے کا کوئی کلیہ نہیں ہے۔ البتہ بمطابق پولیس رولز1934 باب نمبر2 فقرہ نمبر2 ضمن نمبر2 تا3 پولیس اور آبادی میں کوئی تناسب مقرر نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ جس شہر کی آبادی تیس ہزار سے زائد ہے ان میں عموماً پولیس کی کل نفری450 باشندوں کے لئے ایک کانسٹیبل زیادہ نہ ہو گی۔ علاوہ ازیں مقامی حالات مثلاً تجارتی کاروباری حجم، میلوں، تہواروں کی اہمیت اور قرب و جوار میں کثرت وقوع جرائم کی عام حالت اور اسی قسم کے امور پر لازماً غور کرنا پڑتا ہے۔

(ب) صوبہ میں پولیس کی منظور شدہ اسامیاں گریڈوار اور عہدہ وار مندرجہ ذیل ہیں:

عہدہ	سکیل	منظور شدہ اسامیاں
آئی جی پولیس	22	01
ایڈیشنل آئی جی پولیس	21	14
ڈی آئی جی / ڈی آئی جی (لیگل)	20	38
ایس ایس پی	19	74
ایس پی / ایس پی (لیگل)	18	184
اے ایس پی / ڈی ایس پی / ڈی ایس پی (لیگل)	17	810
انسپکٹر / انسپکٹر (لیگل) / سینئر ٹریفک وارڈن	16	3531
SI	14	15327
ASI	09	14616
ہیڈ کانسٹیبل	07	18988
کانسٹیبل	05	126338

(ج) بمطابق پولیس رولز1934 باب نمبر2 فقرہ نمبر2 ضمن نمبر2 تا3 پولیس اور آبادی میں کوئی تناسب مقرر نہیں کیا گیا۔ سوائے اس کے کہ جس شہر کی آبادی تیس ہزار سے زائد ہے ان میں عموماً پولیس کی کل نفری450 باشندوں کے لئے ایک کانسٹیبل زیادہ نہ ہو گی۔ ہر

ایک موقع کے مطابق مقامی حالات مثلاً تجارتی، کاروباری، حجم، میلوں تہواروں کی اہمیت اور قرب وجوار میں کثرت وقوع جرائم کی عام حالت اور اسی قسم کے امور پر لازماً غور کرنا پڑتا ہے۔

بمطابق ضمن نمبر3 دیہاتی تھانوں کی نفری وقوع جرائم پر منحصر ہے اوسط درج تھانہ کی رجسٹر شدہ جرائم کی سالانہ اوسط75 مقدمات قرار دی گئی ہے۔ایسے تھانہ کا عملہ کم، سب انسپکٹر، ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ایک ہیڈ کانسٹیبل اور بارہ پیادہ کانسٹیبل ہے۔ جن تھانوں میں جرائم کی تعداد بہت ہلکی ہو وہاں کانسٹیبلان کی تعداد گھٹا کر 10 تک کی جا سکتی ہے اور جرائم کی تعداد سالانہ اوسط سے بڑھ جائے تو ہر ایک 50 مقدمات کے لئے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور 2 کانسٹیبلان کا اضافہ ہونا چاہئے۔

(د)

عہدہ	سکیل	منظور شدہ اسامیاں
آئی جی پولیس	22	01
ایڈیشنل آئی جی پولیس	21	14
ڈی آئی جی / ڈی آئی جی (لیگل)	20	38
ایس ایس پی	19	74
ایس پی / ایس پی (لیگل)	18	184
اے ایس پی / ڈی ایس پی / ڈی ایس پی (لیگل)	17	810
انسپکٹر / انسپکٹر (لیگل) / سینئر ٹریفک وارڈن	16	3531
SI	14	15327
ASI	09	14616
ہیڈ کانسٹیبل	07	18988
کانسٹیبل	05	126338

سال2015 میں پنجاب حکومت کی منظوری سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں 2474 کانسٹیبلان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ حکومت نے اہم منصوبوں پر کام کرنے والے چین اور دیگر ممالک کے شہریوں کی حفاظت کے لئے سپیشلائزڈ پروٹیکشن یونٹ میں چار ہزار نئی اسامیوں کی منظوری دی جس کے تحت بھرتی کا عمل جاری ہے۔

فیصل آباد میں پولیس آرڈر کے مطابق پولیس کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

614: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ضلع فیصل آباد میں پولیس آرڈر کے مطابق پولیس کی نفری تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع فیصل آباد میں بمطابق احکامات مجاریہ منجانب آئی جی پنجاب بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے جس میں امیدواران کی جانب سے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔اگست تھی اور بھرتی کا باقی عمل بھی مقررکردہ تاریخوں کے مطابق عمل میں لایا جائے گا۔

لاہور: شہری دفاع کے درجہ چہارم کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

630: محترمہ کنول نعمان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہری دفاع لاہور میں کتنے ملازم عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟ تفصیل بتائیں۔

(ب) درجہ چہارم کے ملازمین کی تعداد عہدہ، گریڈ وار بتائی جائے۔ ان میں مستقل، عارضی اور کنٹریکٹ ملازمین کی فہرست مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شہری دفاع لاہور میں درجہ چہارم کے متعدد ملازمین جو 15 تا 18 سال سے عارضی کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو تین تین ماہ سے تنخواہ نہیں دی جاری ہیں؟

(د) کیا حکومت شہری دفاع لاہور میں عارضی، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شہری دفاع لاہور میں اس وقت 63 ملازمین جو کہ ریگولر/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درجہ چہارم کے ملازمین کی تفصیل (جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(1)	مستقل	12
(2)	کنٹریکٹ	01
(3)	عارضی/ڈیلی ویجز	44

(ج) تمام درجہ چہارم کے مستقل و کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہ بذریعہ اے جی آفس ان کے ذاتی اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی ہے جبکہ ڈیلی ویجز ملازمین کو ماہ فروری 2015 تک ادائیگی ہو چکی ہے اور کسی ملازم کی بھی تنخواہ زیر التواء نہیں ہے۔

(د) کنٹریکٹ ملازمین کو حکومت پنجاب اگست2014 میں مستقل کر چکی ہے جبکہ ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلق کیس لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے۔

صوبہ بھر میں معطل شدہ پولیس افسران سے متعلقہ تفصیلات

656:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں RPO,DIG,SSP,SP,DSP رینک کے کتنے افسران او ایس ڈی یا suspend ہیں ہر رینک کے ساتھ ان کے نام بھی علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں، یہ کس تاریخ سے اوایس ڈی یاsuspend ہیں؟

(ب) کسی افسر کو اوایس ڈی یاsuspend کرنے کے لئے کیا قوانین ہیں اور ایک افسر کو کتنی دیر تک اوایس ڈی یاsuspend کیا جا سکتا ہے؟

(ج) بہاولپور ضلع میں تھانہ جات سول لائنز کوتوالی، الجدید، عباس نگر، سمہ سٹہ، مسافر خانہ، صدر بہاولپور میں یکم جولائی2014 سے 31۔جنوری2015 تک کس کس نام کے ایس ایچ او کتنے کتنے عرصہ کے لئے تعینات کئے گئے اور کس بنیاد پر تبدیل کئے گئے نیز قاعدہ/قانون کے مطابق ایک ایس ایچ او کو کم از کم کتنی مدت کے لئے تعینات کیا جانا چاہئے اور ایک ایس ایچ او کی ڈیوٹی کے 24 گھنٹے میں کتنا وقت مقرر ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

	اوایس ڈی	Suspend
RPO	Nil	Nil
DIG	05	Nil
SSP	07	Nil
SP	09	02
DSP	07	16

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) S&GAD کے سرکلر نمبر SI.16-10/2001 مورخہ 10-12-2012 کے تحت ایسے تمام افسران جو معطل، زیر تربیت یا رخصت پر ہوں ان کی بحالی، تربیت یا رخصت سے واپسی تک اوایس ڈی کیا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ سرونٹ (ایفیشینسی اینڈ ڈسپلن) رولز1973 کے

پیرا(i)(1)4 کے تحت جس افسر پر رشوت ستانی یا مس کنڈکٹ کا الزام ہو اسے افسر مجاز کی منظوری سے معطل کیا جا سکتا ہے جس کی تین ماہ بعد تجدید ہوتی ہے۔ کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی-130 میں واقع تھانہ بمبانوالہ میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

690: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ کے علاقہ میں واقع تھانہ بمبانوالہ میں ملازمین کی کل تعداد کتنی ہے اور کتنے ملازمین اس حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کتنے کتنے عرصہ سے تعینات ہیں اور تھانہ بمبانوالہ میں یکم جنوری 2014 سے لے کر 31-دسمبر 2014 تک کل کتنے مقدمات درج ہوئے اور 31-دسمبر 2014 تک تھانہ ہذا کے کل اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

تھانہ بمبانوالہ میں کل 41 ملازمان تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی-130 میں سنٹر سول ڈیفنس سے متعلقہ تفصیلات

691: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ سٹی میں کوئی ایک بھی سنٹر سول ڈیفنس کا کام کر رہا ہے یا کہ نہیں، اگر نہیں کر رہا تو حکومت کب تک ڈسکہ سٹی میں سول ڈیفنس سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ ڈسکہ سٹی میں اس سنٹر کے لئے سرکاری جگہ بھی موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

صوبہ پنجاب میں ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر سول ڈیفنس کے دفاتر قائم ہیں اس لئے ڈسکہ سٹی / تحصیل میں سول ڈیفنس کا کوئی مرکز / دفتر موجود نہیں ہے۔ تاہم ٹی ایم اے ڈسکہ اگر دفتر قائم کرنے کے لئے عمارت اور دیگر ضروری وسائل / فنڈز مہیا کرے تو تنظیم شہری دفاع کے رضاکاران کا دفتر قائم کر دیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پولیس چوکی (چیک پوسٹ) کی بحالی کا مسئلہ

714: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکال والا روڈ پر چک نمبر392 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود پر عارضی پولیس چوکی (چیک پوسٹ) قائم کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چیک پوسٹ پر اپنی مدد آپ کے تحت باقاعدہ عمارت تعمیر شدہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پوسٹ کے قیام سے اس علاقے میں موٹر سائیکل چھیننے اور راہزنی کی وارداتیں کم ہو گئی تھیں؟

(د) اب یہ چیک پوسٹ ختم کر دی گئی ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت عوام کو چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں سے نجات دلانے کے لئے اکال والا روڈ پر چوکی (چیک پوسٹ) قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ دور میں اکال والا روڈ پر کوئی پولیس چوکی قائم نہ کی گئی تھی بلکہ تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے ناکہ بندی اس مقام پر کی جاتی تھی۔

(ب) پولیس چوکی کی کوئی بلڈنگ / جگہ موجود نہ ہے بلکہ ایک عدد کمرہ اپنی مدد آپ کے تحت برائے ناکہ بندی پوائنٹ تعمیر شدہ ہے۔

(ج) اکال والا روڈ پر کوئی چیک پوسٹ موجود نہ تھی بلکہ ناکہ بندی پوائنٹ تھا جس وجہ سے موٹر سائیکل چھیننے اور راہزنی کی وارداتیں کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(د) پولیس چوکی کی کوئی بلڈنگ جگہ موجود نہ ہے بلکہ ناکہ بندی پوائنٹ ہے اس ناکہ بندی پوائنٹ کو بوجہ کمی نفری بند کر دیا گیا ہے۔ تاہم پولیس کی موبائل گشت دن رات جاری رہتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک پہلے ہی تقریباً 2 کلو میٹر کے فاصلے پر الڑ چیک پوسٹ چک نمبر383 ج ب پر قائم ہے۔

(ہ) جی نہیں! گورنمنٹ کا اکال روڈ پر چیک پوسٹ بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے کیونکہ پولیس کی موبائل گشت دن رات جاری رہتی ہے اور یہ پرامن علاقہ ہے کوئی سنگین وقوعہ سرزد نہ ہوا

ہے۔ تاہم اس کے نزدیک ہی تقریباً2 کلو میٹر کے فاصلے پر پہلے ہی الڑ چیک پوسٹ چک نمبر383ج ب پر قائم ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!فرمائیں،آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کیا کہنا چاہتی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر!آج 4۔ اپریل 2016 ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے اندر 4۔اپریل 1979 ایک سیاہ دن تھا جب اس ملک کی تاریخ کو مسخ کیا گیا اور ایک فوجی آمر نے اس ملک کے ایک بہت بڑے طاقتور جمہوری وزیر اعظم کو judicial murder کے ذریعے پھانسی پر لٹکا دیا۔ ہم اس دن کو بڑے افسوس کے ساتھ مناتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک ایسا وزیر اعظم جس نے نہ صرف اس ملک کو آئین پاکستان دیا،اس ڈوبتے اور پریشان حال ملک کو ایک پہچان دی،اس ملک کی پریشان حال قوم کو نہ صرف ایک شناخت اور پہچان دی بلکہ اسے ایک آواز دی اور اس آواز پر جس طرح قوم یکجا ہوئی اس کی مثال آج تک پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج میں خراج عقیدت پیش کرنا چاہوں گی کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ آج جس طرح سے پاکستان مشکلات کا شکار ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: آج پھر ہمیں اسی طرح کا وژن رکھنے والے لیڈر کی ضرورت ہے،آج ہمیں ان مشکلات سے نکلنے کے لئے جس طرح ذوالفقار علی بھٹو (شہید) نے پوری دنیا میں پاکستان کا لوہا منوایا اور جس طرح سپر پاورز کے سامنے سینہ سپر ہو کر پاکستان کی آواز بنے آج ہمیں ایک ایسے لیڈر کی ضرورت ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے فخر ہے کہ میرا تعلق اس جماعت سے ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!جس کے بانی ذوالفقار علی بھٹو (شہید) تھے۔

جناب سپیکر: آپ کی نوازش، بہت شکریہ point of order is over آپ کی بات سن لی ہے، بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!اس ملک کو سپر پاور بنانے والے لیڈر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے آپ مجھے دو منٹ بھی نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!آج ہم دہشت گردی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جنگ سارے پاکستان کی ہے اس میں سب نے لڑنا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔کل سے پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ میں پانامہ لیکس کے حوالے سے پوری دنیااور بالخصوص۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی قرارداد آ گئی ہے۔ابھی توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔شکریہ

قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں آپ سے کہوں گا کہ آپ میری قرارداد کو out of turn take up کریں ہم نے اس قرارداد کے ذریعے مطالبہ کرنا ہے کہ ہمارے ملک کا جو اربوں کھربوں روپیہ لوٹا ہوا ہے وہ واپس کیا جائے۔حکمران اور مقتدر جماعت کا بھی یہ مطالبہ تھا اور ان کا الیکشن سے پہلے قوم سے یہ وعدہ تھا کہ جب وہ اقتدار میں آئیں گے تو بیرونی ملکوں میں جو لوٹا ہوا اربوں کھربوں روپیہ ہے وہ واپس لے کر آئیں گے۔آج پوری دنیا میں یہ شور مچا ہوا ہے، میں نے اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ مل کر یہ قرارداد جمع کرائی ہے۔میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے ہم کھربوں روپے کے قرضے لے رہے ہیں،آپ اس قرارداد کو out of turn لے آئیں اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کریں کہ لوٹی ہوئی دولت کو NAB کے ذریعے واپس لے کر آئیں اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!محترم قائد حزب اختلاف کے علم میں ہے کہ کسی بھی قرارداد کو out of turn لانے کا جو طریق کار ہے اس کے مطابق یہ مجھے اپنی قرارداد کی کاپی فراہم کر دیں۔اگر یہ اسے out of turn لانا چاہتے ہیں تو اس میں ہم جو ترمیم دینا چاہیں گے وہ دیں گے اور پھر rules جو procedure allow کرتے ہیں اس کے مطابق آپ take up کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔جی، دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!یہ بات طے ہو گئی کہ انشاءاللہ یہ قرارداد آئے گی؟

جناب سپیکر:جی،کیا کہا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!کیا یہ بات طے ہو گئی کہ یہ قرارداد out of turn آئے گی؟

جناب سپیکر:آپ نے بھیج دی ہے اب یہ قانون اور قاعدے کے مطابق ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بالکل یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اگر آپ ہماری ترمیم برداشت کر لیں گے تو یہ ضرور آئے گی۔

جناب سپیکر:لاء منسٹر!اس میں ترمیم دینا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!لاء منسٹر ایسی ترمیم دینا چاہتے ہیں کہ پنجاب اور پاکستان کا کوئی حقیقی مسئلہ حل نہ ہو سکے۔آپ اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر bulldoze کریں گے۔

جناب سپیکر:ان کی ترمیم آنے دیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!پوری قوم کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔آپ ہماری قرارداد out of turn take up کریں اور لاء منسٹر اسے oppose کریں تاکہ قوم دیکھے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔آپ مہربانی کریں اور ماحول خراب نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!قوم کے لوٹے ہوئے جو اربوں کھربوں روپے باہر پڑے ہیں وہ واپس لانے کے لئے ہم نے یہ قرارداد دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے چور مچائے شور کی نعرے بازی)

جناب سپیکر:آپ کی قرارداد آ گئی ہے وہ دیکھ لیں گے اور جو ترمیم وہ دیں گے وہ بھی دیکھ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!یہ نہایت اہم معاملہ ہے اس لئے آپ ابھی ہماری قرارداد take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رولز کے مطابق جو طریق کار ہے محترم قائد حزب اختلاف اس بات کو سمجھتے ہیں آپ اس کی کاپی مجھے بھیج دیں اور رولز کے مطابق اس میں ترمیم دینے کا میرا right ہے مجھے موقع دیں اور اس کے بعد وہ قرارداد پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اسے out of turn take up کریں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اس کی کاپی آتی ہے تو لاء منسٹر کو دیتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ہماری قرارداد out of turn take up کریں۔

جناب سپیکر: رولز کے مطابق what is according to rules. ایسے نہیں۔ میاں صاحب ایسے نہ کریں۔ میاں صاحب! ان کو کاپی دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ہماری قرار داد take up کریں اور وزیر قانون اسے oppose کریں تاکہ ان کا چہرہ پوری قوم کے سامنے آئے۔ اگر آپ ہماری یہ قرار داد take up نہیں کریں گے تو ہم ایوان سے بائیکاٹ کریں گے۔ آپ ہماری قرارداد پر رائے شماری کرائیں راناصاحب اسے oppose کر دیں تاکہ ان کا اصل چہرہ قوم کے سامنے آجائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف نے واک آؤٹ کرنا ہے تو علیحدہ بات ہے لیکن یہ اس قرارداد کی کاپی تو مجھے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: میاں صاحب! بلاوجہ واک آؤٹ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اندر تشریف لائیں۔ میرے لئے آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ ان کو کاپی بھی نہیں ملی اور آپ پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ قرارداد پڑھیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 21 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے جو کہ move ہو چکا ہے اور جواب کے لئے pending تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج مقامی پولیس نے رپورٹ submit کرنی تھی جس کے لئے وہ تھوڑا وقت چاہتے ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو next Thursday یعنی جمعرات تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی،اس توجہ دلاؤنوٹس کوnext Thursdayتک کے لئے pendingکیا جائے۔اگلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر930چودھری اختر علی خان کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!مقامی پولیس اور سی پی او نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ اس پرprogress reportپیش کریں گے لیکن انہوں نے اس کے لئے مزید ایک ہفتے کا وقت مانگا ہے اس لئے آپ اسے بھی جمعرات تک کے لئےpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر: جی،اس توجہ دلاؤنوٹس کو بھیnext Thursdayتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔ اگلاتوجہ دلاؤنوٹس محترمہ شنیلارُوت کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس کا میرے پاس جواب موجود ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر:چونکہ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے توجہ دلاؤنوٹس کو dispose ofکیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر:اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک استحقاق چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے ان کی طرفrequestآئی ہے کہ ان کی تحریک استحقاق کوpendingکیا جائے اس لئے اسےpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق جناب منان خان کی ہے۔جی،جناب منان خان!

ایم ایس میو ہسپتال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب منان خان:جناب سپیکر! شکریہ۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 24۔مارچ2016کو میرے حلقہ پی پی۔134گاؤں چاتری تحصیل شکر گڑھ میں شدید فائرنگ کے نتیجے میں 14لوگ شدید زخمی ہوئے اور تین لوگ جاں بحق ہو گئے۔شدید زخمیوں میں سے پانچ افراد کو جو انتہائیseriousحالت میں تھے،انہیں میو ہسپتال لاہور referکر دیا گیا۔جب مجھے اس واقعہ کا علم ہوا تو میں اپنے حلقہ کے مریضوں کی عیادت کے لئے میو ہسپتال لاہور پہنچا اور ایم ایس ڈاکٹر امجد شہزاد کو ان کے دفتر میں ملنے کے لئے گیا۔ان کو اپنا تعارف کروایا اور گزارش کی کہ وہ میرے ساتھ جا کر شدید زخمی مریضوں کے وارڈ کا visitکریں اور ڈیوٹی ڈاکٹرز کو مریضوں کی

careکے لئے تاکید کر دیں کیونکہ وہ انتہائیseriousحالت میں تھے۔ موصوف ایم ایس میری بات سن کر سیخ پاہو گئے اور مجھے کہا کہ فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے اور میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! میں ایک معزز ممبر اسمبلی ہوں اور میرے ساتھ ایم ایس میو ہسپتال کے اس نہ مناسب رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے پڑھ دی ہے اس کا جواب آئے گا تو پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کی ہے جو کہ moveہو چکی ہے اور اس تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب میرے پاس نہیں آیا اس تحریک استحقاق کو next weekکے لئے رکھ لیں۔ جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: Next weekکے لئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو پرسوں کے لئے رکھ لیں میں جواب منگوا لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے کل بات نہیں سنی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحاق کو بدھ تک کے لئےpendingفرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں جواب منگوا لیتا ہوں اس لئے تحریک استحقاق کو پرسوں تک کے لئےpendingفرما دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کا جواب کل بھی آ سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی ہاں!

جناب منان خان: جناب سپیکر! ہسپتال میں شدید زخمی مریضوں کا معاملہ ہے اور آپ نے اسے جواب سے منسلک کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے متعلق بات نہیں ہو رہی اس لئے آپ تشریف رکھیں کیونکہ آج آپ نے اپنی تحریک استحقاق پڑھ لی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں پھر اپنی تحریک استحقاق واپس لے لوں؟

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کیا کریں اور مہربانی کریں۔ اس کا جواب آنے دیں پھر اس پر بات کریں گے۔ کل اس کا جواب آ جائے گا تو دیکھ لیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ہسپتال میں شدید زخمی لوگ پڑے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مجھے احساس ہے اور کل اس تحریک استحقاق کا جواب آ جائے گا تو دیکھ لیں گے۔ آپ بلاوجہ feel کرتے ہیں جو کہ اچھی بات نہیں لگتی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ہسپتال میں 10 دن سے مریض داخل ہیں اور ان کا آپریشن نہیں ہو رہا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں please یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ No, this is not good.

جناب منان خان: جناب سپیکر! اگر کمیٹی میں نہیں بھیجنی تو پھر میں اسے واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب آ لینے دیں اور انہیں اس کا جواب دینے دیں پھر دیکھیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں اسے واپس لے لوں؟

جناب سپیکر: میں اس پر افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ آپ کی مہربانی کہ آپ تشریف رکھیں۔ کل اس کا جواب آ جائے گا تو دیکھیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک التوائے کار محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے لہٰذااس تحریک التوائے کار کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/86میاں محمد اسلم اقبال کی ہے اُن کیrequestآئی ہے اس تحریک التوائے کار کوnext week تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/90 بھی محترمہ شنُیلا رُوت کی ہے ۔۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/95 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے ان کی requestپہلے آچکی ہے اس تحریک التوائے کار کوnext week تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/101ملک احمد سعید خان،ملک محمد احمد خان،شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھااس کا جواب آیا ہے؟یہ ایگریکلچر سے متعلقہ ہے پارلیمانی سیکرٹری یامتعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں؟ اس تحریک التوائے کار کوnext week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/143چودھری اشرف علی انصاری کی ہے وہ اسے پڑھیں۔

لاہور میں فیکٹریوں کی بہتات

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 28۔فروری2016کے مقامی روزنامہ کی "خبر" کے مطابق لاہور والوں کی جانیں داؤ پر لگ گئیں،17ہزار سے زائد غیر قانونی فیکٹریز حفاظتی اقدامات نہ ہنگامی انخلاء کے راستے،متعلقہ محکمہ جات کی عدم توجہی کے باعث صوبائی دارالحکومت کے رہائشی علاقوں میں چھوٹی بڑی فیکٹریز کی بھرمار ہو چکی ہے۔ان تمام فیکٹریز میں فائر فائٹنگ کے حوالے سے حفاظتی انتظامات نہ ہونے کے برابر ہیں مسئلہ یہ ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں میں چھوٹی بڑی غیر قانونی فیکٹریز کی تعداد 17ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جبکہ محکمہ لیبر،پولیس،ریسکیو1122،سول ڈیفنس محکمہ تحفظ ماحول کی ٹیمیں صرف سروے کرنے اور نوٹس دینے تک محدود ہو گئیں۔فائر فائٹنگ اور دیگر حفاظتی انتظامات نہ کرنے والی فیکٹریز کے خلاف آپریشن ایک مرتبہ پھر ناکام ہو گیا ہے۔ان تمام فیکٹریز میں فائر فائٹنگ کے حوالے سے حفاظتی انتظامات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ محکمہ تحفظ ماحول،سول ڈیفنس،ریسکیو1122اور لیبر کے افسران اور

عملہ ان فیکٹریز کے خلاف کارروائی کر کے ان کو بند کرتے اور انتظامات کے مکمل ہونے تک ان کے مالکان کے خلاف تھانہ جات میں ایف آئی آر درج کروائی جاتیں تاکہ عوام کی جانیں محفوظ ہوتیں، ایسا نہ کر کے لاکھوں افراد کی جانوں کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ اس میں کوئی statement نہیں دے سکتے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری ایک اور تحریک التوائے کار نمبر 15/830 ہے اُس کو پڑھے ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے ابھی تک اُس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جب اُس تحریک التوائے کار کی باری آئے گی پھر پوچھیں گے ابھی نہیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! نہایت ہی اہمیت کے پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کس کی؟

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! ہمارے حلقے پی پی۔201 میں ژالہ باری ہوئی ہے اور بے تحاشا نقصان ہوا ہے اُس میں پی پی۔201 اور پی پی۔200 میں فصلیں اور باغات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اُس کے لئے گزارش ہے کہ حکومت۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر بھجوا دیں پھر اُس پر کارروائی کرواتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر چھوٹا کیسے ہو گیا؟

گندم کی خرید پر حکومتی پالیسی سٹیٹمنٹ کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر !میں یہ گزارش کروں گا کہ گندم سیزن اب شروع ہونے والا ہے ابھی تک اس حوالے سے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پالیسی اعلان نہیں ہوا کہ کتنی گندم خریدنی ہے، کس ریٹ پر خریدنی ہے اور کیا معاملہ کرنا ہے؟ سابقہ لاکھوں ٹن گندم پڑی ہے اس کی کیا fate ہے اور کسانوں نے کس طرح اس حوالے سے پریشان ہونا ہے اجلاس جاری ہے میری التماس ہے کہ مہربانی کر کے اس حوالے سے گورنمنٹ اس پر کوئی policy statement دے تاکہ کسان جو پریشان ہیں اُن کی پریشانی دور ہو اور یہ بات طے ہو کہ ہم گندم کا ایک ایک دانہ خریدیں گے بس اتنی بات میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر:جی،متعلقہ وزیر صاحب کو اس کے متعلق بھجوائیں پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر continuation of pre-budget discussion کے لئے جن جن صاحبان نے اس میں حصہ لینا تھا انہوں نے اپنے نام بھجوانے تھے ابھی تک جو میرے پاس لسٹ آئی ہے یہ 9 صاحبان کی ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی اس میں شامل ہیں قائد حزب اختلاف اس کو شروع کریں اور اگر کوئی اور معزز ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو اپنے نام بھجوادیں۔جی،قائد حزب اختلاف!

قائدِ حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!شکریہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میری خواہش تھی کہ محترمہ وزیر خزانہ بھی یہاں تشریف فرما ہوتیں۔

جناب سپیکر:جی،ابھی بلوا لیتے ہیں اُنہیں وہ ابھی آجائیں گی پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

قائدِ حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!محترمہ ایوان میں موجود نہیں ہیں یہ سال میں بجٹ ہوتا ہے دو مواقع۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری تو اپنی جگہ موجود ہیں کیا اسمبلی کا جب اجلاس ہو رہا ہو اُس سے زیادہ اہم کام بھی ہوتے ہیں کہ منسٹر صاحبان یہاں سے غائب ہو جاتے ہیں concern pre-budget discussion ہے۔ I am very sad۔

جناب سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ اگر ہیں تو تشریف لے آئیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں محترمہ وزیر خزانہ کو یہاں ہونا چاہئے تھا اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ discussion کی کتنی اہمیت ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات شروع کریں اُنہیں بلواتے ہیں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ بحث کے دوران ہی وہ خود بھی آجائیں گی بہتر ہوتا کہ وہ اپوزیشن کی طرف سے حکومتی بنچوں کی طرف سے جو تجاویز ہیں وہ خود نوٹ کرتیں تاکہ آئندہ بجٹ کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں اُن کا سٹاف موجود ہے آپ بات کریں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دیکھیں ناں آپ اُن کو defend کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں defend نہیں کر رہا میں تو بتا رہا ہوں۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں یہ principally اسمبلی سے زیادہ اور کیا اہم meeting ہے کہ منسٹر صاحبہ یہاں سے چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: میں اُن کو defend نہیں کر رہا ہوں میاں صاحب! میں تو آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری اور اُن کا سٹاف آپ کو سننے کے لئے موجود ہے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے تین منٹ کی speech کی ہے اور اُس speech کے اندر انہوں نے کچھ نہیں بیان کیا کہ اس پنجاب کے اہداف کیا ہیں، ہماری اس وقت ٹوٹل financial condition، position کیا ہے، کوئی facts and figures نہیں اور ہم آئندہ growth rate کیا مقرر کرنے جا رہے ہیں؟ اس وقت پنجاب کی جو مالی حالت ہے ہم کتنے سو ارب روپے کے مقروض ہیں اُس میں کتنا قرضہ ملکی بنکوں کا ہے اور کتنا قرضہ بین الاقوامی اداروں سے ہم نے

لیا ہوا ہے؟کوئی چیز بھی اُس پری بجٹ میں نہیں تھی وہ تین منٹ کی تقریر تھی اور آج اگر اپوزیشن کی طرف سے یااس ایوان کے دیگر معزز ممبران کی طرف سے یہاں پر تجاویز آنی ہیں تو یہ patience کے ساتھ دو تین دن نہیں دو گھنٹے کے لئے ایوان میں بیٹھنا تھا یہ بھی اگر منسٹر صاحبان کو گوارا نہیں ہے جو concerned, relevant Minister ہیں تو میں اس پر افسوس کا اظہار ہی کر سکتا ہوں اور اُن کی سنجیدگی کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ حکومت پری بجٹ سیشن میں ممبران کی تقریروں سے یہاں پر کتنی سنجیدہ ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی سنجیدگی کے عالم کے بارے میں یہ کہا تھا اور میں نے یہ تجویز دی تھی کہ پوری دنیا کے اندر یہ ہوتا ہے کہ منتخب عوامی نمائندے بجٹ تجاویز مرتب کرتے ہیں۔ یہ جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں ان کا سال میں شاید ایک اجلاس ہوتا ہے میں نے پچھلے سالانہ بجٹ میں بھی یہ کہا تھا اور مجھے امید تھی کہ یہ جو pre budget session ہو رہا ہے اس سے پہلے جو concern Standing Committees ہیں جن میں ہیلتھ، ایجوکیشن، لوکل گورنمنٹ، لاء اینڈ آرڈر ہیں ان کو ٹاسک دیا جائے گا کہ آپ اپنی میٹنگ کر کے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں مسائل کے حوالے سے اور وسائل کے حوالے سے عوامی priorities کو طے کریں لیکن بدقسمتی سے ایک لگا بندھا تھکا سسٹم جو چلا آ رہا ہے اسی پر ہم مکھی پر مکھی مارے جا رہے ہیں for God sake ہمیں ان روایات کو بدلنا چاہئے۔ بیوروکریٹس سارا کچھ چلا رہے ہیں۔ یہاں میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں ہم دو دو، چار چار منٹ بولیں گے اور اس کے بعد چلے جائیں گے، کسی کو کچھ پتا نہیں ہے کہ ہمارے کتنے وسائل ہیں، کتنے مسائل ہیں، ایجوکیشن میں کیا ہونے جا رہا ہے اور ہیلتھ میں کیا ہونے جا رہا ہے۔ جو منتخب ممبران بتا سکتے ہیں، ان کمیٹیوں کے ممبر بتا سکتے ہیں وہ کوئی SO نہیں بتا سکتا۔ سیکشن آفیسر اور ڈپٹی سیکرٹری پچھلے بجٹ کو سامنے رکھتا ہے، آئندہ کے لئے کچھ موٹی سی چیزیں لے لیتا ہے اور انہی الفاظ کا ہیر پھیر کر کے بجٹ کی کتابیں بن جاتی ہیں۔ وہ کتابیں یہاں آ جائیں گی، چھپ جائیں گی، ان بیس بیس کلو کی کتابوں کو ہمیں دو دن پڑھ کر جواب دینا ہو گا، اسی طرح طوطے کی طرح رٹی رٹائی باتیں ہوں گی اور بجٹ پاس ہو جائے گا۔ کاش! اس وقت پنجاب کے دس کروڑ عوام کو جو چیلنجز ہیں اگر ہم ان کو سامنے رکھیں اور ان منتخب نمائندوں کو empower کریں، یہ کس لئے منتخب ہوئے ہیں؟ یہ صرف آپ کا کورم پورا کرنے اور یہاں حاضری لگوانے کے لئے نہیں ہیں۔ خدا کے لئے ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کو empower کریں، انہیں ٹاسک دیں اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ان منتخب نمائندوں اور کمیٹیوں کی تجاویز، ان کی مشاورت اور ان کی

priorities کے مطابق بجٹ compile ہو گا وہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بہترین بجٹ ہو گا اس لئے کہ ایک عوامی نمائندہ جو لوگوں سے ووٹ لے کر آتا ہے اس کو grass roots level پر لوگوں کے مسائل کا ادراک ہوتا ہے اور اس کو روزانہ ان مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ ایک جیسے ملتے جلتے مسائل ہیں۔اس میں تفریق ہو سکتی ہے، دیہی علاقوں کے کچھ اور ہوں گے اور شہری علاقوں کے ذرا مختلف ہوں گے۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ بیوروکریسی کو بھی اس سے strong message جاتا ہے۔ اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذمے لگاتے تو کہیں بہتر بجٹ کی تجاویز تیار ہو سکتی تھیں جس سے بہت ہی بہتر، قابل عمل اور نتیجہ خیز بجٹ سامنے آ سکتا تھا۔ پنجاب 580۔ارب روپے کا مقروض ہے اب وزیر خزانہ تو یہاں نہیں ہیں۔اپنی pre budget speech میں سب سے ضروری یہ تھا کہ وہ یہ بتاتی کہ اس وقت ہمارے پنجاب کی مالی حالت کیا ہے، اس کے بعد بہتر تجاویز دی جا سکتی تھیں کہ ہم کتنے سو ارب روپے کے مقروض ہیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ یہ ضمنی بجٹ، آئندہ بجٹ کے اندر ہم کوشش کریں کہ وہ اتنا realistic ہو کہ اس میں ہمیں اربوں روپے کا ضمنی بجٹ بعد میں پیش نہ کرنا پڑے اور پاس نہ کرنا پڑے۔ وہ بجٹ پھر بجٹ نہیں رہتا اگر بجٹ کے اندر جو اہداف ہیں ان کے ٹارگٹ کو حاصل نہیں کرتے۔ اس میں اربوں روپے کی رقومات surrender ہوتی ہیں اور reappropriation کے نام پر اپنے من پسند محکموں کے اندر چلی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔اس کی priorities اور اس کا پاس کئے ہوئے بجٹ میں کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کو surrender کر کے ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے head میں جب آپ دے دیں گے تو بجٹ کی اصل حالت مسخ ہو جاتی ہے اور وہ اصلی حالت پر موجود نہیں رہتا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے دو تین موٹی باتیں کہوں گا کہ پنجاب حکومت کو اپنی priorities کو بدلنا ہو گا۔ پوری دنیا کے اندر Human Development Management پر، انسانی جانوں پر سب سے زیادہ focus ہوتا ہے کہ اس کو ترجیح دی جائے۔ بد قسمتی سے ہمارے پاکستان اور پنجاب میں Human Development Management کے اعتبار سے ہمارا دنیا کے اندر 144 واں نمبر ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے شہریوں، اپنے ووٹرز اور عوام پر کتنا خرچ کرتے ہیں۔ ہمارا per capita income میں 133 واں نمبر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی

ترجیحات کو بدلتے ہوئے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ، صحت، تعلیم اور پینے کے صاف پانی کو priority دیں باقی چیزوں کی ثانوی حیثیت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں block allocation کی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اربوں روپیہ block allocation کے نام پر وزیر اعلیٰ کی disposal پر دینا مناسب بات نہیں ہے۔ ہاں آپ ضرور دیں لیکن ارب ہا روپیہ کہ ان کے ذہن میں جو آئے وہ اسی وقت دے دیں اس پر ہمیں اعتراض ہے کہ یہ رقم کم ہونی چاہئے۔ Growth rate یعنی شرح نمو realistic ہونی چاہئے۔ پنجاب کے اندر پچھلے چار سالوں میں آج تک ہم نے جو بھی growth rate مقرر کیا وہ کبھی بھی achieve نہیں کیا لہٰذا آئندہ ہم جو بھی شرح نمو طے کریں ہمیں اس ٹارگٹ کو achieve کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں مختلف شعبہ جات کے حوالے سے تجاویز دینا چاہوں گا اور پچھلے بجٹ سے اب تک کا critical analysis بھی دینا چاہوں گا۔ وفاقی حکومت کے ادارے Academy of Education Planning Management کی فروری 2016 میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق پنجاب کے اندر ایک کروڑ سے زائد بچے جو school going age میں ہیں وہ سکول جانے سے محروم ہیں۔ مفت اور لازمی تعلیمی ایکٹ یہ آئین کا آرٹیکل 25(a) ہے جس کے تحت ہر ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کو لازمی مفت تعلیم کی سہولت فراہم کرے لیکن آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ پنجاب کے اندر اگر ایک کروڑ سے زائد بچے سکولوں میں نہیں جا رہے ہیں تو یہ انتہائی خوفناک figure ہے ہمیں اس پر توجہ دینی ہو گی۔ صرف زبانی باتیں کرنے سے، چار چھ دانش سکول بنانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا بلکہ اس کے لئے ہمیں long run اور short turn پالیسی بنانی پڑے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں بچوں کی تعداد میں انتہائی فرق ہے۔ پرائمری سکولوں میں 83 لاکھ سے زیادہ enrollment ہے اور ہائی سکولوں کی enrollment صرف 19 لاکھ ہے۔ یعنی 83 لاکھ بچے پرائمری یا میٹرک تک جاتے ہیں اور اس سے اوپر ہائی سکول میں صرف 19 لاکھ بچے اپنی تعلیم کو جاری رکھتے ہیں باقی اتنی بڑی تعداد تقریباً 70 یا 65 لاکھ بچے اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو اس پر سوچنا چاہئے کہ یہ کیا وجہ ہے کہ بچوں کی اتنی بڑی تعداد اپنی تعلیم کیوں جاری نہیں رکھ سکتی؟ یہ بات صرف enrollment تک محدود نہیں ہے بلکہ پنجاب ایگزیمشن کمیشن 2015 کی رپورٹ کے مطابق ہمارا تعلیمی معیار بھی قابل تعریف نہیں ہے۔ "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کے نعروں کے باوجود ریاضی اور

سائنس کے علوم میں پچھلے چار سال کے دوران پانچویں اور آٹھویں کے بچے میں کوئی خاطر خواہ بہتری نہیں لائی جا سکی۔ میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کر رہا ہوں، سنی سنائی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ پنجاب ایگزیمشن کمیشن کی رپورٹ ہے جو پنجاب حکومت کا بنایا ہوا ہے یہ اس کے الفاظ ہیں اور میں یہاں پر اس کے الفاظ quote کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر!15-2014 کے مالی بجٹ میں محکمہ تعلیم کے لئے 273۔ارب روپے مخصوص کئے گئے تھے اس رقم میں ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 48۔ ارب روپے تھا، سکولوں کی تعمیر و مرمت اور سہولیات کے لئے 18۔ارب روپے تھے لیکن تعلیمی ایمرجنسی کے نعروں کے باوجود پنجاب حکومت سکولوں کے ترقیاتی بجٹ میں صرف 11 فیصد خرچ کرنے میں کامیاب ہوئی۔اس کے برعکس وزیراعلیٰ کے من پسند ادارے بشمول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور دانش سکول کو مختص کی گئی رقم خرچ نہیں کی گئی بلکہ بجٹ میں اس سے بھی زیادہ پیسے دیئے گئے تھے۔16-2015 کے مالی بجٹ میں تعلیم کے لئے 310.2۔ارب روپے کا اعلان کیا گیا،اس میں سے ترقیاتی بجٹ میں 44۔ ارب روپے اور باقی ماندہ غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص تھے۔

جناب سپیکر!رواں مالی سال کے پہلے سات ماہ یعنی جولائی2015 سے جنوری2016 تک ترقیاتی بجٹ کا صرف 26 فیصد خرچ کیا گیا اور اس دورانیہ میں جو خرچ کیا جانا چاہئے تھا وہ 58 فیصد ہونا چاہئے تھا۔ یعنی جو خرچ ہوا وہ 26 فیصد ہے اور ان سات ماہ کے اندر جو خرچ ہونا چاہئے تھا وہ 58 فیصد ہے۔اسی طرح غیر ترقیاتی بجٹ میں 30 فیصد خرچ ہوا اور جو خرچ ہونا چاہئے تھا وہ 58 فیصد ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ فوری طور پر پنجاب کے اندر تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کریں۔ ترقیاتی بجٹ، جو missing facilities ہیں، نئے سکولوں کی تعمیر، بچوں کی تعداد میں اضافے کے حوالے سے جو اقدامات ہیں اس کی رپورٹ بھی اگر ہر تین ماہ کے بعد ایوان کے اندر پیش کی جائے تو اس سے تعلیمی میدان کے اندر خاطر خواہ بہتری کے امکانات ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ پسماندہ اضلاع جن میں ایسے اضلاع جن کے اندر ہمارے بچوں کی بہت بڑی تعداد سکول نہیں جا رہی تو وہاں پر آپ ایک وظیفہ دیں جو کہ خیبر پختونخوا حکومت نے دیا ہے اور وہ خاص طور پر بچیوں کے لئے ہو یعنی 500 یا 1000 روپیہ ماہانہ ایک طالب علم کو interact کرنے کے لئے انہیں initiative دیں، ان parents کو جو یونیفارم نہیں خرید سکتے، جو بچوں کی فیس pay نہیں

کر سکتے۔آپ ان پسماندہ اضلاع کی ایک فہرست بنا کر ان بچوں کی تعداد بڑھائیں۔انہیں وظیفہ دیں تاکہ وہ سکول آنا شروع کریں اور سکول going بچوں کی تعداد بڑھ سکے۔

جناب سپیکر!اسی طرح اساتذہ کی ٹریننگ پر خصوصی توجہ دی جائے اور اساتذہ سے غیری تدریسی ڈیوٹیاں لے رہے ہیں،ہر کام اساتذہ کے ذمہ ہوتا ہے،آپ کی کوئی بھی مہم ہو جیسے پولیو ویکسین پلانے سے لے کر باردانہ کی تقسیم تک ہر کام ہم ان اساتذہ صاحبان سے لیتے ہیں۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ان کی ٹریننگ کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہئے،ہم ان سے جو غیر تدریسی ڈیوٹیاں لیتے ہیں وہ ڈیوٹیاں ختم کریں۔

جناب سپیکر!ہر دفعہ یہ بات سامنے آتی ہے کہ پورے پنجاب میں یکساں نصاب تعلیم رائج کریں تاکہ اس ملک کے اندر جو ایک طبقاتی تقسیم ہے اس کا خاتمہ ہو سکے۔ہمارے ملک اور ہمارے صوبے کے اندر تعلیم کے تین طرح کے نظام چل رہے ہیں۔ایک طرف وہ سرکاری سکول ہیں جیسے ہم ٹاٹ سکول بھی کہتے ہیں،سرکاری سکولوں کے اندر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی بھی بہت بڑی تعداد ہے،ایک طرف ایچیسن،امریکن سکول اور گرائمر سکولز ہیں جس کے اندر ہماری elite class کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور تیسری طرف وہ مدارس ہیں جہاں پر لاکھوں کی تعداد میں بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور بنیادی تعلیم کی طرف ان کی توجہ یا ان کا رجحان یا ان کا انتظام نہیں ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جن مسائل کا ہمیں سامنا ہے اس کی بھی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں نصاب تعلیم ایک نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میری یہ تجویز ہو گی کہ gradually اس کو کریں لیکن یہ ہو جانا چاہئے کہ پورے صوبے کے اندر ایک ہی نصاب تعلیم ہو۔ایچیسن سکول میں پڑھنے والا بچہ بھی وہی کتابیں پڑھے اور اس کو environment میں بھلے فرق ملے لیکن شیشم کے نیچے ٹاٹ پر بیٹھ کر بچہ بھی وہی کتابیں پڑھ رہا ہو جو ایچیسن سکول کے اندر پڑھ رہا ہے اور تمام گرائمر سکولوں کے اندر بھی وہی نصاب ہو جو ایچیسن سکول اور ٹاٹ کے سکولوں میں بیٹھے ہوئے بچے پڑھ رہے ہیں۔دینی مدارس کے اندر نصاب بھی balance قسم کا ہونا چاہئے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے مساوی قسم کے مواقع پیدا ہوں گے۔اب تو کوئی competition نہیں ہے ایک بچہ جو ٹاٹ کے سکول میں بیٹھ کر اردو میڈیم میں پڑھتا ہے اور دوسری طرف گرائمر سکولوں کے بچے ہیں جب وہ competition میں آتے ہیں تو زندگی کی دوڑ میں ہمارے 90 فیصد بچے پیچھے رہ جاتے ہیں اور وہ کسی طرح بھی compete کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔انہیں وہ

environment ملتا ہے، اس طرح کی ایجوکیشن ملتی ہے، وہ توجہ ملتی ہے اور نہ ہی اس طرح کی ان کی ٹریننگ ہوتی ہے تو میری حکومت کے لئے تجویز ہو گی، یہ بہت بڑا انقلابی قدم ہو گا جس پر پنجاب کی عوام حکومت کے مشکور اور ممنون ہوں گے۔ ہمیں یہ انقلابی قدم اٹھانا چاہئے اور یکساں نصاب تعلیم جاری کرنا چاہئے۔ اسی طرح یکساں نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ جو کچھ بھی مشکل نہیں ہے وہ ہے یکساں یونیفارم، آپ پورے پنجاب کے اندر جو بھی تعلیمی ادارے ہیں چاہے وہ سرکاری تعلیمی ادارے ہوں، وہ گرائمر سکول ہوں یا وہ دینی مدارس کے سکول ہوں تو ان سب کا ایک ہی یونیفارم مقرر کریں اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ حکومت ایک ordinance جاری کر کے اس پر legislation کر سکتی ہے یا ویسے لوگوں کو پابند کر سکتی ہے تو میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ محکمہ ایجوکیشن کو مؤثر بنانے کے لئے ان چند تجاویز پر عملدرآمد کروائیں۔

جناب سپیکر! دوسری جو missing facilities کے حوالے سے ہر دفعہ یہاں بات ہوتی ہے کہ یہاں کوئی آٹھ ہزار سے زائد سکول ہیں جن کے اندر missing facilities ہیں، کہیں پر چار دیواری نہیں ہے، کہیں پر بجلی نہیں ہے، کسی سکول میں پانی نہیں ہے اور کسی سکول میں اساتذہ مکمل نہیں ہیں۔ یہاں تمام missing facilities پوری کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر تھوڑی بات کرنا چاہوں گا کہ ہم نے 16-2015 کے بجٹ میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے 109-ارب 25 کروڑ روپے مختص کئے تھے لیکن اس کے باوجود جون 2015 سے لے کر 30-مارچ 2016 تک صوبے میں قتل، اقدام قتل، اغواء، اغواء برائے تاوان سمیت سنگین جرائم کی شرح میں 60 فیصد اضافہ ہوا۔ اگر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہی رہی تو مالی سال کے اختتام تک اس کی شرح میں مزید 30 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ حالیہ دنوں میں بالخصوص سٹریٹ کرائم کے سدّباب کے لئے ڈولفن فورس تیار کی گئی ہے جنہیں جدید اسلحہ اور موٹر سائیکلیں دی گئی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے قبل مجاہد سکواڈ، محافظ، ایلیٹ فورس اور ایگل سکواڈ کے نام سے تین چار فورسز پچھلے سالوں میں بنائی گئیں جن پر اربوں روپے لگے ہیں۔ اب پچھلے دو ہفتوں سے یہ ڈولفن فورس لاہور کی شاہراؤں پر گھومتی نظر آتی ہے۔ اب تک ایک موٹر سائیکل چوری کی واردات انہوں نے ناکام بنائی ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کی performance کیا ہے؟ یعنی پہلے سے یہ تین چار ادارے بنے ہوئے بھی ہیں۔ اب یہ نئی فورس جس میں آپ نے سات سے آٹھ سو بندے بھرتی کر لئے ہیں، انہیں ریکروٹمنٹ دی ہے اور ان پر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن آیا کیا وہ سٹریٹ کرائم

کو روک سکیں گے ؟کیا جو پہلے سے بنے ہوئے ادارے تھے جس میں ایگل سکواڈ، محافظ اور ایلیٹ فورس بھی اسی طرح سے پھر رہی ہیں لیکن جرائم ہیں کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ پچھلے آٹھ ماہ کے اندر اگر 60 فیصد جرائم میں اضافہ ہوا ہے تو یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے ہاں سقم کس جگہ پر ہے اور کون سی ایسی جگہ ہے کہ جہاں پر ہمیں بہتر انداز سے پلان کرنے کی ضرورت ہے؟ میرا یہ خیال ہے کہ اس کی performance پر ضرور نظر ہونی چاہئے کہ اگر دو ہفتے کے بعد ایک موٹر سائیکل چوری کی واردات پکڑی گئی ہے تو پھر ان کی performance پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں ابھی ان کو دو ہفتے تو نہیں ہوئے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کو دو ہفتے ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں ہوئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس دن چیف منسٹر صاحب نے افتتاح کیا تھا آج چودھواں دن ہے۔ میں آپ سے پہلے بھی کہا کرتا ہوں کہ آپ عوام کے جذبات کے ساتھ بات کیا کریں آپ حکومت کو defend نہ کیا کریں۔ آپ اپنا تاریخ میں نام لکھوائیں۔ چلیں! میں کہتا ہوں دس دن ہو گئے ہیں، ان دس دنوں کے اندر لاہور میں سات سو ڈولفن فورس والے موٹر سائیکلیں لے کے گھوم رہے ہیں اور انہوں نے ایک موٹر سائیکل چھیننے والے کو پکڑ لیا ہے. Is this performance میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس انداز سے rescue نہیں کرنا چاہئے آپ کو عوام کی بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں بجٹ کے اندر ہم ہر سال اضافہ کرتے ہیں، ٹھیک ہے لاء اینڈ آرڈر کی situation کو بہتر کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس کا تقابلی جائزہ بھی لیں کہ ہم ہر سال ان کا 15، 20۔ ارب روپے بڑھا دیتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ آیا جرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ پولیس کو مزید فنڈز دینے سے لاء اینڈ آرڈر کی حالت بہتر ہوئی ہے یا
پہلے سے زیادہ بدتر ہو گئی ہے؟ اگر تو پہلے سے زیادہ بدتر ہوئی ہے تو پھر ہمیں اپنے سسٹم میں basic changes لانا ہوں گی۔ یہاں پر پچھلے تیس سال سے پنجاب میں تقریباً مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے اور اب دوبارہ اقتدار میں آئے ہوئے بھی آٹھ سال ہو گئے ہیں اور نواں سال شروع ہو گیا ہے۔ ہم روزانہ یہ سنتے پڑھتے اور نعرے سنتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کہتے ہیں تھانہ کلچر کو بدل دیا ہے، تھانہ کلچر کو بدل دیں گے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہاں آپ نے تھانہ کلچر کو بدلا ہے؟ ابھی میاں طارق حکومتی بنچوں سے کھڑے ہو کر رو رہے تھے۔ آپ کسی ایم پی اے سے بھی پوچھیں وہ ایک کہانی لے کر بیٹھ جائے گا کہ ان کے تھانوں میں کیا اودھم مچا ہوا ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی کیا پوزیشن ہے؟ لوگوں کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی اور اگر درج ہو جائے تو اس کی انوسٹی گیشن محال ہو جاتی ہے۔ ایک غریب آدمی جو پہلے ہی ڈسا ہوا ہے جس کے ساتھ کوئی واردات ہو گئی ہے، چوری ہو گئی ہے، ڈکیتی ہو گئی ہے، اغواء ہو گیا ہے، جب وہ ایف آئی آر درج کروالیتا ہے تو پھر اس سے یہ ڈیمانڈ کی جاتی ہے کہ گاڑی لے آؤ یہ چار بندے آپ کے ساتھ جائیں گے۔ وہ دس بیس ہزار روپے کی گاڑی لے کر پھر ان کے کھانے پلانے کا بندوبست کرے آخر وہ کتنے پیسے ان پر خرچ کر سکتا ہے؟ پورے نظام میں جب تک بنیادی تبدیلیاں نہیں لائی جاتیں اس وقت تک یہ سارے ہمارے خالی نعرے ہیں۔ تھانہ کلچر اور پولیس کو بدلنے کے سب نعرے ہیں، اس سے حقیقی معنوں میں عوام کو کوئی relief نہیں ملے گا اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ایک تو On line FIR درج کروانے کا سسٹم رائج کیا جائے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے On line FIR درج کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ ایک شخص جو لٹ جاتا ہے، جس کے ساتھ زیادتی ہو جاتی ہے وہ اگر اپنی ایف آئی آر درج کروالے تو اس کو سکون ہو جاتا ہے کہ میری ایف آئی آر درج ہو گئی ہے۔ اگر ایف آئی آر کے درج کروانے پر اس کا اتنا زور لگ جائے کہ وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جائے کہ میں نے ایف آئی آر درج کروالی ہے اب آگے جانے کے لئے میرے اندر سکت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو لازمی طور پر On line FIR کو آپ رائج کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پولیس کا tenure اور میں نے شاید پچھلی دفعہ بھی یہ عرض کی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہوا۔ اب یہ تماشا ہے کہ کوئی ایس ایچ او کوئی ڈی ایس پی اور شاید ہی پورے پنجاب کے اندر کوئی ایک ایسا ہو جو تین سے چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کسی ایک پولیس سٹیشن پر ڈیوٹی دیتا ہو۔ آپ نے اس کے لئے tenure تین سال کا رکھا ہوا ہے اس کی حکومت کو ہر صورت پابندی کرنی چاہئے ماسوائے اس کے کہ اس طرح کی heinous بات ہو جائے کہ جس سے اس کو تبدیل کرنا لازم ہو جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس کو change کرنا کوئی سزا نہیں ہے، اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور اس کو سزا بھی ہونی چاہئے۔ ایک ایس ایچ او آتا ہے، ڈی ایس پی آتا ہے وہ دو چار ماہ کے اندر اپنے تھانے کی حدود کو سمجھتا ہے کہ اس میں جرائم پیشہ لوگ کتنے ہیں، شرفاء کتنے ہیں، یہاں پر

جرم کی کون کون سی نوعیت ہے۔جب وہ تھوڑا سااس علاقے سے باخبر ہوتا ہے تو پھر ایک دن اچانک اسے ٹیلی فون آتا ہے کہ وہ یہاں سے فارغ ہے۔یہ تماشا پورے پنجاب کے اندر لگا ہوا ہے، اللہ کہ کسی کے پیچھے رانا ثناء اللہ خان جیسا بااثر کوئی منسٹر ہو تو وہ اپنا tenure پورا کر لے ورنہ یہاں پر ایس ایچ او، ڈی ایس پی کے روزانہ تھانے بدلتے ہیں۔اگر آپ ان کے tenure کا خیال رکھیں گے تو اس سے بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر!تیسری میری گزارش ہے کہ beat system رائج کیا جائے ، پچھلے دنوں انڈیا ہمارا ایک پارلیمانی وفد گیا تھا، وہاں پر ہم نے جو اپنے experiences share کئے ، وہاں پر لاء اینڈ آرڈر سے متعلق جو experts تھے اور ان میں پارلیمنٹیرین بھی تھے ان کی طرف سے بھی یہ بات تھی، وہاں پر بھی یہ احساس تھا بلکہ وہ اس معاملے میں ہم سے زیادہ vigilant تھے اور وہاں اس پر یہ consensus تھا کہ ایک tenure اور دوسرا beat system رائج کیا جائے۔یعنی جس بھی بندے کو آپ مقرر کر دیں اس کو وہاں کے تمام معاملات کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔اس سے آپ کو حیرت انگیز قسم کی بہتری پورے سسٹم کے اندر نظر آئے گی۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ پولیس کے بارے میں جو یہ impression ہے کہ یہ politicize ہے اس کو for God sake depoliticize کیا جائے۔اگر آپ صرف پولیس کو depoliticize کر دیں، اس وقت جو سلسلہ رائج ہے کہ آئی جی صاحب ایک خاموش تماشائی کے طور پر آئی جی آفس بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ وہ جوابدہ نہیں ہیں، میں اپنے پچھلے تین سالہ tenure میں دو دفعہ آئی جی آفس گیا ہوں لیکن آئی جی صاحب کی ساری بات سننے کے بعد مجھے ترس آیا، جب میں باہر نکلا تو میں سوچ رہا تھا یہ آئی جی تو پورے پنجاب کے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ ہاؤس سے ڈپٹی سیکرٹری کی فون کال کے یہ منتظر رہتے ہیں کہ کیا حکم ہے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے؟ اگر یہ سسٹم depoliticize ہو جائے تو کافی بہتری آ جائے گی۔وزیر اعلیٰ کا یہ کام ہے اور نہ ہی وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا کام ہے کہ وہ ڈی پی او کا سی پی او کا ایس ایس پی اور ایس پی کا تقرر کرے اور تبادلے کرے۔ان کے پینل منگوائے ان کے انٹرویو کرے اور پھر ان کو گرین سگنل دے کہ اس کو گوجرانوالہ لگا دو اس کو لاہور لگا دو، اس کو سیالکوٹ لگا دو۔اب یہ دور نہیں ہے اب اختیارات کو centralize کرنے سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔اب وزیر اعلیٰ کو اپنی powers کو devolve کرنا چاہئے۔یہ آئی جی کی powers ہیں، آئی جی کی powers چیف سیکرٹری کی powers اگر وزیر علیٰ استعمال کرے گا تو ظاہر ہے وہ سسٹم

کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا، جس طرح کہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔آپ پچھلے آٹھ سال کی جتنی بھی باتیں کر لیں، سسٹم کے اندر بہتری ہمیں کہیں نظر نہیں آتی اس لئے سسٹم کو آپ depoliticize کریں،آئی جی کو authorize کریں،آپ ان سے result لیں ،آپ اس سے performance مانگیں،وہ deliver کرے۔کوئی لینا دینا نہیں ہے،وزیر اعلیٰ کا،کسی ایم پی اے کا،کسی ایم این اے کا نہ ہی کسی منسٹر اور سیکرٹری کا کوئی تعلق ہے۔یہ prerogative ہے اور یہ اختیار ہے آئی جی کا۔آپ اس کو طلب کر سکتے ہیں پوچھ سکتے ہیں کہ ہم نے جب آپ کو independent ہر طرح کے اختیارات دیئے ہیں,postings, transfers, accountability کے ہمیں اب یہ result چاہئے۔میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ صرف چھ ماہ کے لئے پنجاب میں یہ کر کے دیکھ لیں حالات بہت بہتر ہو جائیں گے۔میری استدعا ہو گی کہ پولیس کو depoliticize کیا جائے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو دہشت گردی کے واقعات ہیں گلشن اقبال میں پچھلے دنوں جو یہ انتہائی اندوہناک سانحہ ہوا اس کے بارے میں انٹیلی جنس کی باقاعدہ رپورٹ تھی وزیر قانون یہ admit کر چکے ہیں کہ ہمیں انٹیلی جنس اداروں نے آگاہ کیا تھا کہ پارک کے اندر کہیں دھماکا ہو گا لیکن اس پارک کو pin point نہیں کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر!اگر یہ اطلاع تھی تو پھر کیا یہ Law Enforcement Agency کا کام نہیں تھا کیونکہ لاہور میں گنے چنے چار پانچ پارکس ہیں۔یہ ان چار پانچ پارکوں کے اندر سی سی ٹی وی کیمرہ لگاتے،وہاں پر پولیس بھیجتے،وہاں پر سکیورٹی کا انتظام ہوتا اور وہاں پر دو واک تھرو گیٹ لگا دیتے تو شاید یہ جو ہمارے 75 پاکستانی شہید ہو گئے ہیں جو اس سانحہ کی نذر ہو گئے ہیں اس سے بچا جا سکتا تھا۔یہ failure ہے اور محض یہ کہہ دینا کہ یہ ایک خود کش دھماکا تھا،میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی تحقیقات کا آرڈر حکومت نے دیا ہے،اس پر میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ investigations ہونی چاہئیں کہ اگر یہ انٹیلی جنس کی طرف سے یہ خبر تھی تو پھر اس خبر کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے اور precautions کے طور پر کیا measures adopt کئے گئے؟اگر وہ adopt نہیں کئے گئے تو جو بھی اس کے ذمہ دار لوگ ہیں ان کو سزا دینی چاہئے اور ان کو میرا یہ خیال ہے اس طرح کی کھلی چھوٹ اور کھلی معافی نہیں دینی چاہئے۔اس کے علاوہ دہشت گردی کے خلاف جنگ،میں نے جیسا کہ شروع میں کہا کہ ہمیں اپنی priorities کو بدلنا چاہئے priorities کے اندر priority نمبر ایک جیسے میں نے کہا کہ جان و مال کا تحفظ اور دہشت گردی کا خاتمہ یہ نمبر ایک پر ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے تواتر کے ساتھ، تمام پولیٹیکل پارٹیز کی طرف سے، تمام stockholders کی طرف سے سول سوسائٹی کی طرف سے، جرنلسٹوں کی طرف سے یہ مطالبہ آتا رہا کہ پنجاب کے اندر بھی اس آپریشن کو شروع کیا جائے لیکن اس سے ٹال مٹول سے کام لیا گیا، پہلو تہی کی گئی، اس کو linger on کیا گیا، halfheartedly اس پر cooperation کی باتیں ہوئیں اور بالآخر ہمیں سانحہ گلشن اقبال دیکھنا پڑا۔ اس کے بعد اس کی رفتار تیز ہوئی اور یہاں پر آپریشن شروع ہوا۔ اب بھلے رانا ثناء اللہ خان کہتے پھریں کہ ہم بھی ساتھ ہیں، اب تو وہ ساتھ ہیں ہی، اب تو کھسیانی بلی کی طرح ساتھ ہونا ہی تھا لیکن جب بھی ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہاں تو ضرورت ہی نہیں، یہاں تو سب حالات ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ذرا الفاظ کا خیال رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں سندھ کی طرح حالات نہیں ہیں، یہاں تو بالکل امن ہے، پنجاب میں دہشت گردی کی کوئی وارداتیں نہیں ہو رہیں اور بالآخر یہ ایک اتنا بڑا lost ہوا، سکیورٹی اداروں کا اتنا بڑا failure ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی halfheartedly اور بادل نخواستہ اس کو accept کرنے کی بجائے گرم جوشی کے ساتھ آگے بڑھ کر initiative لے کر اسے warm welcome کرنا چاہئے اور ہماری سکیورٹی کے جو بھی ادارے ہیں جن میں رینجر ہے، باقی ادارے ہیں، anti-terrorist force ہے ان سب کے ساتھ مل کر پوری دیانتداری کے ساتھ، پوری جرأت اور بہادری کے ساتھ اس معاملے کو take up کرنا چاہئے۔ ہمیں ماضی کے اندر اس طرح کی چیز بالکل نظر نہیں آتی۔

جناب سپیکر! پنجاب کے اندر صحت کے حوالے سے میں کچھ گزارشات پیش کرنا چاہوں گا کہ 16-2015 کے بجٹ میں علاج معالجے کی جدید سہولیات کی فراہمی کا اعلان ہوا۔ ترقیاتی بجٹ سے شعبہ صحت کے اندر جنوری 2016 تک صرف 38 فیصد خرچ کیا جا سکا اور میں آپ کو بتاؤں کہ آج سے کوئی دو ماہ پہلے میں نے اپوزیشن کے کچھ ممبران کے ساتھ پنجاب کے مختلف شہروں میں ہسپتالوں کا visit کیا اور مجھے انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ صرف لاہور کے اندر نہیں بلکہ پورے پاکستان کے اندر سب سے پرانا، سب سے معیاری اور سب سے بڑا ہسپتال میو ہسپتال ہے۔ ہم وہاں پر visit کرنے کے لئے گئے تو میو ہسپتال میں یہ جان کر ہمیں ایک surprise ملا کہ وہاں ایم آئی آر مشین نہیں

ہے اور وہاں پر سینکڑوں لوگ پرچی لے کر جناح ہسپتال جا رہے تھے یا اگر کوئی afford کرتا ہے تو وہ اپنا ایم آر آئی ایکسرے کرانے کے لئے پرائیویٹ ہسپتالوں میں جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے لئے یہ ایک انکشاف تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میو ہسپتال کے اندر ایم آئی آر مشین نہیں ہو گی۔ جب بعد میں ایڈیشنل ایم ایس سے ملاقات کی تو پتا چلا کہ وہاں پر واقعی کوئی ایم آئی آر مشین نہیں ہے۔ پورے ہسپتال میں ایک سٹی سکین مشین ہے جس پر اتنا pressure ہے کہ وہاں تین تین دن تک لوگوں کی باری نہیں آتی۔ لوگ مختلف اضلاع سے وہاں پر آئے ہوتے ہیں ان کی حالت زار دیکھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے۔ وہ بے چارے پرائیویٹ علاج afford نہیں کر سکتے اس لئے ان سرکاری ہسپتالوں میں آتے ہیں لیکن وہاں پر ان کی جو درگت بنتی ہے اور وہاں پر ہم نے ان کی جو حالت دیکھی ہے اس پر ترس آتا ہے کہ کیا حکومت کی priorities کے اندر یہ شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! صرف بجٹ کا اعلان کر دینے سے نہیں بلکہ عملی طور پر آ کر دیکھیں، وزیر اعلیٰ جا کر دیکھیں، وزیر صحت جا کر دیکھیں کہ ہسپتالوں میں ہو کیا رہا ہے۔ ایک ایمرجنسی ہے اس میں دو سو بیڈز کی سہولت ہے۔ میں نے پچھلے ایک ہفتے کا ان کا data اور رجسٹر سے ریکارڈ چیک کیا تو average دو ہزار لوگ روزانہ میو ہسپتال کی ایمرجنسی میں آتے ہیں لیکن وہاں پر صرف دو سو بیڈز کی سہولت ہے۔

جناب سپیکر! وہاں پر پچھلے دس سال سے ایک سرجیکل ٹاور کی بلڈنگ مکمل ہے اس پر اربوں روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جب میں نے وہاں اندر جا کر دیکھا تو اس میں چند مستری اور مزدور پلستر وغیرہ کر رہے تھے۔ میں نے ایم ایس سے پوچھا کہ یہ اتنی بڑی بلڈنگ کھڑی ہے آپ اسے کب functional یا operational کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس بجٹ میں ہمیں تھوڑے سے پیسے ملے ہیں اس سے ہم یہ interior کا کام مکمل کریں گے اور پھر شاید آئندہ بجٹ کے اندر ہمیں کچھ پیسے ملیں گے۔ میو ہسپتال کی بلڈنگ مخدوش ہے وہ اب اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کے اندر علاج معالجے کی سہولتیں جاری رکھی جا سکیں چونکہ وہ ڈیڑھ سو سال پرانی بلڈنگ ہے۔ میو ہسپتال میں چار سو بیڈز کا سرجیکل ٹاور مکمل ہے لیکن اس کے باوجود بھی حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے۔ آپ لاہور میں ہی دھرمپورہ کے علاقے میں چلے جائیں وہاں پچھلے کئی سالوں سے میاں میر ہسپتال کی بلڈنگ بنی کھڑی ہے لیکن وہاں پر ایک میڈیکل آفیسر پینا ڈال گولیاں اور مرہم پٹی لے کر بیٹھا ہے اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو وہ کیا کرے گا۔ اس کا کوئی out door, indoor ہے، کوئی آپریشن تھیٹر اور نہ ہی کوئی ایکسرے مشین ہے اور وہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر!لاہور شہر کا یہ حال ہے آپ یہیں سے آگے نہر پر جائیں تو مین نہر پر 4.5-ارب روپے کی لاگت سے پچھلے پانچ سال سے ڈینٹل ہسپتال کی بلڈنگ .بنی کھڑی ہے۔اب وہ بلڈنگ منہ چڑا رہی ہے اور اس کا پلستر اکھڑ رہا ہے لیکن اس ڈینٹل ہسپتال کو شروع نہیں کیا گیا۔یہ تو لاہور کا رونا ہے آپ یہاں سے وزیر آباد چلے جائیں وہاں پر کارڈیالوجی ہسپتال کی پچھلے کئی سالوں سے بلڈنگ مکمل ہے لیکن اس کے چند کمروں پر مشتمل دو تین ڈاکٹر اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں کچھ مشینری آئی ہوئی ہے لیکن اس پورے ڈویژن کا pressure اس پر آ سکتا تھا۔یہ حکومت کی غلط ترجیحات اور حکمرانوں کے غلط انداز حکومت کی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ عمارات چودھری پرویز الٰہی کے دور میں شروع ہوئی تھیں یا مکمل ہوئیں تھیں تو آپ اس کی سزا پنجاب کے عوام کو تو مت دیں۔یہ سالہا سال سے .بنی ہوئی بلڈنگز ہیں آپ کو ان کا جواب دینا ہو گا یہاں نہیں بلکہ اللہ کے حضور بھی جواب دینا ہو گا۔وہ مریض جو گجرات، لالہ موسیٰ، سیالکوٹ سے لاہور آتے ہوئے راستے میں expire ہو جاتے ہیں، heart attack کے بعد مر جاتے ہیں اگر ہسپتال شروع ہوتا تو ان کی جانیں بچائی جا سکتی تھیں لیکن آج وہ ہسپتال functional یا operational نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے ضروری یہ چیز ہے کہ آپ اپنی اس priority کو بدلیں اور جو عمارات .بنی کھڑی ہیں ان میں تھوڑی تھوڑی رقومات چاہئیں ہوں گی ان کو لگا کر آپ ان تمام ہسپتالوں کو مکمل کر کے functional کریں تاکہ پورے پنجاب کا جو پی آئی سی لاہور پر بوجھ ہے جب یہ ہسپتال نہیں چلتے تو تمام مریض لاہور کو بھاگتے ہیں کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں چلے جائیں۔یہ ڈیڑھ کروڑ کا شہر ہے اس کے اندر واحد وہ معیاری ہسپتال ہے اس کے اندر بھی بے شمار مسائل ہیں اور اب اس کی نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔اگر وہاں capacity دو سو افراد کی ہے اور وہاں ڈیڑھ ہزار افراد آ جائیں گے تو وہ ڈاکٹر بے چارے کیا کریں گے ؟وہ ڈاکٹر مریضوں کے ساتھ وہی کریں گے جو اب ہو رہا ہے۔ویل چیئرز پر لوگوں کو treatment دیا جا رہا ہے drips لگی ہوئی ہیں نیچے چادریں بچھا کر مریض پڑے ہیں۔آپ پی آئی سی میں چلے جائیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ؟میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بوجھ کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان ہسپتالوں کے اندر جو ضروری چیزیں ہیں وہ فراہم کی جائیں اور ان کو operational کیا جائے۔

جناب سپیکر! جو ایک بین الاقوامی معیار ہے، بین الاقوامی ادارے WHO کے مطابق ایک ہزار کی آبادی پر ہمیں ایک ڈاکٹر چاہئے جبکہ کہ اس وقت پنجاب کے اندر 2173 افراد پر ایک ڈاکٹر ہے، اسی طرح ہمیں دو ہزار کی آبادی کے لئے ایک ڈینٹسٹ چاہئے، اسی طرح پانچ مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرس چاہئے لیکن اس وقت چار ہزار افراد کے لئے ایک ڈینٹسٹ ہے اور نرسوں کی مد میں یہاں پر ہمیں 65 فیصد shortage ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس تیزی کے ساتھ آبادی کے اندر اضافہ ہو رہا ہے یہ ضروری ہے کہ ہم صحت کو priority basis پر فنڈز دیں اور جو پہلے سے بنے ہوئے ہسپتال ہیں ان کو functional اور operational کریں۔

جناب سپیکر! پینے کا پانی ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے بد قسمتی سے اس وقت اس مسئلے پر کسی کا دھیان نہیں ہے۔ ہم بات تو کرتے ہیں اور جو لوگ afford کرتے ہیں وہ نیسلے یا دوسری کمپنیوں کی بوتل منگوا لیتے ہیں لیکن یہاں پر 60 فیصد مریض پینے کے گندے پانی کی وجہ سے بیمار ہو رہے ہیں پچھلے دنوں انکشاف ہوا کہ یہاں پر پانی میں انسانی فضلے کی مقدار 100 ملی لیٹر میں 38 جبکہ گجومتہ میں point 15 ہے جبکہ World Health Organization کے مطابق پانی میں انسانی فضلے کی مقدار صفر ہونی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ لاہور شہر کے اندر ہے ایک سال کے دوران اڑھائی لاکھ بچوں سمیت گیارہ لاکھ افراد زہریلا پانی پینے سے ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ خوفناک data ہے جو کہ PCSIR اور اسلام آباد میں پانی کو test کرنے والی لیبارٹری کی رپورٹ سے حاصل ہوا ہے۔ میں آپ کو اگر یہ رپورٹ دکھاؤں تو اسے دیکھ کر آپ بہت زیادہ پریشان ہو جائیں گے۔ یہ ایک chart ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں پینے کے پانی میں arsenic کی کتنی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ لاہور شہر کے پینے کے پانی میں arsenic کی مقدار 24 فیصد، اسلام آباد میں 75 فیصد، اٹک میں 28 فیصد، بہاولپور میں 50 فیصد، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں 68 فیصد، گجرات اور قصور میں 78 فیصد، ملتان میں 48 فیصد، سرگودھا میں 77 فیصد، شیخوپورہ میں 44 فیصد ہے اور سیالکوٹ کے پانی میں 45 فیصد arsenic پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے لوگ نہ صرف گندا اور آلودہ بلکہ arsenic ملا زہریلا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ یہ انتہائی خوفناک اعداد و شمار ہیں۔ ہماری

حکومت پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے سنجیدہ نہیں ہے۔ ہم فلٹریشن پلانٹس کے بارے میں سُنتے ہیں کہ ان کے ذریعے اچھا اور ٹھنڈا پانی عوام کو مہیا کیا جارہا ہے اور اس کے لئے پچھلے بجٹ میں ایک ارب روپے مختص کئے گئے تھے لیکن ہمیں لاہور کے علاوہ کسی اور جگہ یہ فلٹریشن پلانٹس نظر نہیں آئے۔ لاہور کے اندر جو فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی پچھلے دنوں "دنیا اخبار" کے اندر ایک پوری رپورٹ چھپی ہے۔

جناب سپیکر! اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لاہور میں لگنے والے 80 فیصد پلانٹس خراب ہیں یعنی 80 فیصد پلانٹس working condition میں ہی نہیں ہیں۔ جب ان فلٹریشن پلانٹس کا پانی test کروایا گیا تو وہ عام نلکے کے پانی سے بھی زیادہ زہریلا نکلا اور اس میں bacteria شامل تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ بجٹ کے اندر حکومت کو priority basis پر سب سے زیادہ توجہ پینے کے صاف پانی پر دینی چاہئے تاکہ ہیپاٹائٹس، ہیضہ اور پیٹ کی بیماریاں جس تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں اس سے بچا جا سکے۔ ہر سال ہمارے لاکھوں بچے اور عوام زہریلا پانی پینے کی وجہ سے جاں بحق ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پنجاب کے اندر شعبہ زراعت کا جو حال ہے وہ شاید پچھلے 70 برس میں نہیں ہوا ہو گا۔ اس وقت کسان یا کاشتکار جس کسمپرسی کی حالت میں ہے وہ شاید اس سے پہلے کبھی نہیں رہی ہو گی۔ دنیا کے مختلف ممالک میں زرعی inputs میں subsidy دی جاتی ہے جبکہ پاکستان میں جو پہلے سے subsidy مل رہی تھی اس کو بھی ختم کر دیا گیا ہے اور 17 فیصد جنرل سیلز ٹیکس ٹریکٹر، زرعی آلات، ادویات، بیج، کھادوں اور دوسری ہر قسم کی زرعی inputs پر لگا دیا گیا ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا میں تمام زرعی inputs کے اُوپر 23 فیصد subsidy دی جاتی ہے۔ جاپان کے اندر یہ 72 فیصد ہے، امریکہ کے اندر یہ 26 فیصد اور یورپی ممالک کے اندر زرعی inputs پر 37 فیصد subsidy دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ ہمارا کاشتکار کس طرح کے حالات سے گزر رہا ہے؟ ہمارے کسان کو جنرل سیلز ٹیکس کے نام پر ان تمام زرعی آلات اور inputs پر 17 فیصد ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ ہمارے وزیراعظم 350۔ ارب روپے کے کسان package کا اعلان کرتے ہیں۔ دیکھیں، یہ کیسی دلچسپ بات ہے کہ 93۔ ارب روپے ہر سال پنجاب کا کاشتکار جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں pay کر رہا ہے یعنی 93۔ ارب روپے کسانوں سے collect ہوتے ہیں۔ میں نے یہ اعداد و شمار فیڈرل بورڈ آف ریونیو سے لئے ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 93۔ ارب روپے ہر سال ہم کسانوں سے اکٹھے کرتے

ہیں۔ڈیزل،بیج، ٹریکٹر کی خریداری، کھادوں اور باقی inputs کی خریداری پر کسان سے جنرل سیلز ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔وزیر اعظم کا کسان package چار سال میں پورا ہو گا۔اس 93۔ارب روپے کو اگر آپ چار سے ضرب دیں تو یہ تقریباً 330۔ارب روپے بنتے ہیں۔کاشتکاروں سے جتنے روپے جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں پہلے اکٹھے ہوں گے اتنی ہی مالیت کے کسان package کا وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے۔ بھئی!اوہناں دی جُتیاں تے اوہناں دا ای سر۔یہ پیسے تو آپ جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں کسانوں سے پہلے ہی اکٹھے کر رہے ہیں اور اسی کو آپ کسان package کا نام دے رہے ہیں۔یہ آپ نے انہی کسانوں سے ٹیکس لیا اور انہی کو واپس کر رہے ہیں۔یہ کس بات کا احسان ہے اور حکومت اپنے پاس سے انہیں کیا دے رہی ہے؟حکومت کسانوں کو کچھ بھی نہیں دے رہی بلکہ انہی کی جیب سے نکلے ہوئے پیسے ان کو واپس کر رہی ہے۔وزیر اعظم نے جس کسان package کا اعلان کیا ہے اب تک اس میں سے صرف 66۔ارب روپے جاری ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ latest figures بتا رہا ہوں کہ 350۔ارب روپے میں سے صرف 66۔ارب روپے اب تک جاری ہوئے ہیں۔ مستحق کسان بے چارے روتے پھر رہے ہیں،مارے مارے پھر رہے ہیں اور pick and choose والی پالیسی کے تحت یہ امداد دی جا رہی ہے۔متاثرین کاشتکاروں کی بہت بڑی تعداد میں سے کسی کو یہ پیسے نہیں ملے۔

جناب سپیکر!حکومت جو سپورٹ پرائس مقرر کرتی ہے وہ تو کسان کو سہارا دینے کے لئے ہوتی ہے لیکن حکومت پنجاب کی writ کمزور ہونے کی وجہ سے کسان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ پچھلے سال حکومت نے چاول کی سپورٹ پرائس 2600 روپے مقرر کی جبکہ چاول 1300 روپے میں فروخت ہوا۔اسی طرح گندم کی سپورٹ پرائس 1300 روپے مقرر کی گئی جبکہ یہ 1100 روپے میں فروخت ہوئی۔حکومت نے پُھٹّی کی قیمت 3200 روپے مقرر کی تھی لیکن وہ 2000،2100 یا 2200 روپے میں فروخت ہوئی۔حکومت جو سپورٹ پرائس مقرر کرتی ہے اگر اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو اس کا کسان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔اگر کسان کو اپنی فصل کی صحیح اور بروقت قیمت نہیں ملتی تو پھر وہ پریشان ہی ہو گا۔چھوٹا کسان، پانچ یا سات ایکڑ زمین کا مالک کسان، جن کی تعداد تقریباً 80 فیصد ہے وہ تو مجبور ہے۔وہ سپورٹ پرائس کے انتظار میں نہیں رہ سکتا۔اس کو تو فوری طور پر پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت اپنی writ establish کرے اور جس سپورٹ پرائس کا اعلان کیا جاتا ہے اس بابت ensure کیا جائے کہ واقعی یہ کسان کو مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں گندم کے حوالے سے بات کروں گا۔ وزیر خوراک بھی اس وقت ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح ابھی ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کہا کہ ہمیں اب تک اس کی پالیسی کا اعلان کر دینا چاہئے تھا کیونکہ پنجاب کے اندر نئی گندم آ گئی ہے۔ اوکاڑہ اور دیپالپور کے علاقوں میں گندم کی کٹائی شروع ہو چکی ہے۔ دھڑا دھڑ تھریشر چل رہے ہیں لیکن کسان بے چارہ مارا مارا پھر رہا ہے کیونکہ حکومت نے گندم کی خریداری کے بارے میں ابھی تک کوئی پالیسی announce نہیں کی۔ وہ کسان کدھر جائے؟ آڑھتیوں اور بیوپاریوں کے اس وقت موج میلے ہیں۔ وہ کسان کو دس یا بیس ہزار روپے ٹوکن منی دے کر ایک ہزار یا 950 روپے فی من کے حساب سے گندم کی booking کر رہے ہیں۔ حکومت کیوں خاموش ہے، حکومت کیوں چُپ کا روزہ نہیں توڑتی اور کیوں گندم کی خریداری کے حوالے سے اپنی پالیسی کا اعلان نہیں کرتی؟ جب عام کاشتکار لٹ جائے گا، جب آڑھتی اربوں روپے کما لیں گے تو پھر حکومت کو ہوش آئے گا اور پھر وہ کسانوں کو باردانہ دینا شروع کرے گی۔ میں کہتا ہوں کہ خُدا کے لئے گندم کی خریداری سے متعلق پالیسی کا ہنگامی بنیادوں پر اعلان کیا جائے بلکہ کل ہی اس پالیسی کا اعلان کیا جائے۔ سپورٹ پرائس کے ساتھ باردانہ کا انتظام بھی کیا جائے۔ صرف ایم پی اے، ایم این اے، تحصیلدار یا پٹواری باردانہ سے مستفید نہ ہوں بلکہ عام کسانوں کو بھی یہ مل سکے۔ عام کسانوں کے لئے یہ باردانہ میسر کریں تاکہ اسے اپنی فصل کے پیسے حکومت کی مقرر کردہ سپورٹ پرائس کے مطابق مل سکیں۔ میں امید رکھوں گا کہ حکومت فی الفور گندم کی خریداری کے حوالے سے اپنی پالیسی کا اعلان کرے گی۔

جناب سپیکر! میں مزید دو تین چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر ایک بہت بڑا کرپشن سکینڈل سامنے آیا ہے۔ Land Leveling Lasers کے لئے حکومت پنجاب نے تقریباً سوا چھ ارب روپے مختص کئے تھے۔ اخبارات کے اندر اس کی pre-qualification کے لئے اشتہار آتا ہے۔ کچھ فرمیں اس کے لئے apply کرتی ہیں اور ان کے ساتھ حکومت کا contract ہو جاتا ہے۔ اس contract کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ اس contract میں لکھا گیا ہے کہ جرمنی، امریکہ یا جاپان کے بنے ہوئے Land Leveling Lasers مہیا کئے جائیں۔ غضب خُدا کا اس contract کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چائنا اور لوکل بنے ہوئے Land Leveling Lasers مہیا کئے گئے یعنی کمپریسر اور باقی چیزیں چائنا یا لوکل لگا کر اس کو جاپان میڈ شو کر کے سپلائی کئے جا رہے ہیں اور اس کی booking دھڑا دھڑ جاری ہے۔ یہ اربوں روپے کا سکینڈل ہے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ جاپان، امریکہ یا

جرمنی کے Land leveling Lasers ہیں لیکن اصل میں وہ چائنا یا لوکل بنے ہوئے ہیں۔ میرے پاس پوری فائل پڑی ہوئی ہے اور بعض کسان رو رہے ہیں کہ ہم نے یہ leveler laser لیا ہے اور اس نے پندرہ دن بھی کام نہیں کیا اور جب اُس کو چیک کیا تو پتا چلا کہ اس میں تو لوکل پُرزے لگے ہوئے ہیں، اس کا compressor، اس کی ڈائی وغیرہ چائنا کی ہے لیکن یہ بتایا گیا تھا کہ یہ جاپان، یو ایس اے اور جرمنی کی ہے۔ حکومت اس پر فوری طور پر ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائے اور اگر حکومت چاہے گی تو میں تمام documents فراہم کروں گا کہ یہاں اربوں روپیہ کی لوٹ مچی ہوئی ہے کہ محکمہ کے کارندے اور کمپنیاں مل کر کھا رہے ہیں اور کسانوں کو لوٹ رہے ہیں۔ حکومت اس پر سبسڈی بھی دے رہی ہے تو اگر وہ سبسڈی کسانوں تک نہیں پہنچ رہی تو اس سبسڈی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں دو تین چیزیں بڑی ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ ہمارے ساتھ دس کلو میٹر کے فاصلے پر امرتسر ہے وہاں پر گندم کی فی ایکڑ پیداوار 60 من، چاول کی پیداوار 65 من فی ایکڑ، اسی طرح پُھٹی اور گنے کی پیداوار ہمارے مقابلے میں دُگنا ہے۔ وہی environment ہے، وہی زمین ہے، وہی کسان ہے، وہی پانی ہے تو پھر اُن میں اور ہم میں اتنا فرق کیوں ہے؟ ہم parliamentarians نے اُن کے ریسرچ سنٹر میں پورا دن گزارا اور ہمیں افسوس ہوا کہ وہ ریسرچ میں ہم سے اتنا زیادہ آگے ہیں۔ ہماری حکومت اربوں روپیہ ہر سال ریسرچ پر لگاتی ہے تو اس کا رزلٹ کیوں نہیں نکلتا؟ تو میری یہ تجویز ہو گی کہ آپ سب سے زیادہ توجہ معیاری بیج اور ریسرچ پر دیں اور اُن کے good experiences سے فائدہ اُٹھائیں۔ میں کوشش کروں گا کہ دس پندرہ منٹ میں wind up کروں۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ اتنا بڑا فرق آخر کیوں ہے؟ حکومت کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے اور پنجاب کی 70 فیصد سے زیادہ آبادی کا تعلق زراعت سے ہے لیکن اگر ہم سالہا سال سے ریسرچ میں بہتری نہیں لا سکے تو میرے خیال میں ریسرچ کے ادارے فارغ کر دینا چاہئے اور نئے سرے سے، نئے تجربات کے ساتھ، capable لوگوں کے ساتھ زرعی ریسرچ پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ آپ اس پر اربوں روپیہ لگائیں، وہ ریسرچ کریں اور اگر ہمارے ہمسایہ ملک کے اندر یہ سب کچھ ہے تو جب یہاں ایسا ہو گا تو اس سے ہمارے کسان کی حالت 100 فیصد بہتر ہو سکتی ہے۔ انہیں پورا

guide کریں، اُن کو اچھا نیج دیں اور دوسروں کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ کسانوں کے حوالے سے دو تین باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات کسان کریڈٹ کارڈ ہے اور اگر یہاں پر وزیر خزانہ کا کوئی نمائندہ، سیکرٹری صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں تو وہ نوٹ کریں کہ حکومت کسان کریڈٹ کارڈ جاری کرے کیونکہ اس وقت کسان کا یہ حال ہے کہ وہ خودکشیوں پر مجبور ہیں وہ بے چارے اپنے جانور بیچ کر اپنا گزارا کر رہے ہیں اس لئے کہ پچھلے دو تین سال سے پے در پے اُنہیں اتنا شدید نقصان ہوا ہے کہ اُن کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوئے، اُس سے آمدن ہونا تو دُور کی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف خیبر پختونخواوالوں کو یہ مشورہ دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر منڈا صاحب کو میری تجویز اچھی نہیں لگی تو اس کو accept نہ کریں۔ میں نے خیبر پختونخوا میں بھی یہ تجویز دی ہے اور اب ان کو بھی یہ تجویز دے رہا ہوں کہ آپ کسان کریڈٹ کارڈ جاری کریں کہ ایک کسان کی اگر ایک ایکڑ یا دو ایکڑ زمین ہے تو وہ اپنی زمین کے کاغذ بنک میں رکھ کر کریڈٹ کارڈ لے سکے اور اگر اُس کو کارڈ جاری ہو جاتا ہے تو جب اُس کو پچاس ہزار روپیہ یا ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ کسی کا مرہون منت نہ ہو، وہ پٹواریوں کے نرغے میں نہ جائے، پھر وہ تحصیلدار کے پاس جائے اور پھر اپنی زمین رہن رکھنے کے لئے جائے اسی طرح تو وہ چکروں میں مارا جاتا ہے۔ آپ کریش پروگرام شروع کریں اور ضلع وار اعلان کر دیں کہ فلاں تاریخ کو فلاں فلاں دیہات میں پٹواری، تحصیلدار اور بنک کا نمائندہ بھی وہیں ہو گا اور اُن کو کریڈٹ کارڈ جاری کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا انقلابی قدم ہو گا تو ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ کیا یہ ممکن ہے؟ انڈیا میں بھی کسان کا کریڈٹ کارڈ بڑی کامیابی سے چل رہا ہے تو ہمیں اس تجربے سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری تیسری تجویز کسان میلہ کی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں زرعی آلات پر کوئی توجہ نہیں ہے کیونکہ یہاں پر وہی روایتی طریقے چل رہے ہیں۔ محکمہ زراعت ضلع وار کسان میلہ کا اہتمام کرے اور جس کسان کی فی ایکڑ پیداوار سب سے زیادہ ہو، جس کے جانور سب سے اچھے ہوں یا جس کسان نے کوئی نئی چیز نکالی ہو اُس کو حکومت انعام دے اور پورے ضلع کے اندر زرعی آلات کو display کریں تاکہ عام کاشتکار جو جدید آلات سے باخبر نہیں ہوتے اور وہ روایتی آلات سے سارا کام چلا رہے

ہوتے ہیں تو اُن کاشتکاروں کے لئے ایک incentive ہوگا۔ اگر حکومت اس طرح کا تھوڑا سا اہتمام کر لے کیونکہ حکومت کے پاس پوری انتظامیہ ہے اور اگر ضلع وار ممکن نہیں ہے تو کم از کم ڈویژنل سطح پر سال میں ایک دفعہ یہ کسان میلہ ضرور ہونا چاہئے اور اس میں یہ ساری چیزیں کسانوں کو educate کرنے کے لئے ہوں۔ آپ اچھے بیج کی فراہمی کے لئے وہاں پر سٹال لگائیں۔ آپ پاکستانی اور انٹرنیشنل کمپنیوں کو دعوت دیں کہ وہ آئیں۔ آپ وہاں مائیک پر لوگوں کو سمجھائیں، کسانوں کو educate کریں اور guide کریں تو وہ ایک نیا ولولہ، نئی امید اور نئی آس لے کر اپنے کھیتوں اور گھروں کو واپس جائیں اور ایک سال کے بعد پھر تازہ دم ہو کر واپس آئیں۔ یہ میری دوسری تجویز ہے کہ آپ کریڈٹ کارڈ کے ساتھ ساتھ کسان میلوں کا اہتمام کریں۔

جناب سپیکر! مارکیٹ کمیٹیوں میں کسانوں کی شمولیت کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے۔ مارکیٹ کمیٹیوں میں جو لوگ بیٹھے ہیں ان کا دو تین سال کا tenure ہوتا ہے اور پورے پنجاب میں وہ سال ڈیڑھ سال سے مکمل ہو چکا ہے لیکن نئے مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تقرری نہیں ہو سکی اور وہی پرانے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو سیاسی اثر ورسوخ کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ تجویز دوں گا کہ مارکیٹ کمیٹیوں میں لازم ہو کہ کم از کم وہاں پر 50 فیصد کسانوں کے نمائندے ایریا کے اعتبار سے ہوں۔ آپ اسے تحصیل کے حساب سے یا آبادی کے مطابق کر لیں یا کوئی بھی معیار مقرر کر لیں لیکن عام کسانوں کے نمائندوں کو ان مارکیٹ کمیٹیوں کے اندر آپ بطور ممبر یا عہدیدار شامل کریں تاکہ ان کے جو حقیقی مسائل ہیں ان کو حل کرنے کے لئے ضلع کی سطح پر ایک پلیٹ فارم جو مارکیٹ کمیٹی ہے اسے استعمال کیا جا سکے۔ مارکیٹ کمیٹی کے پاس کافی فنڈز بھی ہوتے ہیں اور بہت سے فیصلے مثلاً ان کی فصلوں کو خریدنا، بیچنا اور اس حوالے سے کئی اور چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو کسانوں کے ساتھ مل کر کی جا سکتی ہیں جس کے لئے بہت زیادہ funding درکار نہیں ہے صرف کسان کی شمولیت سے اور ان کے مشوروں پر عمل کر کے ہم ان کو facilitate کر سکتے ہیں۔ میری یہ چند باتیں زراعت کے حوالے سے تھیں۔

جناب سپیکر! ہاؤسنگ کے حوالے سے میں دو چار تجاویز دینا چاہوں گا کہ اس وقت پورے پنجاب کے اندر خاص طور پر بڑے شہروں کے اندر آبادی کا جتنا پریشر ہے اور جو حالات ہیں وہ خوفناک ہیں۔ آپ نے جتنے بھی ادارے بنائے ہوئے ہیں چاہے وہ جی ڈی اے ہے، ایف ڈی اے یا ایل ڈی اے ہے۔ یہ تمام ادارے کمرشل ادارے بن چکے ہیں۔ یہ لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ

تو کاروباری ادارے ہیں، یہ کمرشل ادارے ہیں اور یہ نیلامی کرتے ہیں۔ یہ ادارے کوئی سکیم بناتے ہیں تو اگر سکیم میں کم از کم قیمت 10 لاکھ روپیہ فی مرلہ ہو گی تو 50 لاکھ کا پانچ مرلہ کا پلاٹ ہو گا۔ آپ آئیے میرے ساتھ ایل ڈی اے کی کسی سکیم میں چلے جائیں، ایل ڈی اے ایونیو چلے جائیں، جوہر ٹاؤن چلے جائیں، ایل ڈی اے سٹی ابھی دس سال بعد بننی ہے وہاں 5 لاکھ روپیہ فی مرلہ سے کم نہیں ہے تو ایک عام آدمی، ایک عام شہری اور ایک عام پاکستانی کیا کرے گا وہ جائے تو کدھر جائے۔ آج اگر وہ پاگل ہے اور آج ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں، آج اگر ہم جرائم میں اضافے کی بات کرتے ہیں تو آج ہر شخص پریشان ہے۔ آپ ایک طرف دیکھیں کہ ڈیزل اور پٹرول کی قیمت کم ہو گئی ہمیں تو سکھ کا سانس لینا چاہئے تھا لیکن مہنگائی تو کم نہیں ہو رہی۔ آپ دیکھ لیں کہ پچھلے تین دن کے اندر 40 فیصد مرغی کے گوشت کی قیمت بڑھی ہے اسی طرح آپ انڈوں کو دیکھ لیں، سبزیاں دیکھ لیں، ٹماٹر آج کل کے دنوں میں کوئی پانچ روپے فی کلو نہیں لیتا تھا، 20 روپے کے دھڑی یعنی پانچ کلو بکتے تھے لیکن آج 50 روپے فی کلو ہیں۔ آپ دکان پر جا کر دیکھ لیں کہ پنجاب کے اندر کیا ہو رہا ہے اور یہ کیسے ہو رہا ہے؟ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی چیک کرنے والا نہیں ہے اور لوگوں کی مشکلات کو آسان کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایل ڈی اے، ایف ڈی اے اور جی ڈی اے کمرشل ادارے بن چکے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ بڑے شہروں پر بوجھ کم کرنے کے لئے جیسے لاہور کی آبادی اب ڈیڑھ کروڑ کو چھو رہی ہے اور ہر بندہ بھاگ کر لاہور آنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے لاہور میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور لاہور میں بے شمار ان گنت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ لاہور سے 50 کلومیٹر موٹروے پر چلے جائیں اور وہاں پر پانچ دس لاکھ ایکڑ اراضی لیں اور نیا لاہور آباد کریں۔ آپ وہاں پر پانچ دس سال کی اقساط میں لوگوں کو پلاٹ دیں اور وہاں پر سکول، یونیورسٹی، میڈیکل کالج اور ہسپتال دیں۔ اس طرح جو لوگ بھاگ کر لاہور آ رہے ہیں وہ اپنے علاقوں کے قریب اسی شہر میں آباد ہوں۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ کوئی پلان نہیں ہے۔ مجھے دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ پنجاب کی موجودہ حکومت کو نواں سال ہو رہا ہے لیکن کوئی ایک پلان لوگوں کی رہائشی سہولت کے حوالے سے نہیں ہے۔ یہ صرف طفل تسلیاں ہیں کہ ہم نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنائی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بجٹ میں بھی کہا تھا اور اب پھر میں چیلنج کرتا ہوں کہ سینکڑوں میں گھر ہیں، ہزاروں میں بھی نہیں ہیں اور یہاں پر آ کر یہ بات کر دیتے ہیں کہ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بن رہی ہے۔ آپ لاہور کا پوچھیں تو لاہور میں 410 گھر بنے ہیں، سرگودھا میں 300 اور فیصل آباد

میں 550 گھر بنے ہیں۔ اللہ کے بندو ساڑھے دس گیارہ کروڑ آبادی کا یہ صوبہ ہے اور کیا آپ کی اس ڈرامہ بازی سے ان کا مسئلہ حل ہو گا؟ آپ یہ ڈرامہ بازی چھوڑ دیں اور mass level پر عام آدمی کی سہولت کے لئے جو لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی پڑی ہے اس کو خدا کے واسطے plan کریں۔ آپ پرائیویٹ سیکٹر کو ساتھ لیں، پرائیویٹ سیکٹر میں ایسی نیک نام کمپنیاں ہیں جو آپ کو خود BOT(build operate and transfer) کے تحت develop کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہاں پر اظہار کنسٹرکشن اور کئی کمپنیاں ہیں جو نیکی کا کام سمجھ کر low cost houses and low cost housing schemes بنانا چاہتی ہیں۔ وہ اپنی آخرت و عاقبت میں بہتری کے لئے چاہتے ہیں کہ وہ اپنی expertise اور services حکومت کو دیں لیکن کوئی لینے والا تو ہو، کوئی پوچھنے والا تو ہو اور کوئی ان سے آکر مدد مانگے تو صحیح اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ایل ڈی اے، جی ڈی اے اور ایف ڈی اے پر گزارا کریں گے تو پورے پنجاب کی آبادی کا مسئلہ حل نہیں ہو گا اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سستی رہائشی سکیموں کے لئے ایک full fledge پنجاب کے level پر الگ سے ایک کمیشن یا ادارہ بنائیں جو پورے پنجاب میں لوگوں کو low cost houses فراہم کرے پھر جا کر کہیں یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری بات کافی لمبی ہو گئی ہے لیکن ابھی بہت سے شعبہ جات ایسے ہیں جن پر میں بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میں صرف دو چیزوں کو اور take up کروں گا اور اس کے بعد wind up کروں گا۔

جناب سپیکر! میں یوتھ کے لئے بات کروں گا کہ ہم نے لوکل باڈیز کے انتخابات میں یوتھ کے لئے ایک نشست بھی رکھی لیکن وہی جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ خدارا صرف شعبدہ بازی اور سستی شہرت کے لئے آپ نے یوتھ فیسٹیول دو دفعہ کرا دیئے۔ اس پر بھی بڑا شور مچا کہ اس میں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے پوری دنیا کے اندر ہماری جگ ہنسائی بھی ہوئی اور Genies Book of World Record کا جعلی گھوڑا کھڑا کر کے ہم نے ریکارڈ بھی بنوالیا اور اس کی انکوائریاں بھی چل رہی ہیں۔ اب یہ یوتھ فیسٹیول ٹھپ ہے، یہ پچھلے سال بھی نہیں ہوا اور اس سال بھی نہیں ہونے جا رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نمود و نمائش سے ہٹ کر real sense میں ہمیں یونین کونسل کی سطح پر اور پھر تحصیل کی سطح پر نوجوانوں کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے

نوجوانوں کو بہت سی علتیں پہلے ہی دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں۔ یہ جو TV, face book اور پتا نہیں کیا کیا چیزیں net پر چل رہی ہوتی ہیں ہمیں ان سے اپنے بچوں کو نکال کر انہیں صحت مند ماحول فراہم کرنا چاہئے۔ اس کے لئے آپ سپورٹس پر ایک مربوط پروگرام بنائیں اور وہ یونین کونسل سے شروع ہو۔ یونین کونسل میں آپ کا جو یوتھ کونسلر ہے وہ اس کا ذمہ دار ہو۔ آپ نے یوتھ کونسلر بنادیا لیکن اس کی کیا ذمہ داری ہے؟ کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ جو فنڈ بھی دیں اس پوری رقم میں سے 10 فیصد mark کر دیں کہ یہ رقم یوتھ کی activities کو promote کرنے کے لئے خرچ ہو گی اور منتخب یوتھ کونسلر کے مشورے سے خرچ ہو گی۔ آپ یونین کونسل کی سطح پر کوئی کھیل کا میدان بنا سکتے ہیں، ہیلتھ کلب بنا سکتے ہیں، صحت مند مقابلے کرانے کے لئے کام کر سکتے ہیں تاکہ نوجوانوں کو ہم صحت مند سرگرمیوں میں شامل کر سکیں جن سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا ملے اور وہیں سے ہمیں اچھے کھلاڑی بھی ملیں۔ وہ کھلاڑی کرکٹ، ہاکی اور فٹبال کے بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں بالکل تباہی ہو گئی ہے۔ آپ نے کرکٹ کا حال بھی دیکھ لیا ہے۔ بھئی! جب نیچے نرسریاں خشک ہو گئی ہوں تو کھلاڑی کہاں سے پیدا ہوں؟ facilities جو ہیں وہی سالہا سال سے چل رہی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آئندہ بجٹ کے اندر نوجوانوں کے لئے خصوصی طور پر حکومت کو اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ نوجوان اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو جلا بخش سکے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ جس کے انتخابات ہوئے اب تو تین چار ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک وہ ایوان مکمل نہیں ہوئے۔ یہ عجیب تماشا ہے یعنی حکومتیں پہلے تو سنجیدہ نہیں تھی کہ لوکل گورنمنٹ کا انتخاب ہو لیکن جب خدا خدا کر کے سپریم کورٹ کے کہنے پر انتخابات ہو ہی گئے ہیں تو اب ایوان مکمل نہیں ہو رہے، سپیشل سیٹوں کے انتخابات نہیں ہوئے، جو چیئرمین منتخب ہو گئے ہیں مبارکبادیں بھی لے چکے ہیں وہ مارے مارے پھر رہے ہیں ان کے پاس کوئی دفتر ہے، اختیار ہے، فنڈ ہے، ان کا ہاؤس مکمل ہے، ان کا کوئی میئر ہے اور نہ ہی ان کا کوئی چیئرمین ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ تماشا جون تک اسی طرح ہی چلے گا۔ آیا یہ deliberately ہے یا محض اتفاق ہے؟ اگر یہ اتفاق ہے تو حکومت کو سنجیدہ ہونا چاہئے کہ وہ ان ایوانوں کو مکمل کرے۔ یہ بہت بڑا ایک سوالیہ نشان آپ کی credibility اور دعوؤں پر ہے کہ یہ جو grass roots level پر devolution تھی وہ تو اپنی جگہ ہے وہ تو نہیں ہو سکی لیکن جو آپ نے نمائشی الیکشن کروا ہی دیئے ہیں تو ان اداروں کو خدارا مکمل کریں اور مکمل کرنے کے بعد فنڈز سارے اور نج ٹرین پر نہ لگائے جائیں، یہ آپ ان منتخب نمائندوں کا استحقاق

مجروح کر رہے ہیں۔ یہ ان منتخب نمائندوں کے حصوں کے پیسے جو کہ انہوں نے اپنی گلیوں، محلوں اور علاقوں میں لگانے تھے وہ دھڑا دھڑ سرنڈر ہو رہے ہیں اور ٹی ایم اوز ان چیزوں کو surrender کر رہے ہیں اور وہ پیسے دوسرے پراجیکٹس پر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب بہت اہم مسئلے کی طرف بھی آؤں گا کہ لوکل گورنمنٹ کو شہروں میں ہمارے ٹاؤنز اور تحصیلوں کو Planning and Land Utilization پر اختیارات تھے لیکن بد قسمتی سے ایل ڈی اے اور ایف ڈی اے نے لوکل گورنمنٹ کے یہ تمام اختیارات سلب کر لئے ہیں۔ لاہور تو چار ضلعوں میں چلا گیا ہے جس میں ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، قصور اور لاہور بھی شامل ہے ایک آدمی اگر جا کر کنگن پور کے کسی دیہات کے اندر بھی اپنی زمین بیچنا چاہتا ہے تو یہ وہاں پر پہنچ جاتے ہیں کہ یہ آپ کا چلان ایل ڈی اے نے کر دیا ہے اس لئے یہ ایل ڈی اے سے پاس کروا کر لائیں۔

جناب سپیکر! میرے سامنے سپریم کورٹ کا فیصلہ پڑا ہوا ہے جس میں ایل ڈی اے اور دیگر ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے ان اختیارات کو چیلنج کیا گیا۔ پہلے اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا اور ہائی کورٹ نے لوکل باڈیز کی favour میں فیصلہ دیا اور اس کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب اور ایل ڈی اے سپریم کورٹ میں چلے گئے۔ سپریم کورٹ میں ڈیڑھ سال تک اس کیس کی سماعت ہوئی اور بالآخر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال رکھا اور یہ کہا کہ جو لوکل گورنمنٹ کے ادارے ہیں یہ ان کے اختیارات کو سلب کرنے کے مترادف ہے اور land utilization زمینوں کی پلاننگ 10 کنال، 20 کنال اور 50 کنال ان کے نقشوں کو پاس کرنا، ان کی sub division کرنا اور سکیموں کو پاس کرنا یہ لوکل گورنمنٹ کے اداروں کا prerogative ہے اور انہوں نے باقاعدہ Constitution کا حوالہ بھی دیا۔

جناب سپیکر! میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا صرف ایک پیرہ گراف آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں اور میں رانا ثناء اللہ جو کہ منسٹر لوکل گورنمنٹ ہیں، میں نے ان سے ایک دفعہ فون پر بھی بات کی تھی کہ لاکھوں لوگ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور یہ ان اداروں نے monopolize کیا ہوا ہے تو یہ نیچے کسی کو کوئی facility نہیں مل رہی اور لاکھوں لوگ ذلیل ہو رہے ہیں کہ ان کی کوئی سکیم اور نہ ہی کوئی نقشہ پاس ہوتا ہے۔ بیس بیس محکموں نے NOCs کی شرائط لگائی ہوئی ہیں۔ رشوت کا بازار گرم ہے کہ بیس، تیس لاکھ سے نیچے کوئی بات ہی نہیں ہے۔ میرے پاس ایسے لوگ ہیں جو روتے ہوئے واپس آ گئے کہ ہم کیا کریں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ کے اداروں کا اختیار ہے جو کہ ان کو واپس ملنا چاہئے۔ سپریم کورٹ یہ لکھتی ہے کہ:

Accordingly section 46 of the L.D.A Act 1975 purporting to over right conflicting action taken by the elected local government is held to be against the scheme of constitution and should either be read down to declared ultra-virus as determined in the detailed judgment.

کہ یہ سب کچھ ultra virus طریقے سے ہو رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو بااختیار ہونا چاہئے،ان اداروں کو فوری طور پر مکمل کریں،ان کو اختیارات اور فنڈز دیں تاکہ جو گلی محلے کے مسائل ہیں وہ حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ انرجی کے اعتبار سے ہماری حکومت نے بڑے بلند و بانگ دعوے کئے تھے اور پچھلے سال ہم نے یہاں پر نندی پور کا بھی تماشا دیکھا کہ پرائم منسٹر صاحب وہاں پر افتتاح کر کے آ گئے اور اس کے پندرہ دن بعد پتا چلا جی کہ نندی پور کا پراجیکٹ تو بند ہے وہ تو بجلی generate ہی نہیں کر رہا ہے۔یہاں پر ہمارے بہت سے دوستوں نے اور پارلیمانی سیکرٹری منڈا صاحب جو چلے گئے ہیں انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ جناب وہ پن بجلی ہے،وہ پانی سے بجلی پیدا ہو رہی ہے،یہ ہائیڈرو پاور ہے تو میری ہنسی چھوٹ گئی کہ بھئی وہ ہائیڈرو پاور نہیں ہے بلکہ تھرمل پاور ہے اور وہ پٹرول اور فرنس آئل سے وہاں پر یونٹ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ابھی گرمی کا آغاز اس طریقے سے نہیں ہوا لیکن پھر بھی چودہ چودہ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ لاہور شہر میں ہو رہی ہے۔ہر ایک،دو گھنٹے کے بعد ایک گھنٹے کے لئے لائٹ نہیں آ رہی اور دیہاتوں میں تو اس سے بھی بدتر حالات ہیں۔یہ جو انرجی کے حوالے سے حکومت کے بڑے دعوے تھے تو آج تین سال پورے ہو گئے ہیں۔میاں صاحب نے چھ ماہ کہا پھر دو سال کہا اب یہ تین سال کا عرصہ بھی گزر گیا ہے۔For God Sake آپ temporary relief آئندہ جو گرمیاں آ رہی ہیں ان میں لوگوں کو دیں اور priority basis پر جو pipeline میں انرجی پراجیکٹس کو مکمل کریں تو مجھے امید ہے کہ حکومت اپنی priorities کو بدلے گی۔جس طرح مسلسل لوگوں کی طرف سے یہ مطالبہ اور پریشر بھی آ رہا ہے اور یہ بالکل genuine مطالبہ ہے کہ آپ اپنی priorities کو بدل کر صحت،تعلیم،انسان کے جان و مال کا تحفظ اور پینے کے صاف پانی کو اپنی priority declare کریں۔دہشت گردی کے خاتمے کو اپنی priority declare کریں اور اداروں کی مضبوطی کا اہتمام کریں۔

میاں محمد شہباز شریف بائیس گھنٹے بھی بھاگتے رہیں جو کہ آٹھ نو سال سے بھاگ رہے ہیں دو سال اور بھاگ لیں گے پھر بھی یہی کچھ ہو گا میں آپ کو پیشگی کہہ رہا ہوں۔ جب تک وہ اپنی پالیسی کو نہیں بدلتے، اپنے اختیارات کو decentralize نہیں کرتے، اداروں کو مضبوط نہیں کرتے، پولیس کو depolarize نہیں کرتے اور عام آدمی کو انصاف کی فراہمی کے لئے مضبوط اور جرأت مندانہ فیصلے نہیں کرتے تب تک پنجاب کی تقدیر بدلنے والی نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ آنے والا بجٹ عوام کی تکالیف کو دور کرنے اور ان کے احساسات، جذبات، مشکلات، مسائل، دکھ اور تکلیف کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت اس بجٹ کو ترتیب دے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 5۔اپریل 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

منگل،5۔اپریل2016

(یوم الثلاثہ،26۔جمادی الثانی1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 5

301

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 9اور 23۔فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمر الزمان، جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو "نشان پاکستان" دیا جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان شبقدر میں ہونے والے خود کش حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحت یابی اور شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ جعلی دودھ تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

3۔ سردار وقاص حسن مؤکل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں ڈائیلسز سنٹرز قائم کئے جائیں۔

302

4۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری / پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جا سکے۔

5۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام R.H.Cs اور B.H.Us میں مسنگ فسیلٹیز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

303

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل،5-اپریل2016

(یوم الثلاثہ،26- جمادی الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح10 بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فِيهِنَّ
خَيۡرَٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٞ
مَّقۡصُورَٰتٞ فِي ٱلۡخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾
لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ إِنسٞ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنّٞ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ رَفۡرَفٍ خُضۡرٖ وَعَبۡقَرِيٍّ حِسَانٖ ﴿٧٦﴾
فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ ٱسۡمُ رَبِّكَ
ذِي ٱلۡجَلَٰلِ وَٱلۡإِكۡرَامِ ﴿٧٨﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات 70 تا 78

ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں(70)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(71)(وہ)حوریں(ہیں جو)خیموں میں مستور(ہیں)(72) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(73)ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے(74)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(75)سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے(76)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(78)(اے محمد ﷺ)تمہارا پروردگار جو صاحب جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے(78)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرے آقا میرے لجپال مدینے والے
سب کے حالات بدل ڈال مدینے والے
اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں سُنہری جالی
مجھ کو بُلوائیے ہر سال مدینے والے
صدقہ حسنین کا بھر دیجئے جُھولی سب کی
سب کو کر دیجئے خوشحال مدینے والے
آل اطہار کے میں گیت ہمیشہ گاؤں
خوش رہے مجھ سے تیری آل مدینے والے

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر2388 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2484ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2389 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2485ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2486بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2755 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2998 باؤ اختر علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3084 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے اور ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ میں آج نہیں آ سکتی۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3087 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3130 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔اگلا سوال نمبر3169 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر3400 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں قائم ہسپتالوں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

***3400: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ہسپتال کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، تفصیل ہسپتال وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ ہسپتال آبادی کی مناسبت سے کافی ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلعی گورنمنٹ ساہیوال کے زیر انتظام ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 11 رورل ہیلتھ سنٹرز اور 76 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی = 1
2. آر ایچ سی سنٹرز = 11 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

RHC Shah, RHC Harappa, RHC 120/9.L, RHC 8/11, RHC 55/5.L, RHC 112/9.L, RHC Noor Ghaziabad, RHC Kassowal, RHC 96/12.L.

3. بنیادی مراکز صحت = 76
4. 16 رورل / سول ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ (بنیادی مراکز صحت اور رورل / سول ڈسپنسریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی 75 بیڈ پر اور ہر رورل ہیلتھ سنٹر 20 بیڈ اور ہر بنیادی مرکز صحت 2 بیڈ پر مشتمل ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر ہسپتال آبادی کی مناسبت سے کافی ہے۔ اس کے باوجود گورنمنٹ چک 93A/12-L میں آر ایچ سی اور محمد پور میں بی ایچ یو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) بنیادی مراکز صحت پی آر ایس پی کے زیر انتظام ہیں۔ ان پر خالی اسامیاں بھی پی آر ایس پی اتھارٹی ہی پر کرتی ہے۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال چیچہ وطنی میں ایم او کی ایک اسامی خالی ہے۔ آر ایچ سی پر میڈیکل آفیسر اور ڈینٹل سرجن کی چند اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) ان کو واک ان انٹرویو کے ذریعے گورنمنٹ پر کر رہی ہے۔ یہ اسامیاں چند روز میں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال میں ضلعی گورنمنٹ کے زیر انتظام ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 11 RHC's اور 76 BHU's کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ RHC's and BHU's بنانے کا کیا معیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ RHU's and BHU's کا معیار آبادی کی بنیاد پر ہوتا ہے اگر معزز ممبر کوئی RHU or BHU بنوانا چاہتے ہیں تو اُس کے لئے وزیر اعلیٰ کو درخواست دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قدرتی بات ہے کہ آپ نے کتنے معزز ممبران کے نام پکارے لیکن کوئی معزز ممبر نہیں آیا ہوا تھا تو اگر اس سوال پر ضمنی سوالات کے حوالے سے آپ کچھ زیادہ ٹائم دے دیں تو اس سے عوام کا بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر BHU ہوتا ہے تو ساہیوال میں 76 BHU's ہیں لیکن وہاں پر یونین کونسلز 100 سے زیادہ ہیں تو جن یونین کونسلز میں BHU's نہیں ہیں تو اُس کے لئے کسی درخواست دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ ہر یونین کونسل میں BHU بنانا پنجاب حکومت کے معیار میں ہے۔

جناب سپیکر! ہم 1998 کے census کی بات تو کرتے ہیں ہم 2016 میں جا رہے ہیں تو آج آبادی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ جس علاقہ میں ایک RHC تھا اب وہاں پر دو RHC بنانے کی ضرورت ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ ہر یونین کونسل میں ایک ایک BHU اور جہاں آبادی زیادہ ہو گئی ہے وہاں ایک ایک اور RHC کب تک بنا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی اکثر محکمہ صحت میں آئے ہوتے ہیں اس لئے ان کی کافی اچھی انفارمیشن ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم کاغذی باتوں کی بجائے ground reality پر رہیں گے تو ہم زیادہ اچھا perform کر سکیں گے۔ Ground reality

یہ ہے کہ already جو BHU's ہیں وہ 100 percent functional نہیں ہو پا رہے کیونکہ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں جاتے۔ محکمہ صحت نے ہر قسم کا فارمولا لگا کر دیکھ لیا ہے لیکن BHUs 100 percent functional نہیں ہو سکے تو جب already BHU's functional نہیں ہیں اور ہم نئے BHU's کھول دیں تو یہ بات بالکل ہی نامناسب ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اپنی توجہ پرانے BHU's کو 100 percent functional کرنے پر رکھنی تھی جو ہم کر رہے ہیں جس کو اللہ کے فضل سے ہم آئندہ چند ماہ میں ضرور achieve کر لیں گے۔ اگر ہم ساہیوال کی بات کریں تو وہاں پر پچھلے چند برسوں میں صحت پر جتنا کام کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ماضی میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ الحمدللہ ساہیوال میں میڈیکل کالج دیا گیا، وہاں پر نیا ہسپتال دیا جا رہا ہے یعنی ساہیوال پر صحت کے لئے اربوں روپیہ کے فنڈز لگائے گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کو اپنے حلقے کے لوگوں کی صحت کی فکر لاحق ہے تو جو بھی best possible ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے صحت کے لئے پنجاب حکومت کی گراں قدر خدمات بتائیں تو میں بھی اس کو appreciate کرتا ہوں۔ ساہیوال میڈیکل کالج بنایا گیا اُس پر میں حکومت پنجاب کا شکر گزار ہوں اور PMDC سے اُس کی منظوری ہوئی اُس کے لئے بھی میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں ایم ایس ساہیوال کا point out کیا تھا تو آج تک وہ وعدہ وفا نہیں ہو سکا۔ وہاں پر MS, Acting DMS تھا اب وہ بھی retire ہو گیا ہے تو ابھی تک ساہیوال میں کوئی ایم ایس نہیں ہے تو ہمارے اوپر یہ احسان عظیم ہے۔ جز(ج) کے مطابق یہ یونین کونسل محمد پور میں BHU بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر کم از کم یہ تو commit کر دیں کہ ہم coming ADP میں اس کو بنا دیں گے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میرے حلقے کے RHC کمیر میں صرف ایک میڈیکل آفیسر ہے، وہاں پر کوئی ڈینٹل سرجن ہے نہ وہاں پر کوئی WMO ہے اور وہاں پر ایک لاکھ سے زیادہ لوگ بستے ہیں۔ یہاں پر ایسی قرار دادیں آتی ہیں کہ اگر کسی نے نادرا میں NIC کے لئے تصویر بنوانے جانا ہو تو وہاں پر کیمرہ operate کرنے کے لئے خاتون ہونی چاہئے اور وہاں پر ہماری بہنوں، ہماری بچیوں اور ہماری ماؤں کو دیکھنے کے لئے ایک خاتون ڈاکٹر available نہیں ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری اس پر کب تک عملدرآمد کرا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تو already یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ڈاکٹرز available نہیں ہو رہے اور حکومت ہر طرح کے فارمولے لگا چکی ہے اور اگر معزز ممبر کے پاس بھی کوئی فارمولا ہے تو یہ بھی ہمیں دے دیں ہم وہ فارمولا بھی لگا کر دیکھ لیتے ہیں۔ بہر حال معزز ممبر نے ابھی RHC کی جو بات کی ہے تو الحمد للہ ان کے RHC میں تین ڈینٹل سرجن تعینات ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 16-04-02 کو THQ چیچہ وطنی اور ان کے RHC کے فزیشن اور WMO's کے انٹرویوز ہو چکے ہیں تو آنے والے چند روز میں ان کے orders issue ہو جائیں گے۔ جہاں تک معزز ممبر نے ایم ایس ساہیوال کی بات کی تو ایم ایس کے لئے چونکہ Search Committee انٹرویوز کرتی ہے تو Search Committee نے انٹرویو کے بعد جس شخص کو ایم ایس کے لئے available کیا گیا تھا تو وہ بے چارے بیمار ہو گئے ہیں جس وجہ سے وہ نہیں جا سکے، اب Search Committee دوبارہ انٹرویوز کر کے وزیر اعلیٰ کو summary ارسال کر چکی ہے انشاء اللہ ایک دو روز میں جیسے ہی وہ summary approve ہو کر آتی ہے تو ایم ایس ساہیوال تعینات کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! اس میں شک کی کوئی بات نہیں ہے کہ آپ اور خواجہ سلمان رفیق بہت محنت کر رہے ہیں لیکن آپ کو اور بھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں تو وہ کوئی ایک جگہ کی بات نہیں ہے۔ آپ پورے پنجاب میں جہاں کہیں دیکھیں گے وہاں اسی طرح کے معاملات ملیں گے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں مزید محنت کریں اور ڈاکٹرز کو incentives دیں۔ یہ تو مناسب نہیں ہے کہ لوگ اس وجہ سے مر جائیں کہ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں یا کہیں پر کوئی ایم ایس نہیں ہے بہر حال اس پر کافی improvement کی ضرورت ہے تو آپ throughout the Punjab مزید محنت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے معزز ممبران کے علم میں دو باتیں لانا چاہ رہا ہوں کہ ہم اس سلسلے میں legislation کی طرف آ رہے ہیں اور بہت زیادہ methods apply کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم تو یہاں تک جا رہے ہیں کہ جب ہم ان کو ڈاکٹرز بناتے ہیں اور حکومت ان پر اپنے پاس سے پیسے خرچ کرتی ہے تو ہم ان کو اُس وقت تک ڈگریز نہیں دیں گے جب تک یہ RCH's and BHU's میں serve کر کے نہیں آئیں گے تو اس طرح incentives کے بہت سارے options زیر غور ہیں جیسے ہم نے specialists کے لئے

incentives plan جاری کیا تو اُس کے بعد کافی improvement ہوئی ہے تو ہم ان کے لئے بھی incentives plan جاری کر رہے ہیں اور آج کی تاریخ میں 800 سے زائد ڈاکٹرز پنجاب پبلک سروس کے ذریعے recruit ہو کر آ گئے ہیں اب ان میں سے maximum انشاء اللہ join کریں گے اور آج سے اُن کی posting شروع کر دی گئی ہے اور جہاں جہاں ڈاکٹرز available نہیں تھے تو ہماری کوشش ہے کہ جو زیادہ need base areas ہیں وہاں پر آج فوری ڈاکٹرز post کر دیئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی floor پر میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ سپیکر اسمبلی کے بغیر اگر ہاؤس نہیں چلتا تو وہاں آٹھ ماہ سے ایم ایس نہیں ہیں۔ انہوں نے پچھلے اجلاس میں commit کیا تھا کہ ہم اگلے اجلاس سے پہلے لگا دیں گے لیکن وہاں پر جو ڈی ایم ایس تھے وہ بھی ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ میں خود ان کی موجودگی میں سیکرٹری ہیلتھ کے پاس گیا ہوں، خواجہ سلمان رفیق میرے مہربان اور بڑے بھائی ہیں۔ انہوں نے بھی وعدہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ سے چھوٹے ہیں اور آپ ان سے بڑے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔ ہماری کوئی choice نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ "A" لگا دیں، "B" لگا دیں یا "Z" لگا دیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ کم از کم کسی کو ایم ایس لگا دیں۔ اسی سوال میں جو جواب دیا گیا ہے یہ کم از کم اسے تو own کریں کہ محمد پور میں یہ BHU خود سے بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں پر ایک ڈسپنسری ہے جو میرے پیدا ہونے سے پہلے کی ہے۔

جناب سپیکر: وہ دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ on the floor of the House commit کریں۔ ہم اتنی محنت کر کے سوالات لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اس کو چیک کرائیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ملک صاحب معزز ممبر ہیں۔ میں نے عرض تو کر دی ہے لیکن میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ منظور صاحب جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں جو ریٹائرڈ ہو گئے ہیں یہ ہمارے علم میں ہے۔ ہم نے ایم ایس لگائے تھے جو سرچ کمیٹی نے تجویز کیا تھا۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ایک سرچ کمیٹی ہے جو سینئر پروفیسرز اور پرانے ریٹائرڈ وائس چانسلرز پر مشتمل ہے۔

ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم اچھے سے اچھے لوگ تلاش کریں۔ ہم نے ایم ایس تعینات کر دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بیماری آ گئی اور وہ نہیں جا سکے اس لئے یہ process دوبارہ initiate کرنا پڑا اور اس process کے بعد سمری وزیر اعلیٰ کے پاس منظوری کے لئے جا چکی ہے۔ انشاء اللہ دو چار روز میں آرڈرز ہو جائیں گے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ ان کے اس concern کے بعد نجم شاہ سیکرٹری ہیلتھ خود ساہیوال گئے اور ایڈوائزر ہیلتھ پچھلے ہفتے visit کر کے آئے ہیں۔ ہمارے معزز ممبران جو بھی بات کرتے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کی بات کو وزن بھی دیں اور priority بھی دیں کیونکہ یہ ان کا حق ہے اور وہ بالکل جائز بات کرتے ہیں ناجائز بات نہیں کرتے۔ یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے اس کو ہم انشاء اللہ مل جل کر دور کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ A-140 کے تحت انہوں نے یہ کہا ہے کہ BHU کے لئے باقاعدہ ایک application دینی پڑتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو یونین کونسل create ہوتی ہے اس میں ساتھ ہی BHU create ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ensure کروا دیں کہ کیا جتنی یونین کونسلیں ہیں ان میں یہ اس tenure میں BHU's مکمل کروا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی معذرت سے عرض کرتا ہوں کہ خواہشات کی بنیاد پر چیزیں نہیں چلتیں بلکہ available resources اور ground reality پر چیزیں چلتی ہیں۔ اس وقت ground reality یہ ہے کہ ہمارے BHU's 100 فیصد functional نہیں ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ ان کو سب سے پہلے functional کیا جائے گا تو اس کے بعد دوسرے BHU's کی باری آئے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا آگے سوال آ رہا ہے اس میں اپنی بات کر لیجئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!کیا صوبہ پنجاب کے تمام BHU's میں ڈسپنسر موجود ہیں؟ یہ بات ٹھیک ہے کہ ڈاکٹر باہر چلے جاتے ہیں لیکن میرے حلقہ میں ایسے بھی BHU's ہیں جہاں پر ڈسپنسر اور ٹیکنیشن بھی نہیں ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم تمام BHU's میں یہ سٹاف تو پورا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!ان کی بات بالکل note کر لی ہے۔ اس حوالے سے ابھی تفصیل لے لیتے ہیں۔ اگر ایسے BHU's موجود ہیں جہاں پر ڈسپنسر نہیں ہیں تو وہ ڈسٹرکٹ اس معاملہ میں پورا بااختیار ہے، وہ فوری طور پر ڈاکٹر بھی recruit کر سکتے ہیں اور اگر لوگ available ہوں گے تو انشاء اللہ فوری post ہو جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ بتایا گیا ہے کہ بنیادی مراکز صحت PRSP کے زیر انتظام ہیں۔ یہاں کوئی point scoring کی بات نہیں ہو رہی بلکہ اصل میں تو پبلک کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔ یہ PRSP جس بلا کا نام ہے وہ ہمیں آج تک اپنے گاؤں میں rural areas میں نظر ہی نہیں آئی۔ میں بڑے ادب سے استدعا کر رہا ہوں۔ اس سے ہمارا چھٹکارا کب تک ہو جائے گا؟ ہم اگر سیکرٹری کے پاس جاتے ہیں تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ PRSP کے پاس جائیں۔

جناب سپیکر!میں بطور ایم پی اے آج تک تین سالوں میں ان کے دفتر کو ڈھونڈ سکا ہوں اور نہ ہی ان کا کوئی انچارج ملا ہے صرف ایک دو دفعہ فون پر بات ہوئی ہے۔ میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایم پی ایز اور ایم این ایز سے کوئی concern ہی نہیں ہے۔ اب سارے BHU's اور RHC's میں تعیناتیاں PRSP نے کرنی ہیں اور وہ ہمیں ملتے ہی نہیں۔ ہم کس سے اپنی داد رسی کرائیں۔ اس سے ہمارا کب تک چھٹکارا ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں معزز ممبر جناب ارشد ملک کی انفارمیشن کے لئے بتا رہا ہوں کہ Punjab Rural Support Programme(PRSP) اس بلا کا نام ہے۔

جناب سپیکر: کیا محکمہ میں بلائیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل بلائیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! PRSP کا complete audit کرنے کا وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکم جاری کیا ہوا ہے اور وہ اس کی مکمل presentation لے رہے ہیں کہ ان کی کیا کارکردگی رہی ہے اور انہوں نے اب تک کیا deliver کیا ہے۔ اس کی روشنی میں وزیر اعلیٰ فائنل کریں گے کہ آیا PRSP کو continue کرانا ہے یا نہیں۔ اگر منظوری ہو جاتی ہے تو انشاء اللہ جون سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یہ تمام facilities کو دوبارہ take over کر لے گا۔ جہاں تک معزز ممبر جناب ارشد ملک کی ملاقات کا تعلق ہے تو ایڈوائزر ہیلتھ نے بھی کہا ہے کہ اس اجلاس کے بعد ہم PRSP ان سے ملا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ آپ آگے کسی سوال پر بے شک کر لیجئے گا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3401 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری میڈیکل کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3401: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے سرکاری میڈیکل کالجز ہیں اور یہ کس کس ہسپتال کے ساتھ منسلک ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ بالا میڈیکل کالجز میں سیٹوں کی تعداد کیا ہے، تمام کالجز کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا کالجز میں سیٹیں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) درج بالا کالجز کے fee structure کے بارے میں کالج وار الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبہ پنجاب میں 19 سرکاری میڈیکل کالجز ہیں۔ کالجز کے نام اور ان سے منسلکہ ہسپتالوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ میڈیکل کالجز UHS سے الحاق شدہ ہیں جن کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کالجز میں داخل ہونے والے طلباء وطالبات کی تعداد کی لسٹ Annex-C IXII ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ کے تمام میڈیکل کالجوں کی سیٹوں میں اضافہ PMDC کی منظوری کے بغیر نہیں کیا جا سکتا تاہم حکومت پنجاب صوبہ میں نئے میڈیکل کالجز کے قیام پر خصوصی توجہ دے رہی ہے جس سے صوبہ میں ڈاکٹروں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور صحت کی سہولیات کی فراہمی بھی بہتر ہو جائے گی۔

(د) سرکاری میڈیکل کالجز کا fee structure پراسپیکٹس میں دیا گیا ہے جو کہ (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ پراسپیکٹس ہر سال وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے شائع کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کا بہت اچھا جواب آیا ہے۔ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو appreciate کرتا ہوں۔ یہ صرف ایک کام کر دیں کہ یہ ساہیوال میڈیکل کالج میں faculty پوری کر دیں، پرنسپل ریٹائرڈ ہیں اور acting charge ہے۔ یہ کب تک اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا؟ کیونکہ بہت سے شعبے خالی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue تھا اور اس پر بڑی دیر سے problem آ رہی تھی لیکن ایڈوائزر ہیلتھ اور نئے سیکرٹری جو تعینات ہوئے ہیں ان کی دن رات

کی کوششوں سے بڑی speed سے PMDC نے اس کو enlist کیا ہے اور جب PMDC enlist کرتی ہے تو اسی وقت faculty complete ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پرنسپل والا issue ہے اس پر بھی تمام process complete ہے اور اسی طرح initiate summary ہو گی اور پرنسپل as soon as possible انشاء اللہ تعالیٰ لگا دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ سردار صاحب! اس پر آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس سوال میں میرا کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔ پہلے سوال پر بنتا تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو چلا گیا۔ مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3446 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قائم پرائیویٹ میڈیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3446: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے پرائیویٹ میڈیکل کالج کس کس شہر میں ہیں اور ان کے مالکان کون ہیں؟

(ب) کیا یہ گورنمنٹ کا طے شدہ معیار پورا کرتے ہیں جو تعلیمی سہولیات ایک سرکاری میڈیکل کالج میں مہیا کی جاتی ہیں۔ یہاں وہ ساری موجود ہیں نیز ان میں داخلے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز سے طلباء چالیس سے پچاس لاکھ روپیہ فیس ادا کر کے ایم بی بی ایس کی ڈگری مکمل کرتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کا تعلیمی معیار Sub standard ہوتا ہے؟

(د) کیا حکومت ان پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ مناسب فیسیں وصول کریں نیز جو سہولیات سرکاری میڈیکل کالجز میں طلباء کو مہیا کی جاتی ہیں وہ یہاں بھی دی جائیں اور ان کا تعلیمی معیار بھی مثالی ہو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یونیورسٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے ساتھ الحاق شدہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی تعداد 23 ہے۔ مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پرائیویٹ ڈینٹل کالج کی تعداد 9 ہے۔

(ب) پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے متعین کردہ معیار کا اطلاق سرکاری اور نجی میڈیکل کالجز پر یکساں ہوتا ہے۔ اس معیار میں تمام تر تعلیمی و تربیتی سہولیات شامل ہیں۔ نجی میڈیکل کالجز MBBS/BDS میں داخلہ کرنے میں خود مختار ہیں تاہم صرف انہی طلباء کو داخلہ دیا جا سکتا ہے جو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے متعین کردہ معیار کو پورا کرے۔

(ج) نجی میڈیکل کالجز کی فیس پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق ہونی چاہئے متعلقہ قواعد وضوابط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید یہ ہے کہ نجی و سرکاری میڈیکل کالجز کے امتحانات ہر دو قسم کے اداروں کے لئے یکساں طور پر منعقد کئے جاتے ہیں۔

(د) نجی میڈیکل کالجز کی فیس پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق وصول کی جاتی ہیں اور ان کی تمام تر سہولیات کا خیال بھی پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق اور ان کی تمام تر سہولیات کا خیال بھی پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل ہی رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے متعین کردہ معیار کا اطلاق سرکاری اور نجی میڈیکل کالجز پر یکساں ہوتا ہے۔ یہ آگے فرماتے ہیں کہ نجی میڈیکل کالجز MBBS/BD میں داخلہ کرنے میں خود مختار ہیں۔ اس میں بہت تضاد ہے کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی وضاحت فرمادیں گے کہ یہ ان کی خود مختاری کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ جز(ب) کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ان کی رجسٹریشن کا جو طریق کار اور requirements ہیں وہ تمام کی تمام PMDC کی requirement پوری کرنے کے بعد کی جاتی ہیں اور ادارہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اس کو ریگولر کرتا ہے۔ جو admissions کا issue ہے اس میں ان کی

اپنی میرٹ لسٹ generate ہوتی ہے، اس میرٹ لسٹ کے مطابق ہی پرائیویٹ کالجز داخلے کرنے کے پابند ہیں اور under the umbrella of UHS وہ تمام کے تمام داخلے میڈیکل کالجز پرائیویٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے آگے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ نجی میڈیکل کالج کی فیس پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قواعد وضوابط کے مطابق ہونی چاہئے۔ اس ضمن میں یہ فرمائیں کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق جو پرائیویٹ میڈیکل کالج ہیں وہ بہت زیادہ fee لوگوں سے وصول کر رہے ہیں تو کیا پرائیویٹ کالجز میں ان قواعد وضوابط کی پابندی کی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہر ڈیپارٹمنٹ کا اس پر اس طرح سے اختیار نہیں ہے لیکن یہ بالکل ایک تکلیف دہ عمل ہے، بالکل درست بات ہے، میں ان کی بات کو second کرتا ہوں کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے بارے میں کچھ یہ بھی شکایات ہیں کہ وہ donation کے نام پر پیسے وصول کرتے ہیں اور ان کی fee بھی کافی زیادہ ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہمیں اسمبلی کی مدد چاہئے ہوگی اور legislation required ہوگی اس پر ہم already کام کر رہے ہیں جو کہ ہمارا Health Road Map ہے وہ اب چونکہ tracheal care میں بھی implement ہونے جارہا ہے تو اس میں ہم انشاءاللہ اس issue کو up hundred percent take کریں گے اور اسمبلی کی مدد سے انشاءاللہ اس legislation کو کرنے کے بعد اس issue کو redress کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہیپاٹائٹس کے مریضوں اور ویکسینیشن سے متعلقہ تفصیلات

*3447: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج کل دن بدن ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسین انتہائی مہنگی ہے، خصوصاً ہیپاٹائٹس "سی" کے علاج پر کم از کم پانچ لاکھ روپے صرف ہوتے ہیں جو غریب مریضوں کی پہنچ سے بہت دور ہے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بلا تفریق پورے صوبہ میں ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسینیشن کرانے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی شرح کے حساب سے دوسری امراض کی طرح پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے اس موذی مرض کی مکمل روک تھام کے لئے پورے پنجاب میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام سرگرم عمل ہے۔

(ب) ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین EPI پروگرام کے تحت تمام بچوں کو 14,10,6 ہفتے کی عمر میں مفت لگائی جاتی ہیں اور ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت High Risk افراد کی ویکسین فری کی جاتی ہے، جبکہ ایک شخص کو مکمل ویکسین کرنے پر 390 روپے کی لاگت آتی ہے جبکہ ہیپاٹائٹس سی کی پوری دنیا میں کوئی ویکسین موجود نہیں ہے۔ البتہ علاج کے لئے انجکشن کا استعمال کیا جاتا ہے جس پر ایک مریض کے لئے interferon پر 10,000 روپے کی لاگت آتی ہے جبکہ Pegylated Interferon کے ذریعے علاج پر 1 سے 2 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

(ج) ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت اس سال پنجاب بھر میں تمام ضلعی اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے ذریعے 50 ہزار لوگوں کو ہیپاٹائٹس B کی ویکسین جبکہ 35,000 مریضوں کو interferon کے ذریعے علاج مہیا کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز(ب) میں جس طرح mention کیا گیا ہے کہ ہیپاٹائٹس سی کی پوری دنیا میں کوئی ویکسین موجود نہیں ہے تو ایسے میں ہمارے

پاس صرف ایک ہی option رہ جاتی ہے اور وہ prevention ہے۔اس وقت ہم جانتے ہیں کہ ہیپاٹائٹس سی نے پورے پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور پورے کے پورے گاؤں اس سے effected ہیں۔اس کے پھیلنے کی main reason عطائی ڈاکٹرز،dentists اور اس قسم کی دوسری جو main practices ہوتی ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس میں انہوں نے mention کیا ہے کہ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب میں سرگرم عمل ہے اس میں کیا prevention پر focus کیا جارہا ہے کیونکہ تمام کوششوں کے باوجود ہیپاٹائٹس سی کا مرض بڑھتا ہی چلا جارہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحبہ کا point بالکل درست ہے کہ unfortunately پاکستان میں ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اور بہت زیادہ ratio سے اس کے مریض ہیں۔اس کی vaccination کی بجائے اس کا preventive حل ہے،اس پر اس وقت کام کیا جارہا ہے اور دو چیزوں پر بیک وقت کام کیا جارہا ہے ایک تو ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام میں awareness پر خاص فنڈ خرچ کرنا شروع کیا ہے، regarding awareness بہت سے سیمینار،اخبارات اور ٹی وی کے ذریعے اس طرح کی چیزوں کو campaign میں شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ہیلتھ کیئر کمیشن جس کو الحمد للہ کافی فعال بھی کر دیا گیا ہے۔ جس طرح سے ڈاکٹر صاحبہ نے عطائی ڈاکٹروں اور آلات جراحی کا ذکر کیا ہے جو کہ استعمال ہو رہے ہیں اور ہیپاٹائٹس بی اور سی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں اب ان پر مؤثر آپریشن پچھلے چند ماہ سے launch کیا ہے اور اس کو آہستہ آہستہ speed up کیا جائے گا تاکہ اس مرض سے قوم کو نجات دلائی جاسکے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ میں اس میں تھوڑا سا addition کروں گی کہ صرف عطائی ڈاکٹرز ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے جو dentists کے clinics ہیں وہاں سے بھی یہ مرض پھیل رہا ہے تو ان پر کیا کوئی check and balance رکھنے کا کوئی پروگرام ہے کہ ان کے جو جراحی آلات ہوتے ہیں ان کی checking کا کوئی سسٹم موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!ہیلتھ کیئر کمیشن چونکہ اب سرکاری اور نجی ادارے تمام کو خود سے دوبارہ رجسٹریشن کرنے کے عمل کا آغاز کر چکا ہے،اس رجسٹریشن کے کچھ parameters ہیں، ان parameters میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں، جو بھی چاہے کوئی

سرکاری یا نجی ادارے ہیں جو جوان parameters کو follow نہیں کر رہے ان کی رجسٹریشن نہیں کی جائے گی اور جو cut of date پر رجسٹرڈ نہیں ہوں گے تو پھر ان کے خلاف مؤثر کریک ڈاؤن کیا جائے گا لہٰذا پھر وہ کام نہیں کر سکیں گے۔ یہ بہت اہم بات ہے اور اس کو انشاء اللہ top priority میں رکھا گیا ہے اور انشاء اللہ آپ آنے والے چند ہفتوں میں مزید اس میں تیزی ضرور دیکھیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے کہ کیا کوئی ریسرچ پروگرام میں database شروع کیا گیا ہے تاکہ پتا چل سکے کہ ہیپاٹائٹس سی میں کتنے percent اضافہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: معزز خواتین وحضرات میں یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ ہماری ممبر اسمبلی محترمہ کنول نعمان طویل علالت کے بعد صحت یاب ہو کر ایوان میں تشریف لائی ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور تندرستی ہمیشہ عطا فرمائے۔ آپ کو میری طرف سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہے بس آپ نے سب کا شکریہ ادا کر دیا ہے لہٰذا آپ آرام سے تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری بہن کنول نعمان کو اللہ نے نئی زندگی دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے تمام ڈاکٹرز اور سٹاف جنہوں نے ہماری بہن کی دن رات خدمت کی وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ابھی جو ڈاکٹر صاحبہ نے بات کی ہے کہ PKLI کے نام سے ایک نیا پراجیکٹ چیف منسٹر پنجاب نے شروع کیا ہے، اس میں خطیر رقم سے ریسرچ سنٹر کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے، اس پر دن رات تیزی سے کام جاری ہے اور انشاء اللہ امید ہے کہ وہ اگلے برس سے آخر تک یا اس سے پہلے ہی فعال کر دیا جائے گا کیونکہ اس کی تاریخ 14-اگست 2017 رکھی گئی ہے لیکن کوشش یہ ہے کہ اس سے پہلے ہی اس کو فعال کر دیا جائے۔ اس میں باقاعدہ ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہو گا جو کہ خاص طور پر ہیپاٹائٹس بی اور سی پر انشاء اللہ تعالیٰ کام کرے گا اور دونوں issues پر یعنی ڈیٹا بھی collect کرے گا اور preventive work پر بھی کام کرے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت اس سال پنجاب بھر میں تمام ضلعی اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے ذریعے 50ہزار لوگوں کو ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین جبکہ 35ہزار مریضوں کو Interferon کے ذریعے علاج مہیا کیا گیا۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا سکتے ہیں کہ فیصل آباد سے آگے ساؤتھ پنجاب میں تین سال سے تو میں vaccination کے لئے چلا رہا ہوں، یہ راجن پور سے لے کر ڈی جی خان، مظفر گڑھ، لیہ اور بھکر میں تین سالوں کے دوران انہوں نے کتنی vaccination کی ہے، یہ ذرا بتا دیں؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ نیا سوال دیں پھر میں ان سے جواب لے کر دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں جو سوال دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں انہوں نے تمام پنجاب کی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اس سوال کے جز(ج) میں دیکھیں لکھا ہے کہ اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بلا تفریق پورے صوبہ میں ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی ویکسینیشن کرانے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب آ گیا ہے لیکن جواب آپ بات کر رہے ہیں یہ fresh question بنتا ہے۔ جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 3467 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ وہ تو غیر حاضر نہیں ہوتی ہیں بات کیا ہے کہیں وہ لابی میں تو نہیں ہیں؟ محترمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عطائیوں کے خلاف ہونے والی کارروائی کی تفصیلات

*3499:جناب محمد انیس قریشی:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹر جان بوجھ کر عطائیوں کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیتے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹر صرف بڑے شہروں میں کبھی کبھار بڑے دکانداروں کو چیک کرتے ہیں اور جھوٹے دکانداروں پر شاذونادر ہی ہاتھ ڈالتے ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ سٹوروں پر اور عطائی ڈاکٹروں کے پاس expired میڈیسن اور مویشیوں کی دوائیاں انسانوں کے لئے استعمال ہوتی ہیں کیاحکومت ڈرگ انسپکٹروں سے ماہانہ کارکردگی کی رپورٹس لینے کاارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ صحت پنجاب مکمل طور پرvigilantہے اس کے تعینات کردہ ڈرگ انسپکٹرز عطائیت اور جعلی ادویات کے خلاف بھرپور مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔
وزیراعلیٰ پنجاب نے مارچ2015 سے ڈرگ ٹاسک فورس برائے انسداد جعلی اور غیر معیاری ادویات ڈویژن کی سطح پر تشکیل دی ہوئی ہے جس کی نگرانی وزیراعلیٰ خود کرتے ہیں اور یہ ٹاسک فورسز اپنے اپنے ڈویژن میںeffectivity جعلی اور غیر معیاری ادویات اورcrack downمیں مصروف ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے صوبہ بھر میں ٹاؤن اور تحصیل کی سطح پر ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں جن کی تعداد 152 ہے جو کہ بلا امتیاز چھوٹے بڑے دکانداروں کو چیک کرتے ہیں اور جہاں کہیں انہیں قانون کی خلاف ورزی نظر آتی ہے ان کے خلاف قانون کے مطابق سخت ایکشن لیتے ہوئے ان دکانوں کو سربمہر / چالان کیا جاتاہے ان کے خلاف ایف آئی آرز بھی کرائی جاتی ہیں اور ڈرگ کورٹس سے جرمانہ وسزا بھی دلائی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ مویشیوں پر استعمال ہونے والی ادویات بھی کیونکہ ایلوپیتھک ادویات اور ان کی فروخت کا اختیار بھیlicenced میڈیکل سٹوروں کو دیا گیا ہے لیکن وہ بھی صرفsealed پراڈکٹ ہی فروخت کر سکتے ہیں۔ میڈیکل سٹور پرexpired دوائی کا موجود ہونااور بیچنا قابل گرفت جرم ہے۔

محکمہ صحت پنجاب ایک مربوط نظام کے تحت ڈرگ کنٹرول ونگ چلا رہی ہے جس میں ضلع کی سطح پر کمشنرز، ڈی سی اواور ای ڈی او(ہیلتھ)ماہانہ طور پر ڈرگ کنٹرول کارروائی کی meeting کرتے ہیں اور رپورٹس لیتے ہیں اور صوبائی سطح پر سیکرٹری ڈرگ کنٹرول اور چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ لیتے ہیں اور اگر کسی کی رپورٹ معیار کے مطابق نہ ہو تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش ہے کہ ڈرگ انسپکٹروں نے 2015 میں کل کتنے عطائیوں کے چالان کئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ campaign ہیلتھ کیئر کمیشن نے شروع کر رکھی ہے جس پر کارروائی مسلسل جاری ہے۔ میں ایوان کے علم میں یہ بات بھی لاتا ہوں کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے ہم نے ایک DIME سسٹم شروع کیا ہے جس کے تحت ڈرگ انسپکٹر کا daily base کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ ڈرگ انسپکٹرز کو android sets دیئے گئے ہیں، جب وہ کسی جگہ کا visit کریں گے تو android sets کے ذریعے وہ تصویر کو upload کریں گے اور سارا ڈیٹا روزانہ کی بنیاد پر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے پاس آ جایا کرے گا۔ پچھلے کئی ہفتوں بلکہ کئی ماہ سے کچھ شہروں کا ڈیٹا ہمارے پاس آ رہا ہے لیکن اِس وقت میں exact یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کتنے کریک ڈاؤن ہوئے ہیں؟ بہر حال میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ DIME سسٹم آنے کے بعد اب ہر چیز dash board پر اللہ کے فضل سے upload ہے، مسلسل کارروائی جاری ہے اور آنے والے وقت میں اس میں انشاء اللہ اضافہ بھی کیا جائے گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ کتنے عطائیوں کا چالان کیا ہے اور اس کی accurate figure پوچھی ہے؟ یہی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اِس وقت accurate figure دینے کے قابل نہیں ہوں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں اگلا سوال یہ کر لیتا ہوں کہ ڈی سی او کی meetings میں کتنے چالانوں کو ڈرگ فورس کے ذریعے clear کیا گیا، اس کی تعداد بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ایک specific figure پوچھی گئی ہے اور میں معزز ممبر سے request کروں گا کہ یہ مجھے اپنے ضلع کے متعلق specific question کریں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ اب میں ضمنی سوال میں exact figure تو نہیں دے سکتا کیونکہ پورے پنجاب کی میں نے figures زبانی یاد نہیں کی ہوئیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اس میں یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے بہت کچھ کیا ہے، یہ کچھ کیا ہے وہ کچھ کیا ہے لیکن میں اِن سے کچھ اور پوچھ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو کام کیا ہے وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری یہی بتا دیں کہ ڈرگ فورس نے 2015 میں کتنے چالانوں پر سزائیں دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہماری ٹاسک فورس جو expiries drugs پر کام کر رہی ہے جس کی آج سے ڈیڑھ ماہ قبل تک کی میں نے figures جاری کی تھیں جن میں تقریباً 19 سال سے زائد کی قید کی سزائیں تھیں اور 7 کروڑ روپے سے زائد کے جرمانے تھے۔ معزز ممبر جناب محمد انیس قریشی میرے بزرگ ہیں اس لئے میں ان سے request کروں گا کہ یہ کوئی exact figures چاہتے ہیں اور fresh question بھی نہیں کرنا چاہتے تو میں اجلاس کے فوری بعد ان کے متعلقہ ضلع کی ڈرگ کورٹ کی exact figures لے کر provide کر دوں گا کیونکہ net پر DIME سسٹم available ہے اور ہم فوری طور پر انفارمیشن لے کر دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے سارے جواب میں لفظوں کی جنگ کی ہے اور کوئی accurate figure نہیں دی۔ انہیں چاہئے کہ accurate figure دیں کہ 2015 میں کتنے عطائی پکڑے گئے، کتنے لوگوں کو سزائیں ہوئیں اور کتنے چالان کئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں انسان ہوں، کوئی کمپیوٹر نہیں ہوں۔ اگر کوئی زبانی figure یاد کر سکتا ہے تو مجھے بتادیں لیکن میں کم از کم پورے پنجاب کی figures زبانی یاد نہیں کر سکتا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ figures آپ کے دفتر کو دینی چاہئیں تھیں۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ اُن کی بات غور سے سن لیں۔ وہ بزرگ ہیں لہٰذا اُن کی بات سن کر تحمل سے جواب دیجئے۔ جو بات وہ پوچھ رہے ہیں، اگر وہ net پر ہے تو وہ بھی دیکھ لیں گے۔ اگر کہیں کمی بیشی ہوئی تو پھر آپ کو بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ قریشی صاحب! آگے چلیں یا اس میں مزید آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اس کا جواب ہی نہیں ہے اس لئے آپ آگے چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اصل میں اگر پوچھا جاتا تو مجھے جواب دینے میں کوئی عار نہیں ہے۔ یہ میرے بزرگ ہیں تو جس طرح یہ چاہیں ان کی تسلی کے لئے میں حاضر ہوں۔ اجلاس کے بعد میں پوری figure دے دوں گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے اس کے اندر یہ سب کچھ mention کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے mention تک نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، آئندہ آپ بزرگوں کا ذرا خیال کیا کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: انہوں نے زبانی کلامی سب کچھ پورا کر دیا ہے جبکہ proper figures دینے سے قاصر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ایوان کی انفارمیشن کے لئے یہ سوال پڑھ دیتا ہوں کیونکہ اوپر گیلری میں بیٹھے ہوئے ہمارے محترم دوست اگلے دن اخبار میں خبر لگا دیتے ہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری لمبی لمبی تقریریں کرتے رہے۔ میں نے اس پر تقریر اس لئے کرنی ہے کہ پوری پالیسی بیان کروں۔

جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹر جان بوجھ کر عطائیوں کے خلاف کوئی action نہیں لیتے؟ دوسرے جز میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے

کہ ڈرگ انسپکٹرز صرف بڑے شہروں میں کبھی کبھار بڑے دکانداروں کو چیک کرتے ہیں اور چھوٹے دکانداروں پر شاذونادر ہی ہاتھ ڈالتے ہیں؟اگلے جز میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹوروں اور عطائی ڈاکٹروں کے پاس expired medicine اور مویشیوں کی دوائیاں انسانوں کے لئے استعمال ہوتی ہیں، کیا حکومت ڈرگ انسپکٹروں سے ماہانہ کارکردگی کی reports لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟اس سوال پر میں نے بتادیا کہ DIME پروگرام کے تحت ماہانہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہم روزانہ کی بنیاد پر اُن سے حساب مانگنا شروع ہو گئے ہیں۔ ماہانہ کی بات تو ماضی کا قصہ تھی، اب ہم روزانہ کی بنیاد پر ڈرگ انسپکٹروں سے اُن کی کارکردگی مکمل proof کے ساتھ مانگتے ہیں۔ جو سوال پوچھے گئے تھے میں نے اُن کا جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو فرما رہے ہیں وہ لفظوں کی جنگ ہے اور لفظوں سے ہی پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ لفظوں میں لکھ کر ہی لائیں گے اور کس طرح لے کر آئیں گے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جو actual کام کیا گیا ہے میں اُس کی رپورٹ مانگ رہا ہوں کہ کتنے چالان کئے گئے، کتنی سزائیں ہوئیں اور کتنے کیس submit کئے گئے؟ جواب کے اندر کم از کم اس کی تفصیل دینی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: جو آپ نے پوچھا ہے اُس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔ اب آپ مہربانی کریں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3527 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ملک ارشد صاحب نے بات کی تھی تو میں سوال کرنے سے پہلے فیض صاحب کا ایک شعر معزز سیکرٹری اور محکمہ ہیلتھ کے کارپردازوں کی نذر کرنا چاہتا ہوں جو میرا تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا شعر سنانا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی، محکمے کی نذر ایک شعر کرنا چاہتا ہوں۔

تیری جو مان لوں ناصح تو رہے گا دامن دل میں کیا
نہ کسی صنم کی عنایتیں نہ کسی عدو کی عداوتیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ڈسٹرکٹ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3527: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے وقت چار وارڈ بنائے گئے تھے، ان میں سے ایک مکمل وارڈ اپنی تعمیر کے وقت سے ناقص مٹیریل اور چھت گر جانے کے خوف کے پیش نظر کبھی استعمال میں نہیں لایا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے کہ تو قومی دولت کے اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے، اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتال میں ایمبولینس موجود ہے اگر موجود ہے تو کیا وہ ورکنگ پوزیشن میں ہے اگر نہیں تو کب تک حکومت نئی ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) وارڈ نمبر 4 اپنی تعمیر سے گرائے جانے تک ناقص تعمیر اور خطرناک قرار دیئے جانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 07-01-1990 ٹیک اوور کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. چھٹی نمبر 121 بتاریخ 18.01.1990 کے مطابق اس وقت کے ایم ایس نے تمام عملہ مع مشینری اور نئی بلڈنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منتقل ہو گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. اسی دن چھٹی نمبر 127 بتاریخ 10.01.1990 کو ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اور ساتھ ہی اس کی کاپی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد کو وارڈ نمبر 04 کی تمام چھتوں کی پانی کی لیکیج کے متعلق تحریر کیا اور ساتھ ہی ان کی اندرونی چھتوں کی خستہ حالی کی باقاعدہ مرمت کے بارے میں لکھا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4. لیٹر نمبرP&D/186بتاریخ28.01.1990 ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیصل آباد نے بھی سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن فیصل آباد کو تحریر کیا کہ 18.01.1990 سے ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نئی بلڈنگ فنکشنل ہے لیکن وارڈ کی چھتیں ناکارہ ہیں اوران کی بحالی کے لئے جلداز جلد اقدامات اٹھائے جانے کی درخواست کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
5. بتاریخ31.01.1990 سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کو احکامات جاری کئے کہ وہ فوراً میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے اس کی تعمیر میں نقائص کے متعلق وضاحت فرمائیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. لیٹر نمبر359 بتاریخ07.02.1990 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایگزیکٹو انجینئر (صوبائی)بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ بحوالہ لیٹر نمبرP&D-187-88/P/28 تحریر کیا کہ نئی بننے والی بلڈنگ کے نقائص کو جلد از جلد ختم کیا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
7. کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے لیٹر نمبر(25/11088)9,(D)بتاریخ05.05.1990 کے تحت محمد تنویر عالم ایڈووکیٹ ضلعی کورٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اس کی درخواست برائے ناقص تعمیراتی مٹیریل ضلعی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضمن میں بتایا کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبائی تعمیراتی سرکل فیصل آباد نے نشاندہی کی ہے کہ نئی تعمیر شدہ بلڈنگ کو جس وقت محکمہ صحت کی سپرداری میں دیا اس وقت اس کے نقائص سے آگاہ کیا گیا تھا جس کی اطلاع پہلے سے ایم ایس ٹوبہ نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد کو دے رکھی تھی۔ ایگزیکٹو انجینئر صوبائی بلڈنگ اور سٹی مجسٹریٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مشترکہ طور پر ہسپتال کا معائنہ کیا۔ دونوں نے پہلی ناقص تعمیر کی تصدیق کی۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر فیصل آباد نے بلڈنگ کی تعمیر کے متعلق بتایا کہ بظاہر اس کا کام معقول کیا گیا ہے۔ کسی بھی جگہ شگاف نہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
8. ایم ایس نے اپنے لیٹر نمبر3076 بتاریخ08.08.2001 کے مطابقExen صوبائی بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جب ٹیک اوور کیا تو وارڈ نمبر04 کی چھت کے متعلق مندرجہ ذیل نقائص تحریر کئے تھے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ گئی ہے۔ مختلف جگہ سے چھت خستہ تھی۔ کئی مقامات پر دراڑیں تھیں۔ چھت کے مختلف حصوں سے سیمنٹ کی تہیں گر چکی تھیں۔ سریا نظر آنے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چھت کمزور پڑ گئی ہے۔
9. ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اپنے لیٹر نمبر3360 بتاریخ24.08.2001 کے تحت یاددہانی کے طور پرExenٹوبہ ٹیک سنگھ کو لیٹر لکھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

10. لیٹر نمبر930بتاریخ18.03.2002ایم ایس صاحب نے اپنے ضلعی آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر جناب عزت مآب وزیر صحت پنجاب نے 14.03.2002 احکامات جاری کئے کہ اچھی شہرت کے حامل انجینئر سے اس کے ڈھانچے کے متعلق رپورٹ لی جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
11. لیٹر نمبر612بتاریخ24.05.2002 کے تحت ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ نے ایم ایس ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ M&R کی مد میں 314300 روپے مختص کئے گئے جو کہ بلڈنگ ریسرچ سنٹر کی رپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے استعمال نہ کئے جا سکے اور مزید تحریر کیا کہ ریسرچ سنٹر پر کام کا رش ہونے کی وجہ سے ٹیم نہ آ سکی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
12. 08.01.2005لیٹر نمبر87 کے مطابق ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا کہ وارڈ نمبر 04 کی مرمت کے لئے تخمینہ لگایا جائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
13. لیٹر نمبرEDOW&S/22.372-Gبتاریخ15.11.2005 نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ سٹیشن لاہور کو تحریر کیا کہ چھت سے متعلقہ کیس ڈائریکٹریٹ نقشہ جات کو لاہور بجھوا دیا ہے لیکن 01.11.2002 کو ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ لاہور نے معائنہ فرمایا عمارت کی چھت تین ماہ تک زیر مشاہدہ رکھا جائے اور اس کے بعد دوبارہ معائنہ نہ کیا گیا۔ بعد میں Exen بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دوبارہ معائنہ کی درخواست کی اور مسئلے کے ممکنہ حل کی تجویز مانگی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
14. CMIT کی رپورٹ کے مطابق بتاریخ14.06.2006 کو بلڈنگ کو استعمال کرنے سے روک دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
15. 4.06.2006ریٹائرڈ بریگیڈیئر توقیر36MG-III ڈی ایچ کیو کا معائنہ کیا اور غیر معیاری تعمیر کی تصدیق کی اور دوبارہ رپورٹ کے لئے مسٹر آفتاب آغا کو معائنہ کر کے رپورٹ کرنے کے لئے کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
16. CMIT کی رپورٹ پر38-173-2006/1290بتاریخ21.06.2006 ڈپٹی سیکرٹری بلڈنگ نے لیٹر نمبر C&W/6-4/2001(CMIT)20.04.2007 کو تحریری طور پر اس عمارت کو عوامی استعمال کے لئے روک دیا اور اس کے لئے تخمینہ PC-1 تیار کرنے کو کہا۔
17. ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ نے لیٹر نمبر3571/ADP-DHQ/TTS بتاریخ30.06.2007 نے تخمینہ مبلغ-/5008000 روپے لگا کر ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بھیجا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

18. 18-EDO(H)ٹوبہ لیٹر نمبر8607-011(PDSSD.58) بتاریخ 20.07.2007 EDO(F&P)ٹوبہ کو تخمینہ متعلق تحریر کیا اور 08-2007 کے بجٹ میں شامل کرنے کو کہا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
19. بمطابق لیٹر نمبر728 بتاریخ 21.01.2008 (EDO)(H)ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا تاکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ کو چھت بدلنے / خطرناک قرار دیئے گئے وارڈن نمبر 04 کی مرمت کا کام تیز کرنے کے لئے تحریر کیا جس کی لاگت کا تخمینہ مبلغ-/5008000 روپے جس کا PC-1 پہلے سے گورنمنٹ کو بھیجا جا چکا تھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
20. بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تعمیراتی مٹیریل کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے تخمینہ لاگت مبلغ-/6171000 لگایا گیا اور یہی تخمینہ ای ڈی او ایچ ٹوبہ نے لیٹر نمبر E/70-17468 تاریخ 26.11.2008 منظوری کے لئے ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تحریر کیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
21. 03-09-2010 لیٹر نمبر 1310 کے تحت Exen ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ڈائریکٹر بلڈنگ ریسرچ نیو کیمپس لاہور کی ہدایت پر ایم ایس کے ہمراہ وارڈ نمبر 04 کا معائنہ کیا اور رپورٹ تحریر کیا کہ RCC میں کئی جگہوں پر دراڑیں پڑ چکی ہیں۔ایک ٹیم مقرر کی جائے جو کہ اس بلڈنگ کے قابل استعمال یا ناکارہ ہونے کی رپورٹ کرے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
22. پرانا تعمیراتی ملبہ کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ -/519260 روپے میں فروخت کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
23. لیٹر نمبری 3654 بتاریخ 12.09.2012 ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حکم کے تحت وارڈ نمبر 4 گرایا گیا جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
24. وارڈ نمبر 04 کو دوبارہ تعمیر اور فزیبلٹی رپورٹ اور تخمینہ لگانے کے لئے EDO(W&S)ٹوبہ کو لیٹر نمبر 12315 بتاریخ 20.10.2015 کو تحریر کیا گیا ہے۔ تخمینہ کے بعد دوبارہ رپورٹ کریں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ والے ذمہ دار ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اپنی ایمبولینس کوئی نہیں ہے اس وقت سٹی ہسپتال کی ایمبولینس نمبر TSG-1002 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے پاس ہے اور ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری فرمارہے تھے کہ ڈاکٹر نہیں ملتے لیکن میرا تجربہ اس سے مختلف ہے۔ ہم ڈاکٹر ڈھونڈ کر محکمے کے پاس لے کر جاتے ہیں کہ یہ سیٹ خالی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب غالباً چھ صفحوں پر مشتمل ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ آنیاں جانیاں ہیں۔ ہم ڈاکٹر ڈھونڈ کر محکمے کے پاس لے جاتے ہیں کہ یہ سیٹ خالی ہے لہٰذا اس ڈاکٹر کو لگا دیں تو کہتے ہیں کہ اس کو ہم نہیں لگائیں گے۔ وہ ڈاکٹر آتا ہے اور نہ وہ لگتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا ایک طریق کار ہے۔

جناب امجد علی جاوید: یہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: آپ جو کہہ رہے ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ میں اُن سے کیا پوچھوں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے وقت چار وارڈ بنائے گئے تھے، ان میں سے ایک مکمل وارڈ اپنی تعمیر کے وقت سے ناقص مٹیریل اور چھت گر جانے کے خوف کے پیش نظر کبھی استعمال میں نہیں لایا گیا؟ یہ 1990 میں ہسپتال take over کیا گیا جسے آج 26 سال ہو گئے ہیں۔ وہ وارڈ بنا جس پر تین صفحوں کی کہانی بتائی گئی ہے لیکن اس میں اصل کا جواب کہیں نہیں ہے؟ یہ تو بتا دیا گیا کہ اس وارڈ کو چھ کروڑ روپیہ چاہئے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ وارڈ پہلے دن سے ہی ناقص تھا اور ایک دن بھی استعمال نہیں ہوا۔ یہ 26 سال کہتے رہے کہ یہ 105 بیڈ کا ہسپتال ہے جو کبھی ہوا ہی نہیں اور وارڈ ہی نہیں چلا۔ یہ ڈی ایچ کیو کا حال تھا۔ اس میں ہوا یہ کہ پہلے بنانے پر پیسے لگائے اور پھر اُس کو گرانے پر پیسے لگائے گئے جبکہ استعمال ایک دن بھی نہیں ہوا۔ یہ ہے محکمہ اور یہ ہے اس کی کارکردگی۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا ہے کہ کیا اس کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی لیکن جواب میں ساری کہانی سنانے کے بعد جس نے اتنا بڑا فراڈ کیا اس کا جواب میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ 26 سال ہمارے علاقے کے لوگ اس سے محروم رہے، سرکار کا کروڑوں روپیہ لگا ہوا ضائع ہو گیا، اس کے خلاف تین صفحوں کی لیلیٰ مجنوں کی کہانی تو ہے لیکن اس میں یہ کہیں ذکر نہیں ہے کہ اس کا جو مجرم تھا وہ کوئی بڑا شخص تھا جس کے خلاف 26 سالوں میں کارروائی نہیں

ہو سکی۔ یہ مزید پیسے لگاتے گئے ہیں، آگے سے آگے consultant پھر مزید consultant، ان کی کمیشن اور پیسے لیکن وہ کام نہیں ہوا جس کا ہم پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ اس پر انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے یا کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وقفہ سوالات کی تیاری کے وقت جب میں نے اس سوال کو پڑھا تو انتہائی تکلیف دہ امر تھا اور میں بالکل معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کی اس بات کو second کرتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا جرم کیا گیا ہے۔ محکمہ صحت نے اس پر بارہا لکھا بھی ہے کیونکہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جب کوئی بھی ہسپتال یا وارڈ بنتا ہے تو completion کے بعد handover کیا جاتا ہے۔ جب ہمارے handover کیا گیا تو اس وقت یہ استعمال کے قابل ہی نہیں تھا اور بالکل زیادتی کی انتہا ہوئی ہے چونکہ محکمہ صحت کے یہ preview میں نہیں آتا اس لئے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اسمبلی کے فورم سے Chair سے ایک ہدایت جاری فرمائیں کہ اس پر فوری طور پر انکوائری ہونی چاہئے اور جو بھی 26 سال کی کوتاہی کا مجرم ہے اسے لٹکنا چاہئے اور اس کا احتساب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس پر CMIT کی کوئی انکوائری ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس پر بہت ساری انکوائریاں ہوئی ہیں اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی رپورٹ ادھر بھجوائیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 07-2006 میں بھی اس کی CMIT نے انکوائری کی تھی لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ایک واضح ruling آ جائے تاکہ جو بھی اس کا ذمہ دار ہے اس کو بالکل اس کا حساب دینا چاہئے کیونکہ یہ قوم کے پیسے کا ضیاع ہوا ہے اور یہ تماشا کیا گیا ہے لہٰذا اب اس تماشے کو بند ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ منگوانے کے بعد اس پر کوئی عملدرآمد ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا جز(ج) بہت ضروری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔اب یہ سوال pending ہو گیا ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3528 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3528: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈاکٹرز اور عملے کی تعداد کیا ہے؟

(ب) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2013 میں کتنے مریض چیک اپ کے لئے آئے اور دوران سال ادویات کی فراہمی پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال میں مریضوں کے داخل ہونے کے لئے وارڈ موجود ہے تو 2013 میں اس وارڈ میں کتنے مریض داخل کئے گئے؟

(د) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے وسط میں موجود ہونے کے باوجود 24 گھنٹے سروسز کیوں فراہم نہیں کی جاتیں؟

(ہ) کیا حکومت سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نائٹ شفٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پہلے سے تعنیات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

میڈیکل آفیسر	02
وومن میڈیکل آفیسر	01
لیڈی ہیلتھ وزیٹر	01
ڈسپنسر	02
لیبارٹری اسسٹنٹ	01
نرس دائی	01
ڈرائیور	02
نائب قاصد	02

وارڈ سرونٹ (میل/فی میل)	02
سینٹری ورکر (میل/فی میل)	02
چوکیدار	01
کل تعداد	17

سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عارضی عملہ جو گائنی سروسز مہیا کرنے کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔

1۔	وومن میڈیکل آفیسر	01
2۔	چارج نرس	02
3۔	مڈوائف	01
4۔	دائی	01

سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اضافی عملہ کی 31 سیٹوں میں سے 19 منظور شدہ سیٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	سینئر میڈیکل آفیسر	01
2۔	میڈیکل آفیسر	01
3۔	چارج نرس	06
4۔	آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	01
5۔	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	01
6۔	لیبارٹری اسسٹنٹ	01
7۔	ڈسپنسر	01
8۔	مڈوائف	03
9۔	چوکیدار	01
10۔	سینٹری ورکر	01
11۔	وارڈ سرونٹ	02
	ٹوٹل	19

(ب) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ سالوں میں مریضوں اور فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	تعداد مریضاں	بجٹ خرچ ہوا
2013	14811مریض	۔/199625روپے
2014	19351مریض	۔/668844روپے
2015	52123مریض	۔/809480روپے
یکم جنوری تا30مارچ2016	13065مریض	۔/ 86000روپے

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مریضوں کو داخل کرنے کے لئے وارڈ موجود ہے مگر کچھ ضروری آلات / سامان کے نہ ہونے کی وجہ سے سال 2013 میں گائنی مریضوں کا داخلہ نہ کیا جاسکا جبکہ کل 135 مریضوں کو علاج کی سہولت فراہم کی گئی جبکہ سال 2014 میں 291 مریض، سال 2015 میں 1297 مریض اور سال 2016 میں اب تک 278 مریضوں کو ان ڈور سہولت فراہم کی گئی۔

(د) یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال شہر کے وسط میں واقع ہے اور مئی 2014 سے 24 گھنٹے گائنی ایمرجنسی اور ڈلیوری وابتدائی طبی امداد / علاج کی سہولت مسلسل مہیا کی جارہی ہے۔

(ہ) سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مئی 2014 سے 24/7 گائنی سروسز اور ابتدائی طبی امداد / علاج کی سہولیات مسلسل مہیا کی جارہی ہیں۔ اب مزید برآں محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے اضافی عملہ کی 31 سیٹوں میں سے 19 سیٹوں کی منظوری رواں سال 2016 میں منظور کر دی گئی ہیں اور عملہ کی تعیناتی کے لئے اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے اور ان سیٹوں پر عملہ کی تعیناتی جلد کر دی جائے گی جس سے گائنی سروسز اور علاج کی سہولیات میں مزید بہتری آجائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ ملازموں کی تفصیل میں دو ڈرائیور بتائے گئے ہیں لیکن ہسپتال کے پاس ایمبولینس ہے ہی نہیں، ہسپتال میں کام ہو نہیں رہا اور آٹھ گھنٹے کی شفٹ ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اگلے جز میں آتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ڈرائیور کی دو سیٹیں ہیں اور ڈرائیور بھی موجود ہیں لیکن گاڑی نہیں ہے جبکہ باقی ملازم بھی موجود ہیں مگر سروس نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جب یہ بھرتی ہوئے تو اس کے بعد ان کے پاس ایمبولینس نہیں ہو گی یا وہ خراب ہو گئی ہو گی اور یہ کب کی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جز(ج) میں جو کہا گیا ہے کہ کیا مذکورہ ہسپتال میں ایمبولینس موجود ہے اور اگر موجود ہے تو وہ working position میں ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کب تک حکومت ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ چونکہ یہ اسی سے related ہے لیکن اس ہسپتال کی اپنی ایمبولینس نہیں ہے مگر سٹی ہسپتال کی ایمبولینس ہے جس کا نمبر TSG-1002 جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے پاس ہے اور working condition میں ہے۔ اسے کوئی نہ کوئی تو چلاتا ہے اور یقیناً وہ ڈرائیور چلاتا ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ ایمبولینس ڈی ایچ کیو میں چلی گئی جہاں پر پہلے سے چار ڈرائیور ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر ڈرائیور نکلوانا چاہتے ہیں یا رکھوانا چاہتے ہیں، بتادیں ہم دونوں کام کروادیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی بتانا چاہ رہا ہوں کہ ہو کیا رہا ہے۔ چیزیں خرید لی جاتی ہیں، بلڈنگز بنادی جاتی ہیں اور جن کا کام ہوتا ہے یعنی ڈاکٹرز نہیں دیئے جاتے۔ انہیں ہم ڈھونڈ ڈھانڈ کر لے جاتے ہیں کہ انہیں لگادیں بھئی تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، اس کی ہمارے ساتھ لائن نہیں ہے اس لئے یہ نہیں لگے گا۔ کہیں اور تو لگ جائے گا کیونکہ وہاں پر وہ جا کر ایماندار بھی ہو جائے گا اور efficient بھی ہو جائے گا لیکن جہاں ہم کہیں گے وہاں پر وہ inefficient ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی سنجیدہ request کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں بھی اس ایوان کا حصہ ہوں۔ میری تمام معزز ممبران سے یہ request ہو گی کیونکہ یہ بڑے ذمہ دار لوگ ہیں۔ جو بھی بات اس ایوان میں کی جائے، باہر اخباری بیانات کی حد تک جو مرضی کہا جائے وہ روزانہ ہم پر بھی الزام لگ جاتے ہیں لیکن جب اس ایوان میں بات کی جاتی ہے تو جب تک کوئی solid proof اور evidence نہ ہو کسی پر تہمت نہ لگائی جائے۔ یہ جو پہلے کہا گیا کہ جیب گرم نہیں کرتے، پھر یہ کہا گیا کہ setting نہیں ہے۔ اگر کوئی solid proof ہے تو میں خود بھی استعفیٰ دینے پر تیار ہوں اور۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو بات quote کی جارہی ہے تو ڈاکٹرز کو تو ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ شاید معزز ممبر کوئی ایم ایس یا ڈی ایم ایس لگوانا چاہتے ہوں گے جس کا ایک طریق کار ہے۔ اس کے لئے ایک search کمیٹی ہے۔ وہ directed by department نہیں ہے اور اگر انہوں نے کسی ڈاکٹر کا post کرنے کو کہا ہے تو یہ بات ایڈوائزر صاحب کے علم میں لائیں۔ اگر معزز ممبر کے کہنے پر کسی نے ڈاکٹر post نہیں کیا تو یقیناً اس شخص کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جذبات میں نہ آئیں، ان کی بات سن لیں اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد کروائیں، مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمیں ایم ایس یا ڈی ایم ایس نہیں لگوانے بلکہ ہم نے سیٹیں پُر کروانی ہیں۔ میں quote کرتا ہوں کہ ایک ڈینٹسٹ سرجن ہے، میرے ضلع میں چار پوسٹیں خالی ہیں اور میں نے متعدد بار ارباب اقتدار سے گزارش کی کہ اس کو لگا دیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ quote کروں ایک ڈپٹی سیکرٹری ہیں جو کسی بات پر ناراض ہو گئے اور کہا کہ اسے تو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہیں لگاؤں گا اور یہ تو 100/80 یا 150 کلو میٹر دور ہی جائے گا۔ ہم تین چار لوگوں نے مل کر بھی گزارش کی کہ بھئی وہاں بھیجیں گے تو یہ نہیں جائے گا بلکہ استعفیٰ دے کر اپنا کلینک چلائے گا۔ وہاں وہ کام کر سکتا ہے لے لیں۔ انہوں نے کہا کہ no یہ نہیں ہو گا تو بس اسی طرح ہی ہوتا ہے اور اسی طرح ڈاکٹر بھی ہیں۔ تین چار ڈاکٹر بھی میں نے put کئے تو ان کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: محترم! طریق کار کو بھی دیکھنا چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! طریقے سارے موجود ہیں لیکن۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کو رد نہیں کرتا۔ انہوں نے یہ بات اگر کہی ہے تو یہ ذمہ دار ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ضرور کوئی ایسی بات ہوئی ہو۔ میری ان سے یہ request ہے کہ ابھی ہمیں اجلاس ختم ہونے کے بعد تمام details دیں جس آدمی نے بھی انہیں posting سے انکار کیا ہے اگر اس کے پاس کوئی solid reason نہیں ہے تو ہم اس کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس کے جز(ج)میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال میں مریضوں کے داخل ہونے کے لئے وارڈ موجود ہے، 2013میں اس وارڈ میں کتنے مریض داخل کئے گئے تو جواب میں ہے کہ جی ہاں، سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مریضوں کو داخل کرنے کے لئے وارڈ موجود ہے مگر کچھ ضروری آلات و سامان نہ ہونے کی وجہ سے سال2013میں گائنی کے مریضوں کا داخلہ نہ کیا جاسکا۔

جناب سپیکر!اس کی صرف ایک وجہ ہے،آلات بھی ہیں،ڈاکٹرز بھی ہیں اور عملہ بھی ہے۔ہم یہی point outکرتے ہیں کوئی ایسا mechanismبنائیں کہ جو یہ کام نہیں کرتا تو اس کے لئے کوئی جزا اور سزا کا نظام بنایا جائے اور یہ صرف پرائیویٹ کلینک چلاتے ہیں جس کی وجہ سے مریض داخل نہیں ہوتے۔اگر وہ وہاں داخل ہو گئے،آپریشن ہو گیا deliveriesہونی شروع ہو گئیں تو کلینک کیسے چلے گا؟یہ issueہے اور ہمارا کوئی ذاتی عناد نہیں ہے بلکہ ہم تو صرف departmentsکو بتانا چاہتے ہیں،ان کے ارباب اقتدار و اختیار کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ صورتحال ہے لہٰذا اس کا کوئی علاج ڈھونڈ لیں پھر ہی اس کا فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!ماشاء اللہ ویسے ارباب اختیار میرے بھائی بھی ہیں اور اقتدار کا بھی حصہ ہیں۔یہ بالکل genuineبات ہے اور کچھ جگہوں پر واقعی ایسی complaints موجود تھیں اور ابھی بھی آ جاتی ہیں کہ جہاں پر bad intentionہوتی ہے اور جان بوجھ کر کوئی ایسے معاملات کئے جاتے ہیں لیکن چونکہ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کیا کہ health reforms road map جو وزیر اعلیٰ نے شروع کر رکھا ہے جس میں DHQ,THQ,RHCs اور BHUsبھی آتے ہیں تو اس کے ساتھ اب باقاعدہ ہر ماہ ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔اب ہم biometric attendanceپر آ گئے ہیں اور اس سے آگے اب معاملات کو لے کر جا رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اب ان ساری technologiesکے آنے کے بعد ایسی شکایات جو بالکل درست ہوتی ہیں،انشاء اللہ ان کا ازالہ ہو سکے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(د)میں ہے کہ عملہ کی تعیناتی کے لئے اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے لیکن آج تک کی تاریخ میں یہ اشتہار شائع نہیں ہوا۔اگر شائع ہوا ہے تو محکمہ اس اشتہار کی کاپی مجھے دے دے۔ ہمارے ساتھ departmentاور نیچے یہ ہمارے بھائی ہیں جنہیں جو

جواب لکھ کر وہ دیتے ہیں یہ اسے آگے پڑھ دیتے ہیں۔ اصل صورتحال یہی ہے کہ نیچے جو لوگ ہیں یا ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اسے کتنا serious لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ بڑی valid بات کی ہے میرے بھائی نے ہمیں جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ 21-اپریل کو interview رکھے گئے ہیں ان تمام اسامیوں کے لئے بالکل یہ ہدایات ابھی جاری کر دیتے ہیں اگر اشتہار شائع نہیں ہوا اور یہ جواب غلط ہے تو اس جواب کو دینے والے کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال میں پہلے سے کہہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اب اُن کا سوال آگیا ہے اب کیا کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں آپ کو request کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ضمنی سوال کا کہا تھا ٹائم بہت شارٹ ہے تشریف رکھیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال چھوٹا سا، معمولی سا ہے میرے حلقے میں RHC کالا ہے تو وہاں پر ایمبولینس موجود ہے ڈرائیور نہیں ہے وہاں پر اُلٹا کام ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ نوٹ کر لیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے request کرنا چاہوں گا کہ کب تک اُن کی posting ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں مہربانی! جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3532 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہدرہ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3532: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہدرہ ہسپتال لاہور کب تعمیر ہوا اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ہسپتال میں ڈاکٹروں کی موجودہ تعداد عہدہ، گریڈوار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) خالی اسامیاں کتنی ہیں، عہدہ، گریڈوار تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ہسپتال کی تمام missing facilities پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور کا اجراء 2013-03-18 کو ہوا۔ فی الحال یہ ہسپتال 200 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ 100 بیڈز اس کے دوسرے فیز میں شامل ہوں گے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹروں کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر موجودہ ڈاکٹرز کی تعداد کی گریڈوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ تفصیل جز(ب) کے جواب میں دی جا چکی ہے۔

(د) محکمہ صحت پنجاب تمام سہولیات ہسپتال ہذا کو مہیا کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں جدید مشینری ہسپتال ہذا میں موجود ہے جس سے مریضان استفادہ کر رہے ہیں تاہم ہسپتال ہذا کی تعمیر کا منصوبہ چار فیز پر مشتمل ہے جس میں سے فی الحال فیز 1 مکمل ہوا ہے جبکہ بقایا پر بتدریج کام جاری ہے جب تمام فیز مکمل ہو جائیں گے تو missing facilities میسر آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: سوال کے جز(الف) کے متعلق میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں جو ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ ہے اس کا اجراء 2013-03-18 میں ہوا فی الحال پہلے فیز میں اس میں 200 بیڈ موجود ہیں جبکہ 100 بیڈ اس کے دوسرے فیز میں شامل ہوں گے ابھی پہلا فیز مکمل ہوا ہے۔ ایک میرا سوال یہ تھا کہ اس میں بتایا گیا تھا کہ اس کے 4 فیز ہیں اُن 4 فیز کو مکمل ہونے میں کتنا ٹائم لگے گا کوئی مخصوص time span ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس کا 2013 میں اجراء ہوا اور اس میں 100 بیڈ ہیں جبکہ ایسے کئی ہسپتال ہیں جن میں خواہ مخواہ سمن آباد کا ہسپتال ہو وہ 40 بیڈ سے 25 کر دیا گیا ہے، جناح ہسپتال کا برن یونٹ ابھی active نہیں کیا گیا، سرجیکل ٹاور نہیں بنا اور وزیر آباد کا ہسپتال ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا لیکن مجھے تھوڑا سا بتا دیں گے کہ اس کے باقی phases کب تک complete ہوں گے اور اُس میں کون کون سے ڈیپارٹمنٹ، گائنی، سرجیکل اور کیا کیا اُس میں شامل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ایک دو چیزوں کے بارے میں گزارشات کرنا چاہتا ہوں معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے جو ابھی برن یونٹ کے متعلق کہا ہے تو برن یونٹ الحمد للہ functional ہو گیا ہے آپ ابھی اُس کو جا کر visit کر کے دیکھ سکتے ہیں اُس میں delays ہوئی ہیں اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔اور جو آپ نے دیگر باتیں شاہدرہ ہسپتال کے متعلق کیں اس کا جو پہلا فیز تھا وہ مکمل ہو چکا ہے اور شاہدرہ ہسپتال میں تقریباً میڈیکل کے 13 ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں اور تقریباً اس میں 4 ہزار مریضوں کا روزانہ کی بنیاد پر علاج معالجہ ہوتا ہے اور اس میں ایک سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ یہاں پر 13 ڈائیلسز کی مشینیں ہیں اور ڈائیلسز کا کام بھی یہاں پر بڑے اچھے اور احسن طریقے سے ہو رہا ہے۔ابھی جو آپ نے اس کے دیگر phases کی بات کی ہے اس کا جو فیز 2 ہے اُس میں اس کی تیسری منزل تعمیر ہو گئی ہے اور اُس ہسپتال میں 100 بیڈ کا انشاء اللہ اضافہ کیا جائے گا۔ فیز 3 میں نرسنگ اور پیرا میڈیکل سکول کو تعمیر کیا جائے گا اور فیز 4 میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی رہائشی کالونی بنائی جائے گی جس میں تقریباً apartments 80 تعمیر کئے جائیں گے اور اُس کے علاوہ ہسپتال میں نیورو سرجری، Pediatric Surgery اور برن یونٹ کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ کرنے کا پروگرام ہے۔ میرے پاس اس کی بہت لمبی detail ہے میں یہ detail ابھی آپ کے حوالے کر دیتا ہوں اس میں آپ کے تمام questions کو redress کر دیا گیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی تک ٹائم فریم کا نہیں بتایا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ٹائم فریم exactly اس لئے کہنا مشکل ہے کیونکہ اس میں ADP کا حساب دیکھنا ہے، بجٹ کا حساب دیکھنا ہے یہ میری اپنی constituency ہے اس لئے میری تو یہ خواہش ہو گی اسی ADP میں اس کو مکمل کر دیا جائے لیکن جیسے میں نے بار بار عرض کی کہ realty ground اور wish list میں بہر حال فرق ہوتا ہے، wish list ہم سب کی یقیناً بہتری کے لئے ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! تمام معزز ممبران کی خواہش ہے کہ اُن کے حلقوں میں، اُن علاقوں میں، اُن کے صوبے میں ہیلتھ کی بہتر سے بہتر facilities ہوں لیکن اپنے available resources کو دیکھتے ہوئے اُن کی بنیاد پر چونکہ یہ تمام steps لئے جاتے ہیں انشاء اللہ available resources کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی اور ہم انشاء اللہ ان phases کو جلد از جلد تعمیر کرنے کی کوشش کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:جناب سپیکر!جو اس میں اسامیوں کی detail دی گئی ہے اس میں ابھی کافی اسامیاں خالی ہیں اُن کو کب تک complete کرنے کا پروگرام ہے اور جو ڈاکٹرز adhoc basis پر کام کر رہے ہیں کیا اُن کو permanent کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں سوال سن نہیں سکا محترمہ repeat کر دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:جناب سپیکر!جو اسامیاں ابھی تک خالی ہیں اُنہیں آپ کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور جو ڈاکٹرز adhoc basis پر کام کر رہے ہیں اُن کو permanent کرنے کا آپ ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!جیسے میں نے ابھی عرض کی کہ بڑا تکلیف دہ امر ہے کہ آپ کے سامنے شاہدرہ ہسپتال لاہور میں ہے اور شاہدرہ کو میں تو لاہور سے باہر نہیں سمجھتا لیکن چلیں راوی کا bridge چونکہ کراس ہو جاتا ہے اس لئے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شاید یہ لاہور سے باہر ہے تو اگر یہ لاہور سے باہر ہے تو پھر میں بھی لاہور سے باہر چلا گیا ہوں۔یہاں پر بھی ڈاکٹرز کو پہنچانے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر!ابھی میں اگر آپ کی انفارمیشن کے لئے عرض کروں تو مختلف قسم کے جو سپیشلسٹ ہیں ان کو ہم rotation base پر گنگارام سے لے کر جا رہے ہیں اور وہ rotation base پر جاتے ہیں اور جا کر مریضوں کو چیک کرتے ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ جو اس کی SNEs ہیں چونکہ وزیر اعلیٰ نے ابھی اس کا دورہ کیا ہے ایک ہفتہ پہلے سیکرٹری ہیلتھ موجود تھے، adviser health موجود تھے لوکل ایم این اے بھی موجود تھے تو وہاں پر تمام issues کو دیکھا گیا ہے اور اُس کی جو requirement ہیں اس کو fully functional کرنے میں سیکرٹری ہیلتھ اس کی میٹنگ اگلے ہفتے میں لے رہے ہیں جو بھی اس میں چیزیں رہ گئی ہیں اُن کو انشاء اللہ تعالیٰ as soon as possible اللہ کے فضل سے ہم پورا کر کے دیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:جناب سپیکر!جس طرح آپ نے اچھے طریقے سے اس کا بتایا میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ جو سمن آباد کا ہسپتال ہے جو 40 سے 25 بیڈ مکمل بحال کا ہوا ہے اُس کو کب تک مکمل بحال کیا

جائے گا کیوں کہ وہ ہمارے لوگ ہیں اور وہ علاقہ دور بھی نہیں ہے اور باقی سرجیکل ٹاور وغیرہ اُس کو بھی consider کیجئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ! میاں محمد اسلم اقبال جو وہاں کے elected member ہیں میں ان سے request کروں گا کہ میاں صاحب میں اور خواجہ سلمان رفیق اکٹھے اس ہسپتال کا visit کرتے ہیں اور تینوں اکٹھے جائیں گے اور جو requirements ہوں گی وہ ہم آپ کے ساتھ مل کر پوری کریں گے۔

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولنگر: بی ایچ یو چک نمبر 235/9-R کا آغاز و دیگر تفصیلات

*2388: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے چک 235/9-R میں بی ایچ یو کو کب operational کیا گیا اور سٹارٹ کئے گئے سال میں اس کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں کل کتنا سٹاف ہے تمام سٹاف کے نام، پتا اور عہدہ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز شروع سے اب تک اس بی ایچ یو میں کل کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) BHU 235/9R سال 1981 میں operational کیا گیا اور پہلے سال میں مبلغ 8000/- روپے فنڈ جاری کیا گیا۔

(ب) اس وقت مذکورہ بی ایچ یو میں درج ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1۔	مشتاق ہیلتھ ٹیکنیشن	2۔	عبدالستار ڈسپنسر
3۔	محمد وقاص کمپیوٹر آپریٹر	4۔	شاہد نواز سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر
5۔	رابعہ مدثر، LHV	6۔	عنیزہ رفیق LHV
7۔	منزہ طفیل، کمیونٹی مڈوائف	8۔	رمضان، چوکیدار
9۔	محمد اقبال، نائب قاصد		

نیز بجٹ اور ڈیمانڈ کے مطابق آج تک۔/1122000 روپے کی ادویات فراہم کی گئی۔

صوبہ میں موجود میڈیکل سٹورز پر فارماسسٹ کی موجودگی و دیگر تفصیلات

*2484: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے پنجاب بھر میں جگہ جگہ موجود میڈیکل سٹورز (فارمیسی) کو جدید تقاضوں کے مطابق مربوط بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر میڈیکل سٹورز بنیادی طور پر فارمیسی کا درجہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ادویات کے جنرل سٹور ہیں جہاں کوئی فارماسسٹ موجود ہی نہیں ہوتا؟

(ج) حکومت نے صوبہ میں میڈیکل سٹور کھولنے کے لئے فارماسسٹ کی پابندی پر مؤثر عملدرآمد کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں میڈیکل سٹورز پر بغیر کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کے تجویز کردہ نسخہ پر ادویات فروخت کرنے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مروجہ قوانین پنجاب ڈرگ رولز 2007 کے مطابق میڈیکل سٹورز کے لئے (بی) کیٹیگری ہونا لازمی ہے اور (بی) کیٹیگری فارمیسی اسسٹنٹ اور فارمیسی ٹیکنیشن کو جاری ہوتی ہے اور ان کوالیفائیڈ پرسن کا میڈیکل سٹور پر موجود ہونا ضروری ہے جبکہ فارمیسی کھولنے کے لئے رجسٹرڈ فارماسسٹ کا فارمیسی پر موجود ہونا اور فارمیسی کو سپروائز کرنا ضروری ہے۔ فارمیسی (اے) کیٹیگری کے رجسٹرڈ فارماسسٹ کو ایشو ہوتی ہے۔ یہ فارمیسی ایکٹ 1967 کے سیکشن 1(24) کے مطابق رجسٹرڈ (اے) اور (بی) بنائے گئے ہیں۔

(ب) پنجاب میں ادویات کی فروخت کے لئے میڈیکل سٹور اور فارمیسی دونوں کی اجازت ہے۔ میڈیکل سٹور کا لائسنس (بی) کیٹیگری پر issue ہوتا ہے اور میڈیکل سٹور پر شیڈول (جی) کی ادویات فروخت کرنے کی ادویات ممانعت اور میڈیکل سٹور کا کوالیفائیڈ کا کوالیفائیڈ پرسن فارمیسی ٹیکنیشن یا فارمیسی اسسٹنٹ ہوتا ہے۔ جس کا میڈیکل سٹور پر موجود ہونا ضروری ہے۔

فارمیسی کا لائسنس (اے) کیٹیگری پر issue ہوتا ہے جو کہ فارماسسٹ کو issue ہوتا ہے اور پنجاب ڈرگ رولز 2007 کے مطابق فارماسسٹ کا فارمیسی پر ہونا ضروری ہے۔

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں میڈیکل سٹور کھولنے کے لئے فارماسسٹ کی پابندی پر مؤثر عملدرآمد کے لئے رولز بنائے ہیں اور فارمیسی کھولنے سے پہلے ڈرگ انسپکٹر اور سیکرٹری ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ فارمیسی کی جگہ کی انسپکشن کرتے ہیں اور فارماسسٹ سے حلف نامہ لیا جاتا ہے کہ وہ اس فارمیسی کی نگرانی کرے گا اور ڈرگ انسپکٹر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فارمیسی پر فارماسسٹ کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں انسپکشن کرے گا۔ اس کے علاوہ چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب 16-01-14 کو تمام ای ڈی او زہیلتھ کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ڈرگ کنٹرولر کو بھی ہدایات جاری کی ہیں جس میں فارمیسی پر کوالیفائیڈ پرسن کی موجودگی پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائے جانے کا کہا گیا ہے۔

ضلع بہاولنگر: بی ایچ یوز کی تعداد و سٹاف کی تفصیلات

*2389: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کی بی ایچ یوز میں کل کتنی ایمبولینس موجود ہیں؟

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں موجود بی ایچ یوز کی کل کتنی تعداد ہے اور ان میں کل کتنا سٹاف ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، ڈاکٹر اور نرسز ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر ایمبولینس کی سہولت ابھی تک نہ ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں موجود بی ایچ یوز کی تعداد 14 ہے۔

ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد	=	104
نان ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد	=	33
ڈاکٹرز کی تعداد	=	02

نرسز کی پوسٹیں بی ایچ یو کی سطح پر موجود نہ ہیں۔

ضلع لاہور: لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کا دائرہ کار و دیگر تفصیلات

*2485: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ہیلتھ پروگرام کے تحت لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کا کیا دائرہ کار ہے-ان کی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ ضلع لاہور میں ان کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکر کی تقرری کے لئے کیا معیار ہے، ان کی بہتر ٹریننگ اور جدید میڈیکل ترقی سے آگاہی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں گزشتہ ایک سال میں ضلع لاہور میں ان کی تربیت کے لئے کتنے ٹریننگ کیمپ منعقد ہوئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر لیڈی ہیلتھ ورکرز کوئی کام نہیں کرتیں اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر تنخواہ وصول کرتی ہیں ان کی کارکردگی جانچنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نیشنل پروگرام کے تحت لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کا دائرہ کار درج ذیل ہے:

خاندانی منصوبہ بندی:

اپنی کمیونٹی میں تمام شادی شدہ اہل جوڑوں (شادی شدہ عورت 49-15) سال کو رجسٹرڈ کرنا خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کی مکمل معلومات رکھنا اور انہیں خاندانی منصوبہ بندی کی تعلیم دینا۔

اپنے علاقے کو کنڈوم اور کھانے والی گولیوں میں مانع حمل کو اہل لوگوں میں تقسیم کرنا۔

چھلاء (آئی یو ڈی) انجکشن اور جراحی کے خواہش مند لوگوں کے لئے بطور ایجنٹ کام کرنا۔ اس کے لئے محکمہ صحت کے مراکز خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز اور غیر سرکاری تنظیموں (NGO) کے مراکز کے ساتھ رابطہ رکھنا تاکہ وہاں بھیجے گئے لوگوں کو مطلوبہ سہولتیں دستیاب ہوں۔

ماں اور بچے کی صحت:

تمام حاملہ خواتین کا مع پانچ سال سے کم عمر بچوں کے ریکارڈ رکھنا تاکہ ان کی صحت کے سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا سکیں۔

حاملہ ماؤں کی نگہداشت کرنا اور کارڈ بنوانا۔

حاملہ خواتین کو فولاد اور فولک ایسڈ کی گولیاں دینا۔

حامہ عورتوں کو دوران حمل مشورہ دینا۔ تجربہ کار دائیوں سے بچے کی پیدائش کے لئے رابطہ رکھنا اور پیدائش کے مشورے دینا۔

بچوں کو حفاظتی ٹیکوں کے قومی پروگرام کے ساتھ مل کر بروقت ٹیکوں / قطروں کا انتظام کرنا۔

بچوں میں اسہال کی بیماری کو او آر ٹی کے ذریعے سنبھالنا۔ سانس کی بیماری والے بچوں کو سنبھالنا۔ اگر ضروری ہو تو مراکز صحت بجھوانا۔

دیگر کام:

غذا کی اہمیت پر تعلیم دینا۔

عورتوں کو گروپ میں یا گھر پر انفرادی طور پر مختلف مشورے دینا۔

چھاتی سے دودھ پلانے کی ترغیب دینا اور اضافی خوراک دینا۔

بچوں کی نشوونما کے بارے میں ماؤں کو تعلیم دینا۔ بچوں کا وزن کرنا اور اس کے مطابق مشورہ دینا۔

کمیونٹی میں آیوڈین ملا نمک استعمال کرنے کی ترغیب دینا۔

معمولی نوعیت کی بیماری کو سنبھالنا۔

ملیریا اور ٹپ دق سے بچاؤ کرنا اور اس سلسلہ میں قریبی مرکز صحت سے قریبی رابطہ رکھنا۔

جنسی امراض اور ایڈز کی روک تھام کے لئے لوگوں کو ضروری معلومات فراہم کرنا۔

حفظان صحت کی ترغیب اور ترویج کرنا۔

حکومت کی طرف سے دی گئی ادویات اور دوسری اشیاء کو ضرورت کے تحت لوگوں تک پہنچانا۔

اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں تمام اقدامات کارجسٹر وغیرہ میں باقاعدہ اندراج کرنا اور ہر ماہ کی رپورٹ مرکز صحت تک پہنچانا۔

اپنے علاقہ کی مقرر کردہ سپروائزر سے تعاون کرنا اور اس کی ہدایات پر عمل کرنا۔

قریبی مرکز صحت سے مسلسل رابطہ رکھنا اور وہاں سے ٹریننگ ،ادویات اور دیگر اشیاء حاصل کرنے کے لئے ہر مہینہ کے شروع میں جانا۔

اس وقت ضلع لاہور میں 1806 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکر کی تقرری کے لئے معیار PC-1(جولائی2011 سے جون 2017)کے مطابق درج ذیل ہے:

(i) لیڈی ہیلتھ ورکر عورت ہو اور ترجیحاً شادی شدہ ہو۔

(ii) جس علاقے میں تعیناتی کی گئی ہے اس کی رہنے والی ہو۔

(iii) کم از کم میٹرک ترجیحاً سائنس کے ساتھ تعلیم حاصل کی ہو۔

(iv) عمر 20 سے 33 سال تک ہو۔

(v) ان خواتین کو ترجیح دی جائے گی جن کا کمیونٹی میں کام کرنے کا تجربہ ہو۔

(vi) اپنے گھر سے، کمیونٹی اور محکمہ صحت کے لئے ضرورت کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے تیار ہو۔

لیڈی ہیلتھ ورکرز کی بہتر ٹریننگ اور جدید میڈیکل ترقی سے آگاہی کے لئے محکمہ صحت / نیشنل پروگرام کی جانب سے ریفرشرز کورسز کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ خطرناک بیماریوں کے خلاف لیڈی ہیلتھ ورکرز کی استعداد کار کو بہتر بتانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سال 2013 میں دو دفعہ پنجاب بھر کے 36 اضلاع میں ماں اور بچے کی صحت کا ہفتہ منایا گیا۔ اس ضمن میں صوبہ بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ٹریننگ دی گئی۔

سال 2013 میں ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ڈینگی بخار، خسرہ، پولیو، جیسی خطرناک بیماریوں کی روک تھام پر ٹریننگ دی گئی۔

(ج) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر نے اپنے کام کا آغاز کمیونٹی میں 1000 کی آبادی سے کیا تھا جس میں لوگوں کو صحت کی سہولیات کی فراہمی بیماریوں سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر ہیلتھ ایجوکیشن، ماں و بچہ کی صحت کو بہتر کرنا، حاملہ خواتین کی دیکھ بھال، تین سال تک بچوں کی نشوونما جانچ کرنا۔ فیملی پلاننگ کی سہولیات فراہم کرنا۔ بچوں اور ماؤں کو حفاظتی ٹیکہ جات کا کورس مکمل کروانا۔ کمیونٹی کے مسائل کے حل کے لئے صحت کمیٹیوں کے اجلاس جس میں مردوں اور خواتین کی صحت کمیٹی قائم کرنا۔ بچوں کو سکولوں میں ہیلتھ ایجوکیشن فراہم کرنا۔ عام بیماریوں کا علاج کرنا اور خطرناک صورتحال میں انہیں ریفر کرنا شامل ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر صحت کے دیگر پروگراموں جیسے، ٹی بی، پولیو، ڈینگی وغیرہ میں شانہ بشانہ شامل ہوتی ہے۔ خاص طور پر پولیو کی مہم میں جہاں لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہوتی ہیں وہاں پر volunteer کی نسبت کام بہت اچھا ہوتا ہے۔ آج لیڈی ہیلتھ ورکرز کی شمولیت کے بغیر محکمہ صحت کی کوئی بھی مہم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پولیو، Measles یا ماں اور بچے کی

صحت کا ہفتہ ہو یا کوئی اور مہم لیڈی ہیلتھ ورکر کی انہی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کے کام کا دائرہ کار شہری علاقوں میں1500 جبکہ دیہی علاقوں میں1300آبادی پر کر دیا گیا ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر کمیونٹی میں دن ہو یا رات ہر وقت لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے جس کی وجہ سے فیملی پلاننگ کی شرح میں اضافہ ہوا ہے اور ماؤں اور بچوں کی شرح اموات میں کمی ہوئی ہے۔

ہیلتھ ورکرز کی کارکردگی جانچنے کے لئے پروگرام کے پاس مربوط نظام موجود ہے جس کے تحت ہر لیڈی ہیلتھ سپروائزر اپنے ایریا میں لیڈی ہیلتھ ورکر کو مہینے میں دو مرتبہ فیلڈ میں چیک کرتی ہے اور کمیونٹی سے اس کے کام کی تصدیق کرتی ہے اس کے علاوہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹرز اور فیلڈ پروگرام آفیسر لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کو بھی باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں۔

صوبہ میں میڈیکل اسسٹنٹ رجسٹرڈ پریکٹیشنر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2486:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کتنے میڈیکل اسسٹنٹ رجسٹرڈ پریکٹیشنر ہیں؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنے میڈیکل اسسٹنٹس کو پریکٹس کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اجازت حاصل کرنے کے لئے کیا کم از کم معیار ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ہزاروں کی تعداد میں غیر رجسٹرڈ میڈیکل اسسٹنٹ جگہ جگہ میڈیکل پریکٹس کرتے ہیں اور غیر معیاری ادویات مریض کو فراہم کرتے ہیں-ان کے سدباب کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹرز کو منتھلی دے کر بیشتر میڈیکل سٹورز پر میڈیکل اسسٹنٹ غیر قانونی میڈیکل پریکٹس کرتے ہیں-اگر یہ درست ہے تو اصلاح احوال کی کیا کوشش کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کوئی بھی میڈیکل اسسٹنٹ رجسٹرڈ پریکٹیشنر نہیں ہے۔

(ب) گزشتہ عرصہ تین سال سے کسی بھی میڈیکل اسسٹنٹ کو پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور نہ ہی کسی میڈیکل اسسٹنٹ کو پریکٹس کی اجازت ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، صوبہ پنجاب میں میڈیکل اسسٹنٹ کی صرف ایک ہی کلاس 1975 میں ٹرینڈ ہوئی تھی، جس میں صوبہ پنجاب بھر سے 500 میڈیکل اسسٹنٹ کو داخلہ دیا گیا تھا، ان میں بہت سے میڈیکل اسسٹنٹ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں، اور اب 200 کے لگ بھگ میڈیکل اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے اور اگر ایسا کوئی کیس سامنے آئے تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2755: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال لاہور کا چارج وفاقی حکومت نے کب پنجاب حکومت کے سپرد کیا؟

(ب) شیخ زید ہسپتال کا چارج جب وفاقی حکومت نے پنجاب کے سپرد کیا تو اس وقت اس میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور ملازمین کی کل کتنی تعداد تھی؟

(ج) شیخ زید ہسپتال لاہور میں کل کتنے ملازمین کو ریگولر کیا گیا نیز کتنے ایسے ملازمین ہیں جو ابھی تک ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں اور انہیں کب تک ریگولر کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شیخ زید ہسپتال، لاہور کے تمام کمپونٹس کا چارج وفاقی حکومت نے مورخہ 12-02-14 کو پنجاب حکومت کے سپرد کیا۔

(ب) شیخ زید ہسپتال لاہور کا چارج جب وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کے سپرد کیا تو اس وقت ہسپتال میں 88 ڈاکٹرز، 625 پیرا میڈیکل سٹاف اور 1244 دوسرے ملازمین کام کر رہے تھے۔ فیڈرل پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں 190 ملازمین کام کر رہے تھے جبکہ شیخ فاطمہ انسٹیٹیوٹ آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز میں 102 ملازمین کام کر رہے تھے۔

(ج)

1. پنجاب حکومت کے سپرد ہونے کے بعد شیخ زید ہسپتال، لاہور میں کوئی ملازم ریگولر نہیں کیا گیا۔
2. اس وقت شیخ زید ہسپتال، لاہور میں 195 ڈیلی ویجز، 44 کنٹریکٹ اور 68 ایڈہاک ملازمین کام کر رہے ہیں فیڈرل پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں سات ملازم ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جبکہ شیخ فاطمہ انسٹیٹیوٹ آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز میں آٹھ ملازم ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور: جنریٹرز کی خریداری و بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2998: **باؤ اختر علی:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت لاہور ای ڈی او آفس نے 48 لاکھ روپے کے Health Facilities کے لئے 9 عدد جنریٹر خریدے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنریٹروں کی خریداری میں بے قاعدگیوں کے سلسلہ میں متعلقہ آفیسر کے خلاف ریگولر انکوائری کی جا رہی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ انکوائری کب شروع کی گئی اور کیا انکوائری مکمل ہو گئی ہے، اگر ہاں تو اس میں کیا فیصلہ ہوا، اگر انکوائری مکمل نہیں ہوئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) وزیر اعلیٰ کے حکم پر ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا، سابقا ای ڈی او (صحت) لاہور کے خلاف ریگولر انکوائری مورخہ 2011-04-23 کو شروع کی گئی اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اعظم سلیمان خان کو بطور انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا جس کی recommendations درج ذیل ہیں:

> Major penalty of "Forfeiture of past Service for three years as provided under section 4 of PEEDA Act 2006"

بعدازاں مورخہ 11-12-10 کو رب نواز خان سیکرٹری انرجی کو Hearing Officer مقرر کیا گیا اور ڈاکٹر فیاض نے Hearing process میں حصہ نہ لیا۔ انکوائری رپورٹ اور Hearing Report سمری کی شکل میں وزیراعلیٰ پنجاب کو بھیجی گئی جس پر وزیراعلیٰ پنجاب نے مورخہ 13-11-23 کو ملزم کی ریکارڈ مہیا کرنے کی درخواست کو مدنظر رکھتے ہوئے سمری سیکرٹری سروسز ایس اینڈ جی اینڈ اے کو ارسال کی اور سیکرٹری سروسز نے انکوائری جاری رکھنے کی سفارش کی تاہم انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وزیراعلیٰ نے Show Cause Cum-Personal Hearing Notice کو اخبارات میں شائع کرنے کی ہدایت کی اس کے باوجود ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا سیکرٹری ہیلتھ کے سامنے پیش نہ ہوئے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مورخہ 15-04-06 کو سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی جس پر وزیراعلیٰ نے مورخہ 15-05-01 کو درج ذیل حکم صادر فرمایا:

Major penalty of "Forfeiture of past Service for three years

ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا، سابقا ای ڈی او (صحت) لاہور نے مذکورہ بالا اور دیگر تین انکوائریوں کی سفارشات کے خلاف اسلام آباد ہائی کورٹ، اسلام آباد سے Writ Petition نمبری 200/2012 میں حکم امتناہی حاصل کیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بعدازاں حکم امتناہی کے خارج ہونے کے خلاف اسلام آباد ہائی کورٹ میں ICA نمبر 196/2015 دائر کی جس کا فیصلہ مسٹر جسٹس عطہر من اللہ کی عدالت میں محفوظ ہے اور فیصلہ کے بعد penalty آرڈرز جاری کر دیئے جائیں گے۔

لاہور: سروسز ہسپتال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3169: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کا سال 12-2011 کا کل بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس سال کے دوران کتنی رقم L.P پر خرچ ہوئی اور L.P کے تحت خرید کردہ ادویات کہاں سے خرید کی گئیں؟

(ج) L.P کے تحت خرید کردہ ادویات کس کو فراہم کی جا سکتی ہیں؟

(د) کیا L.P خرید کرنے کا کوئی طریق کار، پالیسی، قاعدہ، قانون ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) اگر اس سال کے دوران L.P کی ادویات میں کوئی خورد برد پکڑی گئی تھی تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(و) یہ ادویات خرید کرنے کا اختیار کس کے پاس تھا،اس کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کا سال12-2011 کا کل بجٹ 2.142,825,200 روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سال کے دوران مبلغ۔/9,37,26000روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے اور لوکل پرچیز کے تحت خرید کردہ ادویات میسرز اکرم برادرز میڈیکل سٹور (لوکل پرچیز کنٹریکٹر) سے خرید کی گئیں۔

(ج) جو ادویات ہسپتال ہذا میں موجود نہ ہوں وہ لوکل پرچیز کے ذریعے ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی میں آنے والے تمام مریضوں ،داخل مریضوں اور آؤٹ ڈور کے وہ مریض (جن کو لوکل پرچیز کی اجازت دی گئی ہو)اور اس کے علاوہ پارلیمنٹیرین، بیوروکریسی اور معزز جج صاحبان / جوڈیشری کو قواعد وضوابط کے تحت دی جاتی ہے۔

(د) محکمہ صحت کی طرف سے لوکل پرچیز کرنے کا طریق کار،قاعدہ قانون موجود ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں سال12-2011 کے دوران لوکل پرچیز کی ادویات میں کسی قسم کی کوئی خُورد بُرد نہ پکڑی گئی۔

(و) سروسز ہسپتال لاہور میں LP ادویات خرید کرنے کا اختیار میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے پاس ہے جو کہ گریڈ20 کے آفیسر ہوتے ہیں۔

لاہور:ڈینٹل ہسپتال اور ڈی مونٹ مورنسی کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3467: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسٹری لاہور اور ڈینٹل ہسپتال کا عملہ کتنا ہے؟

(ب) ان دونوں اداروں میں کتنے ڈاکٹرز عہدہ و گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنے مریضوں کا روزانہ علاج کیا جاتا ہے؟

(د) ان اداروں کے سال12-2011اور13-2012کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کتنے وارڈز ہیں اور ہر وارڈز میں کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(و) ان اداروں میں کون کون سی طبی مشینری برائے ٹیسٹ موجود ہے؟

(ز) ان اداروں میں کون کون سی مشینری اس وقت کب سے پیک پڑی ہوئی ہے اور اس کی قیمت خرید کتنی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسری لاہور کی کل اسامیاں93ہیں جن میں87اسامیوں پر عملہ تعینات ہے جبکہ 6اسامیاں خالی ہیں۔ پنجاب ڈینٹل ہسپتال کا عملہ 126 کی تعداد پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسری لاہور میں حسب ذیل ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں:

عہدہ	تعداد	خالی پوسٹ	گریڈ
پروفیسر	02	02	20
ایسوسی ایٹ پروفیسر	04	04	19
اسسٹنٹ پروفیسر	07	04	18
پرنسپل ڈینٹل سرجن	03	03	19
سینئر ڈیمونسٹریٹر	10	-	18
ڈیمونسٹریٹر	19	-	17

پنجاب ڈینٹل ہسپتال مین درج ذیل ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	BS-20	1عدد
	BS-19	6عدد(1اسامی خالی)
	BS-18	6عدد
	BS-17	6عدد

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ 800مریضوں(500نئے اور300پرانے)مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(د) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسری لاہور کے اخراجات کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کے اخراجات کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کے نواز شریف کیمپس یکی گیٹ لاہور میں ایک مردانہ اور ایک زنانہ جبڑاوارڈ ہے جہاں پر مریضوں کا سن کر کے اور بے ہوش کر کے علاج کیا جاتا ہے اس کیمپس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	آؤٹ ڈور تعداد	1500ماہانہ
2۔	ان ڈور تعداد	450ماہانہ
3۔	آپریشن تھیٹر	103ماہانہ

(و) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں طبی مشینری برائے تشخص ایکسرے مشینوں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	اوپی جی مشین	2عدد
2۔	Periapicalمشین	2عدد

(ز) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں اس وقت کوئی مشینری پیک نہیں ہے ۔ تمام مشینری متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں لگا دی گئی ہے اور کام کر رہی ہے ان کی قیمت خرید۔/1,036,8,439 روپے تھی۔

راولپنڈی میں قائم ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3599:راجہ راشد حفیظ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو راولپنڈی، بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں سال12۔2011سے14-2013میں کتنے سینٹری ورکرزاور وارڈبوائز کو بھرتی کیا گیا، سال وار تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتی کئے گئے سینٹری ورکرزاور وارڈبوائز کی اکثریت ہسپتالوں کے دفاتر اور استقبالہ میں ڈیوٹی کرتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسے سینٹری ورکرزاور وارڈبوائز کی بھرتی کا کیا جواز ہے اور ان کو اپنی مخصوص اسامیوں پر تعینات کیوں نہیں کیا جاتا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو راولپنڈی، بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال میں سال12-2011 سے 14-2013 میں جن سینٹری ورکرز اور وارڈ بوائز کو بھرتی کیا گیا ان کی سال وار تعداد درج ذیل ہے۔

i. ڈی ایچ کیو راولپنڈی میں بھرتی کئے جانے والے ملازمین کی تفصیل:۔

سال2011 سینٹری ورکرز/وارڈ کلینرز (سویپر)=کوئی نہیں
وارڈ بوائز/وارڈ سرونٹس=کوئی نہیں
سال2012 سینٹری ورکرز/وارڈ کلینرز (سویپر) =06
وارڈ بوائز/وارڈ سرونٹس= 01
سال2013 سینٹری ورکرز/وارڈ کلینرز (سویپر)=کوئی نہیں
وارڈ بوائز/وارڈ سرونٹس=کوئی نہیں
سال2014 سینٹری ورکرز/وارڈ کلینرز (سویپر)=کوئی نہیں
وارڈ بوائز/وارڈ سرونٹس=کوئی نہیں

ii. بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں بھرتی کئے جانے والے ملازمین کی تفصیل:۔

سال12-2011 میں کل 14 وارڈ بوائز بھرتی کئے گئے اور اور ایک سینٹری ورکر بھرتی کیا گیا تھا جبکہ سال2013 میں ایک وارڈ بوائے deceased quota کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔

iii. ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بھرتی کئے جانے والے ملازمین کی تفصیل:

سال12/2011 وارڈ بوائز=04 سینٹری ورکرز=17
سال13/2012 وارڈ بوائز=کوئی نہیں سینٹری ورکرز=کوئی نہیں
سال2013/14 وارڈ بوائز=کوئی نہیں سینٹری ورکرز=کوئی نہیں

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ سال12-2011 اور 14-2013 میں ان ہسپتالوں میں بھرتی ہونے والے تمام سینٹری ورکرز اور وارڈ بوائز اپنے اپنے مخصوص کردہ مقامات پر ڈیوٹی روسٹر کے مطابق کر رہے ہیں البتہ بعض اوقات ہسپتال میں داخل مریضوں اور ڈینگی بخار کی وباء کے دنوں یا کسی حادثے یا دھماکے کی صورت میں یا مذہبی تہواروں کے موقع پر صورتحال کے پیش نظر ان کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں جو کہ قطعی عارضی بنیاد پر ہوتی ہیں۔

(ج) اس جز کا جواب درج بالا میں دے دیا گیا ہے۔

راولپنڈی کے ہسپتالوں کی سکیورٹی کے بارے میں تفصیلات

*3600:راجہ راشد حفیظ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی کے تینوں ہسپتالوں (سروس ہسپتال، ہولی فیملی ہسپتال اور بے نظیر بھٹو ہسپتال کے سکیورٹی انتظامات کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹینڈر برائے سال 12-2011اور13-2012 کئے گئے اور کیا ہر ہسپتال کی سکیورٹی کا انتظامLowest tendering company کو دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صرف ڈی ایچ کیو ہسپتال کا فنڈز lowest tendering company کو دے دیا گیااور دوسرے دونوں ہسپتالوں کے lowest tenders کو نظر انداز کر کے ان ہسپتالوں کی سکیورٹی کا ٹھیکہ بھی ڈی ایچ کیو کے لئے ٹینڈر دھندہ کمپنی Scramble Security Service کو دے دیا گیا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ صحت معاملہ کی تحقیقات کروا کر حقائق کو سامنے لائے گا اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

جی ہاں!کیونکہ ہر ہسپتال کا بجٹ الگ الگ مختص کیا جاتا ہے۔

(ب) صرف ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ٹینڈر کے ذریعہ سب سے کم بولی دینے والی فرم(M/s Scramble Security Service) کو دیا گیااور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد اس میں توسیع بھی کی گئی چونکہ ہولی فیملی ہسپتال اور بے نظیر بھٹو ہسپتال کے ٹینڈر کے جواب میں کسی کمپنی نے کاغذات داخل نہ کئے یا وہ تکنیکی بنیاد پر مکمل نہ ہو سکے لہٰذا دونوں ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان کی درخواست پر بورڈ آف مینجمنٹ نے ڈی ایچ کیو ہسپتال والی سکیورٹی کو اسی ریٹ و دیگر قواعد و ضوابط پر دونوں ہسپتالوں کے لئے سکیورٹی کنٹریکٹ دینے کی منظوری دے دی۔

(ج) مندرجہ بالا حقائق سے عیاں ہے کہ کنٹریکٹ کی دہندہ کمپنی(M/s Scramble Security Service کے ریٹ سب سے کم تھے اور اس ضمن میں قواعد وضوابط کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔

لاہور: میو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3610: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال کب تعمیر کیا گیا سال 11-2010 سے آج تک کتنے اخراجات تعمیرات کی مد میں خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) اس میں کل کتنے ڈاکٹرز، پروفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(د) یہ ہسپتال مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(ہ) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال 1871 میں تعمیر کیا گیا سال 11-2010 سے سال 16-2015 تک تعمیرات کی مد میں خرچ کئے گئے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میو ہسپتال میں 466 ڈاکٹرز، 32 پروفیسر، 28 ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور 70 اسسٹنٹ پروفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج)

(i) ایمرجنسی

(ii) آؤٹ ڈور

(iii) ان ڈور جیسا کہ جنرل سرجری، بچہ سرجری، منہ وچہرہ سرجری، پلاسٹک سرجری، نیوروسرجری، چیسٹ سرجری، کارڈیک سرجری، یورالوجی ڈیپارٹمنٹ، آرتھوپیڈیک سرجری، ناک کان گلے کا شعبہ، آنکھوں کا شعبہ میڈیکل وارڈز، بچہ میڈیکل وارڈز، کینسر وارڈ، جلد وارڈ، پٹھ وارڈ، برن یونٹ، ٹی بی وارڈز، فزیوتھراپی ڈیپارٹمنٹ، ہڈی ورکشاپ، فزیکل میڈیسن اینڈ ری ہیبلیٹیشن، کارڈیالوجی، ذہنی / نفسیاتی وارڈ، نفرالوجی / ڈائیلسز۔

(iv) لیبارٹری

(v) ریڈیالوجی

(vi) مسافر خانہ

(vii) مریضوں کے لئے کھانے کی سہولت

(د) میو ہسپتال مریضوں کو مختلف قسم کے ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے جن میں ایکسرے، ای سی جی، لیبارٹری ٹیسٹ، ای ای جی /ای ایم جی، انجیو گرافی، انجیو پلاسٹی، ڈاپلر ٹیسٹ، سی ٹی سکین، میمو گرافی، الٹراساؤنڈ، آنکھوں کے ٹیسٹ، ڈائیلسز، لیتھو ٹرپسی، کیمو تھراپی، ایکو کارڈیو گرافی، اینڈوسکوپی / کلونو سکوپی اور جلد کے مختلف ٹیسٹ شامل ہیں۔ ہسپتال میں داخل تمام مریضوں کو ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا دیا جاتا ہے اور پینے کا صاف پانی بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ہسپتال میں مسافر خانہ کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ہ) میو ہسپتال میں ڈاکٹرز کی 366 اسامیاں، 12 پروفیسرز، 27 ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور 33 اسسٹنٹ پروفیسرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب نے ان اسامیوں پر ڈاکٹروں کی تعیناتی ایڈہاک کی بنیادوں پر کرنے کا پروگرام شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ پبلک سروس کمیشن سے بھی ریگولر بنیادوں پر ان اسامیوں پر بھرتی ہو رہی ہے۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پیرا میڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3629: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کا کتنا پیرا میڈیکل سٹاف کن کیٹیگریز میں تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سٹاف ہسپتال میں عرصہ بارہ سے چودہ سال سے کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے اور انہیں ابھی مستقل نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں اتنے عرصہ سے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیلات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی آئی سی میں ریگولر اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کو2009اور2013میں ریگولر کر دیا گیا ہے جبکہ بورڈ آف مینجمنٹ کی اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین اس ماہ بورڈ کی منظوری کے بعد ریگولر کر دیئے جائیں گے۔

(ج) حکومت پنجاب کے آرڈر نمبر PA/DSG/1-78/2014 مورخہ 23-07-2014 کے مطابق بورڈ آف مینجمنٹ کے بھرتی ہونے والے اجلاس میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ ان اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کو ریگولر کر دیا جائے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3636: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور میں کتنے شعبہ جات میں تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) ان شعبہ جات میں طلباء و طالبات کے لئے کتنی کتنی سیٹیں ہیں، شعبہ وار سیٹوں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت آئندہ سال ان شعبہ جات میں مزید سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ ادارے میں اس کے قیام سے اب تک نتائج کی شرح کیا رہی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال میں سات مختلف شعبہ جات میں تعلیم دی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

	کورس کا نام	سیٹوں کی تعداد
1-	ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی	20
2-	بی ایس سی آنرز میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی	25
3-	بی ایس سی آنرز میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی	30
4-	بی ایس سی آنرز ڈینٹل ٹیکنالوجی	12
5-	بی ایس سی آنرز آکوپیشنل تھراپی	12

6-	بی ایس سی آنرز کیمیکل اینڈ لینگوئج پتھالوجی	12
7-	بی ایس سی آنرز آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی	10
	کل تعداد	121

(ب) ان تمام شعبہ جات میں طلباء وطالبات کے لئے کوئی الگ کوٹا نہیں ہے اور تمام داخلے اوپن میرٹ پر کئے جاتے ہیں۔

(ج) کسی بھی شعبہ کی سیٹوں میں اضافہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

(د) تمام شعبہ جات کے نتائج کی شرح مندرجہ ذیل ہے:

2004	71فیصد
2005	61فیصد
2006	56فیصد
2007	58فیصد
2008	59فیصد
2009	62فیصد
2010	80فیصد
2011	81فیصد
2012	88فیصد
2013	88فیصد

لاہور:الائیڈ،ہیلتھ سائنسز سکول کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3637:ڈاکٹر مراد راس:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ،ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ادارے میں اس وقت کتنے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) کیااس ادارے کے طلباء وطالبات کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ادارے کے طلباء و طالبات کو فوری ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں فنڈ مختص کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف الائیڈ،ہیلتھ سائنسز کا قیام1999 میں عمل میں آیا۔پہلی کلاس کا آغاز2000 میں ہوا۔

(ب) اس وقت(14-04-15)کل445سٹوڈنٹ زیر تعلیم ہیں۔جن میں39طلباء اور 406 طالبات ہیں۔

(ج) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء وطالبات کو تعلیمی مقاصد اور امتحانات کے لئے چلڈرن ہسپتال کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان ہے کہ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء وطالبات کو تعلیمی مقاصد اور امتحانات کے لئے چلڈرن ہسپتال کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے۔

ڈی جی خان:ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3658:جناب احمد علی خان دریشک:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈی جی خان میں کنٹین اور سائیکل سٹینڈ کا ٹھیکہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کو کتنے میں دیا گیا تھا؟

(ب) کنٹین پر مریضوں کواوران کے لواحقین کو کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنٹین پر معاہدے کے برعکس کھانے پینے کی اشیاء انتہائی مہنگی فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سائیکل سٹینڈ پر بھی معاہدے کے برعکس سٹینڈ فیس زیادہ وصول کی جا رہی ہے؟

(ہ) مذکورہ ٹھیکہ جات کن کن کو دیئے گئے، ٹھیکیداران کے نام وپتا جات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈی جی خان میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کنٹین اور سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹھیکہ کنٹین

1. ٹھیکہ کنٹین برائے سال12-2011 مبلغ-/2,00,000روپے غلام مرتضیٰ ولد غلام مصطفیٰ سکنہ بلاک نمبر13 مکان نمبر7ڈی جی خان کو دیا گیا۔
2. ٹھیکہ کنٹین برائے سال13-2012 مبلغ-/3,25,000 روپے غلام مرتضیٰ ولد غلام مصطفیٰ سکنہ بلاک نمبر13 مکان نمبر7ڈی جی خان کو دیا گیا۔

3. ٹھیکہ کنٹین برائے سال14-2013 مبلغ-/5,00,000روپے حامد رضاولد تاج محمد سکنہ بلاک نمبر1 مکان نمبرA-55ڈی جی خان کو دیا گیا۔
4. ٹھیکہ کنٹین برائے سال15-2014 مبلغ-/8,51,000روپے عبداللطیف ولد عبدالرشید سکنہ چوک چورہٹہ محلہ بہادر والاڈی جی خان کو دیا گیا۔
5. ٹھیکہ کنٹین برائے سال16-2015 مبلغ-/10,30,000 روپے محمد کاشان علی غلام مرتضیٰ سکنہ بلاک نمبر13 مکان نمبر7ڈی جی خان کو دیا گیا۔

ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ

1. ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ برائے سال12-2011 میں بحکم وزیراعلیٰ پنجاب پارکنگ فری تھی۔
2. ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ برائے سال13-2012 میں بحکم وزیراعلیٰ پنجاب پارکنگ فری تھی۔
3. ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ برائے سال14-2013 مبلغ-/4,15,000روپے فرخ اقبال ولد محمد اقبال سکنہ بلاک نمبر46 مکان52ڈی جی خان کو دیا گیا۔
4. ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ برائے سال15-2014 مبلغ-/9,86,000روپے فدا حسین ولد فضل خان بستی ہجانہ گدائی غربی تحصیل، ضلع ڈی جی خان کو دیا گیا۔
5. ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ برائے سال16-2015 مبلغ-/15,10,000 روپے فدا حسین ولد فضل خان بستی ہجانہ گدائی غربی تحصیل، ضلع ڈی جی خان کو دیا گیا۔

(ب) کنٹین پر مریضوں اور اٹینڈنٹ کو معمول کے مطابق تمام کھانے پینے کی اشیاء ٹھیک کوالٹی میں مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) ہسپتال کنٹین پر مریضوں کو کھانے پینے کی تمام اشیاء مارکیٹ ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں۔

(د) ایسی کوئی بات نہ ہے، تاہم کسی شکایت کی صورت میں کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) مذکورہ ٹھیکہ جات جن لوگوں کو دیئے گئے ان کے نام پتا جات اوپر جز(الف) میں بیان کئے گئے ہیں۔

ڈی جی خان: ڈی ایچ کیو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*3659: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے نئے شعبہ جات قائم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں اکثر شعبہ جات کے ڈاکٹرز عرصہ دراز سے نہ ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز / پروفیسرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا محکمہ ان اسامیوں کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، سرجری ڈیپارٹمنٹ، ہڈی جوڑ ڈیپارٹمنٹ، گردہ مثانہ ڈیپارٹمنٹ، کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ، آئی ڈیپارٹمنٹ، گائنی زچہ بچہ ڈیپارٹمنٹ، ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ، میڈیکل ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، ٹراما سنٹر، نیوروسرجری ڈیپارٹمنٹ، پیڈز / چلڈرن ڈیپارٹمنٹ، ناک، کان گلہ ڈیپارٹمنٹ، سکن ڈیپارٹمنٹ، پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ، ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ، (ایکسرے، الٹراساؤنڈ اور سی ٹی سکین) ڈائیلسز یونٹ، انتہائی نگہداشت یونٹ، سینہ تپ دق ڈیپارٹمنٹ، سی سی یو ڈیپارٹمنٹ، سائیکاٹری ڈیپارٹمنٹ وغیرہ موجود ہیں۔

(ب) ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں پچھلے پانچ سال میں چار نئے شعبہ جات قائم ہوئے ہیں (ٹراما سنٹر، انتہائی نگہداشت یونٹ، نیوروسرجری ڈیپارٹمنٹ اور سی سی یو)

(ج) مندرجہ بالا تمام شعبہ جات کے ڈاکٹرز / سپیشلسٹ موجود ہیں سوائے سائیکاٹری ڈیپارٹمنٹ جس میں میڈیکل آفیسر جو کہ سائیکاٹری میں کوالیفائیڈ ہیں وہ کام کر رہے ہیں۔

(د) ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں منظور شدہ اسامیاں اور اس میں جو فل اور خالی پڑی ہیں ان کی تفصیلات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ صحت حکومت پنجاب خالی آسامیوں کو کنٹرکٹ بھرتی، واک ان انٹرویو (ہر مہینہ میں دو بار)، 63 سال میں عمر میں رعایت دے کر پر کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ پنجاب کے باقی میڈیکل کالجز سے ٹیچنگ فیکلٹی کو تبدیل کر کے غازی خاں میڈیکل کالج میں تعینات کیا جا رہا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ایم این سی ایچ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*3699: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایم این سی ایچ پروگرام کیا ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں ایم این سی ایچ پروگرام کا آغاز کب ہوا اور کس کو کتنی مدت کے لئے انچارج بنایا گیا؟

(ج) ایم این سی ایچ پروگرام کے ضمن میں کون کون سی مشینری کب خریدی گئی اور خریدی گئی مشینری کب اور کس کس سنٹر کو کون کون سی تاریخ کو فراہم کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایم این سی ایچ پروگرام کا مقصد دیہاتی اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانا اور ان کی بڑھتی ہوئی شرح اموات کو کم کرنا ہے۔

(ب) ایم این سی ایچ پروگرام کا آغاز ضلع گوجرانوالہ میں 2007 میں کیا گیا اور مندرجہ ذیل کو انچارج بنایا گیا۔

1. ڈاکٹر بسمہ جبین قمر 16-مئی 2008 تا 5-فروری 2014
2. ڈاکٹر محمد اکرم رانا 8-فروری 2014 تا 26-مارچ 2014
3. ڈاکٹر بسمہ جبین قمر 27-مارچ 2014 تا 14-اکتوبر 2014
4. ڈاکٹر محمد اکرم رانا 18-اکتوبر 2014 تا 19-ستمبر 2015
5. ڈاکٹر نازش ندیم 22-اکتوبر 2015 تا حال

(ج) ایم این سی ایچ پروگرام گوجرانوالہ کے تحت کوئی بھی مشینری نہیں خریدی گئی۔

گوجرانوالہ میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*3700: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے اور کون کون سے بی ایچ یو اور آر ایچ سی ہیں؟

(ب) بی ایچ یو یا آر ایچ سی کے کون کون سے ملازمین کو الٹرا ساؤنڈ کی ٹریننگ دی گئی ہے؟

(ج) گزشتہ دو سال کے دوران ہر ایک سنٹر میں کتنے مریضوں کا الٹرا ساؤنڈ کیا گیا؟

(د) ضلع گوجرانوالہ کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کتنا عملہ تعینات ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 93 بی ایچ یوز اور 10 آر ایچ سیز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 51بی ایچ یوز کی LHVs کو الٹراساؤنڈ کی ٹریننگ دی گئی ہے اور 10آر ایچ سیز کی لیڈی ڈاکٹرز الٹراساؤنڈ کرنے کی مہارت رکھتی ہیں۔ 42بی ایچ یوز میں الٹراساؤنڈ کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) گزشتہ دو سالوں میں 93 بی ایچ یوز میں 42476 مریضوں کا اور 10آر ایچ سیز میں 74473 مریضوں کا الٹراساؤنڈ کیا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ کے بی ایچ یوز میں عملہ کی تعداد 1197 جبکہ آر ایچ سیز میں عملہ کی تعداد 506 ہے۔

لاہور: الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال میں ٹرانسپورٹ کا مسئلہ

*3757: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور میں تقریباً چھ سو کے قریب بی ایس سی (آنرز) کے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء وطالبات خصوصاً طالبات کو سکول آنے کے لئے ٹرانسپورٹ میں شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کے زیر نگرانی تمام میڈیکل کالجز و دیگر ہیلتھ کے اداروں میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت الائیڈ ہیلتھ سائنسز سکول چلڈرن ہسپتال لاہور کے طلباء وطالبات کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات دینے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت (14-04-15) کل 445 سٹوڈنٹ زیر تعلیم ہیں جن میں 39 طلباء اور 406 طالبات ہیں۔

(ب) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء وطالبات کو تعلیمی مقاصد اور امتحانات کے لئے چلڈرن ہسپتال کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سکول کی طالبات کی کثیر تعداد چلڈرن ہسپتال کے ہاسٹل میں رہائش پذیر ہے۔

سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز نے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سے اپنے طلباء وطالبات کو سٹوڈنٹ گرین کارڈ بنوادیئے ہیں جن کی بدولت سٹوڈنٹ سستے نرخوں پر سفر کرتے ہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) (ب)سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء وطالبات کو تعلیمی مقاصد اور امتحانات کے لئے چلڈرن ہسپتال کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ سکول کی طالبات کی کثیر تعداد چلڈرن ہسپتال کے ہاسٹل میں رہائش پذیر ہے۔

سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز نے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سے اپنے طلباء وطالبات کو سٹوڈنٹ گرین کارڈ بنوادیئے ہیں جن کی بدولت سٹوڈنٹ سستے نرخوں پر سفر کرتے ہیں۔

شور کوٹ: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو ملنے والے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3785: **جناب خالد غنی چودھری:** کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ میں یکم جنوری2008 تا دسمبر2013 کتنے فنڈز دیئے گئے اور کتنی مالیت کی مفت ادویات دی گئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کے لئے 14-2013 میں کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

(ج) ہسپتال میں ٹوٹل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اس وقت کتنی خالی ہیں، گریڈ وار بتائیں، کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کل بجٹ برائے تمام ادویات خرچ

سال08-2007	990000روپے
سال09-2008	11500000روپے
سال10-2009	13500000روپے
سال11-2010	14000000روپے
سال12-2011	14000000روپے
سال13-2012	13500000روپے
سال14-2013	14000000روپے

(ب) کل بجٹ برائے تمام ادویات خرچ14600000روپے

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 121 ہیں جن میں سے 43 اسامیاں خالی ہیں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور مزید ہر جمعہ کو واک ان انٹرویو کے ذریعے میڈیکل / وومن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی ایڈہاک کی بنیاد پر پُر کی جاتی ہے جونہی کوئی ڈاکٹر بھرتی کے لئے درخواست دے گا تو اسے بھرتی کر لیا جائے گا اور مزید کلاس فور کی بھرتی کے انٹرویو اکتوبر 2015 میں ہو چکے ہیں جن کے عنقریب آرڈر جاری کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

شور کوٹ: حلقہ پی پی۔80 میں مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

*3786: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شور کوٹ کے حلقہ پی پی۔80 میں کل کتنے صحت کے مراکز ہیں، کیا ان تمام مراکز میں ڈاکٹرز، عملہ، بلڈنگ اور ادویات کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں، کیا حکومت نئے ڈاکٹرز کی تعیناتی سمیت تمام سہولیات کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو کیوں؟

(ب) ان تمام مراکز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کہاں کہاں کتنی خالی ہیں، گریڈ وار بتائیں؟

(ج) یکم جنوری 2010 تا دسمبر 2013 مذکورہ تمام صحت کے مراکز کے اخراجات مد وار بتائیں؟

(د) حلقہ پی پی۔80 کے جن یو سیز میں صحت کے مراکز موجود نہ ہیں، کیا حکومت پالیسی کے مطابق ان علاقوں میں صحت کے مراکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔80 میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 9 بنیادی مراکز صحت / BHU ہیں۔ بلڈ بنک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ میں سہولت مہیا کر رہا ہے۔ تحصیل شور کوٹ کے حلقہ پی پی۔80 میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور محکمہ صحت جھنگ تمام دستیاب سہولیات مریضوں کو پہنچا رہا ہے۔

(ب) محکمہ صحت جھنگ پوری صلاحیتوں سے سہولیات مہیا کر رہا ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. حلقہ پی پی-80 کی تمام یونین کونسلز میں مراکز صحت قائم ہیں اور عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔
2. حلقہ پی پی-80 میں شورکوٹ سٹی میں ایک گائنی یونٹ قائم کیا جا رہا ہے جس کی بلڈنگ کی تعمیر تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور میڈیکل مشینری وغیرہ کی خریداری کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ صحت کو خط نمبری P&D/118 مورخہ 29.07.15 لکھا گیا ہے تاکہ خریداری مکمل کی جا سکے۔
3. حلقہ پی پی-80 میں واقع تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شورکوٹ کے اندر چلڈرن وارڈ کی تعمیر کے لئے بذریعہ خط نمبری P&D/136 مورخہ 29.08.15 ضلعی حکومت کو فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا گیا ہے۔ فنڈز کی فراہمی اور تعمیر مکمل ہونے کے بعد مشینری وغیرہ خریدی جائے گی۔
4. حلقہ پی پی-80 میں واقع بنیادی مراکز صحت جلال پور اور چک نمبر 17 گھگھ کی بلڈنگز محکمہ بلڈنگ ضلع جھنگ کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی ہیں جن کا Rough Cost Estimate تیار کیا جا چکا ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ صحت کو بذریعہ خط نمبری P&D/195 مورخہ 15-09-19 فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا تھا جس کے جواب میں ضلعی حکومت کو چٹھی نمبر Main File/34/13-8(D-III)PO مورخہ 24-مارچ 2016 کے ذریعے ہدایات دی گئی ہیں کہ PC-I کی شکل میں ایک جامع کیس بھجوایا جائے جونہی ضلعی حکومت جھنگ سے PC-I کی شکل میں مکمل کیس وصول ہوگا منظوری کے لئے Departmental Development Sub Committee کی میٹنگ میں منظوری کے لئے شامل کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال میانوالی میں سی ٹی سکین اور ایکسرے سے متعلقہ تفصیلات

*3855: **جناب احمد خان بھچر**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال میانوالی میں سی ٹی سکین اور digital ایکسرے مشین نہ ہونے کے باعث غریب مریضوں کو مجبوراً باہر سے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے لئے فوری طور پر سی ٹی سکین اور digital ایکسرے مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سی ٹی سکین اور digital ایکسرے سسٹم ہسپتال ہذا میں اس وقت دستیاب نہ ہے۔

(ب) اس ضمن میں خادم اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ایک خصوصی سکیم اپ گریڈیشن آف ڈی ایچ کیو ہسپتال میانوالی، ڈائیگناسٹک سہولت کے ٹائیلڈ سے مکمل ہو چکی ہے اور اس سکیم میں سی ٹی سکین کا ٹینڈر ای ڈی او، ہیلتھ کے دفتر میں under process ہے۔ فائنل ہونے پر سی ٹی سکین لگادی جائے گی۔

Digital ایکسرے مشین کو بھی PC-I missing facilities میں شامل کر دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب سے منظوری کے بعد ایکسرے مشین کا پراسس بھی مکمل کر لیا جائے گا۔

فیصل آباد: چک جھمرہ میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*3863: جناب آزاد علی تبسم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جھمرہ فیصل آباد میں کتنے BHUs اور RHCs ہیں؟

(ب) ان سنٹرز میں کتنا کتنا سٹاف کون کون سے گریڈ کا کام کر رہا ہے، سنٹر وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ایسے سنٹرز ہیں جن میں سٹاف نہ ہے یا strength کے مطابق نہ ہے، سنٹرز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان سنٹرز میں کب تک سٹاف کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چک جھمرہ میں 14 بی ایچ یوز اور ایک آر ایچ سی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سی 153-رب کے عملہ کی گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تمام بی ایچ یو پر عملہ کام کر رہا ہے صرف بی ایچ یو JB/44 اور RB/146 پر LHV کی سیٹ خالی ہے۔

(ج) آر ایچ سی 153-رب میں سٹاف گورنمنٹ کی منظور شدہ yards stick کے مطابق نہ ہے۔

(د) کلاس فور کی بھرتی کا اشتہار دیا گیا تھا لیکن مقامی حکومت کے الیکشن کی وجہ سے الیکشن کمیشن نے ہر قسم کی بھرتی پر پابندی عائد کر دی تھی جس کی وجہ سے بھرتی مکمل نہ ہو سکی اب انتخابات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اس کی بھرتی کی جا رہی ہے جبکہ باقی سٹاف کی بھرتی بھی جلد مکمل کر دی جائے گی۔

ملتان: پی پی۔199 میں واقع بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3882: **ملک محمد علی کھوکھر**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔199 ملتان میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتال کتنے ہیں اور کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کس کس یو سی میں یہ ادارے کام نہیں کر رہے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کس کس ادارے کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور کس کی عمارت اس کی ضرورت کے مطابق ناکافی ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کیا طبی مشینری ہے اگر ہاں تو کون کون سی مشینری ہے اور کون کون سی نہ ہے؟

(و) حکومت کب تک ان اداروں کی تمام missing facilities پوری کرنے اور ان میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔199 ملتان میں درج ذیل بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتال کام کر رہے ہیں:۔

1۔ دیہی مرکز صحت شیر شاہ
2۔ بنیادی مرکز صحت مظفر آباد
3۔ بنیادی مرکز صحت بستی عالمگیر
4۔ بنیادی مرکز صحت سلطان پور ہمڑ
5۔ بنیادی مرکز صحت کھوکھراں
6۔ بنیادی مرکز صحت حامد پور کنورہ
7۔ بنیادی مرکز صحت سید فیض مصطفیٰ گیلانی، ملتان

(ب) پی پی-199 ملتان کی کوئی بھی یونین کونسل بغیر health facility نہ ہے۔

(ج) دیہی مرکز صحت شیر شاہ میں ایک چارج نرس اور ایک چوکیدار کی اسامی خالی ہے۔
بنیادی مرکز صحت مظفر آباد میں میڈیکل اسسٹنٹ اور مڈوائف کی اسامی خالی ہے۔
بنیادی مرکز صحت کھوکھراں میں میڈیکل ٹیکنیشن، ڈسپنسر اور چوکیدار کی اسامی خالی ہے۔
7۔ بنیادی مرکز صحت سید فیض مصطفیٰ گیلانی ملتان میں میڈیکل ٹیکنیشن اور کمپیوٹر آپریٹر کی اسامیاں ہی منظور شدہ نہ ہیں۔

(د)

1. دیہی مرکز صحت شیر شاہ کی عمارت اور رہائشی کوارٹرز کی مرمت / تزئین و آرائش کی ضرورت ہے۔
2. بنیادی مرکز صحت مظفر آباد کے رہائشی کوارٹرز خستہ حالت میں ہیں۔
3. بنیادی مرکز صحت بستی عالمگیر کی عمارت اور رہائشی کوارٹرز کی مرمت / تزئین و آرائش کی ضرورت ہے۔
4. بنیادی مرکز صحت کھوکھراں میں علیحدہ سیوریج کی ضرورت ہے۔
5. بنیادی مرکز صحت حامد پور کنورہ کی عمارت اور رہائشی کوارٹرز کی مرمت / تزئین و آرائش کی ضرورت ہے۔

(ہ) دیہی مرکز صحت میں الٹراساؤنڈ مشین کی مزید ضرورت ہے جبکہ بنیادی مراکز صحت میں سکر مشین، آکسیجن سلنڈر مع ریگولیٹر، بی پی آپریٹس، سٹتھوسکوپ، ایمبو بیگ، ویٹ مشین وغیرہ کی ضرورت ہے

(و) حکومت پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو دیہی مراکز صحت، بنیادی مراکز صحت میں utilities functionality کے احکامات جاری کئے ہیں جس کے تحت ضلع ملتان میں 26 بنیادی مراکز صحت میں missing facilities کے لئے 25.331 روپے ملین کا PC-I برائے منظوری وفراہمی فنڈ رواں ماہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ارسال کیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چلڈرن ہسپتال لاہور کا سال 14-2013 کا بجٹ اور دیگر متعلقہ تفصیلات

237: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا سال 14-2013 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس سال کے دوران کتنی رقم سے ادویات خرید کی گئی ہیں اور کتنی رقم سے LP کے لئے ادویات خرید کی گئی ہیں؟

(ج) کتنی رقم طبی مشینری کی خرید اور مرمت پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم اے سی کی خرید اور اے سی کی مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا مالی سال 14-2013 کا بجٹ۔ /1,7,00,708,000 روپے ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران 335.740,904 روپے کی ادویات خریدی گئیں۔ چلڈرن ہسپتال میں LP پرائیویٹ فارمیسی سے نہیں کی جاتی ہے کیونکہ چلڈرن ہسپتال ایک سپیشل ادارہ ہے اس لئے حکومت نے ہسپتال میں گورنمنٹ ماڈل فارمیسی قائم کی ہے۔ ہسپتال کو جن ادویات کی ضرورت ہوتی ہے وہ ادویات گورنمنٹ ماڈل فارمیسی سے LP کی مد میں خرید لی جاتی ہیں۔ سال 14-2013 کے دوران گورنمنٹ ماڈل فارمیسی سے LP کی مد میں 18,804,096 روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

(ج) چلڈرن ہسپتال میں طبی مشینری کی سروس اور مینٹیننس کے لئے سالانہ کنٹریکٹ کئے جاتے ہیں۔ سال 14-2013 کے دوران طبی مشینری کی سروس اور میٹینننس کی مد میں 22,464,465 روپے خرچ ہوئے۔

(د) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ساڑھے چار لاکھ مربع فٹ رقبہ کے لئے سنٹرل ائر کنڈیشنگ پلانٹ نصب کیا گیا تھا جس پر سال 14-2013 میں 4.762,425 روپے سروس اور مینٹیننس کی مد میں خرچ ہوئے۔

میو ہسپتال لاہور سے متعلقہ تفصیلات

240: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور اس وقت ہسپتال ہذا میں کتنے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) کیا میو ہسپتال کی ایمرجنسی اور دوسرے شعبہ جات میں مریضوں کا مفت علاج معالجہ کیا جاتا ہے اگر نہیں تو کیوں۔

(د) میو ہسپتال لاہور میں مالی سال 13-2012 کے لئے کتنا بجٹ دیا گیا اور کتنی مالیت کے عطیات وصول ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال لاہور کا قیام 1871 میں عمل میں آیا۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی / بچہ ایمرجنسی، جنرل سرجری، بچہ سرجری، منہ چہرہ سرجری، پلاسٹک سرجری، نیوروسرجری، چیسٹ سرجری، کارڈک سرجری، یورالوجی ڈیپارٹمنٹ، آرتھوپیڈک سرجری، ناک کان، گلے کا شعبہ، آنکھوں کا شعبہ، میڈیکل وارڈز، بچہ میڈیکل وارڈز کینسر وارڈ، جلد وارڈ، پٹھ وارڈ، برن یونٹ، ٹی بی وارڈ، فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ، ہڈی ورکشاپ، فزیکل میڈیسن اینڈ ری ہیبلی ٹیشن، کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ، ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ، ذہنی / نفسیاتی وارڈ، کلینیکل لیبارٹریز، نفرالوجی / ڈائیلسز۔

میو ہسپتال میں 510 ڈاکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) میو ہسپتال لاہور میں ایمرجنسی اور دوسرے شعبہ جات (آؤٹ ڈور، ان ڈور اور آپریشن کے مریضوں) کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ نیز مریضوں کے تمام لیبارٹری ٹیسٹ الٹراساؤنڈ، ایکسرے، ای سی جی ٹیسٹوں وغیرہ کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

(د) مالی سال 13-2012 کے دوران مذکورہ ہسپتال کو 2-ارب 78 کروڑ 62 لاکھ 37 ہزار روپے کا بجٹ دیا گیا مالی سال 13-2012 کے دوران میو ہسپتال کو عطیات اور زکوٰۃ کی مد میں 2 کروڑ 85 لاکھ 62 ہزار 167 روپے کی رقم موصول ہوئی۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں طبی ٹیسٹوں کے لئے مشینری سے متعلقہ تفصیلات

250: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں طبی ٹیسٹ کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے کون سی درست کام کر رہی ہے اور کون سی خراب ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ایکسرے مشین خراب پڑی ہے تو کب سے خراب ہے۔

(ج) کیاحکومت مذکورہ ہسپتال میں پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت مزید طبی مشینری فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تواس کی کیاوجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں طبی ٹیسٹ کے لئے جو مشینری استعمال ہوتی ہے، اس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، درست اور خراب مشینری کی تفصیل بھی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دو مختلف سکیمیں اس سال کے ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل کی گئی ہیں، جن کی کل لاگت تقریباً 362 ملین روپے ہے۔ اس پروگرام کے تحت مزید طبی آلات اور مشینری خریدی جائے گی اور موجودہ عمارتوں کو مرمت کیا جائے گا اور مزید 100 بستروں پر مشتمل ایک وارڈ تعمیر کی جارہی ہے۔

(ب) کوئی بھی ایکسرے مشین خراب نہیں ہے۔ سب ٹھیک کام کر رہی ہیں۔

(ج) پنجاب حکومت ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت طبی مشینری فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے، رواں مالی سال میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کے منصوبہ جات ADP میں شامل ہیں۔

لاہور شہر میں ڈرگ انسپکٹرز و میڈیکل سٹورز سے متعلقہ تفصیلات

251: محترمہ کنول نعمان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اس وقت کتنے رجسٹرڈ میڈیکل سٹور کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میڈیکل سٹوروں کو ریگولیٹ کرنے کے لئے کون کون سے ڈرگ انسپکٹرز کون کون سے علاقے میں تعینات ہیں ایک ڈرگ انسپکٹر کتنے سٹورز کی انسپکشن کرتا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تعینات ڈرگ انسپکٹرز عرصہ دراز سے ایک ہی علاقے میں تعینات ہیں جن کی ملی بھگت سے ان میڈیکل سٹوروں پر جعلی مضر صحت غیر رجسٹرڈ اور expired ادویات کی فروخت کا دھندہ سر عام جاری ہے؟

(د) کیا حکومت ان ڈرگ انسپکٹرز کی تعیناتی کے لئے کوئی عرصہ متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ عوام کو معیاری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں اس وقت کل رجسٹرڈ میڈیکل سٹوروں اور فارمیسیز، فارماڈسٹری بیوٹرز کی تعداد 3300 ہے جس کا تمام ریکارڈ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

(ب) میڈیکل سٹور، فارمیسی، فارماڈسٹری کو ریگولیٹ کرنے کے لئے اس وقت لاہور میں دس ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیل بمعہ تاریخ تعیناتی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ایک ڈرگ انسپکٹر سال میں چار مرتبہ ایک میڈیکل سٹور کو چیک کرنیکا مجاز ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں ڈرگ انسپکٹر ایک ہی علاقہ میں عرصہ دراز سے تعینات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) قانون کے اندر ڈرگ انسپکٹرز کی تعیناتی کے حوالے سے ایک باقاعدہ طریق کار درج ہے۔البتہ عرصہ تعیناتی کے لئے حکومت وقت بہ وقت ضرورت کے مطابق ڈرگ انسپکٹر کی ٹرانسفر کرتی رہتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

252: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں نیز ان میں تعینات میل ڈاکٹر، فی میل ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی کتنی اسامیاں ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کون کون سے ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر عملہ پورا نہ ہے۔

(ج) کیا حکومت مریضوں کی پریشانی دور کرنے کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام ہسپتالوں و ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی کمی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہسپتالوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1.ڈی ایچ کیو ہسپتال		01
2.ٹی ایچ کیو ہسپتال		02
3.رورل ہیلتھ سنٹرز		08
4.سٹی ہسپتال	02	
5.بنیادی مراکز صحت		70
6.ضلع کونسل ڈسپنسریاں		23
7.ایم سی ایچ سنٹرز		02
ٹوٹل		108

مندرجہ بالا محکمہ صحت کے اداروں میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سٹاف	منظور شدہ	تعینات	خالی
میل ڈاکٹر	233	148	85
فی میل ڈاکٹر	45	26	19
سٹاف نرس	137	111	26
پیرامیڈیکل سٹاف	440	417	23
دیگر عملہ	900	759	141
ٹوٹل	1755	1461	294

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی جامع رپورٹ درج ذیل ہے:

نام ہسپتال	منظور شدہ	تعینات	خالی
ڈی ایچ کیو ہسپتال	229	165	64
ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ	163	133	30
ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ	149	98	51
رورل ہیلتھ سنٹرز	388	308	80
سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ	17	14	03
سٹی ہسپتال کمالیہ	12	10	02
بنیادی مراکز صحت	757	607	150
ضلع کونسل ڈسپنسریاں	174	116	58
ایم سی ایچ سنٹرز	04	04	0
ٹوٹل	1893	1455	438

(ج) جی ہاں! صوبائی حکومت اور ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر عملہ کو پورا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہیں۔ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ہفتہ کو ان انٹرویو کے ذریعے خالی سیٹوں کو پُر کرنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے تاہم ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی اسامیاں پُر کرنے میں کافی مشکلات درپیش ہیں۔ درجہ چہارم کے عملہ سکیل 1تا4 کی بھرتی پر حکومت کی طرف سے پابندی ہے۔ پابندی ختم ہوتے ہی قانون کے مطابق بھرتی کر لی جائے گی۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں موجود مشینری سے متعلقہ تفصیلات

257: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں سی ٹی سکین مشینیں کتنی ہیں، یہ کب کتنی لاگت سے کن کن آفیسرز کی زیر نگرانی خرید کی گئی تھیں؟

(ب) ان کی مرمت پر سال13-2012اور14-2013 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی؟

(ج) ان مشینوں کی کب تک متعلقہ کمپنی / ادارہ مرمت کا ذمہ دار تھا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں صرف ایک سی ٹی سکین مشین ہے۔ جو کہ المحمود فاؤنڈیشن کے زیر انتظام کام کر رہی ہے یہ مشین گورنمنٹ نے خرید نہ کی ہے۔

(ب) گورنمنٹ نے اس مشین کی مرمت پر سال13-2012اور سال14-2013 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) یہ مشین گورنمنٹ نے خرید نہ کی ہے۔ یہ مشین المحمود فاؤنڈیشن کے زیر انتظام کام کر رہی ہے۔

ضلع ساہیوال میں حاجی عبدالقیوم ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

258: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال حاجی عبدالقیوم ہسپتال کل کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے جو مشینری موجود ہے کیا وہ چالو حالت میں ہے؟

(ج) کون کون سی مشینری خراب حالت میں ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں ایکسرے مشینیں کتنی ہیں اور کس کس وارڈ میں ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال کا کل رقبہ 86 کنال 14 مرلہ ہے۔ اسی رقبہ پر ای ڈی او ہیلتھ ساہیوال ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ ساہیوال، ڈسٹرکٹ ہیلتھ ڈویلپمنٹ سنٹر اور محکمہ صحت کے دیگر دفاتر بھی قائم ہیں۔

(ب) گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال کی کلینیکل لیبارٹری میں درج ذیل مشینری موجود اور چالو حالت میں ہے۔

1. Examination Light
2. Biochemistry Analyzer
3. Centifuge Machine
4. Incubator
5. Sterlizer
6. Refrigerator
7. Blood Cabinet

(ج) درج ذیل equipment چالو حالت میں نہ ہیں اور قابل مرمت ہیں۔

1. Examination Light
2. Sucker Machine
3. Operation Table
4. Cattery Machine

(د) ہسپتال ہذا میں ایکسرے مشینیں دو لگائی گئی ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

ضلع ساہیوال میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

260: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں کتنے بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی missing facilities کون کون سی ہیں۔

(ج) کس کس یونٹ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے۔

(د) کیا حکومت متعلقہ بی ایچ یو کی missing facilities پوری کرنے اور ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-222 میں کل 10 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں۔
58/G-D,87/6-R,91/6-R,92/6-R,89/6-R,119/9-L,114/9-L,
100/9-L

اسد اللہ، پور، قطب شہانہ۔

(ب) ان بی ایچ یوز میں کوئی missing facility نہ ہے۔

(ج) کسی بھی یونٹ میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) کسی بھی بی ایچ یو کی کوئی missing facility نہ ہے اور کسی بھی بی ایچ یو میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامی خالی نہ ہے۔

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

288: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسر کی 26 اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسر کی تعداد کم اور سپیشلسٹ کی تعداد زیادہ ہے۔

(ج) حکومت میڈیکل آفیسرز کی ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 16-01-05 تک ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسر کی بائیس اسامیاں خالی تھیں لیکن پنجاب حکومت کی عنایت اور پرنسپل گوجرانوالہ اور میڈیکل گوجرانوالہ کے آرڈر نمبر "Admn"23/GMC بتاریخ 06-01-2016 کے تحت بائیس

WMO/MO کے آرڈر کر دیئے گئے ہیں جن میں سے سولہ ڈاکٹر حضرات اپنی ڈیوٹی جوائن کر چکے ہیں اور تین ڈاکٹر ٹرانسفر ہو کر ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ میں جوائن ہو چکے ہیں اور اب میڈیکل آفیسر کی صرف تین اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ میڈیکل آفیسر کی تعداد سپیشلسٹ کی تعداد سے زیادہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ کے گوجرانوالہ میڈیکل کالج کے الحاق کے بعد تدریسی عملہ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر وغیرہ مختلف شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں لہٰذا منظور شدہ سیٹوں کے مطابق تمام سپیشلسٹ تدریسی عملہ اور میڈیکل آفیسر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر SO(Central)Adhoc/2015-BTS مورخہ 18-12-2015 کے تحت تمام میڈیکل کالجز کے پرنسپل صاحبان کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے ادارے میں موجود BTO/Demonstrator/MO کی خالی اسامیوں پر واک ان انٹرویو کے ذریعے خالی اسامیوں کو پُر کریں اور اس سلسلے میں گوجرانوالہ میڈیکل کالج میں بھرتی کا عملہ جاری ہے۔

IRMUCH پروگرام کے تحت بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

294: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 میں IRMUCH پروگرام کے تحت کتنی ایل ایچ ویز کو بھرتی کیا گیا، کس میرٹ کے تحت کیا گیا، سلیکٹڈ ایل ایچ ویز کی میرٹ لسٹ اور نمبروں کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن لڑکیوں نے ایل ایچ وی کی پوسٹ کے لئے درخواست دی تھی اور سلیکشن نہ ہو سکی ان کے نمبروں کی تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بات درست ہے کہ 14-06-2014 کو جن لڑکیوں کی بطور ایل ایچ ویز سلیکشن کی گئی ہے ان سے بہت سی لڑکیاں میرٹ پر نہ ہیں؟

(د) یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جو لڑکیاں سلیکٹ نہ ہو سکیں ان میں کچھ انتہائی غریب گھرانوں سے ہیں اور وہ میرٹ پر بھی پورا اترتی ہیں ان کے نمبرز سلیکٹ ہونے والی لڑکیوں سے بھی کہیں زیادہ ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ انٹرویو سے ایک دن پہلے اپنے ناجائز کام کو جائز کرنے کے لئے اور اپنی مرضی کی بھرتی کرنے کے لئے تمام لڑکیوں سے کہا گیا کہ وہ آج ہی اپنی ایک سال کی attendance register کی کاپی متعلقہ ایم او، ایس ایم او یا ایم ایس سے سائین کروا کر ای ڈی او ہیلتھ بھکر کے پاس جمع کروائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2014 میں IRMNCH کے تحت بائیس LHVs کو گورنمنٹ کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت سابقا ای ڈی او ہیلتھ بھکر نے بذریعہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی بھرتی کیا۔
مزید برآں کنٹریکٹ پالیسی2004 کے تحت انٹرویو کے لئے 40 نمبر مختص کئے گئے۔
IRMNCH پروگرام کے تحت LHVs کی بھرتی کو عملی بنانے کے لئے درکار میرٹ بمطابق کنٹریکٹ پالیسی2004 کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تعلیمی قابلیت (میٹرک کے لئے مختص کردہ نمبر50)	نمبر برائے اضافی تعلیمی قابلیت متعلقہ شعبہ میں	انٹرویو
E=25, D=30, C=35. B=40, A=45, A+=50	10	40

میرٹ پر منتخب شدہ LHVs کے نمبروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن لڑکیوں نے LHV کی پوسٹ کے لئے درخواست دی تھی اور بطور LHV سلیکٹ نہ ہو سکیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔
میرٹ پر منتخب شدہ LHVs کے نمبروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 14.06.14 کو بھرتی ہونے والی تمام LHVs میرٹ پر اور کنٹریکٹ پالیسی2004 کے مطابق بھرتی کی گئی ہیں جن کی تفصیل سوال نمبر الف کے جواب میں موجود ہے۔

(د) 14.06.14 کو سلیکٹ نہ ہونے والی LHVs انٹرویو کے دوران کم نمبر حاصل کر سکیں اس لئے ان کے تعلیمی قابلیت کے نمبر کی مد میں حاصل شدہ نمبر اور انٹرویو نمبر کو ملا کر سلیکٹ شدہ LHVs کے مجموئی نمبر سے کم تھے اس وجہ سے وہ سلیکٹ نہ ہو سکیں۔

(ہ) چونکہ چھ ماہ کا تجربہ بطور LHV پبلک سیکٹر سے ضروری تھا لہذا جن لڑکیوں نے 6 ماہ کا تجربہ اپنی درخواست کے ساتھ لف کیا تھا اس تجربہ کو تصدیق کرنے کے لئے کہ امیدواران نے واقعی سرکاری ہسپتالوں میں بطور LHV کام کیا ہے۔ ان امیدواروں سے کہا گیا کہ جس

سرکاری ہسپتال میں انہوں نے بطور LHV کام کیا ہے۔ وہاں سے اپنی حاضری کی کاپی ای ڈی او ہیلتھ بھکر کے آفس میں جمع کروائیں۔

وار برٹن کے سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

320: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وار برٹن کے سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹرز بھی تعینات ہیں اور حال ہی میں اس کی بلڈنگ پر تقریباً ایک کروڑ سے زائد خرچ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام سہولیات کے باوجود ایمرجنسی مریضوں کو لاہور یا شیخوپورہ ریفر کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ایمرجنسی مریضوں کے علاج معالجہ کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! دیہی مرکز صحت وار برٹن میں ویکینسی پوزیشن کے مطابق تمام ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ آئی یونٹ دیہی مرکز صحت وار برٹن میں آئی سپیشلسٹ کی ایک پوسٹ اور میڈیکل آفیسرز کی تین پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں اور دیہی مرکز صحت وار برٹن کی بلڈنگ پر حال ہی میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ب) دیہی مرکز صحت وار برٹن میں تمام مریضوں کا سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (SOP) کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔ تاہم ایسے مریض جن کی حالت بہت زیادہ نازک اور تشویشناک ہوتی ہے اور ان کا علاج دیہی مرکز صحت میں نہیں ہو سکتا ان کو ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت کو بہتر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

فیصل آباد: رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 174 گ ب سے متعلقہ تفصیلات

327: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر 174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کب منظور ہوا، اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس کی تعمیر کتنی مدت میں مکمل ہونا تھی؟

(ب) کیارورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اگر متذکرہ رورل ہیلتھ سنٹر نے کام شروع نہیں کیا تو اس کی وجہ بتائیں اور اس کی تاخیر کا ذمہ دار کون ہے، تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ج) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری کے سٹاف کی تعداد کی تفصیل بتائیں۔ کیا مذکورہ سنٹر نے کام شروع کر دیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری مورخہ 11-05-14 کو منظور ہوا اور اس کی تخمینہ لاگت 72.203 ملین روپے تھی اور عرصہ تعمیر 30 ماہ تھا۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ دو ڈاکٹرز اور ایک سٹاف نرس تعینات کر دی گئی ہے اور اگلے دو تین روز میں ڈینٹل سرجن اور وومن میڈیکل آفیسر کو بھی تعینات کر دیا جائے گا مزید یہ کہ پیرامیڈک کا تمام سٹاف تعینات کر دیا گیا ہے باقی سٹاف نرسز کی تقرری کا اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے جن کے ماہ اپریل 2016 میں انٹرویو ہوں گے اور تعیناتیاں کر دی جائیں گی۔ کلاس فور کے انٹرویو 29,30 اور 31-مارچ کو ہو گئے ہیں اور چند دنوں میں ان کی تعیناتی بھی کر دی جائے گی اور اس کی ترمیمی ریٹ پر لاگت 75.635 ملین روپے ہوئی ہے۔

(ج) رورل ہیلتھ سنٹر چک نمبر174 گ ب ریالہ مانکہ تحصیل سمندری پر منظور شدہ عملہ کی تعداد 38 ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں میڈیکل سٹورز پر خواب آور ادویات کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

336: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع لاہور کے تمام بڑے چھوٹے میڈیکل سٹورز پر نیند کی گولیاں ڈاکٹرز کے نسخہ کے بغیر عام مل جاتی ہیں، کیا ادارے نے اس کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں تو تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع لاہور کے تقریباً تمام میڈیکل سٹوروں پر خواب آور ادویات دستیاب ہیں لیکن ان کی فروخت بغیر نسخہ کے نہیں ہوتی کیونکہ ہر میڈیکل سٹور پر کنٹرول ادویات کا سیل پرچیز ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے جن کو ڈرگ انسپکٹرز سختی سے چیک کرتے ہیں۔ ان ریکارڈ میں کوتاہی پر اس سال تک ضلع لاہور میں کل 234 چالان کئے گئے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! مجھے یہ پڑھنے دیں۔ سردار قیصر عباس خان مگسی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار قیصر عباس خان مگسی: جناب سپیکر! میں چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی

The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015
(Bill No. 1 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر آگئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے پچھلے کئی سالوں سے PRSP کے تحت چودہ اضلاع کے اندر کوئی کم وبیش پانچ ہزار کے قریب۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اُس وقت موجود نہیں تھے جب یہ باتیں ہوئی ہیں اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب چلے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دونوں بیٹھیں ہیں، ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کدھر ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب! خواجہ سلمان رفیق! آپ ان کی بات نوٹ کریں ڈاکٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں 698 ڈاکٹرز ہیں دو ہزار کے قریب ڈسپنسر ہیں 1100 سے 1200 کے قریب LHVs ہیں جو چودہ اضلاع کے اندر PRSP کے تحت پچھلے 13 سال سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اب اس حوالے سے یہ افواہ گرم ہے کہ شاید PRSP کا جو معاملہ ہے، ہیلتھ کا ان سے لیا جا رہا ہے اور یہ سب لوگ بڑی پریشانی میں ہیں کہ مستقبل میں اب ان کی کیا fate ہو گی اور یہ کدھر جائیں گے؟ نوکریوں میں نہیں جا سکیں گے اور پبلک سروس کمیشن کے لئے اُن کی عمریں گزر گئی ہیں اس کے بارے میں گورنمنٹ کوئی وضاحت کرے تاکہ لوگ اُس ذہنی پریشانی سے نکل سکیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب جا چکے ہیں خواجہ صاحب نے آپ کی بات کو نوٹ کر لیا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی تمام درخواستیں پڑھیں۔ جی، سیکرٹری صاحب!

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"26۔جون اور 12۔نومبر 2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری فیصل فاروق چیمہ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست چودھری فیصل فاروق چیمہ، ایم پی اے،پی پی۔35 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"26۔اگست2015 کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں طاہر

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست میاں طاہر،ایم پی اے،پی پی۔69 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"22تا24۔جون2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لال حسین

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست چودھری لال حسین ،ایم پی اے،پی پی۔26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"26تا31۔اگست2015 کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے،ڈبلیو۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"26-اگست تا8- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثریانسیم

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ ثریانسیم،ایم پی اے،ڈبلیو۔322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"28-اگست2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فرزانہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ فرزانہ بٹ،ایم پی اے،ڈبلیو۔310 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"27-اگست تا4- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست بیگم خولہ امجد،ایم پی اے،ڈبلیو۔337 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم اور2- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شمیلہ اسلم

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ شمیلہ اسلم،ایم پی اے،ڈبلیو۔312 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"28-اگست تا8- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر محمد فیاض

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست مہر محمد فیاض،ایم پی اے،پی پی۔25 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"31-اگست تا8- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب محمد ثاقب خورشید،ایم پی اے،پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"26تا28-اگست2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید طارق یعقوب

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست سید طارق یعقوب،ایم پی اے،پی پی۔117 کی طرف سے موصول ہوئی ہےانہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"31-اگست تا8- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نجمہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ نجمہ بیگم ،ایم پی اے،ڈبلیو۔324 کی طرف سے موصول ہوئی ہےانہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"31-اگست اور یکم ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب ارشاد احمد آرائیں ،ایم پی اے، پی پی ۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہےانہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"31-اگست تا3- ستمبر اور12-نومبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب محمد عمر جعفرایم پی اے، پی پی۔293 کی طرف سے موصول ہوئی ہےانہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"26-اگست تا8- ستمبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پیر خضر حیات شاہ کھگہ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست پیر خضر حیات شاہ کھگہ، ایم پی اے،پی پی۔220 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"7،8۔اکتوبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے،پی پی۔222 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"8۔اکتوبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست میاں محمد رفیق، ایم پی اے،پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"8۔اکتوبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق نمبر9/16پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ اور تحریک استحقاق نمبر8/16جناب منان خان کی ہیں یہ پڑھی گئی تھیں ان تحاریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔کیاان کا جواب آچکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!ان تحاریک استحقاق کا جواب ابھی نہیں آیاان کی تحاریک استحقاق کو کل تک کے لئےpendingکر دیا جائے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے،ان کی تحاریک استحقاق کو کل تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر149/16 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر151/16چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہےان کی طرف سےrequestآئی تھی کہ میرا تمام بزنس pendingکر دیا جائے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر152/16محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔محترمہ!اس کو پڑھیں۔

سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد میں کمی لانے میں حکومت کی ناکامی

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 3-مارچ2016کی خبر کے مطابق حکومتی کاوشوں کے باوجود سکول نہ جانے

والے بچوں کی تعداد میں 2015تک بھی کمی نہ آ سکی۔ پنجاب میں6سے16سال کے 15فیصد بچے سکولز سے باہر ہیں۔ زیر تعلیم 85فیصد بچے سیکھنے کی صلاحیت میں سست روی کا شکار ہیں، نجی سکولوں میں زیادہ تعلیم یافتہ اساتذہ اور بچوں کا تعلیمی معیار بہتر ہے۔ دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کی تعلیمی کارکردگی بہتر جبکہ سرکاری سکولوں میں کثیر جماعت معلمی کا رجحان پایا جارہا ہے۔ ادارہ تعلیم وآگاہی عوامی تحریک برائے معیاری تعلیم کی بنیاد پر اثر رپورٹ 2015آج جاری کر کے وزیر تعلیم اور پنجاب حکومت کو پیش کرے گی۔ رپورٹ کے مطابق پنجاب میں اب بھی سکول نہ جانے والے6 سے16سال کی عمر کے بچوں کی شرح15فیصد ہے۔ باوجود اس کے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے بچوں کے سکول میں اندراج کو مرکزی اہمیت دی تھی باقی کے6سے16سال کی عمر کے 85فیصد بچے جو سکولوں میں پڑھ رہے ہیں وہ بھی کچھ زیادہ سیکھ نہیں رہے۔ سکول نہ جانے والے بچوں کا تناسب 2014جیسا ہی رہا۔ 2015میں سکول نہ جانے والے بچے15فیصد ہیں جن میں کبھی سکول نہ جانے والے بچوں کی شرح8فیصد مختلف وجوہات کی بنیاد پر سکول چھوڑ جانے والوں کی شرح7فیصد ہے۔ سرکاری شعبہ کی نسبت نجی شعبہ میں طلباء کی کارکردگی بہتر رہی۔ 2015میں 65فیصد بچے سرکاری سکولز میں داخل ہوئے جبکہ گزشتہ سال یہ شرح63فیصد تھی یعنی 2015میں2فیصد زیادہ بچوں کا رجحان سرکاری سکولز کی طرف بڑھا۔ ان اعداد وشمار کے منظر عام پر آنے سے عوام الناس میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!ان کا کہنا ہے کہ حکومت اپنی ترجیحات کا از سر نو جائزہ لے اور سکولوں میں بچوں کو بھیجنے کو یقینی بنایا جائے اور ان کے سکول چھوڑنے کے رجحان کو کم از کم سطح پر لانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے میں پڑھ دیتی ہوں۔ تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن ہمہ وقت فروغ تعلیم کے لئے شب وروز کوشاں ہے اور دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل(a)25 کی روشنی میں حکومت پنجاب شعبہ تعلیم نے ہنگامی بنیادوں پر enrollment emergency campaign 2013 کا آغاز کیا تھا اور اب تک تقریباً92فیصد سکول جانے والی عمر

کے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کیا جا چکا ہے۔ تعلیمی سال16-2015 میں پرائمری کی سطح پر51,59 enrollment 109 ہو گئی ہے جو تعلیمی سال15-14 کی نسبت11,579 زیادہ ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکاری سکولوں میں enrollment میں اضافہ ہوا ہے۔ مذکورہ اخباری خبر حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ دوران تعلیم سکول چھوڑ جانے والے بچوں کی شرح7 فیصد ہے۔ تعلیمی سال16-2015 میں پچھلے سال کی نسبت صرف0.25 فیصد ڈراپ آؤٹ کی شرح رہی۔ جہاں تک سرکاری سکولوں میں معیار تعلیم کا تعلق ہے اس ضمن میں باور کرایا جاتا ہے کہ سرکاری سکولوں میں پچھلے سالوں کے دوران انتہائی شفاف انداز سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ایجوکیٹرز بھرتی کئے گئے ہیں اور محکمے کی جانب سے پری سروس اور ای سروس ٹریننگ پروگرامز کے باعث ان کی تدریسی صلاحیتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جن میں جدید تدریسی مضوعات کے تحت اساتذہ کی تدریسی اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محکمے کی ان کاوشوں کی بدولت سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم یقیناً بلند ہوا ہے۔ سکول جانے والی عمر کے100 فیصد بچوں کو سکول میں لانے کے ہدف کو پورا کرنے کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن پوری طرح باخبر ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے مقرر کردہ روڈ میپ پر پورے طریقے سے عمل پیرا ہے۔ ڈراپ آؤٹ کی شرح کو روکنے کے لئے مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ سرکاری سکولوں کے ماحول کو پرکشش بنانے کے لئے کتابوں اور یونیفارمز کی سہولتوں کے ساتھ تمام missing facilities پوری کی جا رہی ہیں۔ اساتذہ اور طالبعلموں کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے مسلسل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔ محکمے کے ان اقدامات کے باعث سرکاری سکولوں میں عوام کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اس پر بات تو نہیں کر سکتی لیکن میں یہ بتانا چاہوں گی کہ میری بہن نے اتنے خوبصورت انداز میں جو نقشہ پیش کیا ہے جیسے وہ جنت کا نقشہ ہو لیکن سرکاری سکولوں کے جو حالات ہیں وہ تمام قوم اور معزز ممبران جانتے ہیں کہ وہ کیا ہیں۔ انہوں نے missing facilities کا بتایا ہے لیکن missing facilities کسی جگہ پر پوری نہیں ہیں۔ سکولوں میں ہیڈ ماسٹروں کی کمی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: انہوں نے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو حقائق ہیں وہ انہوں نے آپ کو بتا دیئے ہیں۔ یہ حقائق ان کو پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ serious matter ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، serious matter ہر ایک کا ہوتا ہے۔ انہوں نے آپ کو جس بات کا جواب دے دیا ہے وہ آپ پڑھ لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وہ غلط بیانی کر رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 155 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، فرمائیں!

صوبہ میں عطائی ڈاکٹروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 29۔ فروری 2016 کی خبر کے مطابق صوبہ بھر میں 2 لاکھ 70 ہزار سے زائد عطائی ڈاکٹرز کی بھرمار ہیلتھ کیئر کمیشن صرف 3621 **کلینکس** کے خلاف کارروائی عمل میں لا سکا۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ پنجاب میں عطائیوں کی تعداد 2 لاکھ 70 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت کارروائی صرف 3621 کے خلاف کر سکا اور ان کے خلاف کیسز ابھی زیر التواء پڑے ہوئے ہیں اور عطائی سر عام عوام الناس کا علاج کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ایک سروے کے مطابق اس وقت صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں سے عطائیوں کے سب سے زیادہ **کلینک** لاہور میں **سربمہر** کئے گئے ہیں جن کی تعداد 975 ہے۔ دوسرے نمبر پر شیخوپورہ میں 481 عطائیوں کے **کلینک سربمہر** کئے گئے ہیں۔ تیسرے نمبر پر ننکانہ صاحب میں 173، ساہیوال 170، ملتان میں 3، لودھراں میں 11، پاکپتن میں 158، ڈیرہ غازی خان میں 2، وہاڑی اور لیہ میں ہیلتھ کیئر کمیشن نے ایک، ایک عطائی کے **کلینک** کو **سربمہر** کیا ہے۔ مظفر گڑھ، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں کمیشن نے کسی عطائی کے خلاف کارروائی نہیں کی ہے۔ عطائیوں کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائی نہ ہونے کے سبب ہی شہروں اور بالخصوص دیہی و نواحی علاقوں میں لوگوں کے مرض کو بگاڑنے بلکہ ہیپاٹائٹس، ایڈز سمیت متعدد امراض پھیلانے کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ جس کے باعث عطائی انسانی جانوں سے کھیلنے میں مصروف ہیں۔ واضح رہے کہ کوالیفائیڈ اور مستند ڈاکٹرز، ہسپتالوں،

لیبارٹریوں، پولی کلینکس، میٹرنٹی ہومز و دیگر صحت کے ادارے ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت اپنی رجسٹریشن کروانے کے پابند ہیں لیکن زیادہ تر تعداد اپنی رجسٹریشن کروانے میں ناکام رہی اور حکومت بھی ان کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسمبلی کی کارروائی معطل کی جائے اور اس سنگین نوعیت کے معاملہ پر مؤثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے سکولوں میں خلاف پالیسی نصاب کا پڑھایا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت پنجاب میں معیاری اور یکساں نظام تعلیم کے لئے سرگرم و کوشاں ہے اور اسی پالیسی کے تحت حکومت پنجاب کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں میں حکومت پنجاب کا منظور کردہ نصاب اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی شائع کردہ کتب پڑھایا جانا لازم ہے۔ دوسری جانب حکومتی پالیسی کی دھجیاں اڑاتے ہوئے پنجاب حکومت کے محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے تحت چلنے والے سکولز میں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب کے سکولز میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی معیاری کتب کی بجائے پرائیویٹ پبلشرز کی اغلاط سے بھری کتب پڑھائی جا رہی ہیں جو معیار تعلیم کو بہتر کرنے کی بجائے گراوٹ کا باعث بن رہی ہیں۔ محکمہ ورکرز ویلفیئر بورڈ سکولز کے طلباء وطالبات کو کتب کی فراہمی کے لئے سالانہ کروڑوں روپے اس مد میں خرچ کرتا ہے اور ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولز پر ہونے والے کروڑوں روپے کے اخراجات مزدوروں کی فلاح کے لئے مختص کردہ رقم سے ادا کئے جاتے ہیں جو حکام کی کرپشن کی نذر ہو رہے ہیں جبکہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب اور نصاب معیاری ہونے کی وجہ سے محکمہ تعلیم کے سکولز کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کے بیشتر پرائیویٹ سکولز میں بھی پڑھایا جا رہا ہے لیکن ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر سایہ چلنے والے سکولز میں صرف زیادہ سے زیادہ کمیشن اور مالی مفاد کی خاطر پرائیویٹ پبلشرز کو promote کرنے کے لئے ان کی کتب بلکہ اضافی غیر متعلقہ کتب نصاب کے طور پر

لگائی جا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ نرسری کلاسز کے معصوم بچوں کو تمام ترEducation Norms کے برعکس گیارہ گیارہ کتب لگوائی گئی ہیں جو کہ ان بچوں کے ساتھ سراسر ظلم کے مترادف ہے۔اس کے علاوہ بھی ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں مالی بے ضابطگیاں عروج پر ہیں جس سے صوبہ پنجاب کے عوام میں بالعموم اور ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولز میں پڑھنے والے طلباء وطالبات اور ان کے والدین میں بالخصوص انتہائی بے چینی،اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کوnext week تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا آغاز کرتے ہیں اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!انڈین "را" کا جاسوس جو بلوچستان سے پکڑا گیا ہے اس کے متعلق میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک قرار داد جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: آپ رولز پڑھ لیں،اس میں چودہ دن کا نوٹس ہوتا ہے،جب وہ پورے ہو جائیں گے تو یہ قرار داد آجائے گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!یہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے اسے out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ رولز کے مطابق کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!رولز بالکل follow ہونے چاہئیں لیکن جب Assembly in session ہو تو rules suspend کر کے اس کو take up کیا جا سکتا ہے۔ہم تو ان اداروں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے یہ اتنا بڑا کام کیا ہے کہ رنگے ہاتھوں "را" کا گریڈ اکیس کا آفیسر پکڑا ہے اور ہم تو انہیں appreciate کرنے کے لئے یہ قرار داد دینا چاہتے ہیں ان کی

حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ اس موقع کو ضائع نہ ہونے دیا جائے اور پوری دنیا کے سامنے ہر فورم پر انڈیا کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا جائے کہ وہ کس طرح سے پاکستان کو destable کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: رولز کی suspension کا ایک طریق کار ہے، اس کے مطابق آپ چلیں، یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رولز کو معطل کرنے کی قرارداد آ گئی ہے وہ جناب آصف محمود پیش کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ دونوں صاحبان مل بیٹھیں گے تو پھر ہی قواعد کی معطلی کی تحریک آئے گی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شیخ علاؤالدین کی ایک قرارد کے متعلق foreign office کو جو لیٹر آپ نے بھیجا تھا اس کے بعد اس کا کوئی جواب آیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ قرارداد تو ابھی ایوان میں پڑھی ہی نہیں گئی foreign office نے اس میں کیا جواب دینا ہے۔ یہ معزز ایوان انہی سے تو مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ اس کو کریں۔ Foreign office نے کبھی بھی اس کا جواب نہیں دینا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں وہ foreign office of Pakistan ہے، اس میں جواب نہ دینے کی کون سی بات ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! حکومت سے مطالبہ تو یہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ لڑائی تو نہ کریں، اس طرح یہ بات اچھی نہیں لگتی۔

شیخ علاؤالدین: تو پھر یہ کس طرح سے ہو گا؟

جناب سپیکر: میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پہلے پتا تو کر لوں۔

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ آپ معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پتا کر لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ قرارداد ابھی پڑھی ہی نہیں گئی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پڑھی ہی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: میرے بھائی آپ نے پڑھی ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں نے نہیں پڑھی تھی اس کے بعد یہ کہہ دیا گیا تھا کہ لاء منسٹر اس کے بارے میںforeign office سے معلوم کریں گے،آپ یہ بات معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر:قرارداد آپ کی طرف سے پڑھی گئی تھی۔جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!ابھی تک وہاں سے اس کا جواب نہیں آیا،جب جواب آ جائے گا انشاءاللہdiscussکر کے جواب دے دیں گے۔وزیر قانون نے آپ سےrequestکی آپ نےallowکر دیا کہ وہاں سے ان کا جواب منگوایا جائے۔انشاءاللہ ان کا جیسے ہی جواب آتا ہے تو اس کو ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر:اس قرارداد کوpendingکر دیا جائے؟

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ وہ لوگ ہیں جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے شہید کر دیا گیا ہے اگر ہم ان کو بھی نشان پاکستان نہیں دے سکتے تو پھر کس کو دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر:اس کو فی الحالpendingکرتے ہیں،ہر چیز کا ایک طریق کار ہوتا ہے،آپ کیا کر رہے ہیں۔محترمہ حنا پرویز بٹ!آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین کو فنی تعلیم دینے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد پر اعتراض تو نہیں ہے البتہ ایک ترمیم کے لئے میں request کروں گا کہ اس قرارداد کو اس طرح سے کر لیا جائے۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر:اس قرارداد میں مزید کا لفظ "ایزاد" کر دیا جائے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ آپ اس میں مزید کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر! نہیں۔I agree کہ پنجاب حکومت already بہت کچھ کر رہی ہے۔ووکیشنل ٹریننگ فار وومن کافی کچھ کر رہی ہے اس لئے اس میں "مزید" کا لفظ add کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ترمیم شدہ قرارداد پیش کرتی ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو یہ فرما رہے ہیں کہ "مزید" کا لفظ اس میں add کر دیا جائے۔اس وقت جو already اقدامات کئے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ پہلے اس کا سوال دیں میں پھر ان سے جواب لوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر! ویسے اگر وہ اپنے اقدامات بتا دیں اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر:نہیں۔وہ تو اب بات ہی ختم ہو گئی اور قرارداد بھی منظور ہو گئی ہے۔اگلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔جی، جناب محمد سبطین خان!

جعلی دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جعلی دودھ تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب سپیکر: اس کے متعلق قانون تو پہلے ہی موجود ہو گا بہر حال یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جعلی دودھ تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

محرک اس تحریک کے بارے میں جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کرتا لیکن حکومت پنجاب پہلے ہی ہر تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر اقدامات کر رہی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس ترمیم کے ساتھ کہ مزید سخت کارروائی عمل میں لائی جائے یا مزید سخت اقدامات کئے جائیں تو اس قرارداد کے منظور ہونے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ اس وقت چار قسم کے دودھ اس وقت پنجاب میں بک رہے ہیں ایک skimmed milk ہے، ایک تازہ دودھ جو ہمارے گوالے provide کرتے ہیں اس کے علاوہ وہ دودھ ہوتا ہے جس کی بارہ گھنٹے shelf life ہے۔ باقی ایک routine والا دودھ ہے جو مہینہ دو مہینے ڈیپارٹمنٹل سٹورز اور مختلف جگہوں پر پڑا ہوتا ہے۔ اس میں hormonal injections دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے بچے اور جو عام انسان کی صحت ہے وہ بُری طرح damage ہو رہی ہے۔ دودھ ہر غریب، امیر انسان کی basic requirement ہے، گورنمنٹ اپنی عوام کو خالص دودھ بھی provide نہ کر سکے تو پھر کیا فائدہ حالانکہ اس میں گورنمنٹ کا کردار تو ایک شفیق قسم کا ہونا چاہئے۔ جیسے ایک ماں کا کردار ہوتا ہے، حکومت کا کردار تو شفیق ہونا چاہئے چلیں ہم اپوزیشن والے تو کڑوی باتیں کر جاتے ہیں، جیسے گھروں میں ایک باپ کا کردار ہوتا ہے، ہمارا

باپ کا کردار ان کا ماں کا کردار ہونا چاہئے۔ یہ جب خالص دودھ بھی provide نہیں کر سکتے تو یہ بڑی زیادتی والی بات ہے۔

جناب سپیکر: کوئی آپ کو oppose نہیں کر رہا۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! گوندل صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ مزید بہتری لائی جائے۔ اس وقت تک انہوں نے جو کارروائی کی ہے "مزید" تو تب آئے گا جب یہ پہلی کارروائی کے متعلق بتادیں تو ہم ان سے اتفاق کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس میں پہلے بھی لاء موجود ہیں، اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے اور آپ نے جو نشاندہی کی ہے وہ ایک اچھی بات ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی برائی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں ترمیم شدہ قرارداد پیش کرتا ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جعلی دودھ تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف "مزید" سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جعلی دودھ تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، محترمہ! یہ قرارداد بھی آپ کی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جی ہاں!

جناب سپیکر: قرارداد پیش کریں۔

ہسپتالوں میں خواتین کے طبی ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروائے جائیں تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔"

جناب سپیکر: اس میں میرے خیال میں پہلے تھوڑی سی مخالفت ہوئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس تحریک کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے پہلے قرارداد پڑھنے تو دیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروائے جائیں تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔"

شیخ صاحب! آپ اس پر کیا فرما رہے تھے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! فرمائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے ہی 65 فیصد لیڈی ڈاکٹرز ہیں اور یہ زمینی حقیقت ہے کہ اس 65 فیصد میں سے بھی 50 فیصد کام نہیں کرتیں۔ خواجہ عمران نذیر صاحب آ گئے ہیں ان سے پوچھیں کہ محکمہ صحت کو لیڈی ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز میں کتنا بڑا مسئلہ ہے۔ میرا حلقہ لاہور سے ایک گھنٹہ کی drive پر ہے اور آپ کا حلقہ بھی 45 منٹ کی drive پر ہے آپ مجھے بتائیں کہ ہم بصد کوشش کے باوجود لیڈی ڈاکٹر تو مہیا نہیں کر سکے تو ٹیکنیشن کہاں سے لائیں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ جب کوئی بھی چیز اسمبلی کے floor پر لائی جائے تو کم از کم زمینی حقائق کو سامنے رکھا جائے کہ کیا ہم یہ کر سکتے ہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خواتین کو لاہور میں پوری طرح جو سہولیات نہیں مل رہیں وہ ہم یہاں سے اپنے suburbs میں نہیں دے سکتے تو وہ

راجن پور، ڈی جی خان اور اٹک میں کہاں دیں گے کہ صرف لیڈی ٹیکنیشنز ہوں اس لئے کوئی ایسی چیز لائی جائے جس سے کسی قسم کی کوئی بہتری آئے۔اس طرح تو کل یہاں پر یہ قرار داد آ جائے گی کہ خواتین کے لئے ایک علیحدہ کیمرہ مین ہو جو صرف انہی کو cover کرے اور ہمارے لئے علیحدہ ہو۔ جو کچھ بھی ہے یہ تو کسی صورت نہیں ہو سکتا کہ ہم صرف خواتین کے لئے ٹیکنیشنز اور لیڈی ڈاکٹرز لائیں۔ جو سہولت پہلے سے ہی مشکل سے مہیا ہے وہ بھی نہیں ہو سکے گی اس لئے کم از کم یہ بات تو دیکھ لی جائے کہ ہم جو اس قسم کی چیز لا رہے ہیں کیا اس کا کوئی زمینی جواز بھی بنتا ہے اور کیا وہ feasible بھی ہے ؟چھوٹے چھوٹے کام کے لئے بھی feasibility دیکھنی چاہئے کہ کیا یہ feasible ہے۔ ہم کتنی مشکل سے لوگوں کو میڈیکل کی سہولیات دے رہے ہیں اگر اب اس ایوان نے یہ پابندی لگائی تو پھر ناممکن ہے کہ عورتوں کو یہ بھی مل سکے۔ نتیجہ کیا ہو گا کہ ان کا الٹرا ساؤنڈ نہیں ہو گا۔ ایک اور بڑی اہم بات کہ آپ کو بھی فون آتے ہیں اور مجھے بھی آتے ہیں معزز پارلیمانی سیکرٹری کو بھی پتا ہے کہ لیڈیز کا postmortem کرنے کے لئے لیڈی ڈاکٹر مہیا نہیں ہوتی۔ جب کسی عورت کا قتل ہو جائے تو اس کے postmortem کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر مہیا نہیں ہوتی۔ آپ، میں اور باقی جو منتخب لوگ بیٹھے ہیں رات کو اٹھ اٹھ کر ایم ایس کو request کرتے ہیں کہ کہیں سے لیڈی ڈاکٹر لاؤ اور اس کا postmortem کراؤ۔ Postmortem کے لئے تو لیڈی ڈاکٹر available نہیں ہے تو ان کاموں کے لئے لیڈی ڈاکٹرز اور لیڈی ٹیکنیشنز کہاں سے آئیں گی؟ Not feasible

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے اس کا جو جواب مجھے دیا گیا ہے میں اس میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ مذکورہ قرار داد کے تحت طبی شعبہ کے ضابطہ کار اور code of conduct میں صنف کی کوئی تمیز نہیں ہے لیکن بہر حال خواتین مریضوں کی تشخیص کرتے وقت ان کے پردے کا خیال کرنے کے لئے انہیں ترجیحاً خاتون معالج فراہم کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بھی اس پر غور کر لیں، اس قرار داد کو next session کے لئے pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی اس قرار داد پر غور کر رہے ہیں اس لئے آپ اس قرار داد کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس قرارداد کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، جناب احمد خان بھچر!

صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسلیٹیز کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں missing facilities کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں missing facilities کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس قرارداد کو pending کر لیا جائے چونکہ ابھی میں اس کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو کب تک pending کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس پر ایوان کچھ دن عطا کر دے۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو next private members day تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ بھچر صاحب! اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ RHC تھانے کی سطح پر ہوتا ہے اور BHU یونین کونسل کی سطح پر ہوتا ہے۔ RHC میں ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر، ایک ڈینٹسٹ اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ جتنے بھی RHCs ہیں انہیں دیکھیں تو کسی میں بھی یہ fulfill نہیں ہوئے ہوئے۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے جو بات کی تھی اس پر اب بھی قائم ہوں کہ یونین کونسل کی ہر formation میں BHU موجود ہے ہم نے اس سلسلے میں پچھلے دنوں حقوق نسواں بل تو

پاس کر دیا ہے لیکن ہمیں چاہئے کہ RHC جو تھانے لیول پر ہوتے ہیں ان میں گائنی ڈاکٹر کو بھی موجود ہونا چاہئے۔ اتنی عورتیں اور اتنے بچے جو کہ newly born بچے ہوتے ہیں وہ صرف missing facilities کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ میں اپنے معزز پارلیمانی سیکرٹری کو یہ تجویز دے رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ لیول کا جو میڈیکل پریکٹیشنر ہوتا ہے اسے ہفتے میں ایک دن RHC میں آنا چاہئے تاکہ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر بوجھ کم ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، میں اس سلسلے میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ پہلے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے admit کیا ہے میرا نہیں خیال کہ انہیں یہ بات admit کرنی چاہئے تھی کہ ہمارے پاس BHUs میں missing facilities پوری نہیں ہو رہیں۔ آپ کو absolute majority ملی ہوئی ہے اور آپ 9 سال سے گورنمنٹ میں ہیں لیکن آپ ابھی تک BHUs کو بھی پورا نہیں کر رہے۔ صحت ہمارا بنیادی حق ہے لیکن رورل پنجاب کے بچوں کا بنیادی حق انہیں نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر! میں صحت کے حوالے سے عرض کروں گا اور اپنے ضلع میانوالی کی گیارہ ایسی یونین کونسلز بتا سکتا ہوں جن میں آج کے دن تک BHU قائم ہی نہیں ہوئے۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ آپ اسے slow going projects میں نہ رکھیں، آپ ادھر سارے کام کریں لیکن رورل پنجاب میں جو new born بچوں کا حال ہوتا ہے انہیں RHC اور BHU میں medical facility نہیں ملتی اس وجہ سے میرے گاؤں میں ایک ایک رات میں تین تین بچے فوت ہوئے ہیں۔ ڈلیوری کیسز میں خواتین دس دس، بارہ بارہ، پندرہ پندرہ کلو میٹر پر جاتی ہیں اور راستے میں زچہ بچہ expire ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ان کو priority پر رکھیں اور اس priority کو اس طرح نہ کریں کہ ہم قرارداد بھی پیش کریں تو یہ کہیں کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے۔ یہ تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ شکریہ

جناب سپیکر: جب next private members day آئے گا تو اس پر یہ قرارداد آ جائے گی۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 6-اپریل 2016 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 84
-Desilting of Hadda Drain, Sargodha *(Question No. 1165)* 246
-Incidents of highway robbery, dacoity and murder in district Sargodha *(Question No. 427)* 78
-Ravi Marala Link Canal *(Question No. 991)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Ambulances of factories in Lahore 269
-Demand for brick lining of Tarimon Sadhnai Link Canal 149
-Disclosure of production of wine in houses and "Deras" in Pakistan 151
-Failure of government in reducing the number of children not going to school 392
-Increase in number of quacks in the province 395
-Study of syllabus against policy in schools of Workers Welfare Board 396

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-30th, 31st March, 1st, 4th & 5th April, 2016 3, 55,95,183,301

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-
-Details about cases of robbery and cattle theft in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3431*)* 232 363
-Details about DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3659*)*
-Details about proclaimed accused persons in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3432*)* 232 362
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3658*)*

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING-
-Escape of Acute Business College after grabbing millions of rupees *(Question No. 5822*)* 234

AHMED KHAN BHACHER. MR.

question REGARDING-
-CT Scane and X-Ray machines in district hospital Mianwali *(Question No. 3855*)* 369

Resolutions REGARDING- 46
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore 405
-Demand for provision of missing facilities in all RHCs and BHUs

PAGE NO.

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING- 244
-Details about establishment of theatres *(Question No. 350)* 31

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING-
-Irregularities in purchase of generators by Health Department *(Question No. 2998*)* 351

ALA-UD-DIN, SHEIKH

Resolution REGARDING- 403
-Demand for getting medical tests of women by female staff in hospitals

ALIA AFTAB, DR.

questions REGARDING- 224
-Details about child abuse *(Question No. 5664*)* 221
-Details about Child Rights policy *(Question No. 5659*)* 384
-Sale of narcotic drugs at medical stores in Lahore *(Question No. 336)*
-Shifting of narcotic addicted persons to rehabilitation centres *(Question No. 337)* 243 128
-Steps taken for eradication of child labour *(Question No. 334)* 244
-Women Police Stations in district Lahore *(Question No. 338)*

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

148
-DEMAND FOR BRICK LINING OF TARIMON SADHNAI LINK CANAL 396
-Study of syllabus against policy in schools of Workers Welfare Board 333 239

questions REGARDING- 218
-City hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3528*)* 103
-Civil Defence Centre in Toba Tek Singh *(Question No. 6129*)* 327
-Details about business of narcotics in Toba Tek Singh *(Question No. 5657*)* 113
-District Accounts Office Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)*
-District hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 65
-Handing over land of workers welfare Board to NGOs *(Question No. 6438*)* 66

PAGE NO.

-Housing schemes in adjacent localities of Toba Tek Singh *(Question No. 6708*)* 248
-Quality of Tetra packed milk *(Question No. 7071*)* 260
-Registration of cases in Police Station Toba Tek Singh *(Question No. 541)* 101
-Reinstatement of Police Check Post Chak No.392 J.B Toba Tek Singh *(Question No. 714)*
-Target for receipts by Excise & Taxation Department Toba Tek Singh for 2013-14 *(Question No. 5854*)*

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING- 140
-Details about factories in Lahore *(Question No. 1218)* 119
-Details about "Secured" and "Unsecured" labourers *(Question No. 6887*)*
-Details about Social Security Hospital Multan Road Chongi, Lahore *(Question No. 891)* 138
-Education cess for children of industrial workers *(Question No. 877)* 135
-Emoluments available to workers of factories in PP-58 tehsil Tandlianwala *(Question No.590)* 133
-Eradication of Child Labour in the province *(Question No. 1241)* 142
-Facilities provided to workers in Bahawalnagar *(Question No. 879)* 136
-Handing over land of workers welfare Board to NGOs *(Question No. 6438*)* 114
-Inspection of labour in Rajput Industry Sundar Lahore *(Question No. 1219)* 141
-Punjab Workers Welfare Board in Mianwali *(Question No. 167)* 125
-Steps taken for eradication of child labour *(Question No. 334)* 128
-Welfare steps for workers by Labour Department *(Question No.458)* 131

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Ambulances of factories in Lahore 269
-Increase in number of quacks in the province 395

questions REGARDING-
-Applications for provision of vehicles under "Rozgar" scheme in Gujranwala *(Question No. 754)* 137
-Ban upon foreign tours of MPAs *(Question No. 6057*)* 124
-Details about BHUs and RHCs in Gujranwala *(Question No. 3700*)* 365
-Details about MNCH Programme in district Gujranwala *(Question No. 3699*)* 364
-Incidents of kidnap against ransom in Gujranwala during 2012 *(Question No. 4186*)* 211
-Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 4185*)* 208
153

PAGE NO.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 (Bill No.13 of 2016)
ASIF MEHMOOD, MR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 4th April, 2016 265

Resolution REGARDING- 50
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
ASIF SAEED MANAIS, MR (*Minister for Special Education Additional Charge of Youth Affairs, Sports, Archeology, Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 68
-Budget for development of sports in district Gujrat *(Question No. 5605*)* 65
-Details about hotels/rest houses of Tourism Department in district Gujrat *(Question No. 5604*)* 74
-Play grounds in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 874)* 75
-Provision of funds for women players in Bahawalpur *(Question No. 983)*
AUTHORITIES-
-Of the House 5
AYSHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

Answers to the questions REGARDING-
-Applications for provision of vehicles under "Rozgar" scheme in Gujranwala *(Question No. 754)* 137
-Ban upon foreign tours of MPAs *(Question No. 6057*)* 125
-Defaulters of Bank of Punjab in district Sahiwal *(Question No. 635)* 134
-Details of funds granted to the province under NFC Awards for 2013-14 and 2014-15 *(Question No. 425)* 126
-Development funds granted to Gujrat *(Question No. 735)* 136
-Employees of Treasury Office Sahiwal *(Question No. 632)* 132
-Loan issued by Bank of Punjab district Gujrat *(Question No. 625)* 130
89

Pre-budget discussion-
-For the year 2016-17
AYESHA JAVED, MRS.

questions REGARDING-
-Details about officers of Border Military Police in tribal areas of the province *(Question No. 1178*)* 228
-Details about vehicles with Border Military Police in tribal areas of the Punjab *(Question No. 1177*)* 227

PAGE NO.

AZAD ALI TABASSUM, MR.

question REGARDING- 370
-BHUs and RHCs in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No.3863*)*

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

question REGARDING-
-Problems of transport in Allied Sciences School, Children Hospital, Lahore *(Question No. 3757*)* 366

B

BABAR HUSSAIN, RANA *(Parliamentary Seceretary for Finance)*

Answers to the questions REGARDING- 106
-Budget of C&W Department for 2014-15 *(Question No. 5825*)* 104
-District Accounts Office Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 117
-Grant of notional increment to employees on retirement *(Question No. 7110*)* 111
-Upgradation of technical employees *(Question No. 5795*)*

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about purchase of wheat by government during last ten years *(Question No. 1079)* 71
-Flour mills in districts Sargodha, Gujrat and Rawalpindi *(Question No. 1080)* 73
-Non-payment to farmers by Colony Sugar Mills Khanewal *(Question No. 5466*)* 63
-Quality of Tetra packed milk *(Question No. 7071*)* 67

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

Call attention Notice REGARDING 88
-Robbery in Chak Bawa Tahir Police Station Haveli Lakha, Okara

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

PAGE NO.

106

questions REGARDING-

-Budget of C&W Department for 2014-15 *(Question No. 5825*)* 132
-Emoluments available to workers of factories in PP-58 tehsil Tandlianwala *(Question No.590)* 76
-Funds provided to Irrigation Department in Faisalabad *(Question No.984)* 62
-Grant of water share to Punjab by IRSA *(Question No. 4476*)* 254
-Ratio between population and Police constabulary according to Police Rules *(Question No. 613)* 256
-Recruitment of Police in Faisalabad *(Question No. 614)*

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Beauty Parlors situated in UC-198 Shadman Lahore *(Question No. 1238*)* 127
-Marriage Halls in Gujrat *(Question No. 4681*)* 108
-Target for receipts by Excise & Taxation Department Toba Tek Singh for 2013-14 *(Question No. 5854*)* 101

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2016 (II of 2016) 157
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (VIII of 2016) 159
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016) 160
-The Punjab Marriage Functions Ordinance 2016 (VI of 2016) 158
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 158
-The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (I of 2016) 156

f

Faisal Farooq Cheema, Ch. 87

-Leave of absence

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 352

-Budget of Services Hospital Lahore *(Question No. 3169*)* 138
-Details about Social Security Hospital Multan Road Chongi, Lahore *(Question No. 891)* 353
-Details about Dental Hospital and De'Montmorency College of Dentistry Lahore *(Question No. 3467*)* 63
-Non-payment to farmers by Colony Sugar Mills Khanewal *(Question No. 5466*)* 35

PAGE NO.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questions REGARDING-
-Cases of dacoity and highway robbery registered in district Nankana Sahib *(Question No. 6474*)* 240
-Staff in Police Stations of district Nankana Sahib *(Question No. 6475*)* 241

Farzana Butt, Mrs. 388

-LEAVE OF ABSENCE
FARZANA NAZIR, DR.

Resolution REGARDING- 36
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 187
-On sad demise of mother of Dr. Namja Afzal, MPA
-On sad demises of persons martyred in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore due to terrorism 15
FINANCE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Applications for provision of vehicles under "Rozgar" scheme in Gujranwala *(Question No. 754)* 137
-Ban upon foreign tours of MPAs *(Question No. 6057*)* 124
-Budget of C&W Department for 2014-15 *(Question No. 5825*)* 106
-Defaulters of Bank of Punjab in district Sahiwal *(Question No. 635)* 134
-Details of funds granted to the province under NFC Awards for 2013-14 and 2014-15 *(Question No. 425)* 126
-Development funds granted to Gujrat *(Question No. 735)* 135
-District Accounts Office Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 103
-Employees of Treasury Office Sahiwal *(Question No. 632)* 132
-Grant of notional increment to employees on retirement *(Question No. 7110*)* 116
-Loan issued by Bank of Punjab district Gujrat *(Question No. 625)* 129
-Upgradation of technical employees *(Question No. 5795*)* 111
FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about purchase of wheat by government during last ten years 71

PAGE NO.

(Question No. 1079) 72
-Flour mills in districts Sargodha, Gujrat and Rawalpindi *(Question No. 1080)* 63
-Non-payment to farmers by Colony Sugar Mills Khanewal *(Question No. 5466*)* 66
-Quality of Tetra packed milk *(Question No. 7071*)*

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING- 75
-Provision of funds for women players in Bahawalpur *(Question No. 983)*

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 171
(Bill No.17 of 2016) 171
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 (Bill No. 10 of 2016)

h

HEALTH DEPARTMENT-

questions REGARDING- 322
-Action taken against quacks *(Question No. 3499*)* 370
-BHUs and RHCs in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No.3863*)* 379
-BHUs in district Sahiwal *(Question No. 260)* 373
-Budget of Children Hospital Lahore for 2013-14 *(Question No. 237)* 352
-Budget of Services Hospital Lahore *(Question No. 3169*)* 333
-City hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3528*)*
-CT Scane and X-Ray machines in district hospital Mianwali *(Question No. 3855*)* 369
-Details about BHU in Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)* 343
-Details about BHUs and RHCs in Gujranwala *(Question No. 3700*)* 365
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3636*)* 360
-Details about Dental Hospital and De'Montmorency College of Dentistry Lahore *(Question No. 3467*)* 353
-Details about DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3659*)* 363
-Details about funds granted to THQ Hospital Shorkot *(Question No.3785*)* 367
-Details about Government Medical Colleges *(Question No. 3401*)* 313
305

PAGE NO.

-Details about hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3400*)* 355
-Details about hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3599*)* 358,373
-Details about Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3610*&240)*
-Details about MNCH Programme in district Gujranwala 364
(Question No. 3699)* 318
-Details about patients and vaccination of Hepatitis *(Question No. 3447*)* 362
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3658*)* 327
-District hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 346
-Duties of Lady Health Workers *(Question No. 2485*)* 361
-Establishment of Allied Health Sciences School *(Question No. 3637*)* 378
-Haji Abdul Qayyum Hospital Sahiwal *(Question No. 258)* 368
-Health Centres in PP-80, Shorkot *(Question No. 3786*)* 376
-Hospitals and dispensaries in Toba Tek Singh *(Question No. 252)* 371
-Hospitals, BHUs and RHCs in PP-199 Multan *(Question No. 3882*)*

-Irregularities in purchase of generators by Health Department 351
(Question No. 2998)*
-Machinery for medical tests in DHQ Hospital Faisalabad 375
(Question No. 250) 378
-Machinery in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 257)* 375
-Medical stores and Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 251)*
-Number and details of registered Medical Assistant Practitioners 349
(Question No. 2486)* 345
-Number and staff of BHUs in district Bahawalnagar *(Question No. 2389*)*
-Number of employees in Sheikh Zayed Hospital Lahore 350
(Question No. 2755)*
-Paramedical staff of Punjab Institute of Cardiology Lahore 359
(Question No. 3629)*
-Posting of doctors in Government Hospital of Warburton 383
(Question No. 320) 344
-Presence of Pharmacists at medical stores *(Question No. 2484*)* 315
-Private Medical Colleges in the province *(Question No. 3446*)*
-Problems of transport in Allied Sciences School, Children Hospital, 366
Lahore *(Question No. 3757*)* 381
-Recruitment under IRMUCH Programme *(Question No.294)* 383
-RHC Chak No.174 G.B Faisalabad *(Question No. 327)* 384
-Sale of narcotic drugs at medical stores in Lahore *(Question No. 336)* 357
-Security measures in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3600*)* 339
-Shahdara Hospital Lahore *(Question No. 3532*)* 380
-Vacant posts in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No.288)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 216
140

PAGE NO.

-Details about Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 5161*)* 318
-Details about factories in Lahore *(Question No. 1218)* 214
-Details about patients and vaccination of Hepatitis *(Question No. 3447*)*
-Details about Women Police Stations in Lahore *(Question No. 5160*)* 383
-Posting of doctors in Government Hospital of Warburton *(Question No. 320)* 315
-Private Medical Colleges in the province *(Question No. 3446*)* 72
-Sanctioned water for Rajbah Kalanpur district Sargodha *(Question No. 932)* 32
403
Resolutions REGARDING- 399
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
-Demand for getting medical tests of women by female staff in hospitals
-Demand for provision of vocational education to women
HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action taken against DSPs on misuse of powers in Lahore *(Question No. 561)* 249 242
-Buildings of Police Stations of district Bahawalnagar *(Question No. 6511*)*
-Cases of dacoity and highway robbery registered in district Nankana Sahib *(Question No. 6474*)* 240 259
-Civil Defence Centre in PP-130 Daska *(Question No. 691)* 239
-Civil Defence Centre in Toba Tek Singh *(Question No. 6129*)*
-Class IV employees of Civil Defence Department Lahore *(Question No. 630)* 257
-Details about business of narcotics in Toba Tek Singh *(Question No. 5657*)* 218 230
-Details about cases of kidnap and rape in Lahore *(Question No. 2618*)* 231
-Details about cases of murder in Faisalabad *(Question No. 3126*)*
-Details about cases of robbery and cattle theft in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3431*)* 232 224
-Details about child abuse *(Question No. 5664*)* 216
-Details about Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 5161*)* 221
-Details about Child Rights policy *(Question No. 5659*)* 194
-Details about deaths in result of traffic accidents *(Question No. 2604*)* 244
-Details about establishment of theatres *(Question No. 350)*
-Details about officers of Border Military Police in tribal areas of the province *(Question No. 1178*)* 228
-Details about Police Constabulary posted in district Faisalabad *(Question No. 6028*)* 237
-Details about Police Stations and SHOs in district Faisalabad *(Question No. 419)* 245 246

PAGE NO.

-Details about posting of Police Officers *(Question No. 505)*
-Details about proclaimed accused persons in Dera Ghazi Khan 232
(Question No. 3432)*
-Details about robbery in jurisdiction of Police Station Baghbanpura, 190
Lahore *(Question No. 1756*)* 235
-Details about RPO Office Multan *(Question No. 5884*)* 233
-Details about sealing public areas in the province *(Question No. 5332*)*
-Details about vehicles with Border Military Police in tribal areas of the 227
Punjab *(Question No. 1177*)* 214
-Details about Women Police Stations in Lahore *(Question No. 5160*)*
-Employees of Police Station Bambanwala PP-130 Daska 259
(Question No. 690)
-Escape of Acute Business College after grabbing millions of rupees 234
(Question No. 5822)*
-Incidents of highway robbery, dacoity and murder in district 246
Sargodha *(Question No. 427)*
-Incidents of kidnap against ransom in Gujranwala during 2012 211
(Question No. 4186)* 250
-Incidents of robbery in district Sahiwal *(Question No. 586)* 208
-Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 4185*)*
-Number of employees in Child Protection Bureau Angori Bagh 188
Lahore *(Question No. 1754*)* 252
-Police Stations in district Gujrat *(Question No. 609)*
-Problems created by tractor-trolleys loading sugarcane from fields 205
to factories *(Question No. 3954*)*
-Provision of four wheel vehicles to Police of tehsil Chobara, Layyah 238
(Question No. 6097)* 201
-Ransom against kidnap in Lahore *(Question No. 3738*)*
-Ratio between population and Police constabulary according 254
to Police Rules *(Question No. 613)* 256
-Recruitment of Police in Faisalabad *(Question No. 614)*
-Registration of cases in Police Station Toba Tek Singh 248
(Question No. 541) 253
-Registration of murder cases in district Gujrat *(Question No. 611)*
-Reinstatement of Police Check Post Chak No.392 J.B Toba Tek Singh 260
(Question No. 714)
-Salaries and promotions of Police employees on education base 247
(Question No. 531)
-Shifting of narcotic addicted persons to rehabilitation centres 243
(Question No. 337) 241
-Staff in Police Stations of district Nankana Sahib *(Question No. 6475*)* 258
-Suspended Police officers in the Punjab *(Question No. 656)* 244
-Women Police Stations in district Lahore *(Question No. 338)*

PAGE NO.

I

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Secretary for Home)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about business of narcotics in Toba Tek Singh *(Question No. 5657*)* 218
-Details about child abuse *(Question No. 5664*)* 225
-Details about Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 5161*)* 217
-Details about Child Rights policy *(Question No. 5659*)* 222
-Details about deaths in result of traffic accidents *(Question No. 2604*)* 194
-Details about robbery in jurisdiction of Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1756*)* 191
-Details about Women Police Stations in Lahore *(Question No. 5160*)* 215
-Incidents of kidnap against ransom in Gujranwala during 2012 *(Question No. 4186*)* 212
-Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 4185*)* 209
-Number of employees in Child Protection Bureau Angori Bagh Lahore *(Question No. 1754*)* 188
-Problems created by tractor-trolleys loading sugarcane from fields to factories *(Question No. 3954*)* 205
-Ransom against kidnap in Lahore *(Question No. 3738*)* 201

IJAZ KHAN, MR.

Resolution REGARDING-

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore 47

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action taken against quacks *(Question No. 3499*)* 322
-City hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3528*)* 333
-Details about Government Medical Colleges *(Question No. 3401*)* 314
-Details about hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3400*)* 306
-Details about patients and vaccination of Hepatitis *(Question No. 3447*)* 318
-District hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)* 327
-Private Medical Colleges in the province *(Question No. 3446*)* 316
-Shahdara Hospital Lahore *(Question No. 3532*)* 340

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Conversion of Jorrian drain Sambarial Sialkot into marsh *(Question No. 960)* 74
-Desilting of Hadda Drain, Sargodha *(Question No. 1165)* 84
69

PAGE NO.

-Details about reports of Commissions on floods *(Question No. 315)*
-Funds incurred upon construction and repair of Flood Drains in Sialkot *(Question No. 1074)* 82
-Funds provided to Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 984))* 76
-Grant of water share to Punjab by IRSA *(Question No. 4476*)* 62
-Housing schemes in adjacent localities of Toba Tek Singh *(Question No. 6708*)* 65
-Offices and employees of Irrigation Department in Gujrat *(Question No. 997)* 78
-Payment of TA/DA to employees performing flood duty *(Question No. 1115)* 83
-Ravi Marala Link Canal *(Question No. 991)* 78
-Rest houses of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 964)* 76
-Risk to state property in PP-222 Sahiwal Qutab Shahana due to water of river Ravi *(Question No.1019)* 80
-Sanctioned water for Rajbah Kalanpur district Sargodha *(Question No. 932)* 72
-Stone pitching of Bhaow drain and lining of 8-R Minor, Gujrat *(Question No. 1063)* 81

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.

-LEAVE OF ABSENCE 390

J

JOYCE RUFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Secretary for Schools Education)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Failure of government in reducing the number of children not going to school 392

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

questions REGARDING-
-Class IV employees of Civil Defence Department Lahore *(Question No. 630)* 257 375
-Medical stores and Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 251)*

KASHIF RAHIM KHAN, RAO

question REGARDING- 383
-RHC Chak No.174 G.B Faisalabad *(Question No. 327)*

KHADIJA UMAR, MRS.

PAGE NO.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-FAILURE OF GOVERNMENT IN REDUCING THE NUMBER OF CHILDREN NOT GOING TO SCHOOL 392

questions REGARDING- 68

-Budget for development of sports in district Gujrat *(Question No. 5605*)* 64

-Details about hotels/rest houses of Tourism Department in district Gujrat *(Question No. 5604*)* 141

-Eradication of Child Labour in the province *(Question No. 1241)* 108

-Marriage Halls in Gujrat *(Question No. 4681*)*

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

questions REGARDING-

-Details about funds granted to THQ Hospital Shorkot *(Question No.3785*)* 367

-Health Centres in PP-80, Shorkot *(Question No. 3786*)* 368

KHALID MEHMOOD JAJJA, CH. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-DEMAND FOR BRICK LINING OF TARIMON SADHNAI LINK CANAL 149

KHIZER HAYAT SHAH KHAGGA, PEER

-LEAVE OF ABSENCE 391

KHOLA AMJAD, BEGUM

-LEAVE OF ABSENCE 388

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 140

-Details about factories in Lahore *(Question No. 1218)* 119

-Details about "Secured" and "Unsecured" labourers *(Question No. 6887*)* 138

-Details about Social Security Hospital Multan Road Chongi, Lahore *(Question No. 891)* 135

-Education cess for children of industrial workers *(Question No. 877)* 132

-Emoluments available to workers of factories in PP-58 tehsil Tandlianwala *(Question No.590)* 141

-Eradication of Child Labour in the province *(Question No. 1241)* 136

PAGE NO.

-Facilities provided to workers in Bahawalnagar *(Question No. 879)*
-Handing over land of workers welfare Board to NGOs 113
(Question No. 6438)* 141
-Inspection of labour in Rajput Industry Sundar Lahore *(Question No. 1219)* 125
-Punjab Workers Welfare Board in Mianwali *(Question No. 167)* 128
-Steps taken for eradication of child labour *(Question No. 334)* 130
-Welfare steps for workers by Labour Department *(Question No.458)*

LAL HUSSAIN, CHAUDHRY

387

-LEAVE OF ABSENCE

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-

387

-FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH. 388

390

-FARZANA BUTT, MRS. 391

388

-Irshad Ahmad Arain, Ch.

387

-Khizer Hayat Shah Khagga, Peer

386

-KHOLA AMJAD, BEGUM 391

389

-LAL HUSSAIN, CHAUDHRY 391

389

390

-MANSAB ALI KHAN, RAI

390

-Muhammad Arshad Malik, Advocate, Mr. 388

-Muhammad Fayyaz, Mahar 389

-Muhammad Rafique, Mian 388

-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 387

-Muhammad Umar Jaffar, Mr. 390

-Najma Begum, Mrs.

-NIGHAT INTISAR, MRS.

-Shameela Aslam, Mrs.

-SURRIYA NASEEM, MS.

-TAHIR, MIAN

-Tariq Yaqoob, Syed

M

MADIHA RANA, MRS.

PAGE NO.

question REGARDING-
-Machinery for medical tests in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 250)* 375
MANAN KHAN, MR.

Privilege motion REGARDING- 266

-IMPROPER BEHAVIOUR OF MS MAYO HOSPITAL WITH MPA
MANSAB ALI KHAN, RAI

386
-LEAVE OF ABSENCE
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

point of order REGARDING- 262

-DEMAND FOR TAKING UP RESOLUTION OUT OF TURN 23

Resolution REGARDING- 271
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

Pre-budget discussion-
-For the year 2016-17
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian
MINISTER FOR FINANCE
-See under Aysha Ghaus Pasha, Dr.
MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Yawar Zaman, Mian
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY, TOURISM
-See under Asif Saeed Manais, Mr.
MOTION regarding-
-Leave for presentations of resolutions about extension of period for submission of reports 154

PAGE NO.

MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

questionsREGARDING- 235
-Details about RPO Office Multan *(Question No. 5884*)* 371
-Hospitals, BHUs and RHCs in PP-199 Multan *(Question No. 3882*)* 48

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.

question REGARDING- 322
-Action taken against quacks *(Question No. 3499*)*

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING- 141
-Inspection of labour in Rajput Industry Sundar Lahore *(Question No. 1219)*

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*

Pre-budget discussion- 175
-For the year 2016-17

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

391

-LEAVE OF ABSENCE

379

questions REGARDING- 134
-BHUs in district Sahiwal *(Question No. 260)* 313
-Defaulters of Bank of Punjab in district Sahiwal *(Question No. 635)* 305
-Details about Government Medical Colleges *(Question No. 3401*)* 132
-Details about hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3400*)* 378
-Employees of Treasury Office Sahiwal *(Question No. 632)* 250
-Haji Abdul Qayyum Hospital Sahiwal *(Question No. 258)* 378
-Incidents of robbery in district Sahiwal *(Question No. 586)* 80
-Machinery in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 257)*
-Risk to state property in PP-222 Sahiwal Qutab Shahana due to water of river Ravi *(Question No.1019)* 51

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

Pre-budget discussion- 178

PAGE NO.

-FOR THE YEAR 2016-17 259

questions REGARDING- 259

-Civil Defence Centre in PP-130 Daska *(Question No. 691)* 82
-Employees of Police Station Bambanwala PP-130 Daska *(Question No. 690)*
-Funds incurred upon construction and repair of Flood Drains in Sialkot *(Question No. 1074)*
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

Resolution REGARDING- 28

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING- 376

-Hospitals and dispensaries in Toba Tek Singh *(Question No. 252)*
MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR
-Leave of absence 389
MUHAMMAD HANIF AWAN, MALIK

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 170

-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 (Bill No.2 of 2016)
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 233

-Details about sealing public areas in the province *(Question No. 5332*)* 205
-Problems created by tractor-trolleys loading sugarcane from fields to factories *(Question No. 3954*)* 247
-Salaries and promotions of Police employees on education base *(Question No. 531)*
MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

question REGARDING-

-Details of funds granted to the province under NFC Awards for 2013-14 and 2014-15 *(Question No. 425)* 126
MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 152

-The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015 (Bill No.3 of 2016) 152
-The Punjab Vigilance Committees Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016)
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Buildings of Police Stations of district Bahawalnagar *(Question No. 6511*)* 242
-Facilities provided to workers in Bahawalnagar *(Question No. 879)* 136

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

-LEAVE OF ABSENCE 391

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore 41

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 389

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 (Bill No.12 of 2016) 152

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against DSPs on misuse of powers in Lahore *(Question No. 561)* 250
-BHUs and RHCs in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No.3863*)* 370
-BHUs in district Sahiwal *(Question No. 260)* 380
-Budget of Children Hospital Lahore for 2013-14 *(Question No. 237)* 373
-Budget of Services Hospital Lahore *(Question No. 3169*)* 353
-Buildings of Police Stations of district Bahawalnagar *(Question No. 6511*)* 242
-Cases of dacoity and highway robbery registered in district Nankana Sahib *(Question No. 6474*)* 241
-Civil Defence Centre in PP-130 Daska *(Question No. 691)* 259
-Civil Defence Centre in Toba Tek Singh *(Question No. 6129*)* 239
-Class IV employees of Civil Defence Department Lahore *(Question No. 630)* 257
-CT Scane and X-Ray machines in district hospital Mianwali *(Question No. 3855*)* 369
-Details about BHU in Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)* 343
-Details about BHUs and RHCs in Gujranwala *(Question No. 3700*)* 365
-Details about cases of kidnap and rape in Lahore *(Question No. 2618*)* 230
-Details about cases of murder in Faisalabad *(Question No. 3126*)* 231
-Details about cases of robbery and cattle theft in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3431*)* 232
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3636*)* 360

PAGE NO.

-Details about Dental Hospital and De'Montmorency College of Dentistry Lahore *(Question No. 3467*)* 354, 364
-Details about DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3659*)* 245
-Details about establishment of theatres *(Question No. 350)*
-Details about funds granted to THQ Hospital Shorkot *(Question No.3785*)* 367, 356
-Details about hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3599*)* 358,374
-Details about Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3610*&240)*
-Details about MNCH Programme in district Gujranwala *(Question No. 3699*)* 365
-Details about officers of Border Military Police in tribal areas of the province *(Question No. 1178*)* 229
-Details about Police Constabulary posted in district Faisalabad *(Question No. 6028*)* 237
-Details about Police Stations and SHOs in district Faisalabad *(Question No. 419)* 245, 247
-Details about posting of Police Officers *(Question No. 505)*
-Details about proclaimed accused persons in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3432*)* 233, 236
-Details about RPO Office Multan *(Question No. 5884*)* 234
-Details about sealing public areas in the province *(Question No. 5332*)*
-Details about vehicles with Border Military Police in tribal areas of the Punjab *(Question No. 1177*)* 227, 362
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3658*)* 346
-Duties of Lady Health Workers *(Question No. 2485*)* 259
-Employees of Police Station Bambanwala PP-130 Daska *(Question No. 690)*
-Escape of Acute Business College after grabbing millions of rupees *(Question No. 5822*)* 235, 361
-Establishment of Allied Health Sciences School *(Question No. 3637*)* 379
-Haji Abdul Qayyum Hospital Sahiwal *(Question No. 258)* 368
-Health Centres in PP-80, Shorkot *(Question No. 3786*)* 377
-Hospitals and dispensaries in Toba Tek Singh *(Question No. 252)* 371
-Hospitals, BHUs and RHCs in PP-199 Multan *(Question No. 3882*)*
-Incidents of highway robbery, dacoity and murder in district Sargodha *(Question No. 427)* 246, 251
-Incidents of robbery in district Sahiwal *(Question No. 586)*
-Irregularities in purchase of generators by Health Department *(Question No. 2998*)* 351
-Machinery for medical tests in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 250)* 375, 378
-Machinery in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 257)* 376
-Medical stores and Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 251)*
-Number and details of registered Medical Assistant Practitioners *(Question No. 2486*)* 349, 346
-Number and staff of BHUs in district Bahawalnagar *(Question No. 2389*)* 350

PAGE NO.

-Number of employees in Sheikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 2755*)*
-Paramedical staff of Punjab Institute of Cardiology Lahore 360
(Question No. 3629)* 252
-Police Stations in district Gujrat *(Question No. 609)*
-Posting of doctors in Government Hospital of Warburton 383
(Question No. 320) 344
-Presence of Pharmacists at medical stores *(Question No. 2484*)*
-Problems of transport in Allied Sciences School, Children Hospital, 366
Lahore *(Question No. 3757*)*
-Provision of four wheel vehicles to Police of tehsil Chobara, Layyah 238
(Question No. 6097)*
-Ratio between population and Police constabulary according 255
to Police Rules *(Question No. 613)* 257
-Recruitment of Police in Faisalabad *(Question No. 614)* 382
-Recruitment under IRMUCH Programme *(Question No.294)*
-Registration of cases in Police Station Toba Tek Singh 249
(Question No. 541) 254
-Registration of murder cases in district Gujrat *(Question No. 611)*
-Reinstatement of Police Check Post Chak No.392 J.B Toba Tek Singh 260
(Question No. 714) 384
-RHC Chak No.174 G.B Faisalabad *(Question No. 327)*
-Salaries and promotions of Police employees on education base 248
(Question No. 531) 385
-Sale of narcotic drugs at medical stores in Lahore *(Question No. 336)* 357
-Security measures in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3600*)*
-Shifting of narcotic addicted persons to rehabilitation centres 243
(Question No. 337) 241
-Staff in Police Stations of district Nankana Sahib *(Question No. 6475*)* 258
-Suspended Police officers in the Punjab *(Question No. 656)* 380
-Vacant posts in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No.288)* 244
-Women Police Stations in district Lahore *(Question No. 338)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Welfare steps for workers by Labour Department *(Question No.458)* 130

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolutions REGARDING- 33
401

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
-Demand for taking stern action against sellers of spurious milk

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

Resolution REGARDING- 44

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.

PAGE NO.

390
-LEAVE OF ABSENCE

MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.
QUESTION regarding-
-Play grounds in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 874)* 73

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation)*

Answers to the questions REGARDING-
-Beauty Parlors situated in UC-198 Shadman Lahore *(Question No. 1238*)* 127
-Marriage Halls in Gujrat *(Question No. 4681*)* 109
-Target for receipts by Excise & Taxation Department Toba Tek Singh for 2013-14 *(Question No. 5854*)* 101

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3636*)* 360
-Establishment of Allied Health Sciences School *(Question No. 3637*)* 361

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-30th, 31st March, 1st, 4th & 5th April, 2016 14,60, 100,186,304

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore 49

NABIRA INDLEEB, MRS.

question REGARDING-
-Details about Mayo Hospital Lahore *(Question No. 240)* 373

NAJMA BEGUM, MRS.

390
-LEAVE OF ABSENCE

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-
-Details about robbery in jurisdiction of Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1756*)* 190
-Number of employees in Child Protection Bureau Angori Bagh Lahore *(Question No. 1754*)* 188

359

PAGE NO.

-Paramedical staff of Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 3629*)*

Nighat Intisar, MRs.

-LEAVE OF ABSENCE **388**

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Action taken against DSPs on misuse of powers in Lahore *(Question No. 561)*
-Beauty Parlors situated in UC-198 Shadman Lahore *(Question No. 1238*)* 249
-Details about BHU in Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)* 127
-Details about cases of kidnap and rape in Lahore *(Question No. 2618*)* 343
-Education cess for children of industrial workers *(Question No. 877)* 230
-Number and staff of BHUs in district Bahawalnagar *(Question No. 2389*)* 135
-Number of employees in Sheikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 2755*)* 345

350

NOTIFICATION of-
-Summoning of 20th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 30th March, 2016

1

O

OFFICERS-
-Of the House 11
ORDINANCE *(Laid in the House)*-
-The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehalibitation) Ordinance 2016 161

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 20th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 30th March, 2016 — 15

Parliamentary Secretaries- — 9
-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FINANCE
-See under Babar Hussain, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION
-See under Khalid Mehmood Jajja, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOLS EDUCATION

-SEE UNDER JOYCE RUFIN JULIUS, MRS.

points of order REGARDING- — 271
-Demand for Government Policy Statement on wheat procurement — 262
-Demand for taking up resolution out of turn

Pre-budget discussion- — 89-91,174,271
-For the year 2016-17

Privilege motions REGARDING- — 266

-IMPROPER BEHAVIOUR OF MS MAYO HOSPITAL WITH MPA — 145

-USE OF IMPROPER WORDS BY DCO MULTAN ABOUT MPA

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR

PAGE NO.

question REGARDING-
-Provision of four wheel vehicles to Police of tehsil Chobara, Layyah 238

(QUESTION NO. 6097*) 385

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015 (Bill No.1 of 2016)

questions REGARDING-
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT- 127
-Beauty Parlors situated in UC-198 Shadman Lahore *(Question No. 1238*)* 108
-Marriage Halls in Gujrat *(Question No. 4681*)* 101
-Target for receipts by Excise & Taxation Department Toba Tek Singh for 2013-14 *(Question No. 5854*)*

FINANCE DEPARTMENT-
-Applications for provision of vehicles under "Rozgar" scheme in Gujranwala *(Question No. 754)* 137
-Ban upon foreign tours of MPAs *(Question No. 6057*)* 124
-Budget of C&W Department for 2014-15 *(Question No. 5825*)* 106
-Defaulters of Bank of Punjab in district Sahiwal *(Question No. 635)* 134
-Details of funds granted to the province under NFC Awards for 2013-14 and 2014-15 *(Question No. 425)* 126
-Development funds granted to Gujrat *(Question No. 735)* 135
-District Accounts Office Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 103
-Employees of Treasury Office Sahiwal *(Question No. 632)* 132
-Grant of notional increment to employees on retirement *(Question No. 7110*)* 116
-Loan issued by Bank of Punjab district Gujrat *(Question No. 625)* 129
-Upgradation of technical employees *(Question No. 5795*)* 111

FOOD DEPARTMENT-
-Details about purchase of wheat by government during last ten years *(Question No. 1079)* 71
-Flour mills in districts Sargodha, Gujrat and Rawalpindi *(Question No. 1080)* 72
-Non-payment to farmers by Colony Sugar Mills Khanewal *(Question No. 5466*)* 63
-Quality of Tetra packed milk *(Question No. 7071*)* 66

HEALTH DEPARTMENT- 322
-Action taken against quacks *(Question No. 3499*)* 370
-BHUs and RHCs in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No.3863*)* 379
-BHUs in district Sahiwal *(Question No. 260)* 373
-Budget of Children Hospital Lahore for 2013-14 *(Question No. 237)* 352
-Budget of Services Hospital Lahore *(Question No. 3169*)* 333
-City hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3528*)*

	PAGE NO.
-CT Scane and X-Ray machines in district hospital Mianwali *(Question No. 3855*)*	369
-Details about BHU in Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)*	343 365
-Details about BHUs and RHCs in Gujranwala *(Question No. 3700*)*	360
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3636*)*	
-Details about Dental Hospital and De'Montmorency College of Dentistry Lahore *(Question No. 3467*)*	353 363
-Details about DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3659*)*	367
-Details about funds granted to THQ Hospital Shorkot *(Question No.3785*)*	313
-Details about Government Medical Colleges *(Question No. 3401*)*	305
-Details about hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3400*)*	355
-Details about hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3599*)*	358,373
-Details about Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3610*&240)*	364
-Details about MNCH Programme in district Gujranwala *(Question No. 3699*)*	318
-Details about patients and vaccination of Hepatitis *(Question No. 3447*)*	362
-DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3658*)*	327
-District hospital Toba Tek Singh *(Question No. 3527*)*	346
-Duties of Lady Health Workers *(Question No. 2485*)*	361
-Establishment of Allied Health Sciences School *(Question No. 3637*)*	378
-Haji Abdul Qayyum Hospital Sahiwal *(Question No. 258)*	368
-Health Centres in PP-80, Shorkot *(Question No. 3786*)*	376
-Hospitals and dispensaries in Toba Tek Singh *(Question No. 252)*	371
-Hospitals, BHUs and RHCs in PP-199 Multan *(Question No. 3882*)*	
-Irregularities in purchase of generators by Health Department *(Question No. 2998*)*	351
-Machinery for medical tests in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 250)*	375 378
-Machinery in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 257)*	375
-Medical stores and Drug Inspectors in Lahore *(Question No. 251)*	
-Number and details of registered Medical Assistant Practitioners *(Question No. 2486*)*	349 345
-Number and staff of BHUs in district Bahawalnagar *(Question No. 2389*)*	
-Number of employees in Sheikh Zayed Hospital Lahore *(Question No. 2755*)*	350
-Paramedical staff of Punjab Institute of Cardiology Lahore *(Question No. 3629*)*	359
-Posting of doctors in Government Hospital of Warburton *(Question No. 320)*	383 344
-Presence of Pharmacists at medical stores *(Question No. 2484*)*	315
-Private Medical Colleges in the province *(Question No. 3446*)*	
-Problems of transport in Allied Sciences School, Children Hospital, Lahore *(Question No. 3757*)*	366 381
-Recruitment under IRMUCH Programme *(Question No.294)*	383
-RHC Chak No.174 G.B Faisalabad *(Question No. 327)*	384

PAGE NO.

-Sale of narcotic drugs at medical stores in Lahore *(Question No. 336)* 357
-Security measures in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3600*)* 339
-Shahdara Hospital Lahore *(Question No. 3532*)* 380
-Vacant posts in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No.288)*

HOME DEPARTMENT-

-Action taken against DSPs on misuse of powers in Lahore 249
(Question No. 561) 242
-Buildings of Police Stations of district Bahawalnagar *(Question No. 6511*)*
-Cases of dacoity and highway robbery registered in district 240
Nankana Sahib *(Question No. 6474*)* 259
-Civil Defence Centre in PP-130 Daska *(Question No. 691)* 239
-Civil Defence Centre in Toba Tek Singh *(Question No. 6129*)* 257
-Class IV employees of Civil Defence Department Lahore *(Question No. 630)* 218
-Details about business of narcotics in Toba Tek Singh *(Question No. 5657*)* 230
-Details about cases of kidnap and rape in Lahore *(Question No. 2618*)* 231
-Details about cases of murder in Faisalabad *(Question No. 3126*)*
-Details about cases of robbery and cattle theft in Dera Ghazi Khan 232
(Question No. 3431)* 224
-Details about child abuse *(Question No. 5664*)* 216
-Details about Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 5161*)* 221
-Details about Child Rights policy *(Question No. 5659*)* 194
-Details about deaths in result of traffic accidents *(Question No. 2604*)* 244
-Details about establishment of theatres *(Question No. 350)*
-Details about officers of Border Military Police in tribal areas of the 228
province *(Question No. 1178*)*
-Details about Police Constabulary posted in district Faisalabad 237
(Question No. 6028)*
-Details about Police Stations and SHOs in district Faisalabad 245
(Question No. 419) 246
-Details about posting of Police Officers *(Question No. 505)*
-Details about proclaimed accused persons in Dera Ghazi Khan 232
(Question No. 3432)*
-Details about robbery in jurisdiction of Police Station Baghbanpura, 190
Lahore *(Question No. 1756*)* 235
-Details about RPO Office Multan *(Question No. 5884*)* 233
-Details about sealing public areas in the province *(Question No. 5332*)*
-Details about vehicles with Border Military Police in tribal areas of the 227
Punjab *(Question No. 1177*)* 214
-Details about Women Police Stations in Lahore *(Question No. 5160*)*
-Employees of Police Station Bambanwala PP-130 Daska 259
(Question No. 690)
-Escape of Acute Business College after grabbing millions of rupees 234
(Question No. 5822)*
-Incidents of highway robbery, dacoity and murder in district 246
Sargodha *(Question No. 427)*

PAGE NO.

-Incidents of kidnap against ransom in Gujranwala during 2012 211
(Question No. 4186)* 250
-Incidents of robbery in district Sahiwal *(Question No. 586)* 208
-Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 4185*)*
-Number of employees in Child Protection Bureau Angori Bagh 188
Lahore *(Question No. 1754*)* 252
-Police Stations in district Gujrat *(Question No. 609)*
-Problems created by tractor-trolleys loading sugarcane from fields 205
to factories *(Question No. 3954*)*
-Provision of four wheel vehicles to Police of tehsil Chobara, Layyah 238
(Question No. 6097)* 201
-Ransom against kidnap in Lahore *(Question No. 3738*)*
-Ratio between population and Police constabulary according 254
to Police Rules *(Question No. 613)* 256
-Recruitment of Police in Faisalabad *(Question No. 614)* 248
-Registration of cases in Police Station Toba Tek Singh *(Question No. 541)* 253
-Registration of murder cases in district Gujrat *(Question No. 611)*
-Reinstatement of Police Check Post Chak No.392 J.B Toba Tek Singh 260
(Question No. 714)
-Salaries and promotions of Police employees on education base 247
(Question No. 531)
-Shifting of narcotic addicted persons to rehabilitation centres 243
(Question No. 337) 241
-Staff in Police Stations of district Nankana Sahib *(Question No. 6475*)* 258
-Suspended Police officers in the Punjab *(Question No. 656)* 244
-Women Police Stations in district Lahore *(Question No. 338)*

IRRIGATION DEPARTMENT-

-Conversion of Jorrian drain Sambarial Sialkot into marsh 74
(Question No. 960) 84
-Desilting of Hadda Drain, Sargodha *(Question No. 1165)* 69
-Details about reports of Commissions on floods *(Question No. 315)*
-Funds incurred upon construction and repair of Flood Drains 82
in Sialkot *(Question No. 1074)* 76
-Funds provided to Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 984))* 62
-Grant of water share to Punjab by IRSA *(Question No. 4476*)*
-Housing schemes in adjacent localities of Toba Tek Singh 65
(Question No. 6708)* 78
-Offices and employees of Irrigation Department in Gujrat *(Question No. 997)* 83
-Payment of TA/DA to employees performing flood duty *(Question No. 1115)* 78
-Ravi Marala Link Canal *(Question No. 991)* 76
-Rest houses of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 964)*
-Risk to state property in PP-222 Sahiwal Qutab Shahana 80
due to water of river Ravi *(Question No.1019)*
-Sanctioned water for Rajbah Kalanpur district Sargodha 72
(Question No. 932)

PAGE NO.

-Stone pitching of Bhaow drain and lining of 8-R Minor, Gujrat *(Question No. 1063)* 81

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT- 140

-Details about factories in Lahore *(Question No. 1218)* 119

-Details about "Secured" and "Unsecured" labourers *(Question No. 6887*)*

-Details about Social Security Hospital Multan Road Chongi, Lahore *(Question No. 891)* 138 135

-Education cess for children of industrial workers *(Question No. 877)*

-Emoluments available to workers of factories in PP-58 tehsil Tandlianwala *(Question No.590)* 132 141

-Eradication of Child Labour in the province *(Question No. 1241)* 136

-Facilities provided to workers in Bahawalnagar *(Question No. 879)*

-Handing over land of workers welfare Board to NGOs *(Question No. 6438*)* 113 141

-Inspection of labour in Rajput Industry Sundar Lahore *(Question No. 1219)* 125

-Punjab Workers Welfare Board in Mianwali *(Question No. 167)* 128

-Steps taken for eradication of child labour *(Question No. 334)* 130

-Welfare steps for workers by Labour Department *(Question No.458)*

SPORTS DEPARTMENT- 68

-Budget for development of sports in district Gujrat *(Question No. 5605*)* 73

-Play grounds in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 874)* 75

-Provision of funds for women players in Bahawalpur *(Question No. 983)*

TOURISM DEPARTMENT-

-Details about hotels/rest houses of Tourism Department in district Gujrat *(Question No. 5604*)* 64

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-31st March, 2016 92

-4th April, 2016 265

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

question REGARDING- 119

-Details about "Secured" and "Unsecured" labourers *(Question No. 6887*)*

RASHID HAFEEZ, RAJA

questions REGARDING- 355

-Details about hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3599*)* 357

-Security measures in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 3600*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 13,59, 99,185,303
-30th, 31st March, 1st, 4th & 5th April, 2016

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 385
-The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015 (Bill No.1 of 2016) 172
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 15 of 2016) 171
-The Punjab Flood Land Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015) 170
-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 (Bill No.2 of 2016) 152
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 (Bill No.12 of 2016) 152
-The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 3 of 2016) 153
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 (Bill No.13 of 2016) 171
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 (Bill No.17 of 2016) 171
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 (Bill No. 10 of 2016) 152
-The Punjab Vigilance Committees Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016)

Resolutions REGARDING- 17
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore 403
-Demand for getting medical tests of women by female staff in hospitals 405
-Demand for provision of missing facilities in all RHCs and BHUs 399
-Demand for provision of vocational education to women 401
-Demand for taking stern action against sellers of spurious milk

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

questions REGARDING- 358
-Details about Mayo Hospital Lahore *(Question No. 3610*)* 339
-Shahdara Hospital Lahore *(Question No. 3532*)*

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 31st March, 2016 92

Resolution REGARDING- 40
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

question REGARDING- 125
-Punjab Workers Welfare Board in Mianwali *(Question No. 167)*

PAGE NO.

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notice (ANSWER) REGARDING 88

-ROBBERY IN CHAK BAWA TAHIR POLICE STATION HAVELI LAKHA, OKARA

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding- 157

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2016 (II of 2016) 159

-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 (VIII of 2016) 160

-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 (IX of 2016) 158

-The Punjab Marriage Functions Ordinance 2016 (VI of 2016) 158

-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Ordinance 2016 156

-The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 (I of 2016) 154

MOTION regarding-

-Leave for presentations of resolutions about extension of period for 161

SUBMISSION OF REPORTS 262

ORDINANCE *(Laid in the House)*-

-The Punjab Civilian Victims of Terrorism (Relief and Rehalibitation) 17

ORDINANCE 2016 16

point of order REGARDING-

-DEMAND FOR TAKING UP RESOLUTION OUT OF TURN

Resolution REGARDING-

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.

question REGARDING- 74

-Conversion of Jorrian drain Sambarial Sialkot into marsh *(Question No. 960)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

question REGARDING- 381

-Recruitment under IRMUCH Programme *(Question No.294)* 43

Resolution REGARDING-

PAGE NO.

-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING- 373
-Budget of Children Hospital Lahore for 2013-14 *(Question No. 237)* 38

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore
SHAMEELA ASLAM, MRS.
-Leave of absence 389
SHAZAD MAQBOOL BHUTTA, MIAN, PEER ZADA

Privilege motion REGARDING- 145
-Use of improper words by DCO Multan about MPA
SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 171
-The Punjab Flood Land Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015)
SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of production of wine in houses and "Deras" in Pakistan

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore **151**

37

SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 68
-Budget for development of sports in district Gujrat *(Question No. 5605*)* 73
-Play grounds in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 874)*
-Provision of funds for women players in Bahawalpur *(Question No. 983)* **75**
SUMMONING-
-Notification of summoning of 20th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 30th March, 2016 1
SURRIYA NASEEM, MS.

-LEAVE OF ABSENCE

388

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about Police Stations and SHOs in district Faisalabad *(Question No. 419)* **245**

SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution **16**

T

TAHIR, MIAN

-LEAVE OF ABSENCE **387**

questions REGARDING-
-Details about cases of murder in Faisalabad *(Question No. 3126*)*
-Details about Police Constabulary posted in district Faisalabad *(Question No. 6028*)* **231**
-Rest houses of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 964)* **237**

76

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

questions REGARDING-
-Details about purchase of wheat by government during last ten years *(Question No. 1079)*
-Flour mills in districts Sargodha, Gujrat and Rawalpindi *(Question No. 1080)* **71**

72

TAIMOOR MASOOD, MALIK

Resolution REGARDING- 42
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

PAGE NO.

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING 88

-ROBBERY IN CHAK BAWA TAHIR POLICE STATION HAVELI LAKHA, OKARA 135 116 129

questions REGARDING- 78

-Development funds granted to Gujrat *(Question No. 735)* 83
-Grant of notional increment to employees on retirement *(Question No. 7110*)* 252
-Loan issued by Bank of Punjab district Gujrat *(Question No. 625)* 201
-Offices and employees of Irrigation Department in Gujrat *(Question No. 997)* 253
-Payment of TA/DA to employees performing flood duty *(Question No. 1115)*
-Police Stations in district Gujrat *(Question No. 609)* 81
-Ransom against kidnap in Lahore *(Question No. 3738*)*
-Registration of murder cases in district Gujrat *(Question No. 611)*
-Stone pitching of Bhaow drain and lining of 8-R Minor, Gujrat *(Question No. 1063)*

TARIQ YAQOOB, SYED

-Leave of absence 390

TOURISM DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Details about hotels/rest houses of Tourism Department in district Gujrat *(Question No. 5604*)* 64

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

point of order REGARDING- 271

-Demand for Government Policy Statement on wheat procurement 194

questions REGARDING- 246

-Details about deaths in result of traffic accidents *(Question No. 2604*)* 69
-Details about posting of Police Officers *(Question No. 505)* 346
-Details about reports of Commissions on floods *(Question No. 315)*
-Duties of Lady Health Workers *(Question No. 2485*)* 349
-Number and details of registered Medical Assistant Practitioners *(Question No. 2486*)* 344 258
-Presence of Pharmacists at medical stores *(Question No. 2484*)* 111
-Suspended Police officers in the Punjab *(Question No. 656)* 280
-Upgradation of technical employees *(Question No. 5795*)*
-Vacant posts in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No.288)* 26

PAGE NO.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of incident of terrorism in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-
-Conversion of Jorrian drain Sambarial Sialkot into marsh 75
(Question No. 960) 84
-Desilting of Hadda Drain, Sargodha *(Question No. 1165)* 69
-Details about reports of Commissions on floods *(Question No. 315)*
-Funds incurred upon construction and repair of Flood Drains in Sialkot *(Question No. 1074)* 82
-Funds provided to Irrigation Department in Faisalabad 77
(Question No. 984) 62
-Grant of water share to Punjab by IRSA *(Question No. 4476*)*
-Housing schemes in adjacent localities of Toba Tek Singh *(Question No. 6708*)* 66
-Offices and employees of Irrigation Department in Gujrat *(Question No. 997)* 79
-Payment of TA/DA to employees performing flood duty 83
(Question No. 1115) 78
-Ravi Marala Link Canal *(Question No. 991)* 76
-Rest houses of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 964)*
-Risk to state property in PP-222 Sahiwal Qutab Shahana due to water of river Ravi *(Question No.1019)* 81
-Sanctioned water for Rajbah Kalanpur district Sargodha *(Question No. 932)* 72
-Stone pitching of Bhaow drain and lining of 8-R Minor, Gujrat *(Question No. 1063)* 82

Z

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 187
-On sad demise of mother of Dr. Namja Afzal, MPA

ZULFIQAR GHORI, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 172
(Bill No. 15 of 2016)

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ6،جمعرات7،جمعتہ المبارک8،سوموار 11-اپریل2016

یوم الاربعاء27،یوم الخمیس28،یوم الجمع29-جمادی الثانی،یوم الاثنین ،3-رجب المرجب1437ھ

سولہویں اسمبلی بیسواں اجلاس

جلد حصہ دوم شمارہ جات تا



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیسواں اجلاس

بدھ، 6-اپریل 2016

جلد شمارہ

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	----------	407
2-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	409
3-	نعت رسول مقبول	----------	410

سوالات محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 411
- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ---------- 445

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	472
	تحاریک استحقاق	
-	ریجنل مینجر سوئی گیس سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ----------	
-	ایم ایس میو ہسپتال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ---جاری ----------	495
-	ڈی سی او ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال ---جاری ----------	
-	ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ----------	
	تحاریک التوائے کار	
-	سرکاری ہسپتالوں کو محکمہ زکوٰۃ و عشر کی جانب سے فنڈز جاری نہ کیا جانا ----------	
-	ٹیچنگ ہسپتالوں کی طرف سے ناجائز فیسوں کی مد میں مریضوں اور سٹوڈنٹس سے کروڑوں روپے بٹورنے کا انکشاف ----------	
-	ایل ڈی اے میں جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نشاندہی کا مؤثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے عوام کا نقصان ----------	
-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	
	قرارداد	

- وزیر اعظم کی جانب سے پانامہ لیکس کے بارے میں کمیشن قائم کرنے کے فیصلے کی تحسین ----------

سرکاری کارروائی

بحث

- پری بجٹ بحث ---جاری ----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعرات، 7-اپریل 2016

جلد شمارہ

17- ایجنڈا ---------- 553

18- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 555

19- نعت رسول مقبول ---------- 556

سوالات محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی

- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 557

- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ---------- 585

- غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 587

پوائنٹ آف آرڈر

- ٹیوٹا میں ہونے والی کروڑوں روپے کی کرپشن کی انکوائری کا مطالبہ ----------

- سلانوالی کامرس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کا مطالبہ ---------- 600

تحاریک استحقاق

- 23-مارچ کی پرچم کشائی تقریب میں معزز پارلیمنٹیرینز کی موجودگی

کے باوجود ڈی سی او وہاڑی کا بروقت حاضر نہ ہونا ----------

تحاریک التوائے کار

- تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی کی وجہ سے سینکڑوں طلباء کو رول نمبر سلپ کا جاری نہ ہونا ----------

- ضلع گجرات میں قائم محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز شکست و ریخت کا شکار ----------

- لاہور میں عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار ----------

- محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف ----------

- نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کی زائد المیعاد ادویات کو فروخت کرنے کا انکشاف ----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سرکاری کارروائی

بحث

- پری بجٹ بحث ۔۔جاری ----------

جمعتہ المبارک، 8-اپریل 2016

جلد شمارہ

32- ایجنڈا ---------- 667

33- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 669

34- نعت رسول مقبول ---------- 670

سوالات محکمہ مواصلات و تعمیرات

- نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 671

-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے	695
-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	699
	تحاریک استحقاق	
-	کوئی تحریک پیش نہ ہوئی	----------
	تحاریک التوائے کار	
-	محکمہ خزانہ میں اربوں روپے کی بے ضابطگیوں کا انکشاف	710
-	ڈسکہ سول ہسپتال میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین و ادویات نایاب	----------
-	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت کی وجہ سے اموات میں اضافہ	----------
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
-	پری بجٹ بحث ۔۔جاری	----------
	زیرو آر	
-	باغ جناح لاہور کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی خلاف پالیسی تعیناتی	----------

سوموار، 11-اپریل 2016

جلد شمارہ

44-	ایجنڈا	749
45-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	751

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

46-	نعت رسول مقبول □ ----------	752
	سوالات محکمہ جات ہائر ایجوکیشن،ٹرانسپورٹ اور لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ	
-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	753
-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ----------	783
-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	789
	تحاریک استحقاق	
-	کنیئرڈ گرلز ہائی سکول ریلوے سٹیشن لاہور کی پرنسپل کا معزز پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ----------	
	تحاریک التوائے کار	
-	گوجرانوالہ کے تمام گرلز کالجز بی ایس سی کلاسز سے محروم ---جاری ----------	814
-	ہائر ایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور پرنسپل کا گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ کے احاطہ میں پریس کانفرنس کرنا ---جاری ----------	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-	وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی کی جانب سے نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلباء و طالبات کو دوبارہ داخلہ دینے سے انکار ---جاری ----------	
-	ہائر ایجوکیشن پاکستان کا بی اے، بی ایس سی دو سالہ پروگرام کی بجائے چار سالہ بی ایس پروگرام شروع کرنے سے طلباء و طالبات اور	

والدین کی بے چینی میں اضافہ ---جاری ----------
توجہ دلاؤ نوٹس
- فیصل آباد تھانہ کُرموضع ٹھٹھہ نورنگ میں ڈکیتی
سے متعلقہ تفصیلات ---جاری ----------
- لاہور اسلام پورہ میں تکہ شاپ کے تین ملازمین کے قتل
سے متعلقہ تفصیلات ----------
سرکاری کارروائی
بحث
- پری بجٹ بحث ---جاری ----------
- کورم کی نشاندہی ----------
- انڈکس

407

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

409

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ، 6-اپریل 2016

یوم الاربعاء ، 27-جمادی الثانی 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قُل لَّوۡ كَانَ ٱلۡبَحۡرُ مِدَادٗا لِّكَلِمَٰتِ
رَبِّي لَنَفِدَ ٱلۡبَحۡرُ قَبۡلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّي وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهِۦ مَدَدٗا ﴿١٠٩﴾
قُلۡ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٞ مِّثۡلُكُمۡ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ
لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا ﴿١١٠﴾

سورۃ الکھف 109 تا 110

کہہ دو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لئے سیاہی ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور سمندر اس کی مدد کو لائیں (109) کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں البتہ میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک معبود ہے تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے چاہئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے (110)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اَے بہار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پُھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
جو تیرے دَر سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

سوالات

محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈونگی گراؤنڈ سمن آباد کی فلڈ لائٹس کی چوری کی تفصیلات

میاں محمد اسلم اقبال کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد لاہور دونوں ڈونگی گراؤنڈز میں کرکٹ کھیلنے کے لئے فلڈ لائٹ پی ایچ اے نے لگوائی تھیں اور وہ اب وہاں سے چوری ہو چکی ہیں؟

ب اس چوری کے متعلق حکومت نے کیا کارروائی کی؟

ج کیا حکومت مذکورہ گراؤنڈز کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف جی ہاں سمن آباد ڈونگی گراؤنڈز میں کرکٹ کھیلنے کے لئے پی ایچ اے نے فلڈ لائٹس لگوائی تھیں مگر ان لائٹس کو چوری کرنے کی کوشش کی گئی اور وہاں پر تعینات پی ایچ اے سٹاف نے چور

کو موقع پر رنگے ہاتھوں پکڑ لی| اور ی ہ فلڈ لای ٹس موقع پر موجود ہی ں۔

ب چور کو متعلقہ پولیس سٹیشن سمن آباد پولی س کے حوالے کر دی| گی| تھا اور اس کا ایف آئی آر نمبر مندرجہ ذی ل ہے - ،جرم نمبر ،جرم نمبر تاری خ - - کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ج جی ہاں پی ایچ اے اس پارک کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ایف آئی آر درج ہوئی اُس ایف آئی آر کی کے بارے میں بتا دیا جائے؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے اس سوال کے جواب میں ایک چیز سمجھ نہیں آ رہی ہے اس میں یہ کیا لکھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر مجھے تو اس کا علم نہیں ہے کیونکہ یہ نہ تو ایف آئی آر نمبر ہے اور نہ ہی یہ جرم ہے۔

جناب سپیکر چلیں، آپ معزز ممبر کے سوال کا جواب دیں۔ سیکرٹری صاحب آپ اس ! کو چیک کر کے مجھے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ چور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا تو یہ مال برآمد ہو گیا تھا اور تھانہ سمن آباد سے چالان ہوا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ ایف آئی آر کی کاپی میرے پاس ہے اس میں جرم ہے۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں جو درج کیا

ہے اُس کے بارے میں بتا دیں کہ یہ کیا ہے؟ دوسرا میں نے اپنے ضمنی سوال کے اندر پوچھا ہے کہ اس کی کیا ہوئی ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر محکمہ نے چور رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا تھا تو وہ چور کا چالان ہو چکا ہے اور کیس کورٹ میں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ برآمدگی ہو گئی ہے اگر برآمدگی ہو گئی ہے تو جہاں سے وہ سامان چوری ہوا تھا وہ موقع پر لگ گیا ہے اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر چور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا اور جو بھی مال چوری ہوا تھا وہ برآمد ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر جہاں سے مال چوری ہوا تھا وہاں پر لگ گیا ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس گراؤنڈ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری $ # "کے تحت&%%کے پاس ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا میں یہ گراؤنڈ &%% کے پاس تھی، دوسری بات یہ ہے کہ جب چوری ہونے والی لائٹوں کی ہوئی تو کیا وہ لائٹیں وہاں پر لگیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جب &%% کے ساتھ) ' ہوا تو لائٹیں لگا کر ہر چیز چالو حالت میں اُن کے سپرد کی گئی۔ جب اُن سے گراؤنڈ واپس لینی ہے تو وہ بھی) چالو حالت میں واپس لینی ہے لہٰذا اُس کی ذمہ دار پی ایچ اے نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر چودھری صاحب کو بتائیں کہ وہ میرا حلقہ ہے، میں خود اُدھر کھیلتا ہوں۔ انہوں نے وہاں پر دوبارہ کب لائٹیں لگائی ہیں؟ یہ ایوان کے اندر غلط بیانی نہ کریں۔ ابھی گراؤنڈ میں چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں وہاں پر جانے کو تیار ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر آپ کے توسط سے میری معزز پارلیمانی سیکرٹری ایک) ! (ہے کہ انہوں نے &%% کو وہ گراؤنڈ کن) ')پر دی اور اب تک وہاں پر کیا حالات ہیں اور وہاں پر شادیوں کے علاوہ کبھی کرکٹ بھی کھیلی گئی ہے؟

جناب سپیکر میاں صاحب میری بات سُنیں ناں، جب انہوں نے اُن کو *ہی کر دی ہے اُس کے بعد کا تو یہ نہیں بتا سکتے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں فی الحال کے بارے میں پوچھ رہا ہوں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس کا) '

میرے پاس ہے میں ان کو پڑھ کر سناتا ہوں اور پی ایچ اے کی جو ذمہ داری تھی وہ چور کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے سپرد کیا۔ اُس سے

ہوئی پھر وہ لائٹیں وہاں لگا دی گئیں۔ اُس کے بعد &%% کے ساتھ
$ # "ہوا۔یہ) ' فروری میں ہوا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں نے جز ج میں سوال کیا تھا کہ کیا حکومت مذکورہ گراؤنڈ کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر جی، انہوں نے ہاں کر لی ہے۔پی ایچ اے نے ہاں کر لی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جی، ہاں پی ایچ اے اس پارک کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اب اس پارک کی بحالی کب تک ہو جائے گی؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے سوال کا جواب لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں سارا پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ سوال ۔اگست کو اسمبلی کو موصول ہوا، ۔نومبر کو اس کی ترسیل ہوئی اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلا گیا اور اس کا جواب آج کی تاریخ میں ملا ہے۔معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ پچھلے اڑھائی تین سالوں میں جو یہاں پر لکھا ہے اس کے بارے میں کیا کیا گیا ہے اور اس گراؤنڈ کے اندر کیا کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس گراؤنڈ کا میں) &) + %)% &%% کے ساتھ $ # " کے تحت پانچ سال کے لئے) ' ہو گیا۔ جب پانچ سال مکمل ہو جائیں گے تو اس کے بعد پھر یہ گراؤنڈ پی ایچ اے کے پاس واپس آئے گی اور اس میں جو بھی خامیاں ہوں گی انشاء اللہ ہم ان کو دور کر دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ مجھے فرمائیں کہ کس سے پوچھا تھا، ہمارے کرکٹ کلب ووٹ ہیں، یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے کس سے پوچھکر &%% کو گراؤنڈ دی ہے اور ان کو کس نے اختیار دیا ہے؟ وہاں باقاعدہ کرکٹ کلب رجسٹرڈ ہیں جو -% , کرتا ہے۔ انہوں نے ان کلبوں سے پوچھے بغیر کہ جنہوں نے کرکٹ کو) ' کرنا ہے اور جنہوں نے سارا کچھ کرنا ہے۔کیا یہ ان کے گھر کی لونڈی ہے کہ جس کو چاہیں اس کو گراؤنڈ دے دیں۔اس گراؤنڈ کے اندر سوائے شادیوں کے کچھ نہیں ہو رہا۔یہ مجھے بتا دیں؟

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

میاں طاہر جناب سپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر جی، اگر کوئی ایسے الفاظ آئیں گے تو اس کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا جائے گا۔جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ) ! (* بنتا ہے لیکن جو بھی)) &) + %کو) 'کرتی تھیں ان کو یہ دے دی گئی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں نے آپ سے یہ عرض کی ہے کہ وہاں پر کرکٹ کلب ہیں۔ان کلبوں نے بڑے بڑے کھلاڑی پیدا کئے ہیں۔

جناب سپیکر اس وقت پی ایچ اے کے پاس اتھارٹی ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے اس سے کیا کروایا ہے، یہ تو بتا دیں؟ تین سالوں کے اندر کیا کروایا گیا ہے کیا یہ پوچھنے کا بھی اختیار نہیں ہے، انہوں نے کیا کیا ہے یہ بتا دیں، کیا لائٹس لگائی ہیں، پویلین بنایا ہے یا سٹیڈیم بنایا ہے اور گھاس لگایا ہے؟

جناب سپیکر آپ نیا سوال دے دیں میں پوچھ لوں گا۔بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ جواب دے چکا ہوں کہ) + .کا * ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ) (& + %)%کے پاس ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کیا اس گراؤنڈ کو بیچا گیا ہے، اس کی) 'کس نے کرنی ہے اور مجھے اس کی ')) تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ) !(* کریں۔ جب یہ گراؤنڈ دی جا رہی تھی تو انہوں نے اس وقت کیوں اعتراض نہیں کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ مجھے بتا دیں کہ تین سال میں جس)) کے تحت آپ نے ان کو گراؤنڈ دی ہے اس گراؤنڈ کے اندر کوئی ایک کام انہوں نے کیا ہے وہ مجھے بتا دیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر وہ پانچ سال بعد جائیں گے یہ ہم نے) ' میں لکھا ہوا ہے---

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ)) مجھے پڑھ کر سنا دیں۔ یہ تو * سوال نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، آپ .) !. ساری باتیں کہہ رہے ہیں۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING AND URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING (Mr Sajjad Haider Gujjar): Mr Speaker! The maintenance of the

equipment handed over by the PHA will also be the responsibility of the party of the second part and the same shall be handed over back to PHA on expiry of this MOU in as good condition as it was at the time of hand over to the party.

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ---

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔ میاں صاحب اگلے سوال پر جانے دیں۔ آپ دیکھیں سوال ہیں کسی اور کی بھی باری آنے دیں۔آپ نے جو کہا ہے وہ انہوں نے بتادیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میرا حق بنتا ہے۔

جناب سپیکر آپ کی مہربانی اب نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ جواب دیں، آپ پردہ نہ ڈالیں۔

جناب سپیکر آپ اکیلے کے لئے یہ سوال نہیں ہے۔ یہ سب کے سوالوں کے لئے ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر جب تک یہ جواب نہیں دیں گے میں نہیں بیٹھوں گا۔

جناب سپیکر آپ نہ بیٹھیں، میں بٹھا لوں گا۔ بٹھانے کا طریقہ بھی ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔+ *23 ! *) ' 01 / 2* ! ' ! اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب آپ اپنا سوال کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال آپ اس طرح کے الفاظ استعمال نہ کریں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر آپ مجھے دھمکانے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ آرام سے بیٹھیں۔ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ہم ممبران ہیں۔

جناب سپیکر آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات

ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف یونین کونسل نمبر اور لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کن کن مقامات پر کب لگائے گئے ہیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ ان یوسیز کی آبادی کے تناسب سے یہ ٹیوب ویلز کم ہیں۔ کیا حکومت مذکورہ یونین کونسلز میں مزید ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف یونین کونسل نمبر اور میں عدد ٹیوبویلز صاف پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

گوشہ انگوری،

انگوری باغ سکیم نمبر 11،

مسلم کالونی،

مشتاق کالونی۔

کوٹلی پیر عبدالرحمٰن،

قادر بخش پارک،

فیصل پارک،

گلشن پارک کا متبادل مہر بلاک گلشن پارک روڈ میں کیوسک کا ٹیوب ویل لگادیا گیا ہے۔

مسکین پورہ

پنج پیر ٹیوب ویل

ب درج بالا ٹی وبوی لوں سے مذکورہ ی وسیز کی آبادی کو منا سب پری شر سے پینے کا پانی فراہم کی ا جارہا ہے۔فی الحال ان ی ونین کو ن سل ز می ں کسی نئے ٹی وبوی ل کی تنصی بذی رِ غور نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز الف میں انہوں نے بتایا ہے کہ ان دو یونین کونسلز نمبر اور میں ٹیوب ویل لگے ہیں۔پچھلے سالوں میں ٹیوب ویل لگائے ہیں مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے یہاں پر آبادی کا اندازہ لگوایا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یونین کونسلز نمبر اور میں ٹیوب ویل لگوائے گئے ہیں، وہاں کی آبادی کے حساب سے جتنے بنتے تھے وہ لگ گئے ہیں۔ہر یونین کونسل تقریباً ہزار سے زائد آبادی پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر ہزار سے زیادہ آبادی کا مطلب ہے کہ یہ لاکھیا لاکھ بھی ہو سکتی ہے تو یہ ہزار سے زیادہ کا کیا مطلب ہے؟

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب انہوں نے بتا تو دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں پوچھ رہا ہوں کہ آبادی کتنی ہے، اگر میں کہہ دوں کہ اس کمرے کی آبادی افراد سے زیادہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر افراد بیٹھے ہوئے ہیں یا ایک لاکھ افراد یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے پھر یہ کس قسم کا جواب ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب تھوڑا بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ جو ہمارا پچھلا) ہوتا ہے، اس کے مطابق آبادی 4 تو نہیں ہو جاتی، آبادی کو تو بڑھنا ہی ہوتا ہے اور وہ بڑھتی رہتی ہے۔ جو) ہمارے پاس آتا ہے ہم اس کے مطابق جواب دے دیتے ہیں۔ کوئی ایسا ملک ہے جہاں پر 4 آبادی ہے تو یہ بتا دیں؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میرا سوال آپ کو بھی پتا ہے اس لئے آپ بھی اُدھر دیکھے جا رہے ہیں کہ وہ صحیح جواب دیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ وہاں پر پچھلے سال کے دوران ٹیوب ویل لگے ہیں کس) سے وہاں) .! ہوئی ہے اورکس) سے انہوں نے پچھلے سالوں کے دوران وہاں پر ٹیوب ویل لگائے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ ان کو کیسے پتا ہے کہ یہ ٹیوب ویل وہاں کافی ہیں اسی لئے تو میں آبادی کا پوچھ رہا ہوں کیونکہ میرا اگلا سوال بھی ابھی آنا ہے؟

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب یہ سوال) .! کے متعلقہ نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری آپ اپنا معیار بتا دیں کہ کس طرح ہم ٹیوب ویل لگاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ آبادی ہزار سے ہزار کے درمیان ہے اگر میں ہزار بھی کہہ دوں تو آبادی اس سے آگے بھی تو ہو سکتی ہے ناں۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا طریق کار ہے اور نہ ہی میرے پاس کہ جی وہ اتنی آبادی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر آپ کو بھی پتا ہے کہ میں سوال کیا کر رہا ہوں اور اس کا جواب نہیں آ رہا ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ٹیوب ویل سالوں کے دوران لگے ہیں کس وجہ سے وہاں پر ٹیوب ویل لگے ہیں ٹیوب ویل کیوں نہیں لگ گئے؟ چلیں، اب ان کے پاس آ گیا ہے اب وہ بتا دیں گے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ان ٹیوب ویلز میں پریشر ٹھیک ہے اور وہاں جتنی پانی کی ضرورت ہے وہ پورا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہوں گا کہ وہ میرے ساتھ یونین کونسلز نمبر اور میں چلیں۔ میں جو ٹیوب ویل لگایا تھا اس کے حالات چل کر دیکھیں، میں اور میں جو ٹیوب ویل لگائے تھے ان کے حالات چل کر دیکھیں۔ مجھے بس اتنا ہی بتا دیں کہ ان تین ٹیوب ویلز کو انہوں نے آخری مرتبہ کب) 'کیا تھا؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا آپ کوئی ادھر) ' ' کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جو بھی . !) 5) ! 4 * 'ہوتی ہے اس کی ایک .ہوتی ہے۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کی 6 . پر مانیٹرنگ کرتا ہے۔

جناب سپیکر جہاں پر خرابی ہو اس کو دور کر دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جی، بالکل۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر آپ نے ان کا جواب سن لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کی 6 . پر مانیٹرنگ کر رہا ہے۔ اس ملک، اس

شہر میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی . 6پر اور خاص طور پر پانی کی مانیٹرنگ ہو رہی ہو تو بتادیں۔میں نے صرف ان سے یہ پوچھا تھا کہ ان تین ٹیوب ویلز کی آخری مرتبہ کب انہوں نے 7 .) !) کی تھی کہ یہ کس) میں ہیں؟ 5 *) میں ان کو اس سیشن کے بعد ہی وہاں لے جاسکتا ہوں تاکہ یہ وہاں جاکر ان ٹیوب ویلز کے حالات دیکھ لیں۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ ذرا ان کی حالت + * کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر آپ جو بھی حکم کریں گے تو ہم وہاں پر + * کروائیں گے لیکن یہ تو 6 . کی بات کرتے ہیں وہاں پر تو گھنٹے کوئی نہ کوئی نمائندہ موجود ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہ 6 . کی بات کر رہے ہیں تو وہاں پر ایک+ 6 .ضرور ہوگی تو یہ ہمیں وہ+ 6 .ہی یہاں پر دکھادیں---

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب آپ سوال ٹیوب ویلز کے بارے میں کریں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہاں پر سوال ٹیوب ویلز کے بارے میں ہی ہو رہا ہے۔میں نے بالکل باہر سے کوئی نیا سوال نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب وہ آپ سے رابطہ کرکے آپ کو ساری رپورٹ دے دیں گے۔اگر وہاں پر کوئی+ .ہے تو---

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر آبادی کے لحاظ سے وہاں پر یہ ٹیوب ویلز کافی نہیں ہیں یونین کونسلز نمبر اور میں مزید ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے اور ایک نہیں بلکہ مزید ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب وہ ایک علیحدہ بات ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا سروے کرواکے دیکھ لیں اگر ضرورت ہے تو وہاں پر اور بھی ٹیوب ویل لگوادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر اگلا سوال نمبر چودھری اشرف علی انصاری کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے ان کی) ! (آئی ہے لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے ان کی) ! (آئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر جناب جاوید اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر بھی جناب جاوید اختر کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر محترمہ نگہت شیخ کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گلبرگ-III کے سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کی تفصیلات

ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ-III لاہور کے سیوریج سسٹم میں بہتری کے لئے فنڈز کی منظوری لے لی گئی ہے، اگر نہیں تو کب تک منظوری ہو گی؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے سمری حکومت پنجاب کے اعلیٰ حکام کو بجھوائی گئی لیکن اس کو مسترد کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

ج مذکورہ سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری لی جارہی ہے؟

د کیا حکومت مذکورہ بالا علاقہ کے سیوریج سسٹم کو فوری ٹھیک کروانے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔

ب یہ درست نہ ہے۔

ج حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 2 ملین روپے ہے۔

د حکومتِ پنجاب نے مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے گلبرگ ایل بلاک میں سیوریج کا کام کیا تھا۔ یہ سوال میں، میں نے دیا تھا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیوریج ڈالنے کے بعد انہوں نے نئی سڑک بنانا تھی تو انہوں نے ایک پورشن میں نئی سڑک بنادی ہے لیکن دوسرے پورشن میں خان کالونی کے سامنے بھی سیوریج ڈالا گیا تھا یہی اس کے ساتھ) ہے تو وہاں کب سڑک بنے گی؟

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب سڑک کب بنائیں گے یہ پوچھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر جی، کیونکہ انہوں نے سیوریج تو ڈال دیا ہے لیکن وہاں پر سڑک نہیں بنائی۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کیونکہ آپ نے ان کی بات تو سن ہی لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ سڑکیں تو کوئی بھی محکمہ بنا سکتا ہے لیکن پھر بھی یہ زیر غور ہے اور اس کو , &8)4 میں دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں نے واسا والوں سے پوچھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم سیوریج ڈال رہے ہیں اور سب چیزیں کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ سڑک کب بنے گی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ گلبرگ ٹاؤن کو دے دی ہے۔ گلبرگ ٹاؤن کے ٹی ایم او سے میں نے پوچھا کہ سڑک کا کیا بنا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ایل ڈی اے کو دے دی ہے، ایل ڈی اے والوں سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس انفارمیشن نہیں آئی ہے۔ اب مجھے یہ بتا دیں کہ کتنے اور لوگوں سے پوچھنا پڑے گا کہ سیوریج کوئی اور ڈالتا ہے تو یہ سڑک کب تک بنے گی؟ یہ میرا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ایسے کام تو ہر ممبر کہتا رہتا ہے کہ یہ بھی بن جائے اور وہ بھی بن جائے تو اس کو , &8 میں بھیج دیتے ہیں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہے---

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب چلیں آپ اس کو بھجوا دیں۔ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہ کوئی جواب ہے۔ بھجوا نہ دیں۔ مجھے اس چیز کا جواب چاہئے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ . ! کام ہے کوئی بھی کروا دیتا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹس میں ہوتا رہتا ہے تو یہ کس طرح کی بات ہے۔ میں نے آپ کے سامنے تین ڈیپارٹمنٹس کے نام لے لئے ہیں۔ میں نے واسا سے پوچھا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ٹاؤن، ٹاؤن نے کہا کہ ایل ڈی اے سے رابطہ کریں۔

یہ سڑک کس نے بنا کر دینی ہے مجھے پلیز آج اس کا جواب چاہئے کیونکہ یہ میرے حلقے کا سوال ہے؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ سڑک کس نے بنا کر دینی ہے جس نے بنانی ہے اسے آپ کہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس کو ہم , 8&)4 میں رکھ لیں گے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب)4 /سے کیا مراد ہے؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہ کیا بات ہوئی یا ایسے کریں کہ آپ سوال کو کر دیں۔

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب سوال کو کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر مجھے اس کا جواب چاہئے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے ورنہ تو اُدھر کسی نے پوچھنا بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اس کو , 8& میں رکھنے کی پُرزور سفارش کریں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر مجھے اس میں کوئی) ’) ’ ’ چاہئے میں اس طرح سے خالی نہیں بیٹھوں گا کیونکہ میرے حلقے میں پچھلے دو سال سے اسی طرح ہو رہا ہے آپ دیکھیں کہ کا میں نے یہ سوال دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب چلیں، اس بات کا جواب دیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، وہ) ’) ’ ’ چاہتے ہیں تو میں کیسے) ’) ’ ’ کر لوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر واسا سڑکیں نہیں بناتا لیکن میں ایل ڈی اے سے کہہ کر آئندہ ADP میں بجٹ رکھوا دوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر اس سوال کو تین سال ہو گئے ہیں۔ مجھے کم از کم یہ tentative date دے دیں کیونکہ تین سال سے یہ معاملہ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر جی، وہ commitment ایسے نہیں دے سکتے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مجھے tentative date دے دیں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا آپ کوشش کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں ایسے کوئی date نہیں دے سکتا لیکن میں کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر آپ ان کی سکیم ADP میں رکھنے کی کوشش کروائیں۔ ویسے ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر پھر کس سے بات کی جائے اگر ان کے بس کی بات نہیں ہے تو پھر کس کے بس کی بات ہے؟

جناب سپیکر یہ آپ کو بھی پتا ہے اور اُن کو بھی پتا ہے بہرحال وہ کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہ مجھے بتا دیں کہ کس کے بس کی بات ہے تو میں خود اُن کے پاس چلا جاتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، آپ بعد میں ان سے میٹنگ کر لیں وہ آپ کو بتا دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس یہ ایوان کے سامنے بتا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر جی، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بہتری کے لئے یہ فائدہ مند ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے جو پی ایچ اے فیصل آباد کے ملازمین سے متعلقہ ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر سوال نمبر 3034 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

میاں طاہر کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی ایچ اے فیصل آباد کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

ب ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے فنڈز کہاں سے ملتے ہیں؟

ج کیا حکومت پنجاب یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے رقم فراہم کرتی ہے اگر ہاں تو سال . کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف تفصیل برفلی گ& ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب پی ایچ اے کے ملازمین کی تنخواہوں کے لئے فنڈز پنجاب گورنمنٹ مہیا کرتی ہے۔

ج پی ایچ اے کے ملازمین کی تنخواہوں کے لئے فنڈز پنجاب گورنمنٹ مہیا کرتی ہے مالی سال . میں تنخواہوں کی مد میں پنجاب گورنمنٹ نے 2 ملین روپے مہیا کئے ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر جناب سپیکر اس میں پوچھا گیا تھا کہ پی ایچ اے فیصل آباد کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

جناب سپیکر جی، وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی ذرا لسٹ پڑھ کر بتادیں۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔ آپ اس پر ضمنی سوال کریں تو میں اُن سے جواب لیتا ہوں۔ پڑھنے کی بات آپ اپنے طور پر کیسے کہہ سکتے ہیں؟

میاں طاہر جناب سپیکر جب ہمیں ایوان کے اندر ہی لسٹ دی جائے گی تو میں کیا آپ کو پڑھ کر بتاؤں؟

جناب سپیکر جی، آپ پڑھ کر دیکھیں اور پہلے آ کر اسے دیکھنا آپ کا کام ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر میں پانچ منٹ کے اندر کیا پڑھوں؟

جناب سپیکر جی، یہ آپ کا اختیار ہے کہ پانچ منٹ میں دیکھیں، دس منٹ میں دیکھیں یا پہلے دیکھیں۔ آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

میاں طاہر جناب سپیکر پچھلے سال اجلاس میں آپ ہی Chair کر رہے تھے تو اُس وقت بھی یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ پی ایچ اے میں جو vacant سیٹیں پڑی ہوئی ہیں، کیا حکومت ان پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر انہوں نے کب کہا ہے کہ ارادہ نہیں ہے؟

میاں طاہر جناب سپیکر ان کا جو جواب ہے پہلے وہ سنا جائے پھر اُس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر حکومت اس کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر چلیں، اچھی بات ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر ابھی انہوں نے کہا ہے نہیں اور پھر کہا ہے کہ ہاں ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر جی، انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر میں نے floor پر جو کہا ہے اُس کو consider کیا جائے گا۔

جناب سپیکر جی، سب نے سن لیا ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر اگر حکومت اس کا ارادہ رکھتی ہے تو اب تک کیوں بھرتی نہیں ہوئی جبکہ پچھلے دو سال سے فیصل آباد میں یہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بن چکی ہے؟فیصل آباد میں دو ہزار سے زیادہ grounds ہیں جہاں پر مالی نہیں ہے۔ہمارے حلقے کے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں کہ آپ فون کریں اور کوئی مالی provide کروائیں۔ہم پی ایچ اے والوں کو فون کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مالیوں کی کمی ہے۔

جناب سپیکر جب آپ تقریر کریں گے تو اُس وقت آپ کو ٹائم ملے گا اور اس میں آپ اپنی بات ضرور کر لینا۔

میاں طاہر جناب سپیکر میں تو کب سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر فیصل آباد میں اتھارٹی بنے دوسرا سال جا رہا ہے۔ وہاں پر ڈیپارٹمنٹ نے خالی سیٹوں کے لئے 180ملین کا target رکھا ہے اور recovery کی جو latest percentage ہے وہ 60فیصد target achieve کر چکے ہیں۔ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ وہاں پر خالی سیٹیں ہیں اور وہاں پر 400لوگ daily wages پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب لوگوں کی بات تو ہو گئی لیکن وہ نالیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ ہماری نالیاں بننے والی ہیں وہ بھی بنوا دیں۔

میاں طاہر جناب سپیکر مجھے تو یہ نہیں سمجھ آ رہی کہ بھرتیوں میں recovery کدھر سے آ گئی، بھرتی میں کس چیز کی recovery کی گئی ہے اور کیا وہاں پر کوئی کرپشن ہوئی ہے کہ recovery کی گئی ہے؟ کیا کسی نے کوئی کمیشن لیا تھا جس کو recover کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر پی ایچ اے کے own sources ہیں تو پہلی دفعہ انہوں نے اپنا target بنایا ہے۔ جب ان کے پاس پیسا آ جائے گا تو وہ خالی سیٹیں انشاء اللہ پُر ہو جائیں گی۔

میاں طاہر جناب سپیکر سوال کے متعلقہ یہ recovery کی بات کرنا بنتی نہیں۔ آپ کے توسط سے صرف اور صرف یہ پوچھا گیا ہے کہ جو خالی سیٹیں ہیں جن کا حکومت کی طرف سے پچھلے سال اس معزز ایوان میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اگلے سال یہ سیٹیں fill کر دی جائیں گی، کیا یہ fill کی گئی ہیں یا نہیں کی گئیں؟

جناب سپیکر انہوں نے کہا ہے کہ سیٹیں fill کریں گے اور اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس پر ہمارا کام جاری ہے۔ میں بڑی تفصیل سے معزز ممبر کو بتاؤں گا کہ 863 سیٹیں vacant تھیں۔

جناب سپیکر میاں طاہر صاحب آپ تشریف رکھیں اور اُن کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ان کو کھڑا رہنے دیں، کوئی ایسی بات نہیں۔ 400 لوگ daily wages پر کام کر رہے ہیں اور 463 سیٹیں خالی ہیں جن میں سے 261 بیلداروں کی ہیں اور 200 سیٹیں مختلف grades کی ہیں۔ ہمارا homework مکمل ہے تو انشاء اللہ جون کے بعد ہم یہ خالی سیٹیں پُر کر دیں گے۔

جناب سپیکر جی، بات ہو گئی ہے۔مہربانی

میاں طاہر جناب سپیکر میری آپ سے چھوٹی سی گزارش ہو گی۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

میاں طاہر جو وعدہ ایوان میں پچھلے سال کیا گیا تھا اُس کو پورا کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر جی، دیکھتے ہیں اور مجھے نہیں پتا کہ آپ کے ساتھ وعدہ کیا بھی تھا یا نہیں؟

میاں طاہر جناب سپیکر ایوان کے اندر بات ہوئی تھی۔

جناب سپیکر جی، بات ہوئی ہو گی۔میں کب کہتا ہوں کہ نہیں ہوئی؟

میاں طاہر جناب سپیکر آپ کے سامنے یہ commitment کر رہے ہیں کہ ہم جون میں یہ سیٹیں پُر کر دیں گے۔

جناب سپیکر جی، جون میں کروا دیں گے اور جون کا مطلب جون ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جون کے بعد ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر وہ جون کے بعد کا کہہ رہے ہیں۔

میاں طاہر یہ فرما دیں کہ کب تک پُر کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جب ہم اپنے targets achieve کر لیں گے تو اُس کے بعد ہم اپنی feasibility کے مطابق انشاء اللہ پُر کر دیں گے۔

جناب سپیکر اب مجھے آگے چلنے دیں۔

میاں طاہر جناب سپیکر میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر پہلے آپ نے کیا کیا ہے؟

میاں طاہر جناب سپیکر میں نے ابھی ایک ہی سوال کیا ہے۔[******] جو ایک ہی ضمنی سوال پر ایک گھنٹہ لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر جی، ایسی بات نہیں ہے۔ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے اور یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ آپ الفاظ بولتے ہوئے ذرا پرہیز کریں۔ اس طرح بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

میاں طاہر میرا جز ج کے حوالے سے اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2013-14 میں جو رقم دی گئی تھی، کیا اس رقم میں ٹی ایم اے کے پیسے بھی شامل تھے جو پی ایچ اے کے لوگوں کو تنخواہیں دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر No laughing please اگر بات کرنی ہے تو باہر لابی میں جا کر کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ان کا جو سوال تھا اس کا جواب آگیا ہے۔

میاں طاہر جناب سپیکر میں نے ان کو جز ج پڑھ کر سنایا ہے کہ کیا حکومت پنجاب یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد، ان ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے رقم فراہم کرتی ہے، اگر ہاں تو سال کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی اور کہاں سے کی گئی؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر اس حوالے سے رقم میرے علم میں نہیں ہے لہٰذا یہ) !(* کریں۔

جناب سپیکر جی، اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔

چودھری فیصل فاروق چیمہ جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لاہور ایڈن ہاؤسنگ سوسائٹی کی جانب سے لوگوں کے کروڑوں روپے ہڑپ کرنے کی تفصیلات

چودھری فیصل فاروق چیمہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ایڈن ہاؤسنگ لمیٹڈ نے ایک سوسائٹی فیروز پور روڈ لاہور پر چند سال پہلے شروع کی تھی جو کہ حکومت سے اجازت لے کر شروع کی گئی تھی؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ پلاٹ اور مکان دینے کے وعدہ کے بدلے یہ سوسائٹی کروڑوں روپے لوگوں سے وصول کر چکی ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس سوسائٹی کی انتظامیہ نے لوگوں کی تمام رقومات ہڑپ کر لی ہیں اور یہ رقومات واپس کرنے کے نت نئے بہانے تراشے جا رہے ہیں؟

د کیا حکومت اس کروڑوں روپے کے فراڈ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف ایل ڈی اے نے ایڈن ہاؤسنگ لمیٹڈ کی فیروز پور روڈ پر دو سکیمیں منظور کی ہیں جن کے نام ایڈن گارڈن اور ایڈن گارڈن ایکسٹینشن ہیں۔ ایڈن گارڈن سکیم اپریل میں منظور کی گئی جس کا رقبہ 2 کنال ہے جبکہ ایڈن گارڈن ایکسٹینشن کی

منظوری اگست میں دی گئی تھی جس کا رقبہ 2 کنال ہے۔ بعد ازاں تین کنال رقبہ کے تنازع کی وجہ سے ای ڈن گارڈن سکیم کی منظوری معطل کر دی گئی۔ یہ معاملہ عدالت میں بھی زیر کارروائی رہا۔ بعد ازاں سپانسر کی درخواست پر سکیم پلان کی منظوری اس شرط پر بحال کر دی گئی کہ سپانسر نظر ثانی شدہ پلان جمع کروائے گا اور اس متنازعہ رقبہ کو خارج کر دے گا۔ سپانسر سکیم نے ترمیمی سکیم پلان جمع کروادیا ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

ب پلاٹوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کاری کارڈ ایل ڈی اے کے پاس نہ ہوتا ہے۔ یہ معاملہ سکیم مالکان اور خریدار کے مابین ہوتا ہے۔

ج محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

د ای ڈن ہاؤسنگ کے معاملے کی جانچ پڑتال کے لئے پنجاب اسمبلی نے قائمہ کمیٹی تشکیل دی ہے جس کا اجلاس مورخہ 2 2 کو ہوا تھا۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری فیصل فاروق چیمہ جناب سپیکر اس سوال کے جز ب و ج کے جواب میں ایل ڈی اے والے فرما رہے ہیں کہ یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے۔ میری پہلی تو یہ گزارش ہے کہ یہ). 6 4 کی جائے کہ یہ عوام کا پیسا ہے اور لوگ ان سوسائٹیوں کے چکر میں بہت زیادہ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان کی 4). 6 کی جائے اور میری ذاتی رائے میں یہ ایل ڈی اے کی ہی). 6 بنتی ہے کیونکہ نقشہ بھی انہی لوگوں نے

پاس کیا تھا پھر بھی انہی لوگوں نے کیا لیکن اب یہ کہتے ہیں کہ یہ ان کا اور خریداروں کا معاملہ ہے؟

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے، ان سے اس کا جواب لیتے ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر معزز ممبر جو فرما رہے ہیں ان کی یہ بات بالکل درست ہے لیکن یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہے جس پر دو) ' بھی ہو چکی ہیں تو اس حوالے سے سٹینڈنگ کمیٹی جو فیصلہ کرے گی اس پر عملدرآمد ہو گا۔

چودھری فیصل فاروق چیمہ جناب سپیکر اس پر میرا ایک ضمنی سوال بھی ہے---

جناب سپیکر آپ کو بھی اس سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شامل کر لیتے ہیں۔ان کی بات مکمل طور پر سنی جائے اور اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

چودھری فیصل فاروق چیمہ جناب سپیکر اس وقت تک میری گزارش ہے کہ اس سوال کو کر دیا جائے۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔ یہ سوال نہیں ہو گا بلکہ اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کو کر دیتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر اسی سوال سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔ اب مجھے آگے جانے دیں۔ اس وقت آپ بولتے تو ٹھیک تھا اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔مہربانی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ریس کورس کا رقبہ و دیگر تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور ریس کورس پارک کا کل کتنا رقبہ ہے نیز اس رقبہ پر عوام کی تفریح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

ب لاہور ریس کورس میں سال - کے دوران اس کی بہتری کے لئے کل کتنا فنڈ استعمال کیا گیا؟

ج لاہور ریس کورس میں تفریح کے لئے آنے والوں کی موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کی حفاظت کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

د لاہور ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز کیا کوئی 3 بھی تعینات کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف ری سکورس پارک کا کل رقبہ ای گڑ ک نال اور عوام کی تفری ح کے لئے مندرجہ ذی ل اقدامات کئے گئے ہی ں

2 علم نو کے متلاشی لوگوں کے لئے فری لائبری ری بنائی گئی ہے۔

2 جھیل میں شہریوں کی تفریح کے لئے کشتی اں موجود ہیں۔

2 پارک میں جگہ جگہ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے بنچ فراہم کئے گئے ہیں۔

2 عوامی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے جوگنگ ٹریک کو عالمی معیار کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

2 پارک کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

2 پارک میں ڈینگی کی موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے پارک میں ہفتہ وار سپرے کیا جاتا ہے۔

2 معذور بچوں کی تفریح کے لئے جیلانی پارک میں خاص حصہ مختص کیا گیا ہے۔

ب سال - میں ریس کورس پارک کی بہتری کے لئے ہارٹی کلچر پر 0 0 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ج ریس کورس پارک کے تین سٹی نڈ پر بورڈ آویزاں ہے۔ جس پر تحریر ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2 2 کو یہ حکم جاری کیا ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے پارکنگ سٹی نڈ فری کر دیئے گئے ہیں، گاڑیوں کی حفاظت کے لئے لاہور پارکنگ کمپنی کو تعین کیا گیا ہے اور کمپنی کو محکمہ ماہانہ ادائیگی کرتا ہے۔

د ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم میں چار لیڈیز جم کوچ رکھی گئی ہیں جو باقاعدہ)دیتی ہیں اور جم میں مختلف قسم کی ورزش کرنے والی مشینیں لگائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

1- ورزش کرنے والے سائیکل عدد - ایبکن گرو عدد

1- ٹوسٹر عدد - ورزش کرنے والے می**نوئل** بنچ عدد
- تھائی پر**یس** مشی**ن** عدد - وی**ٹ** مشی**ن** عدد
- ای**ب** می**نوئل** مشی**ن** عدد - سٹی**پر** مشی**ن** عدد
14- ورزش راڈ عدد 4- ورزش کرنے والی بار عدد
9- واٹر کولر ای**ک** عدد

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز الف کے جواب میں نمبر ایک پر علم نو: کے متلاشی لکھا گیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم نے افکار نو: تو سنا تھا تو یہ علم نو: کیا ہے اس کی وضاحت فرما دیں کیا یہ کوئی نئی سائنس ایجاد ہو گئی ہے جو وہاں سے ملتی ہے؟

جناب سپیکر میرے خیال میں آپ ڈکشنری). ! کر لیں۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ بڑا . ہے اور چیز ہے۔

جناب سپیکر نہیں، آپ وقت کو کیوں ضائع کر رہے ہیں؟ آپ کی مہربانی ایسے نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اسی کے نمبر میں ہے کہ عوامی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے جاگنگ ٹریک کو عالمی معیار کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے تو یہ عالمی معیار کیا ہے اور اس میں کون کون سی چیزیں آتی ہیں؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب معزز ممبر کو عالمی معیار کی کاپی پہنچا دیں تاکہ یہ اسے پڑھ لیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں نے تو آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اپنے اور ایوان کے باقی ساتھیوں کے علم کے لئے یہ ضمنی سوال کیا ہے تو یہ اس کا جواب بتا دیں؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس پر تھوڑی روشنی ڈال دیں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر عالمی معیار کے لیٹر کی کاپی مجھے بھی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر بہتر تو یہ ہے کہ :علم نو :اور :عالمی معیار :سے متعلق آگاہی کے لئے معزز ممبر شام کو پانچ بجے آ کر وہاں واک کریں۔ٹریک کو اچھے طریقے سے) 'کیا گیا ہے اور .*) ' ہے۔ اسے لوگ خراب نہ کریں اور وہاں صرف پیدل چلنے والے لوگ واک کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ *) ' تو :ڈی :فیصل آباد کا بھی ہے تو یہ عالمی معیار تو نہیں ہے اور میں نے عالمی معیار کا پوچھا ہے۔

جناب سپیکر آپ اس کے متعلقہ ضمنی سوال کریں ناں۔ ایسے نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ اسی سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ بڑی مہربانی، تشریف رکھیں اور ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں لیکن کوئی جواب ہی نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر آپ نے کیا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ دونوں ضمنی سوالات . اور) ' ہیں اور لوگوں کا) ! . 5 +ہونا ہے۔

جناب سپیکر جی، بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز ج میں بتایا گیا ہے کہ ریس کورس پارک کے تین سٹینڈ پر بورڈ آویزاں ہے جس پر تحریر ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کو یہ حکم جاری کیا ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے پارکنگ سٹینڈ کر دیئے گئے ہیں، گاڑیوں کی حفاظت کے لئے لاہور پارکنگ کمپنی کا تعین کیا گیا ہے اور کمپنی کو ماہانہ ادائیگی کرتا ہے تو مجھے بتا دیں کہ کتنی ماہانہ رقم اس کمپنی کو ادا کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ہر ماہ لاہور پارکنگ کمپنی کو پانچ لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز د میں ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم میں چار لیڈیز جم کوچ رکھی گئی ہیں تو ان کی) . ! (کیا ہیں اور کیا انہیں رکھنے کے لئے باقاعدہ کوئی) کیا گیا تھا اور ان کا مشاہرہ کیا مقرر کیا ہے؟

جناب سپیکر جو معیار رکھا ہو گا اس پر پوری اترتی ہوں گی تو انہیں رکھا گیا ہو گا۔جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جب بھی کوئی) ') ! ہوتی ہے تو اس کے لئے بورڈ ہوتا ہے، اخبار میں اس کا اشتہار دیا جاتا ہے، اس کے) ' مقرر کئے جاتے ہیں پھر اس کے بعد زیادہ لوگ ہوں تو تحریری ٹیسٹ اور اس کے بعد ان میں سے تقریباً دس فیصد لوگ) . کر کے ان کا انٹرویو لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا شکریہ، جناب سپیکر سوال نمبر ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جیا بگا اور گھنگ شریف میں فراہمی آب و نکاسی کا مسئلہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف جیا بگا اور گھنگ شریف رائیونڈ لاہور میں واٹر سپلائی سکیم اور سیوریج سسٹم موجود نہ ہے جس کی وجہ سے عوام میں بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟

ب کیا حکومت مذکورہ موضع جات کے درج بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف جی ا بگا میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈی پارٹمنٹ نے میں واٹر سپلائی سکیم لگا ئی جو کہ تک آپری شنل رہی بعد از اں سکیم بوجہ عدم ادائی گی بِل بجلی بند ہو گئی اور سکیم اپنی ڈی زائن لا ئف بھی مکمل کر چکی ہے۔ نکاسی ِ آب کے لئے جی ا بگا میں نالے بنائے گئے ہیں اِن کی حالت بہتر ہے جبکہ گاؤں گھنگ شری فمیں وا ٹر سپلا ئی سکیم اور سسٹم مو جود نہ ہے۔ مختلف محکمہ جات نے نالہ جات بر ائے نکاسیِ آب بنائے مگر ان کی موجودہ حالت انتہائی خراب ہے۔

ب ما لی سال ۔ میں حکو مت کے بجٹ میں اِن دونوں گا ؤں میں فراہمی ِ آب کی کو ئی سکیم زی رِ غور نہیں ہے۔ ۔ کے ما لی سا ل کے لئے تخمی نہ لا گت بر ائے فرا ہمی آب بر ائے

جیا بگابنایا گیا ہے جس کی لاگت 2 ملین روپے ہے جبکہ گھنگ شریف گاؤں میں فراہمی و نکاسی آب کا تخمینہ لاگت 2 ملین روپے لگایا گیا ہے اور اگر حکومت مجوزہ رقم مہیا کر دے تو سکیمیں بنائی جاسکتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر سوال کا جز الف تھا کہ جیا بگا اور گھنگ شریف رائے ونڈ لاہور میں واٹر سپلائی سکیم اور سیوریج سسٹم موجود نہ ہے جس کی وجہ سے عوام میں بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟ جس کے جواب میں ہے کہ جیا بگا میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے میں واٹر سپلائی سکیم لگائی جو کہ تک آپریشنل رہی بعد ازاں سکیم بوجہ عدم ادائیگی بِل بجلی بند ہو گئی، عدم ادائیگی بل بجلی بند ہو گئی اور سکیم اپنی ڈیزائن لائف بھی مکمل کر چکی ہے۔ نکاسی آب کے لئے جیا بگا میں نالے بنائے گئے ہیں اِن کی حالت بہتر ہے جبکہ گاؤں گھنگ شریف میں واٹر سپلائی سکیم اور سسٹم موجود نہ ہے۔ مختلف محکمہ جات نے نالہ جات برائے نکاسیِ آب بنائے مگر ان کی موجودہ حالت انتہائی خراب ہے۔ اور اس کے جز ب کا جواب ہے کہ مالی سال - میں حکومت کے بجٹ میں اِن دونوں گاؤں میں فراہمی آب کی کوئی سکیم زیرِ غور نہیں ہے۔ -

کے مالی سال کے لئے تخمینہ لاگت برائے فراہمی آب برائے جیا بگا بنایا گیا ہے جس کی لاگت 2 ملین روپے ہے جبکہ گھنگ شریف گاؤں میں فراہمی و نکاسی آب کا تخمینہ لاگت 2 ملین روپے لگایا گیا ہے اور اگر حکومت مجوزہ رقم مہیا کر دے تو سکیمیں بنائی جاسکتی ہیں۔

جناب سپیکر: سب سے پہلے تو آپ 'لاہور کی بات کر رہے ہیں ضمنی سوال یہ ہے کہ 'لاہور ایریا ہے اس میں ایک تو جو بل کی ادائیگی نہ ہوئی وہ محکمہ واسا ہے، واپڈا ہے یہ اپنے بل وہ خود وصول کرتے ہیں، اس میں بھی کیا اس طرح کا سسٹم ہے کہ وہ خود وصول کرتے ہیں یا ادائیگی نہیں ہوئی تو پورا سسٹم .. ہو گیا۔ ابھی اس ٹائم دو گاؤں جو 'لاہور میں واقع ہیں جہاں واٹر سپلائی ہے اور نہ ٹرینج سکیم اس کے متعلق آپ کا کیا لائحہ

عمل ہے، پچھلے بجٹ میں اس کو شامل رکھا گیا اور نہ اس بجٹ میں شامل ہے کیا آئندہ بجٹ میں جو رقم چاہئے وہ آپ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر محترمہ ٹھیک فرما رہی ہیں ہم نے---

جناب سپیکر وہ جو فرما رہی ہیں ٹھیک فرما رہی ہوں گی، آپ بھی کوئی اچھا جواب دے دیں جس سے وہ مطمئن ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جو پیسے بجٹ میں رکھے گئے تھے وہ پی اینڈ ڈی نے نہیں کئے اب ہم نے کے بجٹ میں دوبارہ رکھے ہیں۔

جناب سپیکر چلیں بس بات ختم ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پی اینڈ ڈی نے نہیں کئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں ،کیوں نہیں کئے گئے جبکہ یہ بہت)) ' تھے؟

جناب سپیکر آپ پرانی بات کو چھوڑ دیں اب وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے رکھ لئے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر آئندہ کرنے کا کیا معیار ہے اور کیا وہ میٹرو یا اورنج لائن ٹرین پر تو نہیں لگ گئے؟

جناب سپیکر انہوں نے چیک کیا ہوگا ضرورت ہو گی تو اُس کے مطابق کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر جی، آپ ضمنی سوال کیا کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی بلکہ آپ کے توسط سے نہیں آپ خود ہی بتا دیں کیونکہ سارے جواب تو آپ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر میں خواہ مخواہ جواب دے رہا ہوں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر دو الیکشن گزر چکے ہیں اور ہمارے جو اس وقت موجودہ ایم پی اے ہیں وہ بھی او ر جو موجودہ ایم این اے ہیں وہ بھی پچھلے پیپلز پارٹی کے پانچ سال میں اربوں روپے کا فنڈ اس حلقے کے نام پر لیتے رہے ہیں اور ایم پی ایز پنجاب حکومت سے فنڈز لیتے رہے ہیں تو وہ فنڈز کہاں لگاتے رہے ہیں

جناب سپیکر جی، یہ اُن سے پوچھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں وہاں سے ایم پی اے ہوں میں یہ جاننا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر اب یہ سوال نہیں بنتا آپ اس کے لئے) ! (* لے کر آئیں مہربانی۔

سردار محمد جمال خان لغاری جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر محترمہ سعدیہ صاحبہ میں آپ سے اجازت لوں گا انہوں نے ایک ضمنی سوال پوچھنا ہے انہیں پوچھ لینے دیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، ان کے بعد۔

سردار محمد جمال خان لغاری جناب سپیکر انتہائی احسان مند ہوں آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے۔مہربانی

سردار محمد جمال خان لغاری جناب سپیکر جی، میں تقریر بعد میں کروں گا میں سوال نمبر پر ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر وہ سوال تو اب چلا گیا ہے *) *)

سردار محمد جمال خان لغاری جناب سپیکر آپ نے مجھے اُسی کی اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر نہیں۔آپ کسی نئے سوال پر ضمنی سوال کر لیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری جناب سپیکر جی۔

جناب سپیکر جی، وہ چلا گیا آگے اور دیکھ لیں آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر یہ ہمارے سوالات ہیں اپوزیشن کے سوال ہیں۔

جناب سپیکر یہ آپ کا سوال نہیں ہے یہ ایوان کا سوال ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر یہ میرے سوال پر اگر ضمنی سوال۔۔۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر جن کا سوال ہے پہلے انہیں تو بول لینے دیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میں پی اینڈ ڈی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر پہلے انہیں سوال کر لینے دیں آپ پھر پی اینڈ ڈی کی بات کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر جو پی اینڈ ڈی ہے اس کا پھر سمجھا جائے کہ جو سسٹم ہے وہ .. کر گیا ہے، کیا سکیمیں موجود ہیں اُن کو وہ بجٹ فراہم نہیں کر سکا اور سکیموں میں کام نہیں کر سکا تو کیا اُس کا آگے کیا لائحہ عمل ہے۔یہ وزیر اعلیٰ کا نزدیک ترین حلقہ ہے اس میں بڑے !)

ایم پی اے ایز اور ایم این ایز ہیں تو اس کے بارے میں کیا سوچا ہے ؟

جناب سپیکر آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال کریں اور نئے دھندے اس میں نہ ڈالیں بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر ---

جناب سپیکر آپ نے اس کا جواب پہلے دے دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں نے جواب دے دیا ہے

-

جناب سپیکر اب آجائے گا جو انہوں نے بات کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر یہ سکیمیں

میں دوبارہ ہم نے بھیج دی ہیں۔

جناب سپیکر چلیں ٹھیک ہو گیا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر یہ اب ہو رہی ہیں کہ نہیں یا پھر. ہو جانی ہیں؟

جناب سپیکر جی، نہیں محترمہ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ یہ سکیم کے بجٹ میں کی گئی لیکن پی اینڈ ڈی نے اس کی منظوری نہیں دی کیا وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ پی اینڈ ڈی---

جناب سپیکر وہ کی بات ہے اب کی بات ہو گئی ہے۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر سوال نہیں بنتا۔

جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر سوال کرنے دیں اس میں اصلاح ہوتی ہے اس میں چیزیں ہوتی ہیں---

جناب سپیکر اُن کے معیار پر پورا نہیں اُترنا ہوگا جس وقت معیار پورا ہوگیا۔
-
جناب محمد صدیق خان جناب سپیکر یہ پی اینڈ ڈی کے 5 ! میں آتا ہی نہیں ہے اگر کوئی سکیم یہ معزز ایوان پاس کرتا ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ پی اینڈ ڈی صرف. *)) لیتی ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں یہاں غلط جوابات آرہے ہیں اس کی اصلاح کے لئے سوالات صحیح ہونے چاہئیں اور جوابات بھی صحیح ہونے چاہئیں۔
جناب سپیکر جی، مہربانی۔
محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر پینے کا صاف پانی میسر ہونے اور نہ ہی نکاسی آب کا نظام ہونے کی وجہ سے جو کھلے گٹر ہیں اور کھلے نالے ہیں جس کی وجہ سے بیماریاں بھی بڑھ رہی ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت ' *)) ' ہیں اس کو) ; کرنے کی کوئی نہیں بنتی ہے۔
جناب سپیکر جی، انہو ں نے کہہ دیا ہے اب دیکھ لیں گے ۔جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور واسا کے ٹیوب ویلوں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف واسا لاہور نے سال ۔ کے دوران کتنے ٹیوب ویلز لاہور میں کہاں کہاں نصب کئے ان کا تخمینہ لاگت بتائیں، ان کی مشینری کہاں سے خرید کی گئی؟

ب کیا ان ٹیوب ویلز کی تنصیب کے لئے پرائیویٹ افراد کو ٹھیکہ دیا گیا تھا یا واسا کے اپنے ملازمین نے نصب کئے، اگر پرائیویٹ افراد فرموں نے نصب کئے تھے تو ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

ج ان ٹیوب ویلز کی جو مشینری موقع پر نصب ہے اس کی تصدیق کس کس انجینئرنگ کی فرم ادارے سے کروائی گئی ان کا نام و پتا جات بتائیں اگر ان کی مشینری کی تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

د ان میں سے اس وقت کتنے ٹیوب ویلز خراب یا بند پڑے ہیں اور ان کی بندش خراب ہونے کی وجوہات ناقص یا غیر معیاری مشینری ہے یا دیگر کوئی عوامل ہیں، تفصیلات سے ایوان کو مطلع فرمائیں؟

ہ کیا حکومت ان ٹیوب ویلوں کی بندش خراب ہونے کی وجوہات جاننے کے لئے تھرڈ پارٹی سے انکوائری کروانے کو تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر

الف واسا لاہور نے سال - کے دوران ٹیوب ویل نصب کئے۔ ان ٹیوب ویلوں کے مقامات اور تخمینہ لاگت کی تفصیل & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ٹیوب ویلوں کے پمپس کے ایس بی -=> پمپس کمپنی لمیٹڈ سے جبکہ موٹریں سی منز ' = پاکستان انجینئرنگ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ سے خریدی گئیں۔

ب ان ٹیوب ویلز کی تنصیب کا ٹھیکہ پرائیویٹ فرموں کو دیا گیا جن پرائیویٹ فرموں نے ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی ان کے نام و پتا جات کی تفصیل & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ان ٹی وبوی لوں کی مشی نری کی تصدی ق مشاورتی فرم نی شنل انجی نئرنگ سروسز پاکستان پرائی وی ٹ لمی ،ٹڈ نی سپاک ہاؤس، %، بلاک ای ن / ، ماڈل ٹاؤن ای کسٹینشن لاہور سے کروائی گئی۔

د ان میں سے کوئی بھی ٹی وبوی ل خراب ی| بند نہ ہے۔

ہ مذکورہ ٹی وبوی لوں میں سے کوئی بھی خراب ی| بند نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں جاننا چاہوں گی کہ جز ج جو ہے اس کے حوالے سے جو یہاں جواب دیا گیا ہے اور مجھے صرف معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ فر ما دیں کہ جس کمپنی سے انہوں نے یہ)) . (لیا ہے کیا اُس کمپنی نے جو !)) . . (کیا تھا اُس کے اندر کوئی نشاندہی کی تھی کہ پمپ خراب ہیں یا دو نمبر استعمال کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جو ان کا سوال ہے اس کا جواب مکمل آچکا ہے نیسپاک ہمارا ایک بڑا اچھا ادارہ ہے اُس نے یہ کیا ہے اور جو جواب انہوں نے پوچھا اس کی مکمل لسٹ موجود ہے وہ اگر ایک ایک بھی پوچھنا چاہیں تو میں وہ بھی بتا دیتا ہوں اگر انہوں نے کوئی *) ! (کرنا ہے تو---

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر) ! (* کی تو نوبت ہی نہیں آتی پہلے ہی ڈیڑھ سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔ میں یہ جاننا چاہوں گی کہ جب میں نے یہ سوال جمع کروایا تھا تو اخبار کے اندر ایک بہت بڑی خبر تھی جس کو پڑھنے کے بعد میں نے یہ سوال جمع کروایا تھا اور وہ خبر یہ تھی کہ یہ جو موٹریں اور پمپ ہیں یہ دو نمبر ہیں۔ جو مشاورتی فرم ہیں جس کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ بہت بڑی فرم ہے اور ہم نے اُس سے) کروائی ہے اُس فرم کی طرف سے ہی یہ خبر + . ہوئی تھی کہ

یہاں پر لگے ہوئے پمپ دو نمبر ہیں اور جو مشینری استعمال ہوئی وہ بھی غلط ہے تو میرا خیال ہے جب فرم کی طرف سے یہ بات آئی اور اخبارات میں چھپی تو میں نے یہ سوال اُس حوالے سے جمع کروایا تھا

جناب سپیکر جی، اُس کا جواب انہوں نے بڑی تفصیل سے آپ کو بتایا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جو فرم کی طرف سے خبر تھی وہ فرم کا سروے غلط تھا۔

جناب سپیکر آپ خبر کی بات کو چھوڑیں آپ اپنے سوال کی بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میں نے اُس خبر کے حوالے سے سوال جمع کروایا میرا یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر انہوں نے سارا کچھ تو آپ کو بتا دیا ہے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے سوال کے جز ج کا جو حصہ ہے یہ اُس فرم کی خبر کے بعد میں نے یہ) '6 !) ! (کروایا تھا میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ فرم کا سروے تھا، اس کی مجھے.) دیں تاکہ مجھے پتا چلے کہ محکمہ جو جواب دے رہا ہے وہ صحیح ہے یا غلط؟ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ محکمے وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کو غلط جواب لکھ کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر دیکھیں، انہوں نے ' =0 -=> کی ساری بات کی ہے پھر اس کے بعد نیسپاک کی بات کی ہے وہ بھی بہت بڑا ادارہ ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ) نہیں ہیں۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئیے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گوجرانوالہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

ب یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں سے کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہیں ہوئیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

ج ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف **محکمہ** منصوبہ بندی و ترقی**ات** نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران واسا گوجرانوالہ کو پی پی۔ ضلع گوجرانوالہ می**ں** دو سی**وری**ج سکی**موں** کی منظوری دی تھی جن کے نام درج ذی**ل** ہی**ں**

- سی**وری**ج سکی**م** حافظ آباد روڈ اور ملحقہ علاقے و ڈسپوزل سٹی**شن** عالم چوک نمبر گوجرانوالہ
- سی**وری**ج سکی**م** باغوالہ اور ملحقہ علاقے وڈسپوزل سٹی**شن** گوجرانوالہ

ب ان سکیموں پر جو لاگت آئی ہے اس کی تفصیل اُوپر دی گئی سکیموں کے مطابق درج ذیل ہے

سکیم نمبر -	2	ملین روپے
سکیم نمبر -	2	ملین روپے
ٹوٹل	2	ملین روپے

دونوں سکیمیں مکمل ہو چُکی ہیں

ج کوئی سکیم زیرِ تکمیل نہیں ہے۔

ملتان واسا میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران و دیگر تفصیلات

جناب جاوید اختر کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف واسا ملتان میں گریڈ سے گریڈ کے کتنے ملازمین کب سے تعینات ہیں، ان کو گاڑیوں سمیت کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

ب ان میں سے کتنے افسران ایسے ہیں جو ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کا کن کن محکمہ جات سے تعلق ہے اور یہ کب سے یہاں پر تعینات ہیں، تعیناتی کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

ج گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان تمام افسران کی گاڑیوں کے پٹرول مرمت اور ٹی اے ڈی اے پر کتنے اخراجات ہوئے، علیٰحدہ علیٰحدہ افسر اور سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

د ان افسران نے اپنی تعیناتی کے دوران ملتان شہر خصوصاً پی پی۔ میں پانی کی فراہمی سیوریج کی صفائی و دیگر کون کون سے منصوبہ جات کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے، ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

ہ کیا حکومت واسا ملتان میں ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران و اہلکاران کو فوری طور ان کے محکمہ جات میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف واسا ملتان میں اس وقت گریڈ سے گریڈ تک کے افسران تعینات ہیں ان کی تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن میں سے گریڈ سے گریڈ تک کے افسران کو ٹیلیفون اور اخبار سمیت گاڑیوں کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، منیجنگ ڈائریکٹر کے علاوہ تمام افسران کے لئے ٹیلیفون کے استعمال کی حد مقرر ہے۔

ب ان میں سے چار افسران ایسے ہیں جو ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں جن میں سے دو کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور ایک کا تعلق محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ پراونشل لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب سے ہے جبکہ ایک کا تعلق محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ سے ہے جو کہ واسا میں بطور مجسٹریٹ تعینات ہیں واسا ملتان میں تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ واسا میں ان عہدہ جات پر افسران نہ ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب نے ان افسران کی تعیناتی کی ہے

ج ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران کی گاڑیوں کے پٹرول مرمت اور ٹی اے ڈی اے پر جو اخراجات آئے ہیں ان کی تفصیل سال وار ضمیمہ ج ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د ڈی پوسٹنگ پر آئے ہوئے افسران میں سے کسی بھی آفیسر کی ان منصوبہ جات کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کی براہ راست ذمہ داری نہ ہے بلکہ پورے شہر کی ذمہ داری ہے جن میں پی پی۔ بھی شامل ہے۔

ہ ڈی پوسٹنگ پر آئے ہوئے افسران واہلکاران کو ان کا عرصہ تعیناتی مکمل ہونے پر ان کے محکمہ جات میں بھی جدی ا جائے گا

ملتان پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

جناب جاوید اختر کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی ایچ اے ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

ب ملتان شہر میں پی ایچ اے کے تحت کتنے پارکس ہیں اور ان کی نگرانی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

ج کیا یہ درست ہے کہ اکثر پارکس کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے اور وہاں پر ناجائز تجاوزات والوں نے اور نشئیوں نے اڈے بنائے ہوئے ہیں؟

د پی ایچ اے کے افسران ان پارکس کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے کوئی سروے وزٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر ہاں تو کب تک؟

ہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان پارکوں کی دیکھ بھال تزئین و آرائش پر کتنے فنڈز استعمال کئے گئے، سال وار اور پارک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

و مذکورہ اخراجات کن کن افسران کی نگرانی یا منظوری سے ہوئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پارکس اینڈ ہارٹی کلچر اتھارٹی میں اس وقت ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل گریڈ وار درج ذیل ہے

نمبر شمار	گریڈ	تعداد

ب پی ایچ اے کے زیر انتظام صرف شاہ شمس پارک اور سرکٹ ہاؤس پارک ہیں اور ان کی نگرانی کے لئے ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ج مذکورہ پارکس کا کنٹرول ڈسٹرکٹ آفیسر پارکس اینڈ گارڈنز سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے پاس ہے جبکہ پی ایچ اے کے زیر انتظام شاہ شمس پارک اور سرکٹ ہاؤس پارک کی حالت درست ہے اور وہاں کوئی ناجائز تجاوزات نہ ہیں۔

د پی ایچ اے کے پاس جو پارکس ہیں ان کی پی ایچ اے کے افسران نگرانی کرتے ہیں اور ان پارکس کو خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہ پی ایچ اے - - کو معرض وجود میں آئی۔ جو فنڈز پی ایچ اے نے پارکوں کی تزئین و آرائش پر استعمال کئے ان کی تفصیل 1 & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی ای چ اے نے یہ کام مکمل کرنے کے بعد سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دئی ے تاکہ ان کی آئندہ مکمل دی کھ بھال کر سکی ں۔

و مذکورہ اخرجات مندرجہ ذی ل افسران کی نگرانی و منظوری سے ہوئے۔

- منصوبہ منظور شدہ چی ئرمین پلاننگ کمی شن ای کنک اسلام آباد۔
- ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفی سر ملتان۔
- مینجنگ ڈائری کٹر، پی ای چ اے ملتان۔

لاہور گجر پورہ چائنا سکیم میں پلاٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ایل ڈی اے کے گجر پورہ چائنا سکیم لاہور میں کل کتنے پلاٹس ہیں، ان میں کتنے پلاٹس الاٹ ہو چکے ہیں، کتنے ابھی تک باقی ہیں؟

ب سال کے دوران متذکرہ سکیم میں کل کتنے لوگوں کو پلاٹس کی تقسیم کی گئی، تقسیم شدہ پلاٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف گجر پورہ چائنا سکی م می ں کل پلاٹس کی تعداد ہے جس کی تفصی ل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔کل تعداد می ں سے پلاٹس الاٹ ہو چکے ہی ں جس کی تفصی ل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب سال کے دوران کل پلاٹس کی ای لو کیشن ہوئی جو سابقا مالکان اراضی کو ان کی اراضی کے عوض استثنیٰ کئے گئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ ج ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی سیٹلائٹ ٹاؤن میں چنار پارک پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

راجہ راشد حفیظ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک :ایف :کے چنار پارک پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے اور ناجائز قابضین نے مسلح گن مین بیٹھائے ہوئے ہیں؟

ب کیا حکومت چنار پارک کو خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف چنار پارک کا کی س مطابق @ 2 # / % ? < عدالت عظمیٰ اسلام آباد میں زیر سماعت ہے ۔ موقع پر چنار پارک میں سابقا مالکان نے ٹی نٹ لگا کر کچھ رقبہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

ب عدالت عظمیٰ نے @ 2 # /% ? <میں چنار پارک کا جو فیصلہ کیا اس پر عملدرآمد ہوگا۔

خیابان سرسید راولپنڈی سے متعلقہ تفصیلات

راجہ راشد حفیظ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف خیابان سر سید راولپنڈی میں پبلک پارکس اور پلے گراؤنڈز کی تعداد کتنی ہے، ان میں سے کتنے پارکس اور گراؤنڈز پر ناجائز قبضہ ہے؟

ب ناجائز قابضین کا کوئی قانونی حق ہے اگر ہے تو کیا حکومت ان کو متبادل جگہ فراہم کرنے کو تیار ہے؟

ج کیا حکومت ناجائز قبضہ شدہ پارکس اور گراؤنڈز کو واگزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف خیابان سرسید سکیم راولپنڈی پانچ سیکٹرز پر مشتمل ہے جس میں پارکوں اور پلے گراؤنڈز کی تعداد ہے اور ایک گارڈن بھی ہے۔ پارکس سیکٹر & اور سیکٹر 11 جس میں کچھ سابقا مالکان کی پرانی آبادی موجود ہے۔ زیر آبادی زمین جو کہ ایوارڈ میں شامل نہیں ہے۔ محمد رفیق اور محمد نذیر نے عدالت عالیہ میں 2 /))) 5 اور) 5))

2 /دائر کی کہ پارک کے اندر جو پرانی آبادی ہے اس کے متبادل جگہ دی جائے مذکورہ بالا رٹ پٹیشن مورخہ کو ہوگئی اور حکم جاری ہوا کہ محکمہ ہاؤسنگ تین ماہ کے اندر)) کا مسئلہ حل کرے۔ کی سفیصلہ کے لئے مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ پارک سیکٹر کھڈہ مارکیٹ کا کیس سول عدالت میں زیر سماعت ہے جس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے پارک سیکٹر 11 بمطابق ریونیو رپورٹ نمبر ات خسرہ نمبر اور ڈھوک سفوھ راولپنڈی میں آتے ہیں خسرہ نمبر ایکوائر شدہ نہ ہے خسرہ نمبر نوٹی فائیڈ ہے

لیکن ایو ارڈ میں شامل نہ ہے ۔ گارڈن سی کٹر11 کا کی سیمطابق رٹ پٹیشن نمبر عدالت عالیہ زیر سماعت ہے باقی پارکوں پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

ب سی کٹر اور سی کٹر& میں بی ٹھے قابضین کو موجودہ ریونیو ری کارڈ کے مطابق ای ڈجسٹ کی جائے گا کی سیر ائے فیصلہ مجاز اتھارٹی کو بھی جدی گی ہے۔

ج کچھ قابضین پارکس کے کی سمختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں بعد فیصلہ عدالت بمطابق حکم عملدر آمد کی جائے گا۔

تاندلیانوالہ واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

جناب جعفر علی ہوچہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ اور تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

ب کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، بندش کی کیا وجوہات ہیں؟

ج کون کون سے ٹیوب ویل خراب ہونے کی بناء پر بند پڑے ہیں، ان ٹیوب ویلز کو کب تک درست کروا لیا جائے گا اور ان پر کتنی رقم خرچ ہو گی؟

د ان سکیموں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

ہ ان سکیموں کے لئے سال ۔ کے بجٹ میں کتنی رقم کس کس مد میں مختص کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پی پی- تحصیل تاندلیانوالہ میں دو واٹر سپلائی سکیمیں - تک مکمل کی گئی ں

-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر گ ب-

اس واٹر سپلائی سکیم کو واٹر یوزر کمیٹی کامیاب ی سے چلا رہی ہے-

-جزوی اربن واٹر سپلائی سکیم تاندلیانوالہ سٹی-

ی ہ واٹر سپلائی سکیم چلانے کے بعد میں تحصیل میونسپل ای ڈمنسٹریشن کے حوالے کی گئی جسے وہ چلا رہی ہے-

ب پی پی- کی کوئی سکیم بند نہ ہے-

ج پی پی- کا کوئی ٹیوب ویل بند نہ ہے-

د دونوں سکیمیں ٹی ای م اے اور یوزر کمیٹی چلا رہی ہیں ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ہ - کے لئے واٹر سپلائی کے لئے کوئی فنڈ نہ رکھے گئے ہیں

ساہیوال شہر کی حدود میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ساہیوال شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں؟

ب ان میں سے کتنے ٹیوب ویل کب سے کس بناء پر خراب یا بند ہیں؟

ج ان ٹیوب ویلز کو ٹھیک کروانے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ انتظامیہ کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

د اس وقت اس شہر کی کتنی آبادی کو ان ٹیوب ویلز سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور بقایا کتنی آبادی کو یہ سہولت دستیاب نہ ہے؟

ہ اس شہر میں مزید کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگانے کی ضرورت ہے اور یہ کب تک نصب کر دیئے جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ساہیوال شہر میں واٹر سپلائی کے لئے مختلف جگہوں پر کل ٹیوب ویل نصب ہیں تفصیل & 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب مندرجہ بالا ٹیوب ویلز میں سے عدد ٹیوب ویل پچھلے چند سالوں سے خراب ہیں تفصیل - 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج کیونکہ یہ ٹیوب ویلز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں اور مرمت کے قابل نہ ہیں اس لئے ان کی جگہ پر نئے ٹیوب ویلز لگانے درکار ہیں ان نئے ٹیوب ویلز کو لگانے کے لئے تقریباً 2 ملین رقم درکار ہیں۔ تفصیل - 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د

1 اس وقت شہر کی آبادی تقریباً نفوس پر مشتمل ہے جو کہ عدد ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں ان سے تقریباً فیصد آبادی کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

جو عدد ٹیوب ویل خراب ہیں ان کی وجہ سے تقریباً فیصد آبادی پانی سے محروم ہے۔

جن علاقوں میں ابھی تک کوئی بھی ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ہے ان علاقوں کی آبادی شہر کی کل آبادی کا فیصد ہے۔

ہ شہر کی موجودہ آبادی کو کیوسک پانی کی ضرورت ہے جس میں سے صرف کیوسک پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور مزید کیوسک پانی درکار ہے جس کے لئے نئے ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے ان ٹیوب ویلز کی تنصیب پر تقریباً 2 ملین رقم درکار ہے۔تفصیل % 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔حکومت پنجاب کی

منظوری و فراہمی فنڈز پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان ٹیوب ویلز پر کام کیا جائے گا۔

شور کوٹ لو انکم ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

جناب خالد غنی چودھری کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ تحصیل شور کوٹ میں محکمہ نے میں ایک لو انکم ہاؤسنگ سکیم بنائی تھی؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم میں ابھی تک بجلی کا انتظام نہ ہو سکا ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی ڈویلپمنٹ پر سے آج تک کوئی فنڈ نہیں لگایا گیا اگر جواب ہاں میں ہے تو وجوہات بیان فرمائیں؟

د مذکورہ سکیم کے سے لے کر دسمبر تک کے تمام ترقیاتی اخراجات کی مکمل تفصیل بتائیں؟

ہ کیا حکومت اس کالونی کی بحالی کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت تحصیل شور کوٹ میں بے گھر لوگوں کے لئے کوئی مزید ہاؤسنگ کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جی ہاں یہ سکیم میں شروع ہو کر میں مکمل ہوئی تھی۔

ب جی نہیں اس سکیم میں بجلی کا نیٹورک میں مکمل ہو گیا تھا لیکن سکیم کے غیر آباد ہونے کی وجہ سے یہ نیٹورک غیر فعال ہو چکا ہے اِس نیٹورک کو فعال کرنے کے لئے فی سکو

سے رابطہ کیا گیا ہے جس نے اس نیٹورک کو بحال کرنے کے لئے 2 ملین کا ڈی مانڈ نوٹس جاری کیا ہے جس کی جزوی ادائیگی مبلغ ملین کر دی گئی ہے اور بقیہ ادائیگی اس ماہ کے آخر تک کر دی جائے گی اس کے بعد اس نیٹورک کی بحالی کا کام فیسکو کی جانب سے شروع کر دیا جائے گا۔

ج اِس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ سکیم میں 2 ملین اخراجات سے مکمل کی گئی تھی۔ اب موجودہ مالی سال کے دوران اس کی مکمل بحالی کا کام شروع کیا گیا ہے جس کا تخمینہ 2 ملین لگایا گیا ہے۔اس کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے۔

د اِس بارے میں عرض ہے کہ مذکورہ سکیم میں سے تک کوئی ترقیاتی اخراجات نہ کئے گئے ہیں

ہ جی ہاں اس سکیم کی مکمل بحالی کا کام موقع پر جاری ہے ۔مزید برآں تحصیل شور کوٹ میں سرکاری زمین چک نمبر گھگھ کینٹ روڈ دستیاب ہے ۔ محکمہ اِس زمین پر ہاؤسنگ سکیم بنانے پر غور کر رہا ہے۔

جھنگ حلقہ پی پی۔ میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

جناب خالد غنی چودھری کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ کے علاقے چکوک ، ، گھگھہ، چک نمبر چیمیاں والا اور کا زیر زمین پانی کڑوا ہے جس وجہ سے لوگ بارش اور

نہروں کا گندا پانی پینے پر مجبور ہیں اور میٹھا پانی نہ ملنے کی وجہ سے فصلیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور لوگ نقل مکانی اور جانور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے مر رہے ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جہاں جہاں پینے کا صاف پانی نہیں ہے وہاں پر صاف پانی دینے پر جنگی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں صاف پانی دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف

- ی ہ درست ہے کہ چک نمبر گھگھ چک نمبر گھگھ چک نمبر گھگھ اور چک نمبر چی می اں والا کا زی ر زمین پانی کڑوا ہے۔ اور لوگ نہروں پر نلکے لگا کر می ٹھا پانی پی رہے ہیں۔ گھگھ نہر سے لوگ فصلوں کو پانی لگا رہے ہیں
- چک نمبر ج ب کا پانی پینے کے قابل ہے۔ ٹیسٹ رپورٹ & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں چک نمبر گھگھ چک نمبر گھگھ چک نمبر گھگھ اور چک نمبر کے #2 ?پلانٹ اور واٹر سپلائی کے تخمینہ جات بذریعہ ڈی سی او حکومت کو بھیج دیئے گئے ہیں تفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی ہے۔

لاہور جناح باغ میں فحاشی روکنے کا مسئلہ

جناب احمد شاہ کھگہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف کیا یہ درست ہے کہ لاہور جناح باغ میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں عریاں حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں جن کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے؟

ب کیا حکومت تمام پارکوں بالخصوص جناح باغ میں اس طرح کی سر عام فحاشی کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف باغ جناح لاہور شہر کے وسط میں وقوع پذیر ایک تاریخی نوعیت کا پارک ہے۔ اس باغ میں مفت تفریحی اور پارکنگ سہولیات میسر ہیں نیز اس باغ میں عورتوں اور بچوں کی تفریح کے لئے دو چلڈرن پارک بھی بنائے گئے ہیں جن پر بھی کوئی داخلہ فیس نہیں ہے۔ مفت تفریحی و پارکنگ سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے روزانہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بشمول جوان لڑکیاں اور لڑکے یہاں آتے ہیں اور اس باغ کی رعنائی ، خوبصورتی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اس باغ میں سکول و کالج اوقات کار کے دوران یونیفارم میں ملبوس لڑکیوں اور لڑکوں کے داخلے پر مکمل پابندی ہے اور اس ضمن میں باغ جناح کے تمام گیٹوں پر لڑکیوں اور لڑکوں کے داخلے کے بارے میں ممنوعی عبارت سے مزین بورڈ آویزاں کئے گئے ہیں مزید برآں فیملی کے ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کے باغ جناح میں داخلے پر کوئی پابندی نہ ہے۔ علاوہ ازیں باغ جناح کا

سکیورٹی عملہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں پر کڑی نظر رکھتا ہے اور اگر کوئی لڑکا اور لڑکی نازیبا حرکات کا متحمل ہوتا ہے تو سکیورٹی عملہ اُن کو نا صرف ایسا کرنے سے منع کرتا ہے بلکہ اُنہیں باغ جناح سے باہر نکال دیتا ہے جہاں تک جوان لڑکے اور لڑکیوں کا عریاں حرکتیں کرتے ہوئے نظر آنے کا معاملہ ہے ، یہ بات حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ باغ جناح میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا رش ہوتا ہے اور لوگوں کی اس کثیر تعداد کی موجودگی میں عریاں حرکتیں کرنے کا اخلاقی طور پر جواز نہ بنتا ہے۔

ب انتظام یہ باغ جناح قلیل تعداد میں میں سکیورٹی عملہ کی مدد سے باغ جناح میں تین شفٹوں میں سکیورٹی کے انتظامات احسن طریقے سے چلا رہی ہے۔ بہر حال ان سکیورٹی انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے لئے تمام پارکوں بالخصوص باغ جناح میں فحاشی و عریانی کے واقعات کو روکنے کے لئے ہمہ وقت مقامی پولیس خاص طور پر لیڈی پولیس کی تعیناتی از حد ضروری ہے تاکہ کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کا موقع پر تدارک کیا جائے۔

گوجرانوالہ میں سیوریج سسٹم کو چلانے والے ملازمین کی تفصیلات

جناب محمد توفیق بٹ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف واسا گوجرانوالہ میں سیوریج سسٹم کو چلانے کے لئے کتنے عارضی اور مستقبل سینٹری ورکرز اور کتنے ملازمین کس کس عہدہ، گریڈ پر کام کر رہے ہیں اور ان کے فرائض اور ایریا کی تفصیل

بتائیں۔ اس وقت کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، خاص کر سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

ب اگر سینٹری ورکر اور دیگر اسامیاں کم ہیں تو حکومت واسا گوجرانوالہ میں کب تک ملازمین کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف واسا گوجرانوالہ میں کل سی ورمین ہیں جو کہ تمام مستقل ہیں اور گریڈ کے ملازم ہیں۔ ان میں سے سی ورمین گوجرانوالہ شہر کی یونین کونسلوں میں برائے فیلڈ ڈیوٹی مامور ہیں اس طرح ہر یونین کونسل کے سی ورج سسٹم کی دیکھ بھال کے لئے سے سی ورمین دستیاب ہیں جن کو مختلف علاقوں میں ضرورت کے مطابق بھیجا جاتا ہے۔ ان کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایک جگہ پر مستقل تعیناتی ممکن نہ ہے۔ باقی ماندہ سی ورمین ڈسپوزل سٹیشنوں پر سکریزوں کی صفائی پر مامور ہیں ۔ اس وقت واسا کی کل اسامی اں ہیں اور ان میں سے پُر ہیں اور خالی ہیں جن میں سے سی ورمین کی ہیں۔

ب واسا گوجرانوالہ میں سی ورمین و دیگر ملازمین کی تعداد کم ہے جو نہی حکومت پنجاب کی طر ف سے نئی بھرتیوں پر عائد پابندی اُٹھائی جائے گی تو خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کو سمری بھجوادی گئی ہے۔ کاپی اں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

گوجرانوالہ سیوریج اور واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد توفیق بٹ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف واسا گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں آیا تھا۔ اس وقت سے آج تک اس شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے واسا نے کتنے ماسٹر پلان بنائے ہیں اور ان میں سے کتنے پلانز پر عملدرآمد ہوا ہے۔ کیا آئندہ کسی ماسٹر پلان پر کام ہو رہا ہے اگر ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟

ب کیا یہ درست ہے کہ واسا گوجرانوالہ کی ناقص واٹر سپلائی لائنوں اور گھٹیا سیوریج سسٹم اب ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا شہر بن چکا ہے؟

ج کیا یہ درست ہے کہ واسا گوجرانوالہ نے اس وقت کروڑ روپے کے بقایا جات پانی کے بلوں کی مد میں وصول کرنے ہیں۔ کیا حکومت اس ادارے کی ناقص کارکردگی اور گندا پانی سپلائی کرنے کی وجہ سے یہ بقایا جات معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف واسا گوجرانوالہ کا قیام نومبر میں ہوا اور اب تک درج ذیل ماسٹر پلانز ( ). ! کے ذریعے بنوائے گئے ہیں۔ ماسٹر پلان برائے سیوریج میں بنایا گیا اور اس کا تخمینہ ملین روپے لگایا گیا تھا۔ جبکہ امسال اس پلان کے مطابق ایک جامع سیوریج منصوبہ فیز-1 جس کی لاگت 2 ملین روپے ہے حکومت کی جانب سے منظور ہو چکا ہے جس پر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ماسٹر پلان واٹر

سپلائی میں بنائی گئی اور اس کا تخمینہ ملین روپے لگائی گئی تھا۔اس پلان کے مطابق واٹر سپلائی کی دو سکیمیں جن کی لاگت ملین روپے ہے اگلے مالی سال کے بجٹ میں شامل کرنے کے لئے بھیجی دی گئی ہیں۔ ماسٹر پلان ویسٹ واٹرٹری ٹمنٹ پلانٹ میں بنوائی گئی اور تخمینہ ملین روپے لگائی گئی تھا۔ اس کی منظوری کے لئے حکومت کو چٹھی تحریر کر دی گئی ہے۔

ب درست نہ ہے۔واسا گوجرانوالہ اپنے دستیاب وسائل سے صرف فیصد لوگوں کو پانی مہیا کر رہا ہے جو کہ فٹ گہرائی سے حاصل کرنے کی وجہ سے معیاری ہے۔ اس سلسلہ میں ماہانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونہ جات باقاعدگی سے واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری سے چیک کروائے جاتے ہیں۔باقی فیصد لوگ اپنے ذرائع سے پانی حاصل کر رہے ہیں جو کہ کم گہرائی کی وجہ سے بہتر نہ ہے بعض علاقوں میں پرانا سیوریج سسٹم ہونے کی وجہ سے مسائل ہیں جن کو حالیہ نئی منظور شدہ سیوریج سکیم کے ذریعے حل کر دیا جائے گا۔

ج واسا گوجرانوالہ کا وجود میں ہوا۔ اس وقت سے عوام کی طرف سے سیوریج کے چارجز ادا نہ کرنے کی وجہ سے بقایا جات جمع ہو گئے ہیں جبکہ واٹر سپلائی چارجز کی ریکوری تسلی بخش ہے لیکن عوام سیوریج کے چارجز ادا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے واسا کی کارکردگی اس کے وسائل کے مقابلے میں تسلی بخش ہے کہیں بھی گندا پانی سپلائی نہیں ہو رہا ہے۔جو نہی کو

ئی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو فوراً حل کیا جاتا ہے۔موجودہ قوانین میں واسا کے بقایا جات معاف کرنے کا اختیار موجود نہ ہے۔

چنیوٹ میں سیوریج پائپوں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف چنیوٹ کے محلہ جات اور ڈسپوزل جھنگ روڈ تک پانی پہنچانے کے سیوریج پائپ کس سال نصب کئے گئے تھے اور اس وقت ان پائپوں کی قوت و صلاحیت کتنی باقی ہے؟

ب شہر چنیوٹ کے کن کن علاقوں میں ابھی تک سیوریج نہیں ڈالی جا سکی۔ان علاقوں میں کب تک سیوریج سکیم شروع کی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی - میں جھنگ روڈ ڈسپوزل وسیع پیمانے پر سکیم تعمیر کی گئی جو اس وقت آبادی کی ضرورت کے مطابق تھی۔محلہ جات کی تفصیل & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔بعد میں - میں ٹی ای ایم اے چنیوٹ نئے سیوریج پائپ ڈیزائن کے مطابق ڈالے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اور ان کی میعاد - تک ہے۔

ب چنیوٹ شہر میں پہلے سے موجود ڈسپوزل ورکس جھنگ روڈ ،ڈسپوزل ورکس چاہ ٹبی ،انوالہ ڈسپوزل ورکس سی ٹلائٹ ٹاؤن اور ڈسپوزل ورکس معظم شاہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ کی زیر نگرانی چالو ہیں ان ڈسپوزل

ورکس سے ملحقہ محلہ جات میں جزوی طور پر سیوریج لائنیں بچھائی گئی ہیں جبکہ ان محلہ جات میں مزید باقی ماندہ حصوں میں سیوریج ڈالی جانی مناسب ہے محلہ جات کی تفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

شہر میں ڈسپوزل ورکس رائے چندسے ملحقہ سیوریج سکیم یونین کونسل نمبر اور محلہ جات کی تفصیل% 4 &ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے کے لئے حکومت پنجاب نے - میں 2 ملین روپے کی منظوری دی۔تفصیل8 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جس کی تکمیل کا کام آخری مراحل میں ہے جو کہ فنڈز مہیا کئے جانے پر دسمبر میں مکمل ہو جائے گی ڈسپوزل ورکس رائے چند عرصہ ای کسال سے چالو ہے اور نکاسی آب تسلی بخش طریقے سے جاری ہے۔

علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے - میں نئی اربن سیوریج سکیم محلہ فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیر روڈ ،معظم شاہ، شہابل شاہ، باقر والی ۔ راجان ، مقصود آباد ،عالی اور عیدگاہ چنیوٹ کے لئے مبلغ 2 ملین روپے کی منظوری دی۔تفصیل A 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جس پر فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام جاری ہے جو کہ فنڈز کی فراہمی پر دسمبر میں مکمل ہو جائے گی۔محلہ جات کی تفصیل B 4 &ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

مندرجہ بالا سکیموں کی تکمیل کے بعد شہر کے فیصد حصے میں سیوریج سسٹم کی سہولت حاصل ہو جائے گی اور بقایا فیصد حصے میں سیوریج سسٹم کی ضرورت ہو گی اور ان نکاسی آب سے محروم علاقوں میں حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جانے پر سیوریج کا کام مکمل کیا جا سکے گا۔

بہاولنگر حلقہ پی پی۔ میں فراہمی آب سے متعلقہ تفصیلات

چودھری غلام مرتضیٰ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ بہاولنگر میں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

ب پی پی۔ میں کتنے گاؤں میں پینے کے صاف پانی کی سکیمیں موجود ہیں ان کے نام بتائیں؟

ج کیا حکومت بقایا دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جی ہاں یہ درست ہے۔پی پی۔ بہاولنگر میں زیر زمین پانی کڑوا ہے ٹیسٹ رپورٹ & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب پی پی۔ کے کل گاؤں ہیں جن میں سے گاؤں میں صاف پانی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں تفصیل - 4 & ایوان کی

میز پر رکھ د ی گئی ہے۔ باقی گاؤں میں صاف پانی کی کوئی سکیم نہ ہے تفصیل % 4 & ایوان کی میز پر رکھدی گئی۔

ج مالی سال - میں پی پی۔ میں کوئی سکیم شامل نہیں ہے تاہم صاف پانی پروگرام کے تحت ان علاقوں میں صاف پانی کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

سیالکوٹ حلقہ پی پی۔ میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

رانا لیاقت علی کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سیالکوٹ میں پی پی۔ میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع ہیں اور کتنی سکیمیں چالو ہیں؟

ب واٹر سپلائی کی جو سکیمیں چالو نہ ہیں یا ناقص حالت میں ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں؟

ج کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ میں پانی نہایت مضر صحت ہے ان پوائنٹ پر نئی سکیمیں واٹر سپلائی کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پی پی۔ میں اب تک کل عدد واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جن میں سے سات عدد سکیمیں چالو حالت میں ہیں جبکہ پانچ عدد سکیمیں مختلف وجوہات سے بند پڑی ہیں

ب جو سکیمیں بند حالت میں ہیں وہ سکیمیں یوزر کمیٹی کو ہینڈ اوور کر دی گئی تھیں لیکن واپڈا کی عدم ادائیگی کی وجہ سے واپڈا کنکشن کاٹ دئیے گئے ہیں اور پائپ لائن سوئی گیس اور ٹیلیفون لائن بچھانے کی وجہ سے پھٹ چکی ہیں جو کہ اب قابل مرمت ہیں ایک عدد سکیم کا بور فیل ہو چکا ہے۔

ج یونیسف کے سروے کے مطابق حلقہ پی پی۔ ضلع سی الکوٹ میں کل گاؤں کا سروے کیا گیا جن میں سے فیصد گاؤں کا پانی خراب ہے اور فیصد گاؤں کا پانی ٹھیک پایا گیا۔ حکومت پنجاب عوام الناس کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں مزید واٹر سپلائی سکیمیں فراہم کرے گی۔

رحیم یار خان صادق آباد میں ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

جناب کانجی رام کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف تحصیل صادق آباد میں آخری ہاؤسنگ سکیم کب بنائی گئی؟

ب کیا یہ درست ہے کہ اب شہر کی آبادی بڑھ گئی ہے اور یہ شہر کم آمدنی والے لوگوں پر مشتمل ہے؟

ج کیا حکومت آئندہ مالی سال میں اس شہر کے لئے کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

د کیا ضلع رحیم یار خان میں حکومت آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، کب اور کس جگہ پر؟

ہ کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل صادق آباد میں واٹر سپلائی و سیوریج کی سہولتیں فراہم نہیں کی گئی ہیں حکومت کب تک یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

و تحصیل صادق آباد میں جن علاقوں کی کچی آبادیوں میں واٹر سپلائی و سیوریج کی سہولتیں میسر ہیں تو وہ کس حالت میں ہیں، کتنی آبادیوں میں فنکشنل ہیں اور ٹیوب ویلز کی تعداد کتنی ہے، جو ورکنگ نہیں کر رہیں کیا حکومت انہیں مرمت یا ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف تحصیل صادق آباد میں آخری ہاوسنگ سکیم میں شروع کی گئی تھی جو میں مکمل ہو گئی تھی یہ سکیم کے ایل پی روڈ پر احمدپور کے قریب واقع ہے۔

ب جی ہاں یہ بات درست ہے۔

ج جی نہیں کیونکہ شہر میں سرکاری زمین دستیاب نہیں ہے اور پرائیویٹ زمین کے مارکیٹ ویلیو ادا ہونے کی وجہ سے اس کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے۔

د میں ڈسٹرکٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ بنانے کے لئے رپورٹ مرتب کی گئی تاہم ضلع رحیم یار خان میں زمین کا دور افتادہ علاقے میں ہونا لوگوں کی عدم دلچسپی اور انفراسٹرکچر کی لاگت بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے پراجیکٹ شروع نہیں کیا گیا۔ وہاں پر فی الوقت پنجاب حکومت کا کسی ایسی سکیم کی منصوبہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ہ درست نہیں ہے۔

&- شہری علاقہ جات

حکومت پنجاب نے صادق آباد شہر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے مندرجہ ذیل سکیمیں بنائی ہیں جو کہ شہر کو صاف پانی مہیا کر رہی ہیں۔

2 - میں کینال سورس واٹر سپلائی سکیم تعمیر کی گئی۔

2 - میں واٹر سپلائی سکیم صادق آباد فیز ٹو تعمیر کی گئی۔

2 - میں اربن واٹر سپلائی سکیم صادق آباد تعمیر کی گئی۔

- اس وقت عدد ٹیوب ویلز شہر کو کیوسک اور کینال سورس سے کیوسک پانی مہیا ہو رہا ہے مندرجہ بالا سکیموں کے تحت تقریباً 0 نفوس آبادی کو گیلن فی کس یومیہ @, %8 کے حساب سے پانی مہیا ہو رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے - میں دس ٹیوب ویلوں پر مشتمل واٹر سپلائی سکیم کا آغاز کیا گیا جس پر تقریباً فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ منصوبہ سال میں مکمل ہوگا۔ یہ سکیم عدد ٹیوب ویل، پمپنگ مشینری، رائزنگ مین، انٹرمیڈیٹ پمپ سٹیشن، چار عدد گراؤنڈ سٹوریج ٹینک، تین عدد ٹینکیاں، چھے عدد جنریٹر پر مشتمل ہے تفصیل& 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سکیم کے تحت مزید کیوسک پانی شہر کو گیلن فی کس یومیہ @, %8 کے حساب سے مہیا ہو جائے گا۔ سال کے بعد صادق آباد شہر میں پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے مزید واٹر سپلائی سکیم کی ضرورت ہوگی جو کہ حکومت پنجاب کے فنڈز مہیا کرنے پر بنائی جائے گی۔

- احمد پور لمہ میں - میں واٹر سپلائی کی سکیم مکمل کی گئی تھی جو کہ اس وقت بند ہے کیونکہ یہ علاقہ زیر زمین

میٹھے پانی میں واقع ہے۔ سکیم کی دیکھ بھال یونین کونسل احمد پور لمہ کی ذمہ داری ہے۔

-- سیوریج سسٹم

حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے شہر صادق آباد میں مندرجہ ذیل سکیمیں تعمیر کی ہیں۔

2 میں کمپری ہنسی وسیوریج سکیم صادق آباد فیز 1۔

2 - میں سیوریج سکیم برائے بستی میوات اور جوہر کالونی

2 میں کمپری ہنسی وسیوریج سکیم صادق آباد فیز 11۔

2 میں سیوریج سکیم برائے اسلم ٹاؤن اور ملحقہ آبادی

2 میں بحالی و بہتری سیوریج سسٹم سٹی صادق آباد

- مندرجہ بالا سکیموں کے تحت ڈسپوزل ورکس تعمیر کئے گئے تھے جو کہ صحیح حالت میں چل رہے ہیں اور ان سے تقریباً 0 نفوس فیصد آبادی مستفید ہو رہی ہے۔ سیوریج سسٹم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سال - میں سیوریج کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ یہ منصوبہ سال - میں مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے پر مزید 0 نفوس فیصد آبادی سیوریج سسٹم کی سہولت سے مستفید ہو گی۔ تفصیل 4 & 8 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- احمد پور لمہ میں میں سیوریج و ڈرینیج سکیم مکمل کی گئی تھی جو کہ اس وقت فنکشنل ہے۔ سکیم کی دیکھ بھال یونین کونسل احمد پور لمہ کی ذمہ داری ہے۔

-% دیہی علاقہ جات

- تحصیل صادق آباد کے چوک میں سیوریج سکیمیں تعمیر کی گئی تھیں جو کہ درست حالت میں چل رہی ہیں ان سے

تقریباً نفوس فیصد مستفید ہو رہے ہیں تفصیل
A 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- تحصیل صادق آباد کے چکوک میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے واٹر سپلائی سکیمیں تعمیر کی گئی تھیں جن میں سے سکیمیں لوگوں کو صاف پانی مہیا کر رہی ہیں تفصیل - 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گی ہے۔ جن سے تقریباً نفوس فیصد مستفید ہو رہے ہیں جبکہ سکیموں کی بحالی درکار ہے اور بحالی کے لئے ملین روپے درکار ہیں تفصیل% 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے وزیر اعلیٰ کی منظوری اور فراہمی فنڈ زکے بعد آئندہ بجٹ میں ان سکیموں پر کام مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

و یہ سوال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن صادق آباد سے متعلق ہے۔

حلقہ پی پی۔ بہاولنگر میں لو انکم ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ فورٹ عباس شہر میں لو انکم ہاؤسنگ سکیم سال قبل بنائی گئی تھی لیکن تاحال سیوریج سسٹم، واٹر سپلائی اور بجلی کی سہولت فراہم نہ کی گئی ہے، پختہ سڑکیں ناقص میٹریل سے بنائی گئیں جو کہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے ان سال میں ایک گھر بھی نہیں بن سکا؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ جس رقبہ پر یہ سکیم بنائی گئی ہے محکمہ ہاؤسنگ کے نام منتقل ہی نہیں ہوئی، ٹی ایم اے محکمہ مال کے ریکارڈ میں الاٹیوں کے پلاٹوں کا اندراج ہی نہیں ٹی ایم اے مکانوں کے نقشہ جات پاس نہیں کرتا، بلدیاتی سہولتوں کے فراہمی کے لئے ٹی ایم اے اور محکمہ ہاؤسنگ کے معاملات سال میں طے نہیں ہو سکے؟

د ہاؤسنگ سکیم میں کتنے پلاٹ تھے، ان میں سے کتنے نیلام ہوئے، کتنے بقایا ہیں؟

ہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سب وجوہات کے باوجود الاٹیوں کو مکان تعمیر نہ کرنے پر ہر سال جرمانے کر دیئے جاتے ہیں، کیا حکومت ایسے غیر منصفانہ جرمانے معاف کرنے اور مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جی نہیں۔یہ سکیم میں شروع ہو کر میں مکمل ہوئی تھی ۔سکیم میں تمام ترقیاتی کام مطلوبہ معیار کے مطابق کئے گئے تھے لیکن اب اس سکیم کے غیر آباد ہونے کی وجہ سے اس کی تمام سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں۔

ب جی نہیں۔ اس سکیم کے تمام ترقیاتی کام میں مکمل ہو گئے تھے سکیم شہر سے دور ہونے کی وجہ سے لوگوں نے گھر تعمیر نہ کئے اس کی تمام الاٹمنٹ مکمل ہو گئی تھی لیکن تمام سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں۔

ج جی ہاں یہ بات درست ہے لیکن محکمہ سکیم کی زمین کا انتقال اپنے نام کروانے کے لئے تندہی سے کوشش کر رہا ہے اور جلد ہی

زمین کا انتقال محکمہ کے نام ہو جائے گا۔ مزید برآں اس سکیم کے مکانات کے نقشہ جات فاٹا پاس کرتا ہے اور ٹی ایم اے فورٹ عباس سے کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

د لوانکم ہاؤسنگ سکیم فورٹ عباس میں کل پلاٹ ہیں جن میں سے الاٹ شدہ ہیں اور بقایا پلاٹ ہیں۔

ہ محکمہ کے قوانین کے مطابق اس سکیم کے پلاٹوں کے مالکان کو تین سال کے اندر مکانات کی تعمیر کرنی تھی تین سال کے بعد مکان تعمیر نہ ہونے کی صورت میں جرمانہ کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس سکیم کی سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں اس لئے الاٹیوں پر تعمیر نہ کرنے کا جرمانہ عائد نہ ہوتا ہے اور سروسز فعال ہونے کے بعد ہی تعمیری سرچارج عائد ہوگا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ ہاؤسنگ کالونیوں میں مفاد عامہ سے متعلقہ مختص پلاٹوں کی تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کی محکمہ ہاؤسنگ کی طرف سے بنائی جانے والی ہاؤسنگ کالونیوں اور سکیموں میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور کمیونٹی سنٹرز کے لئے پلاٹ مختص کئے جاتے ہیں؟

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہاؤسنگ سکیموں میں ان مقاصد کے لئے مخصوص پلاٹوں کی تفصیل اور ان کی مارکیٹ ویلیو کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

ج یہ پلاٹ کس پالیسی کے تحت اور کن اداروں کو فراہم کئے جاتے ہیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پلاٹوں کی نیلامی سے حکومت کو اربوں روپے کی آمدن ہو سکتی ہے اور دوسری طرف جن مقاصد کے لئے یہ پلاٹ مخصوص کئے گئے ہیں، وہ سہولیات ان کالونیوں کے رہائشیوں کو حاصل ہو سکتی ہیں؟

ہ اگر جز د کا جواب درست ہے تو ان پلاٹوں کی نیلامی الاٹمنٹ میں کیا امر مانع ہے؟

و کیا حکومت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کالونیوں میں تعلیمی ادارے، ہسپتال اور کمیونٹی سنٹر کے لئے مخصوص پلاٹ نیلام الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جی ہاں درست ہے۔

ب تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج جملہ پلاٹس محکمانہ پالیسی) (! ' ' . 8 کئے جائیں گے۔

2 سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کئے جاتے ہیں۔

2 ڈسپنسری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کئے جاتے ہیں۔

2 کمیونٹی محکمہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کئے جاتے ہیں۔

د یہ پلاٹ متعلقہ اداروں کو گورنمنٹ کی منظور شدہ پالیسی کے تحت) ?(+ ") . , . (? کا پر الاٹ کئے جاتے ہیں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سکیموں میں سکول کمیونٹی سنٹر اور ڈسپنسریوں کی سائٹس موجود ہیں جن کا رقبہ تقریباً 2 مرلے ہے جن کی قیمت سے تقریباً 2

ملیں ہوسکتی ہے جو کہ محکمہ خزانہ حکومت کے پاس جمع ہوگی۔

ہ جب بھی متعلقہ محکمہ جات الاٹمنٹ کے لئے درخواست کرتے ہیں تو ان کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے جائے ہیں۔ نی لامی کے لئے محکمہ کی پالیسی نہ ہے۔

و جب بھی متعلقہ محکمہ جات الاٹمنٹ کے لئے درخواست کریں گے تو ان کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے جائیں گے اور نئے قانون کے مطابق ای جنسی اگر چاہے تو نی لامی کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام علاقے کا زیر زمین پانی انتہائی ناقص اور کڑوا ہے؟

ب پی پی۔ کے کتنے دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں اور کتنے دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیم موجود نہ ہے؟

ج جن دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیم موجود ہے ان میں سے کتنی سکیمیں چل رہی ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں، ان کے نام بند ہونے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

د جن دیہات میں واٹر سپلائی سکیم موجود نہ ہے کیا حکومت پنجاب ان دیہات میں واٹر سپلائی سکیم کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فیصد زیر زمین پانی کڑوا ہے اور فیصد زیر زمین پانی میٹھا ہے۔

ب حلقہ پی پی۔ کے دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں تفصیل & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ دیہاتوں میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم موجود نہ ہے تفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج حلقہ مذکورہ کی واٹر سپلائی کی سکیموں میں سے سکیمیں چل رہی ہیں تفصیل % 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حال ہی میں سکیمیں مکمل ہو ئی ہیں اور ان پر بجلی کے کنکشن پر کام جاری ہے تفصیل 8 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ای کسکیم ی وزر کمی ٹی کی طرف سے بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند پڑی ہے تفصیل A 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د

2 حلقہ پی پی۔ کے دیہات کے لئے واٹر سپلائی سکیمیں ڈرافٹ بجٹ - میں شامل کی گئی ہیں۔ بجٹ کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کی اجائے گا۔

2 پنجاب صاف پانی کمپنی تین لی ٹر فی کس روزانہ کے حساب سے پنجاب کے دیہات میں پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ان علاقوں میں اس پر کام کی اجائے گا۔

لاہور ایل او ایس پراجیکٹ کے تخمینہ سے متعلقہ تفصیلات

میاں محمد اسلم اقبال کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور ایل او ایس کے نزدیک نالے پر بنے والے پراجیکٹ کے تخمینہ کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

ب جن لوگوں کے گھر اور مارکیٹ اس کی زد میں آئے ان کے معاوضہ کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

ج یہ ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو آلاٹ ہوا، نام اور تفصیلات بتائیں اور بولی میں شامل ہونے والے باقی ٹھیکے داروں کے نام کی تفصیلات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف لاہور ایل او ایس پراجیکٹ فیروز پور روڈ ایل او ایس سے ملتان روڈ لاہو رکا ٹینڈر مورخہ - - کو ہوا۔اس کا ابتدائی تخمینہ 2 ملین بنایا گیا۔بعد میں کام کا حجم بڑھ کر 2 ملین ہوگیا۔مزید برآں ڈیزائن کی تبدیلی اور متفرق کام ملانے سے اس کی مالیت بڑھ کر 2 ملین ہوگئی۔

ب لاہو ر ایل او ایس کے نزدیک نالے پر بننے والے پراجیکٹ کی زد میں جن لوگوں کے گھر اور مارکیٹیں آئی ہیں ان کے ایوارڈ کی تفصیلات تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہیں۔

ج مذکورہ بالا ٹھیکہ)E , CD . 6. ? -> = "مپنی کو الاٹ ہوا۔ٹینڈرز میں پر ی کو الیفائیڈٹھیکدار کمپنیوں میں سے ٹھیکدار کمپنیوں #%?&= " اور)E , CD . 6. ? -> F "نے حصہ لیا۔

لاہور ستوکتلہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ شُنیلا رُوت کیا وزیر ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ستوکتلہ ڈرین کا فیروز پور روڈ سے پیکو روڈ تک کے حصے کا تعمیراتی کام عرصہ چار سال سے جاری ہے؟

ب کیا اس منصوبہ کا کوئی ٹائم فریم ہے؟

ج کیا یہ منصوبہ برسات سے پہلے مکمل ہو سکے گا کیونکہ اس کا پانی برسات میں اوور فلو ہو کر سڑک کے برابر ہو جاتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست نہ ہے کہ ستوکتلہ ڈرین کا فیروز پور روڈ سے پیکو روڈ تک حصے کا تعمیراتی کام عرصہ چار سال سے جاری ہے۔یہ منصوبہ نومبر کو شروع ہوا۔

ب اس منصوبہ کی تکمیل ڈرین کے راستے میں آنے والے EA=%# کے الاٹرکپول کی جلد از جلد منتقلی پر منحصر ہے۔جو ابھی تک منتقل نہیں ہو سکے۔

ج اس منصوبہ پر مون سون کے بعد بھی کام جاری رہے گا۔تاہم ستوکتلہ ڈرین کا حصہ آر ? اور ایس= بلاک ماڈل ٹاؤن جہاں زیادہ بارش ہونے کی صورت میں اس نالے کا پانی سڑک کے لیول کے برابر آجاتا ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر کام جاری ہے۔

سرگودھا واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

چودھری عامر سلطان چیمہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سرگودھا میں سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

ب اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں، ان کو کب ٹھیک کر دیا جائے گا؟

ج سرگودھا شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

د ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

ہ کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع سرگودھا میں - سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے درج ذیل مقامات پر ٹیوب ویل لگائے گئے۔

	مقام	تعداد ٹیوب ویل
-	واٹر سپلائی سکیم کوٹ مومن	/
-	واٹر سپلائی سکیم بھلوال	/
-	واٹر سپلائی سکیم پھلروان	/
-	واٹر سپلائی سکیم ساہی وال	/

ب تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں

ج سرگودھا شہر کی موجودہ آبادی کے لئے روزانہ گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

د موجودہ واٹرسپلائی سسٹم اگر گھنٹے روزانہ چلایا جائے تو گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاسکتا ہے جبکہ مزید گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

ہ حکومت پنجاب کی جانب سے توسیع واٹرسپلائی سکیم سرگودھا زون1 پر کام شروع ہو گیا ہے جس پر پہلے مرحلہ میں ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

راجن پور واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

سردار علی رضا خان دریشک کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع راجن پور میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں، کتنی کتنی لاگت سے اور کون کون سے سال میں بنائی گئی ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

ب اس میں کتنی اور کون کون سی سکیمیں فنکشنل ہیں اور کتنی کون کون سی نان فنکشنل ہیں، نان فنکشنل کی کیا وجوہات ہیں؟

ج کیا واٹر سپلائی کی کوئی سکیمیں مالی سال - میں زیر تکمیل ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت مالی سال - میں نئی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع راجن پور میں واٹر سپلائی کی کل سکیمیں ہیں2 ان سکیموں کی) .ان کی لاگت اور ان کے مکمل ہونے کے سال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فنکشنل سکیمیں عدد تفصیل & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نان فنکشنل سکیمیں عددتفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نئی سکیمیں عدد % 4 & تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ان میں سے سکیم یں فنکشنل ہیں تفصیل & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سکیم یں نان فنکشنل ہیں جن کی نان فنکشنل ہونے کی وجوہات کی تفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج

2 مالی سال - میں کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہ تھی۔

2 سال - میں) 3 .. < کی وجہ سے ضلع راجن پور میں مندر جہ ذیل سکیمیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تھیں لنڈی سی دان ،بکھر پور ،مڈ ناول جو کہ اسی سال - میں مکمل بحال کر دی گئی تھیں۔

2 اس کے علاوہ ضلع راجن پور میں جناب خادم ِاعلیٰ پنجاب نے خصوصی منظوری برائے بحالی واٹر سپلائی کی عددسکی مزبرائے مالی سال - میں خصوی منظوری دی ہے جن میں سے عدد واٹر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے جن کے فنڈز مہی اکر دیئے گئے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے

بحالی واٹر سپلائی سکیم حاجی پور واٹر سپلائی سکیم بخارہ

واٹر سپلائی سکیم میراں پور واٹر سپلائی سکیم محمد پور دی وان واٹر سپلائی سکیم داجل تنصیب ہینڈ پمپس

عدد سکیموں کے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے جن کو اگلے مالی سال - میں شامل کی جانی ہیں جن کے ی ہ نام درج ذیل ہیں۔

سولرپاور واٹر سپلائی سکیم داجل رورل واٹر سپلائی کہ
سلطان بحالی**توس**،یع اربن واٹر سپلائی سکیم روجھان و ملحقہ آبادی

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ڈیرہ غازی خان میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد علی خان دریشک کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ڈیرہ غازی خان میں اب تک کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں؟

ب سال - اور - میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں اور کتنی سکیمیں اب تک نامکمل ہیں؟

ج اب تک کتنی واٹر سپلائی سکیمیں بند پڑی ہیں اور جو بند پڑی ہیں کیا حکومت ان کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

د ٹی ایم اے کے تحت کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کام کر رہی ہیں اور کتنی سکیمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت کام کر رہی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع ڈیرہ غازی خان میں واٹر سکیمیں چالو حالت میں ہیں۔تفصیل& 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب سال میں سکیمیں مکمل ہوئیں اور سکیمیں نامکمل ہیں۔

سال میں سکیمیں مکمل ہوئیں اور سکیمیں نامکمل ہیں۔

ج سکیمیں بند پڑی ہیں جیسے ہی فنڈز مہیا ہوں گے تو یہ سکیمیں چالو کر دی جائیں گی۔ تفصیل - 4 &ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د ٹی ایم اے کے تحت سکیمیں کام کر رہی ہیں # -% کے تحت سکیمیں کام کر رہی ہیں اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت کوئی سکیم کام نہیں کر رہی ہے۔

ضلع لاہور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور میں - سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

ب اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کر دیا جائے گا؟

ج چالو حالت ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

د کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویلز برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ زون

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع لاہور میں - سے آج تک واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز مندرجہ ذیل مقامات پر لگائے ہیں۔

2 واٹر سپلائی سکیم سی او یونٹ رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم غوث پورہ رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم سندر روڈ رائیونڈ

2 واٹر سپلائی سکیم رائیونڈ کلاں
2 واٹر سپلائی سکیم چاہ سدے والا رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم تالاب سرائے رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم مل رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم بھائی کوٹ رائیونڈ
2 واٹر سپلائی سکیم گوپی رائے رائیونڈ

واسا لاہور ۔

لاہور میں ۔ سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے عدد ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ زون ۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن لاہور نے ۔ سے آج تک کل عدد ٹیوب ویلز لگائے جن میں سے چالو حالت میں ہیں اور عوام مستفید ہو رہی ہے جبکہ مندرجہ ذیل عدد ٹیوب ویلز تکنیکی لحاظ سے مکمل ہیں بجلی مہیا نہ ہونے کی وجہ سے چالو حالت میں نہ ہیں ، واپڈا کو ڈیمانڈ نوٹسز جمع کروا دیئے ہیں جونہی واپڈا کی طرف سے بجلی مہیا ہو گی ان سے بھی پانی کی فراہمی جاری ہو جائے گی۔

2 واٹر سپلائی سکیم رائیونڈ کلاں
2 واٹر سپلائی سکیم چاہ سدے والا رائیونڈ

واسا لاہور ۔

یہ تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کوئی بھی خراب نہ ہے۔

ج

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ زون ۔تفصیل درج ذیل ہے

سکیم کا نام پانی کی فراہمی

2 واٹر سپلائی سکیم سی او یونٹ رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم غوث پورہ رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم سندر روڈ رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم رائیونڈ کلاں چالو ہونے پر گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم چاہ سدے والا رائیونڈ چالو ہونے پر گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم تالاب سرائے رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم مل رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم بھائی کوٹ رائیونڈ گیلن روزانہ

2 واٹر سپلائی سکیم گوپی رائے رائیونڈ گیلن روزانہ

واسا لاہور ۔

واسا لاہور میں چالو حالت ٹیوب ویلوں عدد سے روزانہ

ملین گیلن پانی فراہم کیا جا رہا ہے جبکہ ان عدد ٹیوب ویلز سے

ملین گیلن پانی روزانہ فراہم کیا جا رہا ہے

د حکومت پنجاب نے مالی سال ۔ کے بجٹ میں مندرجہ ذیل مقامات پر چھنئے ٹیوب ویلز لگانے کی سکیمیں منظور کی ہیں۔

واٹر سپلائی سکیم سندر ملتان روڈ عدد ٹیوب ویل

واٹر سپلائی سکیم باتھ ملتان روڈ عدد ٹیوب ویل

واٹر سپلائی سکیم موہلنوال ملتان روڈ عدد ٹیوب ویل

واٹر سپلائی سکیم چاہ تمولی ملتان روڈ عدد ٹیوب ویل

ll واسا لاہور ۔

وہ تمام ٹیوب ویلز جو اپنی معیاد مدت پوری کرنے کے بعد بند ہو جائیں گے ان کی تبدیلی کے لئے نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے اور یہ کام مرحلہ وار کیا جائے گا نیز جن علاقوں میں نئی آبادیاں وسیع ہو رہی ہیں وہاں پر نئے ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگائے جائیں گے۔

واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

لیفٹیننٹ کرنل ر سردار محمد ایوب خان کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف چکوک میں محکمہ نے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سروے کرایا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ سروے کرنے کے باوجود ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عمل جوں کا توں ہے؟

ج محکمہ نے مذکورہ حلقہ کے جن چکوک یا قصبات میں سروے کرایا ہے وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ کب تک نصب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع کے مختلف چکوک میں سروے کا عمل جاری ہے جس کے بعد فلٹریشن پلانٹ نصب کئے جائیں گے۔

ب ابھی سروے اور منصوبہ بندی کا عمل جاری ہے۔

ج پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے منصوبہ بندی کا عمل جاری ہے۔ سروے رپورٹس کے نتائج کی روشنی میں ان چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے مرحلے میں ان علاقوں کی نشاندہی کرنا ہے جو پینے کے صاف پانی کی سہولیات سے محروم ہیں۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں آیا؟

ب گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ پوسٹ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز کس کیٹیگری کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

ج گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام سے آج تک کتنی اور کون کون سی ہاؤسنگ سکیم متعارف کرائی ہیں اور یہ ہاؤسنگ سکیمیں کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں؟

د گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے شہر کی خوبصورتی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

ہ کیا یہ درست ہے کہ مال مویشی شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے دو عدد گوالا کالونیوں پر کام شروع کیا تھا اگر درست ہے تو اس پر اب تک کتنا کام ہو چکا ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ کا قیام پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ مجریہ کے تحت میں عمل میں آیا۔

ب گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں اس وقت اسامیوں کی تعداد ہے جس پر افراد کام کر رہے ہیں پوسٹیں خالی ہیں میں سے گزیٹڈ آفیسر کی پوسٹیں ہیں جس پر اس وقت آفیسر کام کر رہے ہیں۔ بقایا پوسٹیں خالی ہیں۔ اسی طرح پوسٹیں نان گزیٹڈ ہیں اس وقت نان گزیٹڈ ملازمین کام کر رہے ہیں بقایا اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح تین پارٹ ٹائم اسامیاں ہیں جس میں ایک ڈاکٹر اور دو وکیلوں کی اسامیاں ہیں اس پر ایک لیگل ایڈوائزر کام کر رہا

ہے۔گزیٹڈ خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے میں جناح ٹاؤن سکیم پر کام شروع کیا تھا۔ یہ سکیم تقریباً ایکڑ پر محیط تھی۔موضع دھلے ، قی ام پور اور گرجاکھ پر مشتمل تھی۔ اس کا گزٹ نوٹی فکیشن مورخہ ۔اکتوبر جاری ہوا تھا لیکن بعد میں کافی لوگ عدالتوں میں چلے گئے۔تقریباً سال عدالتوں میں کیس چلتا رہا آخر کار ادارہ ہذا کو اس سکیم کو) کرنا پڑا۔اور اگست میں اس سکیم کو) کر دیا گیا ۔ اب گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ اپنی وی گورننگ باڈی کے اجلاس میں ایکڑ کی سکیم ، جی ڈی اے سٹی ۔ کے نام پر بنانے کی منظوری لی ہے۔ اس سلسلہ میں پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹی زایکٹ مجریہ کے سیکشن ID 9 کے تحت گزٹ نوٹی فکیشن بھی جاری کیا ہے۔ جی ڈی اے اس سکیم کو ایل ڈی اے سٹی کی طرز پر بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔جلد ہی سکیم عوام کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

د جی ڈی اے نے حال ہی میں پاک فضائیہ کے تعاون سے سنگم سی نما کے چوک میں فائٹر طیارہ نصب کیا ہے۔ جی ڈی اے نے پرائی وی ٹی ڈی لپرز کے تعاون سے نہر اپر چناب پر چار عدد فوارے نصب کئے ہیں۔جی ڈی اے نے اپنے ذرائع سے 2 ملین سے ماڈل ٹاؤن مارکی ٹمیں گرین بیلٹ کی تعمیر کی۔جی ڈی اے

نے ماڈل ٹاؤن سیٹلائٹ ٹاؤن کی سڑکیں جن کی لاگت تقریباً 2 ملین آئی مکمل کیں۔جی ڈی اے نے ٹھاکر سنگھ گیٹ سے گرجاکھی دروازہ تک کی سڑک جس کی لاگت 2 ملین آئی مکمل کی۔ جی ڈی اے نے حال ہی میں شہر کے چوک کو خوبصورت بنانے کے لئے تقریباً 2 ملین کی لاگت کا منصوبہ بنایا ہے۔

اس کے علاوہ جی ڈی اے نے شہر کی ٹریفک کی بہتری کے لئے پچھلے سالوں میں شہر کی عدد بہتریں سڑکیں بنائی ہیں جن کی تعمیر کا میعار شہر میں سب سے اچھا ہے ۔ان سڑکات پر تقریباً 2 ملین لاگت آئی۔

- پسرور روڈ - کشمیر روڈ - کچا ایمن آباد روڈ
- نوشہرہ روڈ - جوڈیشنل کالونی روڈ - گرجاکھ روڈ
- جناح روڈ - گورونانک پورہ روڈ - گوندلانوالہ روڈ

۵ جی ہاں درست ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے جی ڈی اے کو شہر میں دو عدد گوالہ کالونی ایں بنانے کا حکم دیا تھا۔جی ڈی اے نے موضع بھکھڑے والی پر کنال مرلہ اور موضع ایمن آباد میں کنال دو مرلہ کا سیکشن کا گزٹ نوٹیفکیشن مورخہ نومبر کو کیا اور اس کا اسٹیمیٹ 2 ملین موضع بھکھڑ والی اور 2 ملین موضع آیمن آباد کا بنا کر گورنمنٹ کو بھیجا۔حکومت پنجاب نے 2 ملین کی

رقم دونوں سکیموں کی
مد میں مالی سال - میں رکھی۔ اس دوران وزیر اعلیٰ
پنجاب نے ڈائریکٹو نمبری # 3 = "% 8 = 8
&& مورخہ فروری کے ذریعہ
حکم دیا کہ ضلعی حکومت کوئی اور موزوں سرکاری جگہ گوالہ
کالونی کے لئے تلاش کرے اور حکم دیا کہ سیکشن ID پنجاب
ڈویلپمنٹ آف سٹی زایکٹ مجریہ کے تحت جو
نوٹی فکیشن موضع بھکھڑے والی، موضع ایمن آباد کے رقبہ کے
لئے جاری ہوا تھا اس کو فوراً) کر دیا جائے۔ اور ہدایت
کی کہ ضلعی حکومت چار پانچ جگہوں پر موزوں سرکاری زمین
تلاش کرے جس پر گوالہ کالونی بن سکے۔ معاملہ ابھی تک ضلعی
حکومت کے پاس زیر التواء ہے۔

ضلع لاہور میں قائم خواتین کے جمز سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور کے کن کن پارکوں میں خواتین کے لئے جمز کی تعمیر کی گئی ہے؟

ب لاہور کے کن کن علاقوں میں خواتین جمز قائم ہیں نیز یہ جمز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

ج لاہور کے جن جن علاقوں میں خواتین کے جمز ہیں، وہاں پر کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے نیز یہ سٹاف کس کے ماتحت کام کر رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع لاہور میں پی ایچ اے نے مندرجہ ذیل پارکوں میں خواتین کے لئے جمز تعمیر کئے ہیں۔

- جیلانی پارک
- گلشن اقبال پارک
- لیڈیز پارک تاجپورہ سکیم
- لیڈیز پارک گجرپورہ
- B-بلاک سبزہ زار سکیم
- لیڈیز پارک گرین ٹاؤن
- -جوہر ٹاؤن

ب لاہور میں پی ایچ اے کے زیر انتظام خواتین جمز مختلف علاقوں میں واقع ہیں جو درج ذیل ہیں

- جیلانی پارک جیل روڈ
- گلشن اقبال پارک علامہ اقبال ٹاؤن
- لیڈیز پارک تاجپورہ سکیم
- لیڈیز پارک گجرپورہ سکیم
- B-بلاک سبزہ زار سکیم
- لیڈیز پارک گجرپورہ سکیم
- -جوہر ٹاؤن

ج پی ایچ اے لاہور کے زیر کنٹرول خواتین جمز متعلقہ علاقہ کے انچارج کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہاں کام کرنے والے ملازمین درج ذیل ہیں

- جم کوچ
- خاکروب
- سکیورٹی گارڈ
- ریشپنسٹ
- ایروبکس کوچ

پی پی۔ لاہور پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا مسئلہ

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف پی پی۔ لاہور میں کتنی یو سیز میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے پائپ لائنیں بچھائی گئیں، یونین کونسلز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کی فیصد آبادی کو مضر صحت پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

ج کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایمرجنسی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پی پی۔ کی پانچ یو سیز میں واسا لاہور نے صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے پائپ لائنیں پچیس سال قبل بچھائیں۔ یہ یونین کونسلز درج ذیل ہیں

یونین کونسل نمبر

یونین کونسل نمبر

یونین کونسل نمبر

یونین کونسل نمبر

یونین کونسل نمبر

ب یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ حلقہ کی فیصد آبادی کو مضر صحت پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ تاہم جب کبھی بھی پانی میں آلودگی کے حوالے سے شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔ مذکورہ حلقہ سے مئی میں بھی

پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔

ج مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی ایسی لائنیں جو گہری ہو چکی ہیں انہیں تبدیل کیا جا رہا ہے اور رواں مالی سال کے دوران مذکورہ حلقہ میں ایسی فٹ واٹر سپلائی لائنوں کو تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ مزید فٹ ایسی واٹر سپلائی لائنوں کو بھی جون تک تبدیل کر دیا جائے گا تاکہ مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہاؤسنگ کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آخری ہاؤسنگ کالونی کب تعمیر کی گئی تھی؟

ب کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہیڈ کوارٹر بننے سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گرد و نواح میں پلاننگ اور سہولیات کے بغیر چھوٹی چھوٹی آبادیاں پھیل گئی ہیں؟

ج کیا حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل کے حل کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں آخری ہاؤسنگ کالونی - میں مرلہ ہاؤسنگ سکیم کے نام سے تعمیر ہوئی تھی۔

ب درست ہے۔

ج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا محکمہ ہذا کا ارادہ ہے جس کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے اطراف میں زمین حاصل کرنے کے لئے سروے شروع کر دیا گیا ہے جو کہ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی منظوری کے بعد ترقیاتی پروگرام میں

شامل کر لیا جائے گا۔ یہ نئی ہاؤسنگ کالونی تقریباً ایکڑ رقبہ پر بنائی جائے گی۔

ساہیوال خراب ٹیوب ویلوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے اکثر ٹیوب ویلز خراب پڑے ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹیوب ویلز جنریٹر کی عدم دستیابی کے باعث بند پڑے ہیں؟

ج کیا حکومت بند ٹیوب ویلز اور خراب جنریٹرز کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف جزوی طور پر درست ہے۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے آج تک واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں جن میں سے سکیمیں چل رہی ہیں اور ان کے ٹیوب ویل ٹھیک ہیں جبکہ سکیمیں ٹیوب ویل خراب ہونے کی وجہ سے بند ہیں سکیموں کی تفصیل اور کوائف & 4 & ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ب یہ درست ہے کہ کسی بھی بند ٹیوب ویل پر جنریٹر دستیاب نہ ہے۔ کیونکہ ان سکیموں پر بجلی کے کنکشن مہیا کئے گئے تھے جو کہ یوزر کمیٹیوں کی طرف سے بجلی کا بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے منقطع ہو چکے ہیں۔

ج جی ہاں حکومت بند ٹیوب ویلز کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جو

فنڈز درکار ہیں ان کی تفصیل - 4 & ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور باغ جناح اور ریس کورس میں شجر کاری سے متعلقہ تفصیل

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سال کے دوران باغ جناح لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

ب سال کے دوران ریس کورس پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

ج باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک میں عوام کو تفریحی سہولیات باہم پہنچانے کے لئے کیا کیا نئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف باغِ جناح لاہور میں سال کے دوران مندرجہ ذیل ہائبرڈ 6 < پھولوں کے بیج خرید کر پنیری اں تی ار کی گئیں اور ان پھولوں کی پنیریوں کو باغ جناح کے مختلف حصوں میں لگا کر پھول اُگائے گئے جس سے باغ جناح کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا۔ ان بیجوں کی خری داری پر حکومت نے روپے خرچ کئے۔

- میری - میری گولڈانکا - پٹونی ا مختلف رنگ
- پٹونی اڈبل - جیرنیم - کیلسولیری ا

- پی نزی
- کارنیشن
- سٹی ٹک
- وربینی ا
- لی وپائن
- حبی پفو فلا
- ڈی جٹالس
- الاسی م
- سلوشی امکس
- مختلف رنگ
- انٹری نم
- مختلف رنگ
- ڈائی انتھس
- فلاکس
- سنائی ری ا
- نی مزی ا
- ڈائی مور
- سوئٹ ولی م
- گزینی ا
- کلائی انتھس
- می مولس
- ری نن کلس
- آسٹر
- سٹاک

اس کے علاوہ اپنی نرسریوں میں تی ار کئے گئے مندرجہ ذیل پودے بھی لگائے گئے جن پر کوئی سرکاری خرچ نہ ہوا ہے۔

-	پام مختلف	عدد	-	جربرا	عدد
-	گلاب مختلف	عدد	-	چاندنی	عدد
-	مروا	عدد	-	فائکس مختلف	عدد
-	چاندنا	عدد	-	کالا دھتور	عدد
-	ڈھاک	عدد	-	براسی ا	عدد
-	چنار	عدد	-	انار	عدد

ب سال می جی لانی پارک میں بہت سے مختلف فلاور بی ڈز اور کارپٹ بنائے گئے جن میں تقری بـــاَ دو لاکھ پھولوں کے پودے لگائے گئے۔ مندرجہ ذیل پودوں کی خری داری پر تقری بـــاَ 0 0 روپے رقم خرچ ہوئی۔

- سی نـــاری ہ
- می ری گولڈ
- می ری گولڈ
- فرنچ پرائمولا
- انڈین انکا
- گوبھی فلاور

ڈیلی ا

- پٹونیہ - انٹریئم

اسکے علاوہ مندرجہ ذیل پودے پی ایچ اے کی اپنی نرسریوں میں تیار کئے گئے ۔

- فلاکس - وربینہ - نکیسر
- ہیری - دعسی - میولس
گراس ڈیلی ا
- لاکسپر - السی - جنگلی وربینہ
- پرائم روز

ج جی لانی پارک

جی لانی پارک رعس کورس پارک میں شہریوں کی تفریح کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

2 علم نو کے متلاشی لوگوں کے لئے فری لائبریری بنائی گئی ہے۔

2 پارک میں موجود جم کو مزید ترقی دی گئی ہے اس کے مردانہ اور زنانہ دو حصے ہیں جن میں علیٰحدہ علیٰحدہ مرد اور خواتین کوچ مقرر کئے گئے ہیں۔

2 جھیل میں شہریوں کی تفریح کے لئے کشتی ا موجود ہیں۔

2 پارک میں جگہ جگہ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے بنچ فراہم کئے گئے ہیں۔

2 عوامی صحت کو مدِنظر رکھتے ہوئے جوگنگ ٹریک کو عالمی معیار کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

2 پارک صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

2 پارک میں ڈینگی کی موجودہ صورتحال کو مدِنظر رکھتے ہوئے پارک میں ہفتہ وار سپرے کی جاتی ہے۔

2 معزور بچوں کی تفریح کے لئے جی لانی پارک میں خاص حصہ مختص کیا گیا ہے۔

باغ جناح

2 بین الاقوامی معیار کی سہولتوں سے مزین خصوصی بچوں کو تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ایک پارک بنایا گیا ہے۔
2 ٹرکش سٹائل کے ریسٹ روم بنائے گئے ہیں۔
2 بچوں کے کھیلنے کے لئے فٹ سول بنایا گیا ہے۔
2 تین عدد بی ڈمنٹن کورٹس بنائے گئے ہیں۔

حلقہ پی پی۔ میں واٹر سپلائی سکیمیں فنکشنل اور نان فنکشنل سے متعلقہ تفصیلات

جناب احسن ریاض فتیانہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ تحصیل تاندلیانوالہ میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کون کون سے قصبہ اور شہر میں فنکشنل ہیں؟
ب ان سکیموں پر - میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟
ج کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کس بناء پر بند پڑی ہیں، ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں، اور ان کو چلانے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور محکمہ یہ رقم کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پی پی۔ تحصیل تاندلیانوالہ میں واٹر سپلائی کی ایک سکیم چک نمبر گ ب میں فنکشنل ہے۔
ب ان سکیموں پر میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔
ج ایک واٹر سپلائی سکیم ماموں کانجن کی بند پڑی ہے۔ چونکہ یہ سکیم ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کو *کر دی تھی اور ٹی ایم اے ہی چلا رہی تھی اس لئے اس کی بندش کا محکمہ کو کوئی علم نہ ہے اور اس کو چلانے کے لئے بھی ٹی ایم اے تاندلیانوالہ بتا سکتا ہے کہ کتنی رقم

خرچ ہو گی۔ * * ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ماموں کانجن میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

جناب احسن ریاض فتیانہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف قصبہ ماموں کانجن پی پی۔ فیصل آباد میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ فنکشنل اور نان فنکشنل ہیں، الگ الگ تفصیل بتائیں؟

ب واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی پالیسی کیا ہے؟

ج کیا حکومت اس پالیسی کے تحت ماموں کانجن میں مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے قصبہ ماموں کانجن میں ابھی کوئی فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کیا گیا۔ تاہم فیصل آباد ریجن میں سروے اور منصوبہ بندی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

ب پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے وضع کردہ پالیسی کے مطابق واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا فیصلہ، پانی کے معیار، آبادی کی ضرورت، غربت، ملکی و غیر ملکی ماہرین کی تجاویز اور کمپنی کی ٹیکنیکل ٹیم کی آراء کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

ج جی ہاں حکومت پنجاب مندرجہ بالا پالیسی کی روشنی میں جون تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پی ایچ اے کے زیر کنٹرول باغات سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ لبنیٰ فیصل کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لاہور میں کتنے باغات پی ایچ اے کے زیر کنٹرول ہیں، ان کے نام بتائے جائیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ باغ جناح لاہور میں عوام الناس کی سہولت کے لئے قائد اعظم لائبریری کے سامنے ماڈل واش روم تیار کیا گیا، یہ واش روم کب اور کتنی مالیت میں تیار ہوا؟

ج کیا حکومت عوام کی اس بنیادی سہولت کو عام کرنے کے لئے لاہور کے تمام باغات میں اس طرح کے ماڈل واش روم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پی ایچ اے کے زیِ رِ کنٹرول باغات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب بـــاغِ جناح لاہور میں عوام الناس کی سہولت کے لئے قائدِ اعظم لائبریری کے سامنے تی ار کی ا گی ا ماڈل واش روم جنوری میں تی ار ہوا اور اس ماڈل واش روم پر تقری بـــاَ پچاس لاکھ روپے لاگت آئی۔

ج جی ہاں اگر حکومت پنجاب نے اس کام کے لئے فنڈز مہی ا کئے تو پی ایچ اے، لاہور کے باقی باغات میں بھی اس طرح کے ماڈل واش روم بنا سکتا ہے۔

گلشن اقبال پارک لاہور سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ لبنیٰ فیصل کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گلشن اقبال پارک لاہور کی دیکھ بھال کے لئے اس وقت کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ اس باغ کی دونوں جھیلوں میں کوڑا کرکٹ کا ڈھیر لگا رہتا ہے اور اس کی صفائی پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے جھیلوں کا حسن ماند پڑ رہا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے باغ میں صرف تین واش رومز باغ کے کناروں پر تعمیر ہیں جو بہت کم ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے لوگ خصوصاً خواتین اور بچوں کو بہت مشکلات کا سامنا رہتا ہے؟

د کیا حکومت گلشن اقبال پارک میں بھی جناح باغ کی طرز پر ماڈل واش روم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف حاضر سروس ملازمین کی حتمی تعداد ہے ہر ای کتفصی لا ت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ب کبھی بھی مشاہدہ میں نہیں آیا کہ گندگی کا انبار جھیلوں میں نظر آئے جھیلوں کے ارد گرد خوبصورتی کے لئے جو پودے لگائے گئے ہیں ان کی کٹائی کی جاتی ہے تاکہ جھیلوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جب پودوں کی کٹائی کی جاتی ہے تو فوری طور پر صفائی کر دی جاتی ہے۔

ج لیڈیز اور جینٹس کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ تین نوں کونوں پر واش رومز سی ٹ بنائے گئے ہیں سال کے بیشتر مہینوں میں سی ر کے لئے لوگوں کی تعداد کم ہی رہتی ہے تعطیلات کے ای ام

میں لوگوں کا رش ہوتا ہے اس وقت کچھ کمی محسوس ہوتی ہے مگر کسی نے اس بابت شکایت تک بھی نہیں کی۔

د جی ہاں اگر حکومتِ پنجاب نے اس کام کے لئے فنڈز مہیا کئے تو پی ای چ اے، لاہور کے باقی باغات میں بھی اس طرح کے ماڈل واش روم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

حلقہ پی پی۔ میں واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

رانا محمد افضل کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حلقہ پی پی۔ میں اس وقت واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں چل رہی ہیں اور کتنی سکیمیں بند پڑی ہیں۔

ب کیا حکومت بند پڑی سکیموں کو چلانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف اس وقت پی پی۔ میں واٹر سپلائی سکیمز ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے

عدد سکیمز جو کہ چل رہی ہیں

-رورل واٹر سپلائی قلعہ کالروالا

-رورل واٹر سپلائی سوکن ونڈ

-رورل واٹر سپلائی بلیر باجوہ

-رورل واٹر سپلائی ستراہ

عدد سکیمیں جو کہ بند ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

	تخمینہ لاگت برائے بحالی سکیم
۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھوڈا عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم کھیواباجوا عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹیوب ویل بور فیل ہو چکا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم اُچا پہاڑ رنگ عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹیوب ویل بور فیل ہو چکا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم داتہ زید کے عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹیوب ویل بور فیل ہو چکا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم مالو کے عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم نور پور عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹیوب ویل بور فیل ہو چکا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم اگو چک عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2
۔ واٹر سپلائی سکیم گورو چک عدم ادائیگی پر الیکٹرک کنکشن کاٹ دیا گیا ہے ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کی مرمت ہونا ضروری ہے۔	2

ب اگر حکومت اس مد میں فنڈ مہیا کرے تو واجبات ادا کر کے اور ضروری مرمت کر کے سکیمیں چلا دی جائیں گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم کم آمدنی والے افراد کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہاؤسنگ کالونی نمبر سے ملحقہ کم آمدنی والے افراد کے لئے تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم کالونی بنائی گئی ہے؟

ب اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ سکیم کس سال میں بنائی گئی اور کس سال میں تکمیل کو پہنچی؟

ج کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سکیم کی بجلی کی تاریں اور ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں اور سڑکیں اور سیوریج لوگوں کے گھر بنانے سے پہلے ہی ٹوٹ چکے ہیں؟

د کیا حکومت اس سکیم کی بحالی اور بحلی کی فراہمی کے لئے فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست ہے۔

ب میں شروع ہو کر میں تکمیل ہوئی۔

ج چونکہ اس سکیم کو مکمل ہوئے پچیس سال ہو چکے ہیں اور سروسز کی حالت خراب ہو چکی ہے۔

د اس سکیم کی بحالی کے لئے تخمینہ تقریباً چھیالیس ملین روپے بنایا جا چکا ہے اور اس کے لئے گورنمنٹ سے فنڈز کی دستیابی کے لئے استدعا کی جا چکی ہے اور اس سکیم کو آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بحالی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔

سرگودھا امپرومنٹ ٹرسٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

چودھری عامر سلطان چیمہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ کا قیام کب عمل میں آیا اور یہ کن اغراض ومقاصد کے لئے بنایا گیا؟

ب اس ادارے میں کتنے افراد تعینات ہیں اور وہ کن عہدوں پر کام کر رہے ہیں، اس کے قیام سے آج تک ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ پر سالانہ کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ کا قیام بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر مورخہ کو عمل میں آیا۔ سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہا ہے اور گورنمنٹ سے اس کو گرانٹ نہ ملتی ہے۔ جبکہ بے گھر لوگوں کو E /) , / کے تحت پلاٹس دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح امپروومنٹ ٹرسٹ نے مختلف سکیم ہائے جن میں اقبال کالونی سرگودھا، جوہر کالونی سرگودھا، بہاری کالونی سرگودھا، گلشن کالونی سرگودھا، جنرل بس سٹینڈ اور بلاک سکیم تا بلاک بنائیں جو کہ مکمل ہونے کے بعد امپروومنٹ ایکٹ کے تحت تحصیل میونسپل کارپوریشن کے حوالے کر دی گئیں۔

ب اس وقت امپروومنٹ ٹرسٹ میں درج ذیل پوسٹ پر ملازمین کام کر رہے ہیں

- ڈی سی او چیئرمین اعزازی
- ٹی ایم او سیکرٹری اعزازی
- ڈپٹی ڈائریکٹر فاٹا سرگودھا ٹرسٹ انجینئرنگ اعزازی
- مینجر اکاؤنٹس
- اکاؤنٹنٹ
- ہیڈ کلرک

- کمپیوٹر آپریٹر
- سینئر کلرک
- جونیئر کلرک دو عدد
- الیکٹریشن
- دفتری
- نائب قاصد دو عدد
- بیلدار دو عدد
- ڈیلی ویجز بارہ عدد

درج بالا ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں سالانہ مبلغ 0 0 روپے خرچ ہوتے ہیں۔

واٹر فلٹریشن پلانٹ پر سکیورٹی تعینات کرنے سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر نوشین حامد کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا حکومت نے صوبائی دارالحکومت میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی حفاظت کے لئے سکیورٹی گارڈ تعینات کئے ہوئے ہیں، تفصیلات بتائیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ پر سکیورٹی گارڈ نہ ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ سامان چوری ہو رہا ہے اور پلانٹ ختم ہونا شروع ہو گئے ہیں؟

ج اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبائی دارالحکومت میں واٹر فلٹریشن پلانٹ پر سکیورٹی گارڈ وغیرہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف زیادہ تر فلٹریشن پلانٹ واسا کے ٹیوب ویلوں کے ساتھ لگائے گئے ہیں اور ٹیوب ویلوں کے آپریٹرز شفٹ وار چوبیس گھنٹے ٹیوب ویلوں پر ہوتے ہیں۔

ب واسا کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چلانے اور مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری میسرز -=> کی ہے اس لئے جو فلٹریشن پلانٹس واسا کے ٹیوب ویلوں کے ساتھ نہیں ہیں ان پر ٹھیکیدار کا ہی عملہ تعینات ہے۔ مزید برآں واسا کے تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور ان کی مانیٹرنگ کے لئے& 8&% = سسٹم بھی نصب ہے اور سنٹرل کنٹرول روم واسا ہیڈ آفس سے اس کی مانٹیرنگ بھی کی جاتی ہے۔

ج ۔ایضًا۔

حلقہ پی پی۔ لیہ میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

سردار شہاب الدین خان کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حلقہ پی پی۔ ضلع لیہ میں سال سے سال تک کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں اور کن کن دیہاتوں میں سولنگ لگائی ہے؟

ب لگائی گئی واٹر سپلائی سکیموں اور سولنگ پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف

حلقہ پی پی لیہ میں سال سے سال تک کوئی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی گئی ہے۔

حلقہ پی پی لیہ میں سال سے سال تک درج ذیل آبادیوں میں سولنگ نالیوں کی سکیمیں تعمیر کی گئیں۔

چک نمبر& 38 ، & 38 ، & 38 ، & 38 ، & 38 ، & 38 بستی رانانگر بستی لودھراں

ب حلقہ پی پی- لیہ میں سال سے سال تک صرف سولنگ نالیوں کی سکیموں پر مبلغ 2 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں-

حلقہ پی پی- پاکپتن میں مضر صحت پانی سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد شاہ کھگہ کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی- پاکپتن کے جن چکوک میں زیر زمین پانی مضر صحت اور کڑوا ہے وہاں پر محکمہ نے صاف پانی مہیا کرنے کا سروے کرایا تھا؟

ب یہ سروے کب کرایا تھا اور کن کن چکوک کا سروے کیا گیا تھا، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

ج کیا سروے کرنے کے بعد مذکورہ بالا چکوک میں صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک

الف پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے ضلع پاکپتن میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے سروے جاری ہے جو کہ اگلے تین ماہ یعنی جنوری تک مکمل کر لیا جائے گا اور تفصیلی رپورٹ فراہم کر دی جائے گی-

ب جیسا کہ سوال الف کے جواب میں بتایا گیا ہے-

ج جی سا کہ سوال الف کے جواب میں بتای ا گی ا ہے کہ ضلع پاکپتن میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے سروے کی ا جا رہا ہے۔ سروے کے حتمی نتائج آنے کے بعد واٹر فلٹری شن پلانٹ نصب کرنے ی ا واٹر سپلائی سکی م ی ں تعمی ر کرنے کا فی صلہ کی ا جائے گا۔ امی د کی جاتی ہے کہ فروری تک سر وے کے نتائج مع تفصی لی رپورٹ اور فلٹری شن پلانٹ اور سکی موں کی فہرست مرتب کر لی جائے گی اور پلانٹ ی ا سکی م لگانی شروع کر دی جائے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، میاں صاحب

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میرا آج سوال نمبر تھا۔ ابھی یہاں پر سیکرٹری صاحب اور تمام افسران لابی میں بیٹھے ہیں میں آپ کی توسط سے ایک گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ مجھے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔ میں نے = #E کے پراجیکٹ کا پوچھا تھا اور انہوں نے مجھے آزادی چوک کے پیپر دے دئیے ہیں۔ یہ ایوان کے ساتھ کیا مذاق ہے؟

جناب سپیکر یہ مذاق نہیں ہے کوئی بھول ہو گئی ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ بھول نہیں ہے---

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جو انہوں نے سوال کیا ہے اس کا جواب میرے پاس ہے اگر کوئی +) ’. . ہو گئی ہو تو اس کا مجھے علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اب اس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور جو آپ کے پاس جواب ہے وہ میاں محمد اسلم اقبال کو دے دینا۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، ملک صاحب

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ آپ کی ایک . !
ہے کہ جب اسمبلی کے اندر جواب آئے گا تو وہ) !) (*))
(*)) نہیں ہوگا۔ آپ نے اسی *% پر بیٹھ کر فرمایا تھا کہ جو
بھی ذمہ دار منسٹر اسمبلی میں جواب دے گا تو پھر یہ پراپرٹی سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کی ہی نہیں رہ جائے گی بلکہ یہ ایوان کی پراپرٹی ہوگی۔ جو جواب قانونی طور پر غلط اور واقعات کے خلاف ہوگا اس پر ایکشن لینا، چودھری فیصل فاروق چیمہ کا سوال تھا۔۔۔

جناب سپیکر کس کا سوال؟

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر اب اس پر بات نہیں ہوگی، یہ آپ علیحدہ بات کر رہے ہیں آپ پوائنٹ آف آرڈر لیں۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کی اصل) ہی یہ ہے کہ جب کوئی چیز . ! *)) ہو رہی ہو تو اس پر میں اپنا مدعا پوائنٹ آف آرڈر کے تحت اٹھا سکوں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جو سوال ہاؤسنگ سوسائٹی کے متعلق تھا جس پر پارلیمانی سیکرٹری نے اُٹھ کر آپ کے سامنے یہ رکھ دیا کہ *)) ’
(6)) ’ ’ %)= *) کیا جو جواب ایوان میں دینا
ہے کیا اسے اس بناء پر غلط دئیے جانے کی اجازت دے دی جائے گی کہ یہ)) ’سٹینڈنگ کمیٹی کو کر دیا گیا ہے؟ جو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں کیا ان کے) ! کو) . ! اور) ’کرنے کا اختیار ایل ڈی اے کے پاس نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر ہم اس جواب کو مان لیتے ہیں اور اگر ان کو) . ! کرنے کا اختیار ایل ڈی اے کے پاس ہے تو اس پر . آپ انکوائری ضرور) ! کروائیں۔

This should be mode part of it.

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی ، بہت شکریہ۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ جی، چیمہ صاحب

ریجنل مینجر سوئی گیس سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

چودھری عامر سلطان چیمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۔مارچ کو میں مفاد عامہ کے سلسلے میں ریجنل آفس سوئی گیس سرگودھا گیا۔ ریجنل آفس میں موجود ریجنل مینجر بہادر بگٹی اور وہاں پر موجود دوسرے آفیسر علاؤ الدین کو اپنی آمد کی اطلاع کرائی مگر ان افسران نے ایک گھنٹہ انتظار کرانے کے باوجود مجھے کمرے میں نہ بلایا۔ آخر انتظار کے بعد میں خود ہی ان کے کمرے میں چلا گیا تو وہاں پر موجود ریجنل مینجر میر بہادر بگٹی فارغ بیٹھے تھے اور علاؤ الدین کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھے۔ جب میں نے مفاد عامہ کے سلسلے میں دی گئی درخواستوں کے متعلق پوچھا تو ان کا روّیہ نہایت نامناسب تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک اعلیٰ شخصیت نے حلقہ میں گیس کنکشن درخواستیں لینے سے منع کیا ہے۔ میں نے بتایا کہ میں اس حلقہ کا ممبر ہوں اور مفاد عامہ کے سلسلے میں درخواستیں لے کر آیا ہوں مگر ریجنل مینجر میر بہادر بگٹی اور دوسرے آفیسر علاؤ الدین نے میری ایک نہ سنی، ہتک آمیز سلوک کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس بہت سے ایم این ایز اور ایم پی ایز آتے ہیں، ہمیں کسی کی پروا نہیں جو چاہیں کرلیں اور درخواستیں واپس کر دیں۔ ان دونوں افسران کے توہین آمیز روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک استحقاق نمبر جناب منان خان کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے کیا اس تحریک استحقاق کا جواب آچکا ہے؟

ایم ایس میو ہسپتال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔

جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 16 پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کی ہے یہ بھی پڑھی جا چکی ہے اس تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔

ڈی سی او ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو بھی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک استحقاق نمبر طارق مسیح گل کی ہے۔ان کی طرف سے درخواست آئی تھی لہٰذا

اس تحریک استحقاق کو کردیا جائے ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر محترمہ راشدہ یعقوب کی ہے۔جی، محترمہ

ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین محترمہ راشدہ یعقوب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۔ مارچ بروز جمعرات بوقت تقریباً بجے دوپہر ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر جھنگ محترمہ بشریٰ نصیر سے ملنے کے لئے ان سے پہلے ٹیلیفون پر ٹائم لینے کے بعد میں اپنے دو پرائیویٹ سیکرٹریز چودھری سلطان محمود اور ریاض حسین بھٹی کے ہمراہ ڈسپنسرز کی حالیہ بھرتی کے بارے میں بے شمار عوامی شکایات کے بعد میرٹ کی وضاحت کے لئے اور عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے ان کے دفتر پہنچی تو موصوفہ اپنے دفتر کے باہر گاڑی میں بیٹھنے کے لئے تیار کھڑی تھیں، میرے پہنچتے ہی تحمکانہ انداز میں بولی تم لیٹ کیوں پہنچی ہو؟ جس پر میں نے انہیں کہا کہ میں اپنے دفتر میں عوامی مسائل سننے میں مصروف تھی اور دس منٹ لیٹ ہوگئی ہوں اور ان کے دفتر میں اپنے دونوں سیکرٹریز کے ساتھ بیٹھ گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حال ہی میں جو ڈسپنسرز بھرتی کئے ہیں ان میں سے ٹیسٹ اور انٹرویو میں شریک ہونے والی دو خواتین میں سے ایک خاتون کو بھرتی کیا گیا ہے جبکہ دوسری کو) ; کردیا گیا ہے اس کی میرٹ میں پوزیشن + 5 ہے۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق اس بھرتی میں فیصد کوٹا خواتین کے لئے مخصوص تھا یعنی کل بھرتیوں میں سے تقریباً خواتین بھرتی کرنا لازم تھا مگر آپ نے مردوں اور ایک خاتون کو بھرتی کرکے حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے۔ ضلع جھنگ میں

نرسیں بھرتی کرتے وقت بھی آپ نے اپنے آبائی علاقہ فیصل آباد کی رہائشی دو نرسیں بھرتی کیں اور اس دفعہ آپ نے ڈسپنسرز کی بھرتی میں بھی دو بھرتیاں ٹوبہ ٹیک سنگھ جہاں آپ کے خاوند بطور اسسٹنٹ کمشنر کام کرتے ہیں وہاں سے بھرتی کر کے ضلع جھنگ کے امیدواروں کی حق تلفی کی ہے۔ اس پر موصوفہ بشریٰ نصیر شدید غصہ میں آگئی اور نہایت ہی ہتک آمیز لہجے میں کہنے لگی کہ ایسی فضول باتوں سے مجھے شدید نفرت ہے، میرے پاس تمہاری ان فضول باتوں کو سننے کا وقت نہیں ہے، میں بھرتی کے اختیارات بخوبی سمجھتی ہوں تم کون ہوتی ہو مجھے میرے اختیارات اور بھرتی کے معاملات میں دخل اندازی کرنے والی۔ میں نے اپنے اختیارات بروئے کار لاتے ہوئے جو کچھ کرنا تھا وہ کر دیا ہے اب تم نے جو کچھ کرنا ہے وہ کر لیں۔

جناب سپیکر ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر جھنگ بشریٰ نصیر کے اس ہتک و توہین آمیز روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جتنی بھی تحاریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوئی ہیں ان کی رپورٹ *) 5 *) ' 5)ایوان کو دی جائے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر دو مہینے بہت زیادہ ہوتے ہیں،آپ ! > *)) !%ہیں---

جناب سپیکر جی،بڑی مہربانی،آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر یہ تو دو دن میں بھی فیصلہ ہو سکتا ہے---

جناب سپیکر بے شک وہ دو دن میں فیصلہ کر دیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر یہ خالی صرف استحقاق کمیٹی کے سپر د کرنے سے بات نہیں بنتی---

جناب سپیکر شیخ صاحب آپ کی بڑی مہربانی بہت شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلقہ ہے۔جی، جناب امجد علی جاوید

سرکاری ہسپتالوں کو محکمہ زکوٰۃ و عشر کی جانب سے فنڈز جاری نہ کیا جانا

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ایکسپریس :مورخہ مارچ کی خبر کے مطابق گرانٹ جاری نہ ہونے :سے مستحق مریض ادویات سے محروم۔محکمہ زکوٰۃ و عشر نے فیصل آباد سمیت صوبہ کے ہسپتالوں کے لئے

کرڑو روپے جنوری میں جاری کرنے تھے زندگیوں کو شدید خطرات لاحق۔تفصیلات کے مطابق محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب نے فیصل آباد کے چار ہسپتالوں سمیت صوبہ کے ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے جنوری میں جاری ہونے والی کروڑ روپے کی ششماہی گرانٹ دو ماہ گزرنے کے بعد بھی جاری نہیں کی جس کی وجہ سے ہسپتالوں میں قائم سوشل سروسز سنٹرز میں مفت ادویات کی فراہمی بند کر دی گئی ہے اور ادویات کے حصول کے لئے روزانہ آنے والے سینکڑوں مریضوں کو مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔ مختلف جان لیوا بیماریوں میں مبتلا یہ مریض مہنگی ادویات خریدنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اس طرح یہ علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ہوگئے ہیں۔ جس سے ان کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ ان مریضوں میں سول ہسپتال فیصل آباد کے میڈیکل سوشل سروسز سنٹر میں رجسٹرڈ تھیلیسیمیا کے

مریض بچے بھی شامل ہیں۔ ان بچوں کے والدین مہنگی ادویات خریدنے سے قاصر ہیں جس سے ان بچوں کا علاج معالجہ مسئلہ بن گیا ہے اور ان بچوں کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اس صورتحال سے مریضوں اور ان کے لواحقین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر جی،اس تحریک التوائے کارکو+ 5)4 تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر چودھری اشرف علی انصاری کی ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کو بھی کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کارنمبر جناب امجد علی جاوید کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو+ 5)4 تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی)4 + 5تک کے لئے کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی+ 5)4 تک کے لئے کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر سردار وقاص حسن مؤکل ،ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب

ٹیچنگ ہسپتالوں کی طرف سے ناجائز فیسوں کی مد میں مریضوں اور سٹوڈنٹس سے کروڑوں روپے بٹورنے کا انکشاف

ڈاکٹر محمد افضل جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ :جہان پاکستان: مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق

محکمہ صحت کی ملی بھگت سے جناح اور سروسز ہسپتالوں سمیت پنجاب کے پانچ بڑے ہسپتالوں میں غریب مریضوں سے کروڑ روپے کی رقم بٹورنے کاانکشاف ہوا ہے۔جس پر محکمہ صحت نے آنکھیں بند کر لیں اور کسی بھی ذمہ دار کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکی۔ذرائع کے مطابق جناح ہسپتال، علامہ اقبال میڈیکل کالج، سروسز ہسپتال سمز لاہور، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، نشتر ہسپتال ملتان اور شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں غریب مریضوں اور سٹوڈنٹس سے داخلہ فیس اور دیگر مراعات کے لئے اپنی مرضی کی فیسیں وصول کی گئیں اور جو حکومت کی طرف سے طے کردہ چارجز تھے ان کو نظر انداز کیا گیا۔جس کے باعث غریب مریضوں اور طلباء و طالبات سے کروڑ سے زائد کی رقم بٹوری گئی۔محکمہ صحت کی دستاویزات کے مطابق سروسز ہسپتال اور سمز میں مریضوں اور طلباء و طالبات سے جو اضافی رقم وصول کی گئی وہ کروڑ سے زائد بنتی ہے۔اس طرح جناح ہسپتال اور علامہ اقبال میڈیکل کالج میں کروڑ سے زائد رقم غیر قانونی طور پر وصول کی گئی۔فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کروڑ لاکھ نشتر ہسپتال ملتان کروڑ لاکھ اور شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں غریب مریضوں کی جیبوں سے کروڑ کی رقم اضافی طور پر نکلوائی گئی۔کرپشن کے سکینڈل پر محکمہ آڈٹ کی طرف سے بھی محکمہ صحت کو آگاہ کیا گیا جس نے یہ معاملہ ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی کو سونپ دیا۔اس کمیٹی نے انکوائری کے بعد ہدایات جاری کیں کہ ان تمام ریٹس کو متعلقہ اتھارٹی سے منظور کروایا جائے تاہم اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا اور نہ ہی مریضوں سے ناجائز فیسیں وصول کرنے والوں کا تعین کیا جا سکا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر جی،اس تحریک التوائے کار کو+ 5)4 تک کے لئے کیا جاتا ہے ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی ڈاکٹر محمد افضل کی ہے اب یہ تو پڑھی نہیں جائے گی۔اس تحریک التوائے کار کو بھی+ 5)4 کے لئے کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی سید ڈاکٹر سیدوسیم اختر کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس

تحریک التوائے کار کو بھی)4 + 5کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر محترمہ خدیجہ عمر،محترمہ باسمہ چودھری کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔جی، چودھری عامر سلطان چیمہ

ایل ڈی اے میں جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نشاندہی کا مؤثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے عوام کا نقصان

چودھری عامر سلطان چیمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ :ایکسپریس: مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق لاہور ڈویژن میں سے زائد جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے مالکان لوگوں کی جمع پونجی لوٹ کر غائب ہوگئے۔ متاثرین ان کے خلاف درخواستیں دینے کی حد تک محدود ہوگئے ہیں۔ ایل ڈی اے نے پلاٹوں کی تصدیق کے لئے ایس ایم ایس سروس شروع کرنے کا پروگرام ترتیب دینا شروع کر دیا ہے۔ لاہور ڈویژن میں ٹاؤنز، تحصیل میونسپل انتظامیہ اور اب ایل ڈی اے کے پاس ہاؤسنگ سوسائٹیز کو منظور کرنے کا اختیار سونپ دینے کے باوجود بھی جعلی پلاٹوں اور ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تصدیق کا سلسلہ تاحال موجود نہ ہے۔ ایل ڈی اے کے پاس اختیار آئے ہوئے بھی ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے لیکن عوام کو پلاٹوں اور جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تصدیق کے لئے کہاں رابطہ کرنا ہے کسی کو کچھ پتا نہیں۔ ایک سروے کے مطابق لاہور ڈویژن میں تقریباً ہاؤسنگ سوسائٹیز غیر قانونی ہیں جن میں سب سے زیادہ لاہور کی تعداد سے زائد ہے۔

جناب سپیکر دوسری جانب ایل ڈی اے نے بھی عوام کو جعلسازوں سے بچانے کے لئے میٹرو پولیٹین ونگ نے جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تصدیق کے لئے اردو اور انگلش میں ایس ایم ایس سروس شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے جس پر جلد از جلد کام شروع ہو جائے گا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر اس تحریک التوائے کارکو+ 5)4 تک کے لئے کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کارکا+ 5)4 تک جواب آئے گا۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی،فرمائیں

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر پوری دنیا میں پانامہ لیکس میں،پاکستان کے موجودہ مقتدر حکمران خاندان کے حوالے سے جو باتیں آئی ہیں۔رات محترم وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے ایک کمیشن بنانے کا اعلان کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں کمیشن بنے گا۔ہم نے اس سلسلے میں ایک قرارداد بھیجی ہے

وہی قاتل وہی منصف وہی شاہد ٹھہرے
اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

جناب سپیکر یہ خود ہی کمیشن بنا رہے ہیں ،میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ غیر جانبدرانہ طریقے سے اس کی تحقیقات مکمل نہیں ہو جاتیں میاں محمدنواز شریف کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔اس خبر سے پورے ملک میں بلکہ پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے اور اربوں کھربوں روپے جو کہ پاکستان کے 4)کی ' ہے اس کو لوٹا گیا ہے۔

جناب سپیکر نہیں یہ بات ایسے نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک تحقیقات مکمل نہیں ہو جاتیں میاں محمد نواز شریف اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:جھوٹ،جھوٹ :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:شیم، شیم :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:ظالمو جواب دو لوٹ کا حساب دو :کی جوابی نعرے بازی

جناب سپیکر میاں صاحب آپ اپنی تحریک ' !)) ! کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:ظالمو جواب دو لوٹ کا حساب دو :کی جوابی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:جھوٹے، جھوٹے :کی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ اپنی تحریک ' نہیں کرنا چاہتے؟

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:لٹیرے حکمران نامنظور :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:میاں ساڈا شیر اے باقی ہیر پھیر اے :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:چور اعظم :کمیشن نامنظور :کی جوابی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ اپنی تحریک ' نہیں کرنا چاہتے؟

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:یہودی لابی نامنظور :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ اپنی تحریک 'نہیں کرنا چاہتے،وہ 'نہیں کرنا چاہتے،وہ کہتے ہیں ہم 'نہیں کرنا چاہتے۔آپ 'نہیں کرنا چاہتے؟

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ یہ !)) ! لینا چاہتے ہیں، 'کرنا چاہتے ہیں، نہیں کرنا چاہتے؟

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:یہودی لابی نامنظور :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ اسے ' !)) ! کرنا چاہتے ہیں؟اس کی فائل تیار کر لی ہے، آپ کو پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:یہودی لابی نامنظور :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔ نعرے بازی اچھی نہیں لگتی ،ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے، دائرے میں رہنا چاہئے ،ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے ۔ آپ جس طرح سے نعرے لگاتے ہیں یہ مناسب باتیں نہیں ہیں۔میں نے ان سے کہا ہے کہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:یہودی لابی نامنظور :کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

:گو نواز گو :گو شہباز گو :کی جوابی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

:گو عمران گو : کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹے بھا گے ،
میاں محمد نواز شریف شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے ،میاں دے نعرے وجن گے
دشمن سارے بھجن گے کی نعرے بازی

جناب سپیکر آرڈر پلیز ، آرڈر پلیز 2 ! < *) # میاں محمود الرشید قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی تحریک پڑھیں۔ میاں محمود الرشید قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھیں۔ جی، میاں محمود الرشید

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر محترم قائد حزب اختلاف قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے تھے اس کے بعد وہ جو قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے میں نے اس میں ترمیم پیش کی ہے جس کا انہیں علم ہوا تو وہ اب اس تحریک کو پیش کرنے سے فرار ہو کر باہر چلے گئے ہیں۔ میری بھی ترمیمی قرارداد اس وقت آپ کے پاس موجود ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کروں اور اس کے بعد اپنی یہ قرارداد ایوان میں پیش کروں۔

جناب سپیکر جی، رانا ثناء اللہ خان قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

:قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے

قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے غیر ملکی اخبار پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔:

جناب سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

:قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے

قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے غیر ملکی اخبار پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔:

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت کے

قاعدہ کے تحت قاعدہ اور دیگر متعلقہ قواعد کو

معطل کر کے غیر ملکی اخبار پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔:

تحریک منظور ہوئی

قرارداد

جناب سپیکر جی، لاء منسٹر صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعظم کی جانب سے پانامہ لیکس کے بارے میں کمیشن قائم کرنے کے فیصلے کی تحسین

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں کمیشن کی تشکیل کو ایک احسن فیصلہ قرار دیتا ہے اور ان بے بنیاد، سازشی، شیطانی لیکس کو بنیاد بنا کر احتجاج کرنے اور سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی کوششوں کی مذمت کرتا ہے۔:

جناب سپیکر یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں کمیشن کی تشکیل کو ایک احسن فیصلہ قرار دیتا ہے اور ان بے بنیاد، سازشی، شیطانی لیکس کو بنیاد بنا کر احتجاج کرنے اور سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی کوششوں کی مذمت کرتا ہے۔:

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

:پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پانامہ لیکس میں لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں کمیشن کی تشکیل کو ایک احسن فیصلہ قرار دیتا ہے اور ان بے بنیاد ، سازشی ، شیطانی لیکس کو بنیاد بنا کر احتجاج کرنے اور سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی کوششوں کی مذمت کرتا ہے-:

قرارداد منظور ہوئی

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

---جاری

جناب سپیکر اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر کارروائی : !) !6) !) %: ہے جیساکہ آپ کو معلوم ہے کہ بجٹ کے لئے ممبران سے بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے عام بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔آج بھی بحث جاری رہے گی اور معزز ممبران جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔ جناب عبدالرؤف مغل آپ پری بجٹ پر تقریر کریں اور اپنی تجاویز دیں۔

جناب عبد الرؤف مغل جناب سپیکر شکریہ۔میں آمدہ بجٹ کے حوالے سے اپنے شہر گوجرانوالہ کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کوئی کام نہیں کر رہا۔گوجرانوالہ میں پہنچنے والے سارے روڈز تباہ ہو چکے ہیں جن میں شیخوپورہ سے گوجرانوالہ روڈ کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت ہے اور اب حالات یہ ہیں کہ اس روڈ پر بسوں کی آمدورفت قطعی طور پر مسدود ہو چکی ہے سوائے اس کے کہ چھوٹی گاڑیاں چل رہی ہیں چونکہ سڑک کی چوڑائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بہت محدود رہ گئی ہے جس سے غریب لوگوں کو سستی سواری مہیا ہونا ناممکن ہو گیا ہے اس لئے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ آمدہ بجٹ کے , 8&میں شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر کرنے کے لئے پورے فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس کے علاوہ علی پور سے گوجرانوالہ روڈ بھی انتہائی خستہ ہے اور حالیہ الیکشن میں تو) ’)

بھی آئی ہے کہ علی پور سے ہمیشہ مسلم لیگ ن کو واضح اکثریت ملتی تھی لیکن اس دفعہ وہ واضح برتری نظر نہیں آئی چونکہ علی پور کے لوگوں کا گوجرانوالہ جو قریب ترین مین سٹی ہے میں پہنچنا محال ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر میں مواصلات و تعمیرات کے وزیر اور متعلقہ حکام سے گزارش کروں گا کہ متعلقہ محکمے کو ہدایت کریں تاکہ علی پور تاگوجرانوالہ کی فٹ چوڑی سڑک کو بہترین شکل میں مکمل کیا جائے چونکہ وہاں ایک بڑی میونسپل کمیٹی بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ گزارش کروں گا کہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی تقریباً سات سال سے زیر تعمیر ہے لیکن آج تک وہ .) ! نہیں ہو سکا۔میری استدعا ہے کہ آمدہ بجٹ میں اس کے لئے تمام تر مشینری اور پروگرام کے مطابق عملہ تعینات کیا جائے تاکہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام اضلاع کے عوام جن کا قریب ترین مرکزی مقام گوجرانوالہ ہے وہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ آمدہ بجٹ کے لئے میرے تمام ساتھی اپنے اپنے علاقوں اور overallپنجاب کی بہتری کے لئے تجاویز دیں گے تو ان کو آمدہADP میں شامل کیا جائے۔میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھےpre-budget discussionمیں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر جی،مہربانی۔اب پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلاۃ والسّلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک یا سیّدی یا محبوب رب العالمین۔جناب سپیکر بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے pre-budget discussionکے موقع پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔

جناب سپیکر چودھری علی اصغر منڈا آپ پانچ منٹ بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ جناب سپیکر آپ کے

حکم پر عمل کیا جائے گا کیونکہ آپ ہمارے بزرگ اور اس معزز ایوان کے Custodianہیں۔

جناب سپیکر اب تو آپ بھی بزرگوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر آپ نے حزب اختلاف کو ایک گھنٹے کا وقت دیا اور ان کی طرف سے جس طرح کی put outآئی ہے اس کے حساب سے مجھے کم از کم آدھ گھنٹہ تو ضرور ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر دیکھیں، rulesاس کی اجازت نہیں دیتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں تو صرف humble requestکر رہا ہوں۔جب میں pre-budgetکے حوالے سے بات کروں گا تو امید ہے کہ آپ اسے appreciateکریں گے اور پھر اسی خوشی میں پنجاب کے عوام سے پیار کرتے ہوئے مجھے زیادہ وقت دیں گے۔

جناب سپیکر میں پاکستان مسلم لیگ ن کی قیادت کا بے حد مشکور ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔میں اپنے صوبہ کے چیف ایگزیکٹو میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ وزیر خزانہ کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے pre-budget discussionکا آغاز کیا ہے۔یہ تاریخی کام ہمارے پچھلے دور حکومت میں شروع ہوا تھا۔pre-budget discussionمیں پنجاب کی نمائندہ قیادت اپنے حلقوں کے مسائل اور پنجاب کے عوام کی مشکلات کو بیان کرتی ہے۔آج میں صرف ایک pointپر بات کروں گا جو کہ اس وقت پنجاب کے عوام کی دُکھتی رَگ ہے۔شعبہ تعلیم، شعبہ صحت، آبپاشی، امن و امان اور باقی تمام شعبہ ہائے زندگی میں بہتری لانا ضروری ہے لیکن میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں شعبہ زراعت انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہے۔اس وقت زمیندار اور کسانوں کے حالات بہت خراب ہیں اور میں آج صرف اسی سے متعلق بات کروں گا۔

جناب سپیکر زراعت پنجاب اور پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور اس کی ٹیم نے کسان پیکیج دے کر کسانوں کی جو اَشک شوئی کی

ہے میں اس پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن صرف یہ کافی نہیں ہے۔میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم نے اس ملک کی معیشت کو بہتر کرنا ہے،اگر ہم نے پنجاب کی عوام کے ساتھ مساوی سلوک اختیار کرنا ہے تو پھر ہمیں شعبہ زراعت پر سب سے زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔پچھلے دو تین سالوں سے مونجی کی فصل کا جو حال ہوا وہ آپ سب کے سامنے ہے۔گنّے کا کاشتکار بے حال ہے اور کسانوں کو گندم کی قیمت بھی مناسب نہیں مل رہی۔

جناب سپیکر میں گزارش کروں گا کہ ہمیں سب سے پہلے شعبہ زراعت کو promoteکرنا چاہئے۔شعبہ زراعت میں بہتری کے لئے کسانوں کو زرعی ادویات،بجلی، بیج، کھاد،ڈیزل اور زرعی آلات کی خریداری میں subsidy دی جائے۔ہمیں زراعت کو promoteکرنے کے لئے اپنے بجٹ کا maximumحصہ مختص کرنا چاہئے۔جب تک ہم پنجاب کے کسانوں اور ہاریوں کو اس بجٹ میں accommodateنہیں کریں گے اس وقت تک یہ صوبہ ترقی کی صحیح راہ پر گامزن نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر بہت شکریہ۔اب تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔اب پیر اشرف رسول بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔میں گزشتہ آٹھ سالوں سے بجٹ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے عرض کر رہا ہوں کہ اس ملک میں صنعت کار یا کوئی بھی شخص جو چیز پیدا کرتا ہے وہ اپنی productکا rateخود ہی مقرر کر لیتا ہے جبکہ صرف ایک بدقسمت زمیندار یا کسان ہے جو کہ اپنی productکی قیمت کا تعین نہیں کر سکتا۔وہ فصل پیدا تو کرتا ہے لیکن اس کی قیمت کا تعین نہیں کر سکتا۔میری گزارش ہے کہ کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ مشاورت کے بعد Authority Agro Marketingبنائی جائے جو کہ زرعی اجناس کی قیمتوں کا تعین کرے۔وہ پیداواری اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندار کی فصل کی قیمت مقرر کرے۔

جناب سپیکر جی،بہت شکریہ۔اب تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔صرف یہ عرض کروں گا کہ میں اپنے حلقہ کے مطالبات تحریری شکل میں محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیتا ہوں ان کو میری تقریر کا حصہ سمجھ لیا جائے۔

جناب سپیکر پیر اشرف رسول صاحب ---موجود نہیں ہیں۔جناب امجد علی جاوید

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر بہت شکریہ۔میں محکمہ صحت ، زراعت اور تعلیم کے حوالے سے چند تجاویز دوں گا۔پنجاب حکومت کا شعبہ تعلیم اور صحت پر focus ہے۔صحت وہ شعبہ ہے کہ جس کے لئے ہم اپنے بجٹ کا ایک بڑا حصہ مختص کرتے ہیں لیکن اس کے نتائج اس طرح سے نہیں آتے جیسا کہ آنے چاہئیں اور لوگ بھی مطمئن نہیں ہیں۔ہمارے ہاں گورنمنٹ سیکٹر میں ادویات کی خریداری کا جو نظام ہے وہ معیار کی بجائے اس کی مقدار پر based ہے۔سستی ترین ادویات کو خریدا جاتا ہے چاہے اس کا معیار کچھ بھی ہو۔محکمہ صحت سے متعلقہ لوگوں میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ ہم ہر سال اربوں روپے سے لاکھوں ٹن ادویات کے نام پر راکھ خریدتے ہیں۔میری گزارش ہے کہ اس نظام اور mechanism کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی ایسا system adopt کیا جائے کہ ہم صرف معیاری ادویات خریدیں۔ہسپتالوں کے لئے صرف معیاری ادویات خریدی جائیں بے شک تعداد میں وہ کم ہوں تاکہ ان سے مریضوں کو فوائد حاصل ہو سکیں۔

جناب سپیکر اس ضمن میں میری یہ بھی گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نے ایک منصوبہ بنایا ہے اور یقیناً وہ ان مسائل کا حل ہے کہ ہمارے G> 3 G> 80 $< - نہیں چل رہے ہیں، لوگوں کو ( ) . نہیں کر رہے ہیں اُن کو !) ! کر دیا جائے تاکہ اُس کے نتائج آ سکیں تو اس ضمن میں میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر یہ کام بیک وقت کیا جائے گا تو اس پر بہت) آئے گی اس کے لئے یہ کیا جانا چاہئے کہ ایک سنٹر کو ماڈل کے طور پر لیا جائے، اُس کو اتنا 7) کیا جائے کہ لوگ خود مطالبہ کریں کہ حکومت اس سکیم کو دوسرے اداروں تک بھی لے جائے۔

جناب سپیکر زراعت کے حوالے سے میری یہ گزارش ہوگی کہ ہم روز دیکھتے ہیں کہ سبزیوں اور پھلوں تک) ' ہو رہے ہیں تو پنجاب کے اندر خصوصاً ایسا . ' * 'کیا جائے کہ ہمارا + 6) جو اربوں روپیہ کا منافع کماتا ہے اُن کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے وسائل کا ایک خاص حصہ زراعت کے لئے)) دیں جیسا کہ محکمہ تعلیم کے لئے سابقا بجٹ میں یہ پاس کیا گیا تھا کہ تعلیمی اداروں کو حکومت نے پابند کیا تھا کہ وہ فیصد غریب بچے مفت پڑھائیں گے تو اسی طرح) + 6) کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے پاس فنڈز کی ایک خاص شرح کاشتکاروں کو بغیر) کے فراہم کرے۔

اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب سپیکر اب میں اپنے علاقے اور اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں۔ہمارے ضلع کو %B 3 سے جو * ملتا ہے وہ اتنا نہیں ہے کہ ملازمین کو تنخواہیں دے کر ڈویلپمنٹ کے لئے بھی کچھ بچایا جا سکے بلکہ پچھلے سالوں میں تو یہ صورتحال رہی کہ تنخواہیں دینے کے بھی پیسے نہیں تھے۔ اب اُس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ جب کوئی ہسپتال یا کوئی تعلیمی ادارہ بنتا ہے تو اس کو پنجاب حکومت کروڑوں کے فنڈز دے دیتی ہے جس سے عمارتیں بن جاتی ہیں لیکن ضلعی حکومت سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ ملازموں کی تنخواہوں کا وہ سرٹیفکیٹ دے جو کہ ضلع کے پاس فنڈز نہیں ہوتے اس لئے وہ سرٹیفکیٹ نہیں دے پاتے اور اُس وجہ سے A /= جاری نہیں ہوتی جس سے حکومت کا اربوں روپیہ لگا ہوا ضائع جاتا ہے تو محترمہ وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہوگی کہ ہمارے ضلع کا %B , پر نظر ثانی کرتے ہوئے وہاں پر موجودہ صورتحال کے مطابق فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کا کئی سالوں سے چلا آنے والا مسئلہ ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر ہمارے شہر کے اندر سال پہلے ') 5

ڈالا گیا تھا اب

وہ ناکارہ ہو چکا ہے۔ گٹر روز اُبلے ہوئے ہوتے ہیں اور تعفن کے باعث بیماریاں پھیل رہی ہوتی ہیں

تو ہم نے اس سال ایک سکیم دی ہے کہ ہمارے شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں

5 کی ایک ' ' * دی جائے تاکہ ہمارے شہر کا دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر میں محترمہ وزیر خزانہ کی نذر ایک شعر کر کے اپنی بات ! 5کرتا ہوں۔

تُو میری رات کو مہتاب سے
محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہِ تمام
اے ساقی

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔جی،میاں محمد اسلم اقبال

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ایاک نعبدو ایاک نستعین۔**اللھم صل علی سیدنا محمد والہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔**

جناب سپیکر) !6 ,کے حوالے سے میں بھی چند گزارشات عرض کرنی چاہوں گا۔ محترمہ وزیر خزانہ سے میری) ! (ہوگی کہ . + اس حوالے سے اپوزیشن کے جو ہیں اور 6 ' ') . ہم روزانہ کی بنیاد پر عوام کے جو معاملات دیکھتے ہیں اُس حوالے سے جو گزارشات ہیں اُن کا جائزہ بھی لیا جائے اور آنے والے بجٹ میں اُس حوالے سے ہماری تجاویز پر غور بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر) !6 , سے مراد یہ ہے کہ عوام حکومت کو اپنی تجاویز دے اور اُس کے مطابق) 6 یا متعلقہ منسٹری اُن پر غور کرتے ہوئے انہیں) ' ' کرے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا اگر محترمہ وزیر خزانہ اپنی*) !6 کے اندر ہمیں یہ بتاتیں کہ پہلے مختلف محکمہ جات کے لئے جو فنڈز) .. کئے گئے تھے اُن کی) 7 .) ! کتنی ہوئی ہے تاکہ ہمیں پتا چلتا کہ جو فنڈز رکھے گئے تھے تو کسی محکمہ کی اتنی) تھی کہ اس نے تمام فنڈز کو ' ! ' 4 '

7 .) ! کر لیا لیکن محترمہ وزیر خزانہ نے ہمیں ایسی کوئی ! نہیں دی۔ اگر انہوں نے ہمیں کوئی ! نہیں دی تو ہم کس طرح سے اُن کو) ! دے سکتے ہیں کہ حکومت کس جگہ پر اور کس میں + 5 رہی ہے اور کس کے اندر مضبوط رہی ہے۔ انہوں نے .. اپنی بات کر لی اور ہمیں نہیں بتایا گیا کہ محکمہ صحت کے اندر کیا معاملات ہیں، شعبہ تعلیم کے اندر کیا معاملات ہیں، زراعت کی کیا صورتحال ہے اور دیگر محکمہ جات کی کیا صورتحال ہے؟ انہوں نے ایک سرسری تقریر کی ہے لیکن جب بجٹ چھپے گا پھر اُس کے بعد ہم اس کو دیکھیں گے لیکن اب بجٹ آنے میں دو مہینے رہ گئے ہیں تو اس سے پہلے محکمے اپنے فنڈز واپس کر دیتے ہیں، اطلاع کر دیتے ہیں، ! کر لیتے ہیں اور بتا دیتے ہیں کہ ہماری) 7 .) ! یہ ہو گئی ہے لیکن معذرت کے ساتھ ہمیں وہ نہیں بتایا گیا لہٰذا میں اپنی تقریر میں مختلف محکمہ جات کا حصہ آپ کے سامنے بیان کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر اسمبلی کا ایک وہ وجود ہے جس کو آپ یہاں پر %* کر رہے ہیں اور ایک وہ اسمبلی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر ماڈل ٹاؤن میں لگتی ہے۔ بیوروکریسی نے جو) .. + .6 کا لفظ نکالا ہوا ہے وہ + .6) .. کر لی جاتی ہے اور اُس) .. + .6 کو ماڈل ٹاؤن اسمبلی کے اندر اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لئے راتوں رات اُن کے ذہن میں جو سکیم آتی ہے وہ منظور کر کے فنڈز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ کسی بڑی سکیم کے خدوخال اس ایوان کے اندر پیش نہیں کئے جاتے، یہاں آ کر کبھی نہیں بتایا جاتا کہ ہم ۔ارب روپے کا میٹرو پراجیکٹ کرنے جا رہے ہیں اور اس کے اثرات کیا ہوں گے اور جنوبی پنجاب والے اپنا جو رونا روتے ہیں ہم کس طرح سے اُن کی دادرسی کر سکیں گے اس حوالے سے کوئی بتانے والا نہیں۔

جناب سپیکر میں پہلے شعبہ صحت پر ایک بات کروں گا۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال، گنگا رام ہسپتال، میو ہسپتال اور مختلف ہسپتالوں میں جائیں تو ان کو احساس ہو گا کہ غریب آدمی کس طرح سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی جان دیتا ہے اور اُس کے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں ہوتے۔ یہ چند قدم کے فاصلے پر سروسز ہسپتال ہے جس کی ! 6 میرے حلقے کے بالکل ساتھ ہے میں بے شمار

دفعہ صبح کے وقت وہاں پر جاتا ہوں۔کسی کے پاس دوائی نہیں ہے لوگ منتیں ترلے کرتے ہیں اور ہسپتال والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر میں جنرل ہسپتال میں گیا وہاں پر ( ) نہیں ہیں اس لاہور شہر میں کوئی) ہو جائے تو یہاں پر کوئی ( ) نہیں ہے تو جنوبی پنجاب کے لوگ کیا کرتے ہوں گے اور وہ علیحدہ صوبے کا رونا روتے ہیں تو کیوں نہ روئیں؟ ان کا حق بنتا ہے۔یہاں کے حکمران بے حسی کے عالم میں بتاتے ہیں کہ ہم نے میٹرو بنالی ہے۔آپ نے کلومیٹر کی میٹرو بس بنائی ہے اور کلومیٹر کی آپ اورنج لائن ٹرین بنا رہے ہیں۔ اس پر ہم کہتے ہیں کہ میٹرو بس پر آپ نے ۔ارب روپے لگائے اور اورنج لائن ٹرئن پر آپ ۔ارب لگا رہے ہیں۔اگر آپ نے یہ کرنا ہی تھا اور آپ کی ضد ہے کہ آپ نے پیسا کمانا ہی ہے تو اس کو بھی میٹرو بس بنا لیتے تو پیسے بچ جاتے وہی ۔ارب اٹھا کر جنوبی پنجاب کے ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور لاہور کے تعلیمی اداروں میں کہیں لگاتے۔ آپ کب تک ہمارے ساتھ مذاق کریں گے اور کب تک+ 6+ +کے چکروں میں اس طرح کی حرکتیں کریں گے اور آپ کب تک یہ کوشش کریں گے کہ ہم نے سارا پیسا سمیٹنا ہے؟

جناب سپیکر ڈائیلسز مشینیں نہیں ہیں۔ ہم دفتروں میں بیٹھتے ہیں تو صبح کو بندے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میاں صاحب ہمیں کہیں سے ڈائیلسز کرا دیں، غریب آدمی کہاں سے کرائے۔ایک دفعہ ڈائیلسز کرانے پر چار پانچ یا چھ ہزار روپیہ لگ جاتا ہے۔معزز ممبران میری بات کی تائید کریں گے کہ غریب آدمی اتنے پیسے کہاں سے دیں گے؟ کسی کا ایک مہینے میں تین دفعہ اور کسی کا چار دفعہ بھی ڈائیلسز ہوتا ہے۔یہاں ڈائیلسز مشینیں نہیں ہیں۔انہیں اورنج لائن ٹرین کی پڑی ہے ہم ایک کام کرتے ہیں کہ جو بیمار ہو جائے اس کو اورنج لائن ٹرین میں بٹھا دیتے ہیں اس کا ڈائیلسز ایسے ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب آپ تجاویز دیں اور ((میں نہ پڑیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کارڈیالوجی کے لئے میری تجویز ہے کہ آپ کے جو ٹیچنگ ہسپتال ہیں ان میں انفراسٹرکچر موجود ہے ادھر اپنی کارڈیالوجی وارڈز کو مضبوط کریں اور وہاں پر باقاعدہ ڈاکٹرز دیں اور 6 ; ! , *) جہاں جہاں ٹیچنگ ہسپتال ہیں وہاں دیں تاکہ لوگ ایک

ہسپتال پر پریشر نہ ڈالیں بلکہ تمام ہسپتالوں میں آپ کا پریشر تقسیم ہو جائے۔ اسی طرح ڈائیلسز مشینیں بھی تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں رکھی جائیں۔

جناب سپیکر ایک اور بات محترمہ وزیر خزانہ سے آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ ایک فارمولا ہے کہ جو ڈاکٹر پروفیسر ہسپتال میں آتا ہے اس کا ایک ڈیوٹی ٹائم ہے۔ اس نے بجے آنا ہے بجے جانا ہے یا بجے جانا ہے یا جو بھی ڈیوٹی ٹائم ہے۔ آپ انہیں پابند کریں۔ آپ کی ایجوکیشن منسٹری نے پابند کیا ہے کہ کوئی پروفیسر بجے سے پہلے کالج سے باہر جا کر کسی دوسرے کالج میں نہیں پڑھائے گا۔ کیا آپ اس ڈاکٹر کو پابند نہیں کر سکتے کہ وہ پرائیویٹ ہسپتال میں نہیں بیٹھے گا . !کہ بجے تک اس کا ٹائم ختم نہ ہو جائے؟ وہ صبح حاضری لگاتے ہیں اور جا کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں آپریشن کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ تجاویز ہیں ان کو نوٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر میری بڑی خواہش ہے کہ جس طرح آپ کہتے ہیں کہ سال کے اندر حکومت کہتی ہے کہ ہم اورنج لائن ٹرین بنا لیں تو میری خواہش ہے کہ کبھی یہ اعلان کر دیں کہ فلاں ہسپتال ہم نے ایک سال میں جنوبی پنجاب میں یا ادھر بنا دیا ہے۔ یہ اس طرح کا بھی کوئی کارنامہ سرانجام دے دیں ٹھیک ہے کہ اس میں کمیشن تھوڑی کم آئے گی لیکن ' ' کر لیں شاید ان کو غریبوں کی دعائیں لگ جائیں۔

جناب سپیکر تعلیمی شعبہ کے حوالے سے عرض ہے کہ جب تک آپ معاشی دہشتگردی کو ختم نہیں کریں گے اس وقت تک اصل دہشتگردی ختم نہیں ہو سکتی۔ ہمارے ملک کے آئین کا آرٹیکل ہمارے بچوں کو جو پانچ سے پندرہ سال کے ہیں انہیں حق دیتا ہے کہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ان بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم دی جائے گی۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں پرائیویٹ سکولوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑا جائے سرکاری سکولوں کے اندر جو) . ' ہیں ان کو اپ گریڈ کیا جائے، سہولیات دی جائیں، ٹیچرز دیئے جائیں اور کمرے بنائے جائیں تاکہ وہاں پر ہمارے بچے جا کر پڑھیں اور کم از کم غریب کا بچہ وہاں جا کر ضرور پڑھ سکے۔ کل کے اخبار سٹی۔ میں خبر ہے جس کا میں صرف حوالہ دینا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر جعلی داخلوں پر ساڑھے تین کروڑ روپے کی ادائیگی ہوئی

ہے جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ یہ تھی۔ اگر
کے ساتھ
یہ ہو رہا ہے تو پھر وہ ہمیں کیا دیں گے؟ ہم اس کو بھی نہیں چھوڑ رہے۔ ہم اپنے لوگوں کا پیسا ویسے ہی نہیں چھوڑ رہے اور * کمپنیاں بنا کر ہم باہر لے جاتے ہیں۔ ان کا پیسا تو چھوڑ دیں اور ان پر تو مہربانی کریں۔

جناب سپیکر دو لفظ زراعت پر بھی عرض کروں گا اور پھر اجازت چاہوں گا۔ زراعت کے شعبہ کے اندر جو کسان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے آپ اس سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ آپ خود ایک کسان ہیں۔ کسان کی فصلوں کے ساتھ زیادتی ہوئی چاہے وہ آلو، مونجی، گندم یا کپاس کی فصل ہے۔ پاکستان تحریک انصاف نے ایک مظاہرہ کیا تو آپ مذاق کے طور پر جلدی جلدی آئے اور جنوبی پنجاب میں کھڑے ہو کر کہا کہ ہم کسان کے لئے یہ پیکج دیں گے۔ بھئی آپ کسان کے لئے تعمیری کام بتائیں کہ ہم کھاد پر سبسڈی دیں گے، ڈیزل پر یہ دیں گے، بجلی کا بل کم کریں گے اور آپ کی فصل اٹھائیں گے۔ آپ ان کو وہ چیز دیں جس سے ان کو سہارا ہو کیونکہ کسان مالی طور پر گر گیا ہے۔ بنک آف پنجاب سے سارا قرضہ حکومت لے لیتی ہے۔ آپ نے بنکوں کے منافعے دیکھیں ہیں جو آسمانوں کو چھو رہے ہیں وہاں غریب آدمی کے لئے قرضہ لینے کے لئے کچھ نہیں رہ گیا۔ آپ یہ پالیسی بناتے کہ ہم دس ایکڑ یا بارہ ایکڑ---

اذان ظہر

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب ! Hکریں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ٹھیک ہے۔ میں کسان کے حوالے سے گزارش کر رہا تھا کہ اگر ہم آنے والے بجٹ میں چھوٹے کسان کی)) . 6 * کا ایک پلان دیں۔ اس کو بیج، ڈیزل، بجلی، کھاد اور ٹریکٹر پر یعنی چھوٹی چیزوں پر سبسڈی دی جائے۔ جب کسان خوشحال ہوگا تو شہروں کے اندر خوشحالی آئے گی۔ اگر اس ملک کا کسان خوشحال نہیں ہوگا تو کبھی خوشحالی نہیں آ سکتی۔ ہمارے حکمران جس کاروبار کو خود کرنا شروع کر دیتے ہیں تو پھر آپ سمجھیں کہ کسان کی تباہی ہے۔ یہاں گنے کے ساتھ جو کیا گیا ہے، جو گنے کے کسانوں کے ساتھ کیا گیا ہے کہ دو دو سال ہو

گئے ہیں ان کو شوگر ملوں والے) ' نہیں دے رہے۔ان کو روپے چینی گھر میں پڑتی ہے اور یہ سے روپے بازار میں بک رہی ہے۔ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔مہربانی کر کے اس شوگر مافیا سے ہماری جان چھڑوائی جائے اور کسان کے بارے میں جو تجاویز ہیں وہ بجٹ میں شامل کریں۔ ان کو کچھ خیال ہونا چاہئے کہ انڈیا سے ہمارے تعلقات اتنے ضروری نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر شکریہ۔جناب محمد وحید گل

جناب محمد وحید گل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے اوپر جو تجاویز ہم نے دینی ہیں۔کیا ہی اچھا ہو کہ ہر محکمہ کے متعلقہ وزیر اور متعلقہ سیکرٹری کی ممبران اسمبلی چاہے اس طرف سے ہوں یا اُس طرف سے ہوں ان کو شامل کر کے بجٹ سے پہلے میٹنگ کر لی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت سارے مسائل کا حل نکل سکتا ہے۔

جناب سپیکر ہر سال بجٹ آتا ہے، ہر سال یہ بات ہوتی ہے کہ ہیلتھ پر بہت کام ہو رہا ہے لیکن اُس طرف سے آواز آتی ہے کہ کچھ کام نہیں ہو رہا ہے۔ اسی طرح سے ایجوکیشن پر بات ہوتی ہے کہ بہت کام ہو رہا ہے لیکن اس طرف سے آواز آتی ہے کہ کچھ کام نہیں ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے اس چیز کا ادراک کرنا پڑے گا کہ ہمیں. !) پنجاب کی عوام کے لئے کتنا ہیلتھ بجٹ چاہئے؟ جس طرح سے ابھی یہ بات ہوئی ہے کہ لوگوں کو . کا ' .6 آرہا ہے کہ پہلے جہاں . پر پچیس سے تیس ہزار روپے خرچ آتا تھا اور لوگ اپنے گھر بیچنے پر مجبور ہو جاتے تھے لیکن آج سرکاری ہسپتالوں میں اللہ کی مہربانی سے . ہو رہے ہیں تو یقیناً یہ کریڈٹ بھی میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر میں یہ ضرور کہوں گا کہ فیصد یہ بات کی جاتی ہے کہ ہم نے لوگوں کو)) . *). * کرنا ہے۔اگر کیا ہی اچھا ہو کہ ایمرجنسی میں معمولی سی فیس بیس یا پچاس روپے رکھ دی جائے تو کروڑوں روپے کی آمدن ہسپتال کو ہو سکتی ہے اور اس پر بھی اگر یہ ہو جائے کہ جو آپ کا وہاں 8 " = A' ہے اس کے پاس یہ اختیار ہو کہ اگر کوئی غریب

آدمی ایمرجنسی میں آتا ہے وہ پیسے نہیں دے سکتا تو اس سے فیس نہ لی جائے۔ اگر ہم اس طرح کی چھوٹی چھوٹی اصلاحات کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بہتر ہوگا۔ حکومت جس طرح سے فیصد) '.. کی طرف جارہی ہے کہ ہم نے کے آخر تک فیصد بچوں کی) '.. . * میں کرنی ہے، جس کے لئے ہمارے تمام ایم پی ایز بھی کوشاں ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن پنجاب کے ہر بچے کو تعلیم دینا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تعمیر و ترقی کا خواب فیصد اس وقت تک پورا ہوسکتا کہ اگر کہیں سے کوئی اپوزیشن کا ممبر منتخب ہوا ہے اور اگر وہاں ہم اصلاحاتی کام نہیں کریں گے یا وہ علاقہ ڈویلپمنٹ یا پانی کی سکیموں سے رہ گیا تو پھر ہم یہ ' . نہیں کرسکتے کہ ہم پنجاب کے لوگوں کو فیصد سہولیات دے رہے ہیں تو میری یہ تجویز ہوگی کہ اپوزیشن کو ہر اچھے کام کے اندر شامل ضرور کیا جائے۔

جناب سپیکر یہاں پر صاف پانی کی بات ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صاف پانی کمپنی بنا کر ایک بہت ہی اچھا کام کیا ہے کہ جس کا جنوبی پنجاب میں آغاز ہو چکا ہے اور بہاولپور میں فلٹریشن پلانٹ لگائے جاچکے ہیں اور اسی طرح سے ڈی جی خان میں اور تمام اضلاع میں اس وقت ہم جارہے ہیں اللہ کی مہربانی سے صاف پانی کے جدید ترین پلانٹ لگیں گے بلکہ کام بھی ہوں گے۔

جناب سپیکر آخر میں میری یہ تجویز ہوگی کہ جو محمود بوٹی پر رنگ روڈ ہے اگر وہاں پُل بنا دیا جائے اور اس کو کالا شاہ کاکو کے ساتھ منسلک کردیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اہل لاہور اور جتنے پنجاب کے لوگ ہیں ان کا راولپنڈی سے فاصلہ کم ہوجائے اور پریشر کافی حد تک کم ہوجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر گل صاحب بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل جناب سپیکر آخری میری یہ تجویز ہے کہ بنجارے جو گرمی سردی میں کھلے آسمان تلے پڑے رہتے ہیں ان کے لئے بھی حکومت کوئی ایسی سکیم بنائے تاکہ ان کو بھی سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ میسر آسکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی، سردار شہاب الدین خان

سردار شہاب الدین خان بہت شکریہ۔ جناب سپیکر میں سب سے پہلے تو آپ کے توسط سے معزز محترمہ وزیر خزانہ سے یہ کہوں گا کہ اگر میری چند باتیں غور سے سن لیں ان پر چاہے عملدرآمد ہو یا نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، وہ سن رہی ہیں۔آپ بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان جناب سپیکر میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کروں گا جس کا آپ خود بھی حصہ ہیں۔جیسا کہ معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے کہا کہ اگر ہمیں اندازہ ہوتا کہ پچھلے بجٹ میں کتنا بجٹ کس ڈیپارٹمنٹ کو) .. ہوا تھا اور کتنا 7.) !ہوا ہے تو اس پر ہماری تجاویز کچھ اور ہوتیں بہرحال وہ محترمہ وزیر خزانہ ہمیں نہیں بتا سکیں۔ ہمارے فنڈز) 7.) !کی مثال میٹرو بس ملتان ہے جو منصوبہ ہم نے دس ماہ میں مکمل کرنا تھا اس کے بارے میں دو تین دن سے میں ٹی وی چینلز پر دیکھ رہا تھا کہ اس کے حصے پر کام بھی نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر آپ جنوبی پنجاب کو ہر ڈیپارٹمنٹ میں ' +) دیتے ہیں، اگر آپ ' * ! .. ! دیں تو کم از کم اس منصوبے کو اس کی میعاد میں مکمل تو کر لیا جائے۔میں اس کی ایک مثال میٹرو بس ملتان کی دے رہا ہوں جو ایک سال سے پورا ملتان اکھڑا ہوا ہے اور اس کا کوئی پتا ہی نہیں کہ وہ منصوبہ کب مکمل ہو جبکہ اس دس ماہ میں اس کی لاگت کچھ تھی اور اب وہ بڑھ کر پتا نہیں کتنی ہو گئی ہو۔جنوبی پنجاب میں اگر میں اپنی !)) کی بات کروں تو میری constituency دریائے سندھ کے آر پار دونوں طرف موجود ہے اور تین سال ہونے کو ہیں میں ! < *) . *) چلا رہا ہوں کہ روڈ نیٹ ورک، ایجوکیشن اور ہیلتھ ہو۔آپ یہ بھی سمجھیں اگر میں ایجوکیشن سے بات شروع کروں کہ تین سال سے میں . *) ! < *)چلا رہا ہوں کہ میری !)) میں کوئی ڈگری کالج تو دُور کی بات ہے ہائر سیکنڈری سکول بھی موجود نہیں ہے۔جنوبی پنجاب سے یہ سلوک کیا جا رہا ہے، یہ ریکارڈ کی

بات ہے، محترمہ وزیر خزانہ+ * کرلیں کہ پی پی۔ لیہ میں کوئی گرلز یا بوائز کالج بھی ہے؟ اگر ایک یا دو سیکنڈری سکول اپ گریڈ ہوئے بھی ہیں تو وہاں فنڈز روک دیئے گئے ہیں۔ اگر میں ایجوکیشن کی ') . پر بات کروں تو آپ بھی جنوبی پنجاب کے دریائی علاقے سے ہی منتخب ہوکر آئے ہیں کہ وہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کبھی نہیں جاتا ہے۔ ابھی تک) . ' ') .)0 .. 5 ! 6کی صورت میں چلیں آپ بوائز سکولز میں) . 'رہنے دیں لیکن کم از کم گرلز سکولز کی) . 'کو مکمل کریں، جہاں پر ہماری بچیاں پڑھتی ہیں۔

جناب سپیکر ۱ دوسری بات روڈ نیٹ ورک کے حوالے سے کروں گا کہ میرا حلقہ فیصد ! کرتا ہے اگر میری !)) میں معزز منسٹر صاحبہ اپنے ڈیپارٹمنٹ یا جو سی اینڈ ڈبلیو کا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا وہاں پر روڈ نیٹ کا سروے کروادیں تو وہاں ان تین سالوں میں کوئی روڈ بھی نہیں ہوئے جس کی وجہ سے اموات ہو چکی ہیں۔) + ') ' B اور .. ' !) ' تک گنّا لانے کے لئے اتنے حادثات ہو چکے ہیں تو کم از کم ہمارے 4) سے جو !=

B! % ہی اگر ہمیں واپس کر دیا جاتا تو آج ہمارے ضلع کی یہ حالت نہ ہوتی اور ہمارا کسان خوشحال ہوتا نہ کہ ان کے بچے اموات کا شکار ہوتے اور یہ میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ اسی طرح کل معزز پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ خواجہ عمران نذیر نے . *) ! < *) یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم% < 0? $ < -کو اس طرح.) ! نہیں کر سکے جس طرح سے ہمیں کرنا چاہئے تھا۔ اٹھائیس، تیس یا بتیس سال سے پی ایم ایل ن کی گورنمنٹ ہے۔ اگر آپ ، یا سالوں میں صوبے کی) . *). *کو مکمل نہیں کر سکے تو آپ کو یہاں حکمرانی کا حق کون دے گا؟ یہ جنوبی پنجاب کے لوگ کیوں نہ چلائیں ہم جنوبی پنجاب کی بات کیوں نہ کریں؟ کہ 4) ہمارے ہوں اور خرچ سنٹرل پنجاب پر ہوں۔ جنوبی پنجاب کی طرف توجہ دلانے کے لئے میں ایک اور عرض کروں گا کہ خدارا لیہ تونسہ پُل کی بات میں تین سال سے سن رہا ہوں، وہی ' +) اس کے لئے رکھی اور پھر اسے اٹھا کر واپس تخت لاہور لایا گیا۔ بہادر کیمپس کا تین سال سے سن رہا ہوں کہ مکمل

ہورہا ہے لیکن وہ بھی نہیں ہوا۔ اگر سنٹرل پنجاب میں) !
اور .. بن سکتے ہیں تو جنوبی پنجاب والوں کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہاں پر بھی یہ سہولیات میسر کی جائیں۔

جناب سپیکر میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ جس honourable Chair پر تشریف فرما ہیں یہاں سے آپ کو ایک ruling تمام ڈیپارٹمنٹس کو دینی چاہئے کہ وہ جنوبی پنجاب میں سروے کریں۔ ہمیں اپنے نام کی تختیاں نہیں لگوانی لیکن یہ بھی ناانصافی ہے کہ اگر میرا حلقہ ہو یا اپوزیشن کے تمام ممبران کا حلقہ ہو وہ ترقیاتی کاموں سے محروم ہو۔ میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ میاں محمدشہباز شریف یا وہاں کے sitting ایم این اے صاحبان کی تختیاں لگا دی جائیں لیکن خدارا ان حلقوں کو محروم نہ کریں۔ ابھی وحید گل صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ ہماری اچھی تجاویز کو بجٹ میں شامل کریں اور ان پر توجہ دیں۔

جناب سپیکر میں آخر پر پھر گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ میں چھوٹے چھوٹے creeks اور bridges کا معاملہ ہے۔ میرے حلقہ کی 30فیصد آبادی دریا کی دوسری طرف ہے جس کے لئے چھوٹے چھوٹے پُل چاہئیں۔ میں تین سال سے اس کے لئے request کر رہا ہوں کہ 30فیصد آبادی کے بچے کس طرح creeks سے گزر کر سکولوں اور ہسپتالوں میں جائیں کیونکہ وہاں سے عورتوں اور بچوں نے بھی گزرنا ہے؟ میں نے تین سال سے دو پُل advice کئے تھے جن کا سروے ہوا تھا لیکن سروے ہونے کے بعد نجانے funding کیوں نہیں ہوئی؟ میرا قصور یہی ہے کہ میں اپوزیشن سے ہوں لہٰذا میری اسی تجویز پر عمل کروا دیں چاہے تختیاں جو مرضی لگوا لے۔ خدارا وہ بھی پاکستان اور پنجاب کے شہری ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب بہت شکریہ۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ملک مظہر عباس راں

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ ہمارے علاقہ ملتان میں انتہائی ژالہ باری ہوئی ہے جس کی وجہ سے

فصلات کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔میں نے اس issue پر تحریک التوائے کار پیش کر دی ہے جس کو out of turn take up کرنے کی مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، کل اس پر بات کریں گے۔

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، محترمہ حنا پرویز بٹ

محترمہ حنا پرویز بٹ جناب سپیکر شکریہ۔سب سے پہلے میں appreciate کروں گی کہ پری بجٹ اجلاس call کیا گیا جس میں تمام حکومتی و اپوزیشن ممبران کا feedback لیا گیا جو کہ بہت ہی اچھا اور democratic gesture ہے اور اس طرح کے gestures کو ہمیں appreciate اور welcome کرنا چاہئے۔ میں یہ بھی کہوں گی کہ ہمیں ان consultations کو صرف اس ایوان تک محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ باہر کے لوگوں کو چاہے وہ NGOs ہوں، Farmers ہوں، Agriculturists ہوں یا common man ہوں اُن کی بھی suggestions کو welcome کرنا چاہئے کیونکہ ان سب کے collective wisdom سے جو بجٹ بنے گا وہ مزید بہترین بجٹ ہوگا۔

جناب سپیکر اس سال کا بجٹ اس لئے بھی بہت important ہے کہ 2017 میں جب یہ سال ختم ہوگا تو 2018 کے الیکشن میں بہت کم ٹائم رہ جائے گا اور ہم لوگوں کو answerable ہوں گے۔ہمیں یہ make sure کرنا چاہئے کہ common man جو poverty line سے نیچے ہیں ان کے projects لازماً اس بجٹ کا part ہوں۔ میں اس گورنمنٹ کی performance کو تھوڑا highlight کرنا چاہتی ہوں چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی performance ہو۔ آپ کراچی آپریشن کی طرف دیکھیں تو آپریشن کی وجہ سے دوبارہ economic activity بحال ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ لوڈ شیڈنگ دیکھیں تو یہ 50 فیصد سے زیادہ کم ہو چکی ہے۔اس وقت lowest interest rate ہے اور other economic indicators بھی ہیں تو وہ بہت اچھے ہیں۔ اگر حکومت کو کام کرنے دیا جائے تو سی پیک جیسے پراجیکٹس اس ملک کے لئے بہت بہتر ہیں۔صرف فیڈرل گورنمنٹ کی بات ہی نہیں بلکہ پنجاب حکومت بھی بہت اچھے کام کر رہی ہے چاہے وہ میٹرو بس سروس ہو، انفراسٹرکچر ہو یا آج کل

We can see the Dolphin Force and the security system is much good, so Punjab Government also deserves appreciation on its performance.

جناب سپیکر یہ صرف میں نہیں کہوں گی بلکہ باہر کی international organizations بھی یہی بات کرتی ہیں۔اگر آپTransparency Internationalکی رپورٹ دیکھیں تو corruption index majorly کم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ 59فیصد اس حکومت کی performanceپچھلی حکومت سے بہتر ہوئی ہے۔

Whether it is Bloomberg's Research or Moody's Research, it shows that the economic indicators are much better.

جناب سپیکر میں تھوڑی سی suggestions add کرنا چاہوں گی۔سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم پاکستان کو security state دیکھنا چاہتے ہیں یا welfare state دیکھنا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان میں لاء اینڈ آرڈر کی condition ایسی ہے کہ ہم پاکستان کو suppose security state بنا رہے ہیں۔

A lot of funds are being directed to restore law and order but I think they have to be a transition from the security state to a welfare state.

جیسے جیسے terrorism اور کراچی کے حالات بہتر ہو رہے ہیں تو

I think funds should be directed from security to welfare. We need to direct funds towards projects of health and other projects of common man.

یہ لازمی ہے کہ transition towards welfare state ہو۔ اس کے علاوہ I would say کہ بجٹ بنانے میں جو data use ہو رہا ہے کیا وہ data credible and updated ہے۔

Because Census happened sixteen years back so the data we are using for the budget, is it credible data. So we need to invest, although a census is expected in December but for the budget this year also the data that is being used has to be credible?

جناب سپیکر ہمیں پتا ہونا چاہئے کہ ہیلتھ کے لئے ہم جو پیسے allocate کرتے ہیں تو actually کتنے percent of the people کینسر یا ہیپاٹائٹس کے مریض ہیں data has to be updated because the اس کے علاوہ specific. Gender based I think the budget has to be gender budgeting is important کیونکہ خواتین population کا 52فیصد ہیں۔ ہیلتھ کا جو بجٹ ہے کیا وہ 52فیصد عورتوں کے لئے use ہو رہا ہے یا تعلیم کا بجٹ 52فیصد عورتوں کے لئے use ہو رہا ہے یا نہیں؟ So budget has to be that is very important. gender specific and اس کے علاوہ ہمارے senior citizens کو accommodate کرنا بہت ضروری ہے جیسا کہ باہر کے ممالک میں ہوتا ہے۔ ہیلتھ اور دیگر سہولیات citizens senior کو accommodate کرنے کے لئے لازمی ہیں۔

جناب سپیکر علاوہ ازیں غریب لوگوں کو مفت ادویات اور مفت علاج بہت ہی اہم ہے کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو poverty line سے نیچے ہیں جو کہ مفت علاج نہیں کروا سکتے۔

These are my suggestions and in the end I would like to say

کہ یہ حکومت مسلم لیگ ن کی ہے جبکہ یہ صوبہ اور ملک ہم سب کا ہے لہٰذا ہم سب کو اکٹھے مل کر اس ملک کے لئے کام کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر شکریہ۔ ملک محمد وارث کلو ---موجود نہیں ہیں۔ میاں مناظر حسین رانجھا ---موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد صدیق خان

جناب محمد صدیق خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میں سب سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ نے جو پری بجٹ سیشن call کروایا ہے یہ ایک اچھا gesture ہے جس پر میں انہیں appreciate کروں گا اور ساتھ ساتھ میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ اس gesture کو credible ہونا چاہئے جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم اس معزز ایوان کی رائے لے کر چاہے اس میں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے حوالے سے رائے آتی ہے یا ویلفیئر کے حوالے سے آتی ہے اُس کو اہمیت دی جائے گی۔ میں محترمہ سے امید رکھوں گا کہ وہ اس معزز ایوان کے معزز ممبران جو اس صوبہ کے گوناگوں مسائل ہیں ان پر

جو بات کریں گے اس کو بجٹ میں پذیرائی دینے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گی۔

جناب سپیکر میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جس وقت بجٹ قریب آتا ہے تو بہت سارے world monetary institutions اپنی اپنی reports دیتے ہیں جیسا کہ اس ملک میں Chinese investment کے حوالے سے بہت ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ 47بلین ڈالر کی انوسٹمنٹ چائنا کی ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستان میں کر رہی ہیں لیکن میرے پاس مختلف the world monetary institutions of کی reports پڑی ہیں جو میں محترمہ کے سامنے پیش کر دوں گا جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ totally 10 percent investment آرہی ہے جس کی یہ حکومت بات کر رہی ہے جبکہ 90 percent loan کی صورت میں ہے۔

جناب سپیکر میں اس حوالے سے بات کروں تو پاکستان اس وقت بلین ڈالر کا.)4)!((' !) 'کا مقروض ہو چکا ہے اور ہمارے جی ڈی پی میں اتنی) نہیں ہے کہ وہ .)6 کر سکے۔ہم ! 6 .)!( ) ہیں کہ ہم جی ڈی پی کا فیصد سے زیادہ)6 میں نہیں دے سکتے لیکن بد بختی سے اب اگر ہم.)4)!((' !) 'کی .)6 کریں تو ہمیں سے فیصد جی ڈی پی کا دینا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر میں عرض کروں گا کہ یہ حکومت بالخصوص جس وقت میں الیکشن میں تھی تو انہوں نے اس قوم کو . دیا تھا اور اپنا) 'دیا تھا کہ ہم قرضے نہیں لیں گے۔ہم چھ مہینے میں ایک سال میں کنٹرول کر لیں گے، ہم اداروں کو 7). کر دیں گے، میرٹ کو رواج دیں گے اور E 5 . ! ?ہو گا لیکن میں درخواست کروں گا کہ آج پاکستان بلین ڈالر کا مقروض ہو چکا ہے۔آج پاکستان کی اکانومی)6 . نہیں کر سکتی۔ خدانخواستہ جس طرح کہ . 5)!((' !) 'اپنی) پیش کر رہے ہیں، اس میں پاکستان جس وقت .)6 نہیں کرے گا تو ایک .. '

)) !. بھی . ہو سکتا ہے تو میں عرض کروں گا ہم جب تک اداروں کو 7) . نہیں کریں گے، ہم میرٹ سسٹم کو رواج نہیں دیں گے، ہم اپنے صوبے کی) میں لوگ لے کر نہیں آئیں گے، . لوگ نہیں لے کر آئیں گے تو ہم اس مصیبت سے نجات حاصل نہیں کر سکتے تو ایک میری یہ درخواست ہے۔

جناب سپیکر میری دوسری درخواست یہ ہے کہ ترقی دو طرح کی ہوتی ہے ایک '!*) ' . جو انسانی ترقی ہے۔ پچاس بلین روپے میں میٹرو ٹرین کا روٹ تو بن گیا لیکن راولپنڈی کے تین ہسپتال جو پبلک سیکٹر میں آتے ہیں، راولپنڈی ضلع کم و بیش لاکھ آبادی پر مشتمل ہے لیکن گزشتہ سات سال سے ہولی فیملی ہسپتال میں ایک ایم آر آئی مشین کی سہولت تھی جو کہ) ! ہو چکی ہے۔ آج ان تینوں ہسپتالوں میں کوئی ایم آر آئی کی سہولت نہیں ہے حالانکہ ایم آر آئی جو ہوتی ہیں اس کے ')) سے مرض کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ اس کے بغیر کسی مریض کے مرض کی تشخیص نہیں ہو سکتی چاہے وہ کی بیماریاں ہوں، چاہے وہ ' 6 کی بیماریاں ہوں، چاہے وہ . ! ! 'کی بیماریاں ہیں اور چاہے وہ 6 کی بیماریاں ہوں، اس کے بغیر ان بیماریوں کا علاج نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر میں)* .* *کروں گا اور اس حوالے سے میں ایک رپورٹ بھی محترمہ وزیر خزانہ کو دوں گا جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ .) < .6 ! , , 1 ? ") ! *) 5 * "تو کس طرح ایک غریب آدمی کا اس کے بغیر علاج ہو سکتا ہے۔ ایک غریب آدمی کو بیماری کا ٹیسٹ کروانے کے لئے دس ہزار روپے !(ہیں تو میری درخواست ہو گی کہ جہاں بلین روپے لگایا جا سکتا ہے وہاں ہمارے شہریوں کو اگر کروڑ روپے *). * کرنے کے لئے نہیں دیا جاتا تو اس میں شائبہ ہوتا ہے کہ میٹرو بس کے جو) ! بنائے جاتے ہیں یا میٹرو ٹرین کے جو) ! بنائے جا سکتے ہیں یا میٹرو ٹرین کے جو منصوبے

لائے جاتے ہیں، اس میں کسی قسم کے اور) (5پائے جاتے ہیں۔
اگر دینی ہیں تو) ' . ' !*کی ضرورت ہے۔سب سے
پہلے اس کے لئے صحت کی ہونی چاہئیں، ایجوکیشن کی
ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد انسان کو انصاف ملنا چاہئے پھر اس کے
بعد !) !) کی بات کی جاتی ہے اور اس کی ڈویلپمنٹ کی بات کی
جاتی ہے۔

جناب سپیکر اس کے بعد کہتے ہیں کہ جمہوریت نے

' . ! جو جمہوری لوگ ہوتے ہیں وہ اختلاف
رائے کا احترام کرتے ہیں۔ میں جس !)) %سے ہوں، اس کی سڑکیں
اس طرح ہیں جیسے کہ کھنڈرات ہوں۔ جو کوئی ایک دو بنائے گئے ہیں
اس میں بھی جو لوگ ہم سے ہارے ہیں ان کی تختیاں لگی ہیں۔ ہمیں اس سے
کوئی فرق نہیں پڑتا، ہم اس) 'کے خلاف لوگوں کے پاس جائیں کہ ان
لوگوں کی سیاسی سوچ جمہوری نہیں ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ
کیا اور اس کے بدلے میں انہوں نے ہمارے لوگوں کے لئے مسائل پیدا
کئے اور انہیں) . رکھا۔ انہیں تعمیر و ترقی میں شامل نہیں کیا تو میں
درخواست کروں گا کہ پی پی۔ میں گو آپ ان کی تختیاں لگوائیں جس کا کوئی
قانونی اور اخلاقی حق نہیں بنتا لیکن ہم اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں مگر آپ
سے درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح کہ ایک ہمارے حکومتی ممبر نے کہا
کہ اگر آپ اپوزیشن کے حلقوں کو) نہیں دیں گے تو) 'کہ آپ یہ
نہیں کہہ سکتے کہ ہم پنجاب میں تعمیر و ترقی لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر میری درخواست ہو گی کہ پی پی۔ کے حلقے کی
انتہائی ناگفتہ بہ حالت کی سڑکوں کو) . !کرنے کے لئے اس بجٹ میں کوئی
نہ کوئی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر محترمہ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں بالخصوص

! کیا بلکہ اس کا) . !) تھا کہ کیا ہم بچوں کو ..+
) ! دینا چاہتے ہیں۔ وہ بے روزگاری کو ختم کریں گے، انتہائی بد
بختی سے کہ میرے حلقے میں ایک ووکیشنل انسٹیٹیوٹ چکری کے مقام پر

ہے جہاں پہلے سات)تھے۔اب تین کام کر رہے ہیں تو میں محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ آپ کی جو * تھی یہ بات اس کی نفی کرتی ہے لہٰذا آپ اپنی) . 6 کو بہتر کرنے کے لئے، اگر وہ سات سے دس)تک نہیں لے کر جاتیں تو کم از کم انہیں سات)پر لے کر جانے کے لئے اب کوئی نہ کوئی اقدام اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر میری یہی درخواستیں تھیں جو میں نے)* . * *کیں اور اب میں محترمہ وزیر خزانہ کے !) کا انتظار کروں گا کہ جو انہوں نے اس ایوان میں گفتگو کی، جو ہمیں !) .. 5دیا، جو ایک !)))) ' لوگوں کے سامنے، اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا، اس کا وہ کتنا احترام کرتی ہیں اور کتنا عملدرآمد کرواتی ہیں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی، سردار محمد جمال خان لغاری

سردار محمد جمال خان لغاری شکریہ۔جناب سپیکر

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

میں اس وقت حکومتی جماعت کے ادنیٰ ممبر کی حیثیت سے---

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، سردار صاحب آپ ادنیٰ نہیں ہیں بلکہ اعلیٰ ہیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری شکریہ۔جی۔جو باتیں کروں گا مہربانی کر کے انہیں کوئی بغاوت تصور نہ کیا جائے۔ الحمد للہ جب بھی بات کرتا ہوں صدق دل سے بات کرتا ہوں اور از روئے ایمان بات کرتا ہوں۔ایک بہت بہترین پالیسی ! *) حکومت پنجاب کی طرف سے امن و امان کے کنٹرول کی خاطر آئی۔ وہ پالیسی تھی کہ جو پرانے فرسودہ کب سے چلے آئے ہوئے . ' تھے اس حوالے سے نادرا کے ساتھ ایک) ' کیا گیا جس کی خوب احسن تشہیر کی گئی اور جتلایا گیا کہ امن عامہ کے کنٹرول کے لئے یہ ایک سنگ میل کی حیثیت ثابت ہو گی۔آج تک ایک بنیادی آئینی حق جو پاکستان کے ہر شہری کو حاصل ہے جو کہ پنجاب کے باسیوں کو بھی اتنا ہی حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جان و املاک، اپنے خاندانوں کی)) کے لئے غیر ممنوعہ بور، میں یہاں پر کلاشنکوف کے

لائسنس کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں غیر ممنوعہ بور کے .کی بات کر رہا ہوں اس پر پچھلے سوا ڈیڑھ سال سے مکمل طور پر پابندی ہے اور بار بار وزیر قانون بھی اور مختلف صاحب اقتدار شخصیات یہی بہانہ بناتی ہیں کہ 7 (/ہو رہی ہے اور 7 ( )! ' ہو رہی ہے۔ اس کی میعاد تین مہینے، چھ مہینے اور ایک سال دی جاتی ہے۔ ابھی تک 7 (/کا وہ سلسلہ چل رہا ہے اور مجھے علم ہوا ہے کہ اگلے ڈیڑھ سال تک یہ) . ' نہیں ہو سکتا کیونکہ جو .کا .+ 6 ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر نتیجہ کیا ہوا کہ جن کے .بن کر آئے ان .کے اوپر آپ اپنے اسلحے کا ٹرانسفر نہیں کروا سکتے۔ ایک نئی پالیسی جو بنائی جاتی ہے جس کے اندر تمام خدو خال کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس میں اتنا بنیادی ہے کہ جو اپنا لائسنس تبدیل کرانا چاہتا ہو اسے از سر نو پھر اس سے گزرنا پڑے گا۔ روپے نادرا کس چیز کی کے لئے لے رہا ہے؟ حکومت پنجاب علیحدہ ایک ہزار روپے سالانہ اس کی تجدید کا لیتی ہے اور نادرا روپے اس کے پورے کا لیتا ہے جو کہ انتہائی دشوار ہے۔ اس کے بعد اسلحہ کی مقدار جو کارتوس یا گولیاں وہ اس پر خریدی جا سکتی ہیں وہ زیادہ سے زیادہ 0 0 0 جتنی بھی ہیں، ایک) ' .کا تعین کر دیا گیا ہے۔ یہاں پر نیلا گنبد کے اندر دکانیں ہیں جو اسلحہ فروخت کر رہی ہیں آپ کنٹرول کی بات کرتے ہیں، امن عامہ کی بات کرتے ہیں وہ لائسنس شدہ ایک اسلحہ ڈیلر کے پاس جاتا ہے اور وہاں سے پوری کی پوری مقدار گولیاں خرید لیتا ہے اُس کے بعد اگلے کے پاس جاتا ہے وہاں سے پھر خریدتا ہے اس طرح ڈیلروں کے پاس سے ، خریدے تو کے ساتھ ضرب دیں کتنا اسلحہ اور کتنی گولیاں وہ خرید لیتا ہے؟ کوئی طریق کار نہیں ہے کیونکہ وہ ایک کارڈ

ہے میں نے اُس وقت بھی بار بار یہی بات کی تھی کہ مشین .6
+ 6ہوں جس پر یہ کیا جائے۔
2 اس چیز پر پنجاب حکومت توجہ دے۔
2 ٹھیک ہے ریونیو جنریشن ہونی چاہئے، ریونیو جنریشن مشین .6
+ 6پر بھی اُتنی ہی ہو سکتی تھی جو محترمہ فنانس منسٹر اس بات کو بخوبی جانتی ہیں۔

جناب سپیکر ڈیرہ غازی خان ضلع کے اند ر آپ خود جانتے ہیں جیسے آپ کا اپنا ضلع ہے راجن پور وہاں کوہ سلیمان کا سلسلہ ہے وہاں پر جب بارشیں ہوتی ہیں تو سخت طغیانی آتی ہے اور وہاں کی.. *))آکر ٹوٹل آپ کے مواصلاتی نظام کو بھی ڈسٹرب کرتی ہیں آپ کا جو !) !) .6 ہے،جو آپ کا) 1کا !) !) ہے،) ! ' ' %کا سسٹم ہے ان تمام کو تہس نہس کر کے چلے جاتے ہیں اس کے لئے جامع منصوبہ بندی کی گئی تھی آپ کے ہاں رودکوہیوں کا جو سلسلہ تھا،)) .. *کاکہ اُن کی *.! کی جائے تاکہ پنجاب کا جو بہت .) رقبہ ہوتا ہے وہ بھی آباد ہو جائے اُس سے جی ڈی پی کے اندر آپ کی زبردست*) 5 ہو گی، آپ کی)) ' وہاں پر) ہوگی اور ساتھ ہی اس سارے نظام کو بچایا جاسکے گا۔

جناب سپیکر پچھلے سال محترمہ وزیر خزانہ نے اے ڈی پی کے اندر باقاعدہ طور پر دو ان خصوصی)).. *کامیں تذکرہ کروں گا۔وڈور اور مٹھاون اس کے لئے بہت ') .. کی گئی تھی۔آج میں بد قسمتی سے یہ بات کر رہا ہوں یہ بات ہمارے پورے اضلاع میں جائے گی۔اس تقریر کے توسط سے کہ وہ پیسا ملین وڈور نالے کا اُٹھا لیا گیا ہے کیا وجہ ہے ،کیا اُس کی) 7) ہو رہی ہے کہیں اور جا رہا ہے ؟اللہ بہتر جانتا ہے ان باتوں کو میں جاننا بھی نہیں چاہتا لیکن میرے ضلع کو جو پیسا ایک دفعہ دیا گیا ہے اُس کو میرے ضلع کی اُس)).. *پر لگنا چاہئے تاکہ ڈیرہ

غازی خان شہر کو رود کوہی کی تباہ کاری سے بچایا جائے اور ہمارے ہاں جو سسٹم) 4 کر رہے ہیں کم از کم اُن کی مزید تباہی نہیں ہونی چاہئے ۔ساتھ ہی مٹھاون کا))۔. *ہے جائیکا کی امداد سے جو اس کی ساری ہوئی تھی اور وہ بن رہا تھا اُس کا پیسا بھی اُٹھایا جا رہا ہے اُٹھایا نہیں گیا لیکن) ' ہے کہ اُٹھایا جا رہا ہے۔مہربانی کریں وہ پیسا وہاں پر ہی صرف ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک ایسا کام جو میں سمجھتا ہوں نہ صرف وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے بلکہ اُن تمام ایم پی اے صاحبان کے لئے جن جن کے علاقے میں وہ ایک جامع منصوبہ آ رہا ہے صاف پانی پراجیکٹ کا اگر صحیح معنوں میں اس کی)) ' . ' کروانے میں ہم لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کہاں میٹرو بس، کہاں اورنج لائن ٹرین اُس سے ہزار گنا زیادہ عوام صحیح معنوں میں فیض یاب ہوں گے۔اس صاف پانی پراجیکٹ سے اور میں سلام پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ کو بلین روپے کا یہ پراجیکٹ ہے۔ایک عام دیہاتی جس کا خواب ہوتا ہے نیسلے واٹر کی وہ بوتل دیکھنا اور اُس کا پانی پینا اُس کو گھر بیٹھے فی نفس اگر ایک . * ! *میں نفوس ہیں تو ضرب یعنی لیٹر یومیہ گھر بیٹھے صاف ٹھنڈا میٹھا پانی نیسلے واٹر جیسا اُس کو گھر پر کیا جائے گا۔پانچ سال تک

Free of cost this is a colossal vote by the honourable Chief Minister and I hope Allah Taala gives him the success in the correct implementation of this project

جناب سپیکر اُس کے علاوہ جو ایک فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام کیا گیا ہے فورٹ منرو کو سیاحت کا پاکستان کا)ترین مرکز بنانے کی خاطر وزیر اعلیٰ کو ہم خراج تحسن پیش کرنا چاہتے ہیں۔آپ جانتے ہیں ڈیرہ غازی خان کے اندر تعلیم ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ہمارے علاقے پچھلے دس بارہ سال سے میں حیران ہوں اُن پالیسی میکرز پر جنہوں نے ہمارے سکولوں کو ضم کر دیا، ساروں کو اکٹھا کر دیا لیکن یہ نہیں سوچا کہ کون سا سکول کس فاصلے پر ہے؟))=کے اندر 5 . 6)) ' . ' ہیں جن پر نظر ثانی کی درخواست کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سالوں سے کسی نئے پرائمری سکول کے اجراء پر پابندی ہے

کیا وجہ ہے؟وہ سردار، وہ وڈیرے ،وہ چودھری ،وہ بڑے بڑے ٹھیکیدار جنہوں نے اپنے گھروں کے اندر سکول بنائے ہوئے ہیں جہاں پر مویشی باندھتے ہیں، جہاں پر اپنے حجرے کرتے ہیں اُن کو سزا دو اور اُس غریب آبادی کے باسیوں کا کیا قصور ہے جو علم کی روشنی سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں ؟یہ آبادی بڑھتی جارہی ہے،جو . 4 کر چکی ہے اُس کو کون تعلیم دے گا؟ مہربانی کر کے اس پابندی کو بھی ختم کریں۔بے شک سارا کچھ توآپ بیوروکریسی کے * ! *)کروارہے ہیں یہ بھی #% 8کو کہہ دیں وہ آکر ہمارے علاقوں میں نشاندہی کریں کہاں بچوں کے سکولوں کی ضرورت ہے ہم اُس پر مہر لگالیں گے۔مہربانی سے جہاں وہ اچھی بات ہے وہ اچھی بات ہے، جہاں پر لوگوں میں اضطراب ہے کئی لوگ نہیں بولتے ڈرتے ہیں، گھبراتے ہیں۔ہم کانے نہیں ہیں ؟ اپنے گھر سے کھاتے ،رزق حلال کھاتے ہیں میں بولوں گا مجھے یہی باتیں کرنی تھیں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب بہت شکریہ ۔جس طرح فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا محترمہ وزیر خزانہ خود ذکر کر رہی تھیں اسی طرح جنوبی پنجاب کا ایک) !. اسی ایوان سے پاس ہوا تھا ماڑی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا وہ بھی)) .. *ہے اس سال بجٹ میں کوشش کیجئے گا اُس کی بھی تجاویز آجائیں تو آپ کے مری اور *) جتنے بھی ہیں ان کا !6کم ہوگا اگر فورٹ منرو اور ماڑی . ہو جاتے ہیں۔جی، ملک مظہر عباس راں

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر بہت شکریہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں زیادہ تفصیل میں بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ ٹائم ہی نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ بجٹ میں4) کی جائیں کہ ہماری) کیا ہیں؟ کیا لاء اینڈ آرڈر ہماری) ہے اور اُس پر ہم نے کتنا) کرنا ہے، ایجوکیشن ہماری) ہے اُس پر ہم نے کتنا) کرنا ہے، ہیلتھ ہماری) ہے تو اُس کو ہم نے کتنا) کرنا ہے، 6 * 0 06 !) !) اور یہ جو میٹرو ٹرین ،میٹروبس یہ ہماری) ہیں تو اُس پر ہم نے کتنا) کرنا ہے؟ وسائل محدود ہیں یقینی طور پر لیکن مسائل لا محدود ہیں اُس کے لئے خدارا یہ دیکھا

جائے کہ ان) کے مطابق ہم خرچ کریں اور خاص طور پر جب بات ہوتی ہے ہم میں سے)))4 لوگ وہ ہیں جو دیہاتوں سے) . ہو کر آئے ہیں اور)))4 آبادی ہماری دیہاتی ہے لیکن پچھلا بجٹ اُس سے پچھلا بجٹ اور آئندہ بجٹ اگر اُٹھا کر دیکھا جائے تو اُس میں سے زیادہ فیض یاب شہری آبادی ہو رہی ہے اور دیہاتوں میں یہ چیز اب .)کر رہی ہے کہ ہمیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر میں نے پچھلے بجٹ میں بھی اپنے ! .. سے بات کی تھی اور آج بھی یہ کہتا ہوں کہ) مقرر کیا جائے۔ ہم شہروں کے خلاف نہیں ہیں، ہم ان کی ترقی کے خلاف نہیں ہیں لیکن کوئی تناسب تو ہونا چاہئے۔ اگر شہر کسی صوبے اور کسی ملک کا چہرہ ہے تو دیہات پورا بدن ہے۔ چہرے پر تو سرخی پاؤڈر لگا ہو اور دیہاتوں کی یہ حالت ہو گی تو آپ کبھی بھی ترقی یافتہ نہیں کہلوا سکتے کیونکہ آپ کی زیادہ سے زیادہ آبادی اس سے محروم ہو گی اس کے لئے خدارا کوئی) مقرر کیا جائے۔ آپ شہروں کے لئے فیصد لے لیں لیکن ہمیں اتنا تو دیں کہ ہم وہاں پر کچھ کر سکیں۔ ہماری یونین کونسل، پہلی بات تو یہ ہے کہ دیہات میں گلی نالی ہے نہیں اور اگر کسی دیہات، چک میں ہے بھی تو یونین کونسل کے پاس کوئی سینٹری ورکر نہیں ہے، کوئی صفائی کا نظام نہیں ہے۔

جناب سپیکر میں نے لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ میں یہ بات کی تھی تو انہوں نے بڑی بے دردی سے کہا کہ اگر ہم وہاں پر سینٹری ورکر رکھیں گے تو وہ ڈیروں پر کام کریں گے۔ اگر وہ ڈیروں پر کام کریں گے تو ان کو روکیں، جو کروائے گا وہ جوابدہ ہو گا، جو صفائی نہیں کروائے گا اس کا احتساب ہو گا لیکن یہ جواز نہیں ہے کہ شہروں میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں بن جائیں اور دیہاتوں میں صرف ڈپو قائم کر دئیے جائیں۔ ہر جگہ پر گندگی کے ڈھیر ہیں ان کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہے، ان کی جوابدہی کرنے والا کوئی نہیں ہے اور ہم ما شاء اللہ دیہات سے جو لوگ) . ہو کر آئے ہیں یہاں پر انگریزی کے ڈر سے بیوروکریسی کے سامنے بولتے نہیں ہیں۔ جو بیوروکریسی کی بات ہوئی تو وہ اللہ اللہ خیر صلہ + C) ’ . ایک صاحب اٹھتے ہیں وہ فنانس کے سیکرٹری ہیں، جب وہ وہاں سے چلے جاتے ہیں تو وہی ایگریکلچر کے سیکرٹری ہو جاتے ہیں، پھر وہی ہیلتھ کے سیکرٹری بھی بن جاتے ہیں۔ ان کو اس محکمے کے بنیادی مسائل کا پتا ہی نہیں ہوتا۔ ان کا بس

) !) ' ہوتا ہے، ایک ٹائی ہوتی ہے اور انگریزی ہوتی ہے جو ہمارے دیہاتی دوستوں کو پریشان کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ ہیلتھ کو) دی جائے، تعلیم کو) دی جائے اور یہ سیکشن وار دی جائے۔ میں اس کو) کر رہا ہوں کہ آپ) مقرر کر کے اس کے مطابق) ') کریں، آبادی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دیہاتوں اور شہروں کی تفریق کو ختم کریں۔ آپ شہروں میں). دیتے جا رہے ہیں اور شہر بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہمارے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ نئے شہر بساؤ اور آپ اس کے الٹ کر رہے ہیں۔ تمام). شہروں کو دے رہے ہیں اور آبادی ٹرانسفر ہو کر شہروں میں آ رہی ہے۔ شہر اتنے بڑھتے جا رہے ہیں کہ کراچی کنٹرول نہیں ہو رہا ہے اور اب لاہور بھی اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ شاید خدانخواستہ کبھی یہ بھی ہاتھ سے نہ نکل جائے اس کے لئے آپ دیہاتوں کو ہسپتال دیں، کالج دیں، تعلیم دیں، ہیلتھ دیں،)) دیں پھر یہ)) . ! ختم ہو گی۔

جناب سپیکر مجھے ایک مسئلے میں ! . ! کی تلاش تھی۔ میں پی آئی سی ملتان میں گیا تو وہاں ! . ! کی کوئی سیٹ نہیں تھی۔ پی آئی سی لاہور میں کوئی سیٹ نہیں ہے اور اکثر ہسپتالوں میں ! . ! کی کوئی). نہیں ہے۔ میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش یہ ہے کہ جو ہسپتال اس) کے ہیں وہاں پر ! . ! کی بھی سیٹیں ہونی چاہئیں۔ صرف جناح ہسپتال میں ایک ڈاکٹر .6 . تھا باقی پورے پنجاب میں کہیں بھی نہیں ہے۔% < ? صحیح طور پر کام سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔ اگر کوئی آپریشن ہوتا ہے تو اس مریض کو فوری طور پر ملتان کے نشتر ہسپتال شفٹ کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ جو % < ? ہیں اس میں آپریشن تھیٹر تو ہیں لیکن وہاں سرجن نہیں ہیں۔ آپ اس کے لئے ایک وزٹنگ سرجن کی پوسٹ) کریں جو ڈسٹرکٹ لیول پر ہو اور وہ سرجن مخصوص دنوں میں مختلف % < ? میں جا کر آپریشن کرے۔ آپ نشتر ہسپتال میں جا کر دیکھیں کہ وہاں اتنا رش ہے کہ مریضوں کو برآمدوں میں لٹایا ہوا ہے۔ اگر وزٹنگ

سرجن ہوگا تو وہ ہفتے میں دو دن آکر % < ? میں) کرے گا اور آپریشن ہوجائیں گے۔

جناب سپیکر میں قدرتی آفات کی بات کر رہا تھا۔مجھ پر مہربانی ہوئی اور میری تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے ملتوی فرمایا۔قدرتی آفات ہماری زندگی کا حصہ بھی ہیں ان پر کوئی کنٹرول نہیں کیا جاسکتا لیکن ان کے لئے منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔سیلاب ہر سال آجاتے ہیں پہلے تو ہم یہ ' کریں کہ اس کو کم سے کم کیا جائے۔یہ ہماری پلاننگ میں مستقل طور پر ہونا چاہئے کہ اگر کسی جگہ کوئی قدرتی آفت آجائے تو اس کو کس طرح سے کیا جائے۔سیلاب آجاتا ہے، ژالہ باری ہوجاتی ہے اور بارشیں ہوجاتی ہیں تو اس وقت ڈی سی او صاحب اپنے دفتر سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے کیا کرنا ہے کہ پٹواری کو آرڈر کر دیا جاتا ہے،اس کی سمری بنا کر بھیجی جاتی ہے اور اس کے بعد کوئی امداد ملتی ہے یا نہیں۔میری تجویز ہے کہ اس کے لئے ایک ایسا مستقل !) !) بنایا جائے کہ جو ہر سال آنے والی مصیبت کو) !)* کرسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب بہت شکریہ۔ ! 5کریں۔

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر میں آخر میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ). میں ایک طوفان آ رہا ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں۔وہ ہے صنعت کاروں اور پیسے والوں کا طوفان اربوں روپے کی انوسٹمنٹ کر کے سیٹیں خریدی جارہی ہیں۔میں اس میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا،اپوزیشن تو بہر حال بیٹھی ہوئی نہیں ہے۔یہ اربوں روپے سے سیٹیں خریدی جارہی ہیں ،یہ ابھی لاہور میں بھی ہوا،لودھراں میں بھی ہوا اور ساتھ ہی ملتان میں بھی ہوا ،یہ + ')ہوگا اس کے لئے 5 . + ' کی ضرورت ہے اور ایسا قانون جو). میں انوسٹمنٹ کو روکے، نہیں تو یہ جو چند سفید پوش لوگ اسمبلیوں میں میرے سمیت نظر آرہے ہیں پھر یہ بھی نہیں ہوں گے،پھر ہر سیٹ پر کوئی صنعت کار اور کوئی پراپرٹی ڈیلر بیٹھا ہوگا۔ اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ + ' 5 . کی جائے اور اس کو)! کی بات نہ سمجھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی،ڈاکٹر نوشین حامد

ڈاکٹر نوشین حامد جناب سپیکر شکریہ۔جیساکہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ جو
+ ') !6کا ہوتا ہے یہ ایک بہت طویل اور) . '
ہوتا ہے اس کی شروعات پچھلے گزشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں ہوجاتی
ہیں جبکہ 6) # .! ..) !6 میں ! ہوتا ہے۔اس کے بعد
دسمبر میں جتنے بھی) ! ہوتے ہیں وہ اپنے .
) کردیتے ہیں۔ ! C) Bتک)) ! &) !) !6
. @ #میں بھی چلے جاتے ہیں اور جنوری کے تیسرے ہفتے میں
فنانس ڈویژن اور پلاننگ ڈویژن ڈویلپمنٹ بجٹ پر 5 کرتا ہے۔) B
'6! * " + 5) ' ((! 4) ! کی
)) .ہوتی ہے جوکہ ان کا بجٹ فنانس ڈویژن کو جاتا ہے۔اسی طرح سے
. & + 5) میں پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ
پروگرامزکی) 7. ہوجاتی ہے۔

جناب سپیکر ایسے میں، میں سمجھتی ہوں کہ جب یہ) !6
کا اتنا بڑا حصہ یا اتنا ; 'حصہ ہوچکا ہوتا ہے تو ایسے
ٹائم پر پری بجٹ سیشن.. کرنا صرف ایک * 5 ہوتا ہے کیونکہ اس
وقت یہ .6 ہی نہیں ہوتا کہ جو) ! ہم لوگ دیتے ہیں وہ بجٹ
کا حصہ بن سکیں۔چاہے وہ معزز ممبران ٹریژری بنچوں سے ہوں یا اپوزیشن
بنچوں کے ہوں وہ جو) ! اس وقت لے کر آتے ہیں یہ .6 نہیں
ہوتا کہ وہ بجٹ کا حصہ بن سکیں تو اس میں میری) ! (اور تجویز یہ ہے
کہ آئندہ سے یہ پری بجٹ سیشن ! B 6 6کیا جائے تاکہ
! B 6یہ والی) ! پارلیمنٹیرین کی طرف سے فنانس
ڈیپارٹمنٹ کو پہنچ جائیں۔اس کے علاوہ پری بجٹ میں)) .6 !
کی بہت کمی ہوتی ہے جس طرح سے اوپن بجٹ سروے ہے اس میں
پاکستان نے صرف میں سے) لئے ہیں۔ .6 ! ?
2) !6)) تو یہ پاکستان کا) 5 .

& *) ! ہے تو میری) ! (یہ ہے کہ)=)) ' '
کے)) .6 ! * ! *)کو ! کیا جائے۔ .6 ! ,
*کا موقع دیا جائے اور اس میں جتنے بھی . * +) ہیں ان کو اپنا
) ! دینے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر اس میں)) ' ' %)= کو اس کے اندر اپنا
ایک . . کرنا چاہئے۔ اسی طرح !) !6کے لئے بھی
زیادہ ٹائم رکھنا چاہئے جو کہ میں سمجھتی کہ یہ ناکافی ہے۔) !=کے
حوالے سے میں کہوں گی کا تقاضا یہ ہے کہ ملکی
حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی)) کی جائیں۔ اگر ہم لوگ
کی . 6 . 4 کی رپورٹ کو دیکھیں تو پاکستان
ممالک میں سے نمبر پر آتا ہے۔ یہی صورتحال کی رپورٹ
میں برقرار رہی اور یہ اس چیز کی نشاندہی ہے کہ ہماری پولیس کا جو موجودہ نظام ہے اور جو ٹریننگ پروگرامز ہیں وہ) . 6 ہو چکے ہیں اور غیر مؤثر ہیں۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ ہماری پولیس کا جو پچھلے سال کا بجٹ تھا اس میں صرف فیصد ٹریننگ کے لئے رکھا گیا تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ صورتحال کے پیش نظر یہ بہت ناکافی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ٹوٹل بجٹ کا یہ صرف 2 فیصد تھا تو کیا یہ لاء اینڈ آرڈر صورتحال کے مطابق مناسب ہے؟ اس وقت پنجاب ملک کا فیصد ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ ٹریننگ پروگرامز بڑے پیمانے پر کروائے جائیں۔ اس وقت پنجاب میں ٹریننگ سنٹرز ہیں جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ ڈسٹرکٹس کو .+) کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ خیبر پختونخوا پنجاب کے مقابلے میں بہت چھوٹا صوبہ ہے مگر وہاں پر .) میں چار ماڈرن ٹریننگ سنٹرز کو * .6)
کیا گیا اور میں دو ٹریننگ سنٹرز کو * .6) کیا گیا۔ جہاں

پر0 ( ) 0 .6 !0 . * . 4 0 ..)
) ')* اور آئی ٹی کے ڈیپارٹمنٹ میں ٹریننگ دی جارہی ہے تو میری درخواست یہ ہے کہ پنجاب چونکہ بہت بڑا صوبہ ہے اس حساب سے یہاں پر ٹریننگ سنٹرز کو بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر اگر ہم پولیس بجٹ کے پچھلے پانچ سال کا . کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ میں پولیس بجٹ ٹوٹل بجٹ کا 2 فیصد تھا اور یہ میں کم کرکے 2 فیصد کر دیا گیا ہے۔ کہنے کو یہ تھا کہ پنجاب پولیس کا بجٹ بڑھایا گیا ہے لیکن پھر اگر ٹوٹل بجٹ کا) دیکھیں تو یہ میں 2 فیصد ہوگیا تھا جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ بجٹ میں اتنی بڑی کمی حکومت کی ترجیحات پر بڑا سوالیہ نشان ہے۔ پولیس کی پروٹوکول ڈیوٹی پر اس وقت پنجاب میں یہ صورتحال ہے کہ فیصد پولیس پروٹوکول اور وی آئی پی ڈیوٹی پر ہے جبکہ فیصد لوگوں کی سکیورٹی کو کر رہی ہے۔

جناب سپیکر ہیلتھ کے سلسلے میں میری ایک دو گزارشات ہیں۔ وہ یہ کہ کے حساب سے حکومت کو) !) کرنی چاہئے۔ اس وقت ہمارے پنجاب میں ٹراما سنٹرز کا بہت بڑا فقدان ہے۔ پاکستان میں روزانہ کے حساب سے پندرہ لوگوں کی) کی وجہ سے *) ہوتی ہے۔ اسی طرح جو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے اس میں لوگ دہشت گردی کی نذر بھی ہو جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو اس کی .) مثال گلشن اقبال پارک کے افسوسناک سانحہ سے ملی ہے اور جو)) ہم ہسپتال لے کر گئے ہیں ان کو ان کی ' .6 کے مطابق کرنے کے لئے)) 8 نہیں تھے ،وہاں پر) ' !(نہیں تھا بلکہ جناح ہسپتال میں 5) خالی کرا کر رکھا گیا۔ ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر جس طرح ان کے ساتھ) .6) . ہوتی ہیں، چونکہ ٹراما کو . ') نہیں کیا جاتا تو وہ اس طرح کی) .6 چھوڑ دیتی ہیں کہ بہت سارے لوگ ایک . *). *گزارنے کے قابل نہیں رہتے اور وہ معاشرے ،ملک اور اپنے اوپر بھی ایک بوجھ بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر ایسے میں میری درخواست ہے کہ آپ اس بجٹ میں ٹراماسنٹرز کے لئے ضرور بجٹ رکھیں اور ڈاکٹر کی ٹریننگ کے لئے بجٹ رکھیں کیونکہ ان کی) 7. ہوتی ہے اور 7.
) !)) ہوتے ہیں جہاں پر ٹراماکو کیاجاتاہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی،بہت شکریہ۔میاں محمد اسلام اسلم

میاں محمد اسلام اسلم جناب سپیکر بجٹ کے حوالے سے جس طرح میرے بھائی رانا صاحب نے کہا میں اس سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ہماری) ہونی چاہئے نہ صرف ہر شعبہ میں بلکہ جس طرح) کا کہا گیا ہے اور دیہاتوں کا کہا گیا ہے تو اس کی) ہر شعبہ میں بھی الگ ہونی چاہئے اور دیہاتوں اور شہریوں کی بھی الگ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر میں ہیلتھ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ ہماری دو ایسی بنیادی چیزیں ہیں جس کے لئے ہمیں بجٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھنا چاہئے۔ اس وقت محترمہ وزیر خزانہ بھی تشریف فرماہیں اور میری ایک تجویز ہے اور جس طرح میری بہن نے کہا کہ ٹراما سنٹرز ہونے چاہئیں تو میری بھی تجویز ہے کہ ہر ٹی ایچ کیو میں ٹراما سنٹر،ٹی این ٹی وارڈ،آئی وارڈ،چائلڈ وارڈ اور کارڈیالوجی کا چھوٹا سنٹر ہونا چاہئے تاکہ جو لوگ یا کلومیٹر کا سفر طے کر کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں جاتے ہیں تو انہیں وہاں پر یہ سہولتیں میسر ہوں۔

جناب سپیکر پولیس کے حوالے سے جیسے کہا گیا اور جب میں حلف اٹھایا گیا تھا تو اس وقت چیف منسٹر پنجاب نے فرمایا تھا کہ ہم اس میں بہت بہتری لائیں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہتری تو کافی حد تک لائی گئی اور سسٹم * کیا گیا لیکن کرپشن کا پہلو آج بھی اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا بلکہ میرے خیال میں ذرا بھی اس میں فرق نہیں آیا۔ اسی طرح پولیس کرپشن میں . ہے۔اس کے لئے ہمیں کوئی واضح پالیسی اختیار کرنی چاہئے ،ان لوگوں کا اس طرح کا کوئی سسٹم ہونا چاہئے یا ایسا لاءآنا چاہئے کہ جو اس میں . ہو اس کو سروس سے ' کیا جائے یا اس کو اتنی سزا دی جائے کہ)4 کوئی بندہ بھی کرپشن میں . نہ ہو۔ہم ابھی تک کرپشن کو روکنے میں فیل ہیں۔

جناب سپیکر میں ایجوکیشن کے حوالے سے عرض کرتا چلوں کہ ہمارے ایجوکیشن کے نظام !) !) میں بہت بہتری آئی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے حلقے میں کوئی) . 'والا سکول نہیں بچا اور ان کی . !06.. 5 ! 6 اور ہر چیز) . ' ہیں تو اسی طرح میرے خیال میں باقی علاقوں میں بھی ایسے ہی ہوگا، باقی حلقوں میں بھی ایسے ہی ہوگا۔

جناب سپیکر میں یہ) ! (کروں گا کہ میرا تعلق ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور سے ہے ۔ رحیم یار خان میں وزیر اعلیٰ کی خصوصی شفقت سے یونیورسٹی بن رہی ہے لیکن لیاقت پور جہاں سے میں ایم پی اے ہوں، رحیم یار خان سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور اتنا ہی فاصلہ بہاولپور کا بھی ہے۔ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے یہ تو مہربانی کی ہے کہ . ') میں وہاں پر پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا اجراء کر دیا ہے۔

جناب سپیکر اب میری) ! (یہ ہے کہ وہاں پر جو گرلز کالج ہے وہاں پر بھی ایم اے کی کلاسز کے اجراء کے لئے آپ ہمیں فنڈز مہیا کریں، خاص طور پر جس طرح سے ایم اے کی کلاسز اب شروع ہیں وہاں پر جو پوسٹ گریجویٹ بلاک ہے اس کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے اور وہاں پر پوسٹ گریجویٹ بلاک ایک آڈیٹوریم جس میں .. < !).! 'بھی اس کے ساتھ شامل کیا جائے اور اس سلسلے میں ہم نے اے ڈی پی میں بھی) ! (کی ہے۔ایک اور) ! (حلقہ کے حوالے سے یہ ہے کہ پچھلے سال اے ڈی پی میں ' 5 کی بنیاد رکھی گئی تھی جو آج تک اے ڈی پی کا حصہ ہے اسے کر دیا گیا ہے ،مجھے سمجھ نہیں آئی، ساؤتھ پنجاب کے بارے میں کہا تو جاتا ہے کہ ساؤتھ پنجاب کو بڑے فنڈز دیئے جاتے ہیں ، میں مانتا بھی ہوں کام بھی ہو رہا ہے لیکن جب میرے حلقہ میں کوئی منصوبہ ختم کیا جائے گا تو میں یہ سمجھوں گا کہ ساؤتھ پنجاب کو دیا ہی کچھ نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر میری محترمہ وزیر خزانہ سے یہ) ! (ہوگی کہ ایک سیوریج کا منصوبہ تحصیل ہیڈکوارٹر کے لئے تھا وہ محکمہ پبلک ہیلتھ

اور چیئرمین پی اینڈ ڈی کے درمیان چل رہا تھا جو ان دونوں محکموں کی نذر ہو گیا۔ میں چیئرمین پی اینڈ ڈی کو ملا بھی تھا اور انہیں) ! (بھی کی تھی کہ اس منصوبے کو کر دیں لیکن ابھی تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر میں محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے سال کے اے ڈی پی میں جو منصوبہ رکھا گیا تھا اسے کر دیں کیونکہ اس کے لئے ابھی ٹائم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب اپنی تقریر کو ! 5 کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم جناب سپیکر میں اپنا)) .عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں

میاں محمد اسلام اسلم جناب سپیکر چولستان کے حوالے سے میں تھوڑا سا عرض کروں گا کہ لاکھوں ایکڑ اراضی چولستانی لوگ قابل کاشت بناتے ہیں لیکن اس کے لئے وہاں پر پانی نہیں ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے پچھلی دفعہ بھی وعدہ کیا تھا، اس وعدے کے مطابق پانی مل رہا ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں ہوا، اس سلسلے میں سیکرٹری آبپاشی سے بھی ملا ہوں ان سے بھی) ! (کی ہے آپ سے بھی بطور سپیکر میں) ! (کروں گا کہ میرے حلقہ کے اس وسیع و عریض علاقے کو پانی کے لئے ایک چھوٹا سا چینل دیا جائے تاکہ وہ لوگ .. .پانی پی سکیں۔ فلڈ کے دنوں میں تو پانی ہوتا ہے، ہماری فصل کا بہت بڑا حصہ چولستان سے حاصل ہوتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمیں ایک واٹر چینل فراہم کیا جائے تاکہ لوگ پانی پی سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر شکریہ۔ میں صرف) پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ظاہر ہے بجٹ جو کسی بھی قوم کا ایک آئینہ ہوتا ہے کہ ہم کرنا کیا چاہتے ہیں اور جا کدھر رہے ہیں؟ آپ لاہور سے جہلم کی طرف نکل جائیں یا لاہور سے ملتان کی طرف نکل جائیں دونوں سائیڈز پر جو فیکٹریاں کبھی لاکھوں لوگوں کو روز گار دیتی تھیں آج وہ فیکٹریاں بند ہیں۔ اس کی دو 6 وجوہات تھیں ایک یہ تھی کہ) % * <اس وقت سولہ سترہ فیصد

مارک اپ اور وہ مارک اپ ابھی تک ان فیکٹریوں پر ہے ۔ نتیجہ یہ کہ ان کا ..) .. اتنا نہیں تھا، وہ فیکٹریاں بند ہیں۔ سب سے بڑی) اس وقت حکومت کی یہ ہونی چاہئے کہ ان فیکٹریوں کو) کیا جائے۔ اس وقت تقریباً تیس لاکھ بچہ ہر سال پنجاب میں بڑھ رہا ہے ، یہ انٹرنیشنل اعداد و شمار ہیں۔ پچاس لاکھ بچے پورے پاکستان میں اور تقریباً تیس لاکھ پنجاب میں بڑھ رہے ہیں جس سے بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔

جناب سپیکر میں محترمہ وزیر خزانہ کو صرف دو مثالیں دوں گا ، آپ یہ دیکھیں کے لیمن بردارز کا جب آیا اور جب جنرل موٹرز بھی میں آئی تو بش حکومت کو عذاب پڑ گیا ۔ انہوں نے سب کام چھوڑ کر اپنی انڈسٹری کو) کیا اور جنرل موٹرز جو ورلڈ میں نمبر ون پر تھا اس کو ورلڈ نمبر تھری پر جانے سے بچانے والی صرف :بش :حکومت تھی۔ آج کی دنیا میں جو) ! واقعہ ہوا ہے وہ برٹش سٹیل، جو میں بیچا گیا برطانیہ نے ٹاٹا سٹیل کو، پچھلے پندرہ دن پہلے ٹاٹا سٹیل نے ! کر دیا ، انہوں نے کوئی جھجک محسوس نہیں کی اور محترمہ وزیر خزانہ کو اس کا پتا ہو گا، انہوں نے کہا کہ اس کی 7 !. ہو گئی ہے ۔ سات ارب ڈالر کی انڈسٹری کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ 7 ہو گئی ہے ۔ انہوں نے معذرت کر لی ، انہوں نے کہا کہ اب ہم پندرہ ہزار لوگوں کو روزگار نہیں دے سکتے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم کیمرون جو کہ سپین میں چھٹیاں گزار رہے تھے وہ فوراً سپین سے انگلینڈ واپس آئے اور انہوں نے اپنی نیند ختم کر دی ، انہوں نے اس پر کام شروع کر دیا کہ یہ ٹاٹا سٹیل کس طرح سے) ہو گا؟

جناب سپیکر اس قوم کے پڑھے لکھے بچے سمندر میں ڈوب رہے ہیں ، سب سے بڑی بات اس وقت یہ ہے کہ ہمیں خاندانی منصوبہ بندی پر توجہ دینی چاہئے۔ میرا جاپان سے تعلق . سے رہا ہے اور آج تک میں جاپانیوں کو دیکھتا ہوں کہ انتہائی بڑی عمر میں بھی وہ لوگ کام کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کی دس لاکھ آبادی کم ہو گئی ہے ، انہوں نے اپنی انڈسٹری کو جب دوسرے ممالک میں ٹرانسفر کیا تو اپنی آبادی کی وجہ سے کیا۔

جناب سپیکر آج میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری جو) ہیں کیا ان میں سے) 6 یہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو روزگار

دیں؟ایک. .) * *کی میٹنگ جس کا میں یہ ذکر نہیں کروں گا کہ کہاں ہو رہی تھی، مجھ سے پوچھا گیا کہ ہم. اور) ') کیسے لا سکتے ہیں؟میں نے ان سے صرف ایک بات کہی کہ میں چائنا کی دوستی سے ناراض نہیں ہوں لیکن پاکستان ایک واحد ملک ہے محترمہ وزیر خزانہ کو بھی پتا ہو گا جس کی) 'کی کوئی) .) ہی نہیں ہے۔) *3

2) .جس ملک کی کوئی) .) نہ ہو) 'ہو، ہمارے کسان کی رات کو اگر روپے کلو سبزی کے ریٹ بڑھ جاتے ہیں تو راتوں رات ٹیلیفون ہوتا ہے اور انڈیا سے صبح ٹرک آ جاتے ہیں۔اسی طرح ہماری انڈسٹری، ٹھیک ہے تعلق دوستی بھی اچھی چیز ہے لیکن میری کیا دوستی آپ سے اگر ہم ایک دوسرے کا ' قتل کریں۔اگر ہم نے چائنا اور انڈیا سے اپنی) .) کو) نہ کیا .) 'کو) نہ کیا تو یہاں پر ملک میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی انڈسٹری بھی باقی نہیں رہے گی کیونکہ ہم تو اتنا ڈرتے ہیں،ہم تو)! '!) لگانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ابھی ہماری سیمنٹ فیکٹریوں پر میڈم منسٹر صاحبہ کو پتا ہے،ساؤتھ افریقہ جیسے ملک نے)! '!) لگائی ہے اور انہوں نے حشر کر دیا ہے ۔انہیں پتا ہوتا ہے کہ یہ چیز) سے نیچے دے رہا ہے، ہمارے ملک کو خراب کر رہا ہے لیکن ہم اس سے امپورٹ کرتے ہیں کیونکہ)کو صرف اپنا منافع چاہئے۔ 3یہ نہیں سوچتا کہ میری انڈسٹری کا کیا بنے گا؟مثلاً ایم کو ٹائلز بہترین ٹائلز تھیں، تباہ ہو گئیں، ختم ہو گئیں اور شبیر بند ہونے والی ہے۔

جناب سپیکر گر تو ہم واقعی ! ہیں کہ ہم نے قوم کو عزت کا رزق دینا ہے تو سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ انڈسٹری کو) کیا جائے، اس کے لئے بجٹ میں پیسا رکھا جائے اور سب کام چھوڑ کر یہ جتنی انڈسٹریز ہیں جن پر سولہ،سترہ، اٹھارہ اور انیس فیصد کا قرضہ ہے اور اس سے اچھی بات اور کیا ہو گی۔

جناب سپیکر میں انڈسٹری کے لئے بات کر رہا ہوں یعنی آج 4 + 6)) پر بھی کوئی بنک پیسا لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔گورنمنٹ ٹریژری میں جو پیسا لیا جا رہا ہے ۔ارب روپیہ

صرف حبیب بنک اور -ارب روپیہ -% "کا منافع ہے۔کوئی پوچھنے والا نہیں کہ آپ نے پرائیویٹ سیکٹر کو قرضے کیوں نہیں دیئے اور صرف گورنمنٹ ٹریژری میں پیسا کیوں لگایا۔کیوں؟ اگر پرائیویٹ سیکٹر میں قرضہ دیتے تو لوگوں کو روز گار ملتا لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں چونکہ ان کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں۔

جناب سپیکر میں یہ چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے آبادی کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے لئے روز گار کا بندوبست کیا جائے اور سوچا جائے کہ ان کو روزگار کیسے دیا جائے گا۔جب سے اٹھارہویں ترمیم منظور ہوئی بہت سے ایسے محکمے تھے جو صوبوں کو ملے۔میں محترمہ وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہوں گا،ہو سکے تو اس کا جواب بھی دینا چاہیں تو دیں کہ -) ,(! 3 ! A ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ایک ایسا ادارہ جس کے پاس اربوں نہیں بلکہ کھربوں روپے کے) ہیں لیکن وہ ادارہ آج تک پنجاب کو واپس نہیں ملا۔کیوں؟ پھر آگے دیکھئے کہ ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ اربوں روپے کے رکھتا ہے جس میں اربوں روپے پنجاب کے حصے کے ہیں لیکن ہمیں نہیں ملا ۔کیوں؟ پھر آپ یہ دیکھئے کہ جب سے وزارت ثقافت اور ٹورازم وغیرہ کے پاس سے عمرے کے ویزے کے اختیارات گئے۔

جناب سپیکر میں نے پہلے بھی ایوان میں عرض کی تھی کہ لاکھوں لوگ عمرے کا ویزہ لیتے ہیں اس میں پنجاب حکومت کو کروڑ ہا روپے *) ’آمدنی ہو سکتی ہے اور اس میں کرنا کیا ہے ؟اس میں صرف کرنا ہے چونکہ ویزہ تو وہاں سے فری ہے لیکن اس کے لئے آج تک کچھ عمل نہیں ہوا۔ہمیں چاہئے کہ پنجاب اپنی انکم کے کچھ ایسے ذرائع پیدا کرے جن سے نہ صرف لوگوں کا بھلا ہو بلکہ لوگ لوٹ مار سے بچیں اور اس سے حکومت کو بھی آمدنی ہو۔

جناب سپیکر آپ نے بیس منٹ کا وعدہ کیا تھا۔میں نے اسی ایوان میں یہ بات کہی تھی ، ایک اور . * * میٹنگ میں جس میں محترمہ وزیر خزانہ بھی موجود تھیں مجھ سے پوچھا گیا کہ) !. سکیم کا کیا بنے گا میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ سکیم فیل ہو جائے گی۔میں ولی ہوں نہ نجومی ہوں لیکن وہ سکیم فیل ہوئی کسی نے بھی !)) !. جمع نہیں کرائے۔اس کی وجہ

یہ ہے کہ اب اس ملک میں بزنس کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے ۔جب ایک عام سا بزنس مین صبح دفتر آتا ہے یا اپنی روزی روٹی کی جگہ پر آتا ہے تو یقین کیجئے کہ تین چار) اس کے سامنے پہلے پڑے ہوتے ہیں اور ایک بستہ لے کر نیچے بیٹھا ہوتا ہے،بزنس اتنا مشکل ہو گیا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ۔اتنے محکمے . ہیں۔

جناب سپیکر محترمہ وزیر خزانہ سے میری) ! (ہے کہ اس ایوان کے دو تین آدمیوں کو لے کر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر کوئی ایسا طریقہ بنایا جائے کہ ون ونڈو ٹیکسز لگائے جائیں۔ اس وقت انکم ٹیکس،سیل ٹیکس ، ریونیو ٹیکس، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی، میں کہتا ہوں کہ اتنے ٹیکسز ہیں کہ بزنس نہیں ہو سکتا اور یہ باقاعدہ ایک سازش ہے ۔

جناب سپیکر میں نے یہ تجویز دی تھی کہ آپ اڑھائی فیصد زکوٰۃ لے کر تیس دن کے لئے ریئل سٹیٹ کو بھی بیچ میں ڈال کر) * 5 کر دیں۔ میں نے اسحاق ڈار صاحب سے بھی یہ) ! (کی تھی اور انہوں نے مجھ سے کیا تھا کہ ہاں آپ صحیح بات کہہ رہے ہیں۔ کیا بات ہے کہ آئی ایم ایف کو نہیں منایا جا سکتا ہے کہ ہمارا یہ مذہبی معاملہ بھی ہے اور اس کے اندر ہمارا یہ مسئلہ بھی حل ہوتا ہے۔ آپ کے بھی علم میں ہے کہ اس وقت اگر) ! + 6پیسا فیصد ہے تو کے اندر فیصد ہے اور وہ فیصد بھی بنکوں کے قرضے ہیں۔ جو اصل پیسا ہے وہ کہیں اور ہے جب تک وہ پیسا ') 'میں نہیں آئے گا، جب تک آپ اڑھائی فیصد) ' نہیں دیں گے ۔

جناب سپیکر میں ایک اور بات بتاتا چلوں اور آپ کے بھی علم میں ہے کہ فیصد پر جتنا مرضی) * 5 کرا لیں۔ یہ ایان علی باہر کیوں جا رہی تھی؟ روز فلائٹوں میں جو اتنی ایان علی دبئی اور شارجہ جا رہی ہیں اور جو قدرت اللہ جا رہے ہیں یہ کیوں جا رہے ہیں اور یہ کیش کہاں جا رہا ہے ؟اسی طرح & 33لگ کر) * 5کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر میں ایک ادنیٰ سا آدمی ہوں جب میں کہتا ہوں کہ اڑھائی فیصد زکوٰۃ لے کر آپ تیس دن کے لئے) ' دے دیں اور اس ملک کا پیسا یہیں رہ جائے۔ لوگ یہاں سے پیسا کیوں لے جانا چاہ رہے ہیں ؟ باقاعدہ بڑے

بڑے اخباروں میں آ رہے ہیں کہ پانچ لاکھ ڈالر دیں جس ملک کا مرضی ویزہ لے لیں وہاں پر پانچ لاکھ ڈالر) کریں ، $A کے تقریباً تمام ممالک پانچ لاکھ انگلینڈ دس لاکھ پر سب ویزہ دینے کو تیار ہیں۔ آخر یہ پیسا یہاں کیوں نہیں رہتا؟ جب تک اس پر توجہ نہیں دی جائے گی یہ معاملہ حل نہیں ہو گا ۔ خسارہ بڑھ رہا ہے حکومت اللہ کی طرف سے گارڈین ہوتی ہے میں تو کہتا ہوں کہ حکومت پہلے گارڈین ہے ماں باپ بھی بعد میں آتے ہیں۔ حکومت کیوں نہیں بتاتی خدا کے واسطے روپے کا سوٹ 0 روپے میں نہ خریدو ، روپے * کی ہوٹلنگ نہ کرو ، رات کو دو دو بجے پیزے نہ کھاؤ۔ کیوں نہیں بتاتی کہ ہمارا خسارہ بڑھ رہا ہے ہم اس واسطے قرضے لینے پر مجبور ہیں کہ آپ لوگ اپنی عادات ٹھیک نہیں کرتے۔ آپ کسی سٹور میں چلے جائیں آپ دیکھیں کہ ')) ' کی بھرمار ہے۔ کیوں، کس نے سمجھانا ہے؟

جناب سپیکر میرے باپ بھی بزنس مین تھے انہوں نے مجھے پہلا سبق یہ دیا کہ پیسا کمانا ہے ٹھیک ہے اللہ کی مہربانی سے آ جاتا ہے لیکن اس کو سنبھالنا کام ہے ۔ اس کو سنبھالنا، اس کو) کرنا کمال ہے لیکن آج آپ دیکھ لیجئے کہ اخراجات کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں ساری ساری رات .) *ہو رہی ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اسی ایوان نے میری اس قرارداد کو منظور کیا تھا جس پر بجے شادی بیاہ بند ہوتے ہیں اور آج لوگ دعائیں دیتے ہیں۔ اگر آپ ان .) *) !) کو بند نہیں کر سکتے تو محترمہ وزیر خزانہ ان پر 5)*) دس بجے کے بعد سے فیصد لگژری ڈیوٹی لگائیں۔ اگر وہ یہ لگژری کرنا چاہتے ہیں تو پھر فیصد ڈیوٹی دیں اور یہ ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب میرے خیال میں بیس منٹ ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر بیس منٹ ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر ابھی نہیں ہوئے آپ کی گھڑی تیز چل رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بیس منٹ ہو گئے ہیں میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ ! 5کر دیں۔

شیخ علاؤ الدین جناب سپیکر میں ! 5کر دیتا ہوں۔ بے تحاشا ہاؤسنگ سکیمیں بن رہی ہیں اور ان کے اندر) ' دس ہزار گنا سے زیادہ ہے۔ خدا کے لئے آنے والی نسلوں پر رحم کریں ایک اربن) ' . لگائیں اور اس کے بعد اس پر کوئی ایسا ٹیکسیشن نظام لگایا جائے کہ یہ بہترین زرعی اراضیاں ختم نہ ہوں۔ جو کچھ اس میں ہو رہا ہے میں نے اس پر بولنا تھا لیکن میں مختصر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر آپ کو سن کر افسوس ہو گا کہ میں ایک میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا اس میں پوچھا گیا کہ برسات کے لئے جو تمہیں مکان کہے گئے تھے میں ایریا نہیں بتانا چاہ رہا چونکہ میں کسی کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا۔ پوچھا گیا کہ ان مکانوں میں سے اب تک کتنے مکان * . ' کئے ہیں تو اس نے کہا کہ کر دیئے ہیں۔ جن شہروں میں جتنے مکانات اس حالت میں ہیں ان کے مکین بڑے مظلوم ہیں یہ)) . میں بھی ہیں اور ان کے بڑے مر چکے ہیں۔

جناب سپیکر میری استدعا ہے کہ ان کے لئے بجٹ میں پیسا رکھا جائے کہ ان کو * . ' نہ کیا جائے بلکہ انہیں مرمت کر کے انہیں بے گھر نہ کیا جائے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو اس وقت خاص طور پر والڈ سٹی کے شہروں میں ہیں ، لاہور میں اور میرے شہر چونیاں میں بھی یہ مسئلے ہیں۔ گورنمنٹ کی بلڈنگز ، پلوں اور سڑکوں کے جو ٹینڈرز ہیں ان کا ریٹ پرائیویٹ سے کیوں نہیں ملتا۔ میں آج بھی بہترین سے بہترین بلڈنگ فی فٹ روپے میں !) !) کی بنوا رہا ہوں اور الحمدللہ میں کام کرتا ہوں مجھے پتا ہے کہ مجھے کہاں کہاں بلڈنگ بنانی ہے۔ گورنمنٹ تو نہیں بناتی اور گورنمنٹ کا ٹھیکہ سے روپے تک کیوں جاتا ہے ؟ اس کو دیکھنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ بنانے سے 4 کو کنٹرول کرنا زیادہ کمال ہے کہ جہاں ناجائز اخراجات ہیں انہیں بھی کنٹرول کیا جائے۔

جناب سپیکر 4) . میں صرف رجسٹرڈ اداروں
کو تنگ کیا
جا رہا ہے اور میں نے محترمہ وزیر خزانہ سے اس بارے کل بھی یہ گزارش
کی تھی۔میری استدعا ہے کہ) !اداروں کو بیچ میں لایا جائے تاکہ
یہ .برابر کا تقسیم ہو۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اب تو نادرا کے پاس
پورا) ہے کہ جو علاقے پنجاب میں ' 5 .ہیں وہاں
پر فیصد واشننگ کر دی جائے ان کو بازار سے فیصد سستا چینی، دال،
آٹا وغیرہ ان کو) کی بنیاد پر دیا جائے۔یہ بہت ضروری ہے اگر یہ کیا جائے
گا تو پھر ایک ویلفیئر سٹیٹ ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر آخری بات۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب میں وعدے کا پابند ہوں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

میاں محمد رفیق ساڈے نال وی وعدہ کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب تساڈے نال نہیں کرناں۔

شیخ علاؤالدین شکریہ۔جناب سپیکر عدالتوں میں جو collusive مقدمہ
بازی ہے اس پر گورنمنٹ کو کام کرنا چاہئے ۔آپ کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ
یتیموں اور بیواؤں کی جائیدادوں کے ساتھ جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے اس
پر اللہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔پانچ روپے کے affidavit پر مقدمہ چل
پڑتا ہے اور تیس سال تک جان نہیں چھوڑتا۔اگر کسی کی پانچ کروڑ روپے کی
جائیداد ہے تو وہ مجبوراً دو اڑھائی کروڑ روپے میں settle کرتا ہے۔میں آپ کو
اس کی ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں۔کل میرے پاس انتظار حسین کا بھائی
آیا تھا۔انتظار حسین ایک بہت بڑا writer تھا۔خُدا کی قسم اس کا بھائی رونے والا
ہوا ہوا تھا۔اس کے ساتھ کیا ہوا؟ اس کے کرایہ دار نے ایک ہبہ نامہ بنایا یعنی
non-registered document تیار کروایا اور عدالت نے اس پر اسے stay دے

دیا۔خُدا کے لئے اس پر توجہ دیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی،مہربانی۔جناب احمد خان بھچر --موجود نہیں ہیں۔جناب آصف محمود

جناب آصف محمود جناب سپیکر میری سب سے پہلی تجویز اور درخواست یہ ہے کہ خُدارا وزیر اعلیٰ سے کوئی بھی صاحب جن کی وہ سُنتے ہوں گزارش کریں کہ وہ اس ایوان کے اندر بھی تشریف لے آیا کریں۔یہ جمہوری ایوان ہے۔وزیر اعلیٰ اس ایوان میں کم از کم اجلاس کے دوران تو ایک دن تشریف لے آیا کریں۔میں اکثر اوقات غور کرتا تھا کہ ہمارے ملک کے اندر جمہوری set up کیوں نہیں چلتا؟پچھلے تین سالوں سے، جب سے میں اس اسمبلی کا ممبر بنا ہو ں اور اس ایوان کے اندر بیٹھا ہوں تو میرے جیسا ایک نالائق آدمی بھی یہ سمجھنے کے قابل ہو گیا ہے کہ یہاں پر دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے عوامی نمائندے بے بس اور بے اختیار ہیں۔وزیر اعلیٰ کی ایک اپنی کچن کیبنٹ ہے جس میں بڑی تعداد بیوروکریسی کی ہے۔اب بیوروکریسی کا نیچے لوگوں کے ساتھ رابطہ نہیں ہوتا اور جن لوگوں کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے ان کا وزیر اعلیٰ سے رابطہ نہیں ہوتا۔اس وقت ایوان میں محترمہ وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں اور شاید وزیر اعلیٰ ان کی بات سُنتے ہوں۔یہ ان سے گزارش کریں کہ خدارا کبھی کبھار وہ اس ایوان کے اندر بھی تشریف لے آیا کریں۔

جناب سپیکر آپ نے تقریر کے لئے ایک محدود وقت مختص کیا ہوا ہے۔ہر معزز ممبر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے حلقے کے مسائل کے حوالے سے بات کرے۔میں اپنے حلقہ کے مسائل کی بات کرنے سے پہلے بڑے افسوس سے عرض کروں گا کہ تین سال گزر چکے ہیں لیکن حزب اختلاف کے ممبران کو کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔حزب اختلاف کی سیٹوں پر بیٹھنے والے معزز ممبران کو قوم نے ایک mandate دیا ہے۔مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس ایوان کا استحقاق اس کے محافظ کے ہاتھوں ہی برباد ہوا ہے۔یہ Chair جس پر اس وقت آپ تشریف فرما ہیں،میں پچھلے تین سالوں سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس Chair پر جو شخص بھی بیٹھتا ہے اس کی right والی آنکھ اُس کونے والی نشست پر مرکوز ہوتی ہے اور اسے ایوان کے اندر بیٹھا ہوا کوئی دوسرا شخص نظر نہیں آتا۔ہم یہاں پر چیخ چیخ کر ،چلا چلا کر اپنے اپنے حلقوں کے مسائل کی بات کرتے ہیں لیکن ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔میں ابھی بیٹھا ہوا اپنے حلقہ کے حوالے سے کچھ تجاویز

لکھ رہا تھا تو مجھے خود سے شرمندگی ہو رہی تھی کہ تیسرا سال ہے اور ہم وہی باتیں دوبارہ کریں گے-Parliamentarians کے اندر ایک تاثر پایا جاتا ہے جو کہ بڑا alarming ہے کہ اس ایوان کے اندر بیٹھنے ،بات کرنے اور مسائل کی نشاندہی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے-ہمارے جمہوری set up کے لئے یہ ایک question mark ہے-حزب اختلاف کی نشستوں پر بیٹھنے والے تیس یا بتیس معزز ممبران کو لاکھوں لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں-تین سال گزر چکے لیکن حزب اختلاف کے معزز ممبران کے حلقوں میں ایک روپے کا ترقیاتی کام نہیں کروایا گیا-یہ ٹھیک ہے کہ آپ 2018میں ہونے والے انتخابات کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں-تھوڑی دیر کے لئے میں مان بھی لیتا ہوں کہ شاید آپ سیاسی طور پر حزب اختلاف کی نشستوں پر بیٹھنے والے لوگوں کو نیچا دکھا لیں اور 2018کے انتخابات میں یہ نشستیں بھی جیت لیں لیکن ایک عدالت اُوپر بھی بیٹھی ہوئی ہے- یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہمیں اللہ کے حضور بھی پیش ہونا ہے-یہی وجہ سے کہ مختلف قسم کی leaks آ جاتی ہیں،بہت سارے معاملات بگڑ جاتے ہیں اور پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ جمہوری لوگ خود ہی جمہوریت کے دشمن ہیں-یہ ایوان پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ ہے-پہلے آپ اس کو empower کر لیں باقی ساری باتیں تو بعد میں آتی ہیں-

جناب سپیکر اب میں اپنے حلقہ کی طرف آتا ہوں-اس وقت محترمہ وزیر خزانہ ایوان میں تشریف فرما ہیں میں آپ کی وساطت سے ان سے عرض کروں گا-چلیں،زندہ لوگوں کے لئے تجاویز میں بعد میں دے دوں گا پہلے میں اس دنیا سے رخصت ہونے والوں کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں-میرا حلقہ پی پی-9 اور این-اے54کینٹ کا علاقہ ہے-میں کنٹونمنٹ بورڈ والوں کے پاس جاتا ہوں تو وہاں کے ایگزیکٹو افسران کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو بل جمع کرانے کے پیسے نہیں ہیں-آپ حکومت پنجاب سے کہیں کہ اس علاقے کی بہتری کے لئے بھی کوئی کام کر دے-اس علاقے کے اندر قبرستان موجود نہیں ہے-وہاں پر لوگوں کو اس حوالے سے بہت زیادہ پریشانی کا سامنا ہے-اس علاقے کے لوگ اپنے عزیز و اقارب کی تدفین کے لئے دور دراز علاقوں میں جاتے ہیں-میں خود ذاتی طور پر جانتا ہوں کیونکہ اکثر نماز جنازہ میں شریک ہوتا ہوں-وہاں کے لوگ ایک ہی شکوہ کرتے ہیں کہ چلیں زندہ لوگوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم یہاں پر قبرستان ہی مہیا کر دیں-میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ پی پی-9 اور این اے-54 میں قبرستان کا کوئی بندوبست کر دیا جائے-

جناب سپیکر اب میں ضلع راولپنڈی کے سکولوں کے حوالے سے بات کروں گا-ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں 80 سے زیادہ اساتذہ کی اسامیاں

خالی پڑی ہیں۔میری گزارش ہے کہ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اساتذہ کی بھرتی کی جائے۔میرے حلقہ کے اندر لڑکیوں کے دو کالج موجود ہیں۔میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ 2007 میں چودھری پرویز الہیٰ نے اس حلقہ میں دو کالج بنانے کا initiative لیا تھا۔اس پورے حلقے میں ایک بھی boys college نہیں ہے۔2007 میں جس کالج کی منظوری دی گئی تھی وہ آج تک مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ اس پر تختی کسی اور کی لگی ہوئی ہے۔میں پچھلے تین سالوں سے کوشش کر رہا ہوں کہ یہ کالج مکمل اور functional ہو جائے۔میں اس حوالے سے سوال اور تحریک التوائے کار بھی دے چکا ہوں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کالج کی عمارت وہیں کی وہیں کھڑی ہوئی ہے۔ رات کو سارے نشہ کرنے والے لوگ وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور میں اس کی فوٹیج بھی دکھا سکتا ہوں۔میری درخواست ہو گی کہ حکومت پنجاب ان کالجوں کی تکمیل کے لئے اقدامات اُٹھائے۔

جناب سپیکر صوبہ پنجاب کے اندر 90 سے زیادہ ایسی عمارتیں موجود ہیں ،جن میں ہماری اسمبلی کی نئی بننے والی عمارت بھی شامل ہے کہ جن پر اس قوم کے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں لیکن ان عمارتوں کی تکمیل صرف سیاسی مقاصد کی وجہ سے نہیں کی جا رہی۔میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ایسی تمام عمارتوں کی تفصیل لی جائے اور پھر ان کی تکمیل کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خصوصی funds مختص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر آصف محمود صاحب!اب آپ wind up کر لیں۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر مجھے تھوڑا سا مزید وقت دے دیں۔اب میں شعبہ صحت کی طرف آتا ہوں۔ضلع راولپنڈی کے اندر تین بڑے ہسپتال ہیں۔آج سے دو تین ہفتے پہلے کا ایک چھوٹا سا واقعہ میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ کے گوش گزار کروں گا جس سے ان کو وہاں کے حالات کا اندازہ ہو جائے گا۔ویسے تو آپ کسی بھی ضلع کے اندر چلے جائیں سرکاری ہسپتالوں کی حالت قابل رحم ہے۔میں خود بھی اپنے بچوں کا علاج سرکاری ہسپتالوں سے کرواتا ہوں۔میری بیوی اکثر اوقات مجھ سے شکوہ کرتی ہے کہ آپ سرکاری ہسپتال سے علاج کروانے کے چکر میں اپنے کسی نہ کسی بچے کی جان لے لیں گے۔دو ہفتے پہلے مجھے ایک سترہ یا اٹھارہ سال کے نوجوان کا فون آتا ہے کہ میری بڑی بہن بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے، ان کو وینٹی لیٹر کی ضرورت ہے اور ہسپتال میں وینٹی لیٹر موجود نہیں ہے۔آپ مہربانی کر کے وینٹی لیٹر کے لئے کوشش کریں۔دو تین گھنٹے

تک ڈی سی او ،ای ڈی او ہیلتھ اور ایم ایس کوشش کرتے رہے کہ کوئی وینٹی لیٹر مل جائے لیکن نہ مل سکا۔جب میں نے detailsلیں تو معلوم ہوا کہ اتنے بڑے ضلع کے اندر صرف 18 وینٹی لیٹر موجود ہیں۔

جناب سپیکر میں آخر میں ایم ایس سے یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اس بیمار مریضہ کو جو کہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے میٹرو پر بٹھا کر سیکرٹریٹ کا ایک چکر لگوائیں شاید اس کی طبیعت درست ہو جائے۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خدارا اپنی prioritiesدرست کریں۔ہم سیاسی لوگ ہیں اور ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ کی ترجیحات میں سب سے اوّلین ترجیح 2018کا الیکشن ہے۔آپ نے لوگوں کی pulseپر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔آپ لوگوں کو صرف بڑے بڑے پراجیکٹس دکھائیں گے تاکہ آپ سال 2018 کا الیکشن جیت سکیں۔میٹرو راولپنڈی کا خسارہ اس وقت ڈیڑھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا ہے یعنی اس کا خسارہ ایک مہینے میں ڈیڑھ کروڑ روپے ہو رہا ہے۔یہ کون سی پالیسی ہے ،یہ کون سے عقل مند لوگ ہیں جو کہ وزیر اعلیٰ کو اس طرح کے پراجیکٹس بنانے کا مشورے دیتے ہیں؟میرا حلقہ کنٹونمنٹ بورڈ کے اندر آتا ہے۔میرے حلقہ میں ایک تاریخی بازار ٹنچ بھاٹہ ہے جو کہ ایشیا کا سب سے بڑا بازار ہے۔اس بازار میں سیوریج کا کوئی انتظام نہیں اور وہاں پر انتہائی بُرے حالات ہیں۔یہ ایک تاریخی ورثہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب اس بازار کی تزئین و آرائش کا کوئی مناسب بندوبست کرے۔اس بازار کے اندر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے۔اس سے تھوڑے فاصلے پر جی ایچ کیو ہے اور وہاں سکیورٹی threatsابھی موجود ہیں۔پچھلے بجٹ اجلاس کے اندر تقریر کرتے ہوئے میں نے اس مسئلہ کی جانب حکومت کی توجہ دلائی تھی لیکن کوئی بندہ اس پر کان دھرنے کو تیار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،بہت شکریہ۔اب تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر میں wind upکر رہا ہوں۔میرے حلقہ میں پینے کے صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔میری گزارش ہے کہ پانی کے مسئلہ کے حل کے لئے وہاں پر ٹیوب ویلز لگا دیں۔ابھی پھر گرمی آ رہی ہیں اور اس پورے علاقے کے اندر پینے کا صاف پانی موجود نہیں ہے۔اسی طرح اس حلقہ کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔اس پورے حلقہ کے اندر ہسپتال نہیں ہے۔وہ کینٹ کا علاقہ ہے۔ اس پورے حلقے کے اندر ہسپتال نہیں ہے، وہ شہر کا علاقہ ہے اور یہاں پر دیہاتی علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز ممبران شہروں کی تزئین و آرائش کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔میں تو کینٹ کے

علاقے کا رونا رو رہا ہوں کہ اُس کے اندر ہسپتال اور کالج موجود نہیں ہیں خدارا اس کے اوپر کوئی توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔محترمہ شُنیلا رُوت

محترمہ شُنیلا رُوت جناب سپیکر بہت شکریہ۔آج ہم) !6 پر بحث کر رہے ہیں۔میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ بہت اچھی روایت ہے لیکن یہ روایت اُس وقت مثبت ثابت ہوگی جب ہمارے معزز ممبران کی تجاویز کو کیا جائے گا۔ میں بھی تین سال سے اس اسمبلی میں بیٹھی ہوں تو دیکھا یہ گیا ہے کہ) !6 جو ہے 4)1 2).) ! ہم اتنی محنت کر کے اس پر تجاویز دیتے ہیں لیکن اُن سب تجاویز کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر میں سمجھتی ہوں کہ میری بہن محترمہ وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں اور ان سے ہمیں بہت سی اُمیدیں ہیں۔ہم یہاں پر جو تجاویز دے رہے ہیں تو میں ضرور چاہوں گی کہ ان کو نوٹ بھی کیا جائے اور پھر ان کو بجٹ میں) . بھی ہونا چاہئے کیونکہ پچھلے سالوں میں ہمیں بہت غلط تجربہ ہوا ہے لیکن میں چاہوں گی کہ میں جو تجاویز دینے جا رہی ہوں وہ بجٹ میں نظر آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ صرف ایسے منصوبے ہی شروع کئے جائیں جو عوام کے وسیع تر مفادات میں ہوں اور اُن کا اثر پورے صوبے پر ہونا چاہئے۔ اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبے * ! .نہ کئے جائیں جس سے صوبے کی عوام کو مزید قرضوں میں جکڑ دیا جائے۔

جناب سپیکر صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ذریعے ڈویلپمنٹ سکیموں کے فنڈز بلالحاظ پارٹی دیئے جائیں۔میں نے یہ دیکھا ہے کہ اس ایوان کے صرف حکومتی معزز ممبران کو فنڈز دیئے جاتے ہیں لیکن معزز ممبران حزب اختلاف کے لئے ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں جبکہ خیبر پختونخوا میں چونکہ ہماری حکومت ہے تو وہاں پر ہم نے ایسا بالکل نہیں کیا اور ڈویلپمنٹ فنڈز تمام معزز ممبران کو دیئے ہیں تاکہ پورے صوبے کی ڈویلپمنٹ ہو اور حکومت ایک ماں باپ کا درجہ رکھتی ہے اور اگر ہم اس طرح کے چھوٹے چھوٹے امتیاز کریں گے تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے۔میری ذاتی گزارش ہے کہ) ! ' ' ('

کے رہائشی علاقوں پر خصوصی توجہ دی جائے اور اُن علاقوں میں تمام شہری سہولیات مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر میں یہاں پر خاص طور پر دو علاقوں یوحنا آباد اور بہار کالونی کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ میں تین سال سے یہ تجویز دے رہی ہوں کہ یوحنا آباد چونکہ ایشیا کی سب سے بڑی) *% آبادی ہے وہاں پر حکومت کا ایک بھی سکول نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادہ ناانصافی کی بات ہے۔ وہاں پر نہ پینے کا صاف پانی ہے، وہاں گٹر کھلے ہوئے ہیں اور آپ گاڑی پر اندر نہیں جا سکتے تو مجھے پتا ہے کہ وہاں پر بچے کیسے ! کرتے ہیں۔ روز کوئی نہ کوئی بچہ وہاں گٹر میں گرا ہوتا ہے۔ وہاں پر گٹروں کے ڈھکن نہیں ہیں، سڑکیں نہیں بنی ہوئیں، پینے کا صاف پانی نہیں ہے اور گیس کا بھی کوئی سسٹم نہیں ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ خاص طور پر) ' کے علاقوں میں بھی ڈویلپمنٹ کی جائے۔ میں خود بہار کالونی میں رہتی ہوں وہاں پر تقریباً دن سے پانی مہیا نہیں ہے جس کے باعث لوگ سراپا احتجاج ہیں اور جو پانی آ رہا ہے وہ بھی گندا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر میں نے کل ایس ڈی او کو فون کیا تھا تو وہ مجھے کہنے لگے کہ میڈم یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، ٹیوب ویل ٹھیک ہو گیا ہے وہ خراب تھا۔ میں نے کہا کہ یہاں پر لوگ میرے گھر کا گھیراؤ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مسئلہ نہیں ہے۔ ان چیزوں کی طرف بھی توجہ دی جائے تاکہ لوگ اس ضرورت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر مقامی حکومتوں کو فی الفور عملاً متحرک کیا جائے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب ان اداروں کو ان کے حصے کے فنڈز فی الفور جاری کئے جائیں گے نہ کہ ماضی کی طرح حکومت اپنے من مانے مقاصد اور اپنی ذاتی تشہیر کے لئے پیسا خرچ کرے

جناب سپیکر میں یہاں پر کچھ) ! دینا چاہوں گی۔ پنجاب میں) ' ' . ! "کی تعداد تقریباً لاکھ ہزار کے لگ بھگ ہے لیکن یہاں پر حکومت نے ہمارے لئے جو فنڈز مختص کئے ہیں وہ بہت ہی معمولی ہیں۔ کے بجٹ میں حکومت نے ہمیں کروڑ روپیہ دیا جو کہ کل بجٹ کا 2 فیصد تھا اور میں ایک بلین دیا گیا

جو کہ کل بجٹ کا 2 فیصد تھا میں سمجھتی ہوں کہ یہ بجٹ بہت ہی کم ہے لہٰذا اس کو بڑھائیں تاکہ اُن علاقوں میں مؤثر طور پر کام کیا جا سکے۔

جناب سپیکر !) "جو اس سال کے دوران آئے ہیں اُس میں تین ہزار ملین 0 &) ")* ? ' ! >) .. کیا گیا تھا لیکن) ' . 8 ,) %)) 1 کی رپورٹ کے مطابق یہ پیسے ابھی تک . نہیں ہوئے۔ہم بہت بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں لیکن کرتے کچھ بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر میں پانچ فیصد کوٹا پر ضرور بات کرنا چاہوں گی۔ میں صرف محکمہ پولیس کی بات کروں گی۔اس میں ایک B+ 3. = بنی جس میں پنجاب حکومت نے *)) '))) !)) کی اور اس کے لئے بلین) .. کئے گئے لیکن یہ + 3 B صرف کاغذات میں تھی اور ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوسکا اور آئی جی پنجاب کی ایک رپورٹ کے مطابق انسپکٹرز بھرتی کئے گئے ہیں جس میں انہوں نے اس بات کو بالکل . نہیں کیا کہ اس میں) ' کے کتنے لوگ ہیں۔ انسپکٹرز کی اسامیوں میں سے میں اسامیاں پُر کی گئیں جن میں سے صرف لوگ) ' کے تھے۔ ہمارے پانچ فیصد کوٹا کے مطابق لوگ بھرتی کئے جانے چاہئے تھے اور میں سمجھتی ہوں کہ حکومت نے ہمارے کوٹا کو بھی یہاں پر . نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر میں ایک سیکنڈ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم اپنے فنڈز کو) ! .) ' کے لئے استعمال کریں، اُن کی سکیورٹی کو * کریں، ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں کو اپ گریڈ کریں۔ میں یہاں پر محترمہ وزیر خزانہ سے یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ آپ کرسمس کے موقع پر) 'کو جو پانچ ہزار روپیہ دیتے ہیں میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتی۔ یہ پیسا بالکل بے کار ہے، یہ چھ چھ مہینے کے بعد سسک سسک کر پانچ ہزار روپے ان کو ملتا ہے اس سے بہتر ہے کہ ہم اُن کے

لئے اُن کے علاقوں میں کوئی ایسے پروگرام بنائیں جن سے اُن کی اپ گریڈیشن ہو جس سے وہ بہتر زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر) "کی)) ’کے حوالے سے سپریم کورٹ نے)) ’ ! بھی لیا لیکن پنجاب حکومت نے ابھی تک اس کو) ’ . ’ نہیں کیا۔ میں بہار کالونی اور یوحنا آباد کی دو مثالیں دوں گی جہاں میری اپنی بھتیجی کی شادی ہوئی اور ہمیں وہاں سے نادرا کا)))) نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔ محترمہ آپ کی جو تجاویز رہ گئی ہیں وہ محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ اب چونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے تو باقی جتنے بھی معزز ممبران رہ گئے ہیں ان کو کل) پر موقع دیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ .اپریل صبح بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

IIIIIIIIIIIIII

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات، 7-اپریل 2016

یوم الخمیس، 28-جمادی الثانی 1437ھ

سولہویں اسمبلی بیسواں اجلاس

جلد شمارہ

553

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

555

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعرات، 7-اپریل 2016

یوم الخمیس، 28-جمادی الثانی 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى ﴿١٣﴾ فَأَنْذَرْتُكُمْ
نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾
وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ
عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ﴿٢٠﴾
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

سورۃ اللیل آیات 12 تا 21

ہمیں تو راہ دکھا دینا ہے (12) اور آخرت اور دنیا ہماری ہی چیزیں ہیں (13) سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا (14) اس میں وہی داخل ہو گا جو بڑا بدبخت ہے (15) جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (16) اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائے گا (17) جو مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو (18) اور اس لئے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (19) بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے (20) اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا (21)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

محکمہ جات صنعت،تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ شازیہ کامران جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر ہو گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ شازیہ کامران جناب سپیکر ابھی باہر ٹریفک کا مسئلہ تھا میں اس پر بات کرنا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر پہلا سوال نمبر محترمہ عائشہ جاوید کا ہے یہ پہلے سے کمیٹی کو ہوا ہے لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے حکم پر ایک کمیٹی تشکیل ہوئی تھی۔

جناب سپیکر جی، کیا کہا؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر آپ کے حکم پر ایک کمیٹی تشکیل ہوئی تھی اور یہ سوال دو سال سے چلا آرہا ہے۔

جناب سپیکر اب میں اس پر آرڈر کر چکا ہوں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر گزارش ہے کہ یہ سوال دو سال سے چلا آرہا ہے ہم اس پر لے چکے ہیں اس میں ہمارے نمائندگان ، ہمارے سیکرٹری ، ہمارے رجسٹرار اور جوائنٹ رجسٹرار بھی موجود تھے۔میں ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی نے جو سفارشات دی ہیں---

جناب سپیکر اس کی جلدمیٹنگ کروا لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر رانا لیاقت علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کب رجسٹرڈ ہوئی، اس کے بانی صدر اور سیکرٹری کون تھے؟

ب اس سوسائٹی نے کب اور کتنی زمین اپنے ممبران کے لئے کس قیمت اور کن شرائط پر خریدی؟

ج اس سکیم میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے؟

د انتظامیہ اس سکیم میں کون کون سی سہولیات کب تک فراہم کرنے کی پابند ہے اور اب تک انتظامیہ نے کیا کیا سہولیات موقع پر فراہم کی ہیں اور کتنا کام بقایا ہے؟

ہ سوسائٹی کا آخری اجلاس کب منعقد ہوا اور سوسائٹی کے موجودہ عہدیدار کون ہیں اور یہ کب کتنے عرصہ کے لئے منتخب ہوئے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ! " " ! ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ " " کو رجسٹرڈ ہوئی۔

اسکے بانی صدر توقیر احمد فائق ڈپٹی کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اس کے سیکرٹری چودھری فقیر محمد اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ تھے۔

ب بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ! " " ! ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے سال میں کنال اور مرلہ زمین مبلغ # $ روپے میں خریدی۔

ج متعلقہ سوسائٹی کے پلاٹوں کے سائزیوں ہیں۔

کنال	پلاٹ
کنال	پلاٹ
مرلہ $	پلاٹ
مرلہ	پلاٹ
! مرلہ	پلاٹ
میزان	پلاٹس

د بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ! " " ! ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بجلی ۔ پانی ۔ سیوریج ، سڑکوں کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ کالونی نمبر میں تمام سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں کالونی نمبر میں سڑکیں اور بجلی باقی ہے۔ کالونی نمبر صرف سڑکوں کا کام شروع کیا گیا ہے۔تھوڑا کام باقی ہے اور کالونی نمبر $ میں سڑکوں اور سیوریج کا کام مکمل ہے۔

ہ ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا آخری اجلاس مورخہ $ "$ " کو منعقد ہوا۔

سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران کی تفصیل درج ذیل ہے

- ڈسٹرکٹ کلکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ صدر
- ای ڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ نائب صدر
- اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ سیکرٹری
- $ اسسٹنٹ کمشنر گوجرہ ممبر
- ! اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ ممبر
- اسسٹنٹ کمشنر پیرمحل ممبر
- جنرل اسسٹنٹ ریونیو ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- سپرنٹنڈنٹ ریونیو ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ہیڈ کلرک جنرل ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ہیڈ کلرک شعبہ عملہ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ہیڈ کلرک کالونی برانچ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ہیڈ کلرک '&% برانچ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ہیڈ کلرک %برانچ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- $ محمد یوسف سابقا سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- ! عبدالرشید اظہر سابقا سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ ممبر
- حبیب احمد جونیئر کلرک ریٹائرڈ موجودہ ای ڈووک ممبر

- محمد صدیق سی نئر کلرک

اکاؤنٹنٹ

جہاں تک انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کے انتخاب#چناؤ کا تعلق ہے یہ بلحاظ عہدہ + * ( ) کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس پر میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر کون سے جز پر ضمنی سوال کریں گے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس سوال پر میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر اگر محرک کا ضمنی سوال نہیں ہے تو میں ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر جی، فرمائیے گا۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے مجھے ضمنی سوال کرنے کے لئے دیا ہے۔یہ سوال نمبر جناب امجد علی جاوید کا ہے۔اس کے جز د کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ! " "! ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بجلی، پانی، سیوریج، سڑکوں کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ یہ سوسائٹی میں رجسٹرڈ ہوئی اور پلاٹ بھی میں خریدے گئے ہیں۔سوسائٹی نمبر ، نمبر ، نمبر اور نمبر $ کب تعمیر ہوئی اور یہ فرما رہے ہیں کہ سہولیات اب فراہم کی جا رہی ہیں۔کالونی نمبر میں تمام سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں۔کالونی نمبر میں سڑکیں اور بجلی باقی ہے۔کالونی نمبر میں صرف سڑکوں کا کام باقی ہے اور کالونی نمبر $ میں سڑکوں اور سیوریج کا مکمل ہے۔

جناب سپیکر انہوں نے باقی نہیں کہا بلکہ کہا ہے کہ سڑکوں کا کام شروع کیا گیا ہے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ یہ سوسائٹی میں رجسٹرڈ ہوئی، میں ہی زمین خریدی گئی تو ہاؤسنگ سوسائٹی نمبر ، نمبر ، نمبر اور نمبر $ کب تعمیر ہوئی اور کام ابھی شروع کر رہے ہیں۔ اتنے لمبے عرصے تک یہ سوسائٹی یا متعلقہ محکمہ کہاں سویا رہا اس کی کیا مصلحت تھی؟

جناب سپیکر تو میں اب منسٹر صاحب سے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میرا ضمنی سوال تو بڑا واضح ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب یہ سوسائٹی 1988 میں رجسٹرڈ ہوئی تھی تو اس میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی میں اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے اور یہ کام اتنے عرصہ سے کیوں pending ہے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر یہ چار کالونیاں ہیں جن میں سے کالونی نمبر 1 میں وہاں کے رہائشیوں کے لئے تمام بنیادی سہولتیں موجود ہیں۔یہ ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ہے جس کی رجسٹریشن 1988 میں ہوئی تھی اور اس کے 720 ممبران ہیں۔اس سوسائٹی کی مینجمنٹ کمیٹی دن رات وہاں پر بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کام کر رہی ہے اور ہمارا محکمہ امداد باہمی اس کو look after کر رہا ہے۔جب تک ممبران کی طرف سے contribution وصول نہیں ہوگی اس وقت تک یہ کام مکمل نہیں ہو سکتے۔سوسائٹی کے پاس جو پیسے موجود ہیں ان سے وہاں پر ترقیاتی کام ہو رہا ہے اور بہت جلد یہ کام انشاءاللہ تعالیٰ مکمل ہو جائے گا۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔یہ عُذر لنگ ہے اور عُذر لنگ بدتر از گناہ ہوتا ہے۔جز د کے جواب میں محکمہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ ,بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 25-08-2015 ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بجلی،پانی سیوریج،سڑکوں کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں ,-1988 کے بعد 28 سال کا عرصہ گزر چکا لیکن محکمہ کو اس سوسائٹی

میں رہنے والوں کا کوئی خیال نہیں آیا۔یہ جواب درست نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو pendingفرما دیں تاکہ یہ اگلی بار صحیح جواب لے کر آئیں۔

جناب سپیکر میاں صاحب اس کا جواب منسٹر صاحب دے رہے ہیں اور آپ اسے غور سے سُنیں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس سوسائٹی کے لئے کوئی fundsنہیں دیتی۔اس سوسائٹی کے ممبران ہی زمین خریدتے اور پھر وہی تمام ترقیاتی کام اپنے پیسوں سے کرواتے ہیں۔اس سوسائٹی کے کچھ ممبران defaulterہو گئے تھے جن سے recoveryکی جا رہی ہے۔اس سوسائٹی پر حکومت پنجاب کا ایک پیسا بھی خرچ نہیں ہوا اور اس کے تمام ترقیاتی کام اپنی مدد آپ کے تحت کئے جاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر اب بھی یہ جواب درست نہیں۔بے شک پنجاب حکومت اس سوسائٹی پر کوئی پیسا خرچ نہیں کرتی اور تمام اخراجات سوسائٹی اپنی مدد آپ کے تحت کرتی ہے۔میرا سوال یہ ہے کہ 28سال کے بعد اب کہا جا رہا ہے کہ اس سوسائٹی میں بنیادی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔میں جاننا چاہتا ہوں کہ اتنی تاخیر کیوں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر کیا اس سوسائٹی کو یہ بنیادی سہولتیں نہیں دینی چاہئیں؟

میاں محمد رفیق جناب سپیکر ضرور دینی چاہئیں لیکن کیا یہ سہولتیں 28 سال بعد دینی چاہئیں؟

جناب سپیکر منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ حکومت پنجاب کا یہ کام نہیں بلکہ سوسائٹی اپنی مدد آپ کے تحت یہ ترقیاتی کام کرواتی ہے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں اپنے بھائی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔میں ان کو ساری تفصیلات سے آگاہ کر دوں گا۔اس سوسائٹی پر حکومت پنجاب نے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا۔سوسائٹی کی مینجمنٹ کمیٹی تمام انتظامی امور خود سر انجام دیتی ہے۔اس سوسائٹی کے ممبران تمام ترقیاتی کام اپنی مدد آپ کے تحت کرواتے ہیں۔سوسائٹی کے ممبران کی طرف سے جو contributionہوتی ہے اسی رقم سے یہ سارے کام کروائے جاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر اگر ایسی بات ہے تو پھر اس سوال کے جواب میں بھی یہی چیز لکھی جانی چاہئے تھی۔یہ لکھا جاتا کہ حکومت پنجاب اس سوسائٹی پر کوئی پیسا خرچ نہیں کرتی۔وزیر صاحب مجھے اب بھی مطمئن نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب نے ساری بات تفصیل کے ساتھ بتادی ہے تو اب آپ کو وہ کیسے مطمئن کریں؟

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میری درخواست ہے کہ اس سوال کو pendingفرمادیں اور یہ اس کا دوبارہ درست جواب لے کر آئیں۔

جناب سپیکر جی،نہیں۔یہ سوالpendingنہیں ہو سکتا۔آپ تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب نے آپ کو دعوت دی ہے کہ آپ انہیں ان کے چیمبر میں مل لیں۔اجلاس کے بعد آپ ان سے مل لیجئے گا وہ آپ کو ساری تفصیل سے آگاہ کر دیں گے۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر سوال نمبر5580ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا ضلع گجرات میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

! ! محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ٹیوٹا ضلع گجرات میں جن افراد کو یکم جنوری سے آج تک ملازمت فراہم کی گئی ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتا جات بتائیں؟

ب کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ہے؟

ج اگر یہ بھرتی اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی ہے تو ان اخبارات کی نقول فراہم کی جائیں؟

د ان افراد کو بھرتی کرنے والے کمیٹی ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق

الف گورنمنٹ سوئیڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی ۔ گجرات کے ملازموں کے نام ،ولدیت، عہدہ گریڈ،تعلیمی ،قابلیت اور پتا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب کوئی بھی نہیں۔

ج کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

د گورنمنٹ سویڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی ،گجرات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر اس سوال کے جواب میں مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے وہ واضح نہیں، اس کی بہت خراب ہے جس کی وجہ سے یہ پڑھی نہیں جا رہی۔میں اس سوال کے متعلق بہت سے ضمنی سوال پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن اس کی تفصیل پڑھی نہیں جا رہی ۔منسٹر صاحب مجھے صرف یہ بتا دیں کہ محکمہ نے ٹیوٹا کے حوالے سے آخری دو سالوں میں ضلع گجرات میں کتنی بھرتیاں کی ہیں؟

جناب سپیکر آئندہ سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی جائے اس کا واضح ہونا چاہئے۔آئندہ سے مجھے ایسی کوئی شکایت نہ ملے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر مجھے جو کاپی دی گئی ہے وہ تو بالکل پڑھی نہیں جا رہی۔یہ تو ساری .+ -ہے۔

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر .I am very sorry آئندہ احتیاط کی جائے گی۔محترمہ اپنے سوال کو دہرا دیں۔

جناب سپیکر وہ پوچھ رہی ہیں کہ آخری دو سالوں میں ٹیوٹا کے حوالے سے ضلع گجرات میں کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر محترمہ کا سوال تھا کہ گجرات کے ٹیکنیکل اداروں میں سال 2010سے لے کر 2015 تک کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے؟ہم نے اس کی تمام تفصیل مہیا کر دی ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب آپ نے جو تفصیل مہیا کی ہے وہ تو پڑھی نہیں جا سکتی۔آپ اپنے محکمہ کو ہدایت کریں کہ آئندہ سے اس قسم کی کاپی نہ بھجوائی جائے جو کہ پڑھی نہ جاسکے۔

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ سے اس چیز کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر جی،مہربانی۔اب محترمہ خدیجہ عمر کے ضمنی سوال کا جواب دیجئے۔

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے تقریباً 9کے قریب ادارے ہیں جن میں مختلف اوقات میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔محکمہ کی طرف سے جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں انٹرویو کی تاریخ اور اخبار کے اشتہار دیئے گئے ہیں۔تمام اسامیوں پر NTSکے testلئے جاتے ہیں۔انٹرویوز کے لئے ہماری کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہر ضلع لیول پر ڈی سی او اور ڈویژن لیول پر کمشنر اس کمیٹی کا سربراہ ہوتا ہے۔یہ تمام بھرتیاں بڑے شفاف طریقے سے کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر آپ نے rulesکو relaxکر کے کسی کو بھرتی تو نہیں کیا؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر کسی ruleکی violation or relaxation کر کے بھرتی نہیں کیا گیا باقاعدہ اخبارات میں اشتہار دیا گیا اور NTSکے ٹیسٹ کے بعد ان امیدواروں کے انٹرویوز لئے گئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر منسٹر صاحب صحیح فرما رہے ہوں گے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ مجھے اس جواب کی واضح تفصیل مہیا کی جائے اور وہ کاپی دی جائے جو کہ پڑھی جا سکے۔میرے پاس ایک دو casesکے حوالے سے شکایت آئی ہوئی ہے۔میں چاہتی ہوں کہ پہلے یہ تفصیل دیکھلوں اور اسے compareکر نے کے بعد آپ کو خود مل کر ان شکایات کے حوالے سے آگاہ کروں۔میں نے اسی لئے اپنا ضمنی سوال بھی آخری دو سالوں میں کی گئی بھرتیوں کے حوالے سے پوچھا ہے۔

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر یہ بھرتیاں دو سال کے اندر ہی ہوئی ہیں۔سال 2013میں جب ہماری حکومت بنی تو میں نے ٹیوٹا کے تمام سسٹم کو دیکھا۔ہمارے بہت سارے اداروں میں ٹیچرز ،لیکچرارز اور پروفیسرز تعینات نہیں تھے۔ہم نے اسی وقت ایک پالیسی بنائی اور پچھلے دو سالوں کے اندر ہم نے 1300 کے قریب بھرتیاں کی ہیں۔یہ ساری بھرتیاں Rules and Regulationsکو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہیں۔یہ ساری بھرتیاں سال 15-2014میں کی گئی ہیں۔ہمارے جن اداروں میں اب تک اسامیاں خالی ہیں ان کی بھرتی کے لئے نیا اشتہار آئے گا۔ان بھرتیوں کے لئے ہم نے اعلیٰ سطح کی کمیٹیاں بنائی ہیں تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔میں یہ تمام تفصیلات معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔یہ کافی لمبی تفصیل ہے جس میں ان کی appointment date of،ان کا نام ،ولدیت، اس کمیٹی کا نام جس نے ان کے انٹرویوز لئے ہیں اور ان کے تمام کوائف شامل ہیں۔میں یہ تفصیل محترمہ خدیجہ عمر کو مہیا کر دوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر / کی صرف اشتہارات میں ہے لیکن اس سوال کے جواب میں اس کی کوئی نہیں ہے۔ مجھے آخری دو سالوں ! $ کی چاہئے کہ کون لوگ بھرتی ہوئے کیونکہ اُن کے حوالے سے مجھے 0 +ہے۔

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امداد باہمی چودھری محمد شفیق جناب سپیکر وہ تمام تفصیلات فراہم کر دی جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر جی، بہت شکریہ

میاں طارق محمود جناب سپیکر وزیر صاحب نے کہا ہے کہ سے لے کر اب تک جتنی بھرتی ہوئی ہے اُن میں 12 نے ٹیسٹ لیا ہے اور اس سارے + کو متعلقہ کمشنر کرتے رہے ہیں۔ وزیر موصوف بتائیں کہ انہوں نے یہاں پر جو تفصیل دی ہوئی ہے اس میں کمشنر کا نام ہے اور نہ ہی 12 کی کوئی ہے؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر میں نے کی بات نہیں کی کہ ہم نے میں کیا کیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ ہم نے کے بعد جو پالیسی بنائی تھی اُس میں ہم نے تمام 4 * 3% کو اُس کمیٹی کا سربراہ بنایا تھا اور اُن اداروں کے پرنسپل صاحبان، ڈسٹرکٹ مینجر یا 0 آدمی اُس کمیٹی کے ممبر رکھے گئے تھے۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ہم نے کمشنر کو اُس کمیٹی کا سربراہ بنایا ہے بلکہ میں نے کہا ہے کہ ہم نے یہ ساری کارروائی ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ لیول پر مکمل کی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہاں پر کمیٹی کی جو تفصیل دی ہوئی ہے اس میں * 3% کا نام شامل کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر گجرات کے * 3% جناب لیاقت چٹھہ اُس کمیٹی کے سربراہ تھے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر وزیر موصوف نے ہمیں جو تفصیل دی ہے ہم نے تو وہ دیکھنی ہے اور اُس میں * 3% کا کہیں ذکر نہیں ہے؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر جو جواب ٹیبل کیا گیا ہے اُس میں * 3% کا نام ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر جو جواب ٹیبل کیا گیا ہے وہ میرے ہاتھ میں ہے آپ بھی اس کو ملاحظہ کر سکتے ہیں اور آپ کا سٹاف بھی ملاحظہ کر سکتا ہے اس میں * 3% کا نام نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر معزز ممبر نے جن کمیٹیوں کا ذکر کیا ہے یہ / کی کمیٹیاں ہیں۔ میں نے ! / $ کی بات کی ہے جس دوران ہم نے انسٹرکٹر بھرتی کئے ہیں اُس میں ہم نے ڈی سی او صاحبان کو اُن کمیٹیوں کا بنایا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں نے 5 کا پوچھا تھا؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر گورنمنٹ سویڈش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی، گجرات میں ! کومسٹر سعید احمد ولد محمد ریاض، انسٹرکٹر بی ایس۔ بی ایس سی انجینئرنگ کی بھرتی ہوئی تھی۔ اسی طریقے سے عمران نذیر کی بھرتی کو ہوئی ہے۔ وقاص احمد چودھری کی بھرتی ! کو ہوئی ہے۔ اسی طریقے سے آگے ! شروع ہو جاتا ہے اور کے بعد یہ ساری کی ساری بھرتیاں ! میں ہوئی ہیں۔ اُس میں مسٹر عمر فاروق ولد محمد اشرف، بی ایس۔ بی ایس سی انجینئرنگ کی بھرتی

! کو ہوئی ہے تو ان تمام لوگوں کی پوری تفصیل یہاں پر دی ہوئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر یہ بھرتیاں 6623 کے ذریعے کی گئی ہیں یا + کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر ضلعی سطح پر ڈی سی او کی سربراہی میں یہ بھرتی کمیٹیاں بنائی گئی تھیں انہوں نے یہ سارا + کیا تھا۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر اس تفصیل میں ڈی سی او کا نام بحیثیت سربراہ کمیٹی نہیں ہے؟

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ڈسٹرکٹ لیول پر بھرتی کمیٹیاں بنائی تھیں، ہم نے وہاں 12 لئے ہیں اور انٹرویوز کر کے اُن کی بھرتیاں کی ہیں۔ڈسٹرکٹ لیول پر ہم نے ڈی سی اوز کو سربراہ بنایا تھا اور یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر گریڈ۔ سے اوپر کی بھرتیاں 6623 کرتا ہے تو یہ کمیٹی یہ بھرتیاں نہیں کر سکتی تھی کیونکہ یہ گریڈ۔ کی اسامیاں تھیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ بالکل جائز بات ہے۔ انہوں نے جو کہا ہے ان کے جواب میں نہیں ہے۔یہاں جو - کیا جاتا ہے ہم نے تو اس جواب کی بات کرنی ہے جو ان کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے اس کی تو بات نہیں ہونی۔ یہاں جو - ہوا ہے اس کی بات ہونی ہے۔ ان کی + + کریں اور اس سوال کو دوبارہ لائیں اور مہربانی کریں۔ یہ تو آپ بھی ٹھیک کرا

سکتے ہیں۔ یہ بالکل زیادتی ہے۔ اگر ڈی سی او اس کا چیئرمین تھا تو اس کا نام کیوں نہیں لکھا گیا۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ گریڈ تک یہ بھرتیاں ہوئی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے گریڈ کی بھرتیاں ہوتی ہیں۔ آپ نے رولز بنائے ہوئے ہیں اس کے مطابق بھرتیاں ہونی چاہئیں۔

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر اگر ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ ٹیوٹا کے ملازمین سول سرونٹ نہیں ہیں۔ یہ ایک ٹیکنیکل ادارہ ہے جس کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے ہوتی ہے اور نہ ہی یہ رولز ہیں۔ آپ کے ٹیوٹا رولز کا مطالعہ کریں تو آپ کے سامنے آجائے گا کہ ٹیوٹا میں بھرتی کس حساب سے ہوتی ہے۔ میں آپ کے دور ، $ اور ! کی بات بتاتا ہوں کہ آپ نے تمام لوگوں کو کنٹریکٹ پر رکھا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو بغیر انٹرویو کے 0 +کیا تھا---

جناب سپیکر آپ اپنی بات کریں اور ان کی بات چھوڑیں۔

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر ہم نے تو یہ طریق کار اپنایا ہے کہ سلیکشن کمیٹیاں بنائی ہیں۔ ہم نے وہاں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ یہ سول سرونٹ نہیں ہیں۔ ہمارے کے ٹیوٹا رولز ہیں۔ ان میں ہے کہ سلیکشن کمیٹی ٹیکنیکل اداروں میں بھرتی کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر یہ ہیں۔ جی، بڑی مہربانی۔ ٹیوٹا کے رولز کو آپ بھی پڑھ لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر منسٹر صاحب نے آپ کے دور اور اپنے دور کی بات کی ہے تو کنٹریکٹ پر بھرتی اور مستقل بھرتی میں بہت فرق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر جی، یقیناً فرق ہوتا ہے۔ اب آپ وہ بات چھوڑ دیں۔ مہربانی کریں۔ اگلا سوال نمبر ڈاکٹر مراد راس کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس

سوال کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے خالی عہدوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کو چلانے کے لئے تین کلیدی عہدے ۔چیئرمین، ۔سیکرٹری، ۔کنٹرولر امتحانات عرصہ دراز سے خالی ہیں اور ان کا ایڈیشنل یا عارضی چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے؟

ب اگر جز الف کا جواب اثبات میں ہے تو یہ عہدے کب سے مستقل تقرری کے منتظر ہیں؟

ج کیا حکومت طلباء کے تعلیمی مستقبل کو محفوظ اور ان کے لئے سہولیات اور بورڈ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ان عہدوں پر مستقل تقرری کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق

الف درست ہے۔ تاہم بورڈ ہذا کی موجودہ چیئرپرسن ،ڈاکٹر عصمت طاہرہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سول سروس گریڈ کی سینئر آفیسر ڈائریکٹر جنرل آرکیالوجی، ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب کو بطور چیئرپرسن فنی تعلیمی بورڈ کا ایڈیشنل چارج تفویض کیا گیا ہے اور ملک مختار احمد ، پراونشل مینجمنٹ سروس کے گریڈ کے آفیسر ایڈیشنل سیکرٹری ،ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب کو بطور سیکرٹری فنی تعلیمی

بورڈ کا ایڈیشنل چارج سونپا گیا ہے جبکہ جناب محمد ارشد ،پرنسپل گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ،گلبرگ ،لاہور کو کنٹرولر امتحانات فنی تعلیمی بورڈ کا ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے اور مذکورہ بالا تینوں افسران ایڈیشنل چارج ہونے کے باوجود اپنی اپنی سیٹوں پر نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

ب چیئرمین بورڈ کی اسامی مورخہ - -$ جبکہ سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیاں مورخہ - - سے خالی ہیں۔

ج حکومت پنجاب نے بورڈ ہذا کے انتظامی معاملات کو بہتر بنانے کے لئے ان عہدوں پر انتظامی امور کا وسیع تجربہ رکھنے والے افسران کی بطور چیئرپرسن اور سیکرٹری تقرری کی ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر منسٹر صاحب کی نذر ایک شعر ہے۔

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں شعر نہیں سننا۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز الف میں، میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کو چلانے کے لئے تین کلیدی عہدے - چیئرمین، - سیکرٹری، - کنٹرولر امتحانات عرصہ دراز سے خالی ہیں اور ان کا ایڈیشنل یا عارضی چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے؟ اس کی پوری تفصیل بتائی گئی ہے کہ یہ سوال درست ہے۔ -جون ! کو اس کا جواب آ گیا تھا۔ اس کو بھی آٹھ ماہ گزر گئے ہیں۔ پنجاب حکومت اربوں روپیہ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر خرچ کر رہی ہے کہ ہم یہ جو 3 6 (3 کا منصوبہ بنانے جا رہے ہیں اور لاکھ ہنرمندوں کے لئے اس میں نوکریاں درکار ہیں۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے اس وقت پوری + +اس بات پر مرتکز کی ہوئی ہے کہ ہنرمند لوگ پیدا کئے جائیں۔ اس حوالے سے نئے ادارے بنائے جا رہے ہیں اور اربوں روپیہ اس پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ محکمہ کا حال یہ ہے کہ تین سال سے جن لوگوں نے یہ ادارہ چلانا ہے، پنجاب میں صرف ایک ٹیکنیکل بورڈ ہے جو پورے پنجاب کو کنٹرول کرتا ہے، پنجاب کے تمام فنی تعلیمی اداروں کے وہ امتحانات لیتا ہے مگر تین سال سے اس کے تینوں کلیدی عہدوں پر مستقل تقرری نہیں ہے۔ میں یہی جاننا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے، کیا

اتنا وقت نہیں ہے، کیا اتنے اہل لوگ اس ملک میں نہیں ہیں یا یہ بانجھ ہو گیا ہے؟ ان کو ان تین عہدوں کے لئے تین افسر نہیں مل رہے کہ یہ ان کو لگا لیں، اربوں روپیہ جو ہم اس بات پر خرچ کر رہے ہیں اس کا کوئی مصرف ہو جائے اور اس قوم کو اس کا حل مل جائے۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر میرے محترم بھائی نے بڑی لمبی تفصیلات سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ان ٹیکنیکل اداروں کو کس طریقے سے چلانا چاہتے ہیں اور کس طرح بحال کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ ہم اگلے تین سال کے اندر لاکھ . + + تیار کریں گے۔ ان کا جب سوال آیا تھا تو اس وقت یہی جواب تھا جو انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر ان عہدوں پر ایڈیشنل چارج پر افسران کام کر رہے تھے۔ اب میں ان کی معلومات کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں مستقل چیئرمین تعینات کر دیئے گئے ہیں، کنٹرولر امتحانات مستقل بنیادوں پر تعینات کر دیئے گئے ہیں اور سیکرٹری بھی مستقل بنیاد پر تعینات ہیں۔ اس وقت ادارے میں سربراہان خودمختار طریقے سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ ہم آئندہ کوشش کریں گے کہ اس قسم کی شکایت نہ ملے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گا کہ جو نام یہاں دیئے گئے ہیں، کیا ان کے علاوہ کوئی نئے لوگ تعینات کئے گئے ہیں اگر کئے گئے ہیں تو ان کے نام منسٹر صاحب بتا دیں؟

جناب سپیکر انہوں نے مستقل لگائے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر اب ہمارے ٹیکنیکل بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر صائمہ جاوید، سیکرٹری جناب امتیاز نذیر اور کنٹرولر امتحانات جناب محمد ارشد ہیں۔ یہ تینوں مستقل بنیادوں پر اپنے عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر کیا ان کے نام پہلے بھی آئے ہیں؟

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر پہلے ڈاکٹر عصمت طاہرہ کے پاس چیئرپرسن کا چارج تھا لیکن اب ڈاکٹر صائمہ جاوید چیئرپرسن ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جناب محمدارشد جنہیں کنٹرولر لگایا گیا ہے۔ یہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل تھے کیا انہیں وہاں سے ہٹادیا گیاہے؟

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر ان کی وہاں سے خدمات کنٹرولر امتحانات کی طرف ٹرانسفر کر دی گئی ہیں لہٰذا اب وہ وہاں کام نہیں کر رہے کیونکہ اب وہ مستقل بنیادوں پر کنٹرولر امتحانات کام کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جو دوسرے دو صاحبان لگائے گئے ہیں کیا ان کے پاس اور کوئی عہدہ تو نہیں ہے اور کیا یہ اسی کیڈر سے ہیں؟

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر میں نے کہا ہے کہ جب کسی آفیسر کو کسی ادارے کا مستقل بنیاد پر سربراہ بنایا جاتا ہے تو وہ وہیں کام کر سکتا ہے۔ اگر کسی جگہ پر ضرورت ہو تو گورنمنٹ اپنی ضروریات کے مطابق کسی اور جگہ پر ایڈیشنل چارج وقتی طور پر دے سکتی ہے کہ جب تک وہاں تعیناتی نہیں ہو جاتی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں مستقل طور پر تعینات کئے گئے ہیں کیا کسی دیگر ادارے میں کوئی ایڈیشنل چارج تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر ایڈیشنل چارج تو دیا جاسکتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ نہیں دیا جا سکتا۔میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر میں نے کہا ہے کہ اس وقت تک ان کے پاس کوئی ایڈیشنل چارج نہیں ہے۔میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ اگر گورنمنٹ کو کسی جگہ پر ضرورت پڑتی ہے کہ ہمارا کوئی عہدہ اس طرح کا خالی ہے اور اس کے مطابق ان کی + 78 ہے تو ان کو وقتی طور پر ایڈیشنل چارج دیا جاسکتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جو لوگ ان عہدوں پر لگائے گئے ہیں۔کیا وہ اس کام کے لئے باقاعدہ 78 ہیں اور کیا وہ اسی کیڈر سے لئے گئے ہیں؟

وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر بڑے 9 کی کمیٹی بنائی جاتی ہے جس میں چیئرمین پی اینڈ ڈی اس کے سربراہ ہوتے ہیں، ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کے سربراہ شامل ہوتے ہیں۔ان کے باقاعدہ انٹرویو لئے جاتے ہیں اور مکمل - دیکھی جاتی ہے کہ اس کا کس کس شعبہ میں تجربہ ہے۔ یہ ایسے ہی نہیں ہے کہ کسی کو گلی سے اٹھایا اور اسے کسی ادارے کا سربراہ بنا دیا۔ میں اپنے بھائی جناب امجد علی جاوید کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی تعیناتی بغیر دیکھے نہیں ہو جاتی۔ان کا تجربہ، تعلیم اور تمام پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے اور پھر ان کو اداروں کا سربراہ بنایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر شکریہ

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر نہیں،مہربانی۔ اس پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر سوال نمبر $ ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات کوآپریٹو بنک میں افسران کی بھرتی کی تفصیلات

$ محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع گجرات کی کوآپریٹو بنکوں کی برانچوں میں پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے افسران کی بھرتی کی گئی، نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

ب ان افسران کی بھرتی کس کس اتھارٹی نے کی، اس کا نام و عہدہ بتائیں؟

ج کیا حکومت مذکورہ بنک میں آئندہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کن کن اسامیوں پر؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف ضلع گجرات کی کوآپریٹو بنکوں کی برانچوں میں پچھلے تین سالوں کے دوران کوئی افسر بھرتی نہ کیا گیا۔

ب جواب بمطابق جز الف ۔

ج جواب بمطابق جز الف ۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز الف میں، میں نے پوچھا تھا کہ ضلع گجرات کی کوآپریٹو بنکوں کی برانچوں میں پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے افسران کی بھرتی کی گئی۔ جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے تو کیا وجہ ہے، کیا وہاں پر ضرورت نہیں ہے یا وہاں پر تمام ہیں اور اس کی وجہ بتائی جائے کہ پچھلے تین سالوں کے دوران وہاں کیوں بھرتی نہیں کی گئی ہے؟اس کے بعد جز ج میں---

جناب سپیکر محترمہ پہلے جز الف کا جواب آنے دیں پھر اس کے بعد جز ج کے بارے میں سوال کریں۔منسٹر صاحب وہ کیا پوچھ رہی ہیں کیا آپ نے سنا ہے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر وہ کہہ رہی ہیں کہ ضلع گجرات میں کوئی خاص بھرتی نہیں کی گئی اس بارے میں بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب مجھے ان کی بات سنائی نہیں دی ہے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں نے تو یہی سنا ہے کہ محترمہ نے مجھے کہا ہے کہ گجرات کے لئے آپ نے بھرتی کیوں نہیں کی۔ میں ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت بلا امتیاز بلا تفریق کام کر رہی ہے اور کرنا چاہتی بھی ہے۔ ضلع گجرات ہمارے پاس کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ مارچ تک ہمارا موجودہ 8 یہ ہے کہ ہم نے کوئی بھرتی کی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس ان بنکوں میں کوئی گنجائش ہے۔ جب ہم---

جناب سپیکر محترمہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کوئی بھرتی کی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی گنجائش ہے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر جب ہم بھرتی کریں گے تو اخبار میں اشتہار دیں گے، ان کا باقاعدہ ٹیسٹ، انٹرویو ہوگا اور جو بچے لائق فائق ہیں جو میرٹ پر آئیں گے تو پھر ان کی سلیکشن ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں یہ پوچھنا چاہوں گی انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھرتی نہیں کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر تمام

ہیں وہاں پر کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں نے جز ج میں لکھا ہوا تھا کہ کیا کوئی ارادہ رکھتے ہیں تو اس کا انہوں نے کہا تھا کہ جز الف والا جواب ہے۔ آئندہ ارادہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جب کریں گے تو آیا یہ جب کریں گے تو ابھی ان کو آگے ضرورت ہے، کیا یہ بھرتیاں کریں گے کیونکہ ابھی تو یہ کہہ رہے تھے کہ تمام ہیں؟

جناب سپیکر منسٹر صاحب کیا کوئی ایسی کرتی ہے، جن کو آپ بھرتی کرنا چاہیں گے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر انشاءاللہ جونہی کوئی + 9 ہوتی ہے اس کا اخبار میں اشتہار آئے گا ہم باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیں گا، اس کا باقاعدہ 12 ہوگا، اس کا انٹرویو ہوگا۔پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ فی الحال ہمارے ہاں کوئی گنجائش نہیں ہے۔جونہی کوئی + 9 ہوگی اس کو باقاعدہ + 8 ہم ایک + کریں گے اور پھر ان کی 0 ہوجائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کوئی + 9نہیں ہے کیونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آگے اخبار میں اشتہار دیں گے---

جناب سپیکر محترمہ وہ کہہ رہے ہیں کہ فی الحال کوئی سیٹ خالی نہیں ہے، جب ہوگی تو پھر وہ اخبار میں اشتہار دے دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر یہ کہہ رہے ہیں کہ اخبار میں اشتہار دیں گے تو یہاں جز ج کا جواب جو سوال میں نے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جز الف والا جواب ہے۔میں نے پوچھا تھا کہ کیا آئندہ کوئی ارادہ رکھتے ہیں تو یہاں جواب میں یہ لکھا جانا چاہئے تھا---

جناب سپیکر محترمہ اگر کوئی کرتی ہو گی تو وہ معیار کے مطابق اسے رکھیں گے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ کوئی سیٹ اگر + 9ہوگی تو مکمل + کے بعد جتنے بھی + یا مقامی اخبارات ہیں اس میں باقاعدہ اشتہار آئے گا اور اس کے بعد آپ سوال کریں، فی الحال ہمارا ایسا کوئی ارادہ ہے اور نہ ہی کوئی سیٹ خالی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، میاں صاحب

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر گزارش ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جگہ خالی نہیں ہے یہ تو بات ٹھیک ہوگئی ہے۔ ان کی یہ بات ہم درست تسلیم کرتے ہیں جو کہ انہوں نے 8 : بیان کی ہے گزارش یہ ہے کہ سوال نمبر جو میرے 8 + اپوزیشن کے ایک ممبر نے پوچھا ہے۔ اس سوال کے جواب میں جو انہوں نے ہمیں یہاں پر تعداد بتائی ہے۔ اس میں بندوں کو عارضی طور پر تعینات کیا گیا ہے اور عارضی پوسٹ پر منیجر اور آفیسر گریڈ;;کے افسران بھی شامل ہیں۔ یہ ہاؤس میں جواب دیا گیا ہے۔ یہ کس طرح سے عارضی طور پر ایک برانچ میں ایک منیجر کو + . 5پر بھرتی کرسکتے ہیں۔

جناب سپیکر دوسری بات یہ ہے کہ آفیسر گریڈ;; کے افسران بھی شامل ہیں؟یہ افسران کی لسٹ اسمبلی کو 9 کی ہوئی ہے۔ میری 8 +محترمہ نے یہاں پر بات کی ہے اس میں انہوں نے کہا کہ بتایا جائے اور انہوں نے کہا ہے کہ جی 1 2 کا ٹیسٹ ہوگا۔مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس قاعدے قانون کے تحت یہ انہوں نے بھرتیاں کی ہیں، صرف یہ بتادیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر 9 > نے ضلع گجرات کے حوالے سے بات کی ہے۔ اس کے حوالے سے میں اس ایوان میں ان کو بتا چکا ہوں کہ گجرات میں ہمارے پاس کوئی گنجائش ہے اور نہ ہی ہمارا ایسا کوئی ارادہ ہے۔ یہ جو میرے ساتھی افراد کی بات کر رہے ہیں وہ پورے پنجاب کی بات کر رہے ہیں اور وہ تمام 5 پر ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ایک بنک منیجر کو آپ کس طرح سے 5 پر بھرتی کرسکتے ہیں اور کس طرح آفیسر گریڈ;;کے افسران کو آپ عارضی طور پر بھرتی کرسکتے ہیں؟

جناب سپیکر یہ کہاں ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر یہ لکھا ہوا ہے--

جناب سپیکر میاں صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو چاہئے تھا کہ جب یہ سوال آیا تھا اس وقت آپ بات کرتے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں اس کے تناظر میں بات کر رہا ہوں۔ آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ میری ایک عرض ہے کہ کس طرح سے گریڈ;; کاآفیسر آپ عارضی طور پر بھرتی کر لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس محکمے کو مذاق بنا لیا ہے۔ دوسری طرف کوآپریٹو بنک میں یہ کہا گیا کہ گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے بندوں کو فارغ کیا جائے کیونکہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ہم ان کی مزید 0 8 + نہیں کر سکتے تو پھر یہ 5 پر گریڈ;; کے افسران یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ یہ اس کا ذرا جواب دے دیں۔ انہوں نے افراد بھرتی کئے ہیں جبکہ بنک خسارے میں ہے۔

جناب سپیکر میاں صاحب اس سوال کو کر دیا گیا ہے لہٰذا اب آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ان سے جواب لے لیں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میں ایوان اور اپنے 8 + کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس کا جواب نہیں پڑھا کہ ہم نے آٹھیانو ماہ کا کنٹریکٹ کیا ہے اور ہر سال ان کو 5 کرتے ہیں اور ہم سٹیٹ بنک کو 5 کرتے ہیں، ان کے 5 < =کو 5 کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پھر یہ کس چیز کا رونا ہے کہ 12 کا ٹیسٹ ہو گا اس کے مطابق کیا جائے گا۔ یہ تو پھر اس غریب عوام کے ساتھ آپ مذاق کر رہے ہیں جن کو آپ یہ کہتے ہیں کہ میرٹ کو 5 کرتے ہیں۔ اس وقت آپ اس بندے کو کنٹریکٹ دے رہے ہیں اس کا کیا میرٹ ہے؟

جناب سپیکر میاں صاحب جب وہ کنٹریکٹ کریں گے اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔ مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اس کا صحیح جواب تو مانگ لیں۔

جناب سپیکر میاں صاحب یہ سوال ہو چکا ہے۔ بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر میں آپ سے 78 اور درخواست یہ کر رہا ہوں---

جناب سپیکر میاں صاحب آپ نیا سوال دے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر آپ ان سے صحیح جواب تو مانگ لیں تاکہ ان کا صحیح چہرہ تو پبلک کو پتا چلے کہ یہ کر کیا رہے ہیں؟

جناب سپیکر میاں صاحب اللہ کا فضل ہے کہ ان کا چہرہ اور آپ کا چہرہ بھی ٹھیک ہے تو میرے لئے سارے چہرے برابر ہیں۔مہربانی کریں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر انہوں نے ایک لگایا ہے کہ ہمارا بنک خسارے میں ہے تو اس ضمن میں، میں عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا بنک خسارے میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب چلیں، ٹھیک ہے بس بات کو ختم کریں۔ مہربانی۔اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل شکریہ۔جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں فونڈری انجینئرنگ کا کورس شامل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

جناب عبدالرؤف مغل کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں صرف $شعبہ جات میں تعلیم دی جا رہی ہے جبکہ یہ شہر انجینئرنگ انڈسٹری کا گڑھ ہونے کی وجہ سے یہاں سینکڑوں فونڈری یونٹس قائم ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فونڈری یونٹس میں جہاں ہزاروں
. 8لوگ کام کر رہے ہیں اب کالج کو $کنال اراضی اور ایک
بڑی عمدہ عمارت حکومت نے مہیا کر دی ہے کیا حکومت اس ادارہ میں فونڈری ٹیکنالوجی کا کورس شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق

الف ہاں یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں
تین سالہ) '%کورس میں چار شعبہ جات الیکٹریکل ،الیکٹرونکس ،میکنیکل اور انسٹرومنٹیشن میں تعلیم دی جارہی ہے مقامی انڈسٹری کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے چھ ماہ دورانیہ کے ویلڈرز ،مشینسٹ ، کوانٹٹی سرویئر اور یوپی ایس ریپئرنگ کورسز بھی کروائے جارہے ہیں۔ علاوہ ازیں چائنیز لینگوئج کورس دورانیہ
تین ماہ کا بھی اجراء کیا جارہا ہے۔

ب ٹیوٹا کے اداروں میں نئے کورسز کا اجراء متعلقہ انڈسٹری کی ہنرمندی افرادی قوت کی طلب اور سفارشات کی بناء پر کیا جاتا ہے اسی حوالے سے گوجرانوالہ کی انڈسٹری کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈی اے ای،گریجویٹس کے لئے ایک سالہ پوسٹ ڈپلومہ کورس بائیومیڈیکل ،ڈی اے ای سول اور ڈی اے ای میکا ٹرونکس گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی نئی بلڈنگ کی تکمیل پر شروع کئے جارہے ہیں۔ فونڈری کا مضمون ڈی اے ای میکنیکل کے طلباء کو پڑھایا جاتا ہے جو کہ مقامی فونڈری انڈسٹری کی ضرورت کے مطابق ہے البتہ فونڈری کورسز کے اجراء کے سلسلہ میں مقامی انڈسٹری کی تجاویز کو پزیرائی دی جائے گی۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر میرا اس کے جز ب کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ میکنیکل میں ڈپلومہ ہو رہا ہے۔ اب میکنیکل کا فونڈری کے ساتھ قطعی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے۔ گوجرانوالہ

فونڈری کے حوالے سے ایک بہت بڑا مرکز قائم کیا جاتا ہے اور اس پر بہت کام ہو رہا ہے۔ اس میں مختلف اقسام کے + تیار ہو رہے ہیں۔پاکستان میں stainless steel سب سے پہلے گوجرانوالہ میں تیار کیا گیا۔میرا سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے وزیر صنعت یہ بتائیں کہ یہاں پر فونڈری کا کورس شروع کیوں نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے پڑھنے والے بچوں کو practical کی سہولت موجود ہو سکتی ہے اور تمام فیکٹریوں میں اُن کو visit کرایا جاسکتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق شکریہ۔

جناب سپیکر ہمارے گوجرانوالہ میں ایک بہت شاندار ادارہ تھا جہاں پر ہم ٹیکنیکل ٹریننگ چاہے فاؤنڈری ہو، میکنیکل ہو، سول یا الیکٹریکل ہو وہ شروع کر رہے تھے لیکن گوجرانوالہ کی demand پر ہمیں اس ادارے کو رچنا انجینئرنگ یونیورسٹی میں منتقل کرنا پڑا۔ اُس وقت ہمارے پاس کوئی بلڈنگ نہیں تھی لیکن گورنمنٹ نے نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے ہمیں فنڈز دے دئیے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ جولائی اگست میں complete ہو جائے گی۔ہمارے پاس جتنی پہلے capacity تھی وہاں وہ کورسز ہم نے شروع کروا دئیے ہیں جس میں الیکٹریکل اور میکنیکل کے بھی ہیں، تین سال کے کورسز، ایک سال کے کورسز اور چھماہ کے کورسز بھی ہیں۔اُس کے بعد ہم نے اس سلسلے میں گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس سے بھی رابطہ کر کے میٹنگ کی ہے۔ہم نے پوچھا ہے کہ ہمیں بتائیں کہ فاؤنڈری کے لئے آپ کو کون کون سے کورسز درکار ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے اپنی لسٹ ہمیں مہیا نہیں کی کہ ہمیں کس قسم کے skilled persons درکار ہیں۔ہم ان کے ساتھ میٹنگ کرنے کے لئے تیار ہیں لہٰذا جو یہ کورسز فاؤنڈری کے لئے بتائیں گے تو ہم ان کی تجاویز پر انشاء اللہ تعالیٰ وہ کورسز بھی شروع کر دیں گے کیونکہ اس عرصہ کے دوران ہمارا ادارہ نئی بلڈنگ میں ٹرانسفر بھی ہو جائے گا اور ہمارے پاس capacity بھی بڑھ جائے گی۔

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر اگر comprehensive تجاویز منسٹر صاحب کو پہنچا دی جائیں تو کیا یہ کورس اس میں چالو کئے جاسکتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر آپ کے علم میں ہے کہ گوجرانوالہ کی انڈسٹری کو develop کرنے کے لئے ہمارے کیا کیا اقدامات ہیں؟ اگر ان کی طرف سے تجاویز آتی ہیں تو ہم کیوں accept نہیں کریں گے، اگر ان کی تجاویز بزنس اور انڈسٹری کے لئے

فائدہ مند ہو سکتی ہیں تو میں انشاء اللہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان تجاویز کو ہر صورت accept بھی کریں گے اور ان کورسز کو شروع کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر اگر آپ کی اجازت ہو تو ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر جی، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر بڑی اہمیت کا ضمنی سوال ہے۔میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر میں پہلے اجازت دے دوں لیکن مجھے پتا تو چلے کہ کیا بات ہے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر جس طرح vacant seats کے بارے میں معزز ممبر جناب امجد علی جاوید نے بتایا ہے اسی طرح میں بھی عرض کروں گا۔ میں منسٹر صاحب اور ان کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین ساہیوال میں establish ہوا۔

جناب سپیکر آپ کو مبارک ہو۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جی، آپ کی مہربانی۔ وہ خواتین کا ٹیکنالوجی کالج ہے لیکن وہاں پر آج تک کوئی پرنسپل appoint نہیں ہو سکی لیکن اس کا ایڈیشنل چارج بوائز کالج کے پرنسپل کو دیا گیا ہے جبکہ یہ خواتین کا independent institute ہے۔میری بڑے ادب سے یہ submission ہے کہ وہ کب تک appoint کر دیں گے؟

جناب سپیکر یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہ ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں نے آپ سے یہ استدعا کی ہے۔

جناب سپیکر اس کے لئے آپ اُن سے علیحدہ مل لیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر یہ مہربانی کر دیں کہ وہ بچیوں کے لئے علیحدہ پرنسپل تعینات کروا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر انہوں نے ایک اچھی بات بتائی ہے لہٰذا میں ان کے ساتھ میٹنگ کر کے اس مسئلے کو انشاء اللہ تعالیٰ حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر جی، مہربانی۔ اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طاہر جناب سپیکر میرا سوال نمبر 6994 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد انجمن امداد باہمی کو رجسٹرڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

$ میاں طاہر کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف فیصل آباد ڈویژن میں کون کون سی انجمن ہائے امداد باہمی رجسٹرڈ ہیں، رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کون ہے؟

ب ان کو سال ۔ سے آج تک کتنی رقم بطور قرض دی گئی ہے؟

ج کتنی انجمن ہائے ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ کتنی رقم ہے، مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم وصول ہو چکی ہے، بقایا جات کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف فیصل آباد ڈویژن میں درج ذیل اقسام کی کل $!$ انجمن ہائے امداد باہمی رجسٹرڈ ہیں۔ ایگری کریڈٹ انجمن، ڈویلپمنٹ انجمن، سروسز ڈویلپمنٹ انجمن، سروسز انجمن، فارم سروسز انجمن، فارمنگ انجمن، ویجیٹبل انجمن، اجناس فارم انجمن، لائیوسٹاک انجمن، مارکیٹنگ اینڈ سپلائی انجمن کوآپریٹو کمیشن انجمن، شوگر کین

انجمن ،مختلف مقاصد انجمن ، فیڈیشن انجمن ،کوآپریٹو انجمن ،کوآپریٹو سپلائی انجمن ،موٹر ٹرانسپورٹ انجمن ،نیشنل انوسٹمنٹ انجمن ،فوڈ ڈویلپمنٹ انجمن ، ایجوکیشن انجمن ،ہاؤسنگ انجمن، اربن لمیٹڈ انجمن ، اربن رورل انجمن۔
اسسٹنٹ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی ،سرکل رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی اور ڈپٹی رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بننے والی انجمن ہائے امداد باہمی کو رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی ہیں۔

ب فیصل آباد ڈویژن میں رجسٹرڈ ان انجمن ہائے امداد باہمی کو سال - سے مورخہ ! - .$ تک مبلغ .ارب کروڑ !لاکھ ! ہزار روپے بطور قرض دیا گیا ہے۔

ج مورخہ ! " " کے ری کارڈ کے مطابق جن انجمن ہائے کو فیصل آباد ڈویژن میں سال - کے دوران قرضہ دی| گی| ان میں سے انجمن ہائے ڈی فالٹرز تھیں جن کے ذمہ پرنسپل مبلغ ! کروڑ لاکھ ہزار روپے اور مارک اپ مبلغ کروڑ $ لاکھ ہزار روپے واجب الادا تھا جبکہ مذکورہ عرصہ میں اصل زر مبلغ کروڑ !لاکھ ہزار روپے اور مارک اپ مبلغ ایک کروڑ لاکھ ہزار روپے وصول ہو چکا ہے۔
مزید برآں ان انجمن ہائے کے ذمہ بقای| جات کی تفصیل اس طرح ہے۔ اصل زر مبلغ کروڑ لاکھ ہزار روپے ہے۔ چونکہ ڈی فالٹر انجمن ہائے کو ان سے کئے گئے معاہدہ کے مطابق ہر تین ماہ کے بعد مارک اپ لگای| جاتا ہے لہٰذا مبلغ کروڑ $لاکھ !ہزار روپے بطور مارک اپ بقای| ہیں

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر جناب سپیکر میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں وزیر صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج بہت اچھا جواب دیا ہے۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میرا اسی سوال پر ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر جی، قریشی صاحب کی طرف سے ضمنی سوال آگیا ہے۔ کون سے سوال پر آپ کا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر سوال نمبر 6994 پر ہے۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو انجمنیں یا سوسائٹیاں بناتے ہیں، کس طریقے سے بناتے ہیں، کیا یہ transparent ہیں یا گھوسٹ سوسائٹیاں ہیں کیونکہ میں نے جو تجربہ کیا ہے اس میں more than 70 percent گھوسٹ سوسائٹیاں ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر منسٹر صاحب وہ پوچھ رہے ہیں کہ سوسائٹیوں کا معیار کیا ہے، وہ کس طرح بنتی ہیں اور کس طرح بنا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر میری قریشی صاحب سے request ہے کہ وہ کسی بھی سوسائٹی کے بارے میں آکر مجھے بتا دیں کہ یہ گھوسٹ ہے اور اس کا نام و نشان نہیں ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف action بھی ہوگا اور جس افسر نے یہ زیادتی کی ہے وہ جیل میں بھی جائے گا۔

جناب سپیکر وہ کہہ رہے ہیں کہ گھوسٹ سوسائٹیوں کی کوئی نشاندہی کریں یا سوال دیں تو ہم اس پر action لیں گے لہٰذا آپ سوال دے دیں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میں اس سے منسلک رہا ہوں اور میں نے بے شمار ایسی سوسائٹیاں unearth کی تھیں اسی لئے میں نے ان سے جنرل سوال کیا ہے۔ اب یہ specific سوال پر آ گئے ہیں تو میں نے چھ اضلاع میں یہی دیکھا ہے کہ ان کی 60فیصد سوسائٹیاں گھوسٹ ہوتی ہیں، کوئی transparency نہیں ہوتی، وہ اپنے selected آدمیوں کو select کر لیتی ہیں اور انہی کو سوسائٹی بنا کر قرضے دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر چنڑ صاحب وہ آپ پر allegation لگا رہے ہیں جس کا آپ کو جواب دینا ہے۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر Allegation لگانا بہت آسان ہے۔ میں اپنے colleague سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے پنجاب کے کسی ضلع میں ایک سوسائٹی کا نام لے دیں۔

جناب سپیکر وہ تو چھ اضلاع کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر بے شمار سوسائٹیاں ہیں لیکن مجھے یہ specific نام بتائیں کہ فلاں ضلع یا فلاں تحصیل میں نام نہاد سوسائٹی بنی ہوئی ہے تو اس کے خلاف ڈیپارٹمنٹ ایکشن لے گا۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر یہ لیّہ، نارووال، منڈی بہاؤالدین اور مظفر گڑھ کے اضلاع کو ہی لے لیں۔

جناب سپیکر جی، انہوں نے نام بتا دئیے ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سال پہلے سوسائٹی کا الیکشن ہوا جو کہ manipulate کیا گیا۔ کوآپریٹو کے افسران پچھلے چار سال پہلے بھی یہاں تھے، درمیان میں کہیں اور رہے لیکن جب الیکشن آیا تو پھر یہاں تھے جنہوں نے manipulate کر کے so called ایک الیکشن کرایا۔ جب سیکرٹری صاحب کو ان کی complaint کی گئی تو سیکرٹری صاحب نے ڈیڑھ سال کے بعد اس کا فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ ایک جنرل کونسل بنائیں اور اس سے ووٹ لے لیں۔ جنرل کونسل کے ممبر ہی فراڈ ہیں یعنی وہ ممبر ہی نہیں تھے کیونکہ انہوں نے total payment ہی نہیں کی ہوئی تھی اور اُن کی ممبرشپ ہی جائز نہیں تھی لہٰذا اُس سوسائٹی کو ہی ختم کرو اور جو لوگ اس کے مقابلے میں تھے ان کو announce کرو۔ ان کو سہولت دی جا رہی ہے کہ وہ دوبارہ جنرل کونسل کی میٹنگ بلائیں اور ان سے ووٹ

لے لیں۔ انہوں نے ڈیڑھ سال بعد rectify کرتے ہوئے ان سے کہا ہے کہ آپ پلاٹ بیچ دیں تاکہ آپ پر اعتراض نہ رہے۔ سوسائٹیوں میں ایسی چیزیں ایک سازش کے تحت تیار کی جاتی ہیں جبکہ حقیقی خدمت والی بات کوآپریٹو میں کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر گوجرانوالہ اور فیصل آباد کا کوئی link نہیں بنتا اور میرے محترم colleague ہاؤسنگ کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اگر یہ گوجرانوالہ میں اس طرح سمجھتے ہیں کہ کوئی غلطی ہوئی ہے یا ڈیپارٹمنٹ نے زیادتی کی ہے تو یہ میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں گوجرانوالہ کی کمیٹی کو بلا کر ان کی تسلی کروا دوں گا۔

جناب سپیکر جو قریشی صاحب نے بات کی ہے وہ آپ نے میرے خیال میں سنی نہیں ہے اور میں بھی تھوڑی ہی سن سکا ہوں۔ انہوں نے آپ کو کافی اضلاع گنوائے ہیں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر ضلع تو بہت بڑا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر آپ بتا دیں۔

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ جناب سپیکر وہ کسی موضع یا کسی جگہ کی نشاندہی کریں۔

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ہم نے ان کو request کر دی ہے لہٰذا اگر یہ خود چھان بین کریں گے تو وہاں پر ان کو بے شمار سوسائٹیاں بوگس نظر آئیں گی۔ یہ خود چھان بین کریں کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری ہے اور اگر ضلع کی ساری سوسائٹیوں کو چیک کریں گے تو بے شمار سوسائٹیاں fake نکلیں گی۔ یہ ان کا کام ہے لہٰذا یہ خود چیک کریں۔

جناب سپیکر جی، سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سیالکوٹ کیمیکلز کے کاروبار سے متعلقہ تفصیلات

رانا لیاقت علی کیا وزیر صنعت،تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سیالکوٹ میں کتنے افراد#کمپنیاں تیزاب اور کیمیکلز فروخت کرنے کے کاروبار کے لئے لائسنس یافتہ ہیں؟

ب کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں مختلف علاقوں میں بے شمار افراد بغیر لائسنس کیمیکلز فروخت کر رہے ہیں؟

ج حکومت اس غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت ،تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق

الف سیالکوٹ میں افراد#کمپنیاں تیزاب اور کیمیکلز فروخت کرنے کے لئے لائسنس یافتہ ہیں۔

ب ضلع سیالکوٹ میں کیمیکلز کا کام بغیر لائسنس کے کرنے پر کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

ج اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر تمام اے سی صاحبان، تمام تحصیل میونسپل آفیسر صاحبان اور ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس سیالکوٹ کو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں کہ جو بھی شخص اس غیر قانونی#بلا لائسنس کاروبار میں ملوث ہوا اس کے خلاف سخت سے سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کوآپریٹو بنک میں افسران و اہلکاران کی تفصیلات

ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کوآپریٹو بنک میں پچھلے دو سالوں کے دوران کس کس گریڈ کے کتنے افسران و اہلکاران کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے؟

ب ان میں کتنے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا گیا ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تمام محکمہ جات کو نوٹیفکیشن کے ذریعے تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی ہدایات جاری کیں ہیں؟

د مذکورہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں کوآپریٹو بنک کے کتنے ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور کتنے ابھی ریگولر کرنا باقی ہے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف پچھلے دو سالوں کے دوران دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ میں ملازمین کی عارضی بنیادوں پر بھرتی کی گئی جس کی تفصیل الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ان ملازمین کی بھرتی خاص طور پر عارضی بنیادوں پر کی گئی ہے جس کی وجہ سے ان میں سے کسی بھی ملازم کو ریگولر نہیں کیا گیا۔

ج دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ایک خود مختار ادارہ ہے جوکہ اپنے اخراجات خود پورے کرتا ہے بنک کے اپنے سٹاف سروس رولز ہیں جو بورڈ آف ڈائریکٹر ز سے منظورشدہ ہیں اور بنک بورڈ آف ڈائریکٹرز #ایڈمنسٹریٹر کی پالیسی #ہدایات کا پابند ہے اس سلسلہ میں بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹر ز #ایڈمنسٹریٹر سے کوئی ہدایات جاری نہ ہوئی ہیں۔

د جواب بمطابق جز ج

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولنگر امداد باہمی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

$ جناب محمد نعیم انور کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع بہاولنگر میں امداد باہمی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

ب اس ضلع میں محکمہ امداد باہمی کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

ج کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

د کیا حکومت ان سیٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف

الف ضلع بہاولنگر میں امداد باہمی کے دفاتر مندرجہ ذیل جگہ پر واقع ہیں -

- ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز سوسائٹیز ضلع بہاولنگر
- اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل بہاولنگر
- اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل منچن آباد
- $ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل چشتیاں
- ! اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل ہارون آباد
- اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل فورٹ عباس
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز بہاولنگر
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مدرسہ بمقام بہاولنگر
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈونگہ بونگہ بمقام بہاولنگر
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز منچن آباد تحصیل منچن آباد
- 1 انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز میکلوڈ گنج تحصیل منچن آباد
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز چشتیاں تحصیل چشتیاں
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز شہر فرید تحصیل چشتیاں
- $ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں
- ! انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ہارون آباد تحصیل ہارون آباد

- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فقیروالی تحصیل ہارون آباد
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فورٹ عباس تحصیل فورٹ عباس
- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مروٹ تحصیل فورٹ عباس

ب ضلع بہاولنگر میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
	ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو	
	اسسٹنٹ رجسٹرار	!
	اسسٹنٹ	
$	انسپکٹر	
!	سینئر کلرک	
	جونیئر کلرک	
	سب انسپکٹر	$
	ڈرائیور	
	نائب قاصد	
	چوکیدار	!
	مالی	
	خاکروب	
	میزان تفصیل ' (' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	!

ج خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
	انسپکٹر = 2	
	سب انسپکٹر = 2	
	میزان تفصیل = (' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے	

د انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز کی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اشتہار برائے بھرتی دیا ہوا ہے اور سب انسپکٹر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے گورنمنٹ کی طرف

سے پابندی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی تمام اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

ساہیوال ٹیوٹاکے ٹیکنیکل اداروں سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے ٹیکنیکل ادارے کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

ب ان اداروں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

ج ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

د ان اداروں میں زیر تعلیم طلباء سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے اور ان کو کتنا وظیفہ دیا جاتا ہے؟

ہ ان اداروں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر لی جائیں گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق

الف ضلع ساہی وال میں ٹی وٹا کے کل چھ ادارے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ زیل ہیں

- گورنمنٹ کالج آف ٹی کنالوجی ۔ ساہی وال، اولڈ بڑپہ روڈ ساہی وال
- گورنمنٹ ٹی کنیکل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہی وال
- گورنمنٹ ٹی کنیکل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ اولڈ بڑپہ روڈ ساہی وال
- $ گورنمنٹ ووکیشنل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین ساہی وال ، نئی آبادی ساہی وال
- ! گورنمنٹ ٹی کنیکل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ چیچہ وطنی ۔ اوکاں والا روڈ چیچہ وطنی
- گورنمنٹ ووکیشنل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین چیچہ وطنی ،

المدینہ مارکیٹ ریلوے روڈ نزد 6 = چیچہ وطنی

ب ادارے کا نام طلباء کی تعداد

- گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ۔ ساہی وال
- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہی وال

$

- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اولڈ بڑپہ روڈ ساہی وال

$

-$ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی

$

-! گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ساہی وال

$

- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین چیچہ وطنی

$

ج اداروں میں موجود شعبہ جات کی تفصیل

- ادارے کا نام گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ۔ ساہی وال

ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ تین سالہ

فوڈ پراسیسنگ ایند پری زویشن ٹیکنالوجی ۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی ۔ سول ٹیکنالوجی ۔ میکینیکل ٹیکنالوجی اور آٹو ایند فارم ٹیکنالوجی

میٹرکٹیک دو سالہ کورس

-ادارے کا نام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہی وال جی ٹو دو سالہ

الیکٹریشن الیکٹرونکس ایپلیکیشنز ، شیٹ میٹل وینٹیلیشن ائیر کنڈیشننگ ایند ریفریجریشن & 3 ’ ? : ، سول ڈرافٹسمین ، مشینسٹ ، آٹومکینک

جی۔تھری ای کسالہ

الی کٹری شن، ہیٹ وینٹی لیشن ائیر کنڈی نشننگ ای نـڈ
ری فری جرشن & 3 ’ ? : ،
سول ڈرافٹسمی ن، مشی نسٹ، آٹومکی نک

۔ادارے کانام گورنمنٹ ٹی کنی کل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ اولڈ ہڑپہ روڈ ساہی وال جی۔ٹو دوسالہ

الی کٹری شن الی کٹرونکس
ای پلی کی شنز، می کنی کل ڈرافٹسمی، ن مشی نسٹ
آٹو مکی، نک فی ٹر جنرل، وی لـڈنگ

$۔ادارے کانام گورنمنٹ ٹی کنی کل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ چیچہ وطنی جی۔ٹو دوسالہ

الی کٹری شن الی کٹرونکس ای پلی کی شنز، ہیٹ
وینٹی لیشن ائیر کنڈی نشننگ ای نـڈ
ری فری جرشن & 3 ’ ? : ، آٹومکی نک

!۔ادارے کانام گورنمنٹ ووکی شنل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین ساہی وال میٹرک ووکی شنل، ڈومی سٹک ٹی، لرنگ مشین ای مبرائی ڈری۔ فی شن ڈیزائننـگ، بیوٹی شن کمپی وٹر ای پلی کی شنز

۔ادارے کانام گورنمنٹ ووکی شنل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین چیچہ وطنی، المدینہ مارکی ٹرلوے روڈ نزد 6 = چیچہ وطنی ڈومی سٹک ٹی لرنگ، مشی ن ای مبرائی ڈری ف، ی شن
ڈیزائننـگ، بیوٹی شن، کمپی وٹر ای پلی کی شنز

د	ادارے کانام	کل فیس
۔	گورنمنٹ کالج آف ٹی کنـالوجی۔ ساہی وال	!

- گورنمنٹ ٹی کن ی کل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہی وال
! !
- گورنمنٹ ٹی کن ی کل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ اولڈ بڑ پہ روڈ ساہی وال
! !
$- گورنمنٹ ٹی کن ی کل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ چیچہ وطنی
! !
!- گورنمنٹ ووکی شنل ٹری ننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین ساہی وال
- گورنمنٹ ووکی شنل ٹری نن گ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین چیچہ وطنی

مروجہ قوانین کے مطابق زیر تعلیم طلباء کو وظیفہ نہ دیا جاتا ہے۔البتہ مستحق طلباء کو فی سمعافی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔علاوہ ازیں انڈسٹری ڈیمانڈ ڈریون شارٹ کورسز کے طلباءکو روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتاہے۔

ہ اداروں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے

۔گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ۔ ساہی وال

منظور شدہ ا خالی
سامیاں اسامیاں
!

۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہی وال

منظور شدہ ا خالی
سامیاں اسامیاں

۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اولڈ ہڑپہ روڈ ساہی وال

منظور شدہ ا خالی
سامی اں اسامی اں

$

$۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ چیچہ وطنی

منظور شدہ ا خالی
سامی اں اسامی اں

!۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین ساہی وال

منظور شدہ ا خالی
سامی اں اسامی اں

۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین چیچہ وطنی

منظور شدہ ا خالی
سامی اں اسامی اں

!

اساتذہ کی گریڈ $ تا گریڈ کی خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل 12 کے میرٹ کی بنیاد پر تکمیل کے مراحل میں ہے اور جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

میانوالی کوآپریٹو بنک میں برانچ وار اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد خان بھچر کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف میانوالی میں تمام کوآپریٹو بنک میں برانچ وار پچھلے دو سالوں کے دوران کون کون اسامیوں پر بھرتی ہوئی، اسامی وار تفصیل بتائیں؟

ب کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف میانوالی میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی برانچوں میں پچھلے دو سالوں کے دوران بھرتی شدہ ملازمین کی اسامی وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ملازم	برانچ	عہدہ	آرڈر نمبر	آفس آرڈر
	رضوان اکرم	میانوالی	@ *	ہیڈ ;;;#	نمبر ! مورخہ ! "$ "

ہیڈ بھرتی 12 نیشنل ٹیسٹنگ سروس اور انسٹیٹیوٹ آف بنکرز کے ذریعے کی گئی۔

ب دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ میں کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہوئے ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔

اوکاڑہ ضلع بھر کی برانچوں میں افسران کی بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

!! ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع اوکاڑہ کی کوآپریٹو بنکوں کی برانچوں میں سے اب تک کتنے افسران کی بھرتی کی گئی، نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

ب ان آفیسران کی بھرتی کس کس اتھارٹی نے کی، اس کا نام و عہدہ بتائیں؟

ج کیا حکومت بنک میں آئندہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف ضلع اوکاڑہ کے کوآپریٹو بنکوں کی برانچوں میں سے مورخہ ! " " تک جن افسران کی بھرتی کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر کی گئی ان کے نام و عہدہ کی تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب بنک میں کوالیفائیڈ منیجرز اور آفیسرز بھرتی کئے گئے جن کا تحریری امتحان نیشنل ٹیسٹنگ سروس 12 اور پی نل انٹرویو انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان 6=; کے ذریعہ کروایا گیا بعد میں ان کی ٹریننگ بھی کروائی گئی اور مستقبل میں بھی ضرورت کے مطابق ایسی ہی بھرتی ان کی جائیں گی۔ البتہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کے لئے سلیکشن کمیٹی نے امیدواران کا انٹرویو کرنے کے بعد اپنی سفارشات پیش کیں ان سفارشات کی روشنی میں بنک کے سابقا اور موجودہ سی ای اوز نے بطور مجاز اتھارٹی یہ تقرری ان کی ہیں۔

ج دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک اپنے کاروبار کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق بنک پالیسی کے تحت سٹاف بھرتی کرتا ہے۔

اوکاڑہ کوآپریٹو بنک کی برانچوں سے جاری قرضہ سے متعلقہ تفصیلات

! ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع اوکاڑہ میں کوپر آپٹو بنک کی تمام برانچوں نے سال سے اب تک کل کتنا قرضہ جاری کیا، برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

ب مذکورہ عرصہ کے دوران ہر برانچ سے قرضہ کی کتنی واپسی ہوئی، قرضہ کی واپسی کن اہلکاران وافسران کی ڈیوٹی لگائی گئی، سال وار تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف ضلع اوکاڑہ میں کوآپریٹو بنک کی تمام برانچوں نے سال سے مورخہ ! " " تک جتنا قرضہ جاری کیا اس کی برانچ وار تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب مذکورہ عرصہ کے دوران ہر برانچ سے قرضہ کی واپسی جتنی ہوئی۔ قرضہ کی واپسی کے لئے جن اہلکاران و افسران کی ڈیوٹی لگائی گئی ان کی سال وار تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ ضلع بھر میں کوآپریٹو بنک کی برانچوں میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

! ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع اوکاڑہ میں کوآپریٹو بنک کی تمام برانچوں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، برانچ وار تفصیل فراہم کریں؟

ب کیا یہ ملازمین برانچ وار کے مطابق ہیں اگر نہیں تو کے مطابق کب تک کر دئیے جائیں گے؟

ج ان برانچوں میں کون کون سے گریڈ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف ضلع اوکاڑہ میں کو آپریٹو بنک کی تمام برانچوں میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی برانچ وار تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ضلع اوکاڑہ کی تمام برانچوں میں ملازمین کے عین مطابق ہیں جس کی وضاحت #تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ضلع اوکاڑہ کی بصیر پور برانچ میں ای کا آفیسر کی اسامی مورخہ ! "$" سے خالی ہے۔

زونل آفس ساہیوال کو آپریٹو بنک میں رہائش پذیر ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد خان بھچر کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف زونل آفس ساہیوال کو آپریٹو بنک کے تحت کام کرنے والی کتنی بنک برانچز میں بنک ملازمین رہائش پذیر ہیں؟

ب کیا ہیڈ آفس کی جانب سے ان ملازمین کو بنک میں رہائش رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اگر ہاں تو کس کس ملازم کو یہ سہولت فراہم کی گئی، ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

ج اگر کسی بنک ملازم کو بنک میں رہائش رکھنے کی اجازت نہ ہے تو کیا اس بے قاعدگی کے ذمہ دار مینجرز ہیں، کیا اس سلسلہ میں چیک کرنے کے لئے کوئی مانیٹرنگ ٹیم بنائی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف زونل آفس ساہی وال کوآپریٹو بنک کے تحت جو برانچز کام کر رہی ہیں ان میں سے درج ذیل تین برانچز میں بنک ملازمین رہائش پذیر ہیں۔

- ساہی وال سٹی - چیچہ وطنی - وہاڑی

ب جی ہاں ان برانچز میں رہنے والے تمام ملازمین ہیڈ آفس کی اجازت سے رہائش پذیر ہیں ان کے نام، عہدہ کی تفصیل اس طرح ہے

- ملک محمد اقبال جعفری، ڈپٹی زونل ہیڈ، ساہی وال سٹی برانچ کمرہ نمبر
- رانا محمد طاہر عزیز، ڈپٹی زونل ہیڈ، ساہی وال سٹی برانچ کمرہ نمبر
- فیاض حسین، گارڈ ساہی وال سٹی برانچ اپر سٹوری
- $- عبدالستار، گارڈ چیچہ وطنی برانچ کواٹر نمبر
- !- خالد حسین، گارڈ، وہاڑی برانچ اپر سٹوری

ج زونل آفس ساہی وال کوآپریٹو بنک کے تحت کام کرنے والی کسی بھی برانچ میں کوئی بھی بنک ملازم بغیر اجازت مجاز اتھارٹی ہیڈ آفس رہائش پذیر نہ ہے اس سلسلہ میں ہیڈ آفس کا آڈٹ ڈویژن دیگر معاملات کے ساتھ اس معاملہ کو بھی چیک کرتا ہے۔

ساہیوال زونل آفس کوآپریٹو بنک میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال میں کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

ب ان ملازمین کی بھرتی کب ہوئی اور ان کی تعلیم کیا ہے؟

ج زونل آفس ساہیوال کے لئے $ اور ! $ کے لئے کس کس مد میں کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور کہاں کہاں خرچ ہوا؟

د مذکورہ بالا عرصہ کا آڈٹ کروایا گیا؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ساہی وال کے زونل آفس میں کام کرنے والے ملازمین کے گریڈ، نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ان ملازمین کی تاریخ بھرتی اور تعلیم کی تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان میں سے زیادہ تر منیجرز کی تعلیم ماسٹرز ہے چند لوگ میٹرک یا انٹر ہیں کیونکہ ان لوگوں کے پاس برانچ میں کام کرنے کا وسیع تجربہ ہے اور سٹاف سروس رولز کے تحت کم تعلیم والے افراد کو بنک سے فارغ نہیں کیا جا سکتا بنک میں کوالیفائیڈ منیجرز اور آفیسرز بھرتی کئے گئے جن کا تحریری امتحان نیشنل ٹیسٹنگ سروس 12 اور پی نل انٹرویو انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان 6=;#ب نک پی نل کے ذریعہ کروایا گیا بعد میں ان کی ٹریننگ بھی کروائی گئی اور مستقبل میں بھی ایسی ہی بھرتیاں کی جائیں گی۔ مرحلہ وار پرانے سٹاف کو نئے کوالیفائیڈ سٹاف سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ان ملازمین کی

تاریخ بھرتی اور تعلیم کی تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج چونکہ مورخہ $ "$ " کو زونل آفس ساہی وال کو الگ زون کی حیثیت دی گئی اس لئے سال $ - کے بجٹ اور خرچہ کی تفصیل نہ ہے اور ! -$ کے لئے جس مد میں جو بجٹ مختص کیا گیا اور جتنا خرچ ہوا اس کی مد وار تفصیل تتمہ ج ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د ساہی وال زون کی تمام برانچوں کے ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹس ساہی وال برانچ کا آڈٹ بھی کروایا گیا تھا۔مزید برآں ! کے منظور شدہ پلان کے مطابق بھی آڈٹ کیا جائے گا۔

ساہیوال زونل آفس کوآپریٹو بنک میں مینجرز سے متعلقہ تفصیلات

$ محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال کے زیر انتظام بنک برانچوں کا قیام کب عمل میں آیا، علیحدہ علیحدہ برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

ب ان برانچوں کے برانچ مینجرز کے نام اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

ج ان برانچوں کے برانچ مینجرز کی تعلیم کیا کیا ہے برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

د کیا ان کے تعلیمی سرٹیفکیٹس کی تصدیق متعلقہ تعلیمی بورڈز سے کروائی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ساہی وال کے زونل آفس کے زیر انتظام بنک برانچوں کے قیام مورخہ $ "$ " کو

عمل میں آیا جس کی برانچ وار تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ان برانچوں کے برانچ منیجرز کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ان برانچوں کے برانچ منیجرز کی تعلیم کی برانچ وار تفصیل تتمہ ج ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان میں سے زیادہ تر منیجرز کی تعلیم ماسٹرز ہے چند لوگ میٹرک یا انٹر ہیں کیونکہ ان لوگوں کے پاس برانچ میں کام کرنے کا وسیع تجربہ ہے اور سٹاف سروس رولز کے تحت کم تعلیم والے افراد کو بنک سے فارغ نہیں کیا جا سکتا۔ بنک میں کوالیفائیڈ منیجرز اور آفیسرز بھرتی کئے گئے جن کا تحریری امتحان نیشنل ٹیسٹنگ سروس 12 اور پی نل انٹرویو انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان 6 =; #ب نک پی نل کے ذریعہ کروایا گیا بعد میں ان کی ٹریننگ بھی کروائی گئی اور مستقبل میں بھی ایسی ہی بھرتیاں کی جائیں گی۔ مرحلہ وار پرانے سٹاف کو نئے کوالیفائیڈ سٹاف سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

د جی ہاں ان کی فائنل کوالیفائنگ ڈگری #سرٹیفکیٹس کی تصدیق متعلقہ یونیورسٹی #تعلیمی بورڈ سے کروالی گئی ہے۔

ساہیوال زون سے قرضہ فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر مراد راس کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال کے تحت کام کرنے والی تمام برانچوں نے $ اور ! $ میں کتنے افراد کو کتنا کتنا قرضہ فراہم کیا گیا۔برانچ وار و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

ب مذکورہ قرضہ کتنے کتنے عرصہ کے لئے کتنے فیصد سود پر فراہم کیا گیا؟

ج کیا یہ درست ہے کہ ان برانچوں کے مینجرز و آپریشن آفیسرز قرضوں کی فراہمی پر کمیشن وصول کر رہے ہیں اور قرضہ ری شیڈول کرنے پر بھی؟

د پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان برانچوں سے فراہم کئے گئے، قرضہ جات میں کتنے قرضہ جات ری شیڈول کئے گئے، ان افراد کی تعداد سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہی وال کے تحت کام کرنے والی تمام برانچوں نے $ - اور ! -$ میں جن افراد کو قرضہ فراہم کیا ان کی برانچ وار و سال وار تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب مذکورہ برانچوں سے $ - اور ! -$ کے دوران جاری کئے جانے والے قرضہ کے عرصہ اور شرح سود کی تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

ج جی نہیں یہ درست نہ ہے۔دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی تمام برانچوں کے منیجرز او ر آپریشن آفیسرز قرضوں کی فراہمی یا ری فنانسنگ کے دوران مکمل شفافیت اور قوائد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں علاوہ ازیں بنک ہذا میں قرضوں کی ری شیڈولنگ نہیں کی گئی۔

د پچھلے پانچ سال کے دوران ان برانچوں سے فراہم کئے گئے قرضہ جات میں ری شیڈولنگ نہیں کی گئی جبکہ ری فنانس کئے جانے والے قرضہ جات اور افراد کی تفصیل تتمہ د ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ امداد باہمی کی طرف سے فراہم کردہ قرضہ کی تفصیلات

! جناب امجد علی جاوید کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کی جانب سے سال ! -$ تک فراہم کردہ قرضہ جات کی کل مالیت کتنی ہے ؟

ب محکمہ کی جانب سے جاری کردہ قرضہ جات جن افراد یا کوآپریٹو سوسائٹیوں کو فراہم کئے گئے ان کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

ج جن افراد یا کوآپریٹو سوسائٹیز کو قرضہ جاری کیا گیا ہے ان کو پہلی مرتبہ قرضہ کس سال جاری کیا گیا تھا اس کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی ملک محمد اقبال چنڑ

الف دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جانب سے دوران سال ! -$ فراہم کردہ قرضہ کی مالی تمبلغ کروڑ $ لاکھ $ ہزار روپے ہے۔

ب دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جانب سے جاری کردہ قرضہ جات جن افراد ی| کوآپریٹو سوسائٹی ز کو فراہم کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ب نک ہذا کی طرف سے ضلع ٹوبہ ٹی ک سنگھمی ں پہلی مرتبہ جن افراد ی ا کو آپریٹو سوسائٹی ز کو قرضہ جاری کی ا گی ا ہے اس کی سال وار تفصی ل اس طرح ہے

سال اجراء قرضہ۔ ! !

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر اسی سوال سے متعلق میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر اب تو میں ختم کر چکا ہوں اور 0 ;" 0

"

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر وزیر صنعت سے متعلق ایک انتہائی توجہ طلب پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر جی، وزیر صنعت چودھری شفیق صاحب تھوڑی دیر کے لئے تشریف رکھیں کیونکہ آپ سے متعلق محترمہ کی کچھ گزارشات ہیں انہیں ذرا سن لیں۔ جی، محترمہ

ٹیوٹا میں ہونے والی کروڑوں روپے کی کرپشن کی انکوائری کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک جناب سپیکر میرے پاس ایک انتہائی اہم خبر ہے اور میں چاہ رہی تھی کہ وزیر موصوف اس پر تھوڑی توجہ کریں کیونکہ ہمارے اس معزز ایوان میں چند ہمارے بھائی 8 +حکومتی وزراء میں سے کچھ ایسے وزراء ہیں جن سے ہم 8 توقع کرتے ہیں کہ وہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور چیزوں کو ٹھیک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہے جن میں

چودھری شفیق کا بھی ایک نام ہے۔ میری خواہش ہے کہ ٹیوٹا کے اندر جو کرپشن اور جس طرح سے مافیا پھیلا ہوا ہے، اگر یہ اسے درست کرنے کی اب بھی کوشش کریں تو درستی کی طرف چیزیں جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر تین روز قبل کی ٹیوٹا کے حوالے سے میرے پاس ایک خبر ہے جس میں نشاندہی کی گئی ہے کہ ,ٹیوٹا میں کروڑ روپے کی کرپشن، ترقیاتی سکیموں کے -ارب $کروڑ روپے کا ریکارڈ غائب کر دیا گیا ہے ,- یہ بہت بڑی بات ہے کہ ایک ایسا ادارہ جس کے ذریعے ہم آئندہ آنے والی نسلوں کو اور پنجاب کے اندر ہنر مند افراد کو اپنے ملک کی ترقی کا حصہ بنانے جا رہے ہیں۔ حکومت نے اپنے پیش کئے گئے دو تین 8 -میں وعدہ کیا تھا تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی بات ہے اور آپ کو اس خبر پر فوری ایکشن لینا چاہئے۔ اس کی مکمل تفصیل میرے پاس موجود ہے اور یہ خبر صرف ایک اخبار میں نہیں بلکہ تمام اخباروں میں آئی ہے تو اس پر وزیر موصوف نے اب تک کیا ایکشن لیا ہے اور اس حوالے سے معزز ایوان کو -کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر جی، چودھری صاحب

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب سپیکر میں مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے 8 کی نشاندہی کی ہے جس کا کرپشن سے تعلق ہے۔ میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ خبر ہم نے پڑھی تھی اور اسی وقت اس پر ایکشن لیتے ہوئے اس کی 78 کروا دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر آپ چاہیں گی تو اس کی تمام رپورٹ معزز ایوان کے اندر بھی دے دوں گا۔ آپ اس سلسلے میں مطمئن رہیں کیونکہ ہم نے اپنے نظام کو انتہائی سخت کیا ہوا ہے۔ صرف ٹیوٹا کے ادارے ہی نہیں بلکہ ہماری اور بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جہاں ہر وقت اور ہر لمحہ ہم نظر رکھتے ہیں۔ جب تک یہ ادارے صحیح طریقے سے کام نہیں کرتے اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوتا تو اس وقت تک یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ خبر ہمارے نوٹس میں ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں انکوائری کمیٹی بھی بنا دی ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

جناب آصف محمود جناب سپیکر میں پنجاب حکومت کے لاہور کے اندر ڈولفن پولیس کے 9 کو + کرتا ہوں کہ یہ ایک اچھا 9 ہے لیکن پنجاب کے باقی تھانوں کے اندر + +پولیس آپ نے بٹھائی ہوئی ہے، راولپنڈی کے اندر صبیحہ بی بی نامی خاتون کے شوہر کو پولیس نے کیا کیونکہ اس کا بہنوئی کسی + 8 0میں مطلوب تھا۔اسے کرنے کے بعد دوران تشدد ہلاک کر دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر محترم لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دوں گا۔اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔آپ تشریف رکھیں اور کسی اور کو بھی موقع دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں

سلانوالی کامرس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کا مطالبہ

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان جناب سپیکر ٹیوٹا کے اندر بہت ساری جگہوں پر اس وقت کامرس کالج کام کر رہے ہیں۔نئے کالج بھی - کئے گئے تھے جو ٹیوٹا کی زیر نگرانی ہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان کالجوں کی اپنی بلڈنگز نہیں ہیں بلکہ وہ پر بنائے گئے ہیں۔میں نے اپنے حلقے

میں کامرس کالج کا 9کیا تو وہ 8 -میں ہے جس کی عمارت بالکل ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔

جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سلانوالی کے کامرس کالج کی اپنی بلڈنگ کے لئے اس دفعہ 6% ،میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر جی، چودھری صاحب

وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق جناب

سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس ابھی پوری معلومات نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پنجاب میں ٹیوٹا کے تحت جتنے بھی کامرس کالج تھے وہ تمام ہائر ایجوکیشن کے پاس جا چکے ہیں اور انہیں تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ ان تمام اداروں کے انتظامات اور معاملات کو اس وقت ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے لہٰذا اگر ان کا کوئی مسئلہ ہے تو ہائر ایجوکیشن سے رابطہ کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، نہیں۔آپ 8 Aپر جائیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر 8 Aمیں کون سنے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر محترمہ آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جی، ثاقب خورشید صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

23-مارچ کی پرچم کشائی تقریب میں معزز پارلیمنٹیرینز کی موجودگی کے باوجود ڈی سی او وہاڑی کا بروقت حاضر نہ ہونا

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ

ہے کہ 22-مارچ2016 کو مجھے اطلاع موصول ہوئی کہ23-مارچ کو آپ پرچم کشائی
کی تقریب میں شرکت کے لئے8بج کر 50 منٹ پر متعلقہ جگہ پر پہنچ جائیں آپ اور ڈی سی او ناصر حمال ہوتیانہ مہمان خصوصی ہوں گے۔ اس تقریب میں وہاڑی کے معززین جن میں صدر بار کونسل، سیکرٹری بار کونسل، انجمن تاجران کے نمائندگان و دیگر عوام الناس شامل تھے۔ میں اور دیگر مہمان تقریب میں بروقت پہنچ گئے۔ پرچم کشائی سے پہلے پورے پاکستان میں8:58پرسائرن بجتا ہے اور 9:00بجے پرچم کشائی کی جاتی ہے لیکن ڈی سی او صاحب9بج کر 17منٹ تک تقریب میں نہیں آئے۔

جناب سپیکر علاقہ کے معززین نے مجھے کہا کہ آپ پرچم کشائی کریں

لیکن مجھے کسی انتظامیہ کے بندے نے پرچم کشائی کے لئے نہیں کہا۔ اس کے بعد میں اور دیگر معززین احتجاجاً وہاں سے اٹھ کر واپس آ گئے۔ ڈی سی او تقریباً 9:30بجے میرے گھر آیا اور مجھے کہا کہ آپ میری گاڑی میں میرے ساتھ تقریب میں چلیں۔ میں رات 12:30بجے گھر گیا تھا اس لئے میں وقت پر نہیں آ سکا۔ میں نے کہا کہ پرچم کشائی کی تقریب کے لئے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پاسداری صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، چیف آف آرمی سٹاف اور دیگر کرتے ہیں تو آپ کیوں نہیں کرتے؟ اس نے اس کے جواب میں مجھے کہا کہ میں اتنی سخت ڈیوٹی نہیں کر سکتا۔ اصل میں تو اس نے اپنی سرکاری ڈیوٹی پوری نہ کی ہے جو کہ ایک جرم ہے۔ ڈی سی او وہاڑی نے اس سے قبل 14-اگست 2015 کو بھی جشن آزادی کی سرکاری تقریب میں جناب بلال اکبر بھٹی، محترمہ شمیلہ اسلم اور محترمہ فرح منظور ایم پی ایز اور جناب طاہر اقبال ایم این اے اور میرے ساتھ ناروا روّیہ اختیار کیا تھا جو ایک داستان کے طور پر وہاڑی کے عوام میں زبان زد عام ہے لیکن اس وقت اس معاملہ کو سینئر پارلیمنٹیرینز نے درگزر کرا دیا۔ 23-مارچ 2016 کو اس بیوروکریٹ نے دوبارہ اسی طرح کا واقعہ دہرا کر اپنی supremacy show کی ہے۔ اس شخص کو 14-اگست اور 23-مارچ کی اہمیت کا احساس ہی نہیں ہے۔ اس کے روّیے سے نہ صرف ممبران صوبائی و قومی اسمبلی وہاڑی بلکہ اس ایوان اور اس ایوان کے ہر ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دے کر مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، لاء منسٹر صاحب

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان جناب سپیکر اگر معزز ممبر اس حوالے سے statement short دینا چاہتے ہیں تو وہ دے دیں۔

جناب سپیکر جی، ثاقب خورشید صاحب

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر اگرچہ میں نے ذکر کیا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور معزز ممبران اسمبلی کا بھی لیکن افسوس کی بات ہے کہ اگر ایسے بیوروکریٹس اپنی supremacy کے لئے، عرصہ 40/45 سال سے یہ تقاریب بر وقت ہوتی ہیں جہاں اعلیٰ سطح کے حکام وقت پر جاتے ہیں لیکن بیوروکریٹ کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ یوم آزادی اور 23-مارچ کیسے دن ہیں---

جناب سپیکر یہ سب کی بات نہیں ہے اکیلے صرف اُن کی بات ہے آپ اس میں سب کو نہ لپٹیں مہربانی کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر اصل میں اُن کا ہمیشہ دفتر میں بھی ایسا ہی رویہ ہوتا ہے عوام الناس کے ساتھ بھی یہی روّیہ ہے اور وہ ہمیشہ اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں میری آپ سے درخواست ہے کہ ایسے آفیسرز کی آئندہ حرکات سے بچانے کے لئے اسمبلی کا جو فورم ہے اس پر اُنہیں کمیٹی میں بُلا کر اُن کی سرزنش کی جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ پاکستان کے قوانین اور پاکستان کے قومی دن جو -مارچ اور $ -اگست جیسے دن کی اہمیت اور ایسے عناصر کو ایسے کلیدی عہدوں پر فائز نہیں ہونا چاہئے جو ہمارے قومی تہواروں کو ٹائم پر منانے کے عادی نہیں C B

جناب سپیکر ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے -آپ کی مہربانی،تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور راناثناءاللہ خان جناب سپیکر یہ جو پرچم کشائی بالکل ایک 9 ہوتا ہے ہوتا اور اس پر اس قسم کا رویہ جس کا ذکر اس تحریک استحقاق میں کیا گیا ہے یہ بالکل - ++ 8ہے تو میں یہ چاہوں گا اس تحریک کو آپ بالکل استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور وہ اس معاملے کو خاص طور پر 78 کرے کہ یہ واقعہ اس بات سے ہٹ کر ان کی جو گفتگو معزز ممبر سے ہوئی اُس میں کس حد تک صداقت ہے اُس کو بھی وہ - کریں، اُس کو بھی دیکھیں اگر ایسا ہوا ہے تو وہ بھی بہت غلط ہوا ہے اور اس معزز ایوان اور معزز ممبر کی اگر + میں کوئی فرق آیا ہے تو وہ بھی - A +ایک معاملہ ہے لیکن خاص طور پر اگر یہ پرچم کشائی ہے جو ایک ہے اس کو اگر وقت پر نہیں کیا گیا تو اس کی بالکل استحقاق کمیٹی انکوائری کرے اور

78 کرنے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو اس کو (پہ نہ رکھیں
اس کو دیں اور گورنمنٹ کو وہ 0 0 + کریں اگر واقعی ایسا ہوا
تو اس پر + لیا جائے۔

جناب سپیکر اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور جتنا جلد ہو سکے اس پر کارروائی کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب محمد ثاقب خورشید جناب سپیکر میں وزیر قانون صاحب کا اور آپ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر جی، کیا کہا؟ محترمہ

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر آپ نے 8 : D بھی کیا ہے اب کیا کروں آپ کی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر چھوٹی سی بات ہے عوام کا فائدہ ہو جائے گا میرا اس میں کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میں ایوان کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے تمام اسسٹنٹس کو گریڈ دے دیا ہے۔

جناب سپیکر کیا دے دیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر جتنے اسسٹنٹس ہیں اُن کو گریڈ دے دیا ہے اور نوٹیفکیشن جاری کر دیئے ہیں اب وہ آفیسرز کی کلاس میں شامل ہو گئے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ انہوں نے حکم نامہ جاری کرنا ہے کہ اس کے باوجود کچھ محکمے ایسے ہیں جیسے کہ E8 9 = + 9 6 وہ اس سے انکاری ہے وہ اس کو + (نہیں کر رہا تو ان کو چاہئے کہ تمام اداروں کو یہ حکم نامہ جاری کریں کہ اگر انہوں نے یہ + 8 کیا ہے تو اس پر عملدرآمد بھی ہو۔

جناب سپیکر اس کے لئے تحریری طور پر کوئی چیز لکھ کر لائیں۔

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر میں نے ایک تحریک التوائے کار دی تھی جس کے لئے کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے 8 8 ---

جناب سپیکر نہیں 8 8 نہیں آئے گی وہ تحریک التوائے کار جلد آجائے گی ہم کوشش کریں گے۔

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر کل انہوں نے فرمایا تھا۔

جناب سپیکر میں 0 0 0 +نہیں کر سکتا کہ دو دن میں آئے یا تین دن میں آئے گی، آجائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر تمام ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کر دیں ان کے اپنے آرڈرز ہیں اس پر 0 0 کروائیں۔

جناب سپیکر جنہوں نے آرڈر کئے ہیں وہ 0 0 بھی خود ہی کروائیں گے۔بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر #$ چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے---موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر #! محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر # چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر # ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے ان کی 78 آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر # بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر # چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اسے پڑھیں۔

تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی کی وجہ سے
سینکڑوں طلباء کو رول نمبر سلپ کا جاری نہ ہونا

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مقامی روزنامہ مورخہ ! مارچ کی خبر کے مطابق تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی، نہم کلاس کے سینکڑوں طلباء کو رول نمبر سلپ جاری نہ ہو سکی، تعلیمی سال ضائع ہونے کا خدشہ، بورڈ نے رول نمبر سلپ جاری کرنے کے لئے روپے طلب کر لئے، طریق کار کے مطابق رجسٹریشن اور داخلہ فارم بورڈ کی ویب سائٹ پر آن لائن جمع کروائے جاتے ہیں، کمپیوٹر سسٹم درست کوائف کے اندراج پر ہی فارم جاری کرتا ہے۔ درست کوائف اور درست مضامین کا گروپ منتخب کرنے کے باوجود کمپیوٹر سسٹم کی خرابی کے باعث کئی مضامین خارج ہو گئے ہیں جس کی سزا طلباء، والدین اور پرائیویٹ سکولز انتظامیہ کو نہیں دی جا سکتی۔ تفصیلات کے مطابق جماعت نہم کے طلباء و طالبات جن کا مارچ کو پہلا پرچہ ہے مگر سینکڑوں طلباء کو ابھی تک بورڈ نے نہ تو رول نمبر سلپ جاری کی ہے اور نہ ہی ان کے امتحانی مرکز کے بارے میں ان کو مطلع کیا ہے۔ سکول پرنسپلز کے بورڈ آفس سے رابطہ کرنے پر متعلقہ عملہ نے بتایا کہ کمپیوٹر سسٹم میں خرابی کے باعث ایسا ہوا ہے مگر اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ کمپیوٹر سسٹم میں خرابی کی وجہ سے فی طالب علم روپے جرمانہ ہر حال میں ادا کرنا ہو گا۔ بصورت دیگر رول نمبر سلپس جاری نہیں کی جائیں گی جبکہ طریق کار کے مطابق رجسٹریشن اور داخلہ فارم بورڈ کی ویب سائٹ پر آن لائن جمع کروائے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر سسٹم اس وقت تک کسی طالب علم کو فارم جاری نہیں کرتا جب تک فارم پر درست کوائف کا اندراج نہ کیا جائے۔ درست کوائف اور درست مضامین کا گروپ منتخب کرنے کے باوجود سسٹم کی کسی خرابی کے باعث کئی مضامین خارج ہو گئے ہیں جس کی سزا بورڈ حکام نے طلباء و طالبات، ان کے والدین اور پرائیویٹ سکولز مالکان کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک طرف تو حکومت وقت تعلیم کو عام کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اگر زمین حقائق کا جائزہ لیں تو یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ بچوں کی تعلیم کا بندوبست کرنے کے لئے دانش سکول، کتابیں، کاپیاں اور

یونیفارم مفت تقسیم کرنے کا اہتمام ہے، دوسری طرف گوجرانوالہ بورڈ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی کی سزا بچوں، ان کے والدین اور سکولز انتظامیہ کو دی جارہی ہے جس کی وجہ سے گوجرانوالہ ڈویژن کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو . 5 (تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ آپ نے اخبار کا نام تو بتایا نہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں نے اخبار کا نام لکھا تھا لیکن جب اس کی کی گئی ہے تو اس کا نام نہیں لکھا گیا۔

جناب سپیکر چلیں، ٹھیک ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر # بھی آپ ہی کی ہے لیکن رولز کے مطابق آپ ایک ہی پڑھ سکتے ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے میں پڑھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار # میاں طارق محمود کی ہے۔ جی، میاں طارق محمود

ضلع گجرات میں قائم محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز شکست و ریخت کا شکار

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع گجرات میں واقع محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز شکست و ریخت، دگرگوں حالت کا شکار۔ تفصیل یوں ہے کہ حکومت نے نہروں کی حفاظت و نگرانی کے لئے دور دراز کے علاقوں سے آنے والے ملازمین کی رہائش کے لئے ریسٹ ہاؤسز قائم کئے ہوئے ہیں۔ جس کی افادیت دوسرے ریسٹ ہاؤسز سے اس بناء پر زیادہ ہے کہ یہ سطح زمین سے بلندی پر واقع ہیں جو کہ ایک صحت افزاء مقام ہے۔ ان ریسٹ ہاؤسز کی بہتر نگہداشت نہ ہونے کی وجہ سے ان ریسٹ ہاؤسز کی بلڈنگ کی حالت انتہائی ناقص اور ناگفتہ بہ ہے۔ اس کے علاوہ ان ریسٹ ہاؤسز پر محکمہ انہار کے ملازمین نے مستقل قبضہ کر کے ان میں رہائش اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ ان ریسٹ ہاؤسز کی جگہ

اور عمارات کو دوسرے اداروں یا محکمہ جات کو منتقل کرنے کے لئے این او سی بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ اس بناء پر نہ صرف محکمہ آبپاشی گجرات کے ملازمین سمیت ضلع گجرات اور دیگر علاقہ جات کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر اس تحریک التوائے کارکو . 5 (تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر #! محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

لاہور میں عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ,جہان پاکستان ,مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق لاہور، غربت اور مہنگائی سے ستائی ہوئی غریب عوام کے لئے مسیحا ڈاکٹر ڈاکو بن گئے۔ صوبائی دارالحکومت میں الٹی گنگا بہنے لگی۔ عطائی ڈاکٹر عوام کا خون نچوڑنے لگے۔ سند اور تجربے سے نابلد ڈاکٹرز نے گھروں میں کلینک کھول لئے۔ انتظامیہ خاموش تماشائی بن گئی۔ عطائی ڈاکٹرز ڈاکوؤں کا رُوپ دھار کر ہمارا خون نچوڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹرز سے ابتدائی بیماریوں کی تشخیص کا پتا تک نہیں ہوتا کہ ہائی پوٹینسی ادویات لکھ کر دے دیتے ہیں جن سے وقتی طور پر شفاء ملتی ہے لیکن بعد ازاں مریض ان کی تجویز کردہ ادویات سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ صحت کا شعبہ بھی ایک کاروبار کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ملک میں سے زائد فارما سیوٹیکل کمپنیز رجسٹرڈ ہیں اور ہزار ادویات رجسٹرڈ ہیں، یہ کمپنیز سالانہ ۔ارب روپے کا کاروبار کرتی ہیں، کمپنیز ادویات کی فروخت کے لئے ڈاکٹرز کو قیمتی تحائف، پرکشش ترغیبات اور مراعات دیتی ہیں۔ عطائی ڈاکٹرز کے ستائے ہوئے شہریوں نے حکام سے نوٹس لینے کی اپیل کرتے ہوئے عطائی ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر یہ پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو . 5 (تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر # میاں محمود الرشید کی ہے۔

محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ,دُنیا ,مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق پنجاب کے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کے نام پر وزارت کے اعلیٰ افسران اور تعلیمی اداروں کے سربراہان کی !۔ارب کروڑ روپے کی بدعنوانیاں سامنے آ گئیں۔ اس کرپشن کا انکشاف آڈٹ حکام نے اپنی تازہ رپورٹ کے اجراء میں کیا۔یہ رپورٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو پیش کر دی گئی ہے جس میں ہائر ایجوکیشن پنجاب میں اربوں روپے کی کرپشن کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے مطابق محکمہ تعلیم کے افسران، وزراء اور یونیورسٹی کے وائس چانسلرز اور کالجز کے پرنسپلز نے کرپشن کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔رپورٹ کے مطابق وومن یونیورسٹی و ڈگری کالج ملتان اور اصغر مال راولپنڈی نے ملین روپے واپس خزانہ میں جمع ہی نہیں کرائے جبکہ سائنس کالج ملتان میں $ ملین کی ہیرا پھیری ہوئی۔ فاطمہ وومن یونیورسٹی راولپنڈی، لارنس کالج مری و دیگر اداروں کے سربراہان نے تعلیم پر خرچ کرنے کی بجائے ۔ارب کروڑ روپے کے فنڈز کی مختلف بنکوں میں سرمایہ کاری کی ہوئی ہے۔ ایچ ای ڈی کے افسران نے کروڑ روپے کے اخراجات کر کے ریکارڈ ضائع کر دیا۔ مختلف کالجز میں تعمیرات اور عمارتوں کی مرمت کے نام پر ملین روپے ضائع کئے گئے۔ بعض کالجز نے ملین روپے کے فنڈز بنک آف پنجاب میں ڈیپازٹ کرانے کی بجائے ذاتی اکاؤنٹس میں جمع کرائے تاہم ان اداروں کے سربراہان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ افسران نے انکم ٹیکس میں ملین کا فراڈ کیا۔بیرون ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پوری تنخواہ بھی

خزانہ سے لیتے رہے۔ اس مد میں ملین کا فراڈ سامنے آیا ہے جبکہ جی ایس ٹی کی مد میں $ملین کی ہیرا پھیری کی گئی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر یہ پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو . 5 (تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر # ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک نمبر # محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے چونکہ وہ اپنی ایک تحریک پڑھ چکی ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو (. 5 تک کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر # ! جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔

نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کی زائد المیعاد ادویات کو فروخت کرنے کا انکشاف

جناب احمد شاہ کھگہ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ,جہان پاکستان, مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق وزارت صحت کے کرپٹ عناصر نے ٹی بی کی بیماری سے بچاؤ کی زائد المیعاد ادویات کو تلف کرنے کی بجائے نئی پیکنگ کے ساتھ مارکیٹ میں پہنچا دیا۔ٹی بی سے متاثرہ افراد کی زندگیاں داؤ پر لگ گئیں۔ وزارت قومی صحت کے ماتحت ادارے نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کے ویئر ہاؤس میں زائد المیعاد ہونے والی لاکھوں روپے کی ادویات کو فروخت کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ادویات کو پیکنگ تبدیل کر کے بہاولپور میں فروخت کیا گیا۔ اتوار کو ذرائع کے مطابق نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کے ویئر ہاؤس کی انتظامیہ کی ملی بھگت سے عالمی امدادی ادارے گلوبل فنڈ کی طرف سے امداد میں دی جانے والی ٹی بی سے بچاؤ کی ادویات کو زائد المیعاد ہونے کے بعد ضائع کئے جانے کے لئے جنوبی پنجاب کے اضلاع کے نام پر جاری کر کے دریا میں پھینکنے کے بہانے جا کر بہاولپور میں لاکھوں روپے میں فروخت کر دی گئیں لہٰذا استدعا

ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر یہ پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو . 5 (تک کے لئے کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر میری ایک تحریک التوائے کار ہے جو میں نے آج صبح جمع کروائی ہے اور ابھی تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہونے میں پندرہ منٹ رہتے ہیں---

جناب سپیکر کوئی ضروری نہیں ہے، اب میں نے اعلان کر دیا ہے، اب آپ مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر آپ دے دیں یہ کل آجائے گی، کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ 8 8 آجائے گی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر یہ پاناما لیکس کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر اب میں اعلان کر چکا ہوں یہ آپ کو پہلے دینی چاہئے تھی۔

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر اس میں صرف شریف خاندان ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے لوگ شامل ہیں--

جناب سپیکر آپ کی مہربانی۔ جی، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید جناب سپیکر ابھی ٹائم ہے آپ مجھے کیوں نہیں پڑھنے دے رہے ہیں؟ آپ کو رانا ثناء اللہ خان آنکھ کا اشارہ کرتے ہیں یا اپنی مونچھ کا اشارہ کرتے ہیں اور آپ ان کی بات مان لیتے ہیں---

جناب سپیکر کس نے اشارہ کیا ہے؟ شور و غل

قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید رانا صاحب اشارہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے، آپ قاعدہ قانون کے مطابق چلیں۔ شور و غل

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہوگئے اور
,گو نواز گو ,کی نعرے بازی شروع کر دی

دیکھیں، میری بات سنیں۔ یہ قاعدہ قانون آپ نے بنایا ہے یہ آپ کے ہی قاعدہ قوانین ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے حکومت کے خلاف لکھی گئی تحریر کے پوسٹر ایوان میں دکھانا شروع کر دئیے

آپ یہ اشتہارات لے کر اندر داخل ہوئے ہیں اب آپ کی آئندہ سے تلاشی لی جائے گی، میں آپ کو یہ بتادوں۔ شور و غل

سرکاری کارروائی
بحث
پری بجٹ بحث
---جاری

جناب سپیکر آرڈر پلیز آرڈر۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں ۔پری بجٹ بحث جاری ہے۔جی،محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں اور جناب تیمور مسعود دونوں میں سے جو بولنا چاہے بول لیں۔ اگر آپ نہیں بولنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے---

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی

آپ کا یہ طریقہ اچھا نہیں ہے ،میں اس کو نہیں مانتا۔جناب محمد شعیب صدیقی آپ کو میں دعوت دے رہا ہوں کہ آپ پری بجٹ پر بحث شروع کریں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"گو نواز گو، گو شہباز گو" کی مسلسل نعرے بازی

جی، جناب محمد شعیب صدیقی آپ نہیں بولنا چاہتے؟ محترمہ تمکین اختر نیازی آپ بولیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"گو عمران گو" کی نعرے بازی

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لٹیرے حکمران نہ منظور کی مسلسل نعرے بازی

محترمہ تمکین اختر نیازی جناب سپیکر آپ اور حکومت سے ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایگریکلچر 9 کرنے کی استدعا کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر محترمہ آپ ابھی تشریف رکھیں۔ میں ملک محمد وارث کلو کو دے رہا ہوں۔

ملک محمد وارث کلو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے پری بجٹ تقریر کے لئے بلایا۔

زمانہ بڑے شوق سے سن
رہا تھا
ہم سو گئے داستان کہتے
کہتے

جناب سپیکر اللہ کا شکر ہے کہ آج مجھے چوتھی بار بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع ملا لیکن میں یہاں ایک چیز کرنا چاہوں گا کہ ہمارے آئین پاکستان میں یہ باقاعدہ درج ہے کہ جو بجٹ کی تقسیم ہے اور اس میں آئین یہ کہتا ہے کہ جو پسماندہ علاقہ جات ہیں ان پر بجٹ زیادہ خرچ کیا جائے لیکن میں آج چوتھی دفعہ اس پری بجٹ پر بات کر رہا ہوں اور میں انتہائی پسماندہ

تحصیل نور پور تھل کا رہائشی ہوں۔مجھے اپنے طور پر یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید میری تحصیل جو میرا + ہے اس میں،میں حق ادا نہیں کر سکا کیونکہ میں اپنا حصہ بجٹ میں وہاں نہیں لے جاسکا۔میں آج ایک اور بات 8 کروں گا بلکہ اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو بھی بتاؤں گا کہ---

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لٹیرے حکمران نامنظور" کی مسلسل نعرے بازی

جناب سپیکر مجھے ان کی بات سننے دیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"یہودی لابی نامنظور" کی نعرے بازی

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"را کے ایجنٹ نامنظور" کی نعرے بازی

ملک محمد وارث کلو جناب سپیکر میں اپوزیشن کے دوستوں کو بھی بتاؤں گا کہ میں گریٹر تھل شروع ہوئی اور اس پر اربوں روپے لگے ،میں یہاں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ شروع ہوئی اور $ میں 0 + ہوگئی لیکن آج تک اس کا جتنا بھی انفراسٹرکچر بنا ہوا تھا وہ ختم ہوگیا اور ہمارے مرکزی اور نہ ہی صوبائی بجٹ میں گریٹر تھل کے لئے کوئی پیسا رکھا گیا۔ہمارا لیّہ،بھکر اور خوشاب ڈسٹرکٹ بلکہ مظفر گڑھ بھی اس میں آتا ہے ہمارے وہاں کے بے شمار علاقہ جات اور زرخیز زمین اسی طرح بنجر پڑی ہیں اور ان کو آباد کرنے کے لئے کوئی 8 - نہیں ہو رہی تو میں محترمہ وزیر خزانہ کو یہ عرض کروں گا کہ یہ ہمارے گریٹر تھل کے لئے بجٹ میں حصہ مختص کریں اور پورے انفراسٹرکچرز کو بچائیں جن پر اربوں روپے صرف ہو چکے ہیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"مودی کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی نعرے بازی

جناب سپیکر آپ لوگ تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔

ملک محمد وارث کلو جناب سپیکر میں انتہائی اہم بات کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اپوزیشن کے دوست بھی سنیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت ہارٹ اٹیک کی بہت بڑھ چکی ہے اور ہمارا پورا علاقہ میانوالی ،بھکر اور خوشاب میں جب کسی آدمی کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے تو جب اس کو لاہور لا رہے ہوتے ہیں تو وہ سرگودھا تک بڑی مشکل سے پہنچتا ہے تو میری استدعا ہے اور آج میں یہ چوتھی دفعہ استدعا کر رہا ہوں اور میں محترمہ وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ یہ ان اضلاع میں اور دریائے جہلم کے اس پار ایک کارڈیالوجی سنٹر بنائیں تاکہ اس علاقے کے لوگ جو کہ بجٹ میں پورا ٹیکس دیتے ہیں اور پوری (میں حکومت کے ساتھ 8 - +کرتے ہیں تو وہاں پنجاب کارڈیالوجی کی طرح ایک کارڈیالوجی سنٹر بنائیں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لٹیرے حکمران نامنظور" کی مسلسل نعرے بازی

جناب سپیکر میری تیسری بات یہ ہے کہ میں یہ عرض کروں گا کیونکہ میں ایک چھوٹا سا کاشتکار ہوں اور اگر آپ ملک کی 0 + کو 9 کرنا چاہتے ہیں تو جس طرح معزز ممبر ڈاکٹر صلاح الدین کہہ رہے تھے آپ کے پاس انڈسٹری کو 9 کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے جب تک آپ + -انفراسٹرکچرز پر توجہ نہیں دیں گے۔ زراعت ہمارے پیارے ملک اور میرے پنجاب میں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک آپ زراعت اور کاشتکار پر توجہ نہیں دیں گے، کاشتکار کی معیشت پر توجہ نہیں دیں گے ،کھاد اور ٹیوب ویل میں سبسڈی نہیں دیں گے تو آپ کسی طرح بھی ملکی معیشت - کر سکتے ہیں اور نہ ہی آپ کی انڈسٹری - ہو سکتی ہے۔ آپ دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ جہاں بھی ترقی ہوئی ہے تو زراعت سے - 0 + ہوئی ہے اور جب زراعت - ہو جائے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے ملک کی - 0 + ہو جائے گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صحت،تعلیم اور صاف پانی کے ساتھ ساتھ زراعت پر رقم مختص کرنی چاہئے تاکہ ہماری معیشت 9 9 ہو سکے۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

,گو نواز گو ,کی نعرے بازی

جناب سپیکر اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ صحت اور تعلیم ، یہ ہمارے انتہائی اہم شعبے ہیں۔ تعلیم پر بھرپور توجہ دی گئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی وہاں 0 -کی گنجائش ہے اور محکمہ ہیلتھ میں زیادہ + 8 ہونے چاہئیں،ہسپتالوں پر تو جہ دی جانی چاہئے 3 :&اور F :=پر بھی توجہ دی جانی چاہئے تاکہ صحت اور تعلیم پر سب سے زیادہ توجہ دی جا سکے۔کاشتکاری کے لئے بھی 8 -زیادہ ہونی چاہئے۔ان معروضات کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔شکریہ

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

,لٹیرے حکمران نامنظور ,کی نعرے بازی

جناب سپیکر جناب محمد شعیب صدیقی،محترمہ خدیجہ عمر آپ کی باری ہے،آپ اگر پری بجٹ پر بحث کرنا چاہتی ہیں تو بات کریں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے نیچے آ کر بیٹھ گئے اور

,گو نواز گو ,کی نعرے بازی کرتے رہے

پنجاب کے عوام نے آپ کو کرسی دی ہے اور آپ نیچے آ کر بیٹھے ہوئے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے ،آپ نے جو کرنا ہے اپنی سیٹوں پر بیٹھ کر کریں،آپ مہربانی فرما کر اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری تقریر کا آغاز یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ B C

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

,گو نواز گو ,کی نعرے بازی

بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر ! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر پنجاب کے عوام نے اپنا نمائندہ بنا کر آپ کو یہاں پر بھیجا ہے آپ اپنی بات کریں، پری بجٹ پر بحث کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں بات کر رہی تھی انہوں نے میرا مائیک ہی بند کر دیا ہے۔

جناب سپیکر اس قسم کی بات ہوگی تو مائیک نہیں کھلے گا ; 8 1 بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر مجھے بات تو کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر آپ بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر اس وقت جتنے بھی مسائل ہیں ان کا حل

B C

جناب سپیکر جو غلط بات کی ہے غلط نعرہ لگایا گیا ہے اس کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

محترمہ اب آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری 8 یہ ہے کہ یہ حکومت، لٹیرے جاہل حکمران جائیں گے تو یہ ملک سدھر جائے گا

B C

جناب سپیکر میاں صاحب مہربانی کریں، آپ ماشاءاللہ سمجھدار ہیں، اس سلسلے کو اب بند کریں، یہ بینر جو آپ یہاں پر لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو یہاں سے ہٹا دیں ورنہ آئندہ کے لئے آپ کے بیگ بھی چیک کئے جائیں گے 8 ; 1 آئندہ آپ بغیر چیکنگ کے اندر داخل نہیں ہو سکیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر آپ عوام کے لئے پری بجٹ بحث میں حصہ نہیں لینا چاہتے تو مجھے اس پر بڑا افسوس ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں تو بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر مجھے افسوس ہے ،آپ کو عوام نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے -آپ نے ان کے لئے اپنا ادا کرنا ہے ،آپ نے پری بجٹ پر بحث کرنا تھی ،آپ کے لئے میں نے سات دن رکھوائے تھے لیکن مجھے افسوس ہے آپ کی ان باتوں پر ،ان کو بند کریں پلیز ، یہ اسمبلی ہے مہربانی فرما کر اس کا احترام کریں۔بہت شکریہ۔میں آپ کا احترام کرتا ہوں ، احترام کے طور پر مہربانی فرما کر یہ سب کچھ بند کریں اور اپنے پمفلٹ ،بینرز کو یہاں سے ہٹا دیں۔

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب آصف محمود جناب سپیکر یہاں پر روایت رہی ہے ہم نے روایت سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر ورنہ آئندہ اندر داخل ہونے سے پہلے خواتین کے بیگ بھی چیک کئے جائیں گے ،چیکنگ کے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکیں گے ،میں نے آپ سے کہہ دیا ہے اب آپ مہربانی کریں۔اگر آپ ایسا نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔محترمہ خدیجہ عمر آپ بحث نہیں کرنا چاہتیں؟

اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے تمام بینر ، پمفلٹ کا ختم کروا دیا

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں بحث کرنا چاہتی تھی میرا مائیک ہوگا تو بات کروں گی۔

جناب سپیکر جی ،فرمائیں

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر پری بجٹ تقریر یا 8 کا مطلب یہ ہے کہ بجٹ سے پہلے اپنی 8 دی جائیں تاکہ آنے والے بجٹ میں بہتری آسکے ،آپ کا ملک سنور سکے ،آپ کا چولہا اچھی طرح سے چلے۔یہ میری پہلی 8 تھی مہربانی کر کے نوٹ کر لیں کہ موجودہ حکمران جائیں گے تو اس ملک میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر آپ یہ بات نہیں کر سکتیں ،عوام نے ان کو منتخب کر کے بھیجا ہے میں نے یا آپ نے نہیں بھیجا۔مہربانی کریں آپ اپنی تقریر کرنا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں تو 8 دے رہی ہوں۔

جناب سپیکر آپ عوام کی نمائندگی کریں، جو آپ کا اصل کام ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری یہ 8 ہے ۔ قطع کلامیاں

میاں طارق محمود جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر آپ تشریف رکھیں۔محترمہ آپ بولیں ،آپ تشریف رکھیں میں نے ان کو مائیک دیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میرا بنتا ہے ،آپ نے فرمایا ہے کہ عوام نے ہمیں یہاں منتخب کر کے بھیجا ہے اور حقائق بیان کریں لہٰذا میں حقائق بیان کر رہی ہوں۔ہم + بتائیں گے ،حقیقت بتائیں گے، میں تجاویز دے رہی ہوں۔

جناب سپیکر آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر ایک تجویز میں نے دے دی ہے ،باقی تجاویز بھی میری سن لیں۔پہلی بات یہ ہے کہ پری بجٹ بحث کی تجاویز آج تک + ہی نہیں کی گئیں۔میری گزارش ہے کہ اگر ان تجاویز کا کوئی فائدہ ہے اور ایوان میں ہم جو بات کر رہے ہیں یہ تو وقت کا ضیاع ہے۔اس وقت آپ حکومت پر مزید بوجھ ڈال رہے ہیں ، پیسے خرچ کر رہے ہیں، آپ ہمیں بتائیں کہ ہماری تجاویز کو +کیا جائے گا؟میری اگلی تجویز یہ ہے کہ خدارا چودھری پرویز الہٰی کا آپ پر جو خوف ہے اس کو آپ اپنے دل و دماغ سے نکال دیں۔ قطع کلامیاں

میاں طارق محمود پوائنٹ آف آرڈر۔میری ان سے گزارش ہے کہ اس قسم کے حالات پیدا نہ کریں۔

جناب سپیکر میاں صاحب ان کو بولنے دیں، آپ مہربانی فرما کر تشریف رکھیں۔محترمہ آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری دوسری 8 یہ ہے کہ کے جو 0 + G + تھے ،خدارا چودھری پرویز الہٰی کا خوف اپنے دل سے نکال دیں۔

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر انہوں نے اپنے دور میں کام کر کے دکھایا تھا ، عمل کر کے دکھایا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے نیک نامی کمائی لیکن ان کا اب بھی اتنا ڈر اور خوف ہے کہ ان کے تمام پراجیکٹس کو بند کر دیا گیا ہے تمام G + 0 + کو روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ تمام کام عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کئے تھے ، اپنی ذاتی تشہیر کے لئے نہیں کئے تھے۔

جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے یہ 78 کرتی ہوں کہ پری بجٹ تجاویز میں میری گزارش ہے کہ ان کے دور کے جتنے بھی نامکمل کام تھے جن کو روک دیا گیا تھا ان کو دوبارہ سے جاری کیا جائے۔ اس میں چودھری پرویز الہٰی کا نقصان نہیں ہو رہا بلکہ عوام کا نقصان ہو رہا ہے کیونکہ انہوں نے جتنے بھی پراجیکٹس شروع کئے تھے وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کئے تھے اپنی ذاتی تشہیر کے لئے نہیں کئے تھے۔

جناب سپیکر میں آپ کو اس کی ایک مثال دینا چاہوں گی وزیر آباد کے کارڈیک ہسپتال کو مکمل نہیں کیا گیا یہی وجہ ہے کہ پی آئی سی لاہور میں دل کے آپریشن کے لئے اور تک کی تاریخیں مل رہی ہیں، مجھے بتائیں کہ ایک دل کا مریض چار سال کیسے انتظار کر سکتا ہے۔ اگر آج وزیر آباد کا کارڈیک ہسپتال مکمل ہو چکا ہوتا تو لاہور میں اتنا رش نہ ہوتا اس لئے میری تجویز ہے کہ وزیر آباد کے کارڈیک ہسپتال کو دوبارہ سے کیا جائے۔ یہ چودھری پرویز الہٰی کا خوف اپنے دل و دماغ سے اتار دیں کیونکہ انہوں نے تو یہ 78 بھی کی تھی کہ اگر میرے نام کی وجہ سے کوئی مسئلہ ہے تو یہ اپنے نام کی تختی لگا لیں ، ان کو اپنی تشہیر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر اسی طریقے سے میو ہسپتال کا سرجیکل منصوبہ جس پر لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں وہ بھی برباد ہو

گئے ہیں۔ یہ پراجیکٹ بھی صرف اس وجہ سے برباد ہو رہا ہے کیونکہ وہ چودھری پرویز الہیٰ کا منصوبہ تھا میری گزارش ہے کہ اس پر کافی کام ہو چکا ہے اس کو کر دیا جائے۔اسی طرح ریسکیو جس سے انسانی جانیں بچائی جاتی ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ریسکیو کے لئے لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے اس کو کوئی پیسا نہیں دیا جا رہا جبکہ ان کے منصوبے میں تھا کہ سروس کو تحصیل کی سطح پر شروع کیا جائے گا۔ اگر ہر تحصیل میں ریسکیو کو 8 +کیا جاتا تو آج بے تحاشا افراد جو اس وجہ سے---

جناب سپیکر محترمہ 8 Hکریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر ہسپتالوں کی ایمرجنسی فری کی گئی تھیں،ادویات بھی فری کی گئی تھیں جن کو ان کے 8 میں روک دیا گیا ہے میری تجویز ہے کہ اسے بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر مہربانی

اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

چودھریوں کی چمچی کی نعرے بازی

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر آپ اپنے دل سے چودھری پرویز الہیٰ کا خیال نکال دیں۔انہوں نے عمل کیا تھا۔

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔انہیں بات کرنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر وہ جب دوبارہ آئیں گے تو آپ لوگوں کا صفایا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر محترمہ آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں ان کو جواب دے رہی ہوں۔

جناب سپیکر محترمہ آپ 8 5کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں پٹرولنگ پولیس کے حوالے سے کہوں گی کہ آپ کبھی مجاہد فورس ، کبھی ایلیٹ فورس ، کبھی ڈولفن فورس بنا رہے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ پٹرولنگ پولیس کو بحال کیا جائے

جسے چودھری پرویز الہٰی نے متعارف کرایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کتنے نظام متعارف کرائے اور سب کا رزلٹ صفر ہے۔

جناب سپیکر مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری اگلی تجویز یہ ہے کہ یہ فنڈز کسی کی ذاتی ملکیت نہیں، یہ جو فنڈز جاری کرتے ہیں یہ حکومتی بنچز کے ہیں اور نہ ہی اپوزیشن کے ہیں بلکہ ان پر تمام لوگوں کا 78 ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ اگر ساہیوال کا ممبر اپوزیشن سے ہے تو ساہیوال کو کر دیا جائے اگر گجرات سے اپوزیشن کا ممبر ہے تو گجرات کو کر دیا جائے۔ یہ نہایت غلط + ہے ان کے لئے پورا صوبہ ایک جیسا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر جی، بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ ترقیاتی فنڈز تمام اضلاع میں دیئے جائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو بھی سہولتیں میسر ہوں۔ زیادہ تر پیسا تو لاہور کو ہی دے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر محترمہ شکریہ۔ اب ٹائم نہیں ہے۔ مہربانی

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر صاف پانی کی فراہمی اور لوکل باڈیز کو یہ کر رہے ہیں اور یہ ان کا پیسا استعمال کر چکے ہیں۔ یہ لوکل باڈی سسٹم کو بحال نہیں کر پا رہے چونکہ ان کو یہی ہے کہ جو پیسا ہے یہ خود لگائیں اور خود پیسا لگانے کی وجہ سے آج پورا صوبہ پریشانی کی حالت میں ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ لوکل باڈی سسٹم جسے یہ پھر سے کر رہے ہیں مہربانی کر کے اسے بحال کیا جائے تاکہ وہ لوگ اپنا کام کر سکیں۔

جناب سپیکر محترمہ بڑی مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میری آخری تجویز ہے کہ حکمران ملک کی جان چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر اللہ اکبر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر " جی، میاں محمد رفیق

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر آپ نے ابھی میرا نام لیا تھا۔

جناب سپیکر میں نے آپ کا نام بہت پکارا، آپ پریس سے پتا کر لیں یا میرے ریکارڈ سے پتا کر لیں کہ میں بار بار آپ کو پکارتا رہا لیکن آپ نہیں بولے تو میں نے پھر کاٹا لگا دیا اور کیا کرتا لیکن اب بعد میں دیکھتے ہیں۔اب ان کی باری ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر میرا نام لیا ہے تو مجھے بات کرنے دیں۔آپ اپوزیشن کے ممبران کو کیوں نہیں بولنے دیتے۔

جناب سپیکر اب اپوزیشن کی باری نہیں بلکہ ان کی باری ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر چلیں آپ کی بات سن لیں گے لیکن ابھی نہیں۔میں نے پہلے آپ کا نام لیا تھا آپ بولے نہیں میں کیا کرتا۔میری بات سنیں میں نے آپ کا نام تقریباً چھ دفعہ پکارا ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی جناب سپیکر آپ اپوزیشن کو سننا نہیں چاہ رہے۔

جناب سپیکر نہیں، ایسے نہیں، بڑی مہربانی آپ تشریف رکھیں۔اب میں نے ان کو دیا ہے آپ کا نام بعد میں آئے گا آپ تشریف رکھیں۔جی، میاں محمد رفیق صاحب

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ---

معزز ممبران شعر سنائیں۔

میاں محمد رفیق آخر میں آئے گا۔چلیں یہیں سے شروع کر دیتے ہیں۔مرزا اسد اللہ خان غالب نے شاید آج ہی کے لئے یہ شعر کہا تھا۔

قرض کی پیتے تھے مے اور
سمجھتے تھے کہ
ہاں رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی
ایک دن

جناب سپیکر آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے پری بجٹ پر بولنے کا موقع عنایت کیا ہے۔

جناب سپیکر پانچ منٹ ہیں، آپ مہربانی کر کے تمہید نہ باندھیں۔

سید زعیم حسین قادری جناب سپیکر پانچ منٹ میں کیا تقریر ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا، اس طرح سب کو موقع ملے گا۔

سید زعیم حسین قادری جناب سپیکر کب فیصلہ ہوا تھا؟ یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر آپ ان کا بھی ٹائم لے رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ مہربانی کریں۔ جی، میاں صاحب

میاں محمد رفیق جناب سپیکر زعیم قادری صاحب بات تو ٹھیک کہتے ہیں کہ دریا کو کوزے میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر وہ آپ ہی کر سکتے ہیں آپ کا بہت تجربہ ہے۔ آپ کو مجھ سے زیادہ تجربہ ہے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر یہاں پر بہت تقاریر ہو چکی ہیں خاص طور پر قائد حزب اختلاف کی تقریر اور ان کی تجاویز ، شیخ علاؤالدین صاحب کی تقریر اور تجاویز سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں ان میں کچھ اضافہ تو کرنا چاہتا تھا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ پری بجٹ یا بجٹ بنانے کے موقع پر منسٹر صاحبہ غائب ہو گئی ہیں اب کیا کہیں؟ جب منسٹر صاحبہ آ جائیں تو اس وقت مجھے باری دے دی جائے اور ابھی کسی اور کو بلا لیں۔ میں ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ میرے بہت سارے ایسے معاملات ہیں جن پر منسٹر صاحبہ کی موجودگی میں ہی بات کرنی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ ابھی میرا نام مؤخر کر دیں۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا نام مؤخر کر دیا جائے۔

جناب سپیکر پھر جب آپ کا ٹائم آئے گا تو ملے گا۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر ان کا ٹائم مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر جی، ملک صاحب

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر بہت شکریہ

شیخ علاؤ الدین جناب سپیکر پہلے پوچھیں تو سہی کہ وہ اپنی بات منسٹر صاحبہ کو کیوں سنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر انہوں نے خود کہہ دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب کے جو پچھلے تین سال کے 9 ہیں ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ وہ بھلے سے میٹرو ہو، بھلے سے اورنج لائن ٹرین ہو یا ڈویلپمنٹ ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو استحصال کسان کا ہو رہا ہے یہ اس بجٹ میں اس کا دھیان ضرور رکھیں۔ لوگ خود کشیوں پر مجبور ہیں۔ ایک سال کی بات نہیں ہے اگر کوئی کساد بازاری عالمی سطح پر ہے تو اس کساد بازاری کے ساتھ پاکستان کا کوئی تقابلی جائزہ کر لیں۔ میں بازار میں خریدنے جاؤں تو مجھے جنس اسی رقم کی اور اسی نرخ کی ملے۔ یہ آلو کی ایک مثال ہے کہ چنیوٹ، قصور، ساہیوال، اوکاڑہ، شیخوپورہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ جناب سپیکر شیخوپورہ۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر منڈا صاحب میری گزارش سنیں یا تو جرات اظہار رکھیں یا اتفاق کر، دونوں میں سے ایک بات کر، یہ چھوہ اضلاع ہیں جہاں کے کاشتکار اس وقت بالکل اپنی اشیاء بیچنے پر مجبور ہیں، ٹریکٹر، ٹرالیاں اور زمینیں فروخت کر رہے ہیں۔ # ہزار روپے کی لاگت کے ساتھ آلو کی ایک ایکڑ فصل تیار ہوتی ہے اور ! # ہزار روپے سے زیادہ میں نہیں بک رہی # !ہزار روپے کا + ہے۔ بازار میں خریدنے جائیں تو وہ آلو جو کاشتکار پانچ روپے کا بیچ رہا ہے عام آدمی تو پھر بھی منڈی سے بیس سے پچیس روپے کا خرید رہا ہے یا تو وہ پانچ روپے میں پبلک تک

ریلیف پہنچے تو یہ جو بیچ میں -بنا ہوا ہے -یہ ان لوگوں کا -ہے جو گورنمنٹ کو کسی حال میں بھی فیل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر میری آپ سے گزارش ہے پہلے بھی آپ سے درخواست کی کہ یہ بجٹ ترقیاتی منصوبوں پر آئے گا بڑے زبردست ترقیاتی منصوبے ہیں اس میں کوئی دو رائے ہو نہیں سکتی۔میری صرف یہ گزارش ہے کہ مارکیٹ + کو چیزیں 9 کرتی ہیں فنانس منسٹری ، ایگریکلچر منسٹری ، فوڈ منسٹری تینوں مل بیٹھ کر اس پر سوچیں۔ ابھی چیف منسٹر نے کوئی سو ڈیڑھ سو ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے اس کے ساتھ اگر پھر سبسڈیز آ جائیں کہ کھاد پر ہزار روپیہ سبسڈی دے دیں گے، اس کے ساتھ پھر پٹرول اور ڈیزل پر سبسڈی آجائے لیکن اگر جنس کی قیمت کا تعین نہیں ہو گا تو کس طریقے سے کسان کی خوشحالی ہو سکتی ہے؟ اس وقت کسان کسمپرسی کی حالت میں ہے اگر آپ دیکھیں تو $ میں یہی حالت رہی، ! $ میں بھلے آپ چاول کی فصل لیں، بھلے سے آپ کپاس کی فصل لیں، بھلے سے آپ آلو کی فصل لیں کسی ایک جگہ پر بھی کسان کو اس کی کی ہوئی محنت کا اگر ایک فیصد بھی معاوضہ ملتا ہو تو پھر ہم اس بات کی تائید و تصدیق کر دیں۔ یہ ایک بڑا طبقہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔کم از کم اس وقت 60سے 62فیصد افراد اس پیشہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔وہ labour classesسے وابستہ ہیں۔آج کسان قرض لینے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہیں -

جناب سپیکر میں نے آپ کو district wiseاس کی تفصیل بتائی ہے چنیوٹ سے لے کر ساہیوال تک اگر ایک سپورٹ پرائس مقرر کر دی جاتی ،وہ کاشتکار کہ جن کی فصلوں کا آج کوئی پُرسان حال نہیں اگر ان کو سپورٹ پرائس دی جاتی تو حکومت کا اس پر 10 یا 12-ارب روپے سے زیادہ خرچہ نہ ہوتا لیکن ان کسانوں کی آج یہ زبوں حالی نہ ہوتی۔اس موقع کو opportunityجانتے ہوئے میری یہ درخواست ہے کہ کسانوں کے حالات کو بہتر کرنے کے لئے ان کی داد رسی کی جائے اور ان کا کوئی پُرسان حال بنے۔صرف subsidyدینے سے بات نہیں بنے گی۔

جناب سپیکر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے پچھلے اجلاس کے دوران اس پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا تھا۔میری درخواست ہے کہ آپ پنجاب کی وزارت خزانہ اور وفاقی کامرس منسٹری

کے درمیان liaisonقائم کرنے کا حکم صادر فرمائیں۔یہ نمائندہ ایوان ہے اور آپ اس بابت تمام ایوان سے رائے لے سکتے ہیں۔جب تک آپ نے اس حوالے سے کوئیinvolve confirm mechanismنہ کروایا تو تب تک اس کا کوئی مناسب حل نہیں نکل سکے گا۔

جناب سپیکر آپ ایک منٹ میں wind upکر لیں۔

ملک محمد احمد خان جناب سپیکر یہ تو میں نے آپ کو ایک خاکہ کھینچ کر دکھانے کی کوشش کی ہے کہ پچھلے تین سالوں سے اس ملک اور صوبے کا کسان کس طرح سے پریشان ہے۔معزز پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں میں تجویز کروں گا کہ یہ صوبائی وزارت خزانہ اور وفاقی کامرس منسٹری کے درمیانliaison createکروائیں۔یہ ایک mechanism evolveکرائیں۔کسانوں کو جن فصلوں کا معاوضہ نہیں مل رہا ان کے لئے حکومت کوئی support priceمقرر کرے اور ان لوگوں کو قرض کے نیچے دبنے اور bankruptہونے سے بچایا جائے۔کیا کسان آج بجلی کا بل ادا کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ درخواست پیش کر رہا ہوں کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اگر یہ حقیقت نہیں ہے تو I don't have a caseمیں آپ کے سامنے جو گزارشات پیش کر رہا ہوں If it is an exaggerated version then I don't have a case.ہمارا یہ مطالبہ اُس دن بھی تھا اور آج بھی ہے کہ جب تک market pricesکے لئے حکومت نے اپنا role playکر کے ان looters and plunderersکو کنٹرول نہیں کرے گی اُس وقت تک حالات بہتر نہیں ہوں گے۔یہ looterکسان سے پانچ روپے کی جنس لے کر آج بھی بازار میں پچیس روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔جب تک آپ نے agricultural marketingکا کوئی permanent resolveنہ دیا اور جب تک آپ نے کسان کو اس بات کا یقین نہ دلایا کہ جو فصل آج تم کاشت کر رہے ہو کل آپ کو اس کی صحیح قیمت ملے گی تو اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔یہ صرف زمیندار کا مسئلہ نہیں ہے۔زمیندار اور کاشتکار کے درمیان ایک واضح distinctionہے۔آئیں چلیں،میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ شوگر ملوں نے سو سو کروڑ روپے ادا کرنے ہیں لیکن گنّے کے کاشتکار کا کوئی پُرسان حال نہیں۔لوگ اپنی ٹرالیاں سڑکوں پر لے کر کھڑے ہوئے ہیں لیکن کوئی ان کا پُرسان حال نہیں۔اسی طرح سے مونجی کی فصل کا حال ہے۔میں نے تو 700 روپے فی من کے حساب سے مونجی فروخت کر دی جبکہ کارخانہ دار اس کو 1500 یا 2000 روپے میں فروخت کر رہا ہے۔یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہ کیسا بجٹ ہے کہ جس میں 60 یا 62 فیصد طبقے کی مشکلات کو addressہی نہیں کیا

جاتا؟کسان اور زمیندار آج کی اس حکومت کی backbone ہے۔میاں محمد نواز شریف کو کسان پسند کرتے ہیں۔میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو کسان ووٹ دیتے ہیں۔میاں محمد شہباز شریف کی ساری constituency rural ہے۔کیا اب ان لوگوں کا حق نہیں بنتا کہ آپ ان کے سَر پر دست شفقت رکھیں اور ان کو یہ احساس دلائیں کہ ہم تمھاری محرومیوں کا ازالہ کریں گے؟

جناب سپیکر جی،مہربانی۔آپ کا بہت شکریہ۔اب میاں طارق محمود بات کریں گے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے ایک گزارش کروں گا۔اس ایوان میں حزب اختلاف اور حکومتی پارٹی کا اپنا اپنا role ہے لیکن آج حزب اختلاف کے میرے بھائی جس قسم کے بینرز لے کر آئے ہیں یہ انتہائی نامناسب رویہ ہے۔

جناب سپیکر یہ واقعی انتہائی افسوسناک ہے اور مجھے بھی اس پر بہت دُکھ ہوا ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ایسا کام ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔آج وہ حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور شاید کبھی ہم ان بنچوں پر ہوں گے لہٰذا ایسی روایات قائم رکھیں جو کہ قابل برداشت ہوں۔یہ سب کچھ آپ باہر سڑک پر جا کر ضرور کریں لیکن اس ایوان کا ایک احترام ہے جس کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ہم سب کو مل کر اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے ہی ہماری عزت اور وقار ہے۔

جناب سپیکر میری آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ہم سب مل کر اچھے طریقے سے اس ایوان کو چلائیں۔حزب اختلاف اپنا کردار اچھے طریقے سے ادا کرے۔

جناب سپیکر اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ حکومت ہر شعبہ میں بہتری لانے اور ہر محکمہ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔آج ہمارے گوداموں میں کافی گندم پڑی ہوئی ہے اور زمیندار نئی گندم فروخت کرنے کے لئے تیار ہے۔ہمارا محکمہ زراعت اور خوراک کیا کر رہا ہے؟اس کو بتانا چاہئے کہ ہمارے گوداموں میں اتنی گندم پڑی ہے تاکہ کسان کسی اور فصل کو ترجیح دیں۔اسی طرح گنّے اور چاول کی فصل کے لئے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ہمیں اس صوبہ کو چلانے کے لئے ہر شعبہ میں

منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔زراعت سے متعلق تمام stakeholders اور محکمہ جات اپنی puts in دیں کہ کس طرح سے زمیندار کو اس کی فصل کی صحیح قیمت مل سکتی ہے۔

اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر جی،میاں صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ہمارے صوبہ میں proper planning کی ضرورت ہے۔اگر فلور ملز لگتی ہیں تو لوگ لگاتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی planning اور روک تھام نہیں ہے۔ انہیں کوئی نہیں روکتا کہ اب رُک جائیں کیونکہ پہلے ہی کافی فلور ملز لگ چکی ہیں۔اس طرح عوام کا پیسا ضائع ہوتا ہے اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے۔آپ دیکھیں کہ لاتعداد سی این جی سٹیشن بن گئے اور آج وہ لوگ بے روزگار بیٹھے ہوئے ہیں ۔اسی طرح شعبہ زراعت کے حوالے سے باقاعدہ planning ہونی چاہئے۔کسان اور زمیندار کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر میں یہ فصل کاشت کروں گا تو مارکیٹ میں یہ اس قیمت پر فروخت ہوگی۔وفاقی سطح پر جن محکموں نے مارکیٹنگ کرنی تھی آج ان کا کوئی کام یا منصوبہ بندی نظر نہیں آتی۔

جناب سپیکر میری یہ تجویز ہے کہ حکومت ایک Coordination Committee قائم کرے۔مجھ سے پہلے معزز ممبر نے تقریر کرتے ہوئے یہی بات کہی ہے کہ متعلقہ تین چار محکمہ جات لوگوں کی راہنمائی کریں اور آنے والے وقت کی منصوبہ بندی کریں تاکہ جب زمیندار اپنی فصل کاشت کرے تو اسے پتا ہو کہ اس کی کیا قیمت ملے گی؟

جناب سپیکر خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بہت اچھی سڑکیں بن رہی ہیں۔یہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پراونشل ہائی ویز کی دیکھ بھال بھی کی جائے۔میرے حلقہ میں چار بڑی سڑکیں ہیں اور چاروں بالکل تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔میری وزیر خزانہ سے گزارش ہوگی کہ ان سڑکوں کی مرمت کروانے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر یہاں پر BHU and RHC کے حوالے سے بڑا ذکر ہوا ہے۔یہ بات ٹھیک ہے کہ محکمہ تعلیم نے سکولوں میں missing facilities کو پورا کرنے کے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے لیکن محکمہ صحت کے حوالے سے دیکھا جائے تو پنجاب کے اندر کوئی بھی BHU ایسا نہیں کہ جہاں پر گاؤں کے رہنے والے لوگوں کو علاج کی سہولت میسر آسکے۔پورے پنجاب کے اندر تمام BHU

کی حالت بدترین ہے۔ان BHUکے لئے خصوصی طور پر فنڈز مختص کئے جائیں، ہر سال ان کی maintenanceہونی چاہئے اور انہیں بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ہر BHUپر ڈاکٹر اور دوسرا عملہ ہر صورت موجود ہونا چاہئے اور اس بات کو ensureکیا جائے۔

جناب سپیکر میری یہ بھی گزارش ہے کہ محکمہ تعلیم کی مد میں + 0کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں اُس کے حوالے سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پیسے دیوار، ٹائلٹ، پانی یا بجلی کے لئے ہیں۔ہم سکول میں جاتے ہیں تو کمرہ گرا ہوا ہوتا ہے اور بچے باہر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ + >کا مطلب یہ ہے کہ سکول کی تمام ضروریات کو مکمل ہونا چاہئے۔ اس میں + ہونی چاہئے اور اسسٹنٹ کمشنر کے 9 پر دیکھا جائے کہ کس چیز کی + 0ہے؟ یہاں پر بیٹھ کر ایک سسٹم بنا کر لوگوں کے اوپر رائج کر دیا جائے جس کا نیچے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اُس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے 9 + پر یہ مسئلے حل ہونے چاہیئں بلکہ سکول کمیٹی کے پاس بھی اختیارات ہونے چاہئیں؟

جناب سپیکر میری تو یہ گزارش ہے کہ تمام ڈیپارٹمنٹس آپس میں ایک +کر لیں جس کی وجہ سے لوگوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں بسنے والوں کے لئے اگر ہم نے نہ کی اور کسی کے تحت ہم نے زمیندار، اور مزدور کو

0 0 ++ نہ کیا تو آپ یقین جانیں کامیابی ناممکن ہو گی۔مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی، جناب محمد شعیب صدیقی

جناب محمد شعیب صدیقی نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر بجٹ جسے میزانیہ بھی کہا جاتا ہے اور اس کا مطلب انصاف اور ترازو کے ہیں۔ میں یہ امید رکھوں گا کہ ہماری تجاویز کو انصاف کے ترازو کے اندر تولا جائے گا۔میں پاکستان تحریک انصاف کا کارکن اور آج یہاں پر اپنے حلقے پی پی۔ $ لاہور کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ پری بجٹ سیشن کا مقصد معزز ممبران کی تجاویز کو آنے والے بجٹ کے اندر شامل کیا جائے مگر نہایت ہی

افسوس کا مقام ہے کہ پری بجٹ سیشن رکھا جاتا ہے جس میں تجاویز دی جاتی ہیں اور جب بجٹ کی کتابیں آتی ہیں اور ہم اُس کے اندر اپنی تجاویز کو ڈھونڈتے ہیں تو ہمیں اُس کے اندر کچھ نظر نہیں آتا۔

جناب سپیکر میں نے پچھلی دفعہ بھی محترمہ وزیر خزانہ کی پوری تقریر سُنی اور اس کے اندر سوائے ٹیکسوں اور غریب کو ختم کرنے کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اس ایوان میں کھڑے ہو کر میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ نہ صرف ممبران حزب اقتدار بلکہ ممبران حزب اختلاف کی تجاویز کو بجٹ کے اندر شامل کیا جائے۔ جب یہاں پر ایوان کے اندر آپ ہمیں کہتے ہیں، وزیر قانون ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اپنی تجاویز دیں ہم آپ سے برابری کا سلوک کریں گے تو آج اس ایوان میں کھڑا ہو کر میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آج میں جو تجاویز دوں گا وہ بجٹ کی کتابوں کے اندر ضرور تلاش کروں گا۔

جناب سپیکر مجھے اس ایوان میں $ سے لے کر تک بھی ممبر ہونے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ اُس دور کے اندر اپنے حلقے کے اندر بے شمار ترقیاتی کام کروائے گئے، اس حلقے کی ترقی کے لئے بے شمار فنڈز رکھے گئے۔ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ میرے حلقے میں میاں میر ہسپتال جو بیڈز پر مشتمل ہے جس کے انفراسٹرکچر اور مشینوں کے لئے $ $ ملین روپیہ رکھا گیا اور تمام انفراسٹرکچر ہمارے دور حکومت کے اندر بن گیا اور دس سال گزرنے کے باوجود بھی آج تک وہاں پر کوئی ۔آیا ہے اور نہ وہاں پر ایمرجنسی کے لئے کوئی آلات ہیں ۔آج یہ صورتحال ہے کہ چپڑاسی سے لے کر ایم ایس تک تمام ڈاکٹرز اور تمام عملہ موجود ہے اور جب ! میں میرے حلقے میں + ۔ہوا تب وہاں پر دوائیاں رکھی گئیں جو کہ (تھیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میٹرو بس اور اورنج ٹرین لائن ٹرین سے باہر آ کر صحت اور تعلیم پر توجہ دی جائے جو کہ اس صوبہ پنجاب کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں پینے کے صاف پانی کی بات کروں گا۔ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ میرے حلقے میں یونین کونسلز آتی ہیں جب میں نے ہر یونین کونسل سے پانی کے 0 &; 2 3 6 سے ٹیسٹ کروائے تو ہر ٹیسٹ کے اندر فیصد زہریلے مادے تھے تو میرے حلقے کے لوگ یہ زہر آلودہ پانی پی رہے ہیں۔ میں نے وہاں پر جب عبدالعلیم خان فاؤنڈیشن سے اپنی مدد آپ کے تحت فلٹریشن پلانٹ لگانے کی کوشش کی تو انتظامیہ کے

لوگ اُن فلٹریشن پلانٹس کو گرانے کے لئے آ گئے۔ ہمیں وہاں پر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگانے دیئے جا رہے۔ یہ پنجاب حکومت کی ترجیح ہے کہ وہ سپیکر قومی اسمبلی جو سے لے کر تک چودہ سال سے اس حلقے کے اقتدار پر بیٹھا ہوا ہے اُس نے خود کوئی کام کرنا ہے اور نہ ہمیں کوئی کام کرنے دیتا ہے۔ وہ سپیکر قومی اسمبلی اگر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہوتے تو اُنہیں لوگوں کی دُکھ اور تکلیف کا احساس ہوتا۔ وہ پینے کے صاف پانی کے ہمیں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے حوالے سے کبھی رکاوٹیں نہ کھڑی کرتے۔

جناب سپیکر میرے حلقے کے قبرستانوں کی یہ صورتحال ہے کہ وہاں پر جانوروں نے اپنے گھر بنائے ہوئے ہیں۔ ہم نے بھی اسی مٹی کے اندر جانا ہے، ہم نے بھی یہیں پر دفن ہونا ہے---

اذان ظہر

جناب سپیکر میرے حلقے کے قبرستانوں کی یہ حالت ہے کہ جانوروں نے اپنے اصطبل بنائے ہوئے ہیں۔ وہاں پر رات کے وقت روشنی یا پانی وغیرہ کا کوئی بندوبست نہ ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ چاہے حزب اقتدار والے ہوں یا حزب اختلاف والے ہوں سب نے اسی مٹی کے اندر جانا ہے۔

جناب سپیکر میرے حلقے میں دس ایکڑ کا ایک پلاٹ تھا وہاں پر تقریباً ! ملین سے سیوریج اور پارک بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے اُس کے لئے فنڈز ہوئے تو سیوریج تو ڈال دیا گیا لیکن آج تک اُس سیوریج کو . کیا گیا ہے اور نہ ہی وہاں پر پارک بنایا گیا ہے بلکہ جی ٹی روڈ والی سبزی منڈی کا سارے کا سارا گند اُس پارک میں ڈالا جاتا ہے۔

جناب سپیکر میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے حلقے کی یہ ترجیحات ہیں کیا ہمارا جرم یہ ہے کہ سے لے کر تک کی اسمبلی میں اس حلقہ سے جناب عبدالحمید خان منتخب ہوئے تھے؟ آج وہاں پر ان کے نام کی تختیاں لگی ہوئی ہیں ہمیں اس چیز کی سزا دی جا رہی ہے تو آج میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدارا وہ تختیاں ہٹا دی جائیں آپ اپنی تختیاں لگا لیں مگر ہسپتال تو چالو کر دیں اور پینے کے صاف پانی کے فلٹریشن پلانٹس تو لگا دیں۔

جناب سپیکر میرے حلقے میں $$ کچی آبادیاں آتی ہیں جن میں سے سے کے دوران کچی آبادیوں کو این او سی دیئے گئے اور ہم نے اُن کی رجسٹریاں اپنے پاس سے کروائیں اور آج جب اورنج لائن ٹرین آئی تو آج حکومت میں بیٹھے ایک وزیر کے گھر اور اُن کی فیکٹری کو بچانے کے لئے پوری اورنج لائن ٹرین کا روٹ تبدیل کر کے ایک ایک، دو دو مرلے کے گھر میں رہنے والوں کی پیراشوٹ کالونی کو مسمار کیا جا رہا ہے وہاں کے غریب لوگوں کا پینے کا پانی بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر میری آپ سے گزارش ہے کہ صوبہ پنجاب میں پاکستان مسلم لیگ ن کی حکومت سات دفعہ اقتدار میں آ چکی ہے۔انہوں نے غربت ختم کرنے کے لئے غریب کو ختم کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر میں اس بات پر صرف ختم کروں گا کہ نہ میری کوئی کمپنی ہے اور نہ کمپنی ہے۔میں ٹیکس چوری کا پیسا باہر نہیں لے کر جا رہا۔ میری آخر میں گزارش ہے کہ میری تجاویز کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر شعیب صدیقی صاحب شکریہ۔ محترمہ تمکین اختر نیازی ---موجود نہیں ہیں۔جی، محترمہ نبیرا عندلیب

محترمہ نبیرا عندلیب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ مجھے پری بجٹ بحث میں اظہار خیال کا موقع ملا ہے۔ مجھ سے قبل ایوان کے ہر ممبر نے اپنی آراء کا بہت اچھے طریقے سے اظہار خیال کیا ہے جو قابل ذکر ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث نے بجٹ پر اپنی آراء اور ترجیحات کا ایک پروفارما دیا ہے۔یہ قابل ستائش ہے اس سے ہر ممبر اپنی رائے کا اظہار کر سکے گا۔

جناب سپیکر میں اپنی گزارشات اور ان کے نکات آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر میں پہلے تعلیم پر بات کروں گی۔ تعلیم فنی اور رسمی ہوتی ہے۔ پنجاب حکومت کی یقینی طور پر توجہ تعلیم کی طرف ہے۔ ایک طرف ٹیوٹا اور پھر پنجاب ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز، انسٹیٹیوٹ وغیرہ فنی تعلیم کو بڑھا رہے ہیں۔ دوسری طرف صوبہ بھر کے موجودہ پرائمری

سکولوں سے لے کر کالج کی سطح تک رسمی تعلیم بڑھائی جا رہی ہے اور اس پر توجہ دی جا رہی ہے۔ دانش سکول کا کام بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ اس وقت نئے سکول دانش سکولوں کے علاوہ بنانے کی ضرورت ہے مگر یہ عجیب ماجرا ہے کہ سرکاری سکول E) 6 کے ذریعے سے مختلف *@ کے حوالے کئے جا رہے ہیں جس کی بناء پر تعلیم مہنگی بھی ہو جائے گی اور حکومت کے 0 کے منصوبے کو بھی نقصان پہنچے گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ نئے سکول بنائے جائیں، سکولوں کو سرکاری سرپرستی میں چلایا جائے اور بہتر نتائج کے حصول کے لئے بہترسے بہتر 0 + 0 بنایا جائے۔ فنی تعلیم کے مزید ادارے بنائے جائیں اور تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر میں دوسرے نمبر پر ٹیکس کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ خدمات کے سیلز ٹیکس کے لئے وکلاء اور ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ 1، مبلغین، خطباء اور نعت خوانوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر میری تیسری تجویز اخلاقیات کے حوالے سے ہے۔

کسی بھی قوم کی ترقی صرف تعلیم سے ممکن نہیں جب تک اس کی اخلاقی تربیت نہ کر لی جائے۔ خواتین پر تشدد کے تحفظ کا قانون خوش آئند ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ سزاؤں کے ساتھ ساتھ والدین کو اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت کے لئے جنگی بنیادوں پر کام کرنا ہوگا۔ اس کے لئے حکومت کو جو کرنا ہے اس کی تجویز یہ ہے کہ صوبہ بھر میں تعلیمی نصاب میں اخلاقیات کو قابل قدر حصہ بنایا جائے۔ جماعت اوّل سے لے کر دہم تک سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ان فنڈز کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخلاقیات کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ ہم آج آئے روز جو سیاسی فضاء میں مختلف الزامات کی زد میں ہیں۔ یہ بھی اخلاقی ابتری کا نتیجہ ہیں۔ اس کے نتائج اس سے بھی زیادہ بھیانک ہو سکتے ہیں اس لئے اخلاقی اقدار کو ہمیں فروغ دینا ہوگا۔

جناب سپیکر میں نمبر چار پر اختیارات کی منتقلی کی بات کروں گی۔

ہم نے ایک خطیر رقم خرچ کر کے بلدیاتی الیکشن کرائے۔ اس میں ہزاروں نمائندے نچلی سطح پر منتخب ہوئے۔ یونین کونسل کی حدتک معاملات کو چلانے کے لئے ان کے فنڈز مختص کئے جائیں۔ صاف پانی، سٹریٹ لائٹس اور جو بھی محلے کی سطح کے کام ہوتے ہیں ان کے سپرد کئے جائیں تاکہ وہ ملک و قوم کی خدمت میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

جناب سپیکر میں پانچویں نمبر پر مذہبی منافرت کے حوالے سے بات کروں گی۔ نیشنل ایکشن پلان کے ذریعے اب تک مذہبی منافرت ختم کرنے کے لئے بہت قابل ذکر اقدامات ہو چکے ہیں۔ اس سے مذہبی منافرت میں کمی بھی آئی ہے۔ اسی طرح متحدہ علماء بورڈ پنجاب اور اتحاد بین المسلمین >=; کمیٹی اس کے لئے بہت کام بھی کر رہے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ مذہبی منافرت کے خاتمے کے لئے مذہبی کتب کی تحریر اور تقریر کے ذریعے ضابطہ اخلاق تیار کیا جائے اور پھر بعد ازاں اس کی تیاری کی خوب تشہیر بھی کی جائے۔ اس کے علاوہ سرکاری اور پرائیویٹ مساجد کے لئے حکومتی سطح پر ایک سال کے کورس کا انعقاد کیا جائے۔ علماء مدارس کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس کورس کو حکومتی اداروں سے بھی حاصل کریں اور اس کے بعد امام مساجد یا خطباء تعینات کئے جائیں۔ اس طرح مذہبی منافرت میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

جناب سپیکر گزشتہ تین برسوں سے میں بجٹ تقاریر اور اہم مواقعوں پر اصلاحی اور اخلاقی فلاح پر بات کر رہی ہوں۔ اس وقت محترمہ وزیر خزانہ موجود نہیں ہے اگر اس بارے میں اقدامات کر لئے گئے ہیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں کئے گئے تو گزارش ہے کہ اقدامات کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ وہ بتا دیں گے۔ بہت شکریہ۔جی، محترمہ شازیہ کامران ---موجود نہیں ہیں۔ میاں نصیر احمد ---موجود نہیں ہیں۔ محترمہ ارم حسن باجوہ

محترمہ ارم حسن باجوہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے یہاں حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کروں گی کہ پچھلی دفعہ بھی میں نے پری بجٹ بحث میں حصہ لیا اور میں نے کچھ تجاویز دیں جن میں سے دو تجاویز +ہوئیں۔

اس میں سے ایک شعبہ صحت سے متعلقہ تھی اور دوسری ٹیکنیکل ٹریننگ کے حوالے سے تھی۔حکومت پنجاب صحت کے حوالے سے بہت سی کاوشیں کر رہی ہے لیکن پھر بھی بہت سی کمیاں ہیں جن پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہسپتالوں میں مفت ادویات فراہم کی جا رہی ہیں لیکن پھر بھی بہت سے جگہوں پر اتنی کمی ہے اور مریض ادویات سے محروم رہتے ہیں۔اس میں میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ مفت ادویات کے لئے مزید بجٹ مختص کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ مریض اس سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں نے دیہاتی علاقوں کے حوالے سے پچھلی دفعہ بھی بات کی تھی کہ وہاں F :=اور 3 :&کو کیا جائے لیکن اس میں خاطر خواہ پیشرفت نہیں ہو سکی۔ہماری بہت سی خواتین کی وہاں پر دوران ڈلیوری وفات ہو جاتی ہے کیونکہ قریب سہولیات نہیں ہوتیں اور انہیں دور ہسپتال لے جانے پر کافی وقت لگتا ہے جس سے وفات کی شرح میں اضافہ ہوا ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ F4 :=اور 34 :& کو کیا جائے اور وہاں پر گائنی کے معاملات کے لئے یونٹس بنائے جائیں تاکہ ان کے معاملات وہیں پر حل ہو جائیں۔ اس طرح ہم بہت سی زندگیاں محفوظ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر میری دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔ان میں سے بہت سی بیماریوں کی وجہ گندا پانی ہے۔ ہم بدقسمتی سے اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ صاف پانی ایک بنیادی سہولت ہے جو کہ ہم اپنے لوگوں کو فراہم نہیں کر سکے۔ اگر ہم اپنے عوام کو صاف پینے کا پانی فراہم کر دیں تو ہم انہیں بہت سی بیماریوں سے محفوظ کر سکتے ہیں۔ . - 5 ; 8 + 8 + یہ ایک + 8 بھی ہو گی کہ اگر ہم صاف پانی فراہم کر رہے ہیں تو اس سے پیٹ، جگر اور آنتوں کی بیماریوں سے ہم محفوظ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر میں تیسری بات یہ کروں گی کہ میرا تعلق حلقہ پی پی- $ سے ہے تو میں وہاں پر اپنے سیاسی معاملات دیکھتی ہوں۔ اس حلقہ میں بہت سی چیزیں ریلوے کمیونٹی کی ہیں۔ان میں ہسپتال اور سکول بھی ہیں۔ میری یہاں پر درخواست ہے کہ علامہ اقبال روڈ پر ریلوے کا ایک ہسپتال ہے۔ ریلوے بھی اپنے ملازمین کو اتنا اچھا + نہیں کر رہی۔ اگر ہم کسی پارٹنرشپ کے ذریعے اس ہسپتال کو حکومت پنجاب 9 . کر لے تو

ہماری جنرل پبلک بھی اس سے مستفید ہو سکتی ہے۔ اس طرح وہاں کے علاقے کے لوگوں کو پر ہسپتال کی سہولیات میسر ہو سکیں گی۔

جناب سپیکر ایجوکیشن کسی بھی قوم کی زندگی میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر ہم تعلیم یافتہ ہیں تو جلد ہی ہم اپنی پسماندگی دور کر سکتے ہیں۔ 8++ (8+ 9 0

حکومت پنجاب اور ہمارے خادم اعلیٰ کا مشن ہے کہ ہم ایجوکیشن کو پر رکھیں اور وہ اس پر اپنی ٹیم کے ہمراہ دن رات کوشش بھی کر رہے ہیں۔ میں پھر دیہاتوں کی بات کروں گی کہ وہاں پر ہماری جو طالبات بچیاں ہیں ان کی 8 زیادہ ہے کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا ہاتھ بٹاتی ہیں، کھیتوں میں بھی ہاتھ بٹاتی ہیں پھر ماں باپ کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اگر ان بچیوں کی بدولت ان کے گھر کا خرچہ چل رہا ہے تو پھر ہم انہیں سکول کیوں بھیجیں۔ بہت سے گاؤں ایسے ہیں کہ جہاں سکول موجود ہی نہیں ہیں اگر ان لوگوں کو اپنے قریبی علاقے میں سکول 9 ہوگا تو ان کے لئے آسان ہوگا ، پھر ان کے لئے ایک 9 0 بھی ہوگی کہ ہمارے علاقے میں سکول ہے تو ہمیں بچیوں کو وہاں بھیجنا چاہئے۔

جناب سپیکر میں آپ کو وہاں کی ایک مثال بتاتی ہوں کیونکہ اگر ہم دوسرے ممالک کی اچھی 0 (9 کو 78 کریں اور کریں تو یہ بھی ایک اچھا - 0 ہوتا ہے۔ بنگلہ دیش 9 8 + 9 لیکن وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے وہاں پر بھی 8 0 کا 8 بہت زیادہ تھا چونکہ انہوں نے زراعت میں ہم سے بہتر ترقی کی ہے تو انہوں نے اپنی 8 0 کو سکول میں لانے کے لئے ایک کی کہ وہ سال بھر کے چاول یا گندم اپنی بچیوں کو دیتے ہیں جس سے ان کے والدین کو 9 0 ملی تو اس وجہ سے ان کے 8 میں کمی ہوئی۔ اگر ہم زراعت میں ترقی کر لیں اور مضبوط ہو جائیں تو ہم بھی ایسے 9 لے سکتے ہیں تو اس طرح ہماری بچیاں بھی تعلیم یافتہ ہوں گی اور زراعت میں اگر ہم کام کریں گے تو اس طرح زراعت میں بھی ترقی ہو گی۔

جناب سپیکر ایگریکلچر کے حوالے سے بات کروں گی کہ ہمارے ملک کو دہشت گردی کا سامنا ہے ابھی تو ہم مفادات کی جنگ لڑتے ہیں اگر ہم نے زراعت پر کام نہ کیا ، اس میں ترقی نہ کی تو پھر یہ بھوک اور افلاس کی جنگ ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی،جناب محمد سبطین خان

جناب محمد سبطین خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر سب سے پہلے میں زراعت پر بات کروں گا اور پھر اس کے بعد میں اپنے حلقے اور ترجیحات کی طرف آؤں گا۔ میں اللہ کا شکر اداکرتا ہوں کہ سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب دونوں کا 8 8+ 8 .+ -ہے اس لئے آپ ہم لوگوں کی تکالیف کو سمجھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ گندم کی کٹائی کا سیزن شروع ہونے کو ہے۔کہیں پر ہاتھ لگ گیا ہے اور کہیں پر ہفتے دس دن میں کٹائی شروع ہو جائے گی۔ ہماری پوزیشن یہ ہے کہ ہماری پنجاب گورنمنٹ نے -ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ سے کسانوں کی ادائیگی کے لئے مانگے اور فیڈرل گورنمنٹ نے ان کی 8 78 5 کر دی کہ ہم -ارب روپے دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ ہم نے زمیندار سے اس کا مال خریدنے کے لئے $فیصد کٹوتی کر دی ہے۔یہ وہ 8 ہیں جو کہ ہمارے 5 .+ -میں جاتی ہیں۔ جب وہاں کے لوگ یہ سنتے ہیں کہ جی $-ارب روپے فلاں چیز اور -ارب روپے فلاں چیز کے لئے دے دیئے، اس وقت میں 0 + + + برائے 0 + +کے 0 میں نہیں ہوں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں اگر گورنمنٹ بنچز پر ہماری ان تجاویز کو لکھنے کے لئے کوئی موجود ہے تو---

جناب ڈپٹی سپیکر جناب محمد سبطین خان جی، موجود ہے۔

جناب محمد سبطین خان جناب سپیکر موجود ہیں۔ یہ شریف آدمی ہیں، انشاءاللہ ٹھیک ہی لکھیں گے اور کچی پنسل سے نہ لکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر خان صاحب یہ تین، چار جگہ پر لکھا جا رہا ہے۔آپ فکر نہ کریں۔

جناب محمد سبطین خان جناب سپیکر بات یہ ہے کہ جہاں -ارب روپے پورے پنجاب کے لئے فیڈرل گورنمنٹ دینے کو تیار نہیں ہے اور $فیصد کٹوتی گندم اٹھانے کے لئے کی جارہی ہے تو اس سے زیادہ میں اور بات کیا کروں؟ آپ زمینداروں کے ساتھ زیادتی دیکھیں کہ کپاس ہم پیدا کرتے ہیں اور اس کا ریٹ کوئی اور لگاتا ہے۔شوگر کین ہم پیدا کرتے ہیں اور ریٹ کوئی اور (کرتا ہے۔ گندم ہم پیدا کرتے ہیں اور ریٹ کوئی اور لگاتا ہے۔ چنے، دالیں،سبزیاں مطلب جو بھی جنس ہے اگر آپ زمیندار کو نکال دیں تو ملک ایک دن کے لئے بھی چل نہیں سکتا۔ +8 H یا کچھ بھی ہو ہماری اس میں کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔

جناب سپیکر میں آپ کو صرف یہ گزارش کروں گا کہ خدارا آپ کبھی + 8 کریں اور ہم بھی + 8کریں ایک دن ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ پر بحث کے لئے رکھیں اور صرف ایک دن ہی نہ رکھیں۔یہ ہماری -.+ ہے۔ہمارے فیصد لوگ + یا +

8 8+ سے منسلک ہیں۔ ہمارے 8 8 8+ کو دیکھ لیں کہ ٹریکٹر، ڈیزل، زرعی آلات، + بیج اور کھادکہاں پر پہنچ گئی ہے لیکن ہمیں ملتا کیا ہے؟ اس وقت سے لے کر آگیا ہے لیکن یقین کریں کہ زراعت کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ جو بے چارہ غریب زمیندا ر ہے، ایگریکلچرسٹ ہے وہ رونے پر آگیا ہے اور وہ اپنی چیزیں بیچنے پر مجبور ہے تو یہ آپ کا پورے پنجاب پر احسان ہوگا۔یہ آپ کا پورے پنجاب کی زمیندار برادری پر احسان ہوگا اس وقت آپ یہ ڈویژن نہ کریں کہ یہ اپوزیشن ہے یا گورنمنٹ ہے لیکن اس وقت آپ یہ دیکھیں کہ پنجاب کے کسان کو ہم اس ایوان میں سے کیا ریلیف دے رہے ہیں تو 8 0جو آئے گا وہ 9 میں آئے گا تو براہ مہربانی ہم اس کا کوئی حل نکال کر دیں آپ کی عین نوازش ہوگی۔

جناب سپیکر اب بجٹ پر آجائیں۔یہ تیسرا پری بجٹ سیشن چل رہا ہے۔ کا الیکشن ہم لوگ جیت کر آئے اور ساتھ ہی بجٹ آگیا تو سب دوستوں نے کہا کہ یہ 8 -+ +8 8 -ہے کیونکہ ہم تو ابھی جیت کر آئے ہیں لہٰذا یہ بیوروکریسی نے بنایا ہے خیر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس کے بعد $

! کا بجٹ آیا اور اس کے بعد کا یہ تیسرا 8 - 6 8 آرہا ہے ویسے تو چوتھا بجٹ ہے لیکن میں اس میں اس کو تیسرا پری بجٹ کہوں گا۔

جناب سپیکر بات یہ ہے کہ میری + 8 + میں تھانہ ہرنولی ہے جس کی بہت بڑی آبادی ہے وہاں پر ڈگری کالج برائے گرلز ہے اور نہ ہی ڈگری کالج برائے بوائز ہے۔سیوریج کی یہ حالت ہے کہ اگر بارش آجائے تو وہاں اڑھائی اڑھائی، تین تین فٹ پانی کھڑا ہوجاتا ہے جو کہ تھانے کا ہیڈکوارٹر ہے اور اس کے اردگرد کم از کم پانچ یونین کونسلز ہیں۔اسی طرح تھانہ کندیاں وہاں میں نے اپنے دور میں ڈگری کالج بنوایا تھا جب میں صوبائی وزیر تھا اور آج تک وہاں پر ہمارا سٹاف پورا نہیں ہے ،وہاں انگلش، میتھ، کیمسٹری، سائنس اور کسی چیز کا سٹاف پورا نہیں ہے اور وہ اللہ کے آسرے پر منگ تنگ کر کے اور استاد جمع کر کے چل رہا ہے۔

جناب سپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ماسٹر پلان کے تحت کم از کم یہ تو دیکھ لیں کہ جہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں جہاں پر گورنمنٹ کی کروڑہا روپے کی پراپرٹی ہے چاہے وہ دور میاں محمدشہباز شریف یا چودھری پرویز الہیٰ کا ہو لیکن وہ پنجاب کا دورتو ہے ناں۔ پیسا تو پنجاب کے 78 +(کا جارہا ہے اور ہمارے فنڈ سے جارہا ہے۔اس کے علاوہ تھانہ پیلاں جو کہ میرا ہوم ٹاؤن بھی ہے اور تحصیل ہیڈکوارٹر بھی ہے۔وہاں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں، میں نے اپنے دور میں ٹی ایچ کیو ماڈل ہسپتال بنوایا تھا اس میں اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ اللہ کی آس پر 8 5ایم ایس چل رہا ہے، وہاں پر دوائیاں اور ڈاکٹرز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر ہماری ایک شیر شاہ سوری روڈ 0 6

)+ 0 ' 0 0 3جارہی ہے جو کہ چشمہ پلانٹ ہے اس کی یہ حالت ہے کہ وہاں راستے میں کیونکہ وہ شیر شاہ سوری روڈ ہے اور آپ کو ہر بات کا علم ہے کہ شیر شاہ سوری روڈ جو سابقا ادوار تھے اس وقت ہمیشہ دریا کے ساتھ ساتھ سڑکیں چلتی تھیں۔یہ 8 ; 9 کی بیلٹ کے ساتھ ساتھ ہے اس میں یہ پوزیشن ہے اس وقت 8 ; 9 کے کی وجہ سے 8 کی اریگیشن والے مرمت نہیں کر رہے اور اس کی بری حالت ہے،

کٹاؤ ہو رہا ہے لوگوں کے گھر گر رہے ہیں اور لوگوں کی ایگریکلچرل زمینیں تباہ ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر آپ مہربانی کر کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو حکم کریں کہ اگر نئے 8 نہیں بناتے تو کم از کم جو 9 ہیں ان کی مرمت تو کی جائے۔ اس کے علاوہ آخر میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ تین سال ہو گئے ہیں ادھر ہی اسی جگہ پر رانا مشہود احمد خان نے کہا تھا کہ جو 0 0 3 0 9 % + %ہوں گی جن کو ہم 3%% کہتے ہیں اس میں جو بھی ' 6 > + ہوں گے ان کو نمائندگی حاصل ہو گی اور وہ اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے لیکن تین سال ہو گئے ہیں ہمیں آج تک نہیں پتا کہ * 3% میانوالی جو 3%% کی میٹنگ کرتا ہے وہ کن کو بُلاتے ہیں اور کن کو نہیں بُلاتے ہیں۔ ہم نے جس وقت یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس کیا تو اُس وقت رانا ثناء اللہ خان کو میری یہ تجویز تھی کہ تحصیل کونسلز رہنے دیں لیکن رانا صاحب نے کہا کہ سبطین خان یہ تحصیل کونسل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس پر ہم نے کہا کہ اڑا دیں۔ تین سال ہو گئے ہیں اور ٹی ایم اے ہر تحصیل میں آج بھی operational ہے جو کس مرض کی دوا ہے؟ وہ اس مرض کی دوا ہے کہ ہم سے ہارے ہوئے لوگ اپنی سکیمیں ان ٹی ایم ایز کو دیتے ہیں اور یہاں سے direct TMAs funding کو ہوتی ہے۔ جن کو ہمارے لوگوں نے ہرایا اور reject کیا، یہ انہی کو ہمارے سروں پر مسلط کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، سبطین خان صاحب بہت شکریہ

جناب محمد سبطین خان جناب سپیکر اپوزیشن کو بڑا درس دیا جاتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے اور یہ غلط ہے لیکن یہ بھی کاموں کے حوالے سے اپنے روّیے درست کریں۔ ہم 55/55 اور 60/60 ہزار ووٹ لے کر آئے ہیں لہٰذا ان کو اپنے حق سے deprive نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ محترمہ فائزہ مشتاق --- موجود نہیں ہیں۔

رانا منّور غوث خان

میاں محمد رفیق جناب سپیکر وزیر خزانہ کو طلب فرما لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو note کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ وزیر خزانہ کو بلایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آپ فکر نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ملک صاحب تشریف رکھیں۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

راؤ کاشف رحیم خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آپ بیٹھ جائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان جناب سپیکر بہت ضروری مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں، ان کے بعد میں آپ کو floor دوں گا۔ میاں صاحب آپ کی request پر وزیر خزانہ آ گئی ہیں۔ جی، رانا منّور غوث صاحب

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر بہت شکریہ۔ میں نے پچھلے سال پری بجٹ پر جو تجاویز دی تھیں اُن میں سے میرے حلقے کے دو میگا پراجیکٹس محترمہ وزیر خزانہ کی request پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے شامل کئے ہوئے ہیں جس پر میں حکومتِ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صوبہ کے لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے اِس وقت ہمارے اضلاع میں پولیس نفری کی بہت کمی ہے جس کو بڑھایا جائے کیونکہ ہمارے صوبہ کے دو اضلاع منڈی بہاؤ الدین اور جھنگ ایسے ہیں جہاں پر نفری کو بڑھایا گیا تو آج وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو دیکھیں تو بہت بہتر ہے۔ میری اس حوالے سے گزارش ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں پولیس کی نفری بہت کم ہے جسے بڑھایا جائے تاکہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکے۔

جناب سپیکر ہمارے پاکستان کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ صوبہ کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے بہبود آبادی کے ڈیپارٹمنٹ کو زیادہ functional کیا جائے اور ہدایات دی جائیں کہ وہ ترجیحی بنیادوں پر effort کر کے صوبہ کی آبادی کو کنٹرول کرے تاکہ ہمارے وسائل بہتر طریقے سے صوبہ میں خرچ ہو سکیں۔ ہمارے صوبہ کی پرائمری ایجوکیشن کئی سالوں سے PEF کے حوالے کر دی گئی ہے اور اب سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو پرائمری سکول بنانے کی اجازت نہیں ہے جس کی وجہ سے پرانی آبادیوں، دیہاتوں اور بستیوں میں نئے پرائمری سکول نہیں بن رہے۔ PEF والوں نے اپنا ایک mechanism بنالیا ہے کہ وہ per student چھسو روپیہ دیں گے لیکن اس کے لئے کسی بھی آبادی میں سکول کے لئے بلڈنگ ہونی چاہئے جو کہ rental ہوگی۔ وہ غریب لوگ جن کے پاس اپنے رہنے کے لئے مکان نہیں ہے وہ وہاں سے rental building کہاں سے provide کریں گے؟ یہ ایک ایسا mechanism بنا دیا گیا ہے جس کے چُنگل میں ہمارے صوبہ کی آبادیوں اور بستیوں کے غریب لوگوں کو پھنسالیا گیا ہے۔

جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ پنجاب کے عوام کو PEF کے اس منصوبہ سے آزادی دلوائی جائے اور صوبہ کی بستیوں، کالونیوں اور چھوٹی آبادیوں میں نئے پرائمری سکول بنانے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر پچھلے اجلاس میں یہاں پر ایگریکلچر پر بڑی بحث ہوئی ہے، ابھی ملک محمداحمد خان اس پر کچھ باتیں کر رہے تھے اور معزز ممبر جناب محمدسبطین خان نے بھی کی ہیں۔ چونکہ میں بھی کسان طبقہ سے تعلق رکھتا ہوں لہٰذا میں زرعی کمیشن بنانے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے کسانوں کے لئے بہت بڑا package بھی دیا ہے لیکن اس کے مصرف کے لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ زمینداروں پر جو انکم ٹیکس اور زرعی انکم ٹیکس لاگو ہے اُس پر مہربانی کر کے اس زرعی package میں سے کچھ پیسے اس پر خرچ کرتے ہوئے زمینداروں کو زرعی انکم ٹیکس اور زرعی ٹیکس سے بچایا جائے۔ اسی طرح جہاں پر بجلی نہیں ہے وہاں پر ٹیوب ویل ڈیزل پر چل رہے ہیں اور جہاں پر بجلی ہے وہاں پر ٹیوب ویل بجلی پر ہی چل رہے ہیں لہٰذا اُن کو وہاں پر اسی زرعی پیکج میں سے subsidy دی جائے تو انشاء اللہ پنجاب کے زمینداروں اور کسانوں کو خوشحال ہونے میں بڑا اہم موقع ملے گا۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ ہماری ڈویژن سے ڈویژن اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو جو roads ملاتی ہیں وہ پنجاب کے اکثر اضلاع کی ڈویژن سے رابطہ سڑکیں بیس، بائیس یا چوبیس فٹ کی single ہیں۔ جس طرح سے ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اور ٹریفک کا سڑکات پر بہت زیادہ بوجھ آ گیا ہے تو ان سڑکوں کو دو رویہ کرنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ میرے حلقہ سے پورے پنجاب میں crashing stone سپلائی ہوتی ہے تو وہاں پر سڑکوں کی حالت بڑی ناگفتہ بہ تھی جس کو دیکھتے ہوئے پچھلے سال وزیر اعلیٰ نے ایک سڑک منظور فرمائی ہے جس کی وجہ سے ہمارے علاقے کا stone فیصل آباد، لاہور اور گوجرانوالہ کے علاقوں کو سپلائی ہوتا ہے۔ میرے حلقہ کی ایک دوسری سڑک جو سرگودھا سلانوالی جھانولہ روڈ کہلاتی ہے جو سرگودھا اور جھنگ کو ملاتی ہے اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ اس کو دورویہ اور کارپٹ کرنے کے لئے منظوری دی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے directive بھی جاری کیا ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس سڑک کو اہم ترجیح دیتے ہوئے اس کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ سڑکوں پر جو ٹرالے چلتے ہیں وہ اپنی مرضی سے load ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے کروڑوں اربوں روپیہ ہر سال سڑکوں کی تعمیر اور rehabilitation پر خرچ ہوتا ہے لیکن بے ہنگم load کی وجہ سے وہ سڑکیں خراب ہو جاتی ہیں لہٰذا پنجاب سطح پر روڈ مینجمنٹ کمیٹی بنائی جائے جو اس کو کنٹرول کرے تاکہ سڑکوں کو جو تباہ کیا جا رہا ہے اس پر قابو پایا جا سکے۔

جناب سپیکر میرے حلقہ سلانوالی میں wooden handicraft کا کام ہوتا ہے اور پوری دنیا میں wooden handicraft یہاں سے export کیا جاتا ہے۔ میں نے چیف منسٹر صاحب سے یہ گزارش کی تھی کہ جس طرح آپ نے ایکسپو سنٹر بنائے ہوئے ہیں اسی طرح سے سلانوالی میں بھی wooden handicraft کا انٹرنیشنل ایکسپو سنٹر بنا دیا جائے۔ اس پر study ہو چکی ہے، رقبے کی allocation ہو چکی ہے اور اب گورنمنٹ نے صرف یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ سلانوالی میں wooden handicraft کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے ایکسپو سنٹر بنایا جائے۔ Farm to market road کا بہت اچھا منصوبہ رہا جسے دیہاتوں کے لوگوں نے بہت زیادہ appreciate کیا ہے لہٰذا اگر اس سال فنڈز کو بڑھا کر double کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ دیہاتوں کے لوگوں کو مزید فائدہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان جناب سپیکر میں آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پاکستان کی حکومتوں کے خلاف وقتاً فوقتاً سازشیں ہوتی رہتی ہیں، کبھی وکی لیکس آجاتی ہے تو کبھی پاناما لیکس آجاتی ہے۔ یہ کیا چکر چل رہا ہے؟ یہ ہمارے پاکستان کی حکومتوں کے خلاف سازشیں ہوتی ہیں۔ آج پورے میڈیا پر کھینچا تانی شروع ہے اور تمام پارٹیوں کے stakeholders کو بلایا ہوا ہے کہ اس کے حق میں یا مخالفت میں اپنے دلائل دیں۔ وزیر اعظم نے بڑی خوبصورت تقریر کی ہے جنہوں نے کمیشن بنانے کی تجویز دی ہے تو یقیناً ان ساری باتوں کی اس میں چھان بین ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ میاں عرفان دولتانہ ---موجود نہیں ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، راؤ صاحب آپ کو کیا پریشانی ہو گئی ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان جناب سپیکر میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے پر دلانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں جتنے daily wages ملازمین تھے اُن کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ میں ٹی ایم اے سمندری کی مثال دیتا ہوں۔ سمندری شہر کافی آبادی والا شہر ہے اور 14 چکوک میونسپل کمیٹی میں شامل ہیں وہاں سے 40 سینٹری ورکروں کو فارغ کیا گیا ہے۔ پچھلے ہفتے سے صفائی نہیں ہو رہی ہے اور پورے پنجاب کے محکموں میں یہی ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ + دیں کہ سینٹری ورکرز جس ٹی ایم اے کے رہائشی ہوں وہی بھرتی کئے جائیں نہ کہ کسی دوسرے شہر سے کئے جائیں۔ ان کا 0 5 . 0 کریں اور 0 0 کر دیں تاکہ انہیں جو مسائل درپیش ہیں وہ فوری حل ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر راؤ صاحب میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو لازمی موقع ملنا چاہئے۔

راؤ کاشف رحیم خان جناب سپیکر چونکہ صفائی کا سسٹم بیٹھ چکا ہے اور باقی جگہوں پر کمپنیاں ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بات دیتے ہیں۔جناب محمد ارشد ملک

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں راؤ کاشف صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ پورے پنجاب میں اسی طرح ہو رہا ہے اور ساہیوال میں بھی سینٹری ورکرز کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر منسٹر لوکل گورنمنٹ موجود نہیں ہیں اس لئے ---

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر آپ + دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔ مجھے نہیں پتا اور وہ خود ہی آ کر اس پر 0 دیں گے۔جی، ارشد ملک

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر جب تک نئی 0 8 + نہیں ہوتی تو اس وقت تک انہیں 8 +رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے آپ فی الحال پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ بجٹ کی تقریر سے پہلے یا جو 8 0لینے ہیں اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ اپوزیشن کے ہمارے بہن اور بھائی پریشان ہیں جنہوں نے دھرنے دیئے، احتجاجی تحاریک چلائیں اور ہر وہ حربہ استعمال کیا جو شاید---

جناب ڈپٹی سپیکر ارشد ملک صاحب آپ پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر ایک جمہوری حکومت کے دور میں نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن---

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، ارشد ملک صاحب ایسے نہ کریں بلکہ آپ پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر اس مرد قلندر کا یعنی وزیر اعظم پاکستان کا + ہے کہ

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا کرم ہے
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے تیرا سہارا یارسولؐ اللہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پری بجٹ پر آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر یہ وزیر اعظم پاکستان کا + ہے اور جس طرح یہ ,گو نواز گو ,کرتے ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب اگر آپ نے پری بجٹ پر بات نہیں کرنی تو میں کسی اور ممبر کو دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر ,گو ,کا مطلب انگلش میں ---

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب آپ پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میڈم منسٹر فنانس صاحبہ، منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں اور میرے بڑے بھائی بلال یاسین صاحب ---

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ آپ سے چھوٹے ہیں۔ چلیں یہ بات بعد میں کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میڈیم منسٹر صاحبہ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پری بجٹ سیشن کا انعقاد کروایا اور ہماری تجاویز لیں۔ ان کا ایک خط جو تجاویز لینے کے لئے ہمیں موصول ہوا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحبہ جب اپنی + 8 5کریں تو معزز ممبران کی تجاویز کو کم از کم +کیا جائے۔ یہاں پر منٹ کی بھی تقریر ہوئی اور پانچ منٹ کی بھی۔ آپ نے مہربانی کی ہے اور تمام شعبے 8+ ہوئے۔ زراعت کے متعلق بتایا گیا کہ یہ ہمارے ملک کی معیشت کے

لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے اور سے فیصد آبادی اس سے وابستہ ہے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ بتایا گیا کہ انڈسٹری کا کیا کیا ہے اور ہر معزز ممبر نے اپنے لحاظ سے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق پری بجٹ بحث میں حصہ ڈالا۔ میں منسٹر صاحبہ کی توجہ کا طالب ہوں صرف دو تین منٹ میں اپنی گزارشات +کروں گا اور میں پورے پنجاب کو 8+ نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف وہ باتیں جو میں نے پورے سال میں دیکھی ہیں، وہ میں منسٹر صاحبہ کو کروانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر کمیر میں واٹر سپلائی کی ملین روپے کی ایک سکیم جو سے شروع ہوئی اور وہ سکیم منظور ہوئی لیکن میں 8 8ہو گئی اور اوقاف والوں نے وہ زمین انہیں نہ دی۔ میں جب میں ایم پی اے بنا تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ کہ انہوں نے اوقاف سے وہ زمین بھی لے کر دی اور جو 0 8 تھے وہ بھی + کر دیئے۔ $ میں اس سکیم پر کام ہوا اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی نا اہلی کی وجہ سے وہ پیسے بھی 8 ہو گئے جو وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کے لئے دیئے تھے۔میڈم منسٹر صاحبہ میں نے ! کا پورا ایک سال محکمہ پی اینڈ ڈی کے چکر لگائے، محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے چکر لگائے اور میں نے کوئی ایسا + نہیں چھوڑا جہاں میں اپنی داد اور فریاد لے کر نہیں گیا۔

جناب سپیکر آخر کار میں اس کا نام ڈلوانے میں کامیاب ہوا کہ جو سکیمیں ہونی تھیں مگر بدقسمتی ہے کہ آج تک ان میں سے کوئی بھی سکیم شروع نہیں ہو سکی۔ منسٹر صاحبہ آپ کی شفقت سے پچھلے سال جو 8+ + چل رہا ہے اس میں میری تین سکیمیں 6% ،میں آئیں جن میں تین کرکٹ سٹیڈیم تھے جن کی روداد میں بتاؤں کہ سیکرٹری کھیل نے اس کی ' -8 جاری کر دی لیکن وہ بعد میں 5 5کر لی گئی۔ ابھی اس کی دوبارہ سیکرٹری کھیل سے بڑی محنت کے بعد جا کر اس کی 3%%کروائی۔

جناب سپیکر میری ایک سکیم جو + 8+
کی 6% ،میں تھی کہ 8 8+ +پر قطب شہانہ اور اورنگ آباد جو دریائے راوی پر ہے۔ $$ملین روپے ہمارے نام پر 6% ،میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کی 8 9 کے لئے میں نے سے زائد سیکرٹری آبپاشی کے پاس چکر لگائے اور اب ہمارا 0 +
8 میں پھنس گیا ہے حالانکہ $$ملین روپے ہمارے نام پر لکھ دیئے گئے ہیں مگر 8 کوئی کام نہیں ہو رہا۔ خدارا میری آپ سے بڑے ادب کے ساتھ 0 -8 ہے اور استدعا ہے کہ چونکہ ہم نے اپنے حلقے اور علاقے کا کام آپ کی مہربانی سے لینا ہے اور علاقے کی وہ تکلیف جو جائز اور 8 ہے جس کو آپ تسلیم کر کے 6% ،میں وہ سکیم رکھوا دیتی ہیں۔ وہ 0+ +8 8 -اور + +8 8 -وہ ٹرک کی بتی کے پیچھے لگانے والے لوگ، آج آپ دیکھیں کہ سکیم کو 6% ،میں آئے ہوئے ماہ ہو گئے لیکن 8 آج تک کام شروع نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر ایک سکیم 3 :& 8کمیر جس کو وزیر اعلیٰ نے 9 کیا جس کی ڈی سی او ساہیوال نے ' -8 جاری کی اور ! ملین روپے 8 9 0 +دے دیا گیا لیکن آج تک ماہ گزرنے کے باوجود + 8 کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا گیا۔ میاں محمد شہباز شریف کی میرے حلقے پر خصوصی عنائت ہے کہ گرلز کالج کمیر پر $ ملین روپے کے قریب دو سالوں میں خرچ ہو چکا ہے۔ اس کے 8 9
0 +کے لئے ملین روپے جاری ہوئے اور ڈائریکٹر کالجز صرف اس وجہ سے + 8 نہیں کر رہے کہ انہوں نے اگست میں ریٹائر ہو جانا ہے تو اس طرح حکومت پنجاب کے یہ پیسے 8 ہو جانے ہیں۔ یہ ایسی جائز اور 8 باتیں ہیں، میں کوئی لمبی چوڑی باتیں نہیں کرتا بلکہ میری منسٹر صاحبہ سے استدعا ہے کہ ہم اپنی سفارشات بھی لکھ کر دیتے ہیں کہ آپ انہیں +ضرور کریں۔

جناب سپیکر یونین کونسل کی سطح پر زرعی آلات دیئے گئے۔ آپ کا اور میرا تعلق دیہی علاقے سے ہے لیکن بدقسمتی دیکھیں کہ یونین کونسل میں ایک بندے کو یہ آلات پتا نہیں پر ملے بھی ہیں کہ نہیں یا کب ملیں گے؟ لیکن یقین کریں کہ میں 8 : آپ کو اور اس معزز ایوان کو گواہ بنا کر بتانا چاہتا ہوں کہ آج ان آلات کی کوئی 8 ونہیں ہے جو حکومت دے رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ان زمینداروں سے سنا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حکومت جو سبسڈی دے رہی ہے یہ تو کہیں اور ہی رہ جانی ہے کیونکہ ان آلات کا وہ معیار ہی نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ اگر حکومت پنجاب سبسڈی بھی دیتی ہے اور ناقص مٹیریل ہمیں ملے تو میرا خیال ہے کہ ایسی سبسڈی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب شکریہ

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر اس میں معاملات تو بہت سارے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر صرف نوٹ کروا دیں لکھنے میں تو آپ کو پتا ہے یہ تیسری پری بجٹ تقریر ہے لکھنے میں آج تک کوئی بات پوری نہیں ہوئی صرف یہ مہربانی فرما دیں کہ مجھے کوئی نیا کام نہ دیں، کوئی نیا بجٹ مجھے نہ دیں منسٹر صاحبہ یہ 8 :میری جو سکیمیں ہیں انہیں یہ مکمل کروا دیں۔ ساہیوال سے عارف والا روڈ مکمل کروا دیں جو چار سال سے بن رہی ہے مکمل نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ لکھ کر دے دیں۔ جناب جاوید اختر ---موجود نہیں ہیں ؟جی، جناب احمد خان بھچر

جناب احمد خان بھچر جناب سپیکر شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنی بات زراعت سے شروع کروں گا کیونکہ میں ایک 8 8+ ہوں۔ پہلے ملک احمد خان اور جناب محمد سبطین خان نے بھی جو باتیں کیں ہیں میں اُن کو کروں گا۔ حالات یہ ہیں کہ اے ڈی پی میں

جو شعبہ آپ کو سے ! فیصد دے رہا ہے اور اُس کو ہم !فیصد شئیر دے رہے ہیں۔اس وقت زراعت کے حوالے سے اتنا ہی عرض کروں گا کہ اس وقت ہم آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اللہ کے علاوہ 8 8+ کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر میں نے اسی فورم پر آپ سے گزارش کی تھی کہ 8

(کے لئے نوٹسز جاری ہو رہے ہیں۔آپ نے منسٹر صاحب کو بھی فرمایا تھا اور وہ نوٹس اب اس +پر جاری ہو رہے ہیں کہ آپ کو بار دانے کے لئے اُس وقت چٹیں ملیں گی جب تک آپ پر جو نیا ایگریکلچر ٹیکس پانچ ہزار فی ایکڑ لگایا گیا ہے اُس کو آپ ادا نہیں کریں گے تو آپ کو باردانہ نہیں ملے گا۔اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ جو کسان پیکج ! ۔ارب بتایا گیا تھا اور ۔ارب روپیہ ہوئے اور وہ بھی حق داروں کو نہیں ملے اُس کے بعد فیصد جو جی ایس ٹی ہمارے اوپر لگا ہوا ہے جو ٹریکٹرز پر لگا ہوا ہے ،جو ہماری 8 پر لگا ہوا ہے اُس حوالے سے ہمارا کوئی پُرسان حال نہیں ہے اُس وقت تک جب تک موجودہ حکومت اپنی کو تبدیل نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ عرض کی تھی کہ یہ اپنی

تبدیل کریں اور G 0 8 - ان کے پاس ہے اور گزشتہ

سال سے یہ گورنمنٹ میں ہیں اگر ان کو اللہ تعالیٰ نے موقع دے ہی دیا ہے تو جو اتنا بڑا طبقہ محروم ہو چکا ہے اور اپنی محرومی کا بار بار آپ سے ازالہ کرنے کے لئے کہہ رہا ہے تو ان پر توجہ دینی چاہئے۔ایک اور بات اس وقت جن حالات میں ہم پری بجٹ سیشن میں آرہے ہیں میرے تمام 8 +گورنمنٹ سائڈ پر بھی اور ہم بھی بجٹ تجاویز پیش کر رہے ہیں حکومتی بنچز کا تو کچھ نہ کچھ 9 ہوگا ہمارے ساتھ تو یہ مذاق ہو رہا ہے جو اصل میں تجاویز ہیں وہ ڈی سی او کی طرف سے جو ہم سے ہارے ہوئے لوگ ہیں اُن سے سکیمیں منگوائی جا رہی ہیں اور ہمارے پاس 5 ہے لیکن ہم بھی اپنے حلقے میں بتانے کے لئے بول رہے ہیں۔ہماری تو یہ + + . ہی ہے۔

جناب سپیکر میں اپنی تقریر احتجاج کے ساتھ کر رہا ہوں میں اس پر کوئی 9 -نہیں کر رہا کہ جو کچھ میں بولوں گا وہ ہماری معزز وزیر صاحبہ تشریف فرما ہیں کہ اس کو 0 کریں گی اور کریں گی۔ کیونکہ مجھے پتا ہے میں صرف ان کو ایک پالیسی کے متعلق عرض کر دوں گا کہ 8 پنجاب میں کم از کم اس پالیسی کو 5 کریں اُس کے لئے بے شک وہ اپنی تختیاں لگائیں جو کچھ مرضی کر تے رہیں لیکن ہماری ایک پالیسی 5 کر دیں کیونکہ خوش قسمتی یہ ہے کہ آپ اس وقت بیٹھے ہیں اور آپ بھی اسی حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ 8& پنجاب کے اُس حصے سے تعلق رکھتے ہیں جس حصہ سے میں تعلق رکھتا ہوں سب سے پہلے میں تعلیم کے شعبہ کی طرف آؤں گا۔

جناب سپیکر اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی- !$میں دو جگہیں ایک موسیٰ خیل اور ایک میرا ہوم ٹاؤن واں بھچراں ہے وہاں پر پچھلی گورنمنٹ میاں محمدشہباز شریف کی گورنمنٹ نے گرلز ڈگری کالج 9 کئے اور وہ بن گئے یہ بہت اچھی بات ہے اب ایک + کی بات ہے کہ وہاں بوائز ڈگری کالج منظور ہو چکے ہیں اب آپ یہ بتائیں کہ جہاں پر بچیاں اتنی ہیں کہ انہیں پڑھنے کے لئے ڈگری کالج ضروری ہے تو کیا اُدھر کوئی بچہ پڑھنے والا نہیں ہے ان ٹاؤنز میں بوائز ڈگری کالج آپ نے منظور کئے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی تختیاں لگوالیں آپ خود جا کر اُس کا افتتاح کر لیں لیکن کم از کم اس پالیسی کو تو 5 کریں کہ جہاں پر گرلز ڈگری کالج + 8 ہے ہماری بیٹیوں کے لئے بہت اچھا کام ہوا ہے وہاں پر بوائز ڈگری کالج بھی ہونا چاہئے اُس کے لئے تو مجھے کہنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ یہ تو ,پڑھالکھا ,پنجاب کا نعرہ ہے تو پڑھے لکھے پنجاب کا یہ حال ہے کہ بچے کلومیٹر دو رجا رہے ہیں اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ آج اُدھر پی ٹی آئی کا نمائندہ ہے۔

جناب سپیکر پچھلے 8 میں اُدھر مسلم لیگ ن کا نمائندہ تھا تو اس میں یہ فرق آرہا ہے ایک معزز ممبر رانا صاحب نے یہ + کی بات کی۔ یہ پنجاب ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کا سلسلہ ہے میرے حلقے میں کوئی گرلز بوائز پرائمری سکول نہیں بن رہا آبادیاں کی 8 +کی ہیں وہ آبادیاں بڑھ چکی ہیں اور ہمارے جو ڈسٹرکٹ میانوالی ،ڈسٹرکٹ خوشاب اور آپ کا جو

ایریا ہے وہاں پر جو بچیاں کافی بڑی ہوتی ہیں تو وہ پانچویں تک جاتی ہیں اور جب وہ مڈل سکول یا ہائی سکول میں جاتی ہیں تو اُن کی عمریں بہت بڑی ہو چکی ہوتی ہیں اور میں بارہا یہ عرض کر چکا ہوں کہ کم از کم تھوڑا سا 0 کیا جائے کہ جہاں پر پرائمری سکول آج سے دس بارہ سال پہلے کے بنے ہوئے ہیں آج اُن کی تعداد کو دوبارہ بڑھایا جائے ہمارے ایریا میں پرائمری سکول کی بہت ضرورت ہے ، ہمارے ایریا میں میانوالی بھکر خوشاب میں ان کو بلاؤں گا۔سرگودھا میں نیلی بار والے چودھری محمد علی گروپ آف انڈسٹری نے اُس وقت کی تو ایک یونیورسٹی بن گئی۔ ہمارے تین چار اضلاع میں کوئی ٹیچنگ سکول نہیں ہے اگر میڈیکل ٹیچنگ سکول اُدھر بن جائےتو سرگودھا سے 8 ۔کم ہوگا اورسرگودھا میں جب 8 - کم ہو گا تو لاہور کا 8 - کم ہوگا۔ہمارےشہر میانوالی کی پوزیشن یہ ہے کہ ایک 8ہے جب بارش ہوتی ہے شاید آپ بھی وہاں گئے ہیں تو ادھر باقاعدہ دو تین دن بارشیں ہوں تو وہ بند ہو جاتا ہے اگر یہ لاہور میں ہو اور ہمارا لاہور سے بہت پیار ہے ہم لاہور میں ہی پلے بڑھے ہیں آپ بھی لاہور میں ہی پلے بڑھے ہیں لیکن لاہور میں اس قیمت پر جو ہماری بنیادی ضرورتیں ہیں ان کو قربان کر کے اس وقت جو لاہور میں کام ہو رہا ہے پورے پنجاب میں 8 پنجاب جس طرح ملک احمد خان آپ کے قصور سے ممبر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ دیکھیں 8 پنجاب سے مسلم لیگ ن کو ووٹ ملا ہے اور 8 پنجاب کا حال یہ ہو رہا ہے کہ بنیادی سہولتیں 8 پنجاب میں نہیں ہیں۔میانوالی میرے حلقے میں اس وقت واٹر سپلائی کا یہ حال ہے وہاں آٹھ آٹھ سو فٹ پانی کی ہے اور اس وقت لوکل گورنمنٹ والے جواب دے چکے ہیں کہ ہم آپ کے بل ادا نہیں کر سکتے اور میں ہر دفعہ یہ بات کر تا ہوں ادھر پانی کی وجہ سے لڑائیاں ہوتی ہیں، یہ میرے حلقے کی محرومیاں ہیں اور یہ محرومیاں میں 0 (آپ کو پیش کر رہا ہوں۔یہ جتنا پنجاب کا ہے یہ سب کی محرومیاں ہیں میں اس سلسلے میں اپنی 0 - 8 ،اپنی گزارشات تو ضرور پیش کروں گا مجھے پتا ہے کہ اُس میں سے کچھ بھی نہیں ہونا بلکل مائنس پلس وہی ہوگا کیونکہ جو پیسے دے دیئے گئے وہ سکیمیں ہم سے ہارے ہوؤں سے لی جا رہی ہیں لیکن میں ان سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اپنی پالیسز دیکھیں وہ لوگ آپ کے ہی ہیں وہ

لوگ کل آپ کو بھی منتخب کر سکتے ہیں تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ اس وقت تعلیم میں اور صحت میں 8 پنجاب محرومی کا شکار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

جناب احمد خان بھچر جناب سپیکر میں صرف آپ کے دو منٹ اور لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں سردار صاحب 8 5 کر دیں۔

جناب احمد خان بھچر جناب سپیکر میں 8 5 کر رہا ہوں۔اس وقت 3 :&میں رورل ہیلتھ سنٹر میں یہ پوزیشن ہے کہ واں بھچراں میں ،موسی ٰخیل میں ،وہا ں پر ایک ایک ڈیوٹی ڈاکٹر ہوتا ہے حالانکہ 3 :&میں ایک ڈاکٹر ،ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک ہونا چاہئے او ر میں نے پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا لیکن اس پر ابھی تک کوئی عملدر آمد نہیں ہوا۔ میں نے اپنی پچھلی بجٹ تقریر میں بات کرتے ہوئے + کیا تھا کہ کھیتوں سے منڈیوں تک کی روڈز پر صحیح 0 0 ہوئی تو میں نے کہا تھا کہ یہ آپ کی اچھی پالیسی ہے، اچھی سکیم ہے۔ گورنمنٹ اس کی انوسٹی گیشن کروا لیں کہ اس کی کیا 0 0 ہوئی ہے؟ میرے نزدیک وہ سکیم بھی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔محترمہ گلناز شہزادی

محترمہ گلناز شہزادی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر میں نے اپنی پری بجٹ اور بجٹ کی تقریر ! $ میں موبائل ایجوکیشن نیٹ ورک کے لئے 8 کیا تھا جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں کہ نومبر ! کو چولستان میں اس پر 0 0 ہوئی جس پر میں پنجاب حکومت کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے پرائمری سکول اپ گریڈیشن کی بھی سکیم دی تھی الحمدللہ اس کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے جس کے لئے میں دوبارہ پنجاب گورنمنٹ کی بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر صاف پانی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ گندے پانی سے جتنی بیماریاں پھیلتی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اس کے لئے میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو خاص طور پر مزید بجٹ + کیا جائے تاکہ وہ ٹیوب ویل جو اب تک بند پڑے ہیں یا پھر وہ + 8 ہی نہیں ہو پائے انہیں 0 کیا جائے اور ان سارے کیسز کو سروے کے بعد 8 . کیا جائے۔ اگر میں صرف ضلع سیالکوٹ کی بات کروں تو جو 8 انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمیں 9 کی ہیں اس میں !فیصد پانی استعمال کے لائق ہے جبکہ $فیصد پانی کو خراب پانی کہا گیا کیونکہ وہ استعمال کے قابل ہی نہیں ہے۔ براہ مہربانی اس طرف خاص طور پر توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر میں ایک مثال یونین کونسل نمبر دوبرجی ملیاں کے ٹیوب ویل کی دینی چاہوں گی جو میں کیا گیا لیکن آج تک وہ اس لئے + 8 نہیں ہو پایا کہ اس میں -8 پائپ استعمال کئے گئے تھے۔ جیسے ہی اس کو کیا گیا وہ پائپ پھٹ گئے اور وہ پانی گھروں میں جانا شروع ہو گیا۔ آج تک وہ مسئلہ جوں کا توں ہے اور کسی نے اس کو طریقے سے 8 . نہیں کیا۔

جناب سپیکر اگر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی تعلیم دوست پالیسیوں کا یہاں ذکر نہ کیا جائے تو بہت نا انصافی ہو گی۔ ان کی ,پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب ,کے وژن کے 8 8 8 ہمارے سامنے آنا شروع ہو چکے ہیں۔ ,الف اعلان ,کے ایک سروے کے مطابق ہم اس سال 0 0 8 کو کروانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گی کہ جتنی بھی ہماری + +8 8 9 ہیں ان کو جاری رکھا جائے۔ میں خاص طور پر پرائمری لیول کے نصاب پر بھی بات کرنا چاہوں گی۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کو ایک فائل بھیج رہی ہوں، جب + 8 + میں ٹیچروں کی 8 - + + ہو رہی تھی میں نے

وہاں وزٹ کیا تو ہر +G -8 کے لئے ٹیچروں کی بہت زبردست + +
8 -کی جا رہی تھی۔ اس میں سائنس، انگلش، میتھ، ایس ایس ٹی، اردو، اسلامیات اور تمام +G -8 کو بہت 8+ کیا جا رہا تھا۔ جب میں نے انگلش کا پورا ٹریننگ مٹیریل دیکھا تو اس میں + بھی موجود تھا۔ وہاں 5
. 0کے لئے ایکسر سائز موجود تھیں۔ وہاں پر جو آفیسر موجود تھے میں نے ان سے یہ سوال کیا کہ آپ یہ مٹیریل ٹیچروں کو تو سکھا رہے ہیں، ان کو 9 کر رہے ہیں تو سٹوڈنٹس کے ہاتھ میں کیا ہو گا؟ ان کا جواب تھا کہ یہ 5 80 8+ 8+کا کام ہے۔ جب میری میٹنگ 80 8+ 8+ والوں کے ساتھ رکھوائی گئی تو یہ کتاب جو میری سال کی محنت کا نتیجہ ہے، میں پرائیویٹ سیکٹر پر کام کرتی ہوں اور تقریباً سال میں نے پرائیویٹ سیکٹر میں کام کیا ہے۔ جب تک ہم پرائمری سطح پر کسی زبان کی بنیاد ہی نہیں سکھائیں گے تو پھر ہم کیسے + (کر سکتے ہیں کہ وہ اچھا پڑھ پائیں گے؟ قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات کا پہلا لفظ بھی ,اقرا ,تھا جس میں پڑھنے کو ترجیح دی گئی۔ پڑھا جائے گا تو سیکھا جائے گا۔ میں یہ چاہوں گی کہ . کے لئے سے سال کی عمر کے بچوں کے لئے کوئی علیحدہ نصاب ٹیکسٹ بک کی شکل میں دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ ملک محمد جاوید اقبال اعوان

ملک محمد جاوید اقبال اعوان **نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیٰطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** جناب سپیکر میں سب سے پہلے آپ کا، حکومت پنجاب اور محترمہ وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج مجھے اپنے حلقے کے مسائل پر بولنے کا موقع ملا اور بجٹ میں ان مسائل کو درج کرانے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ میں صرف اپنے مسائل کی طرف ہی آؤں گا۔ میرا سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہماری ایک سڑک جو خوشاب سے نوشہرہ تک ہے اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔ یہ ایسی سڑک ہے جس پر روزانہ تین چار ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ہم چاروں ایم پی ایز، دونوں ایم این ایز اور ہمارے سینیٹر غوث نیازی صاحب نے مل کر ڈی سی او اور کمشنر کو لکھ کر دیا ہے کہ یہ سڑک پورے ضلع کے لئے بہت اہم ہے اس کو جلد از جلد مکمل کیا

جائے۔ براہ مہربانی اس کو اس دفعہ کے بجٹ میں شامل کیا جائے۔ دوسری سڑک جو ہمارے دو حلقہ جات ٹھوکری سے نوشہرہ کو ملاتی ہے اس کا نام ملک کرم بخش اعوان روڈ ہے یہ سڑک ! کلو میٹر بن چکی ہے صرف

کلو میٹر باقی ہے۔

یہ 0 + ہے اس کو بھی مکمل کیا جائے۔ تیسری سڑک جو

موضع مردوال ہے،

یہ سیدھی مردوال سے ہوتی ہوئی تلہ کنگ تک جاتی ہے۔ یہ خوشاب، میانوالی، تلہ کنگ اور چکوال کو ملاتی ہے اور آمد و رفت کا آدھے سے بھی کم کا سفر رہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میرا اہم مسئلہ ہے کہ میرا سو فیصد علاقہ بارانی ہے اس میں واٹر لیول بہت نیچا ہے۔ تقریباً چھ سو فٹ نیچے گہرائی سے میٹھا پانی نکال کر آبپاشی کی جاسکتی ہے جو غریب کسان کے لئے بہت مشکل ہے۔ ہمارا علاقہ بھی بلوچستان کی طرح پہاڑی ہے۔ بلوچستان میں اتنی گہرائی سے جو پانی نکالا جاتا ہے اس پر کسانوں کو سبسڈی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر میری حکومت سے درخواست ہے کہ ہمارے حلقہ کو بلوچستان کے برابر سبسڈی دی جائے۔ یہاں ہوتا یہ ہے کہ جو سرمایہ دار ہیں انہوں نے اپنے ٹیوب ویل لگا لئے ہیں اور وہ پانی غریب کسانوں کو دیتے ہیں۔ جب ان کی فصل تیار ہوتی ہے تو ان کا پورا منافع سرمایہ دار لے جاتے ہیں۔ براہ مہربانی وہاں کے کسانوں کو سہولیات دی جائیں تاکہ وہاں کے کسان آسانی سے اپنی زراعت کر سکیں۔ میرا زیادہ تر علاقہ ڈیرہ جات پر مشتمل ہے اس کی رابطہ سڑکیں نہیں ہیں اور اگر وہاں پر واٹر سپلائی بنائی جائیں تو بہت زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ مجھے ایک سو کلو میٹر یک مشت سڑک دینی چاہئے تاکہ یہ جو ڈیرہ جات کی آبادی ہے کسی کو کلومیٹر کی ضرورت ہے اور کسی کو دو کلومیٹر کی ضرورت ہے ان سب کو آپس میں رابطے اور بچوں کو سکول جانے کے لئے سہولیات دی جائیں۔

جناب سپیکر باقی میں نے پچھلی دفعہ بھی اپنے علاقے کے لئے نلکے مانگے تھے کیونکہ واٹر سپلائی پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ نلکے دیئے جائیں اور پچھلے 6% ، میں تین سو دس نلکے دیئے گئے لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ تین سو نلکے پی پی۔ کے باقاعدہ 0تھے لیکن وہ ہمارے

ایم این اے کو دے دیئے گئے جنہوں نے وہ نلکے پی پی۔ $میں لگائے ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب سے بھی کہا، محکمے سے بھی کہا اور سب کے آگے

درخواست کی لیکن کسی نے نہیں سنی۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس 6% ' میں تقریباً ایک ہزار نلکے میرے حلقے کو دیئے جائیں کیونکہ میرا پورا حلقہ واٹر سپلائی سے محروم ہے تاکہ ان کے کچھ مسائل حل ہو سکیں۔ میرا جو دامن کا علاقہ ہے اس کا زمینی پانی زہر سے بھی زیادہ کڑوا ہے لیکن اللہ کریم کے فضل سے ہر گاؤں میں ایک میٹھے پانی کا چشمہ ہے اور وہاں کچھ چشموں سے سکیمیں بنائی گئی تھی جو بہت پرانی ہو گئیں ہیں اور اب وہ بند ہو چکی ہیں -

جناب سپیکر میری درخواست ہے کہ ان سکیموں کو دوبارہ چالو کیا جائے اور جہاں پر سکیمیں نہیں ہیں ان گاؤں میں دوبارہ سکیمیں بنائی جائیں۔ میرا بہت پرانا اور دیرینہ مطالبہ ہے کہ ایک لفٹ اریگیشن سکیم بنائی گئی تھی جو میانوالی اور خوشاب سے دامن تک غریب کسانوں کے لئے آنی تھی، یہ میانوالی تک مکمل ہو چکی ہے اور خوشاب میں بھی کروڑوں روپے لگ چکے ہیں لیکن اب کسی وجہ سے یہ بند پڑی ہے۔ براہ مہربانی لفٹ اریگیشن سکیم کو دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ غریب کسانوں کو فائدہ ہو سکے۔ دوسری جلال پور کینال بھی بنائی جا رہی ہے اس سکیم کو فنڈز دیئے جائیں۔ یہ سکیم جہلم سے شروع ہو کر میرے حلقے خوشاب تک آنی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر میں ایک آخری تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہر سال سیلاب آتا ہے اور جب سیلاب آتا ہے تو حکومت بیٹھ جاتی ہے، وہاں کا "ڈی سی او" بیٹھ جاتا ہے اور سب کو بلا لیتے ہیں کہ آئیں اور تجاویز دیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ جب ہر سال سیلاب آتا ہے تو ہم اس سے پہلے کیوں نہیں بیٹھتے؟ اس سیلاب کی وجوہات دیکھیں کہ کیا وجوہات ہیں جس کی وجہ سے سیلاب آتے ہیں۔ جب پہاڑی علاقوں کے نالوں کا پانی آتا ہے تو وہ گولی سے بھی تیز ہوتا ہے۔ وہاں زیادہ تر نالے بند ہوئے پڑے ہیں اور ہماری نہر کے کنارے جو گاؤں ہیں ان میں سے آدھے سے زیادہ گاؤں دریا برد ہو چکے ہیں۔ اگر وہاں بند نہ باندھے گئے، نالے صاف نہ کئے گئے اور نہریں صاف نہ کی گئیں تو سیلاب سے بڑی تباہی ہو گی۔ میری حکومت سے یہی تجویز ہے کہ وہ سیلاب آنے سے پہلے اس پر . 5 0 کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔ جناب ذوالفقار غوری

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر شکریہ۔ میں پری بجٹ پر بات کرنے سے پہلے وزیر خزانہ صاحبہ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جو

پری بجٹ پر بات کرتے ہیں اگر یہ بات بات ہی نہ رہے کیونکہ اگر اس پر عمل نہیں ہوتا تو اس پری بجٹ اور اس سیشن کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مجھے یہ احساس ہے اور میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں کیونکہ 8 -

میں ،میں نے کچھ تجاویز آپ کے گوش گزار کی تھیں لیکن کسی بھی تجویز پر غور تک نہیں ہوا اس لئے میں کہتا ہوں کہ پری بجٹ بحث اگر صرف بحث ہی ہے تو اس کو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر ہم 0 سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں !

کے بجٹ میں ایک ارب روپیہ دیا گیا۔ وہ شاید کاغذوں میں یا بجٹ کی کتاب میں یہ لکھ دیا گیا کہ آپ کو ایک ارب روپیہ دیا جاتا ہے یا رکھا گیا ہے لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ ہم جتنے بھی ممبران ہیں ان میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ فی ممبر کو دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناکافی ہے کیونکہ ہمارا حلقہ صرف ایک پی پی مخصوص نہیں ہوتا بلکہ ہمارا حلقہ پورا پنجاب ہوتا ہے اور پنجاب میں ہمارے پاس وسائل تو بہت کم ہیں لیکن ہمارے مسائل بہت زیادہ ہوتے ہیں اس لئے میں نے یہ لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ جو فنڈ ہمیں دیا جاتا ہے یہ ناکافی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ 8 0 مکمل طور پر جتنا دیا جاتا ہے ، جتنا لکھا جاتا ہے اور جتنا رکھا جاتا ہے وہ اتنا دیا جائے اور ریلیز کیا جائے۔

جناب سپیکر دوسری بات یہ ہے کہ ان فنڈز کے + کو آسان کیا جائے کیونکہ جب ہمیں فنڈ دیا جاتا ہے تو سب سے پہلے ہم اپنی سکیمیں لکھتے ہیں اور وہ سکیمیں ڈی سی او صاحب کے پاس جاتی ہیں یہاں سے وہ 9

ہوکر 0 80 کے پاس چلی جاتی ہیں وہاں پر کچھ کاغذ کم ہوتے ہیں تو پھر واپس چلی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پھر ڈویلپمنٹ پلاننگ چلی جاتی ہیں وہاں پر بھی ایک مہینہ لگتا ہے اور اس کے بعد پھر فنانس میں چلی جاتی ہیں پھر فنانس میں بھی دو ماہ لگ جاتے ہیں اور اسی طرح چھ ماہ گزرتے ہیں۔ منسٹر صاحبہ میں آپ کو اس کی مثال یوں دوں گا کہ اس سال اپریل شروع ہوگیا ہے اور اپریل کا ایک ہفتہ گزر گیا ہے لیکن ہمیں ابھی تک جو پیسے دیئے گئے ہیں یا فنڈ جتنا بھی دیا گیا ہے اس میں سے ابھی تک ایک سکیم بھی شروع نہیں ہوئی۔ اس سے آپ اندازہ کر لیجئے گا کہ یہ اس مالی سال کے پونے تین ماہ رہ گئے ہیں اور کیا ہماری دی گئی سکیمیں ان پونے تین ماہ میں مکمل ہو جائیں گی؟ یہ ممکن ہی نہیں ہے اس لئے جب ہمیں فنڈز الاٹ کیا جاتا ہے تو اس کے + کو آسان بنا یا جائے۔ منسٹر صاحبہ اس سلسلے میں، میں نے آپ سے دو دفعہ بات بھی کی اور آپ کو لکھ کر بھی دیا اور اب پھر

آپ سے اس 0 سے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر ضرور توجہ فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس پر عمل ہونا چاہئے تب ہی بات بنے گی۔

جناب سپیکر میں یہ بھی کہتا چلوں کہ ہمیں جو فنڈز دیا جاتا ہے اور ہمارے بچوں کو سکالرشپ کی صورت میں جو وظیفہ دیا جاتا ہے وہ بھی بہت کم ہے لہٰذا اس کو بھی بڑھایا جائے ۔یہ میری تجویز ہے اس وظیفہ کو بڑھایا جائے اور میری اس تجویز کو لکھا جائے۔

جناب سپیکر صحت اور تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا کہ تعلیم ایک ایسا شعبہ ہے جس کے بغیر انسان ترقی کر سکتے ہیں اور نہ ہی ملک ترقی کر سکتا ہے۔تعلیم ہی مقابلے کا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے ہم ہر وہ چیز حاصل کر سکتے ہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے۔یہاں پر تعلیم کا جو فنڈ رکھا جاتا ہے وہ ناکافی ہے اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ تعلیم کے فنڈ کو بھی بڑھایا جائے۔میرا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور میں اس شہر کا باسی اور رہنے والا ہوں جہاں کے سر علامہ محمد علامہ اقبال رہنے والے تھے ۔وہ جس سکول میں پڑھتے رہے ہیں پہلے وہ مشن ہائی سکول کنک منڈی تھا اب کیونکہ وہ سکول A ہو گیا ہے اور اس کا نام گورنمنٹ مشن ہائی سکول ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ اس سکول کو اپ گریڈ کیا جائے ۔اس کو مثالی، ماڈل سکول بنا دیا جائے تاکہ وہ بچے جب باہر جائیں تو لوگ دیکھیں کہ یہ علامہ اقبال کے شہر سے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر شکریہ

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی دو تجاویز پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اپنی بات کو مختصر کریں۔

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر صحت کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ صحت کا بجٹ بڑھایا جائے ۔اب سیالکوٹ میں چونکہ میڈیکل کالج بھی بن گیا ہے اور اس سے پہلے جو ہسپتال تھا وہ اب ٹیچنگ ہسپتال کے نام سے منسوب ہو گیا ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ اب وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ ہسپتال بنایا جائے تاکہ لوگوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔میاں خرم جہانگیر وٹو

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر میری ایک تجویز رہ گئی ہے وہ بھی پیش کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں،فرمائیں

جناب ذوالفقار غوری جناب سپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سندھ میں آج سے تقریباً ایک سال پہلے سکیورٹی کے نظام کو رائج کیا گیا تھا، خاص طور پر وہاں پر چرچز ، مندر اور گوردواروں کے لئے وہاں پر انہوں نے ایک ہزار بندوں کو ملازمتوں میں رکھا ہے ۔ میڈم صاحبہ میں چاہتا ہوں کہ اس سکیورٹی سسٹم کو یہاں پنجاب میں بھی رائج کیا جائے۔ پنجاب میں بھی 0کے لوگوں کو یعنی ایک ہزار مسیحی لوگوں کو سکیورٹی کے لئے رکھا جائے ، اس میں ہندو سکھ اور مسیحی لوگ شامل ہوں تاکہ چرچز ، مندروں اور گوردواروں کی اچھی طرح سے حفاظت کی جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ اپنی بقایا تجاویز لکھ کر وزیر خزانہ کو دے دیں۔میاں خرم جہانگیر وٹو۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جناب احمد شاہ کھگہ

جناب احمد شاہ کھگہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر میں اپنے حلقہ سے متعلق کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔اس وقت محترمہ وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں،میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں پینے کے پانی کے بارے میں تجویز دینا چاہتا ہوں۔پینے کا پانی ایک ایسی نعمت بن چکا ہے کہ جس کو صحیح نہیں ملتا وہ ہیپاٹائٹس بی وسی کا شکار ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ بھی اور تمام بیماریاں اس کو لگ جاتی ہیں۔میرے اپنے حلقہ پی پی۔ کے لئے چند تجاویز ہیں جو آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔میرے اس حلقہ میں تقریباً ! گاؤں ہیں اگر ہر گاؤں میں ایک فلٹریشن پلانٹ لگا دیا جائے تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ اس وقت ایک فلٹریشن پلانٹ تقریباً دس لاکھ روپے سے لگ جاتا ہے اور پورا گاؤں دو ہزار افراد پر مشتمل ہوتا ہے، اس طرح میرے پورے حلقہ کے لئے تقریباً پندرہ کروڑ درکار ہوں گے۔اس سے میرے پورے حلقہ کے لوگوں کو صاف پینے کا پانی میسر ہو جائے گا اور وہ لوگ ان تمام بیماریوں سے بھی بچ جائیں گے۔

جناب سپیکر لاہور کو ڈبل سٹوری بنایا جا رہا ہے اس میں سے صرف اور صرف پندرہ کروڑ روپے اگر میرے حلقہ کو بھی دے دیئے جائیں تو میرے گاؤں میں واٹر سپلائی کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور لوگ آپ کو دعائیں

دیں گے۔اس کے بعد میں نکاسی آب کے متعلق عرض کرنا چاہوں گا کہ نکاسی آب اس وقت بہت ضروری ہو چکی ہے۔وہاں گندا پانی کھڑا رہتا ہے اور وہاں پر ڈونکی پمپ بھی لگے ہوئے ہیں، وہاں پر گٹر بھی موجود ہیں جن کا پانی ابل کر باہر آجاتا ہے۔یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اس پر توجہ دی جائے۔میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا کہ میرے حلقہ میں ملکہ ہانس ایک قصبہ ہے جس میں نکاسی آپ کا مسئلہ نہایت سنگین ہے کیونکہ وہ ڈھکی کا علاقہ ہے، ڈھکی سے نشیبی علاقہ میں جب بھی پانی آتا ہے تو ان کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ وہاں پر نکاسی آب کا بندوبست کیا جائے۔محترمہ وزیر خزانہ اس کے علاوہ میرے حلقہ میں ایک گاؤں ،جس کا نام چک شفیع ہے،وہاں پر ایک گلی جس کا نام ملک مراتب والی گلی ہے ، وہاں پر آج بھی پانی کھڑا ہوا ہے۔مجھے پرسوں وہاں جانے کا اتفاق ہوا ہے ،وہاں پر ایک فوتیدگی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ان کو چارپائی ٹرالی پر رکھنا پڑی اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس معاملے پر بھی خصوصی توجہ دے کر اس گلی کو بھی بنایا جائے۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں پختہ سڑکوں کی طرف آنا چاہتا ہوں۔میرے حلقہ پی پی۔ میں پچھلے پانچ سال اور موجودہ تین سالوں میں کوئی سڑک نہیں بنائی گئی ،کوئی فنڈ نہیں دیا گیا ، میں اس سلسلے میں بھی تجویز دینا چاہتا ہوں کہ وہاں میرے حلقہ میں کرتار پور سیروآنہ گاؤں ہے،ایک آبادی ترکھاناں والا ! ڈی ہے اور اسی طرح ایک سڑک شاہو بلوچ سے 6 2# !لنک کرتی ہے، ان سڑکوں پر بھی توجہ دی جائے اور اسی بجٹ میں اس کے لئے رقم مختص کی جائے۔اس کے ساتھ ہی میں عرض کروں گا کہ 6 2# !سے =)# تک ملحقہ سڑک ہے جو کافی آبادیوں کو . کرتی ہے اس پر بھی خصوصی توجہ دے کر بنایا جائے۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں کھیلوں کی طرف آنا چاہتا ہوں ، میرے حلقہ میں تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب گاؤں ہیں اور وہاں اکثر میں تو گورنمنٹ کی سرکاری زمینیں موجود ہیں۔میری تجویز ہے کہ ان زمینوں کو گراؤنڈز میں منتقل کیا جائے اور جن گاؤں میں سرکاری زمین نہیں ہے وہاں پر حکومت زمین خرید کر مہیا کرے تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو سکے۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں تعلیم پر آنا چاہتا ہوں، میرے حلقہ میں ملکہ ہانس کی کافی آبادی ہے حکومت کو وہاں پر لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ڈگری کالج قائم کرنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر

نور پور ایک آبادی ہے جو کہ سب تحصیل ہے وہاں بھی لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لئے ڈگری کالجز موجود نہیں ہیں صرف ایک ہائر سیکنڈری سکول ہے۔میری تجویز ہے کہ اس مد میں اسی بجٹ میں پیسے رکھے جائیں۔ اسی طرح چک شفیع ، = #(اور ایک اڈا رنگ شاہ کے علاقے میں بھی کالجوں کی بہت ضرورت ہے لہٰذا یہ نیک نامی ان کو خریدنی چاہئے۔ہم تو اپنی عوام کے یہ معاملات ہی کر سکتے ہیں ، عوام نے ہمیں جو 0دیا ہے کہ ان کے مسائل کو حکومت وقت کے سامنے اجاگر کریں۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں کسانوں کے مسائل پر بات کرنا چاہتا ہوں۔کسانوں سے متعلق میرے دوستوں نے بہت ساری تجاویز دی ہیں۔میری تجویز ہے کہ اس وقت جو بجلی کے بل آتے ہیں،یہ ختم کئے جا رہے ہیں۔کوئی ایسا طریق کار رائج کیا جائے کہ وہ ٹیوب ویل جو صرف زمینوں کو سیراب کرتے ہیں ان کو فری بجلی دی جائے، حکومت ساری سبسڈی خود برداشت کرے۔اس کے بعد میں تجویز دوں گا کہ میری ایک یونین کونسل 6 #2 !ہے ، اس کی سرے سے بلڈنگ ہی نہیں ہے اس پر بھی توجہ دی جائے۔یہ بڑا ضروری کام ہے ملازمین ریکارڈ گھروں میں رکھتے ہیں ،وہاں سے وہ تبدیل ہو جاتا ہے۔اس کے بعد نہری نظام کے متعلق عرض کروں گا، میرے حلقہ میں کچھ نہریں جو کہ ہماری زمینوں کو سیراب کرتی ہیں اور ہمیں پانی بھی مہیا کرتی ہیں ان کو پختہ کیا جائے۔ان راجباہوں میں لدھو نگار اجباہ، &# راجباہ، 6 #2 راجباہ، ملکہ ہانس راجباہ، پاڑہ راجباہ، باہیوال راجباہ اور فریدپور ڈوگراں کو پختہ کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ ہمارے علاقہ کے لوگوں کو بھی آسانیاں مہیا ہو سکیں۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقہ پاکپتن میں غلہ منڈی ناکافی ہے اس کے لئے گورنمنٹ نے پیسے بھی ادا کئے ہوئے ہیں تمام انتظامات مکمل ہیں اس کے باوجود پتا نہیں اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ اس کو مکمل کروایا جائے۔اس کے بعد میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ غریب آدمی دو چار کلو دودھ دے کر شام کو اپنے گھر کی روٹی پکا لیتا ہے، اگر اس کی بھینس چوری ہو جائے تو اس کا بُرا حال ہو جاتا ہے بلکہ اس کا گھر تباہ ہو جاتا ہے۔جب وہ ایف آئی آر کے لئے تھانے جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں پیسے لے آؤ تو ہم ایف آئی آر درج کرتے ہیں اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ جو مال مویشی جب چوری ہو جائے تو اس کے لئے لازم قرار دیا جائے کہ اس کی ایف آئی آر درج ہو تاکہ ان غریب لوگوں کو کچھ حوصلہ مل سکے۔

جناب سپیکر تقریریں تو پہلے بھی کافی کی ہیں لیکن ان پر عمل نہیں ہوا ،میرے علاقہ کی عوام بھی اسی پاکستان اور پنجاب کا حصہ ہیں نہ کہ ہندوستان کا لیکن اب میں امید رکھتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد ہوگا پچھلے تین سال بھی بے کار گزر گئے ہیں ، مجھ سے پہلے پانچ سال جو ایم پی اے تھا اس کو بھی صرف ڈیڑھ کلو میٹر سڑک دی گئی تھی۔میں اپنی عوام کے مطالبات حکومت کے وقت کے سربراہ تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہم بھی پاکستان، پنجاب اور اس معزز ایوان کا حصہ ہیں۔بے شک ہم دوسری طرف ہیں لیکن عوام تو برابر ہے، ہمارے حلقہ پر بھی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ۔ جناب سپیکر شکریہ۔محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا جیسا کہ پری بجٹ کے بارے میں آج یہاں ہمیں بولنے کا موقع دیا گیا ہے ، میں بہاولپور کے حوالے سے بات کروں گی۔جب پری بجٹ پر بات ہوتی ہے تو کسی بھی شہر کے جو مسائل ہوں ان پر بات کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر پچھلی دفعہ بھی میں نے بات کی تھی کہ چولستان جو کہ بہت حساس علاقہ بھی ہے اور وہاں پر قلعہ دراوڑ کو دیکھنے کی خاطر بھی آتے ہیں ،اس کے علاوہ سیاح بھی آتے ہیں جیپ ریلی بھی ہوتی ہے۔سب کچھ ہے مگر نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر ابھی بھی انسان اور جانور ایک ہی جگہ سے پانی پی رہے ہیں۔میں آج اس معزز ایوان میں سب کے سامنے یہ بات ضرور کہوں گی کہ وہاں پر رہنے والے ، اتنی محنت،، پیار کرنے والے اور محنتی لوگ رہتے ہیں، ان کے لئے کم از کم پانی مہیا کرنے کے لئے فنڈز ضرور دیا جائے ۔ مجھے اپنے قائد پر بڑا مان ہے ، میاں محمدنواز شریف، میاں محمدشہباز شریف نے بہاولپور کی ہماری جو پوری قیادت ہے اس کو بہت زیادہ فنڈز دیئے ہیں جس کی وجہ سے بہاولپور میں بے انتہا بہتری آئی ہے۔مگر میں یہاں پر یہ بات ضرور کروں گی اور چولستان کے حوالے سے زیادہ بات کروں گی کہ وہاں پر اس مسئلے پر جتنی دفعہ بھی بات ہوئی اس معاملے پر ابھی تک اچھے طریقے سے 0 0 نہیں ہوئی۔وہاں پر ابھی بھی روڈز کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ابھی جیپ ریلی میں بہت زیادہ حادثات ہوئے ہیں کیونکہ وہاں پر لوگوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور پھر اوپر سے روڈز بھی صحیح نہیں ہیں۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں بہاولپور کے وکٹوریہ ہسپتال کے متعلق بات کروں گی کہ وہاں پر بھی بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔آپ یقین کریں کہ روزانہ بے تحاشا حادثات ہو رہے ہیں ،ہمیشہ یہ سنا گیا کہ اس اس روڈ کے لئے بہت زیادہ فنڈز دے دیئے گئے ہیں مگر ابھی تک یہ 0 0 نہیں ہو پا رہا۔میں محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے یہ 78 کروں گی کہ جب پری بجٹ کے بعد سارے معاملات فائنل ہوں تو اس میں ضرور دیکھا جائے کہ بہاولپور میں : ? = کے سامنے روڈ چوڑا کرنے کے لئے فنڈز دیئے جائیں یا فلائی اوور یا انڈر پاس جو بھی بہتر ہو اس کے لئے فنڈز دیئے جائیں۔

جناب سپیکر سول ہسپتال جو کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی وہاں پر بہت بڑی ہے جس کی ضرورت بھی تھی چونکہ جب نواب صاحب کا دور تھا تب تو ہسپتال اور تفریحی گاہیں اور سکولز سب کچھ بنا لیکن عباسی خاندان کی بالکل توجہ نہ دینے کی وجہ سے بہاولپور بد حالی کا شکار ہوا ہے ۔ اس کے بعد میرے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی شفقت ہے اور وہاں کے رہنے والے لوگ صرف اسی وجہ سے اپنی قیادت سے جڑے ہوئے ہیں کہ اس دور میں وہاں بہت زیادہ کام ہوا ہے ۔میں درخواست کروں گی کہ بہاولپور کی مزید بہتری کے لئے فنڈز کی ضرورت ہے۔چولستان میں بچیوں کے لئے علیحدہ سکول ، ان کی اونچی دیوار اور ساتھ اٹیچ باتھ رومز ہونے چاہئیں۔وہاں صرف ایک سکول ہے اس کی چار دیواری تک نہیں ہے میں نے خود وکیا ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ وہاں کی رہنے والی بچیاں پڑھنا چاہتی ہیں ان میں ہے لہٰذا ان کے لئے یہ ضرور دیا جائے۔اس کے علاوہ بہاولپور میں وومن چیمبر آف کامرس کی بھی ضرورت ہے ،لیڈیز کلب کی بھی ضرورت ہے اس کے لئے بھی فنڈز دیئے جائیں چونکہ سول ہسپتال کا : ? = سے بہت زیادہ فاصلہ ہے میں سمجھتی ہوں کہ رش کم کرنے کے لئے اور عوام کو بہتر علاج مہیا کرنے کے لئے اگر وہاں پر دو بسیں دے دی جائیں چونکہ سفر بہت زیادہ ہے اور : ? = کے شعبہ حادثات میں بہت زیادہ رش ہے اس لئے اگر سول ہسپتال کو دو بسیں دے دی جائیں تو بہت بہتری آئے گی اور ہسپتال کو اچھے طریقے سے چلا سکیں گے۔میں آخر میں خاص طور پر بچوں اور خواتین کے لئے بات کروں گی کہ وہاں پر گراؤنڈز کی بہت کمی ہے وہ پوری کی جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جناب شوکت علی لالیکا

جناب شوکت علی لالیکا شکریہ۔جناب سپیکر ہم چوتھا بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ہر دفعہ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ دریائے راوی اور دریائے ستلج میں جو زہر آلود پانی ملا کر چھوڑا جا رہا ہے وہ صرف فصلوں کو نہیں مجھے میرا دوست کہہ رہا تھا کہ تھوڑا سا تحمل سے بات کرو لیکن جب تکلیف سے بات نکلتی ہے تو آواز اونچی اور دکھ سے نکلتی ہے۔ میں نے چار دفعہ گزارش کی کہ دریائے ستلج کا پانی فصلوں کو نہیں ، ہمارے مویشی نہیں بلکہ ہم خود پی رہے ہیں ۔ضلع بہاولنگر کی پچاس فیصد آبادی اور چولستان کی آبادی دریائے ستلج کا پانی پی رہی ہے۔ ایک ہی پاؤنڈ سے جانور بھی اور انسان بھی پانی پی رہے ہیں۔ جو فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان کا پانی کرنے کے لئے فیکٹری مالکان کو پابند کیا جائے یا خدا کے نام پر اسے بجٹ کا حصہ بنایا جائے۔محترمہ وزیر خزانہ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ ایک دن ان چولستان والوں کے ساتھ گزاریں اور اگر آپ ایک گلاس پانی پی لیں تو میں آپ کو چولستانی بہن اور بیٹی ہونے کا ایوارڈ دوں گا۔

جناب سپیکر وقت کم ہوتا ہے اور گزارشات بہت ہوتی ہیں میں تجاویز پر آتا ہوں ہمارا نہری نظام جو دنیا کا بہترین نظام تھا وہ آج تباہی کے دہانے پر ہے ۔ الحمد للہ ہماری حکومت پچھلے تین بجٹ میں خصوصی توجہ دے رہی ہے لیکن میرے خیال میں یہ کام گولی سے چلنے والا نہیں ہے جو نہر چار سو کیوسک پانی لیتی تھی آج وہ ایک سو کیوسک پر آئی ہوئی ہے۔جب تک نہروں کی لائننگ نہیں ہو گی سے زمینیں سیم زدہ ہو رہی ہیں اور بنجر ہو رہی ہیں۔اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ '%; 6 ایکٹ کے تحت *E ہے، میرے خیال میں میڈم کو علم نہیں ہو گا کہ یہ '%; 6 کیا ہے ؟یہ '%; 6 کسانوں کی تباہی ہے۔ جب یہ ایکٹ نافذ کیا گیا تو اس کے فنڈز لئے گئے، الیکشن کے ذریعے جو منتخب ہوتا ہے وہ پانی بیچ جاتا ہے تباہی کر دیتا ہے۔جہاں بھی '%; 6 ایکٹ نافذ ہے میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ ایک نہر پر جا کر سروے کر کے دیکھ لیں کہ دو دو سو ایکڑ کے مالک آج بڑے شہروں میں مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ خدا کے نام پر اس بجٹ میں اس کے لئے فنڈ رکھا جائے۔

جناب سپیکر زرعی انکم ٹیکس لاگو کر دیا گیا۔میں میڈم سے گزارش کروں گا کہ طبقات میں تفریق نہ ڈالیں ، میں آج پر کہہ رہا ہوں کہ خدا کی قسم کسان زرعی انکم ٹیکس دینا چاہتا ہے لیکن تقسیم نہ کریں جو سہولتیں انڈسٹریلسٹ کو دی جا رہی ہیں وہ کسان کو بھی دے دیں کسان کو بھی انڈسٹریلسٹ کے ساتھ 78 کر دیں زراعت کو بھی صنعت کا درجہ دے دیں تو انشاء اللہ زرعی انقلاب آ جائے گا لیکن یہ طبقات کی تقسیم ہی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے محترمہ وزیر خزانہ نے پچھلے بجٹ میں فیصد برآمدات کا ذکر کیا کہ زراعت سے وابستہ ہیں ان لوگوں سے زرعی انکم ٹیکس اس مد میں لیا جا رہا ہے ۔انڈسٹریلسٹ سے تو چار لاکھ کی انکم کے بعد لیا جاتا ہے اور کسان سے ہزار کے بعد لیا جاتا ہے، انڈسٹری سے انکم پر لیا جاتا ہے اور کسان سے نقصان پر لیا جا رہا ہے ۔پاکستان کی تاریخ میں میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے کسانوں کو ۔ارب روپے کا بہت بڑا ریلیف دیا ہے۔ ہمیں اپنے قائد پر فخر ہے اور ہم نے 0 کیا ہے کہ اس دفعہ کسان کو نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب کسان کی بات آتی ہے تو ۔ پہلے ہی چل پڑتی ہے میں نے تو ابھی تجاویز ہی شروع نہیں کیں ۔مجھے کم از کم دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ جذباتی کیوں ہو رہے ہیں ؟ میں نے تو آپ کو نہیں روکا۔

جناب شوکت علی لالیکا جناب سپیکر ۔تو ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ بات کریں۔

جناب شوکت علی لالیکا جناب سپیکر میں انکم ٹیکس کی بات کر رہا ہوں جب ہم نے 0 کر لیا ہے کہ اس دفعہ کسان کو نقصان ہوا ہے پھر اس سے انکم ٹیکس کیوں لیا جا رہا ہے۔آپ اس کی انکوائری کرائیں، خدا کے نام پر اس کو چیک کریں ، اس دفعہ چھوٹ دے دیں اور زراعت اور انڈسٹری کو برابر

کریں تو انشاء اللہ ایک سال میں رزلٹ آئے گا کہ پنجاب میں انڈسٹری کیا کرتی ہے اور کسان کیا کر رہا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ اگر ہم نے کسان کو ریلیف دینا ہے تو پھر ٹریکٹر کو ڈیوٹی فری کر دیں۔ جو لینڈ کروزر ایک کروڑ پچاس لاکھ کی سرمایہ دار لے رہا ہے اس کو ایک کروڑ پچپن لاکھ میں بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن ٹریکٹر پر ڈیوٹی فری کرنے سے انشاء اللہ انقلاب آئے گا ۔ نعرہ ہائے تحسین

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ جب ہماری توجہ خصوصی طور پر زراعت پر ہو گی تو انشاء اللہ پنجاب سر سبز پنجاب کہلائے گا۔ اگر ہم نے کسان کو ریلیف دینا ہے تو کھاد اور زرعی ادویات پر جی ایس ٹی ختم کرنا ہو گا، ہمیں زرعی آلات ڈیوٹی فری کرنا ہوں گے۔ یہ چیزیں 8 0 ہونے والی نہیں ہیں۔ کھاد نے فصل میں ہی جانا ہے اس نے 8 دینا ہے، زرعی ادویات نے فصل میں ہی جانا ہے انہوں نے 8 دینا ہے۔ اس پر توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر یہاں ہر دفعہ ہم بڑی عجیب سی بات کرتے ہیں کہ زرعی ادویات اور کھاد میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ یہ بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں۔ یہ bailable offence ہے، ملاوٹ کرتے ہیں، پکڑے جاتے ہیں اور پھر ایک گھنٹے میں چُھوٹ جاتے ہیں جبکہ کسان بے چارہ suffer ہوتا ہے۔ آئندہ بجٹ میں اس بارے میں خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر لالیکا صاحب wind up کر لیں۔

جناب شوکت علی لالیکا جناب سپیکر بہتر ہے۔ میں wind up کر لیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شہروں میں Health System بہت بہتر ہے۔ بڑے بڑے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتال موجود ہیں لیکن میں ضلع بہاولنگر اور تحصیل منچن آباد کی بات کروں گا۔ وہاں پر جتنے بھی BHUs ہیں ان میں آج تک ایک بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات نہیں ہوا۔ وہ تقریباً سارے BHUs غیر آباد پڑے ہوئے ہیں اور ان میں جانور باندھے جاتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ ڈاکٹروں کو کم تنخواہیں دے رہے ہیں، جو اپنی زندگی کے بیس سال ضائع کر کے آتا ہے اسے آپ پچاس ہزار روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔ شہروں میں تو یہ ٹھیک ہے کہ شروع میں ڈاکٹروں کو پچاس ہزار روپے تنخواہ دی جائے لیکن دیہات میں ڈاکٹروں کو کم از کم ایک لاکھ روپے تنخواہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،بہت شکریہ۔اب تشریف رکھیں۔

جناب شوکت علی لالیکا جناب سپیکر میں صرف آدھا منٹ مزید لوں گا۔تعلیم کے حوالے یہ تجویز دوں گا کہ ہر دیہات میں لازماً ایک پرائمری سکول ہونا چاہئے۔نئے سکول قائم کرنے پر پابندی اُٹھائی جائے تاکہ ہر دیہات میں ایک پرائمری سکول قائم کیا جاسکے۔

جناب سپیکر ہماری گندم کی نئی فصل آنے والی ہے۔میںchallengeسے کہہ رہا ہوں کہ اس مرتبہ پھر بحران آئے گا ، کسان سے900 روپے فی من کے حساب سے گندم خریدی جائے گی اور مڈل مین لاکھوں روپے کمائے گا۔میں گزارش کروں گا کہ باردانہ کے لئے پیسے مختص کئے جائیں اور باردانہ ایک ساتھ جاری کیا جائے۔قسط وار باردانہ جاری نہ کیا جائے۔کسان بے چارہ اپنی گندم holdنہیں کر سکتا اور وہ900 یا1000 روپے فی من کے حساب سے اپنی گندم فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی،مہربانی۔اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر سب سے پہلے حسب روایت شعر عرض کروں گی۔

یہ کیا کہ سورج پہ گھر
بنانا
پھر اس پہ چھاؤں
تلاش کرنا
کھڑے بھی ہونا
دلدلوں میں
پھر اپنے پاؤں تلاش
کرنا

جناب سپیکر بہت سی تقاریر ہوئیں اور آپ یقین مانیں کہ کہنے کو بہت کچھ ہے۔کل پہلے میں دس صفحات لے کر بیٹھی،دیکھا تو کہنے کو بہت کچھ تھا،ہر موضوع اور ہر شعبہ کے بارے میں کہنے کو بہت کچھ تھا۔میں نے

سوچا کہ ایسا کیا کہوں کہ بات سمجھ آجائے ،ہمیں مسائل کی جڑ کا پتا چل سکے اور ہم کچھ بہتری کی طرف بھی جائیں۔ہمارا مقصد تو مسائل کے حل کے لئے تجاویز دینا ہے۔جب ہم تجاویز دے رہے ہیں تو ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بجٹ کی کتابیں چھپ چکی ہیں اور شاید وزیر خزانہ صاحبہ کی تقریر بھی printہو چکی ہے۔اگر ایسا نہیں تو بہت اچھی بات ہے اور ہماری تجاویز زیر غور آجائیں گی۔میں نے ادھر اُدھر دیکھا اور میرے پاس مسائل بہت زیادہ تھے۔کل میرا ایک سوال بھی تھا جس میں حلقہ پی پی-160کے حوالے سے ایک مسئلہ کی نشاندہی کی گئی تھی۔یہ حلقہ جناب سیف الملوک کھوکھر کا حلقہ ہے اور وہاں پر جیابگا گاؤں میں واٹر سپلائی کا کوئی سسٹم موجود نہیں ہے اور وہاں پر نکاسی آب کا کوئی سسٹم موجود نہیں ہے لیکن اس کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے جا رہے۔لاہور شہر میں جوہر ٹاؤن اور واپڈا ٹاؤن کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں جیا بگا ہے۔میں محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گی کہ اس گاؤں کے لئے آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر ایک تحصیل کے حوالے سے میرا ذاتی experienceہے اور میں نے اس کو خصوصی طور پر examine کیا ہے۔میری تقریر غور طلب ہے کیونکہ یہ عام typicalتقاریر سے ہٹ کر ہے۔میں آپ کو ایک چھوٹا سا موازنہ بتاتی ہوں۔میری چھوٹی سی عقل سمجھ میں یہ بات آئی ہے،میں خود تو چھوٹی نہیں ہوں لیکن میری عقل اور سمجھ چھوٹی ہے۔ہم بجٹ میں بڑے بڑے پراجیکٹس اور مسائل کے حل کے لئے فنڈز مختص کرتے ہیں لیکن ہم اس سے مثبت نتائج حاصل نہیں کر پاتے۔کافی سوچ و بچار کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہماری mismanagementہے۔ہم پیسے تو خرچ کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم وہ servicesحاصل نہیں کر پا رہے۔شکر گڑھ میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے۔میرا وہاں پر ایک پرانا واسطہ ہے اور وہ ہسپتال میری نظر میں ہے۔میں نے معلوم کیا کہ اس ہسپتال کا بجٹ کتنا ہے،کتنے اخراجات ہوتے ہیں اور وہاں کتنے مریضوں کو صحت کی سہولتیں میسر آتی ہیں۔میں نے صرف اسی کو پکڑ لیا کہ شاید مجھے اس سے ساری بات سمجھ آجائے۔ اگر حساب لگایا جائے تو اس ٹی ایچ کیو کا بجٹ 45سے 50 لاکھ روپے تک per month بنتا ہے۔اس میںmaintenance, medicines and diagnostic buildingشامل نہیں ہیں۔اس ہسپتال میں basis dailyپر out doorمیں visitکرنے والے مریضوں کی تعداد100سے 120تک ہے۔یہ کل maximumتیس ہزار مریض بنتے ہیں اگر اس کو 50 لاکھ پر تقسیم کر دیں تو فی مریض آپ کو 1600 اور کچھ روپے میں پڑتا ہے۔اگر اس میں ڈاکٹر کی فیس اور دوسرے مختلف قسم کے اخراجات

شامل کریں تو ایک مریض آپ کو 2500 روپے میں پڑتا ہے۔اس کے against اس کو سروس کیا ملتی ہے؟ دو تین اچھی سی جھڑکیاں، دو پیناڈول گولیاں اور ایک ادویات کی فہرست جو کہ اگر وہاں available ہوں تو وہ almost expired ہوتی ہیں۔میں آپ کو بتاؤں کہ medicine is a living thing کیونکہ medicine expire ہوتی ہے اور جو living ہوتا ہے وہی expire ہوتا ہے۔اس ہسپتال میں جو ڈاکٹر تعینات ہیں ان میں ایک بڑے اچھے لیول کے سرجن ہیں اور ان کی تنخواہ ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے۔اگر حساب لگائیں تو ان کی سالانہ تنخواہ 18 لاکھ بنتی ہے اور وہ وہاں پچھلے دس سالوں سے تعینات ہیں تو ایک کروڑ 80 لاکھ روپے وہ تنخواہ کی مد میں وصول کر چکے ہیں۔اسی طرح وہاں پر ایک گائناکالوجسٹ ہے جن کی تنخواہ بھی 85 ہزار کے قریب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟آپ وقت کو مدنظر رکھیں۔آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر میرے لئے time کی پابندی ہے۔ابھی تو میں نے بات شروع کی ہے۔ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ یہاں پارٹی وغیرہ کا کوئی سین نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر اس میں دلچسپ چیز یہ ہے کہ ہم نے سرجن اور گائناکالوجسٹ پر بھی اتنا پیسا invest کر لیا لیکن اس ہسپتال میں اینستھیزیا کا ڈاکٹر نہیں ہے۔سرجن سرجری کیسے کرے گا اگر اینستھیزیا کا ڈاکٹر موجود نہیں ہوگا؟آپ وہاں پر تعینات سرجن کو پچھلے دس سالوں سے تنحواہ دے رہے ہیں لیکن اس کا حاصل کیا ہوا؟ وہاں پر تو اینستھیزیا کا ڈاکٹر نہیں ہے اور اس کے بغیر سرجن سرجری نہیں کر سکتا۔اسی طرح گائناکالوجسٹ caesarean section نہیں کر سکتی کیونکہ اینستھیزیا کا ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ہسپتال میں اینستھیزیا کا ڈاکٹر بنیادی حیثیت رکھتا ہے لیکن وہ اس ہسپتال میں موجود نہیں اور اتنے سالوں سے اس کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔اس کی وجہ mismanagement ہے۔یہ mismanagement کی ایک چھوٹی سی مثال ہے کہ ایک ٹی ایچ کیو میں اتنا زیادہ بجٹ خرچ ہو رہا ہے لیکن اس کے against لوگوں کو کوئی services مل رہیں اور نہ ہی ہم اس سے کوئی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔1982 میں BHUs کا سسٹم بنا تھا اور 1985 کے بعد اس کو جس طرح سے workable ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو سکا۔آج شعبہ صحت میں ہمارا المیہ یہی ہے کہ mismanagement ہے۔آج میو ہسپتال میں ڈاکٹروں

کے پاس مریضوں کی لمبی لمبی لائنیں ہیں۔نزلہ زکام والے مریض بھی وہاں outdoorمیں جا رہے ہیں۔اس طرح اصل seriousمریض اپنا چیک اپ نہیں کروا سکتے۔اصل facilitiesکو availکرنے کی بجائے نزلہ زکام کے مریضوں کی لائن لگی ہوتی ہے۔آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ یونین کونسل لیول پر چھوٹے چھوٹے out doorبنائیں اور ان کو بے شک آپ سروسز ہسپتال کے outdoorکا نام دے دیں۔نزلہ اور زکام او راسی طرح کے چھوٹے چھوٹے امراض کے مریضوں کو یونین کونسل لیول پر dealکیا جائے اور انہیں وہیں پر صحت کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ہمیں اسی بجٹ میں رہ کر چیزوں اور معاملات کو manageکرنا ہے۔ہمیں قرض لے کر اپنا بجٹ نہیں بڑھانا چاہئے۔ہماری ساری کمی mismanagementکی وجہ سے ہے۔اس کے لئے ہمیں right people for the right jobوالے اصول کو اپنانا ہوگا جبکہ ہماری یہ priorityنہیں ہے۔ہم چیزیں manageنہیں کر پاتے۔مجھے وزیر خزانہ صاحبہ سے بہت زیادہ امیدیں وابستہ ہیں کیونکہ خواتین میں کرپشن بھی کم پائی جاتی ہے اور وہ اپنے کام سے بہت زیادہ loyal and sincereبھی ہوتی ہیں۔گوروں کا سکولوں کے حوالے سے ایک سسٹم تھا اور ہر گیارہ کلومیٹر کے بعد وہ ایک سکول بنا دیتے تھے جو بیچ کا بندہ ہوتا تھا اُس کو پانچ کلومیٹر اِدھر اور پانچ کلومیٹر اُدھر پڑتا تھا جو اُس کے لئے - ہوتا تھا تو آج ہم یہ سسٹم کیوں نہیں کر سکتے؟ بڑے بڑے سکول بنانے کی بجائے یونین کونسلز پر چھوٹے چھوٹے سکول بنائیں۔۔۔ 9

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب سپیکر میں آخر میں آپ کے لئے اور ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کے لئے ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں۔ میں آج اسمبلی آتے ہوئے ایک غزل سنتی ہوئی آ رہی تھی تو ایک شعر مجھے بہت اچھا لگا تو میں نے سوچا کہ آپ کی نذر کروں۔

تم ہمارے نہیں تو کیا غم ہے
ہم تمہارے تو ہیں کیا یہ کم ہے

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بہت شکریہ۔ باقی + کے لئے کل یہ بحث جاری رہے گی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۔اپریل صبح بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

I I I I I I I I I I I I

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعتہ المبارک، 8-اپریل 2016
یوم الجمع، 29-جمادی الثانی 1437ھ

سولہویں اسمبلی بیسواں اجلاس

جلد شمارہ

667

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ مواصلات و تعمیرات

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

669

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8-اپریل 2016

یوم الجمع ،29-جمادی الثانی 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ۝٩ فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ۝١٠ وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمٗاۚ قُلۡ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِۚ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ۝١١

سورۃ الجُمُعَة آیات9 تا11

مومنو جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد یعنی نماز کے لئے جلدی کرو اور خریدو فروخت ترک کردو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سَر کا موقع ہے او جانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

سوالات

محکمہ مواصلات و تعمیرات

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے ۔پہلا سوال نمبر جناب جمیل حسن خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر سوال نمبر ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سوڈیوال تا چوبرجی سڑک کی توسیع و دیگر تفصیلات

جناب احمد شاہ کھگہ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور ٹھوکر نیاز بیگ تا چوبرجی روڈ کی دونوں جانب توسیع کرنے کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جن کو دو فیزوں میں بنانا تھا اس پر دونوں اطراف کتنی کتنی توسیع کی گئی؟

ب دونوں فیزوں کی تعمیر پر کتنا وقت لگا اور کتنی لاگت آئی، دونوں فیزوں کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے سوڈیوال تک تو دونوں اطراف سے سڑک کو وسیع کر دیا گیا،سوڈیوال تا چوبرجی تک توسیع نہ کرنے کی وجہ بتائی جائے؟

د کیا حکومت سوڈیوال تا چوبرجی روڈ کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ملتان روڈ لاہور کی دونوں جانب توسیع کا پراجیکٹ شروع کیا تھا جس کو فیز میں مکمل کیا گیا۔ ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ فیز کی لمبائی کلو میٹر ہے جبکہ سکیم موڑ تا چوک چوبرجی فیز۔ کی لمبائی کلومیٹر ہے۔فیز۔ کی تعمیر و توسیع لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی زیر نگرانی کی گئی جبکہ فیز۔ کی تعمیر محکمہ ہائی وے پنجاب کی زیرِ نگرانی سر انجام پائی۔
پہلے مرحلے ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ سڑک ہذا کی کشادگی اوسطاً سے فٹ میٹر سے میٹر زمین کی دستیابی اور ڈیزائن کی ضرورت کے مطابق توسیع دی گئی جبکہ انٹر سیکشن کو فٹ میٹر تک کھلا کیا گیا اور مناسب جگہوں پر پارکنگ فراہم کی گئی جبکہ دوسرے حصے سکیم موڑ تا بسطامی روڈ کلو میٹر کی توسیع فٹ سے فٹ میٹر سے میٹر تک دونوں اطراف کی گئی ہے جبکہ بسطامی روڈ سے چوک چوبرجی لمبائی کلو میٹر تک لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفکیشن کی منظوری نہ ہونے کے سبب کوئی توسیع

نہ کی گئی بلکہ صرف پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کی کارپٹنگ اور کی گئی۔

ب پہلے مرحلے ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ کی تعمیر مالی سال ۔ اکتوبر میں شروع ہو کر مالی سال ۔ ستمبر میں مکمل ہو چکی ہے جس کی لاگت ملین روپے ہے جبکہ دوسرے مرحلے فیز۔ کا سکیم موڑ تا بسطامی روڈ سوڈیوال کی تعمیر اکتوبر کو شروع کی گئی اور تقریباً ماہ کے عرصہ میں ملین روپے کی لاگت سے تعمیر مکمل کر لی گئی۔

ج جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹھوکر تا بسطامی روڈ سوڈیوال کی توسیع کر دی گئی جبکہ بسطامی روڈ سوڈیوال تا چوبرجی کی توسیع # " ! میٹرو بس سروس پراجیکٹ کے متوقع منظوری کے باعث عارضی طور پر مؤخر کر دی گئی ۔مزیدیہ کہ اس سیکشن کی لینڈ ایکوزیشن کے نوٹیفکیشن کی منظوری بھی نہ ہو سکی۔

د لاہور اورنج لائن ٹرین سروس کی مجوزہ تعمیر کے باعث فی الوقت اس حصے کی توسیع کا منصوبہ مؤخر ہے۔لاہور اورنج لائن ٹرین سروس کا منصوبہ اب& ( ) "'&%$ کے زیر کنٹرول ہے۔منصوبے کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کیا یہ درست ہے کہ نئی بنی ہوئی سڑک جس کی مالیت تقریباً ملین روپے بنتی ہے جو آپ نے مختلف فیزز میں بنائی ہے اور اسے میں مکمل کیا ہے۔کیا یہ درست ہے کہ تقریباً ۔ارب روپے سے بنی ہوئی سڑک کو آپ نے اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے اکھاڑ دیا ہے اور وہاں پر اورنج لائن ٹرین بننا شروع ہو گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر چونکہ اس وقت عوام کی خاطر اورنج لائن ٹرین بنانے کی ضرورت تھی تو گورنمنٹ نے عوام کے مفادکی خاطر اورنج لائن ٹرین کے لئے یہ کیا ہے۔ویسے ان کا یہ نیا سوال بنتا ہے اورنج لائن ٹرین اور ہے اور روڈز اور ہیں اگر یہ نیا سوال کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، نیا سوال نہیں بنتا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کیا یہ نیا سوال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ انہوں نے عوام کے مفاد کی خاطر یہ سڑک توڑ کر اورنج لائن ٹرین بنائی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر گزارش ہے کہ---

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر میاں صاحب اج رہنے دیو مہربانی کرو۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر پھر آج کسی اور پر بات کر لیتے ہیں .گزارش ہے کہ ۔ارب روپے سے کتنے ہسپتالوں میں ادویات دی جا سکتی ہیں، کتنے سکولوں میں - ,+ *پوری کی جا سکتی ہیں۔کیا کوئی شرم نامی چیز ہے، حیا نامی کوئی چیز ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب یہ بات نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر مجھے بتا دیں کہ کیا جواز رہ جاتا ہے۔ اگر آپ بھی ہمیں بولنے کی اجازت نہیں دیں گے تو پھر زبانوں کو تالے لگوا کر اسمبلی کے باہر بیٹھ جاتے ہیں۔آپ کے ہوتے ہوئے تو میں نہیں سمجھتا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر میں نے کبھی آپ کو نہیں روکا۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر جس طرح آپ ایوان چلاتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب کو / . کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میں آپ کو بالکل بولنے کا موقع دیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر اتنا حق بھی نہیں ہے کہ ہمارے پیسوں پر ڈاکا مارا جائے اور ہمیں کہا جائے کہ آپ بولیں بھی نہ،مجھے بتادیں کہ مفاد عامہ کا کیا کام ہے ؟اس میں ایل ڈی اے اور مواصلات و تعمیرات کے افسران کا مفاد عامہ ہے۔ ان کو حرم میں لے جائیں،مسجد میں لے جائیں کیا یہ لوگ کمیشن نہیں کھاتے ؟ ان کو حرم کے اندر لے جائیں اور ان سے پوچھیں کہ نیچے سے دو تین چار فیصد کمیشن کیسے چلتی ہے ،ہمیں بے وقوف بناتے ہیں ، ہم ان کے لئے پاگل ہیں ؟ کہتے ہیں کہ کرپشن فری پنجاب ہو گیا ہے۔ ۔ارب روپے کا کیا جواب ہے ؟انہوں نے ہمیں کیا جواب دیا ہے۔مفاد عامہ؟ افسر مفاد عامہ کا کام تھا۔پھر جب میں بات کروں گا تو ان کے پیٹ میں بڑی درد ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر جب میں بات کروں گا تو پھر سنیں بھی۔ آپ نے کہا ہے تو اب سنیں کہ کہاں تک کمیشنیں جا رہی ہیں اور لاہور میں بیٹھا کون بندہ نظام چلا رہا ہے۔کون بندہ کیا کر رہا ہے ، سرکاری محکموں کے اندر کون بھرتیاں کروا رہا ہے ، کہاں سے لسٹیں آ رہی ہیں، غریب آدمی دھکے کھا رہا ہے اور آپ کس طرح کمیشن لے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب اسی سوال پر رہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر آپ ایک مختصر سی بات بتائیں۔آپ + / 0 یہ بات کہہ دیں کہ ہم نے یہ سڑک توڑی ہے چونکہ میں نے کل اس کے خلاف کورٹ میں جانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اس کو سیاسی / بنا رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر ان سے تلاوت کرایا کرو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر یہ چودھری پرویز الہیٰ کا دور نہیں ہے، یہ ق لیگ کا دور نہیں ہے بلکہ یہ میاں محمد شہباز شریف کا دور ہے اور یہاں

ایک ایک چیز پر -+ + 1 - -ہے وہ کمیشن والا وقت چلا گیا ہے ہم جو بھی کرتے ہیں عوام کے لئے کرتے ہیں اور میاں صاحب یہ جھوٹ فرما رہے ہیں۔اس وقت یہ منسٹر تھے اس وقت واقعی کمیشن جاتی ہو گی لیکن اب میاں محمدشہباز شریف کی حکومت ہے، میاں محمدنواز شریف کی حکومت ہے اور آپ یہاں کمیشن کی بات کرتے ہیں؟اگر ہمیں عوام کے لئے اس سے بھی زیادہ کام کرنے پڑے تو کریں گے ۔ آج میٹرو کا منصوبہ دیکھ لیں، موٹر وے دیکھیں جب میاں محمدنواز شریف نے بنائی تھی تو دنیا نے تنقید کی تھی---

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر کیا یہ اس سوال کا جواب ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر آج موٹروے اس ملک کی ضرورت ہے اور اسی طرح میٹرو اور اورنج لائن ٹرین بھی ضرورت ہے ۔ لاہور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کا نظام بہتر کرنا ہے اس سے ہزاروں لاکھوں لوگ مستفید ہوں گے۔ انہیں اس چیز کی تکلیف ہے کیونکہ ن لیگ کا گراف بہت اونچا جارہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سرکاری رہائش گاہوں کی -+ + + !کے لئے

فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی 2 -+ + + *کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟

ب کیا سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی ترجیحات طے کرنے کے لئے کوئی ضابطہ یا اصول وضع کیا گیا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

ج ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کورڈ ایریا کتنا ہے؟

د ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر گزشتہ پانچ سال کے دوران 2 -+ + + * کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پراونشل بلڈنگ سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام 2 -+ + + * کے لئے 3 3 روپے مختص کئے گئے ہیں اور سارے فنڈز خرچ ہو گئے۔سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب ہر سال ماہ نومبر میں اگلے مالی سال کے لئے سرکاری عمارات کو کورڈ ایریا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ریٹ کی بنیاد پر 2 -+ + + *کا تخمینہ بھیجا جاتا ہے۔گورنمنٹ اس تخمینہ اور اپنے بجٹ کے مطابق فنڈز مختص کرتی ہے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان فنڈز کے آنے پر انہیں+ * 4 4کو بھیج دیا جاتا ہے جو کہ متعلقہ محکمہ کے مقامی سربراہ کی ترجیحات اور بلڈنگ کی ضرورت کے مطابق اسے خرچ کرتے ہیں۔

ج ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رہائش کی 2 -+ + + *کے کام ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ ہے تاہم ان کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈی سی او ہاؤس کا کورڈ ایریا مربع فٹ ہے۔

د ڈی او بلڈنگ کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 2 -+ + + * کی تفصیل درج ذیل ہے

سال -	ملین
سال -	ملین
سال -	ملین
سال -	ملین
سال -	ملین

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز الف کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کہیں رکھی ہے تو بتا دیں چونکہ مجھے تو نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس کی تفصیل کدھر ہے جناب امجد علی جاوید کو دیں۔

جناب امجد علی جاوید اس کی تفصیل ہو گی آپ دیکھیں۔ مل گئی ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس کی تفصیل ڈھونڈ کر جناب امجد علی جاوید صاحب کو دیں۔

اس مرحلہ پر تفصیل کی کاپی معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کو پہنچائی گئی

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ تو میرے پاس ہے لیکن اس میں تفصیل نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس میں ، اور کی بھی تفصیل ہے آپ کو اور کیا چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز د صرف ڈی سی او ہاؤس کا ہے۔
میں نے تو سال وار پوچھا ہے ٹوٹل اخراجات میں بتایا گیا ہے کہ کروڑ---
جناب ڈپٹی سپیکر آپ اپنا سوال پڑھیں۔
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں جز الف پر ہوں کہ---
جناب ڈپٹی سپیکر پھر آپ جز د کا نہ کہیں بلکہ الف کا کہیں۔
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں جز الف پر ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ سالوں کے دوران محکمہ کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہوں کی 2 -+ + + * کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ،سال وار تفصیلات فراہم کریں؟اس کا جواب ہے کہ -/74,87,830روپے مختص کئے گئے ہیں اور سارے فنڈز خرچ ہو گئے ۔سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ سال وار تفصیل کہاں ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی تفصیل کدھر ہے؟
جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ سوال 19-فروری 2014کو دیا گیا اور آج اس کو دو سال ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی اس کی تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔
جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی تفصیل کیوں نہیں دی گئی؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر تفصیل تو دی ہوئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر نہیں دی گئی اور اگر آپ کے پاس ہے تو پڑھ دیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر سال 11-2010 میں ڈی سی او ہاؤس ٹوبہ ٹیک سنگھ پر مبلغ -/20,96,997روپے خرچ ہوئے تھے۔یہ سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر ہمارے پاس یہ تفصیل نہیں آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اگر غلطی سے یہ تفصیل نہیں آ سکی تو میں ابھی فراہم کر دیتا ہوں۔

اس مرحلہ پر جواب کی تفصیل معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کو مہیا کی گئی

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ حال ہے، سوال دیئے ہوئے دو سال ہو چکے لیکن یہ اس کی تفصیل مجھے ابھی دے رہے ہیں۔اب میں فوری طور پر اس کو کیسے دیکھوں گا اور اس پر کیا ضمنی سوال کروں گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر ڈی سی او کی طرف سے یہ تفصیل آ گئی تھی اور میں نے یہ تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں اسے پڑھ بھی دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، امجد علی جاوید صاحب اگر اس پر کوئی اعتراض ہے تو بتائیں؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں نے اپنے سوال میں تمام سرکاری رہائش گاہوں سے متعلق پوچھا ہے اور میں نے اس میں distinction نہیں کی جبکہ اب انہوں نے distinction کر کے جواب دیا ہے۔میں نے تو محکمہ بلڈنگ کی بات کی تھی۔ میں نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر واقع تمام سرکاری رہائشوں کے حوالے سے پوچھا ہے۔محکمہ نے اس کی تفصیل فراہم نہیں کی اور انہوں نے پراونشل کی آڑ میں سوال کو cut down کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر امجد علی جاوید صاحب جو عمارتیں ان کے زیر انتظام ہیں ان کی تفصیل انہوں نے دے دی ہو گی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ہم جس ایوان میں بیٹھے ہیں یہ پورے پنجاب کو represent کرتا ہے۔جب ہم کسی چیز کی تفصیل مانگتے ہیں تو یہ کہہ کر جان نہیں چھڑائی جا سکتی کہ یہ معاملہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے متعلقہ

ہے۔اگر اس محکمہ کے دو partsکر دیئے گئے ہیں تو پھر بھی مجھے ایوان کے اندر مکمل جواب چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کو pendingکیا جاتا ہے۔اس سوال کادوبارہ جواب دیا جائے اور اس کی مکمل تفصیل بھی مہیاکی جائے۔اگلاسوال بھی جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر3988ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیاجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جواب پڑھاہوا تصور کیاجاتاہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں،گریڈوار تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

ب کیا سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی پالیسی ضلع کی سطح پر لاگو کی گئی ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

ج اس وقت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات، الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت کی تفصیل فراہم کریں؟

د سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد میں دیگر شہروں سے ٹرانسفر ہو کر آنے والے اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی افراد کی تعداد کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کل عدد رہائش گاہیں ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے

- محکمہ پولیس میں عدد رہائش گاہیں ہیں۔
- محکمہ جو ڈیشری میں عدد رہائش گاہیں ہیں۔

گریڈ	کی رہائش	5	عدد	گریڈ	کی رہائش	5	عدد
گریڈ	کی رہائش	5	عدد	گریڈ	- کی رہائش	5	عدد
گریڈ	کی رہائش	5	عدد	گریڈ	کی رہائش	5	عدد
گریڈ	کی رہائش	5	عدد	کل		5	عدد
گریڈ	کی رہائش	5	عدد				
استعمال برائے خواتین بیرک		5	عدد				
استعمال برائے 4 ( ) بیرک		5	عدد				
کل		5	عدد				

ب ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور سیشن جج کے متعلقہ عدلیہ کی جو رہائشیں ہیں انہیں وہ خود اپنی الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق الاٹ کرتے ہیں

ج محکمہ پراونشل ٹوبہ ٹیک سنگھ بلڈنگ کے متعلقہ ایس ڈی او کی رہائش خالی ہے کیونکہ ایس ڈی او ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔محکمہ پولیس اور جوڈیشری اپنے محکمے کی رہائشوں کی خود الاٹمنٹ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ باقی رہائشیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے متعلقہ ہیں جن کی دیکھ بھال بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ہمارے محکمے سے ان کا کوئی تعلق نہ ہے اور ڈی سی او الاٹ کرتے ہیں۔

د بمطابق ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور سیشن جج متعلقہ رہائشوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال کے جز ب میں پوچھا گیا ہے کہ6کیاسرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کوئی پالیسی ضلع کی سطح پر لاگو کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟6یہاں میں نے وضاحت کر دی ہے تاکہ محکمہ صحیح جواب دے سکے۔اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 6ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور سیشن جج کے متعلقہ عدلیہ کی جو رہائشیں ہیں انہیں وہ خود اپنی الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق الاٹ کرتے ہیں۔6میں نے اپنے سوال میں پولیس اور نہ ہی سیشن جج کے حوالے سے پوچھا ہے۔میں نے تو پالیسی پوچھی ہے کہ کیا ضلع کی سطح پر سرکاری رہائش گاہallotکرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل یا پالیسی ترتیب دی گئی ہے؟ یہ تو6سوال گندم اور جواب چنا6والی بات کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب سرکاری گھر الاٹ کرنے کی کیا پالیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر یہ ڈی سی او کی صوابدید ہے اور اگر جناب امجد علی جاوید اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو پھر اس سوال کو بھی pendingکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اس سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر جواب تو تفصیل سے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کیا پولیس آفیسر اور سیشن جج صاحب اپنی مرضی سے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرتے ہیں یا یہ ڈی سی او کی صوابدید ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ ڈی سی او کی صوابدید نہیں ہے۔اس حوالے سے باقاعدہ ایک پالیسی ہے اور یہ صوابدیدی اختیارات نہیں ہیں۔باقاعدہ policy letter draftہو کر محکموں کو گیا ہوا ہے۔میں نے تو یہی بات کرنی تھی کہ اس پالیسی کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔محکمہ نے اس

پالیسی کے حوالے سے جواب میں کچھ بتایا ہی نہیں تو اب میں اس پر کیا ضمنی سوال کروں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی والوں کی ایک پالیسی ہے جس کے مطابق کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور یہ کمیٹی جو فیصلہ کرتی ہے اس کے مطابق allotments کی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس کمیٹی کو کون head کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اس کمیٹی کو متعلقہ ضلع کا ڈی سی او head کرتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ابھی کچھ دیر پہلے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے تھے کہ یہ ڈی سی او کی صوابدید ہے اور اب یہ ایس اینڈ اے جی ڈی کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر میں نے یہ کہا ہے کہ اس کمیٹی کو ڈی سی او head کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب معزز ممبر کی بات جائز ہے۔آپ اس سوال کا جواب detail میں دیں۔آپ نے تو دو لفظوں میں جواب دے دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر یہ پالیسی محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی والے بناتے ہیں ، ضلع میں اس کمیٹی کو ڈی سی او head کرتا ہے اور اس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق allotments کی جاتی ہیں۔اس سوال کا جواب تو بڑا سادہ سا ہے اور یہ ساری allotments merit پر کی جاتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہی تو میں کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ باقاعدہ اس کے frame rule کئے گئے اور اس کے قواعد و ضوابط طے کئے ہیں۔میرٹ تو کسی پالیسی کے تحت ہی طے کیا جائے گا۔ایک طرف کہتے ہیں کہ ڈی سی او صاحب فیصلہ کرتے ہیں اگر میرٹ کی بنیاد پر الاٹمنٹ ہونی ہے تو پھر ڈی سی او کیسے فیصلہ کریں گے ؟میرٹ کے لئے تو قواعد و ضوابط طے کئے گئے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر امجد علی جاوید صاحب میرے خیال میں یہ سوال محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ نہیں ہے۔یہ سوال ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلقہ ہے تو کیا یہ سوال اس محکمہ کو forward کر دیا جائے ؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلقہ تو صرف ایک جز ہے باقی سوال تو محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔سوال کے جز ج میں پوچھا گیا ہے کہ6اس وقت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی تفصیلات،الاٹمنٹ کی تاریخ اور رہائش پذیر ہونے کی مدت کی تفصیل فراہم کریں؟6مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں تو کوئی چیز نہیں ہے۔دو صفحات میں چار چیزیں لکھی ہوئی ہے اور جو تفصیل میں نے مانگی ہے وہ نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر کیا آپ جز ج کی بات کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید جی ہاں میں جز ج کی بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر

ڈی پی او پولیس سے متعلقہ رہائش گاہوں کی allotment کرتا ہے اور اسی طرح عدلیہ سے متعلقہ رہائش گاہوں کی allotments وہاں کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب پالیسی کے تحت کرتے ہیں۔یہ ساری allotments باقاعدہ پالیسی کے تحت ہی کی جاتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس سوال کا جواب دو سال بعد آیا اور وہ بھی تشنہ ہے۔اس کی تفصیل بالکل نہیں دی گئی اگر مجھے تفصیل دیں گے تو پھر میں اس پر ضمنی سوال کروں گا اور بتاؤں گا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟میں

نے تفصیل مانگی ہے جو نہیں دی گئی۔محکمہ نے جواب کے جز ج میں تفصیل دی ہے کہ6محکمہ پراونشل ٹوبہ ٹیک سنگھ بلڈنگ کے متعلقہ ایس ڈی او کی رہائش خالی ہے کیونکہ ایس ڈی او ریٹائر ہو گئے ہیں6کیا وہاں پر صرف ایک ہی رہائش گاہ ہے ؟وہاں پر تو سینکڑوں رہائش گاہیں ہیں اور میں نے ان کی تفصیل مانگی ہے کہ ان میں کون کون رہ رہا ہے اور کب سے رہ رہا ہے؟ دو سال میں محکمہ نے نامکمل جواب دیا ہے اور محکمہ اسمبلی سوال کو بالکل seriousنہیں لے رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر معزز ممبر کس کی تفصیل مانگ رہے ہیں، کیا وہ عدلیہ یا محکمہ پولیس کی رہائش گاہوں کی تفصیل چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں موجود تمام سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیل مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس سوال کو pendingکیا جاتا ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب مکمل تفصیل کے ساتھ دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر ٹھیک ہے اس سوال سے متعلقہ تمام تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کا ہے---موجود نہیں ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے جناب محمدآصف باجوہ ایڈووکیٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ سے سیالکوٹ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈبلیو او نے جو سڑک گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک تعمیر کی ہے اس کے دونوں اطراف ڈرین سسٹم بھی تعمیر کیا گیا ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ ڈسکہ میں ایک گاؤں رنجہانی واقع ہے جو کہ ڈسکہ تا گوجرانوالہ روڈ کے دونوں اطراف واقع ہے، رنجہانی گاؤں کے دونوں اطراف ڈرین تعمیر نہیں کیا گیا؟

ج حکومت رنجہانی کے دونوں اطراف ڈرین کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ تا سیالکوٹ روڈ جو کہ 47 8 نے تعمیر کی ہے اس میں صرف بارش کے پانی سے سڑک کے بچاؤ کے لئے ڈرین کچھ جگہوں پر تعمیر کی گئی ہے۔

ب رنجہانی گاؤں میں سڑک کے بائیں جانب فٹ لمبائی میں بارش کے پانی سے سڑک کے بچاؤ کے لئے ڈرین تعمیر کی گئی ہے۔

ج سڑک کے دونوں جانب آبادی کے پانی کے نکاس کے لئے ڈرین کی تعمیر محکمہ ہائی وے کے : 9 / میں نہ آتی ہے لہٰذا اس کی تعمیر کا منصوبہ محکمہ کے زیر غور نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر اس سوال کے جز ج کا جواب ہے کہ سڑک کے دونوں جانب آبادی کے پانی کے نکاس کے لئے + کی تعمیر محکمہ ہائی وے کے : 9 / میں نہیں آتی ہے لہٰذا اُس کی تعمیر کا منصوبہ محکمہ کے زیر غور نہ ہے۔میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آبادی کے پانی

کی نکاسی کی بات نہیں ہے اُس علاقہ کی سڑک کی بچاؤ کی بات ہے کہ اگر اُس سڑک کے بچاؤ کے لئے یہ + تعمیر کر دی جائے تو ایک بڑی سڑک محفوظ ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح خادم اعلیٰ پنجاب / ; * * , (+ * 9 % میں آبادیوں کے اندر والی سڑکیں >> ;تیار کی گئی ہیں تاکہ اگر اُن میں پانی آ بھی جائے تو + کے باعث وہ سڑکیں محفوظ ہو گئی ہیں اسی طرح اس سڑک کے ساتھ بھی + بنائی جانی بہت ضروری ہے تاکہ اس سڑک کو تباہی سے بچایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، اس کو نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر یہ سڑک 47 والوں نے بنائی ہے اور اس وقت آبادی کے ساتھ جہاں + ضروری تھی وہ فٹ بنا دی گئی ہے اور دوسری طرف ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب بارشیں آتی ہیں تو اُن سے سڑک کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا اور اس کے باوجود بھی اگر میاں صاحب کہتے ہیں تو ہم اُس کو دوبارہ چیک کروالیتے ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل جناب سپیکر باجوہ صاحب موجود نہیں ہیں تو یقیناً وہاں پر مسئلہ ہے تو یہ سوال آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اس کو چیک کروالیتے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔ جس طرح + کا ذکر آیا۔ ; (; ; (= میں جہاں پر / / ہیں اُن کے + , میں + موجود ہے تو یہاں چونکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن یہ تھا کہ / / میں + ہوگی اور یہ نقشے

میں موجود ہے لیکن ساہیوال میں جو (; ; (= بنی ہیں اُنہوں نے / /
میں وہ + بنائی ہی نہیں ہے جس وجہ سے کروڑوں اربوں روپے کا
پراجیکٹ ضائع ہونے کا خطرہ ہے تو < + 1 اس کو نوٹ کرنے اور اس پر
+ * * کرانے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری اس معاملے کو بھی دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اگلا سوال نمبر جناب محمد نعیم انور کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر بھی جناب محمد نعیم انور کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ ان کا + -- ہوا ہے تو اُن کی / . آئی ہوئی ہے تو اس سوال کو ,+ + کر دیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر سوال نمبر ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال دریائے راوی قطب شہانہ کے پل کی تعمیر سے متعلقہ تحفظات

جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں گزشتہ سال دریائے راوی پر قطب شہانہ پل کی تعمیر کے دوران اس کے ڈیزائن میں بنائے گئے

< : اور / / ,کو اس سمت ڈیزائن کیا گیا ہے کہ جس سے گاؤں قطب شہانہ کو دریائے راوی کے سیلاب اور پانی کے بہاؤ سے شدید خطرہ لاحق ہے؟

ب اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت دیہہ ہذا قطب شہانہ کو سیلاب سے بچانے اور اس کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف یہ درست نہ ہے ۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے * - / < < / کرانے کے بعد پل اور 1+ / ,کامفصل ڈیزائن ڈائریکٹر , پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے جاری کیا۔ اس کے بعد > $?نے موقع پر کام دسمبر تک مکمل کر لیا پل اور / , 1+ کے ڈیزائن کی وجہ سے قطب شہانہ گاؤں کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہے۔

ب کے سیلاب کے دوران دریا کی ,+ + *کی وجہ سے قطب شہانہ کی زمینوں کا کٹاؤ پیدا ہوا جس کے تدارک کے لئے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے موقع پر اپنا< 9 / 1 :مکمل کر کے< / * - / < کے لئے کیس بھیج دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں گزشتہ سال دریائے راوی پر قطب شہانہ پل کی تعمیر کے دوران اس کے + , میں بنائے

گئے < : اور / , کو اس سمت + , کیا گیا ہے کہ جس سے گاؤں قطب شہانہ کو دریائے راوی کے سیلاب اور پانی کے بہاؤ سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ اس کے جز ب میں، میں نے پوچھا تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت دیہہ ہذا قطب شہانہ کو سیلاب سے بچانے اور اُس کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب سپیکر اس سوال کے جز الف کا جواب آیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ محکمہ آبپاشی، < / * - / < کرانے کے بعد پل، / , 1+ کا مفصل 3+ , < : , 0 A+ / (3 , @ - % + * %نے جاری کیا۔ اس کے بعد > $? نے موقع پر کام دسمبر تک مکمل کر لیا۔ پل اور 1+ / , کے + , کی وجہ سے قطب شہانہ گاؤں کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہے۔

جناب سپیکر جز ب میں محکمہ جواب دے رہا ہے کہ کے سیلاب کے دوران دریا کی , + + *کی وجہ سے قطب شہانہ کی زمینوں کا کٹاؤ پیدا ہوا جس کے تدارک کے لئے محکمہ آبپاشی نے موقع پر 1 : < 9 / مکمل کر کے < / * - / < کے لئے کیس بھجوا دیا ہے۔

جناب سپیکر میری ادب کے ساتھ آپ سے استدعا ہے کہ میں یہ مکمل ہوا اور میں میری عوام پر عذاب نازل ہوگیا۔ ان کی غلط < / - / < کی وجہ سے اور ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے میں وہاں پر کٹاؤ ہوا اور انہوں نے اس جواب میں خود مانا بھی ہے۔ اُن کی اربوں روپیہ کی زمینیں ضائع ہو رہی ہیں اور اُن کی فصلوں اور جانوروں کا جو نقصان ہوا ہے وہ الگ ہے۔ آپ ہی مجھے بتا دیں کہ میں جز الف کو درست مانوں یا جز ب کو؟

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ - / < / * اور 1+ / , غلط بنائے گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میری یہ گزارش ہے کہ جب پہلے ہی جز الف میں< / * - / < ہو گئی اور وہ درست ہوئی تو جب اُس سے نقصان ہوا تو دوبارہ وہ کیس< / - / < میں چلا گیا۔پہلے تو آپ اس کو -کر لیں کہ میرا سوال 9ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب دریا پر جو پل بنایا گیا تھا اُس سے پل کو کوئی نقصان ہوا؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں آپ کو بتاتا ہوں۔دو ڈویژنوں ساہیوال اور فیصل آباد کو ملانے کے لئے قطب شہانہ پُل بنایا گیا ہے یہ پنجاب حکومت کا بہت بڑا 9 + ہے۔اصل میں اس پل کا نقشہ اور تھا اور اس پل نے بننا کسی اور جگہ پر تھا لیکن اُس وقت کے ایک بیوروکریٹ نے وہاں پر کچھ زمین خریدی جس کی وجہ سے یہ نقشہ غلط سمت میں بنایا گیا اور اُس کی وجہ سے / , 1+ صحیح طرح سے نہیں بنائے گئے اور پانی کا کٹاؤ ہمارے / کی طرف ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ+ , محکمہ آبپاشی کرتا ہے نہ کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کرتا ہے۔وہ جو + , بنا کر بھیجتے ہیں ہمارا محکمہ اُس کو بنا دیتا ہے اور یہ نقشے کے مطابق بالکل ٹھیک تھا کیونکہ پھر اُس کے بعد دوبارہ ,+ + *کے بعد سیلاب آنے کے باعث دریا میں کٹاؤ ہوا جس سے کافی نقصان ہوا تو پھر دوبارہ کے سیلاب کے دوران محکمہ آبپاشی کو بھجوا دیا گیا جس کو * - / < / < کے لئے بھیجا گیا ہے تو وہ جیسے ہی واپس آئے گا انشاءاللہ اس کو دوبارہ کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،پارلیمانی سیکرٹری + , تو - %
, @بناتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر یہ + , محکمہ آبپاشی والے بناتے ہیں اور 1+ / , ہمارا محکمہ بناتا ہے، دریا کا رُخ تبدیل کرنے کے لئے < : بھی محکمہ آبپاشی بناتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات سے پتا چل گیا ہے کہ کون سا محکمہ کیا کرتا ہے۔ اصل میں ہوتا یہ کہ سب سے پہلے محکمہ آبپاشی < / 9 کرتا ہے پھر وہ اس 9 کی ماڈل سٹڈی کا ماڈل بنا کر نندی پور میں ریہرسل کرتے ہیں۔ وہاں وہ پورے : کے ساتھ جتنا سیلاب آنے والے دنوں میں آ سکتا ہے اتنے کیوسک پانی گزار کر سٹڈی کی جاتی ہے۔ محکمہ نے خود لکھا ہے کہ< / * - / < ہونے کے بعد جو پل بنایا گیا ہے،جو< : اور / , / بنائے گئے ہیں اس کے بعد بھی ہم زیر عتاب آگئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کیا قصور ہے؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر قطب شہانہ پل بنایا جانا تھا لیکن جب انہوں نے اس کی سمت تبدیل کی تو آج ہم زیر عتاب اور زیر عذاب ہیں۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے وہ پل بنایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر < / * - / < 0کس نے کرائی تھی؟

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر جس محکمہ نے تعمیر کرائی ہے یہ انہی کا کام ہے۔ یہ میرا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ جب سمت بدلی گئی تو آج ہمارا گاؤں سیلاب کی زد میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پچھلے دنوں ہمیں بچا لیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا سمت آپ کے محکمہ نے تبدیلی کی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر محکمہ آبپاشی نے جو * - / > < / کی ہے اسی کے مطابق محکمہ نے اس کو بنا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب آپ اس پر کوئی تحریک التوائے کار لے آئیں۔ اس پر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر نہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں۔ یہ - / + , + ہے۔ یہ کسی ایک گھر کا سوال نہیں ہے۔ میں بڑے ادب سے استدعا کر رہا ہوں۔ اس قطب شہانہ پل بنانے میں بڑا + / ہوا ہے۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر آپ اس پر مہربانی کریں اور کمیٹی کے سپرد کریں۔ آپ اس پر بالکل انکوائری کرائیں اور اگر انکوائری میں بات ثابت نہ ہو کہ ہمارے عوام کا نقصان ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں۔ اگر وہ کمیٹی کو بھیجنی ہو گی تو ہم بھیج دیں گے۔ میں نے تفصیل سے سن لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ جناب سپیکر میں اس پر تحریک التوائے کار دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ہم اس کو / 1 کر لیں گے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں طارق محمود

میاں طارق محمود جناب سپیکر میرا سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات پی پی۔ کی سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

میاں طارق محمود کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع گجرات پی پی۔ میں پراونشل ہائی وے کی ڈنگہ کھاریانروڈ،کنجاہ مٹوانوالہ روڈ، ڈنگہ منگووال روڈ، ڈنگہ پا ہڑیانوالی روڈ کی حالت بہت خراب ہے کیا حکومت ان کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

ب کیا ان سڑکوں کے لئے فنڈز بجٹ میں موجود ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

الف اس ضمن میں عرض ہے کہ

ڈنگہ کھاریاں روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے ۔جس کی عمومی حالت تسلی بخش ہے۔موسم سرما سے پہلے اس سڑک پر پیچ ورک مکمل کر لیا گیا تھا۔ البتہ حالیہ موسمی بارشوں کی وجہ سے سڑک پر مزید بن گئے جس پر پیچ ورک جاری ہے اور ماہ اپریل میں مکمل کر لیا جائے گا۔ کنجاہ مٹوانوالہ روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے ۔حالیہ بار شوں کی وجہ سے سڑک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور جس کی مرمت سالانہ مرمتی فنڈز سے ممکن نہ رہی ہے۔تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام - میں شامل کرنے کے لئے سی ایم ڈائریکٹو نمبر @&’ 8 ! > (! B >) < # ’# (تاریخ جاری کیا ہے۔ جس کے تحت حکومت کو فزیبلٹی رپورٹ بھی بھیج دی گئی ہے۔

ڈنگہ منگووال روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور جس کی مرمت سالانہ مرمتی فنڈز سے ممکن نہ رہی ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام - میں شامل کرنے کے لئے سی ایم ڈائریکٹو نمبر @&' 8 !> (! B<)#'# (تاریخ جاری کیا ہے۔

ڈنگہ پا ہڑیانوالی روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے ۔ یہ سڑک حال ہی میں C -+ 9 ہوئی ہے۔ پیچ ورک ماہ اپریل میں مکمل کر لیا جائے گا۔ سپیشل ریپئر کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔ تاہم اس سڑک کی فزیبلٹی رپورٹ بحوالہ لیٹر نمبر تاریخ حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے۔

ب ان سڑکوں کے لئے سپیشل فنڈز مہیا نہیں کئے گئے ہیں البتہ سالانہ مرمت کی مدمیں مہیا کردہ فنڈز کے مطابق مندرجہ بالا سڑکوں پر مرمت کا کام جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر جز الف کے جواب میں ہے کہ ڈنگہ کھاریاں روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے جس کی عمومی حالت تسلی بخش ہے۔ موسم سرما سے پہلے اس سڑک پر پیچ ورک مکمل کر لیا گیا تھا۔ البتہ حالیہ موسمی بارشوں کی وجہ سے سڑک پر مزید بن گئے جس پر پیچ ورک جاری ہے اور ماہ اپریل میں مکمل کر لیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر اس سڑک کا پیچ ورک مکمل ہو گیا تھا تو پھر کیا اس کے لئے کوئی 9 - چاہئے جو اس کو سنبھال کر رکھے۔ صوبائی محکمہ ہائی وے کی سڑک ہو اور پیچ ورک بھی مکمل ہو جائے اور پھر اس پر گڑھے پڑ جائیں اور بن جائیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر بارشوں اور ٹریفک کی آمدورفت کی وجہ سے عموماً روڈز پر گڑھے پڑتے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ محکمہ اس کی کرتا رہتا ہے۔ ان کا پیچ ورک اپریل میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب یہ اچھی بات ہے کہ آپ کا کام جاری ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ جس پر پیچ ورک جاری ہے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ وہاں پر تو کام ہو ہی نہیں رہا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ پیچ ورک جاری ہے۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے۔ وہاں سڑک بھی موجود ہے، میں بھی موجود ہوں اور محکمہ بھی موجود ہے۔ اگر سڑک پر کام ہو رہا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں ہو رہا تو پھر اس کا کیا مقصد ہے، کیوں اتنا بڑا جھوٹ بولا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس سڑک پر کام جاری نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اس پر کام جاری ہے۔ اگر میاں صاحب کہتے ہیں تو اس کو< - < دیکھ لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس کو< - < دیکھا جائے۔ اگر کام جاری نہیں ہے تو پھر یہ کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر آپ پھر آکر ہمیں بتائیں گے کہ یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں تو ابھی بتا رہا ہوں۔ وہاں سڑک موجود ہے آپ ڈی سی او کو بھیجیں یا سیکرٹری مواصلات و تعمیرات جائیں جو جا کر دیکھیں اور رپورٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میں آپ کی بات کا بھی احترام کرتا ہوں اور ان کی بات کا بھی احترام کرتا ہوں۔ ہم نے کوئی دوربین نہیں لگائی ہوئی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ٹھیک ہے۔ آپ کوئی وقت مقرر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اسی اجلاس کے دوران< وکر کے ایوان میں بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر کنجاہ مٹوانوالہ روڈ کی لمبائی کلومیٹر ہے۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور جس کی مرمت سالانہ مرمتی فنڈز سے ممکن نہ رہی ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام - میں شامل کرنے کے لئے سی ایم ڈائریکٹو نمبر @&' 8 ! > (! B >) #'# (تاریخ جاری کیا ہے جس کے تحت حکومت کو > بھی بھیج دی گئی ہے۔ کیا یہ آئندہ مالی سال میں اتنا کچھ ہونے کے باوجود اس سکیم کو شامل کر لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر کیا اس (%& میں اس سکیم کو شامل کرنے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اس میں سی ایم ڈائریکٹو بھی ہو گیا ہے اور > بھی چلی گئی ہے۔ انشاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ اس کو (%& میں ڈلوا دیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ بڑی عجیب بات ہے کہ کوشش کریں گے۔ اس پر سی ایم ڈائریکٹو بھی آگیا ہے، ہائی وے کی سڑک ہے، یہ مانتے بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے پھر بھی کہتے ہیں کوشش کریں گے۔ اس کے بعد پھر کیا بنے گا پھر ہائی وے کدھر ہے؟ یہ کہیں کہ اس سکیم کو اس سال میں شامل کریں گے اور اس سڑک کو بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب انہوں نے کہہ دیا ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ٹھیک ہے۔سوال کے جز الف کے جواب میں ہے کہ ڈنگہ پاہڑیانوالی روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے۔یہ سڑک حال ہی میں C -+9 ہو ئی ہے۔ پیچ ورک ماہ اپریل میں مکمل کر لیا جائے گا۔سپیشل ریپئر کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔تاہم اس سڑک کی < بحوالہ لیٹر نمبر تاریخ حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے۔انہوں نے جو کہا ہے کہ پیچ ورک ماہ اپریل میں مکمل کر لیا جائے گا۔اس پر میرا صرف اتنا سوال ہے کہ کیا یہ اپریل میں پیچ ورک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر اس پر آپ سے بات تو ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ دوسری سڑک ہے۔اس کے بعد ایک اور بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر انشاء اللہ اس کا بھی پیچ ورک ماہ اپریل میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب کوئی اور سڑک بچتی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر بچتی ہے۔یہ نمبر پر ہے ڈنگہ منگووال روڈ کی لمبائی کلو میٹر ہے۔حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور جس کی مرمت سالانہ مرمتی فنڈز سے ممکن نہ رہی ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے سی ایم ڈائریکٹو نمبر @&’ 8 !> (!) < B >)#’ # (تاریخ جاری کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب یہ بات آپ نے کر لی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر نہیں کی۔یہ تیسری ہے۔یہ کل چار سڑکیں ہیں۔مہربانی فرمائیں یہ آخری سوال ہے اور اس کے بعد کوئی سوال نہیں ہے۔ کیا یہ اس سڑک کو بھی (%& میں شامل کر لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر اس کا بھی سی ایم ڈائریکٹو جاری ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ڈائریکٹو بھی جاری ہے۔میں نے جو کام کرنا تھا وہ میں نے کر لیا ہے میں تو ڈائریکٹو ہی جاری کروا سکتا ہوں۔اب محکمہ بھی تو کچھ کرے۔یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سڑکوں پر 9 بنوا کر دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب جذباتی نہ ہوں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا جناب سپیکر وزیر اعلیٰ کا ڈائریکٹو بھی جاری ہو گیا ہے۔ محکمہ نے اس کی > بھی بھجوا دی ہے۔ہم پوری کوشش کریں گے کہ اس کو بجٹ میں رکھوائیں۔گورنمنٹ کے پاس فنڈز کی جتنی بھی فراہمی ہوتی ہے اس کے مطابق ہی کام کرتی ہے۔پہلے بھی میاں صاحب سے درخواست کی ہے کہ ان کی دو سڑکیں ہیں جن پر ڈائریکٹو جاری ہو گئے ہیں ان کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان کو (%& میں ڈلوا دیا جائے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر تین ڈائریکٹو ان کے جواب میں موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ان کے تیسرے ڈائریکٹو کو بھی دیکھ لیں۔ میاں صاحب کیا اب سوال مکمل ہو گیا ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے۔میں امید رکھوں گا کہ یہ سڑکیں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، یہ بالکل کہہ رہے ہیں۔ اب تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

ضلع ننکانہ صاحب بچیکی سے مانگٹانوالہ، جڑانوالہ لاہور روڈ کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

جناب جمیل حسن خان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ بچیکی سے مانگٹانوالہ اور جڑانوالہ لاہور روڈ کو دو رویہ کیرج وے کو کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ اب مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

ج حکومت کب تک اس سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست ہے کہ جڑانوالہ لاہور روڈ کو دو رویہ کیا جا رہا ہے جس میں بچیکی سے مانگٹانوالہ لمبائی کلومیٹر ملین لاگت سے سال میں دو رویہ کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح لاہور سے منڈی فیض آباد لمبائی کلومیٹر کو ملین کی لاگت سے سال میں اور بچیکی تا جڑانوالہ لمبائی کلومیٹر کو ملین لاگت سے سال میں دو رویہ کیا تھا۔

البتہ منڈی فیض آباد تا مانگٹانوالہ لمبائی کلومیٹر کو ملین کی لاگت سے دو رویہ کیا جا رہا ہے جو کہ سال ۔ میں مکمل کر دیا جائے گا۔

ب درست نہ ہے سڑک کے مین کیرج وے میں کوئی بڑی ٹوٹ پھوٹ نہ ہے بلکہ ٹریفک کے چلنے سے وقت کے ساتھ ساتھ چھوٹے موٹے گڑے بن جاتے ہیں جن کی محکمانہ طور پر مرمت کروادی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بارشوں کی وجہ سے سڑک کے مٹی کے برموں میں کہیں کہیں گڑھے پڑ جاتے ہیں جن کو محکمانہ لیبر کے ذریعے ٹھیک کروایا جاتا ہے۔

ج تکمیل شدہ سڑک لمبائی کلومیٹر پر محکمانہ لیبر سے مرمت کا کام بوقت ضرورت کروادیا جاتا ہے اور اس وقت سڑک تسلی بخش حالت میں ہے۔

قصور پی پی۔ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے فنڈز کی تفصیلات

سردار وقاص حسن مؤکل کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی۔ قصور میں محکمہ شاہرات پنجاب کے زیر انتظام کونسی سڑکات ہیں؟

ب مذکورہ سڑکوں کی مرمت اور بحالی کے لئے سال ۔ میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور مالی سال ۔ میں کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف پی پی۔ ضلع قصور میں محکمہ شاہرات کے زیر انتظام صرف ایک سڑک ہے جو کے قصور دیپالپور دو رویہ سڑک کا حصہ ہے۔ سڑک کا یہ حصہ کلومیٹر نمبر سے لے کر کلومیٹر نمبر پر مشتمل ہے۔یہ سڑک 8 7 4نے میں تعمیر کی تھی۔

ب سال ۔ اور ۔ میں سڑک کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے کیونکہ 8 7 4 تین سال تک سڑک کی مرمت کرنے کی پابند ہے۔

ضلع سیالکوٹ گوجرانوالہ پسرور روڈ کو ازسر نو تعمیر کی تفصیلات

محترمہ لبنیٰ فیصل کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ پسرور روڈ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا دھرم کوٹ سے آگے کا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے بے شمار لوگ روزانہ کی بنیاد پر تکلیف اور اذیت کا شکار رہتے ہیں؟

ب اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ پسرور روڈ کی از سر نو تعمیر یا کم از کم پیچ ورک کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ پسرور روڈ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ دھرم کوٹ سے پسرور تک کلومیٹر لمبائی خستہ حالت میں ہے۔ اس کلومیٹر میں کشادگی و بہتری کا کام لاگت ملین یکم مارچ کو الاٹ ہو گیا ہے اور سال ۔ میں مکمل کر دیا جائے گا۔

ب گوجرانوالہ پسرور روڈ کی کل لمبائی کلومیٹر ہے جس میں سے پہلے کلومیٹر میں سے کشادگی و بہتری کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ بقایا کلومیٹر سال ۔ میں مکمل ہو جائے گا۔

پراونشل ہائی وے سڑک سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پراونشل ہائی وے کی سڑک ہارون آباد مروٹ بہاولپور براستہ فورٹ عباس، شہر فورٹ عباس میں سے گزرتی ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ فورٹ عباس شہر کے اندر سے ہیوی ٹریفک کا گزرنا محال ہے اس سے بہت سی مشکلات اور مسائل کھڑے ہو رہے ہیں؟

ج کیا حکومت اس راستہ پر بائی پاس روڈ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست ہے۔

ب یہ درست ہے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سڑک کا 87 ; رائٹ آف وے فٹ ہے۔ ٹریفک کو مد نظر رکھتے ہوئے فورٹ عباس بطرف مروٹ تقریباً کلومیٹر ڈبل سڑک فٹ چوڑائی میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے سال میں ٹریفک کی سہولت کے لئے بنائی ہوئی ہے۔ اس سڑک پر ٹریفک کاؤنٹ% (D- ہے۔ اور اب اس سڑک کی کشادگی و بہتری حکومت کے منظور شدہ پروگرام کے تحت کی جارہی ہے۔ فیز کے لئے یہ سکیم مورخہ کو ملین روپے برائے لمبائی تا کلومیٹر کے لئے (7%)سے منظور ہوچکی ہے اور ملین روپے موصول ہو چکے ہیں۔ باقی ماندہ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد عنقریب اس سڑک کی کشادگی و بہتری کا کام شروع ہو جائے گا جس سے کافی حد تک ٹریفک کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ج حکومت پنجاب کے پاس اس سڑک پر بائی پاس روڈ بنانے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ہارون آباد سے فورٹ عباس سڑک کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ہارون آباد سے فورٹ عباس سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

ب کیا حکومت اس اہم سڑک کو مزید کتنا کشادہ کرنے اور کارپٹ روڈ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف درست نہ ہے کہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ سڑک کا پیچ ورک مکمل کرانے کے بعد رواں مالی سال ۔ اس سڑک کی ری سرفیسنگ بھی کرا دی گئی ہے اور ٹریفک کی روانی میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

ب محکمہ نے آئندہ مالی سال ۔ میں اس سڑک کی + * 9 * اور کشادگی کے لئے سکیم تجویز کی ہے جس کا تخمینہ لاگت ملین روپے ہے۔ تاہم اس کی حتمی منظوری حکومتی صوابدید پر منحصر ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی بیلداروں کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ صوبیہ انور ستی کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف ضلع راولپنڈی میں بیلداروں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز پچھلے دو سال میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہائی وے کے ماتحت تمام ادارہ میں کتنے افراد کو ورک چارج کے طور پر رکھا گیا؟

ب ان ورک چارج ملازمین کے ناموں کی فہرست و تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع راولپنڈی میں بیلداروں کی خالی اسامیوں کی تعداد ہے جبکہ پچھلے دو سال میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہائی وے کے ماتحت ادارہ میں وقتاً فوقتاً افراد کو بطور ورک چارج رکھا گیا۔

ب ان ورک چارج ملازمین کے ناموں کی فہرست و تنخواہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نارووال حلقہ پی پی۔ میں واقع سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب منان خان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف حلقہ پی پی۔ نارووال میں کتنی سڑکیں اور کون کون اور کہاں کہاں واقع ہیں اور کتنی کتنی لاگت سے کب پہلی مرتبہ تعمیر ہوئیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

ب کون کون سی سڑک کون کون سے سال میں آخری مرتبہ ازسر نو تعمیر ہوئی اور کون کون سی سڑک پر پیچ ورک ہوا، کل لاگت کے ساتھ مکمل تفصیل سڑک وار بتائیں؟

ج مذکورہ سڑکوں کی موجودہ صورتحال کیا ہے اگر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو کتنے کلومیٹر تک کون کون سی سڑک ٹوٹی ہوئی ہے اور سڑک پر پڑے ہوئے گڑھوں کی نوعیت و ہیت بتائی جائے؟

د مذکورہ سڑکوں کے لئے مالی سال - میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی اگر نہیں تو کیا مالی سال - میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

ہ کیا حکومت ان ٹوٹی سڑکوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر صوبائی حکومت پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ نے حلقہ پی پی- ضلع نارووال میں درج ذیل سڑکات کی تعمیر کی۔

نام سڑک	تخمینہ لاگت	تعمیر سال
تعمیر کنجر وڑبائی پاس روڈ لمبائی کلومیٹر	ملین روپے	
تعمیر سڑک سنکھترہ چندر کے کالا قادر لمبائی کلومیٹر	ملین روپے	-
بحالی سڑک نارووال کنجروڑ روڈ لمبائی کلومیٹر	ملین روپے	-
بحالی و کشادگی سڑک مینگڑی قلعہ احمد آباد کا حصہ نورکوٹ تاندالہ لمبائی کلومیٹر	ملین روپے	سڑک زیر تعمیر ہے
بحالی و کشادگی سڑک نارووال تا شکر گڑھ لمبائی کلومیٹر از کلومیٹر تا	ملین روپے	-

ب یہ سڑکات سوائے نارووال شکر گڑھ روڈ کے پراونشل - میں نہیں ہیں۔ چونکہ یہ ضلعی حکومت کی ملکیت ہیں اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی ان کی ہے لہٰذا پراونشل گورنمنٹ کا مرمت وغیرہ کا کوئی خرچہ نہ ہے۔

ج کیونکہ ان سڑکات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ضلعی حکومت کی ہے لہٰذا مطلوبہ تفصیل ضلعی حکومت نارووال سے حاصل کی جانی ہے۔

د سال - میں برائے مرمت سڑکات کوئی رقم مختص کی گئی اور نہ ہی - میں درکار ہے کیونکہ یہ سڑکات پراونشل - میں شامل نہ ہیں۔

ہ حلقہ پی پی۔ میں ٹوٹی ہوئی سڑکات کی از سر نو تعمیر کے بارے میں کوئی علم نہ ہے۔

راجن پور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

سردار علی رضا خان دریشک کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع راجن پور میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

ب مالی سال - میں $ 8 (کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

ج مالی سال - میں گاڑیوں کی ; 2 !کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پراونشل ہائی وے سب ڈویژن راجن پور سے متعلقہ ایک عدد جیپ سوزوکی پوٹھوہار نمبر ی ; 7 $ہے جبکہ پراونشل بلڈنگز سب ڈویژن میں ایک عدد جیپ نمبری (& ;ہے اور دونوں گاڑیاں سب ڈویژنل آفیسر راجن پور کے زیر استعمال ہیں۔

ب محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پراونشل ہائی وے کی گاڑی کے لئے مختص بجٹ $ 8 (کی مد میں روپے برائے مالی

سال ۔ کے لئے رکھا گیا تھا ۔ اور مالی سال ۔
میں روپے خرچ ہوئے اور بیلنس رقم روپے ہے جبکہ
پراونشل بلڈنگز کی گاڑی کے لئے مختص بجٹ روپے کی
رقم برائے مالی سال ۔ مختص کی گئی جس میں سے ساری
رقم خرچ ہو گئی۔

ج مالی سال ۔ میں گاڑیوں کی مرمت کی ضرورت تھی اور نہ
ہی کوئی رقم خرچ کی گئی۔

میانوالی سرگودھا روڈ از میانوالی دتہ خیل چوک تا واں بھچراں سڑک کی تعمیر و مرمت

جناب احمد خان بھچر کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ میانوالی دتہ خیل چوک سے لے کر واں بھچراں چک قدرت آباد تک میانوالی سرگودھا ہائی وے مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کر ناکارہ ہو چکی ہے؟

ب کیا حکومت پنجاب مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے خصوصی فنڈز مختص کر کے فوری تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف اس حد تک درست ہے کہ دتہ خیل چوک سے سرگودھا موڑ تک سڑک کی حالت خراب تھی مگر اب اس حصے پر ? (%&سکیم کے تحت بحالی و کشادگی از کلومیٹر نمبر تا کلومیٹر نمبر کا کام میسرز محمد رمضان اینڈ کمپنی کو مورخہ ۔ ۔ کو الاٹ کر دیا گیا ہے موقع پر کام تیزی سے جاری ہے۔ سڑک کا مذکورہ حصہ جلد کارپٹ کر دیا جائے گا۔ تاہم سڑک مذکورہ سرگودھا موڑ تا میانوالی باؤنڈری شادیہ بطرف سرگودھا

درست حالت میں ہے۔ جس پر معمول کے مطابق پیچ ورک کر کے سڑک کو بہتر کر دیا گیا ہے۔

ب جی ہاں جیسا کہ جواب جز الف میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سڑک ہذا دتہ خیل چوک سے سرگودھا موڑ تک از سر نو تعمیر کی جا رہی ہے جبکہ سرگودھا موڑ سے واں بھچراں بطرف سرگودھا ڈسٹرکٹ باؤنڈری میانوالی از کلومیٹر تا سڑک کی حالت اب تسلی بخش ہے۔ سڑک ہذا کے کلومیٹر کی ری سرفیسنگ موجودہ مالی سال کے دوران کرنے کا پروگرام ہے جس سے سڑک کی حالت مزید بہتر ہو جائے گی۔

لودھراں سے خانیوال تک سڑک کو ڈبل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ لودھراں سے خانیوال تک سڑک پر بہت ہیوی ٹریفک چلتی ہے تاحال سنگل ہے؟

ب کیا حکومت اس کو ڈبل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف اس ضمن میں عرض ہے کہ خانیوال لودھراں روڈ& 0 ?کے زیر نگرانی ہے اور یہ سڑک ایک روّیہ ہے۔ اس سڑک پر واقعی بہت زیادہ ہیوی ٹریفک چلتی ہے۔

ب اس ضمن میں عرض ہے کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب نے اس سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے (%&برائے سال ۔ جنرل سیریل نمبر پر پرنٹ کیا ہوا ہے اور اس سڑک کا تخمینہ مبلغ ملین لگایا گیا ہے۔ یہ سکیم (7% (میٹنگ میں مورخہ ۔ ۔ کو /- ہوگئی ہے جس کی منظوری کی چٹھی تا حال جاری نہ ہو سکی ہے ۔اس سڑک کو پنجاب گورنمنٹ (((پروگرام کے تحت تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس سڑک کو

C -+ 9 کرنے کا کیس متعلقہ اتھارٹی کے پاس زیر غور ہے۔تکنیکی مراحل سے گزرنے اور مطلوبہ فنڈز ملنے کے بعد مالی سال . میں مذکورہ سڑک کو دو رویہ کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔

فیصل آباد سمندری تا کیکر سٹاپ تک سڑک کی کشادگی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

راؤ کاشف رحیم خان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سمندری تا کیکر سٹاپ براستہ چک نمبر گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کی کشادگی سڑک کا منصوبہ کب منظور ہوا، تخمینہ لاگت کیا تھا، متذکرہ سڑک کی مدت تکمیل کیا تھی؟

ب کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سڑک تکمیل کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس ٹوٹ پھوٹ کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف سمندری تا کیکر سٹاپ براستہ چک نمبر گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کی کشادگی سڑک کا منصوبہ بذریعہ سیکرٹری تعمیرات و مواصلات کی چھٹی نمبری 4 # % ' ' 2 7 < 0 8 # کے تحت مورخہ . . کو منظور ہوا تھا۔اس کا تخمینہ لاگت ملین تھا۔متذکرہ سڑک کی مدت تکمیل ایک سال تھی۔

ب یہ درست نہ ہے کہ متذکرہ سڑک تکمیل کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی ہے۔متذکرہ سڑک کی کشادگی و بہتری کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کو ذمہ داری سونپی تھی۔پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد نے اس کی تعمیر کو مکمل کیا اور اس کی تعمیر کے بعد ایک سال

کا مرمتی دورانیہ متعلقہ ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہوتی ہے جس کو متعلقہ ٹھیکیدار نے بااحسن طریقہ سے پورا کیا ہے۔ چونکہ متذکرہ سڑک ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ملکیت ہے اس لئے اس کی مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مرمتی دورانیہ ختم ہونے کے بعد سڑک کی مرمت نہیں کی جس وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو ئی ہے۔ اگر حکومت پنجاب متذکرہ سڑک کی مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کو سونپتی ہے ۔ تو پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد اس کی مرمت ودیکھ بھال کرنے کو تیار ہے اور سڑک کو مکمل طور پر ٹھیک کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد تا تاندلیانوالہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف فیصل آباد، تاندلیانوالہ روڈ کی تعمیر کب ہوئی،تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

ب اس روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب اور کتنی لاگت میں دیا گیا، اس سڑک کی تعمیر کتنی مدت میں مکمل ہوئی، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف اس ضمن میں عرض ہے کہ فیصل آباد تاندلیانوالہ روڈ زیر تعمیر ہے اور اب تک اس سکیم پر ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

ب اس روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز رائل کنسٹرکشن کمپنی کو ۔ میں ملین لاگت میں دیا گیا اور اس کی تعمیر رواں مالی سال ۔ میں مکمل ہو جائے گی۔

حلقہ پی پی۔ میں فارم ٹو مارکیٹ روڈ سے متعلقہ تفصیلات

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ سردار محمد ایوب خان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال سے اب تک کتنے فارم ٹو مارکیٹ روڈز بنائے گئے ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

ب جو فارم ٹو مارکیٹ روڈز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں کیا حکومت ان کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

ج حلقہ میں جو روڈز عرصہ سے کچے ہیں کیا حکومت ان کو پکا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی حلقہ پی پی- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال سے اب تک کوئی فارم ٹو مارکیٹ روڈز نہ بنائی گئی ہے-

ب گزشتہ سالوں میں درج ذیل فارم ٹو مارکیٹ روڈز حلقہ پی پی- میں مرمت یا کشادہ کی گئی ہیں-

کشادگی و بہتری کمالیہ ماموں کانجن روڈ، لمبائی کلومیٹر سال

مرمت سڑک گاؤنآبادی راؤ اشرف، لمبائی کلومیٹر سال

مرمت سڑک چک نمبر گ ب تا چک نمبر گ ب اڈا پھلور، لمبائی کلومیٹر سال

مرمت سڑک چک نمبر گ ب تا چک نمبر گ ب، لمبائی کلومیٹر سال

حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے خادم پنجاب دیہی روڈز پروگرام کے تحت رورل روڈز کی کشادگی و بحالی کا پروگرام شروع کیا ہے- جس کے تحت

پی پی- کی درج ذیل سڑکات ہیں جن پر مورخہ - - سے کام شروع ہو چکا ہے-

سیریل نمبر	سڑک کا نام	لمبائی	تخمینہ لاگت
	بہتری سڑک از چک نمبر گ ب	گ ب تا چک نمبر کلومیٹر	ملین
	کشادگی و بہتری از چک نمبر کل	گ ب تا کلومیٹر	ملین
	سنہری بنگلہ	کلومیٹر	ملین

ج خادم پنجاب پروگرام کے تحت - میں فیصد نئی دیہی سڑکات بنائی جائیں گی اور فیصد موجودہ سڑکات کی کشادگی اور بحالی کا کام کیا جائے گا۔

فورٹ عباس بہاولپور روڈ پر خونی موڑوں کا مسئلہ

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس سے بطرف بہاولپور روڈ منصورہ چوکی سے تھوڑے فاصلہ پر یکے بعد دیگرے دو انتہائی خطرناک موڑ ہیں جہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں؟

ب اس معروف اور مین شاہراہ پر سڑک سیدھی کیوں نہ بنائی گئی جبکہ دائیں بائیں رقبہ سرکاری ملکیت ہے؟

ج کیا حکومت اس معروف شاہراہ کے ان خطرناک خونی موڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف یہ درست ہے کہ فورٹ عباس سے بطرف بہاولپور روڈ منصورہ چوکی سے تھوڑے فاصلے پر یکے بعد دیگرے دو انتہائی خطرناک

موڑ موجود تھے جو کہ ماہ جون میں کسی حد تک سیدھے کردئیے گئے ہیں اور موقع پر ٹریفک کی آگاہی کے لئے بورڈ بھی نصب کئے گئے ہیں۔

ب اس سڑک پر دونوں موڑوں کو کشادہ کرکے ٹریفک کے لئے آسان کردیاگیاہے۔

ج حکومت نے ان موڑوں کو اب چوڑا کرکے سفر میں سہولت پیدا کردی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سرکاری عمارات کی مرمت وتزئین سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال ۔ تا سال ۔ اور سال ۔ میں محکمہ بلڈنگ میں سرکاری عمارات کی مرمت اور تزئین آرائش کے لئے کتنے فنڈز مہیا کئے گئے؟

ب مندرجہ بالا سالوں میں یہ فنڈ کس کس مد میں اور کہاں کہاں خرچ کئے گئے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

ج کیا یہ فنڈز بذریعہ ٹینڈر خرچ کئے گئے یا اس کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا نیز یہ کہ اس کام کے لئے کس فرم کو ٹھیکہ دیا گیا، فرم کے نام کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ بلڈنگز میں سرکاری عمارات کی مرمت اور تزئین و آرائش کے لئے سال ۔ میں ملین روپے مہیا کئے گئے۔سال ۔ میں ملین روپے مہیا کئے گئے ۔سال ۔ میں ملین روپے مہیا کئے گئے۔

ب تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج فنڈز بذریعہ ٹینڈر خرچ کئے گئے ہیں۔فرم کے نام اور تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پراونشل ہائی وے کے زیر انتظام سڑکات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ مواصلات پراونشل ہائی وے کے زیر انتظام کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام، لمبائی بتائیں؟

ب ان سڑکوں میں کون کون سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان کی لمبائی کتنی ہے؟

ج ان سڑکوں کی بحالی کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور محکمہ حکومت پنجاب سے فنڈز حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف محکمہ پراونشل ہائی وے پی پی۔ میں مندرجہ ذیل سڑکات ہیں۔

سڑک ہارون آباد تا فورٹ عباس	لمبائی کلومیٹر
سڑک فورٹ عباس تا منصورہ	لمبائی کلومیٹر

ب ان سڑکات کا پیچ ورک مکمل کر دیا گیا ہے اور کوئی بھی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

ج سڑک ہارون آباد فورٹ عباس کو کشادہ کرنے کے لئے ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔ سڑک فورٹ عباس تا منصورہ کو کشادہ کرنے کے لئے ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔

مروٹ سے بہاولپور سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد نعیم انور کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ مروٹ سے بہاولپور سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

ب کیا حکومت اس اہم سڑک جس پر ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہے اسے مزید کشادہ کرنے اور کارپٹ روڈ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف اس سڑک پر پیچ ورک کے بعد ری سرفیسنگ مئی میں کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے سڑک صحیح حالت میں ہے۔

ب سڑک مروٹ سے بہاولپور کو کشادہ اور کارپٹ کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال نہ ہے۔

پنجاب ہاؤس میں رہائش لینے کا طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

سردار شہاب الدین خان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پنجاب ہاؤس مری، اسلام آباد اور راولپنڈی میں کن کن افراد کی + * + ہے کہ وہ رہائش اختیار کر سکتے ہیں؟

ب مندرجہ بالا ہاؤسز کو سال سے اب تک کرایہ کی مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی اور اخراجات کتنے ہوئے، تفصیلاً سال وار بتایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات جناب تنویر اسلم ملک

الف پنجاب ہاؤس مری ، اسلام آباد ،راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ، گورنر پنجاب، ایم این ایز ، ایم پی ایز ، پنجاب سیکرٹریٹ ، وفاقی اور دوسرے صوبوں کے افسران رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔

ب پنجاب ہاؤس مری ، اسلام آباد ،راولپنڈی سے کرایہ کی مد میں آمدنی اور سالانہ مرمت ، بجلی ، ٹیلی فون ، گیس ، سٹاف کی تنخواہوں وغیرہ کی مد میں سالانہ مندرجہ ذیل اخراجات ہو گئے ہیں۔

سال	آمدن	اخراجات
-		
-		
-		
-		

جناب ڈپٹی سپیکر میں آج یہاں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ سارے معزز ممبران کی ہمارے ساتھ مسجد کی تعمیر میں معاونت رہی ہے۔ مسجد کی چھت ڈالی جا چکی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس میں بہت سے معزز ممبران نے اپنی استطاعت کے مطابق ہماری مدد بھی کی ہے۔ میری مزید بھی گزارش ہے کہ اس کار خیر میں جتنا بھی حصہ ڈال سکیں وہ ڈالیں اور مسجد کی تعمیر کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ آپ سب دیکھ بھی سکتے ہیں کہ ماشاءاللہ بہت خوبصورت ڈیزائین کی مسجد بن رہی ہے اور انشاءاللہ بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہو گی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، امجد صاحب

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سیکرٹری مواصلات و تعمیرات یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور میں نے ان سے یہی گزارش کرنی ہے کہ خادم اعلیٰ دیہی روڈ پروگرام کے مطابق جو پلان تھا جس کی بات ملک ارشد صاحب نے بھی کی تھی تو میرے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی وہی صورتحال ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر امجد صاحب میرا خیال ہے کہ سیکرٹری صاحب چلے گئے ہیں۔ چلیں، نعیم خان صاحب کو کہہ دیتے ہیں وہ اس معاملے میں آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

تحاریک استحقاق

کوئی تحریک پیش نہ ہوئی

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب طارق مسیح گل کی ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو ,+ + کیاجاتاہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر ' چودھری اشرف علی انصاری کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر اپنی تحریک پڑھنے سے پہلے میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ میری ایک تحریک التوائے کار نمبر ' تھی اس کو میرا خیال ہے پڑھے ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، < + !والے دن سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تحاریک کا جواب دیں گے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی طرف سے ہمیں کچھ شکایات موصول ہو رہی ہیں لہٰذا کوشش کریں کہ ڈیپارٹمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کے درمیان معاملات بہتر کریں۔ ہم ایوان میں کسی صورت بھی یہ چیز برداشت نہیں کریں گے کہ کسی چیز کا کوئی غلط جواب آئے۔ اگر غلط جواب آیا تو اس کا پارلیمانی سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ جوابدہ ہو گا لہٰذا میں تمام ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ ان کے درمیان جو آپس کا + ہے وہ بہتر کریں۔ سیکرٹری اسمبلی اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کو بھی لکھ دیں اور اس کے بعد اگر کوئی پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر یہ کہے گا کہ ڈیپارٹمنٹ نے مجھے صحیح نہیں کیا تو وہ ڈیپارٹمنٹ ہی اس کا جوابدہ ہو گا اور اس کے خلاف انشاءاللہ کارروائی بھی ہو گی۔ نعرہ ہائے تحسین

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس دفتر ہے اور نہ ہی سٹاف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آج ہم نے وزیر اعلیٰ کو لکھ کر گزارش کر دی ہے۔ اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ یا + -+ -لوگ جو بھی ہیں اگر وہ تعاون نہیں کریں گے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر بتائیں گے اور ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ سب کو یہ , * < 9+ -کر دیں۔

محکمہ خزانہ میں اربوں روپے کی بے ضابطگیوں کا انکشاف

چودھری اشرف علی انصاری جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ -مارچ روزنامہ 6نوائے وقت6 کی خبر کے مطابق صوبائی حکومت اور سرکاری محکموں کے مالی معاملات کے نگران محکمہ خزانہ کے اپنے مالی معاملات میں اربوں روپے کی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ پنجاب حکومت کے رولز آف بزنس کے مطابق تمام صوبائی مالیاتی معاملات کی مینجمنٹ، نگرانی اور کنٹرول کی ذمہ داری محکمہ خزانہ پنجاب کی ہے۔ آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ کے مطابق محکمہ خزانہ نے قواعد و ضوابط پورے کئے بغیر مختلف اداروں کو مجموعی طور پر -ارب کروڑ روپے کے قرضے جاری کر دیئے، سب سے زیادہ -ارب کروڑ روپے کا قرضہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو دیا گیا۔ پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کو ایک ارب کروڑ روپے، پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو کروڑ روپے دیئے گئے۔کوئی لون ایگریمنٹ نہیں کیا گیا۔ قرضہ لینے والی کمپنی کی رقم واپس کرنے کی اہلیت اور قرضے کی رقم کے استعمال کو چیک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی گئی۔ چاہئے تو یہ کہ محکمہ خزانہ پنجاب ان کمپنیز کو لون' رقم جاری کرنے سے قبل ان کمپنیز اور بورڈ کی مالی و دیگر حالات کو مدنظر رکھتا تاکہ صوبہ پنجاب کے غریب عوام کی خون پسینہ کی رقم جو ان سے مختلف ٹیکسز کی صورت میں وصول کی گئی ہے کیا اس کا صحیح استعمال ہوا۔ ایسا نہ کر کے محکمہ خزانہ پنجاب کے

متعلقہ ذمہ دار افسران نے خود اپنے بنائے رولز، قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کی وجہ سے صوبہ کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک التوائے کار کو 1 : E + تک کے لئے + + , کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر ' محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ڈسکہ سول ہسپتال میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کی ویکسین و ادویات نایاب

محترمہ خدیجہ عمر جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ 6جہان پاکستان 6 مورخہ مارچ کی خبر کے مطابق ڈسکہ سول ہسپتال میں کتے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کی ویکسین سمیت ادویات نایاب، مریض رل گئے، اعلیٰ حکام نوٹس لیں۔ علاقہ کے سیاسی و سماجی حلقوں کی دہائی۔ پنجاب کی حکومت کی طرف سے تحصیل بھر کی لاکھوں افراد پر مشتمل آبادی کو صحت کی بنیادی سہولیات دینے کے لئے کروڑوں روپے کی لاگت سے چند سال قبل سول ہسپتال تعمیر کروایا گیا مگر سول ہسپتال کی انتظامیہ کی ملی بھگت سے ہسپتال میں گزشتہ کئی ماہ سے کتے کاٹنے، سانپ کے ڈسنے کی ویکسین اور ادویات نایاب ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے دور دراز کے علاقوں سے سول ہسپتال میں علاج معالجہ کروانے کے لئے آنے والے مریض ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور مہنگے داموں باہر سے ادویات لینے پر مجبور ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک التوائے کار کو 1 : E + تک کے لئے + + , کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر ' جناب امجد علی جاوید کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت

کی وجہ سے اموات میں اضافہ

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ6 دن6مورخہ ۔مارچ کی خبر کے مطابق سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت۔اموات میں اضافہ، وینٹی لیٹرز خراب، پنجاب کی کروڑ آبادی کے لئے صرف وینٹی لیٹرز، اضلاع کے شہروں میں وینٹی لیٹرز موجود ہی نہیں۔تفصیلات کے مطابق پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ہسپتالوں میں موجود وینٹی لیٹرز میں سے سے زائد وینٹی لیٹرز خراب پڑے ہیں۔وینٹی لیٹرز کی کمی کی وجہ سے اموات میں اضافہ ہو گیا ہے۔صوبہ کے گیارہ کروڑ شہریوں کے لئے صرف وینٹی لیٹرز دستیاب ہیں، کئی شہروں کے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز موجود ہی نہیں ہیں۔ذرائع کا کہنا ہے کہ صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں اس وقت وینٹی لیٹرز کی شدید قلت ہے جس کی وجہ سے روزانہ کئی مریض موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔قصور، منڈی بہاؤالدین، مظفرگڑھ، خوشاب، بھکر، سیالکوٹ، پاکپتن، اوکاڑہ، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور لودھراں کے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹر موجود ہی نہیں ہیں۔تشویشناک حالت میں صوبہ کے دوسرے شہروں سے مریضوں کو لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔ مریض کے لواحقین کو وینٹی لیٹرز کی فراہمی کے لئے بھی سفارشیں تلاش کرنا پڑتی ہیں اور جب تک وینٹی لیٹرز کا انتظام ہوتا ہے مریض موت کے منہ میں جا چکا ہوتا ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کی اس دگرگوں اور پریشان کن صورتحال سے عوام الناس میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس تحریک التوائے کار کو بھی < + !تک کے لئے +, + کر دیا جائے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

---جاری

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر پری بجٹ بحث جاری رہے گی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سالانہ بجٹ کے لئے معزز ممبران سے بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے عام بحث کا آغاز ہو چکا ہے لہٰذا آج بھی بحث جاری رہے گی اور جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، میاں محمد رفیق

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر میں محکمہ خزانہ کی وساطت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر جس دن پری بجٹ اجلاس شروع ہوا تھا تو اس دن فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک سوال نامہ ایوان میں / کیا گیا تھا تاکہ اس میں معزز ممبران اپنی ترجیحات لکھ کر جمع کروا دیں لیکن ابھی تک صرف چالیس ممبران نے یہ سوال نامہ جمع کروایا ہے تو میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ آپ کی آراء اور تجاویز پر انشاء اللہ غور کیا جائے گا اور ان کے مطابق بجٹ بنایا جائے گا لہٰذا مہربانی فرما کر اپنی تجاویز جتنی جلدی ہو سکے ایوان میں جمع کروا دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، معزز ممبران کی بجٹ کے حوالے سے جو بھی تجاویز ہیں وہ لکھ کر بھی بھجوا دیں۔ جی، میاں محمد رفیق

میاں محمد رفیق جناب سپیکر آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے اظہارِ خیال کا موقع عطا فرمایا ہے۔ میری کل بھی یہ استدعا تھی کہ محترمہ وزیر خزانہ کو موجود ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں، پھر Monday کو بات کر لیجئے گا۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، چودھری عبدالرزاق ڈھلوں

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں آج ہی کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، آپ Monday کو ہی کر لینا کیونکہ میں نے اُن کو floor دے دیا ہے۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر اُس دن باری آئے گی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، بس آپ Monday کو ہی بات کر لیجئے۔ جی، ڈھلوں صاحب

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں سب سے پہلے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُن کی ملکی و غیر ملکی بہترین پالیسیوں سے پاکستان استحکام کی طرف جا رہا ہے اور دنیا میں پاکستان کا نام پہلے سے بہت اچھے طریقے سے روشنی کی طرف جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو پالیسیاں میرے قائد نے adopt کی ہیں اِن کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان پوری دنیا میں ایک مقام حاصل کرے گا۔ آج آپ دیکھ لیں کہ دہشت گردی کا قلع قمع کر دیا گیا ہے اور باقی جو لوگ رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ختم کیا جائے گا۔ پچھلے دس گیارہ سالوں سے ملک میں افراتفری اور دہشت گردی کی فضا اتنی زیادہ تھی کہ لوگ سہم چکے تھے لیکن ان دو تین سالوں میں میرے قائد محترم نے جس طرح اس ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کیا ہے میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے چائنا سے اقتصادی راہداری کے حوالے سے پاکستان کی مضبوطی اور بہتری کے لئے اور آنے والی نسلوں کی بہتری کے لئے جو کام شروع کیا ہے اس پر بھی میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان ملکی پالیسیوں کی وجہ سے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ میں اس بات پر بھی قائد محترم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب اُن پر وکی لیکس یا پاناما لیکس کی طرف سے کوئی الزام عائد کیا گیا تو ہم نے جوڈیشل کمیشن کے انعقاد کا فیصلہ کر لیا لیکن آج حزب اختلاف کے لوگ جوڈیشل کمیشن کو مانتے ہیں، الیکشن کمیشن کو مانتے ہیں اور نہ ہی وہ گھر والوں کا کمیشن مانتے ہیں۔

جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب ان کو کچھ نہ کچھ ماننا پڑے گا کیونکہ اختلاف برائے اختلاف سے کچھ نہیں بنے گا۔ اگر یہ اسی طرح اختلاف کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقت میں پاکستان کی عوام پھر میرے قائد کے حق میں فیصلہ کرے گی جنہوں نے ملک کو ایٹمی طاقت بنایا، جنہوں نے اس ملک میں موٹرویز بنائیں، جو اس ملک میں ڈیم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، بجلی کی پیداوار بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پاکستان کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لوگ صرف باتوں سے اپنی سیاست کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے کراچی میں اپنے اُس worker کا احتساب کریں جو راتوں رات اُن کی پارٹی کو چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں ایسی پارٹیوں کو---

جناب ڈپٹی سپیکر چودھری صاحب بجٹ پر آجائیں۔ مہربانی کریں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر بجٹ کی طرف ہی آرہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بجٹ کی طرف آجائیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں کمپنی کی مشہوری کے لئے ایک دو points بتائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، ایسی بات نہ کریں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر میں انتہائی مشکور ہوں اور بجٹ کے سلسلہ میں کچھ چیزیں بتاتا ہوں۔ میرا چونکہ سرگودھا شہر سے تعلق ہے جو ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر میں اِن کو لکھ کر بھی دوں گا لیکن میرے پاس سوالنامہ ابھی پہنچا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، مشہوری کافی ہو گئی ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر میں ان کو بہت قیمتی مشورے دینا چاہ رہا ہوں۔ ایک مشورہ ان کے لئے یہ ہے کہ پنجاب کے جتنے بھی

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہیں وہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بھی بن چکے ہیں اور وہاں واسا بھی بن چکا ہے لیکن سرگودھا شہر میں ابھی تک ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے اور نہ ہی
واسا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کی کئی تحصیلوں میں کارڈیالوجی سنٹر بن چکے ہیں لیکن میرے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سرگودھا میں ابھی تک کارڈیالوجی سنٹر نہیں ہے لہٰذا میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہاں پر کارڈیالوجی سنٹر بنایا جائے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ سرگودھا شہر کے ٹی ایم اے نے ابھی تک تین کروڑ کا الیکٹرسٹی بل ادا کرنا ہے لیکن اس کے لئے بھی شدید مشکلات ہیں، فنڈز نہ ہونے کے برابر ہیں، گاڑیاں نہیں ہیں اور صفائی کا عملہ نہیں ہے لہٰذا پنجاب حکومت ٹی ایم اے سرگودھا کو فنڈز مہیا کرے۔ پینے کا پانی ہم سب کا بنیادی حق ہے اور یہ حقوق سب سے پہلے عوام کو ملنے چاہئیں۔ سرگودھا شہر میں پینے کا جو پانی مل رہا ہے اس میں گٹر کا پانی بھی شامل ہے لہٰذا اس مد میں خصوصی فنڈ مہیا کیا جائے۔ پچاس سال پرانی سیوریج لائن سرگودھا میں موجود ہے جس کو بدلنے کے لئے سابقا ADP میں 1200 ملین رکھے گئے لیکن جب ہم چیئرمین پی اینڈ ڈی کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابھی فنڈز متوقع نہیں ہیں لہٰذا یہ سابقا ADP کے فنڈز آپ کو ابھی نہیں مل سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو چیزیں ADP میں آ جائیں ان کے فنڈز تین ماہ کے اندر اندر جاری ہونے چاہئیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری میری بات نہیں سن رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، سن رہے ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر ہمارا سرگودھا ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اور پچھلے سات سال سے میں ایم پی اے ہوں لیکن وہاں پر عوام کی سہولت اور فلاح کے لئے ایک پارک بھی نہیں بنا لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ سرگودھا کو پارک بنا کر دیا جائے۔ آپ سرگودھا ڈویژنل ہیڈکوارٹر کا پنجاب کے سب سے عام ڈویژنل ہیڈکوارٹر یا جنوبی پنجاب کے کسی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے موازنہ کر لیں تو وہ اس سے بہتر ہوگا لیکن سرگودھا کے حالات خراب ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جناب سپیکر موٹروے تک جو سڑکات جاتی ہیں وہ انتہائی ناگفتہ بہ اور خراب حالت میں ہیں اُن کو بھی بجٹ میں شامل کیا

جائے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے سابقہ سال کے ADP میں فنڈ آ چکا ہے لیکن وہ بھی ابھی تک جاری نہیں کیا گیا لہٰذا مہربانی فرما کر وہ فنڈ جاری کیا جائے۔ وہاں سرگودھا میں کوئی انڈر پاس یا اوور ہیڈ نہیں بنا اس لئے مہربانی کر کے وہ بھی بنوائے جائیں۔ اسی طرح سرگودھا شہر میں اس وقت قبرستان تین تین منزلہ بن چکے ہیں، عوام تو عوام وہاں کے مردے بھی پریشان ہیں لہٰذا قبرستان کے لئے بھی جگہ مہیا کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر شکریہ۔ جی، مخدوم ہاشم جواں بخت

مخدوم ہاشم جواں بخت شکریہ۔ جناب سپیکر چند گزارشات اور تجاویز فنانس منسٹری کے لئے تھیں۔ میرے فاضل ممبران نے یہاں پر ایگریکلچر کا کافی ذکر کیا ہے۔ ہماری GDP کا 27 percent contribution ایگریکلچر سے آتا ہے اور 40 percent of labour کا contribution ایگریکلچر میں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو 2.7 million acreage کا رقبہ ہمارے پاس gravitational irrigation کا ہے جو دنیا میں ملکوں کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہے۔ اس کا full potential ہمیں نہیں مل رہا۔ اگر ہم اپنی yields کو دیکھیں اور باقی ممالک کے ساتھ comparative analysis کریں تو ہماری yield per acre وہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پچھلے سال بھی میں نے بجٹ میں point out کیا تھا کہ ایگریکلچر ریسرچ کے لئے جو amount رکھی گئی ہے اُس کی utilization بہت low تھی۔ ہمارا جو Medium Term Development Framework(MTDF) ہے اُس میں آنے والے سال کے لئے 2.7 بلین روپے رقم رکھی گئی ہے لہٰذا میری گزارش یہی ہوگی کہ اس کی utilization کو ensure کرایا جائے۔ یہاں پر quality seeds نہیں ملتے اور farmers وہ yield نہیں اٹھا سکتے اس لئے ہمیں agriculture goods کا ایک net exporter ہونا چاہئے جو ابھی تک ہم نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر دوسری گزارش یہ تھی کہ ہماری economy میں بہت بڑا change آ رہا ہے۔ چائنا پاکستان اقتصادی راہداری کا جہاں ذکر کیا جاتا ہے اُس کو ڈویلپمنٹ کے لحاظ سے دیکھا جائے کہ پاکستان کے اندر جو نئی شہ رگ create ہو رہی ہے جو پنجاب سے گزر رہی ہے کیا اس کے اردگرد economic processing zones لگ سکتے ہیں؟ چائنا میں بہت زیادہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز اس وقت بند ہو رہی ہے کیونکہ وہ / 9 کی ِطرف جا رہے ہیں۔ وہاں تقریباً ایک سے لے کر چار ملین تک - / فارغ ہونے والی ہے۔ کیا ہم ان کے ساتھ + -کر کے گارمنٹس یونٹس اور سپننگ یونٹس

کو اس + C ,+ - - * + - میں اسی -کے ساتھ ساتھ کیوں نہیں لا سکتے؟ اس کو مدنظر رکھا جائے۔

جناب سپیکر جنوبی پنجاب کے حوالے سے میں ضرور بات کرنا چاہوں گا کہ پنجاب اس وقت دس کروڑ سے زائد آبادی کا ایک صوبہ بن چکا ہے۔ +, -- , $یہاں پر موجود ہیں۔ہم< 9 + * بھی اور اپنی عوام کے لئے ضرور سوچیں کہ وہاں یعنی جنوبی پنجاب میں ایک + * - کی اشد ضرورت ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس تجویز کو بھی زیر غور رکھا جائے اور آنے والے وقتوں میں 9 + * سہولیات اور چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی لاہور آنا پڑتا ہے تو کم از کم ہمیں اپنے جنوبی پنجاب میں وہ ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر جنوبی پنجاب میں ترقی پذیر ضلع کے لحاظ سے رحیم یار خان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حیران ہوں گے کہ ضلع رحیم یار خان کی فیصد آبادی + > 9 : ہے۔ ہیپاٹائٹس ہر دوسرے گھر کو اس وقت متاثر کر رہا ہے۔ جہاں جہاں ہم دیکھتے ہیں 9 - * + - ایک انسان کا، ایک < * کا * * + *ہی ہیپا ٹائٹس کا شکار ہو گیا تو اس سے < * + - کا پورا - / - / ہی کر جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ کا کوئی ایسا پروگرام رکھا جا رہا ہے جس میں /- - - ہو ہیپا ٹائٹس کی طرف، کوئی ہیپاٹائٹس کا پروگرام ہے؟ اگر نہیں ہے تو یہ سب کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ صاف پانی کمپنی کا میں نے بھی بہت ذکر سنا ہے۔ بہت اچھے طریقے سے دیکھا ہے لیکن میں وضاحت چاہتا ہوں کہ آنے والے وقتوں میں کیا کرنے جا رہے ہیں کیونکہ ابھی تک انہیں گراؤنڈ پر جس * / + * *کے ساتھ آنا چاہئے تھا میں نے انہیں آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے تو اپنے حلقے میں ابھی تک ایک جگہ پر بھی صاف پانی کا پراجیکٹ ہوتے نہیں دیکھا۔ < / -+ >بڑا اچھا آئیڈیا ہے لیکن اس کی + + * * کو دوبارہ دیکھنا پڑے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ہیپاٹائٹس والی بات سے میں بھی مخدوم صاحب اتفاق کرتا ہوں کہ یہ بہت 9 قسم کا مسئلہ ہے۔

مخدوم ہاشم جواں بخت جی، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر یہ صاف پانی کمپنی سے اتفاق نہیں کرتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔ ہیپاٹائٹس کی انہوں نے بات کی ہے تو جنوبی پنجاب میں اس کی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ رانا بابر حسین جناب سپیکر بہاولپور میں بھی یہ پراجیکٹ شروع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر میں نے نہیں دیکھا شاید کہیں ہو رہا ہو گا۔ رحیم یار خان، راجن پور اور ڈی جی خان میں مجھے نہیں ملا۔ جی، مخدوم صاحب

مخدوم ہاشم جواں بخت جناب سپیکر گزارشات یہ تھیں کہ اگر آبادی کو دیکھا جائے تو جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ جرمنی ایک ملک ہے اور ہم اس سے بڑا صوبہ بن چکے ہیں۔ + / 9 %اب جو یہ لوکل گورنمنٹ کی بات ہو رہی ہے تو ہمیں حقیقی معنوں میں انہیں + : کرنی ہوں گی۔ 9 9 %کریں گے تو / - / بنیں گے۔ضلعی سطح پر فنڈز دینا، لوکل گورنمنٹ کو / + کرنا کہ وہ اپنے + - - لے سکیں۔ / * E - 4جو صوبوں میں کئے جا رہے ہیں تو لوکل میونسپل + E کے لئے بھی * رکھا جائے۔

جناب سپیکر آخر میں اسی گزارش کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گا کہ ہم + - اور + بجٹ کے اندر بڑے اچھے رکھ دیتے ہیں، ہمارا / - بجٹ کی + / - ہوتی ہے تو + C پر بھی / - ہونا چاہئے۔ + C F ایک چیز ہے جس کا ذکر نہیں ہوتا اور جو اس کو , , :ملنی چاہئے وہ نہیں ملتی۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت لوں گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، شکریہ۔ چودھری رفاقت حسین گجر ---موجود نہیں ہیں۔ چودھری غلام مرتضیٰ ---موجود نہیں ہیں۔جی، سردار وقاص حسن مؤکل

سردار وقاص حسن مؤکل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر آپ نے موقع دیا ہے کہ تیسری پری بجٹ تقریر کے اندر میں اپنی سفارشات آپ کی وساطت سے حکومت کے سامنے رکھوں۔ میرے خیال میں انسان اپنے اعمال سے اصلاح کرتا ہے تو میں نے اس چیز کے اوپر بڑا سوچا ہے کہ اس دفعہ میں کیا زبردست سفارشات پیش کروں جو کہ اس حکومت نے< نہیں کیا اور - چھوڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سفارشات سے پہلے میرے چند سوالات فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ہیں چونکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں تو پچھلے تین سالوں میں اس ایوان کے اندر جتنی بھی سفارشات پیش کی گئیں، جتنے بھی فاضل ممبران نے اپنا وقت، اپنی < , + یہاں پر + کی اور بتایا، اپنی + * / . رکھیں، اپنے مسائل رکھے تو ان میں کیا + + * کی سفارشات کو بجٹ کے اندر - - -+ کیا گیا؟

جناب سپیکر تیسرا سال ہے اور وہی لگا بندھا بجٹ، وہی لگی بندھی تقریر اور وہی لگے بندھے * /+ ہیں۔ ایجوکیشن میں اتنے فیصد، صحت میں اتنے فیصد، لاء اینڈ آرڈر میں اتنے فیصد، مواصلات و تعمیرات میں اتنے فیصد لیکن وہ سفارشات آئی کہاں سے ہیں؟ جو ہم بتا رہے ہیں وہ یا جو محکمے کے افسران بند کمروں میں بیٹھ کر اپنی طرف سے مرتب کرتے ہیں، اس بجٹ کی بنیاد کیا ہے؟ اگر وہ اپنا قبلہ درست کئے بیٹھے ہیں تو پھر یہ ممبران اسمبلی جو یہاں پر بیٹھے ہیں، وہ ہر سال آ کر اپنے وہی پرانے مطالبات یا پرانی سفارشات کیوں رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر ہیپاٹائٹس کی بات ہوئی، زراعت کی بات ہوئی، صحت کی بات ہوئی، لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوئی۔ ہم تو اپوزیشن میں ہیں جو حکومت میں بیٹھے ہیں، ٹھیک ہے وہ تعریف کرتے ہیں اور ان کا تعریف کرنا بنتا بھی ہے لیکن انہیں یہ ضرورت کیوں پڑتی ہے کہ وہ یہاں پر اس معزز ایوان میں آپ

کے سامنے آپ کی وساطت سے وہاں تک پہنچائیں۔ چونکہ میرا یہ یقین ہے کہ یہاں پر کوئی بھی سفارش کسی بھی جگہ پر سوائے کاغذ یا ردی کی ٹوکری سے آگے نہیں ہے۔ اگر ہے تو بالکل اس پری بجٹ سیشن کے آخر میں محترمہ وزیر خزانہ یا معزز پارلیمانی سیکرٹری ہمیں باور کروائیں کہ فلاں ممبر کی فلاں سفارش فلاں صفحہ پر آ گئی ہے یا جو کا بجٹ آئے گا تو اس چیز کو ہم - + کریں گے، یہ اپنا وقت ضائع کریں اور نا ہمارا وقت ضائع کریں۔ مجھے یاد ہے اسی جگہ پر اسی ایوان میں پچھلے سال کھڑے ہو کر میں نے یہ بات کی تھی کیونکہ میں وثوق سے اس لئے بات کر رہا ہوں کہ میں نے وہ ریکارڈنگ دوبارہ سے سنی ہے۔ یہاں سے میں نے لی ہے اور میں نے وہ تقریر پڑھی ہے جس میں کہا تھا کہ میرے حلقے کے یہ مسائل ہیں، سڑکیں نہیں ہیں، ہسپتال نہیں ہیں اور اپوزیشن کو فنڈز نہیں دیئے جاتے تو پورے ایک سال کے اندر کیا ہوا؟ دھیلے کا کام نہیں ہوا کیونکہ میں بھی تو اسی حلقے میں رہتا ہوں۔ میں یہ بالکل نہیں کہوں گا کہ مجھے فنڈز دیئے جائیں، میرے حلقے کی عوام کے ساتھ مہربانی کی جائے اور اسے بھی پنجاب کے اندر شامل کیا جائے۔ اپوزیشن کے تمام ممبران کو پنجاب کا حصہ نہیں سمجھا جاتا۔ اگر سمجھا جاتا ہے تو جو یہاں پر + + * بیٹھے ہیں انہیں اتنی عزت بھی نہیں دی جاتی کہ ان سے پوچھ لیا جائے کہ انہوں نے کیا کروانا ہے؟

جناب سپیکر میں نے سڑک اپنے لئے تو نہیں بنوانی، میں نے ہسپتال اپنے لئے تو نہیں بنوانا اور میں نے سکول اپنے لئے تو نہیں بنوانا؟ جو کچھ ہو رہا ہو گا اپوزیشن کے کسی حلقے کے اندر اپوزیشن کے کسی ممبر کو اتنی بھی عزت نہیں دی جاتی، اتنا بھی مقام نہیں دیا جاتا اور اتنی بھی اہمیت نہیں دی جاتی کہ وہ اس کا افتتاح کرے تو ہم سفارشات کس چیز کی کریں؟ میں آپ کو بالکل دکھی دل کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر اگر میری سفارش آپ نے سننی ہے تو محکمہ پولیس پنجاب کو جو آپ نے بجٹ دینا ہے اسے آرمی اور رینجرز کے لئے + / کریں۔ اگر پنجاب کے لاء اینڈ آرڈر کو وہ اس وقت کر رہے ہیں تو یہ کس چیز کے لئے بجٹ بڑھوا رہے ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں انہوں نے اپنی کون سی ذمہ داریاں پوری کی ہیں، کس چیز کے پیسے وہ مانگتے ہیں اور آپ کس چیز کے انہیں پیسے دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر لاہور میں دھماکا ہوا تو اس وقت آرمی نے< - آکر

, : +1- کیا کہ پنجاب میں اب آپریشن شروع ہو گیا ہے۔ اس دن سے لے کر آج دن تک ' دن ہو گئے ہیں اور آپ دیکھیں کہ صرف پولیس کی کارروائیاں ہیں کہ فلاں جگہ پر سرچ آپریشن، فلاں جگہ پر دہشت گرد پکڑے گئے، فلاں جگہ پر یہ ہوا۔ آج جنوبی پنجاب بھی نظر آگیا ہے، آج لاہور بھی نظر آگیا ہے اور آج مون مارکیٹ بھی نظر آگئی ہے تو کیا پہلے پولیس سوئی ہوئی تھی؟ پیسے انہوں نے لے لئے، صرف بجٹ ہی لگانا ہے۔ اربوں روپے ہم نے دیئے۔ ہم کس طرح سے کس / - + - *کے ساتھ انہیں پھر اس دفعہ بجٹ دیں گے اور میں بالکل سمجھداری سے کہہ سکتا ہوں اور پری بجٹ کے اندر کہہ رہا ہوں کہ اس بجٹ کے اندر پھر بجٹ بڑھے گا۔ کس + - ٪سے بڑھے گا؟ پنجاب پولیس کو ہم اس لئے پیسے دے رہے ہیں کہ سٹریٹ کرائمز ہو گئے اور موبائل چھین لیا تو پیچھے ڈولفن سکواڈ لگ گئی۔ بڑی اچھی بات ہے کہ تحفہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی کا تحفہ نہیں ٹھکرانا چاہئے لیکن کیا ہماری پولیس بالکل ہی + -ہو گئی ہے؟ محکمہ صحت کے دو ڈیپارٹمنٹ بن گئے ہیں< * اور< -یہ کس قسم کی اختراع ہے ،کیا اس ایوان میں یہ بات / - ہوئی؟ اگر ایک< -

-نہیں تو کیا دو - > - ہوں گے؟آپ

دس - کو کر لیں -+ * -+ کی تو کوئی کمی ہے ہی نہیں۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب ایک آدمی پورے پنجاب کا ذمہ اپنے سر پر لے سکتا ہے تو ایک سیکرٹری ایک ڈیپارٹمنٹ کا ذمہ نہیں لے سکتا۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ بالکل ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بھی اب کیوں کہ دو ہو گئے ہیں انہوں نے کہنا ہے کہ ہمارے بجٹ کی + * / . پوری کی جائے تو اُن کا بجٹ بھی بڑھ جائے گا۔ اگلے سال پھر ہم یہاں پر کھڑے ہو جائیں گے، صاف پانی کی ہم بات کریں گے اور پینے کا پانی نہیں ہے ۔ہم کیا کریں؟ میں تو آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کوئی سفارش نہیں ہے ،کوئی تجویز نہیں ہے۔ محکمہ بہت اہل ہے اگر وہ اتنے سالوں سے صوبے کو چلا رہا ہے تو ایک سال اور بھی چلا لے گا لیکن میں آپ کی وساطت سے یہ ضرور سوال آپ سب کے سامنے رکھ رہا ہوں ذمہ دار ہم ہیں۔ کہتے ہم ہیں قول و فعل کا تضاد ہمارے اندر ہے ۔میرے بھائی نے یہاں پر یہ بات کی روپیہ گندم کی قیمت ہے دنیا میں روپیہ کسی جگہ گندم کی قیمت نہیں ہم 9 * ۔کیسے ہوں گے، کون ہمارے سے ہمارا

مال خریدے گا جبکہ دنیا میں یہ روپے میں مل رہا ہے۔ہم کس خواب خیالی دنیا میں بس رہے ہیں؟ہم کس + میں ہیں، ایگریکلچر ملک ہے ہمارے ملک پاکستان کے 9+ پر اجناس کی تصویریں ہیں روتے ہیں۔ہم روٹی کے لئے، ترستے ہیں کھانے کے لئے ،کس کس سے جواب لیں اس چیز کا کون جواب دے گا؟کہ ہم یہاں پر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر میں کہتا ہوں کہ عوام کو تو ہم نے جواب دینا ہی دینا ہے ہم نے خدا کی ذات کو بھی جواب نہیں دینا ہے۔میں بطور + + * اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہاں پر ہر عمل، ہمارا یہاں پر کہا ہوا ہر لفظ ہم اُس کے بھی + / -- ہیں۔ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث کرتے ہیں، ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہیں، جھگڑتے ہیں صرف اس لئے کہ ہم + - +, - کرلیں اور بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جس کے اندر +, - + - کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر سردار صاحب بہت شکریہ ۔جی ، جناب خالد غنی چودھری

جناب خالد غنی چودھری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝جناب سپیکر شکریہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہاں پر وزیر خزانہ موجود ہوتیں ہمارے ساتھ تو یہ ہوا کہ مرے کو مارے شاہ مدار۔ پچھلا جو ہمارا بجٹ سیشن تھا اُس سے پہلے ضلع جھنگ میں سیلاب آگیا اور ہماری بہت زیادہ تباہی ہوئی اور اوپر سے جو ہماری وزارت خزانہ ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے ہمارا پورا ضلع ہی بجٹ سے غائب کر دیا ہے ۔یہ ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے میں احتجاج بھی ریکارڈ کر وانا چاہتا ہوں معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور میری یہ گزارش ہے کہ کم از کم ہمیں اس دفعہ + , نہ کیا جائے اور جو پچھلی دفعہ ہمارے پورے ضلع کے ساتھ زیا دتی کی گئی ہے اسے بھی + * ۔کیا جائے، وہ فنڈز بھی دیئے جائیں اور اس دفعہ بھی ہمیں فنڈز دیئے جائیں یہ میری صرف ان سے گزارش ہے۔

جناب سپیکر دوسرا میرے جو حلقے کے مسائل ہیں میں اُن کی طرف آؤں گا، سب سے پہلے جو سڑکیں ہیں میں اُن کی طرف آؤں گا۔شورکوٹ اور

گڑھ مہاراجہ کے درمیان دریائے چناب پر ایک پل تعمیر کیا گیا ہے۔جس پر معزز پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ چاہوں گا اور اُس کی وجہ جنوبی پنجاب جو آپ کے بھی علم میں ہے۔ جنو بی پنجاب کی جتنی ٹریفک ہے وہ ساری شورکوٹ کی طرف 9 ہو گئی ہے اور وہاں پر بہت زیادہ ٹریفک , 1 - ہے اور بہت زیادہ رش رہتا ہے۔میری حکومت سے گزارش ہو گی کہ وہاں سے شورکوٹ کے اطراف بائی پاس بنایا جائے تاکہ جو شورکوٹ میں ٹریفک ہے، آئے دن جو حادثات بڑھ رہے ہیں وہ کم از کم ختم ہوں۔

جناب سپیکر دوسرا اس ٹریفک کی وجہ سے جھنگ شورکوٹ روڈ بہت زیادہ مصروف ہو گئی ہے وہاں سے اس کی / کے لئے ڈی ڈی سی بھی ہو چکی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ جھنگ شورکوٹ روڈ کو / بنایا جائے۔وزیر اعلیٰ کا جو پروگرام 1 * * ہے وہ سڑکیں تو ایک سال میں ملتی ہیں لیکن دو دو، تین تین کلو میٹر کی بہت ساری سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں میری گزارش ہو گی کہ میرے حلقے کو اُن سڑکوں کے لئے بھی سپیشل فنڈز جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں پینے کے صاف پانی کی طرف آؤں گا میرے آدھے حلقے میں تقریباً نیچے کا پانی بہت زیادہ خراب ہے لوگ ہیپاٹائٹس کا شکار ہو رہے ہیں۔شور کوٹ کینٹ ایک بہت بڑی آبادی ہے جو ساٹھ ستر ہزار کی آبادی ہے وہاں پینے کے پانی کا مسئلہ ہے اور یونین کونسل گگ ہے اور چینیاں والا ہے جہاں پر ہمارے پینے کے پانی کے بہت زیادہ مسائل ہیں میری ایک گزارش ہو گی کہ پینے کے صاف پانی کے لئے جو ٹینکی اور تالاب وغیرہ ہیں ہمیں مہیا کئے جائیں تاکہ جو ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے اس کی کوئی روک تھام ہو سکے۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں تعلیم کی طرف آؤں گا وزیر اعلیٰ نے پچھلے سے پچھلے بجٹ میں مہربانی فرماتے ہوئے مجھے گرلز کالج بھی دیا ،بوائز کالج کی بلڈنگ بھی دی۔ اب میری ایک گزارش ہے کہ گرلز کالج شورکوٹ سٹی کے لئے کمرے چاہئیں وہ بنوائیں جائیں اور دانش سکول پچھلے تین سال سے منظور ہو چکا ہے زمین - ہو چکی ہے انہوں نے فنڈز مانگے تھے میں اُنہیں جا کر ملا بھی ہوں فنڈز کی جو اُن کی / . ہے وہ + : + / کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر میری یہ گزارش ہے کہ دانش سکول کا اجراء کیا جائے اور ہر یونین کونسل کی سطح پر گورنمنٹ کا ایک گرلز اور ہائی سکول ہونا چاہئے اور پرائمری سکول کا اجراء بھی ساری آبادیوں میں کیا جائے۔اس کے بعد صحت ہے ،صحت میں ٹی ایچ کیو شورکوٹ ایک بہت مصروف ہسپتال ہے لیکن وہاں ڈائیلسز کی سہولت نہیں ہے۔میری یہ گزارش ہو گی کہ وہاں پر ڈائیلسز مشینیں دی جائیں اور جو F 0@ ہیں ہمارے ان F 0@ کی حالت بہت زیادہ بُری ہے وہاں پر تقریباً عمارت گر چکی ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ F 0@ کی حالت بھی بہتر بنائی جائے۔بہت شکریہ کہ منسٹر صاحبہ تشریف لے آئی ہیں میں انہیں پچھلی دفعہ بھی ملا تھا ضلع جھنگ کو پچھلے بجٹ میں بھی + , کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ دوبارہ لکھکر دے دیں۔

جناب خالد غنی چودھری جناب سپیکر میں دے دوں گا میں انہیں بتا رہا ہوں کہ میں انہیں ملا بھی ہوں لیکن ہماری کوئی حق رسی نہیں ہوئی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ وزیر خزانہ ان کی حق رسی کریں۔

جناب خالد غنی چودھری جناب سپیکر میں ان کو دوبارہ بتا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چودھری صاحب آپ لکھ کر دے دیں۔اب آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری جناب سپیکر زراعت کے بارے میں جو میرے فاضل دوست ممبران نے بڑی اچھی باتیں اور بڑی 9 + * باتیں کیں ہیں۔میری صرف گزارش یہ ہو گی کہ جو گندم کے سیزن کی آمد آمد ہے تو کم از کم جو ہمارا نعرہ ہے کہ ایک ایک دانہ خریدیں گے لیکن خریدا کبھی نہیں گیا۔ہمیشہ زمیندار بعد میں ذلیل ہوتا ہے میری ایک گزارش ہو گی کہ اس طرح یہ محکمہ کوئی سلسلہ بنائے کہ زمیندار سے کم از کم ایک ایک دانہ خریدا جائے۔ہماری جو پہلی فصلیں ہیں اُن کے بھی ہمیں اتنے اچھے ریٹس نہیں ملے چلو کم از کم اس دفعہ ہی ہمیں ہوا کا کوئی جھونکا مل جائے، ہمیں اچھے ریٹس مل جائیں اور ہماری گندم خریدی جائے۔چھوٹی چھوٹی نہریں ہیں کچھ نہریں پکی ہو چکی ہیں باقی کے لئے میری گزارش ہے کہ وہ نہریں ہماری پکی کر دی جائیں اور آخر میں صرف اتنی سی گزارش ہو گی کہ اقلیتی

جو ہمارے بھائی ہیں میرے حلقے میں کم از کم وہ بہت زیادہ + , ہیں اُن کی آبادیاں ہیں لیکن وہاں پر جو سہولیات ہونی چاہئیں وہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر میری ایک گزارش ہوگی کہ اس دفعہ میرے حلقے میں اقلیتوں کی ڈویلپمنٹ کے لئے اُن کے وہاں سکولز ہیں اور اُن کی حالت بہت بُری ہے وہاں ہمیں سڑکیں چاہئیں اُن کے لئے خصوصی فنڈز مختص کئے جائیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی،جناب شہزاد منشی

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر شکریہ۔مشکور ہوں کہ مجھے بھی موقع ملا کہ میں پری بجٹ تقریر کروں اور کچھ سفارشات یہاں پر بیان کر سکوں۔ سب سے پہلے تو میں یہ / . کروں گا آپ کے وساطت سے وزیر خزانہ سے کہ پاکستان ترقی کی طرف جا رہا ہے لیکن جو ترقی میں سب سے اہم چیزیں ہیں اگر دنیا کو ہم نے *کر نا ہے تو 3 , - " 9 + /اور , 9 " بنانے چاہئیں تاکہ ہمارے بچے انفارمیشن ٹیکنالوجی میں آگے بڑھیں اور دنیامیں نام بھی کمائیں اور پاکستان کی ترقی میں اپنا اہم کردار بھی ادا کریں۔

جناب سپیکر دوسری بات ہسپتالوں کے متعلق کروں گا خاص کر چلڈرن ہسپتال ایک ایک بیڈ پر چار چار بچے ہیں،براہ مہربانی چلڈرن ہسپتال کے لئے محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ یہ نوٹ کریں کہ چلڈرن ہسپتال میں زیادہ سے زیادہ فنڈز دیں تاکہ وہاں جو لوگ پورے پنجاب سے دوسرے اضلاع سے بھی آتے ہیں اُن بچوں کی تیمارداری اُن کے علاج معالجے کے حوالے سے وہاں پر جو وسائل ہیں اُن کو پورا کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ خاص کر دل والا ہسپتال پنجاب کارڈیالوجی میں دیکھا جائے تو وہاں پر آپ جب بھی ایمرجنسی میں جائیں تو ایک بیڈ پر چار چار اور اُس کے بعد جو وہیل چیئرز پر لائنیں لگی رہتی ہیں، وہاں اتنا بُرا حال ہوتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے کوئی بکر منڈی لگی ہوئی ہے لہٰذا مہربانی فرماکر اس پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے اور فنڈز دینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ وہ لوگ جو اپنی تکالیف لے کر ہسپتالوں میں جاتے ہیں ان لوگوں کو کم از کم ایسا * ملے کہ دیکھنے میں لگے کہ کسی انسانوں کا علاج ہو رہا ہے۔

پنجاب کارڈیالوجی کے حوالے سے محترمہ خود بھی بہت اچھی طرح سے واقف ہیں۔

جناب سپیکر پنجاب کے جو ثقافتی کھیل ہیں جن میں کبڈی اور کشتی آجاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا بڑا روایتی کھیل ہوا کرتا تھا اور آج کل تو یہ گمنامی کا شکار ہے۔ میں آپ کے توسط سے میڈم فنانس منسٹر کو یہ گزارش کروں گا کہ ہمارا ثقافتی کھیل کشتی اور کبڈی کی پروموشن کے لئے فنڈز رکھے جائیں اور اس پر توجہ دی جائے۔ چونکہ میرا تعلق < + *سے ہے اور میں اقلیتی نمائندہ ہوں ہمارے لئے ہر سال فنڈز رکھے جاتے ہیں۔ میں ہماری < + *کے لئے لاکھ روپیہ پورے پنجاب کے لئے مختص کیا گیا اور معذرت کے ساتھ کہ ہمیں وہ لاکھ روپے بھی نہیں ملا۔ یہی بجٹ ایک ارب روپے کر دیا گیا لیکن خواتین سمیت تمام پارلیمنٹیرین کو دینے کے بعد ہمیں صرف کروڑ روپے ملا ہے اس کے بعد کوئی فنڈز نہیں دیا گیا، کھاتے میں ایک ارب روپیہ لکھ دیا گیا۔ ہم نے پورے پنجاب میں کام کرنا ہے۔ براہ مہربانی جو فنڈز ہمارے لئے فائنل کئے جاتے ہیں کم از کم وہی ہمیں دے دئیے جائیں تاکہ ان لوگوں کی محرومیاں ختم ہو جائیں اور ان کی پست حالی کسی حد تک خوشحالی میں بدل جائے۔ یہ بات بہت اہم ہے اس کو نوٹ کیا جائے کہ جو فنڈز ہمارے لئے فائنل کئے جائیں ہم جو < + *کے پارلیمنٹیرین ہیں ان میں 9 / . کر کے پورے پنجاب کے مختلف اضلاع میں لگانے کے لئے دئیے جائیں جبکہ یہ روک دئیے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر پنجاب میں خاص طور پر قبرستانوں کی چار دیواری اور جناز گاہوں کے لئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں لیکن میں صرف چند مسیحی قبرستانوں کی چاردیواری کروا دی گئی لیکن

میں ہمارے کسی بھی مسیحی قبرستان کی چار دیواری نہیں ہوئی جس کی وجہ سے جو قیمتی علاقے ہیں وہاں قبضہ مافیا چلا جاتا ہے اور وہ قبضے کر لیتے ہیں بعد میں وہ قبضہ چھڑانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ براہ مہربانی جب آپ قبرستانوں کی چار دیواری اور جناز گاہ کے لئے فنڈز مختص کریں اس میں < + *کے قبرستانوں کے لئے بھی خصوصی طور پر فنڈز رکھیں کیونکہ ہم نے مرنا ہے اور ہم نے بھی قبرستانوں میں جانا ہے اگر ہمارے پاس جگہ نہیں ہوگی تو پھر ہم کہاں جائیں گے لہٰذا اس کی چار دیواری کو قبضہ مافیا سے بچانے کے لئے فنڈز مختص کریں۔

جناب سپیکر سب سے اہم بات یہ ہے کہ جس طرح رائیونڈ میں اجتماع ہوتا ہے یا مختلف جگہوں پر مذہبی اجتماعات ہوتے ہیں اسی طرح ہمارا بھی صفدر آباد چک نمبر سرگودھا روڈ پر زیارت مقدس مریم کا بہت بڑا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ درخواست کروں گا کہ پوری دنیا سے لوگ اس زیارت مقدسہ میں آتے ہیں لیکن وہاں حکومت کی طرف سے پانی کے انتظامات نہیں کئے جاتے ہیں۔اس کا جو روڈ ہے وہ تقریباً ایک ڈیڑھ کلو میٹر ہے میری درخواست ہے کہ اس کو (%& میں لازمی رکھا جائے۔اگر یہ کام حکومت پنجاب کروا دے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف پنجاب میں بلکہ پوری دنیا میں حکومت کا مقام بلند ہوگا۔یہ بہت اہم باتیں ہیں جن پر عملدرآمد کرانے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی جناب سپیکر مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔ جو + / < + *دئیے جاتے ہیں یہ ہر سال ہوجاتے ہیں براہ مہربانی ان فنڈز کو خرچ کیا جائے۔ خاص طور پر فنانس ڈیپارٹمنٹ اور < + * + * ہمارے لئے بہت - * کرتے ہیں۔ان ڈیپارٹمنٹ پر خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ آپ صرف بجٹ پر ہی بات کریں گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر بجٹ پر بات کرنی ہے لیکن اس سے پہلے آپ سے / - / >+ * :کے حوالے سے / . کرنی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر وہ بعد میں بات کر لینا ابھی اسی موضوع پر بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر پری بجٹ بحث سے مراد ہے کہ ہم بجٹ بنانے سے پہلے ترجیحات اور + - پر غور کرتے ہیں تاکہ وسائل کا صحیح استعمال ہوسکے اور وہ شعبہ جات جو ملکی ترقی میں اہم ادا کرتے ہیں ان کی نشاندہی کی جا سکے۔ موجودہ معاشی صورتحال میں

زراعت کی ترقی ایک اہم ادا کرتی ہے اور تمام< * + - اس پر
کرتی ہے کیونکہ یہ ملک
کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔زراعت میں روزگار کی
فراہمی، صنعتوں کے
لئے خام مال کی فراہمی اور قیمتی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔اس شعبے میں
فیصد یا اس سے زیادہ لوگ
بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر منسلک ہیں۔

جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ پچھلے سال کے بجٹ کے مقابلے
میں اس دفعہ زراعت میں + - تک اضافہ کیا جائے
کیونکہ پاکستان کی / /- , < 9 - / انڈیا کے مقابلے میں بہت کم
ہیں حالانکہ ہماری زمین بہت زرخیز ہے اس لئے زراعت کو بڑھانے کے لئے
ریسرچ سنٹر قائم کرنے چاہئیں تاکہ ہم اس پر ریسرچ کریں، سیڈ پر ریسرچ
کریں کہ ہم کیسے زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھا سکتے ہیں تاکہ ہم پوری دنیا میں
* -کر سکیں اور فی ایکڑ پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔اس وقت سالانہ
* -+ - ایک لاکھ ہزار ہے جو کہ فی شخص بارہ ہزار بنتی
ہے جو بہت کم ہے۔اس کو بڑھانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم
ایگریکلچر کو * کریں، اس پر سبسڈی دیں، معیاری اور سستے بیج
کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، کسانوں کو کھیت سے منڈی تک رسائی دی
جائے اس کے لئے لنک روڈز بنائے جائیں تاکہ وہ بآسانی اپنا مال منڈیوں تک
لے جائیں اور زیادہ سے زیادہ + , * -+ کریں۔ایگریکلچر
ڈویلپمنٹ میں ٹریکٹر کی فراہمی اور ٹیوب ویلوں کی فراہمی
++ طریقے سے ہونی چاہئے۔کسانوں کو 9 + -+ دینے چاہئیں جو
زیادہ فی ایکڑ پیداوار بڑھائے اس کو ٹریکٹر دیا جائے۔ان کو کوئی نہ کوئی
ایسا 9 + -+ دیا جائے جس سے وہ زیادہ لگن سے کام کریں۔پوٹھوہار میں
بارش کے پانی کے لئے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں تاکہ پانی اکٹھا کر کے اس سے
نہریں نکالی جائیں اور کھیتوں تک لے جایا جائے۔

جناب سپیکر دوسری ترجیحات میں تعلیم اور صحت ہے۔تعلیم کے
معیار کو بڑھانے اور جدید خطوط پر استوار کرنے کی بہت ضرورت ہے۔
حکومت کو ,+ ++ + -/ کرنی چاہئے اور یہ اندازہ کرنا چاہئے

کہ ایک شعبہ میں کتنے : + *کی ضرورت ہے۔پرائمری سکول زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔نئے سکول بنانے کی بجائے موجودہ سکولوں کی / - / + اور ٹیچر ٹریننگ پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے تاکہ گورنمنٹ کے سکولوں کا + + - / پرائیویٹ سکولوں سے * - کرے اور لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں زیادہ سے زیادہ * کروائیں۔اس کے لئے ریسرچ ڈویلپمنٹ کی سخت ضرورت ہے۔ تعلیم کے بجٹ میں بھی پانچ سے سات فیصد اضافہ ضروری ہے۔دنیا میں جتنی بھی + / - : / ہیں ان کا سب سے زیادہ بجٹ تعلیم اور ریسرچ پر ہوتا ہے۔ہمارا تو ریسرچ کا بجٹ بہت کم ہے اس وقت جو ریسرچ کا بجٹ ہے وہ فیصد ہے اس کو بڑھا کر کم از کم فیصد تک تو کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر صحت مند قوم ہی کچھ کام کر سکے گی اگر صحت ہی ٹھیک نہیں ہے تو ہم نے بیمار لاغر کو کیا کرنا ہے۔ہمیں صحت کے شعبے پر زیادہ سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور اس میں بجٹ فیصد تک - کیا جائے۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کی بہت ضرورت ہے۔ G 0%یا نئے >< " 0بنانے کی بجائے - 9 + 9 پر بجٹ خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ہر ڈسٹرکٹ میں ایک مربوط نظام ہو، چیک اینڈ بیلنس ہو، معیاری ادویات کی فراہمی میں تسلسل کی ضرورت ہے۔ تمام ہسپتالوں میں - + , اور ریسرچ سنٹر ہوں۔

جناب سپیکر سب سے اہم بات یہ ہے کہ عورتوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ کل آبادی کا فیصد ہے۔ان کی فلاح و بہبود اور A + -کے لئے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے۔عورتوں کو عملی طور پر معاشی طور پر مستحکم اور با اختیار بنانا چاہئے۔ خواتین کے کی اہمیت کو تسلیم کرنا ہوگا اور ,+ - ,سے روکا جائے۔ / + + + * 7 کو زیادہ سے زیادہ * کیا جائے۔عورت ہے تو معاشرے کا حسن قائم ہے،عورت ہی گھر اور ملک کا نظام چلاتی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،ڈاکٹر صاحبہ بہت شکریہ۔محترمہ راحیلہ انور آپ بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر پارلیمنٹیرین پر مشتمل ہماری ایک کمیٹی ہے اس کی میٹنگ ہے اور ہمیں کمیٹی روم میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جارہی ایک طرف خواتین کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ آپ کو یہ بات یہاں نہیں کرنی چاہئے تھی۔جب آپ سارے میرے پاس آئے تھے اور میں نے کہاتھا کہ جس وقت آپ کی میٹنگ ہو تو آپ لوگ کمیٹی روم میں میٹنگ کرلینا پھر یہاں پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر ہمیں کمیٹی روم نہیں دیا جارہا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں،کوئی ایسی بات نہیں تھی جب میں نے آپ سے کہہ دیا تھا تو پھر آپ کی یہاں بات کہنا نہیں بنتی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر جناب سپیکر ہمیں / کر دیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،آپ کو / نہیں کیا گیا تھا۔ آپ لوگ میٹنگ کرلیں۔ سیکرٹری صاحب ان کو کمیٹی روم دے دیں۔ جی،محترمہ راحیلہ انور آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر شکریہ۔آج پھر پری بجٹ بحث ہورہی ہے لیکن میں پہلے کچھ الفاظ کہنا چاہوں گی کہ ہمیشہ انقلاب تب آتے ہیں، حکومتیں تب الٹتی ہیں جب عام لوگوں کو - , +کیا جاتا ہے اور ایک خاص طبقے کو نوازا جاتا ہے۔جس طرح کہ آج کچھ خاص علاقے ہیں جن میں لاہور ہے اس کو اس وقت< ہے باقی میرے طرح کے ہیں، میں جہلم کی مثال دوں گی، یہاں پر میرے بہت سارے بھائی اور بہنیں بھی اس پر بولی ہیں کہ ان کو بہت زیادہ - , +کیا جارہا ہے، - , +کرنے کا ہمیں بھی پتا ہے کیونکہ یہاں پر لاہور میں چونکہ خاص لوگ رہتے ہیں تو خاص لوگوں کا لاہور ہے، ہم عام لوگ ہیں تو ہمیں اس لئے بھیڑ بکریاں سمجھکر، ہمارے لئے تو شاید وہ سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ وہ سہولتیں یا وہ چیزیں ضروری ہیں جو ان

کو یہاں پر چاہئیں، راتوں رات میٹرو اور اورنج ٹرین تو بن جاتی ہیں لیکن ابھی جو میں کہنے جا رہی ہوں اور آپ کو - دوں گی اس پر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ حکومت ہمیں کہاں پر لے کر جا رہی ہے۔

جناب سپیکر آج سے تین سال پہلے میں نے حکومت وقت سے اپیل کی تھی کہ ہمیں بھی جہلم والوں کو کچھ ایسے 9 + -+ دے دیئے جائیں کہ ہم بھی سمجھیں کہ ہم بھی انسان ہیں، ")Fکا / * > / ٹیکسلا جو کہ آج چکوال میں ,+ 1 : + + -میں ہے آج تک یہ اسے چلا نہیں سکے۔ آپ وہاں پر جا کر دیکھیں کہ آج تک اگر وہ چالو حالت میں ہے تو یہ حکومت مجھے بتا دے۔

جناب سپیکر میری ان سے گزارش ہے کہ اس کو چالو کیا جائے کیونکہ ہمارے وہاں کے لوگ تو پہلے ہی بہت :1- ہیں، اگر ہمیں ایک / * > / مل جائے گا تو شاید ہمارے بچے وہاں پر کچھ پڑھ لکھ جائیں گے، ان کا بھی کوئی مستقبل بن جائے گا۔

جناب سپیکر دوسرا ان سے جلالپور کندو وال نہر مانگی تھی۔ میرا علاقہ ایک تو میں بار بار کہوں گی کہ نہایت ہی :1- ہے، وہاں پر پانی کی شدید قلت ہے۔ عورتیں دور دور سے پانی بھر کر لاتی ہیں اور وہ عورتیں جب چار چار گھڑے سروں پر رکھ کر لاتی ہیں تو : کہ کوئی وہاں پر جا کر دیکھے۔ میں اپنی بہن سے گزارش کروں گی کہ وہ ہماری بہنیں ہیں، وہ ہمارا درد سمجھ سکتی ہے کہ جب وہ عورتیں سروں پر کتنے کتنے میل دور سے پانی لے کر آتی ہیں، وہاں پر پینے کا پانی نہیں ہے، وہاں پر ایک * ? * - < / :+ %تھی، سے وہ سکیم شروع ہے اور آج تک وہ مکمل نہیں ہو سکی۔ پھر ہمارا علاقہ جو ہے وہ بارانی علاقہ ہے، وہاں پر ہم کیسے 9 9 / کر رہے ہیں یہ ہمیں پتا ہے اور ہمارا جو زمیندار ہے وہ تو ویسے ہی پسا ہوا ہے۔ یہاں اس پر پورا ایوان بولا ہے اور میں بھی اس پر بولوں گی کیونکہ میرا بھی اسی طبقے سے تعلق ہے۔

جناب سپیکر میں اپنی بہن سے گزارش کرتی ہوں کہ ہمیں جو نہر کی ضرورت تھی وہ منظور تو کر لی ہے اس پر میں ان کا شکریہ ادا کروں گی لیکن اس کو مکمل کیا جائے، وہاں اسے مکمل کریں گے تو شاید لوگ وہاں جی سکیں گے کیونکہ اب تو وہاں پر جینے کے حالات ہی نہیں رہ گئے ہیں۔ لوگوں

نے گھروں میں ایک ایک، دو دو جانور پالے ہوئے ہیں جن پر ان کے گزارے چل رہے ہیں۔میں نے جو + % * ?واٹر سپلائی سکیم کی بات کی تھی یہ ہمارا زندگی موت کا مسئلہ ہے ، میں اپنی بہن سے پھر گزارش کروں گی کہ ان عورتوں اور بچیوں پر رحم کریں کیونکہ وہاں پر مرد یہ کام نہیں کرتے۔ عورتیں یہ سارے کام کرتی ہیں، ان کے ذمہ ہے یہ پانی بھر کر لانا، وہ گھر کے کام بھی کرتی ہیں اور باہر کے کام بھی ان کے ذمہ ہوتے ہیں تو یہ عورت ہے اور عورت، عورت کا درد سمجھتی ہے۔ مہربانی کریں کہ * ? + % * - < / :جو سے وہاں شروع ہوئی تھی اس کو مکمل کریں۔

جناب سپیکر سے وہاں پر پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ پنڈدادن خان شروع ہوا اور وہ ابھی تک نامکمل ہے۔ آپ دیکھیں اور دیکھیں تو آپ خود انصاف کیجئے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟میں کیا کہہ سکتی ہوں سوائے اس کے کہ واقعی ہم عام آدمی ہیں بلکہ عام آدمی بھی نہیں ہیں اور ہم بھیڑ بکریاں ہیں اور جن کے لئے کبھی کچھ سوچا ہی نہیں جاتا۔ ہماری ایک سڑک مسری موڑ تا کھیوڑا ہے اس کے لئے بھی کچھ پیسے - ہوئے یہ پہاڑوں میں سے گزرتی ہے اور میرے محترم بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کا بھی حلقہ ہے ان سے پوچھئے کہ سڑک تو وہاں پر شروع ہو گئی اور پہاڑوں کو کھود دیا گیا لیکن اب یہ حالت ہے کہ جب بھی بارش ہوتی ہے پہاڑوں کا پانی وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے ہم ہیلی کاپٹر پر جائیں یا جہاز پر جائیں یا کشتیوں میں جائیں ہم کس طرح اس علاقے سے گزریں؟جہلم سے پنڈدادن خان ہماری وہ واحد رابطہ سڑک ہے اور ہمارے پاس وہاں سے گزرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے مہربانی کر کے ہماری اس سڑک کو مکمل کیا جائے۔ہمارا بڑا دیرینہ مطالبہ تھا اور میں نے بھی اس پر بار بار بات کی کہ وہ ہمارے نالہ کا پل ہے اس حکومت کی مہربانی سے کچھ پیسے مختص ہوئے لیکن انہی کی مہربانی سے وہ اب مکمل نہیں ہو سکا،وہاں پر تختیاں تو بڑی بڑی لگ گئیں اور مبارک کے ہار بھی پہن لئے گئے۔ وہاں کے ایم پی اے نے اتنی بڑی بڑی تصویریں لگائی ہیں کہ ہم نے آپ کے چیف منسٹر کی بھی اتنی بڑی تصویریں نہیں دیکھی ہیں۔انہوں نے مبارکیں بھی لے لیں سب کچھ لے لیا، پیسا تو حکومت لگا رہی ہے ،وہ پیسا عوام کا ہے اور مبارکیں وہ لیتے پھر رہے ہیں تو وہ مکمل بھی کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی،بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر جب وہ پل مکمل ہوگا تو میرے سمیت سب یہاں آکر مبارک دیں گے لیکن ہمارے لئے تو کچھ نہیں کیا جارہا ہے۔ ہماری ایک سڑک تھی اس کو بھی توڑ دیا گیا ،ہمارے پل پر پلر کھڑے کر دیئے گئے ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر جی،منسٹر صاحبہ نے نوٹ کرلیا ہے۔جی،محترمہ آپ کا بہت شکریہ۔بہت ٹائم ہوگیا ہے۔جی،جناب احمد خان بلوچ

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے بات کرنے دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر آپ اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں۔آج جمعتہ المبارک ہے اور نماز کا ٹائم ہو جائے گا میرے پاس بہت لمبی لسٹ ہے۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر آپ نے باقیوں کو بھی زیادہ ٹائم دیا ہے مجھے بھی تھوڑا سا ٹائم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ میں نے آپ کو بھی بہت ٹائم دیا ہے۔جناب احمد خان بلوچ

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے بات کرنے دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر میں ان کو دے چکا ہوں۔اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے صرف دو منٹ دے دیں، میں : + / کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چلیں جناب احمد خان صاحب محترمہ کو : + / کرنے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر F 0@کی بلڈنگ تیار ہے لیکن بلڈنگ سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ اب آپ بھی سمجھدار ہیں، بلڈنگ تیار ہے لیکن بلڈنگ میں اگر کوئی عملہ ہو گا، اگر کوئی ڈاکٹر ہوں گے تو وہ چلے گا ورنہ نہیں--- شور و غل

جناب ڈپٹی سپیکر عبدالرزاق ڈھلوں صاحب تشریف رکھیں۔محترمہ آپ اپنی تجاویز فنانس منسٹر صاحبہ کو دے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر تجاویز تو ساری یہیں رہ گئیں، آپ بات ہی نہیں کرنے دے رہے---

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں ، آپ انہیں دے دیں، مہربانی کریں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر اس طرح کیسے دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ ایسے نہیں ہوتا۔جی،جناب احمد خان بلوچ آپ بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر جب ہم عوام کے لئے بات کرنے لگتے ہیں تو آپ مائیک بند کروادیتے ہیں،آپ ہمیں بتائیں کہ کیوں بات نہیں کرنے دیتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر جی،جناب احمد خان بلوچ

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر ہم کیوں نہ بات کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر جناب احمد خان بلوچ آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر آپ کا شکریہ کہ آپ نے ٹائم دیا۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر ہم کیوں نہ بات کریں،ہم کیوں نہ کہیں"گو نواز گو"ہم اپنے علاقے کے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔آپ ہمیں بات نہیں کرنے دیتے---

جناب ڈپٹی سپیکر جناب احمد خان بلوچ آپ بات کریں--- قطع کلامیاں

محترمہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ کو یہ زیب نہیں دیتا یہ بات زیب نہیں دیتی۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر ہم اپنے علاقے کے مسائل پر بات کریں گے اور ضرور کریں گے ۔ آپ باقی معزز ممبران کو تو ٹائم دے رہے ہیں ،مجھے کیوں نہیں دے رہے۔میں اپنے علاقے کی بات کر رہی ہوں،وجہ بتائی جائے کہ مجھے بات کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جارہی ،مجھے بھی پانچ منٹ بات کرنے دی جائے --- قطع کلامیاں

جناب ڈپٹی سپیکر جناب احمد خان بلوچ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر آپ کا شکریہ۔آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے پانچ منٹ کا وقت دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ جناب سپیکر محترمہ آپ کو تو انہوں نے بہت زیادہ ٹائم دے دیا ہے،دوسرے معزز ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے پانچ منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ آپ تشریف رکھیں ،یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے،آپ کو زیب نہیں دیتا، آپ ایسے نہ کریں۔میں نے آپ کو پورا ٹائم دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے پانچ منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جتنا ٹائم مختص تھا آپ کو اس سے زیادہ ٹائم دے دیا گیا ہے۔جناب احمد خان بلوچ، محترمہ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ انور جناب سپیکر مجھے بات نہیں کرنے دی جا رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ آپ ایسے نہ کہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ جناب سپیکر پری بجٹ بحث کا مقصد بجٹ کے متعلق تجاویز دینا ہے،کچھ دوست تجاویز دینے کی بجائے اپنے حلقے کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ پری بجٹ پر بحث کا مقصد یہ ہے کہ بجٹ کے لئے تجاویز دینا،پالیسیاں بنا کر دینا۔ میری وزراء صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ وقت کی بچت کرتے ہوئے صرف تجاویز لیں جو آئندہ بجٹ میں ۔ ہو سکیں کہ بجٹ اس طرح سے ہونا چاہئے ۔ اس وقت ہماری فنانس منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں میں ان کو اپنا وعدہ یاد کروانا چاہتا ہوں، جو انہوں نے پچھلے بجٹ میں کیا تھا کہ کسان کو اجناس کی صحیح قیمت ملے گی، کسان کو اپنی محنت

کا صحیح صلہ بھی ملے گا۔انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کئے تھے جس پر پورے ایوان نے تالیاں بجائی تھیں لیکن افسوس کہ کسی وجہ سے وہ صلہ کسان کو نہ مل سکا اور محنت کش کو نہ مل سکا۔کاٹن کی جو قیمت ملنی تھی وہ بھی نہ ملی بلکہ کاٹن تباہ ہو گئی ،کاشتکار بھی تباہ ہو گیااور جو تھوڑی بہت کاٹن پیدا ہوئی تھی اس کا بھی اس کو مناسب ریٹ ملا اور نہ ہی اس کو خرید کیا گیا۔یہ ہمارے لئے بہت پریشانی ہے، منسٹر صاحبہ اگر پچھلے سال کسانوں کے لئے کچھ نہیں کر سکیں تو انشاءاللہ اس سال کسانوں کے لئے ضرور کچھ خوشخبری لائیں گی۔

جناب سپیکر میں سب سے پہلے ان سے گزارش کروں گا کہ اس وقت سب سے اہم کام گندم کی فروخت کا ہے کیونکہ کسان کاٹن کی وجہ سے اور اپنی اجناس کی قیمت کم ہونے سے بہت پریشان ہے ۔ اگر اس کی گندم بھی نہ خریدی گئی ،گندم کے لئے بھی کسان کو پریشان کیا گیا،اس کو اس لئے پریشان کیا گیا کہ گندم کی فصل کیوں اچھی ہوئی ہے ؟ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ دوسرے جو زرعی ممالک ہیں وہاں پر اگر کسان گندم کی پیداوار اچھی کرے یا کوئی اور اجناس اچھی پیدا کرے تو اس کو تو انعام دیا جاتا ہے۔ہمارے ہاں کام الٹ ہے کہ اگر اجناس زیادہ پیدا ہو جائے تو اس کو ذلیل کیا جاتا ہے ،اس کی جنس کو خریدا نہیں جاتا۔ اس وقت گندم کی قیمت ، روپے مقرر ہوئی ہے لیکن میں آپ کو دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ گندم کسان کی روپے میں بکے گی۔اس وقت یہ سارا ایوان سن رہا ہے ، میں فنانس منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا خدارا کاشتکار کی گندم روپے سے کم نہ بکنے دی جائے ورنہ یاد رکھنا اس چیز کا فائدہ اپوزیشن اٹھائے گی۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے معزز ممبر کو خراج تحسین پیش کیا

جناب سپیکر یہ کسان پریشان ہو کر ان کی / کریں گے کہ یہ سچ کہتے ہیں۔خدارا کسان کو ان چیزوں سے بچائیں ، بے شک سکولوں اور سڑکوں کے لئے پیسے کم رکھیں لیکن گندم کی خرید کے لئے آپ نے کبھی کمی نہیں آنے دینی ، اگر گندم کی خرید نہ ہو سکی تو کسان بدحال ہو کر سڑکوں پر نکل آئے گا۔یاد رکھنا میرا یہ پوائنٹ بہت ضروری ہے ۔یہ تو چاہتے ہیں کہ ایسا ہو جائے کہ گندم خرید نہ ہو لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری گندم انشاءاللہ خریدی جائے گی اور باعزت طریقے سے انشاءاللہ خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر میری دوسری گزارش یہ ہے کہ خدا را ایجوکیشن پالیسی کو صحیح کریں، یہ کیا پالیسی ہے کہ ایک سال تک ٹیچرز کے تبادلے ہی نہیں ہو سکتے،چاہے اس کے لئے متعلقہ منسٹر کہے،چاہے سیکرٹری کہے،چاہے کوئی اور کہے لیکن ایک سال سے پہلے ایک ماسٹر کا تبادلہ نہیں ہو سکتا۔1 - 7 کے تحت بھی نہیں ہو سکتا،میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس کی بیوی لاہور میں رہتی ہو اور شوہر بہاولپور میں رہتا ہے اس کا 1 - : < - کے تحت بھی تبادلہ نہیں ہو سکتا؟اس کے علاوہ باہمی تبادلہ جات پر بھی پابندی ہے ،خدا کے لئے اس پالیسی کو صحیح کریں۔جب تک ماسٹر کو اپنے گھر پر ذہنی سکون نہیں ہوگا وہ تعلیم صحیح نہیں دے سکے گا۔آپ مہربانی کریں اس ایک سال کی پالیسی کو ختم کریں جو تبادلے کے صحیح حقدار ہیں ان کے تبادلہ جات ضرور کئے جائیں۔

جناب سپیکر میری تیسری تجویز یہ ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک گرلز ہائی سکول اور ایک بوائز ہائی سکول ضرور ہونا چاہئے۔اس کے علاوہ ہر ایم پی اے کے حلقہ میں ایک گرلز کالج اور ایک بوائز کالج بھی ضرور ہونا چاہئے ۔کیونکہ میرے حلقہ کی آبادی چار لاکھ ہے،اس میں اگر ایک گرلز کالج دے دیا جائے گا تو کوئی بری بات نہیں ہوگی۔ہمارے حلقہ کی حالت یہ ہے کہ 0 < ;اور F 0@میں نہ تو پاگل کتے، سانپ کے کاٹنے کے انجکشن موجود ہیں اور نہ ہی شوگر کے لئے انسولین ہے۔آپ نے بجادی ہے،میں آپ کا احترام کرتا ہوں صرف آخری بات کہنا چاہوں گا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر جناب عبدالرزاق ڈھلوں خاموشی اختیار کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ جناب سپیکر اس وقت ایک ایم پی اے چار لاکھ کی آبادی کا نمائندہ ہے لیکن اس چار لاکھ کی آبادی کے نمائندے کی حالت یہ ہے کہ اس کی کوئی عزت و احترام نہیں ہے۔عوام کا کوئی کام نہیں کروا سکتے ، بیوروکریسی کو ترجیح دی جا رہی ہے ،عوامی نمائندوں کو ترجیح نہیں دی جا رہی۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے معزز ممبر کو خراج تحسین پیش کیا

جناب سپیکر اگر عوامی نمائندے کو ترجیح نہ دی گئی تو یاد رکھنا اس سے عوام + ہوگی۔جو لوگ کرپشن، رشوت کے بغیر کام کروانا چاہتے ہیں وہ لوگ عوامی نمائندوں کے پاس آتے ہیں۔جب وہ کسی کو فون کرتے ہیں تو بیوروکریسی والے کہتے ہیں کہ ایم پی ایز ایم این ایز کون ہیں، وہ کسی کو کچھ نہیں جانتے۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے معزز ممبر کو خراج تحسین پیش کیا

جناب سپیکر خدا را اس ماحول کو صحیح کریں۔ایم پی ایز کی قدر کریں دو سال بعد پھر الیکشن آنا ہے۔ہم نے عوام کے پاس جانا ہے کیا ہماری ڈیوٹی صرف یہی ہے کہ ہم نے ایوان میں آکر ہاتھ کھڑے کرنے ہیں۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے 6شیم، شیم6کی نعرے بازی

جناب سپیکر خدا کے لئے کچھ خیال کریں ہماری ڈیوٹی تو عوام کو سہولیات باہم پہنچانا ہے، عوام کے مفادات کے لئے کام کرنا، ہمیں اہمیت دیں، منسٹر صاحبان کا تو کہنا ہی کوئی نہیں مانتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر احمد خان بلوچ صاحب بہت شکریہ۔محترمہ نگہت شیخ پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن جناب احمد خان بلوچ جناب سپیکر آخر میں، میری یہ گزارش ہوگی کہ 6صاف پانی6کے لئے زیادہ پیسے مختص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر محترمہ آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ نگہت شیخ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ۔جناب سپیکر میں اپنی بات کا آغاز وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کروں گی کہ جنہوں نے تعلیم کے حوالے سے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل ستائش اور قابل تحسین ہیں۔بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں، فیکٹریوں میں مزدوری کرنے والے بچوں کو تعلیم کی طرف لایا جا رہا ہے۔ کسی بھی عمارت کی مضبوطی اور اس کی پائیداری کا انحصار اس کی بنیادوں پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش یہ ہوگی کہ تعلیم کے شعبے میں ہمیں پرائمری لیول تک / - کرنا چاہئے اور ٹیچرز کو ٹرینڈ کرنے کے لئے ہمارے ریٹائرڈ ٹیچرز، پروفیسرز صاحبان کی خدمات حاصل کرنی چاہئے اور پرائمری لیول تک ایسا + *+ 9+ مہیا کیا جانا چاہئے جو ایک + - پیدا کرے کہ بچے سکول آئیں ۔ ان کو پیسے دینے کی بجائے کوالٹی ایجوکیشن دی جائے اور اس کے لئے ایک ایسا + *+ 9+ پیدا کیا جائے جو بچوں کو خود سے - کرے کہ وہ تعلیم حاصل کرنے آئیں۔

میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ تعلیم کے لئے یونیسکو نے جی ڈی پی کے حوالے سے جو سٹینڈرڈ سیٹ کیا ہے اس پر عمل کیا جائے ۔ہم اس کا بہت کم حصہ رکھتے ہیں لیکن اس سلسلے میں میری صرف یہ گزارش ہوگی کہ جتنا بھی ہم فنڈز - کرتے ہیں،جتنا بھی تعلیم کے لئے بجٹ مختص کرتے ہیں اس کی+ C /کو + + کیا جائے۔تمام فنڈز جن پروگراموں کے لئے مختص کئے جاتے ہیں وہ * ۔ہوں اور ان کی جو + C /ہے وہ + + ہو تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بھی بہت اچھے نتائج حاصل ہوں گے۔

جناب سپیکر میں جو اگلی بات کرنے جا رہی ہوں اس سلسلے میں منسٹر صاحبہ کی خاص توجہ چاہئے ہوگی کہ ہمارے جتنے بھی سرکاری محکمے ہیں انہوں نے تمام بڑے شہروں میں خصوصاً لاہور میں اپنے دفاتر کرایہ پر لئے ہو ئے ہیں۔جو بلڈنگیں وہ کرایہ پر لیتے ہیں اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے مارکیٹ ریٹ سے کہیں زیادہ کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔پنجاب حکومت کی جو پراپرٹی ہے اور جن پر قابضین قبضہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چھڑایا جائے۔سرکاری دفاتر ان جگہوں پر بنائے جائیں تو اربوں روپے جو کرایہ کی مد میں جاتا ہے اس کی بچت ہوگی۔اس میں میری ایک یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی جو بابا گراؤنڈ ہے ، وہ بھی پنجاب اسمبلی کا حصہ ہے اس کو بھی مصرف میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ منسٹرز بلاک میں بھی جو بے شمار - ہیں وہاں آفس بنائے جا سکتے ہیں

-

جناب سپیکر ہیلتھ کے حوالے سے میں بات کروں گی کہ ایک طرف تو ہم ڈاکٹروں کی کمی کا رونا روتے ہیں ، ایک طرف تو ہمارے ہسپتالوں کی

حالت یہ ہے کہ ایک بیڈ پر تین چار مریض ہوتے ہیں لیکن ان کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم اپنی پالیسیوں پر ہی نظر ثانی کر لیں تو اس سے حالات میں بہتری آسکتی ہے۔ڈاکٹروں کی کمی کا رونا رونے کے ساتھ ساتھ دوسری طرف ہماری یہ پالیسی ہے کہ ڈاکٹروں کو این او سی بھی جاری کر دیئے جاتے ہیں جس سے وہ باہر کے ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ فیصد لیڈی ڈاکٹرز کام ہی نہیں کرتیں ، اسی ایوان میں میری قرارداد پاس ہوئی کہ+ * * بانڈ بھروایا جائے کہ جو گورنمنٹ میڈیکل کالجز سے ڈاکٹر بن رہے ہیں وہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں پانچ سال کام کرنے کے پابند ہوں گے لیکن میرے خیال میں اس پر بھی ابھی تک کوئی + + * * نہیں ہوئی۔عطائیت کو فروغ اسی لئے مل رہا ہے چونکہ ڈاکٹرز کی عدم دستیابی ہے اگر ہم پالیسی میں تبدیلی کریں اور جو دھڑا دھڑ > 8 ? جاری کئے جا رہے ہیں ان کی روک تھام کی جائے تو اس سے بھی ڈاکٹرز کے کو کم کیا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں منسٹر صاحبہ سے گزارش ہو گی کہ سپریم کورٹ میں * + کے لئے حکومت کا جو وعدہ تھا وہ ابھی تک نہیں کیا گیا۔اس کی کیا وجہ ہے اگر سپریم کورٹ میں +

*کا : 9 ہو جائے تاکہ وہ لوگ آئیں جو کام بھی کریں تو اس سے بھی ڈاکٹرز کا ختم ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر اس ملک کا اہم مسئلہ مالی خسارہ ہے ہمیں مشنری کے تحت عوام کو دیکھنا چاہئے ہمارا ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔میں سمجھتی ہوں کہ کوئی بھی مذہب اسراف کی اجازت نہیں دیتا، اسلام میانہ روی پر بہت زیادہ زور دیتا ہے اور اسراف کی سخت مذمت کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے ملک کا مالی خسارا بڑھتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر دوسری طرف حالات یہ ہیں کہ لان کا ایک سوٹ ایک ہزار سے دو ہزار روپے میں خریدا جاتا ہے،اربوں روپے کی کاسمیٹکس کی * ہوئی جس پر کسٹم ڈیوٹی بھی ادا نہیں کی گئی میری استدعا ہے کہ اسے دیکھا جائے اور اسراف کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔کاسمیٹکس اور تمام -/ میں کیمیکلز موجود ہوتے ہیں جس سے ایک طرف تو ہمارا مالی خسارہ ہوتا ہے اور دوسری طرف ہیلتھ کے / بھی -ہوتے

ہیں اس لئے سکن کینسر کا مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے لہٰذا اس کا کوئی سدباب کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ ۔ جناب فیضان خالدورک ۔۔۔ نہیں ہیں ،

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر بہت شکریہ۔پوری دنیا میں منتخب نمائندے بجٹ تجاویز دیتے ہیں، اصول اور قانون یہ ہے کہ اس کے لئے * * > ,+ + #کو : دی جاتی ہیں، وہاں پر بحث کے بعد اور ممبران کی تجاویز آنے کے بعد بجٹ بنایا جاتا ہے۔ آج اسمبلی کے * پر آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں چاہئے کہ ہم سب سے پہلے اپنی سٹینڈنگ کمیٹیز کو : * کریں کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی ہر ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے اور ہم ہر ڈیپارٹمنٹ میں بہتر طور پر ترجیحات کر سکتے ہیں کہ بجٹ کی+ - کرتے وقت کس ڈیپارٹمنٹ میں سب سے پہلے اورسب سے زیادہ بجٹ کی ضرورت ہے اور اس کے بعد +, * /+کے ساتھ بجٹ کی+ - کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر پنجاب کی مالی حالت کیا ہے اورپنجاب حکومت کتنے -ارب روپے کی مقروض ہو چکی ہے؟میں سمجھتی ہوں کہ یہ اسی وجہ سے ہو رہا ہے اور ہم پچھلے کئی سالوں سے دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی بجٹ بنایا جاتا ہے اس میں ترجیحات خود پسند کی جاتی ہیں اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون سا ہدف ہے جس کو ہم نے حاصل کرنا ہے اور کون سی ایسی ترجیح ہے جسے نمبر پر رکھنا ہے۔ہم نے دیکھا کہ ایجوکیشن کے لئے بہت سارا کام کیا گیا لیکن اس کے باوجود پنجاب کے ایک کروڑ سے زائد بچے سکول جانے کی عمر کے باوجود سکول نہیں جا پا رہے۔ اس وقت لاکھ بچے پرائمری میں اور لاکھ بچے ہائی سکولوں میں جا رہے ہیں یہ فرق بھی اس چیز کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہم بجٹ + - تو کر رہے ہیں لیکن اس کا -+ + 1 - -نہیں رکھ رہے۔

جناب سپیکر میں سمجھتی ہوں کہ اگر بچوں کے لئے 9 + -+ یعنی وظائف کا اطلاق کیا جائے تو بہت اچھے نتائج آئیں گے۔اس سال تعلیم میں

ایمرجنسی کے باوجود صرف فیصد خرچ کیا گیا۔ دانش سکولوں پر اپوزیشن نے بہت شور بھی کیا کہ جب -+ + 1 - نہیں تو دانش سکولوں کو بجٹ کیوں دیا جا رہا ہے ،ابھی دیکھیں کہ پچھلے بجٹ میں دانش سکولوں کے لئے بجٹ دیا گیا لیکن اس کے باوجود خرچ نہیں ہو سکا۔یہ بہت اہم چیزیں ہوتی ہیں جو ہمیں پری بجٹ میں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر میں اس کے ساتھ ساتھ ایک بہت ہی اہم بات کرنا چاہوں گی کہ اس کی باقاعدگی سے تین یا چھ ماہ کے بعد رپورٹ اسمبلی میں آئے تاکہ ہمیں پتا لگے کہ اس کے لئے بجٹ + - کتنی ہوئی تھی ، کتنا خرچ ہوا اور خرچ نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ چونکہ میں ایجوکیشن کی بات کر رہی ہوں تو میں اسی حوالے سے اپنے شہر ساہیوال کی بھی بات کروں گی کہ ضلع ساہیوال میں ساہیوال یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا لیکن ابھی تک اس کے لئے فنڈز کی + - نہیں ہو رہی لہٰذا آئندہ بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ اس کا کام جلد مکمل ہو اور لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر زراعت کے حوالے سے بھی ساہیوال کا ایک نام ہے۔ہر بندہ زراعت کی اہمیت جانتا ہے۔میں نے اسمبلی کے پر بار ہا ذکر کیا کہ وہاں پر زرعی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔یہاں منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور فنانس منسٹر صاحبہ بھی بیٹھی ہیں میں عرض کرتی ہوں کہ میں ریونیو ریکارڈ میں ایکڑ اراضی زرعی یونیورسٹی کے نام منتقل ہو چکی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آئندہ بجٹ میں اس کے لئے فنڈز - کر کے زرعی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر یہاں سب نے بات کی چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہیں یا اپوزیشن سے کہ صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس اور بہت ساری بیماریاں پھیل رہی ہیں۔میری گزارش ہو گی کہ آئندہ بجٹ میں ہر گاؤں کے اندر صاف پانی کے پلانٹس لگائے جائیں تاکہ کم از کم اس جگہ پر جہاں سے کسی بھی بیماری کی بنیاد بنتی ہے اس کی روک تھام ہو سکے۔محترم منسٹر ندیم کامران یہاں بیٹھے ہیں انہوں نے ساہیوال میں سوشل سکیورٹی ہسپتال کے لئے بہت کوشش کی تھی وہ ہسپتال تو بن گیا اور اسے بنے ہوئے بھی دو سال گزر گئے ہیں لیکن آج تک وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے اور + * / . ہونے کے باوجود وہاں پر اسے کرنے کے لئے ٹیکنیشنز موجود نہیں ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ آئندہ بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں اور ڈاکٹرز بھی + کئے جائیں تاکہ لیبر کو جو سہولیات دی جاسکتی ہیں وہ تو دیں۔

جناب سپیکر اس کے ساتھ ساتھ ہم نے دیکھا کہ بلین روپے پچھلے بجٹ میں پولیس کے لئے رکھے گئے تاکہ اس کی -+ * کو بہتر بنایا جاسکے لیکن اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ صرف کاسمیٹکس فورسز بنائی جا رہی ہیں لیکن جہاں پر : کا+ -+ -ہے، اس کی + + * * اور ایف آئی آرز کی رجسٹریشن کا کام ہے وہ نہیں ہو رہا۔ہم نے اس ہدف کو کس طرح کم کیا ہے ؟ اس میں پولیس کی کوئی اچھی -+ * نہیں ہوئی بلکہ ہم نے ایف آئی آرز رجسٹرڈ ہی نہیں کیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جناب سپیکر لوگ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں ، ہم نے + + کیس درج کرنے کا کال سسٹم شروع کر دیا ہے۔اب ایک کاسمیٹکس فورس بنا کر سامنے کھڑی کر دی گئی ہے کہ یہ فورس بڑی خوبصورت لگے گی اور یہ آپ کا تحفظ کرے گی---

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جناب فیضان خالد ورک ---موجود نہیں ہیں۔

جی، محترمہ

عفت معراج اعوان

محترمہ عفت معراج اعوان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔بجٹ کے سلسلے میں ایوان کی رائے لینا اور نمائندوں کا اپنے اپنے حلقوں کے مسائل بیان کرنا ایک خوش آئند بات ہے۔ میں اسے - کرتی ہوں کہ اس دفعہ ممبران کو اس قابل سمجھا گیا کہ ان سے اپنے حلقہ کے مسائل کے بارے میں پوچھا جائے۔

جناب سپیکر میرا حلقہ پی پی-53جڑانوالہ فیصل آباد ہے۔یہ فیصل آباد کا آخری حلقہ ہے جس کی boundary ننکانہ صاحب سے ملتی ہے۔یہ حلقہ totally rural areasپر مشتمل ہے اور نہایت ہی پسماندہ حلقہ ہے۔اس حلقہ میں سڑکیں ٹوٹ پُھوٹ کا شکار ہیں ، شعبہ تعلیم اور شعبہ صحت یعنی ہر جگہ پر مسائل کے انبار ہیں۔اس حلقہ میں ایک mainرابطہ سڑک جڑانوالہ اور ننکانہ صاحب کو ملاتی ہے جو کہ ٹوٹ پُھوٹ کا شکار ہے اور واحد سڑک ہونے کی

وجہ سے اس پر کافی رَش ہوتا ہے۔میں گزارش کروں گی کہ آئندہ بجٹ میں اس کو one way کیا جائے یا پھر 30فٹ چوڑی کارپٹ روڈ بنائی جائے۔

جناب سپیکر آپ کے علم میں ہے کہ دیہاتی علاقوں میں BHUsکی حالت انتہائی خراب ہے۔وہاں پر ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ موجود نہیں ہوتا اور غیر معیاری ادویات distributeہوتی ہیں۔میں گزارش کروں گی کہ اس جانب توجہ دی جائے اور ہمارے دیہی علاقوں میں بھی صحت کی تمام سہولتیں میسر کی جانی چاہئیں۔دیہی علاقوں میں سفری سہولتیں میسر نہیں ہیں۔لوگ اپنے علاج اور دوسری ضروریات زندگی کے لئے شہروں کا رُخ کرتے ہیں لیکن سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کافی پریشانی ہوتی ہے۔میرے حلقہ پی پی -53میں 112گاؤں آتے ہیں لیکن وہاں پر صرف ایک RHCکام کر رہا ہے۔سال 15-2014 میں بجٹ کے موقع پر میری درخواست پر وزیر اعلیٰ نے منظوری دی تھی کہ میرے حلقہ کے ایک گاؤں 591-ج۔ب گنگا پور میں 20بیڈز کا ہسپتال بنایا جائے گا لیکن کافی کوشش کے باوجود بجٹ میں اس کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے۔

جناب سپیکر میں گزارش کروں گی کہ اس ہسپتال کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں۔اسی طرح میرے حلقہ میں ایک قصبہ بُچیانہ ہے جس کے BHUکی حالت بہت ابتر ہو چکی ہے۔میں گزارش کروں گی کہ اس BHUکو RHCکا درجہ دیا جائے۔اس سے صحت کے کافی زیادہ مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر بچوں کی تعلیم کے لئے ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت 15-2014میں ایک عمارت بنا کر حکومت کو دی، میں نے وہاں پر سٹاف مہیا کر دیا اور فرنیچر کے لئے ایک کروڑ روپے کی گرانٹ بھی دی تھی لیکن یہ رقم کافی نہیں ہے کیونکہ میرے حلقہ میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بہت سے مسائل ہیں۔میرا گاؤں جڑانوالہ سے 35کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور وہاں پر بچوں کا ڈگری کالج ہونا نہایت ضروری ہے۔میرے حلقہ میں ایک گاؤں علی پور بنگلہ ہے وہ بھی تقریباً اتنے ہی فاصلہ پر ہے اور وہاں پر لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہیں ہے۔ میں درخواست کروں گی کہ اس بجٹ میں وہاں پر گرلز ڈگری کالج بنایا جائے تاکہ اس علاقے کی بچیاں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر میرے حلقہ میں تقریباً92فیصد پانی پینے کے قابل نہیں ہے۔اس علاقے میں آپ کو ہر گھر سے ہیپاٹائٹس کا مریض ملے گا۔میری

تجویز ہے کہ اس بجٹ میں دیہی حلقوں کے لئے کم از کم دس دس واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر سپیشل ایجوکیشن کے لئے میں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک عمارت بنوائی ہے۔پچھلے بجٹ میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اس سکول کے لئے سٹاف اور فرنیچر مہیا کر دیا جائے گا لیکن ابھی تک اس پر کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی حالانکہ اس کی فائل محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے پاس موجود ہے۔خصوصی افراد کی تعلیم کے لئے ہم نے یہ عمارت خود اپنی مدد آپ کے تحت بنوائی ہے تو حکومت کی طرف سے اس سپیشل ایجوکیشن سنٹر کے قیام کی منظوری دی جائے اور آئندہ بجٹ میں اس کے لئے خصوصی طور پر فنڈز مختص کئے جائیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بڑی مہربانی۔ملک تیمور مسعود ---موجود نہیں ہیں۔جناب خرم شہزاد --- موجود نہیں ہیں۔جناب علی سلمان ---موجود نہیں نہیں۔چودھری محمد اشرف ---موجود نہیں ہیں۔پیر والے دن بھی پری بجٹ بحث جاری رہے گی اور پھر وزیر خزانہ صاحبہ اس کو wind up کریں گی۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔جی، پہلا زیرو آر نوٹس شیخ علاؤ الدین کا ہے،جی،شیخ صاحب

باغ جناح لاہور کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی خلاف پالیسی تعیناتی

شیخ علاؤ الدین بہت شکریہ۔جناب سپیکر زیرو آر نوٹس کے لئے پچاس الفاظ کی سخت restriction ہے اور اسی وجہ سے میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈر رہا تھا کہ کہیں یہ الفاظ بھی اس میں شامل نہ ہو جائیں۔

6مسٹر شاہد اقبال جو سرگودھا یونیورسٹی میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر ہارٹیکلچر ہیں کو 2009میں تین سال کے لئے باغ جناح لاہور میں پراجیکٹ ڈائریکٹر لگایا گیا۔انتہائی حیران کن امر ہے کہ 2012میں تین سال کے لئے توسیع دی گئی، پھر 2015میں مشروط توسیع دی گئی۔ اب مزید توسیع

کے لئے موصوف سرگرم ہیں جو deputation policy کی سریحاً خلاف ورزی ہے-6

جناب سپیکر میں عرض تو بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن restriction ہے-

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب آپ اس پر پانچ منٹ بات کر سکتے ہیں-آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں اور آپ مزید بات کر سکتے ہیں-آپ پانچ منٹ میں بے شک پانچ سو الفاظ بول دیں-

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر بہت شکریہ-لارنس گارڈن جس کو باغ جناح کہا جاتا ہے یہ ایک قومی اثاثہ ہے اور اس کو ایک قومی اثاثہ کی حیثیت سے ہی ماننا چاہئے-آج ہم یہ سوچیں کہ اس کو بنانے والوں نے اس پر کس قدر محنت کی ہوگی؟دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں کہ جہاں سے لارڈ لارنس پودے نہیں لایا اور اس نے یہاں پر نہ لگائے ہوں-آج ہم جو پہاڑیاں دیکھتے ہیں کسی وقت یہاں پر اینٹوں کے بھٹّے ہوا کرتے تھے-سکھ دور حکومت میں outer لاہور کی تباہی مچی تھی-آپ کے علم میں ہوگا کہ outer لاہور کو کس طرح سے ختم کیا گیا تھا-جنہوں نے لارنس گارڈن بنایا یہ اُس زمانے کے architects کا کمال تھا-آج جب ہم اس باغ جناح کو دیکھتے ہیں تو افسوس ہوتا ہے-مسٹر شاہد اقبال سرگودھا یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر تھے-ان کو حالات کی بہتری کے لئے لایا گیا-سپریم کورٹ کہتی ہے کہ parent departments سے جو لوگ deputation پر آئے ہوئے ہیں وہ واپس parent departments میں جائیں-اس کے باوجود یہ صاحب وہیں کے وہیں ہیں-میں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کرپشن اور جو دوسری مختلف درخواستیں آئیں وہ ریکارڈ پر موجود ہیں اور ان کی کچھ نقول میرے پاس بھی ہیں-باغ جناح ایک قومی اثاثہ ہے-

جناب سپیکر میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ ایک کمیٹی بنا دیں جو ان سارے معاملات کی چھان بین کرے-باغ کا بیڑہ غرق ہو گیا ہے اور یہ صاحب وہیں کے وہیں ہیں-ان کے خلاف جو شکایات آئی ہیں ان پر بھی آج تک کوئی ایکشن نہیں ہو سکا-میں چاہتا ہوں کہ باغ کی بہتری ہو اور یہ قومی اثاثہ محفوظ رہ سکے-

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ موجود ہیں اور وہ اس کا جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر معز ز ممبر شیخ علاؤالدین نے زیروآر "میں جو بات کی ہے وہ بالکل درست ہے۔جب last time0مسٹر شاہد اقبال کو extension دی گئی تو وہ مشروط تھی اور اس پر validation third party قائم ہوئی۔انہوں نے جو سفارشات دیں اگر معزز ممبر چاہیں تو وہ میں پڑھ کر ان کو سُنا دیتا ہوں۔ہمارا پی ایچ اے کا ادارہ آج سے تقریباً سات سال پہلے بہت کمزور ہو چکا تھا۔

جناب سپیکر میں آج زیروآر میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک ڈائریکٹر جنرل عبدالجبار شاہین تھے جنہوں نے اس کو ایک مضبوط ادارہ بنایا اور اس میں جو خامیاں تھیں ان کو دُور کیا۔آج ہم یہ بات اس پر کہہ سکتے ہیں کہ لاہور کو اگر پھولوں کا شہر بنایا ہے تو اس میں سب سے زیادہ + / + -عبدالجبار شاہین کی ہے۔ہم اس کو اس سے بھی مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔اگر شیخ علاؤالدین نے کوئی خامی باغ جناح میں دیکھی ہے تو ہمیں وہ بتائیں جسے ہم دور کریں گے اور یہ کوئی اتنا بڑا / بھی نہیں ہے۔جو وہاں کی + / کا / ہے وہ وزیر اعلیٰ کی صوابدید ہے وہ چاہیں تو اُسے رکھ سکتے ہیں، نہ چاہیں تو نہیں رکھ سکتے۔شیخ علاؤالدین اس میں بہتری کے لئے اپنی کوئی دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر بات یہ ہے کہ میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری نے پہلے دو فقروں میں یہ بات مان لی کہ میری بات درست ہے اور میں - + صحیح کہہ رہا ہوں۔سوال یہ ہے کہ آپ اس پر کمیٹی بنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس حد تک انہوں نے کہا ہے کہ یہ + / پر آیا ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر یہ + / پر آیا ہے اور اسے نواں سال ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی صوابدید ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر انہوں نے + + یہ بات مانی ہے کہ انہیں مشروط ایک سال کے لئے + / دی گئی تھی۔ اب مارچ میں وہ مشروط + / بھی ختم ہو گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب سجاد حیدر گجر جناب سپیکر جون تک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، جون تک ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر اگر جون تک ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری کہہ دیں کہ اسے مزید + + E نہ دی جائے۔ میں یہ بات بار بار کہہ رہا ہوں کہ سپریم کورٹ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، آپ کی بات ٹھیک ہے اور ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ آپ کو ہر میٹنگ میں وہ اپنے ساتھ بٹھاتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی برائی ہے تو آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بتائیں تو وہ انہیں + + E نہیں دیں گے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر وزیر اعلیٰ کی مہربانی ہے اگر وہ مجھے ساتھ بٹھاتے ہیں اور میں بھی جو + / دے سکتا ہوں وہ دیتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ یہ قومی اثاثہ ہے اور آپ انہی کی سربراہی میں اس حوالے سے ایک کمیٹی بنا دیں میں انہیں ایک ایسا + * / - دکھانا چاہتا ہوں جو آپ کو سن کر بھی افسوس ہو گا۔ ایک میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی + * 9 9+ - اس میں نہ کی جائے یعنی کسی + - کو اس میں نہ لایا جائے لیکن میرے پاس اس حوالے سے ایک ہے۔ بات یہ ہے کہ جس بیوروکریٹ نے وہ لکھا ہے کیوں نہ اسے بلایا جائے کہ ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم عوام کے + / ہیں۔ میں کسی کا , 9 , چیلنج نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں اور میں تو حیران ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کو اس پر خوش ہونا چاہئے کہ میں نے اس معاملے کو اٹھایا ہے۔ اس پر انہی کی سربراہی میں کمیٹی بنائیں اور میں انہیں ثابت کرتا ہوں کہ باغ جناح تباہ ہو گیا ہے۔ میں انہی کی سربراہی میں ثابت کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب میری بات سنیں ناں۔ یہ بات چیف منسٹر صاحب کے - +میں نہیں ہے لیکن یہ اُن کے اختیار میں ہے، یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے اختیارات میں تو نہیں ہے۔ہاں اگر کوئی برائی ہے تو آپ ان کے - +میں لائیں تو یہ بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بے چارے تو کیا کریں گے---

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، شیخ صاحب پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہم سب کے لئے قابل احترام ہیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر شاہ صاحب کہتے ہیں کہ میں سچ بول رہا ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کے منسٹر کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ جب آپ کا بطور ڈپٹی سپیکر فون جاتا ہے تو وہاں بیوروکریٹس کا لہجہ کچھ اور ہوتا ہے۔ اس میں میرا کوئی ذاتی مسئلہ ہے اور نہ ہی لارنس گارڈن کے اندر میرے ابا کا گھر ہے کہ جس کا کوئی روشندان خراب ہو گیا ہے۔ میں صرف ایک قومی اثاثے کی بات کر رہا ہوں۔ میں گنگا رام کو یاد کر رہا ہوں، میں بھائی رام سنگھ کو یاد کر رہا ہوں اور میں لارڈ لارنس کو یاد کر رہا ہوں کہ انہوں نے یہ کس طرح بنایا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب میں آپ کی بات کو قطعاً غلط نہیں کہہ رہا۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر اگر ذوالفقار علی بھٹو جم خانہ کو قائد اعظم لائبریری نہ بناتے، آپ جا کر دیکھیں کہ جم خانہ میں کس نے کتنی + / + -کی تھی۔ہم نے تو اداروں کو توڑا ہے اور تباہ کیا ہے۔میں کوئی ٹھیکیدار نہیں ہوں لیکن میں آج آپ پر ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قومی اثاثوں کو خدا کے لئے بچائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب شیخ صاحب ایسے نہیں کہہ رہے ہیں ماشاء اللہ وہ سمجھدار آدمی ہیں تو---

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر آپ اس پر کمیٹی بنا دیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس پر کیا اعتراض ہے اور ان کی سربراہی میں کمیٹی بنا دیں۔ آپ ماشاء اللہ بہت سمجھتے ہیں اور + کو 1- کرتے ہیں اور یہ کر دیں۔میری بات سنیں یہ کمیٹی میں اس کو بلا کر کر دیں

کہ3 9 + + - کریں لیکن میں انہیں بہت سے + * / - دکھانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب آپ میری بات سنیں ناں۔ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہو گی، میں مانتا ہوں۔ آپ انہیں ساتھ بٹھائیں اور جہاں جہاں جو جو خرابی ہے، آپ آپس میں / - کر کے + / کریں اور یہ نوٹس لیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے + + E دینی ہے انہوں نے تھوڑی دینی ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر میری بات سنیں کہ اب آپ کو بھی سن کر افسوس ہو گا کہ میں نے اس پر آج سے چھ ماہ پہلے تحریک التوائے کار دی تھی۔ جب وہ تحریک التوائے کار پر آئی، گوندل صاحب بیٹھے ہیں جنہوں نے اس کا اتنا خوبصورت جواب دیا جیسے وہ جنت کا باغ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اس کے بعد کیا ہوا؟ اب گوندل صاحب سے بھی وہ اختیارات واپس لے لئے گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین نہیں، نہیں۔ میری وجہ سے واپس نہیں لئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، آپ کی وجہ سے واپس ہوئے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر نہیں ۔میری وجہ سے نہیں بلکہ آپ کے عمل کی وجہ سے واپس ہوئے ہیں۔I H

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں، شیخ صاحب ایسے نہ کریں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر چلیں، حذف ہو گئے لیکن آپ اس کے اوپر ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔ شیخ صاحب آپ یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں دیں کیونکہ ان کے پاس اختیارات ہیں اور انہوں نے ہی + + E دی ہوئی ہے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر نہیں۔پھر یہ بتائیں کہ سپریم کورٹ کی + ونہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر میری بات سنیں۔ یہ بھی آپ ان کے نوٹس میں دیں۔

شیخ علاؤ الدین نہیں۔ کیا سپریم کورٹ کی + ونہیں ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ -اپریل کی دوپہر بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

سوموار، 11-اپریل 2016
یوم الاثنین، 3-رجب المرجب 1437ھ

سولہویں اسمبلی بیسواں اجلاس

جلد شمارہ

749

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول

سوالات

محکمہ جات ہائر ایجوکیشن، ٹرانسپورٹ اور لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی۔

751

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار، 11-اپریل 2016

یوم الاثنین ،3-رجب المرجب 1437ھ

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي الزَّبُورِ
مِنۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ أَنَّ الۡأَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّٰلِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي
هَٰذَا لَبَلَٰغًا لِّقَوۡمٍ عَٰبِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَٰلَمِينَ ﴿١٠٧﴾
قُلۡ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ فَهَلۡ أَنتُم مُّسۡلِمُونَ ﴿١٠٨﴾
فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ ءَاذَنتُكُمۡ عَلَىٰ سَوَآءٖۖ وَإِنۡ أَدۡرِيٓ أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٞ
مَّا تُوعَدُونَ ﴿١٠٩﴾ إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ مِنَ ٱلۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُونَ ﴿١١٠﴾
وَإِنۡ أَدۡرِي لَعَلَّهُۥ فِتۡنَةٞ لَّكُمۡ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٖ ﴿١١١﴾ قَٰلَ
رَبِّ ٱحۡكُم بِٱلۡحَقِّۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلۡمُسۡتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

سُوۡرَةُ الأنبيَاءُ آیات 105 تا 112

اور ہم نے نصیحت کی کتاب یعنی تورات کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے(105) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں اللہ کے حکموں کی تبلیغ ہے(106) اور اے محمدؐ ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے(107) کہہ دو کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے واحد ہے تو تم کو چاہئے کہ فرمانبردار بن جاؤ(108) اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں احکام الہیٰ سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عن قریب آنے والی ہے یا اس کا وقت دور ہے(109) اور جو بات پکار کر کی جائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اس سے بھی واقف ہے(110) اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک مدت تک تم اس سے فائدہ اٹھاتے رہو (111) پیغمبرؐ نے کہا کہ اے میرے پروردگار حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے اسی سے ان باتوں

میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے (112)
ماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خَلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
یہی منظور تھا قُدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھُلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رُسوائی ہو
بند جب خواب اَجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اُس کی نظروں میں تیرا جلوہ زیبائی ہو

سوالات

محکمہ جات ہائر ایجوکیشن،ٹرانسپورٹ اور لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہائر ایجوکیشن،ٹرانسپورٹ اور امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 3523محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3765ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کی درخواست آئی ہوئی ہے کہ اس سوال کو pendingکیا جائے لہٰذا اس سوال کو pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 5947محترمہ نگہت شیخ کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر سوال نمبر 6455ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ جانوروں کی سرجری اور داخل کرنے کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کی سرجری اور انہیں داخل کرنے کی سہولت کس کس ہسپتال میں ہے؟

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی facilities missingہیں؟

ج کیا حکومت ان تمام ہسپتالوں کی missing facilitiesکو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں جانوروں کی سرجری اور داخل کرنے کی کوئی سہولت موجود نہ ہے۔

ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مندرجہ ذیل facilities missing ہیں

ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں۔
چار دیواری نہ ہے۔
کچھ اداروں میں بجلی کی سہولت میسر نہ ہے۔
جدید آلات جیسے الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین اور دوسرے آلات کی عدم دستیابی۔
موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کی عدم دستیابی۔
ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے فریزر ریفریجریٹر کی کمی۔

ج جی ہاں

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر محکمہ ٹرانسپورٹ کے سوالات بھی آج کے ایجنڈے پر ہیں تو میں آپ کی وساطت سے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ محکمہ نے ٹرانسپورٹ کے جو کرایہ جات fix کئے ہیں---

جناب سپیکر امجد علی جاوید صاحب آپ اپنے سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھیں۔محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق بات بعد میں کیجئے گا۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر نہیں،فی الحال آپ صرف اپنے سوال سے متعلق ضمنی سوال کریں۔محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق آپ کی بات بعد میں سُن لیں گے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جی،بہتر ہے۔سوال کے جز الف میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کی سرجری اور انہیں داخل کرنے کی سہولت کس کس ہسپتال میں ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں جانوروں کی سرجری اور داخل کرنے کی کوئی سہولت موجود نہ ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ضلع کے اندر کہیں پر جانوروں کی سرجری کی ضرورت پیش آجائے تو پھر اس کا کیا ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر پنجاب کے ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کو کرنے کی سہولت کسی جگہ پر بھی موجود نہیں ہے۔حکومت نے اس حوالے سے کچھ نئے لئے ہیں اور میں وہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا۔ہم نے ایک نئی چیز کروائی ہے۔جانور کو ہسپتال میں لانا خاصا مشکل کام اور بڑا تکلیف دہ عمل ہے۔حکومت نے کے قریب موبائل ڈسپنسریاں اور پانچ ہزار کے قریب موبائل موٹر سائیکلیں کی ہیں۔جب معزز ممبر نے سوال کیا تو اس وقت یہ منصوبہ ! تھا لیکن آج جب میں ایوان میں بات کر رہا ہوں تو الحمدللہ چار ہزار کے قریب موٹر سائیکلیں "میں پہنچ چکی ہیں۔ کے قریب ڈبل کیبن وینیں # اپنا کام کر رہی ہیں۔ہم ہسپتال میں# " # کو کرتے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ جانوروں کو ! پر یہ سہولت دی جائے اور وہیں پر اس کے علاج کے لئے سارے انتظامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر اس میں تھوڑا سا مزید اضافہ کر لیں۔لوگوں کو اس کے فون نمبر سے آگاہ کریں تاکہ انہیں رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر اس حوالے سے محکمہ لائیو سٹاک کا ٹول فری نمبر ہے جو ہم نے# ! کیا ہے۔ہم اس فون نمبر کی بھی کر رہے ہیں۔میں ریکارڈ پر لانے کے لئے بتا دیتا ہوں کہ یہ نمبر $ ہے۔اس ٹول فری نمبر پر کوئی آدمی کرے گا تو اسے اس کے ! پر یہ # "دینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔اس کو& % کرنے کے لئے بھی ہم نے ایک % بنایا ہے۔ہم نے * () 'کے ساتھ مل کر ایک # کروایا ہے۔ ہمارے علم میں ہوتا ہے کہ کون بندہ کس جگہ پر گیا ہے۔اب تک ہمارے اس سسٹم میں سات کروڑ جانور آ چکے ہیں۔کوئی بھی آدمی اپنے موبائل پر& % کر سکتا ہے کہ کون سا بندہ کس گاؤں میں گیا تھا؟انہوں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بات کی،ٹوبہ کے کسی موضع کا بتائیں گے تو ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کو بتا سکے گا یہ ابھی & کریں تو اُن کے پاس سسٹم آ جائے گا کہ فلاں نامی بندہ یا کسی اور علاج کے لئے گیا اور کتنے جانوروں کو کیا تھا۔ ہمارے یہ ہوتے ہیں ایک محکمہ کو آتا ہے جس سے ہم وہ پورا کر رہے ہیں، ایک ہمارے# کو جاتا ہے اور ایک جانوروں کے مالک کو جاتا ہے کہ اگر اُس نے یا جانور چیک کئے ہیں یا کی ہے اور وہ ہمارے میں جانور بتا رہا ہے تو جب اردو میں مالک کو جائے گا تو وہ اُس کو فوری طور پر واپس کر سکتا ہے کہ اُس نے میرے ایک جانور کو دیکھا ہے جبکہ میں جانور ڈال رہا ہے۔ہم نے ایک # کرایا ہے جو انشاء اللہ بڑی کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ جواب میرے ضمنی سوال کا نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ محکمہ میں بڑی % ہیں،

بڑا کام ہوا ہے اور سیکرٹری صاحب نے اس میں بڑی محنت کی ہے لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کی سرجری کی سہولت ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر جی، وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میرے پاس ساری موجود ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کے قریب ہسپتال ہیں، کے قریب ڈسپنسریاں ہیں اُن میں درجہ بدرجہ سہولتیں موجود ہیں۔ ہم نے اس وقت + + ! پر "کیا ہوا ہے۔ ہم نے جو نیا # کرایا ہوا ہے اُس میں یہ # "کی ہوئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ + # ! کے اندر جانوروں کی سرجری کی سہولت ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر جانوروں کی سرجری کا ہونا چاہئے۔ کسی جانور کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے اس کے علاوہ اور بھی بڑے مسئلے ہیں تو یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ جانوروں کے ہسپتالوں میں باقاعدہ طور پر آپریشن تھیٹر ہونے چاہئیں کیونکہ جانور بھی وہی چیز ہیں جیسے انسان ہیں لہٰذا یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ اگر کسی بھینس نے بیس پچیس سال دودھ دے کر اپنے مالک کی خدمت کی ہے اور اُس کے بعد اُس کی ٹانگ اگر " ہو جائے اور اُسے سلاٹر کر دیں اگر یہ بات ٹھیک ہے تو ایوان کو بتا دیں؟

جناب سپیکر نہیں، نہیں۔ ایسی پالیسی آ سکتی ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔

جی، وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں نے کوشش کی ہے کہ میں یہ چیز بڑی تفصیل سے بتاؤں۔ آپ اس وقت جج ہیں تو یہ کہنا کہ یہ کوئی جواب نہیں ہے، کیا یہ مناسب ہے؟ اس سے زیادہ تفصیل میں کیا بتاؤں کہ جو سوال پوچھا گیا ہے میں تو اُس سے اگلی تفصیل بھی بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر ابھی میاں طارق محمود نے بھی ایک بات پوچھی تو انسانوں اور جانوروں کے میں فرق ہوتا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اُس کی جان بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اس میں پیسوں کا خیال نہیں رکھا جاتا اور # اسی طرح ہوتا ہے جبکہ جانور کو اور طریقے سے کیا جاتا ہے اور اگر اُس پر اتنے زیادہ اخراجات آ جائیں جو جانور کی قیمت سے زیادہ ہوں تو اُس پر یہ نہیں کیا جاتا۔ اس کا یہی جواب بنتا ہے اور اگر یہ اس پر بھی ! , مطمئن نہیں ہوتے تو پھر آپ جج ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر باہر کے ملکوں میں انسان سے زیادہ جانوروں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر آپ اس سے اختلاف کرتے ہیں کہ انسان اشرف المخلوقات نہیں ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں یہ بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر جی، بہت شکریہ۔ جی، اگلا ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ابھی تک پہلے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جز ب کے حوالے سے میں نے پوچھا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ڈسپنسریوں میں کون کون سی " ہیں؟ ان کے جواب کے مطابق چار دیواری نہ ہے، کچھ اداروں میں بجلی کی سہولت نہ ہے، جدید آلات جیسے الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین اور دوسرے آلات کی عدم دستیابی، موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کی عدم دستیابی، ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے فریزر، ریفریجریٹر کی کمی وغیرہ۔ ہم ان ڈسپنسریوں سے جو بڑا کام لے رہے ہیں وہ جانوروں کی آگے نسل کشی ہے تو اگر ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے ریفریجریٹر نہیں ہیں تو کیسے سٹور ہو رہی ہو گی؟

جناب سپیکر جی، وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر یہ سوال اپریل میں ہوا ہے اور اس کا جواب جون کو آیا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال کا ٹائم گزر گیا تو اب میں اس سوال سے ہٹ کر عرض کروں گا اور دونوں طرف کے ممبران میرے لئے بڑے ہی قابل احترام ہیں۔ مجھے اس ایوان میں میں بھی آنے کا اتفاق ہوا، میں $ میں ایم این اے بھی تھا تو میں ایک عرض ضرور کروں گا کہ یہ . -عوام کے لئے ہوتا ہے تو اس کو کتنا کر دیا گیا کہ ہم باہر بیٹھے سُن رہے ہوتے ہیں کہ کوئی بھی پارلیمانی سیکرٹری یا وزیر اس کو ڈنگ ٹپاؤ کے طور پر ! کر رہا ہے کیونکہ یہاں پر اتنے ضمنی سوال کئے جاتے ہیں جبکہ قومی اسمبلی میں کسی کی جرأت نہیں ہوتی کہ کوئی / کرے، سے "& +پر سوال کریں تو بہت اچھی بات ہے مگر صرف یہ کہنا کہ یہ جواب پورا نہیں ہے تو یہ بات مناسب نہیں ہے آپ ہیں تو آپ اس کا نوٹس لیا کریں۔ اب میں اس سوال کی طرف آتا ہوں کہ ایک سال میں اس میں کیا کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر میاں صاحب میں نے تو بڑے نوٹس لئے ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نوٹس نہیں لیتا؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میرے دل میں ایک بات تھی وہ میں نے کر دی ہے۔ یہاں پر جو " کی بات ہوئی تھی کہ فریزر اور فریج نہیں دی گئی۔ یہ سوال آنے کے بعد فریزر اور فریج مختلف جگہوں پر دے دی گئی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سے $ ہسپتالوں کی یہ " تھیں کیونکہ ہم پر یہ واجب ہے کہ ایوان میں کوئی بات کریں تو بالکل ٹھیک بات کریں چاہے وہ بات ہمارے خلاف بھی جائے تو " ان $ ہسپتالوں میں جہاں پر بجلی کے

کنکشن نہیں تھے وہ بھی الحمدللہ ہوئے ہیں اور وہاں پر بجلی کی اتنی زیادہ ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اگر # !دیکھا جائے تو گاؤں میں کوئی ویٹرنری سنٹر بنتا ہے تو وہاں پر شام کی "% ہی نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم نے وہاں پر بجلی کا کنکشن کرا دیا ہے۔ کے قریب فریزر دیئے گئے ہیں اور ان کے ساتھ بجلی کی گئی ہے۔ پیر محل اور گوجرہ میں ! +پر دو موبائل ڈسپنسریاں ! کر دی گئی ہیں۔ یہاں پر جو بات ہوئی تھی کہ موبائل ڈسپنسریاں، ویٹرنری سنٹر کا ہو سکتی ہیں؟ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ بالکل ہو سکتی ہیں کیونکہ ویٹرنری ڈاکٹر ساتھ ہوتا ہے، اُن کا اسسٹنٹ ساتھ ہوتا ہے تو یہ موبائل ڈسپنسریاں، ویٹرنری سنٹر کا ہو سکتی ہیں۔ ہم نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے 0 & + ! کی ہیں جو صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حد تک + دیں گی۔ اسی طرح سے اس پورے ضلع میں کے ہسپتالوں میں # + 1 یا "% کا ابھی کچھ نہیں ہوا کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ہے تو اُن کو فنڈز دے دیئے گئے ہیں اُمید ہے کہ جون تک یہ #1 +اور دیگر چیزیں بھی ! ہو جائیں گی۔

جناب محمد ناصر چیمہ جناب سپیکر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے متعلق جو جواب آیا ہے وہ بڑا مایوس کن ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد کا حصہ تھا اور یہ تین ضلع انگریز دور میں لائیو سٹاک کی بنیاد پر ہی آباد ہوئے تھے اگر اُدھر یہ حال ہے تو پھر پنجاب کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔ ایسے نہ کریں۔ آپ اس سے متعلقہ ضمنی سوال کیجئے گا۔

جناب محمد ناصر چیمہ جناب سپیکر باقاعدہ وہاں جانور داخل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر آپ اس کے لئے طریق کار کے مطابق علیحدہ کوئی تحریک لائیں۔ ان کے نوٹس میں آگیا ہے تو وہ اسے دیکھ لیں گے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میرے بھائی نے جو بات کی ہے وہ منسٹر صاحب کی بات سے کر رہی ہے۔

جناب سپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر موبائل فراہم کر دی گئی ہیں۔انہوں نے جز ب کے سیریل نمبر میں کہا ہے کہ الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین اور دوسرے آلات کی عدم دستیابی ہے۔ منسٹر صاحب فرما دیں کہ کیا اب یہ چیزیں آ گئی ہیں یا یہ موبائل ڈسپنسریوں میں کام کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر جی،وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یسین جناب سپیکر ان کا ضمنی سوال بڑا ہے کہ یہ مشینیں بالکل نہیں آئیں۔میں دوسرے آلات کی بات نہیں کرتا لیکن پنجاب کے جتنے بھی ہسپتال ہیں ان میں الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشینیں نہیں ہیں۔ یہ ہسپتالوں میں نہیں ہوتیں۔آپ خود وزیر رہے ہیں اور آپ کو اس چیز کا پتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اگر پروگرام ہے تو یہ کب تک فراہم کر دیں گے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر یہ ابھی ہسپتالوں میں نہیں ہیں۔ ہم نے ابھی موبائل ڈسپنسریوں پر " کیا ہے کہ ان کو بہتر کیا جائے۔ یہ سہولت ویٹرنری یونیورسٹی اور اس کی مختلف ڈویژنز کی برانچوں میں ہے۔ ابھی ہسپتالوں میں اس سہولت کا گورنمنٹ نہیں سوچ رہی۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال نمبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کے اس سوال کو !کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو" ! کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر سوال نمبر ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں واقع ویٹرنری ہسپتال میں ایمرجنسی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں واقع ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں شام یا رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

ج کیا حکومت ویٹرنری ہسپتال میں شام کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں واقع ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں شام یا رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے۔

ب ہاں یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے۔

ج اس ضمن میں حکومت کی طرف سے کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے کیونکہ ہسپتالوں کے اوقات صبح $ سے بجے سہ پہر تک

ہیں نیز شام کے اوقات میں کوئی ویٹرنری ڈاکٹر ویٹرنری اسسٹنٹ تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر جز الف میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں واقع ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں شام یا رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟ گورنمنٹ نے جواب دیا کہ جی ہاں درست ہے کہ یہاں کوئی ایمرجنسی نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی ہیں۔

جناب سپیکر جز ب میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟ میرا یہاں پر بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر آپ جز ج میں دیکھیں کہ صبح $ بجے سے لے کر بجے تک جانوروں کو لایا جا سکتا ہے۔ اگر بجے جانور بیمار ہو جائے تو اس کے لئے وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں اور نہ کوئی ایمرجنسی ہے اس کے لئے کیا کیا جائے گا؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میرے معزز ساتھی کا سوال بڑا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ گجرات میں گجرات، کھاریاں اور سرائے عالمگیر تحصیلیں ہیں۔ ان تینوں جگہوں پر موبائل ڈسپنسریاں "ہیں۔ میں نے پہلے عرض کی ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک نے اس پر بڑا کام کیا ہے۔ میں صرف گجرات کی حد تک بات کرتا ہوں کہ ہم نے ایک سو کے قریب موٹر بائیکس کے ذریعے ایک فون کال پر ! پر سہولت دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کے علاوہ " کی بات کی گئی ہے تو میں " % %

. کہہ چکا ہوں کہ وہ سہولت نہیں ہے کہ جانوروں کو کیا جائے۔ اس کے لئے ہمارے پاس سسٹم ہے کہ اگر تین بجے کے بعد کسی کو کوئی ایمرجنسی پیش آتی ہے یا کسی کا جانور تکلیف میں آتا ہے تو وہ ایک فون کال کر لیں تو ان کے ! پر اگر موبائل وین کی ضرورت ہے تو وہ پہنچ جائے گی نہیں تو موٹر بائیک پر ہمارا اہلکار پہنچ جائے گا اور اس جانور کو

وہیں دے دے گا۔یہ آسان طریقہ ہے اور ہم نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے کہ اگر کسی جانور کو جو تکلیف میں ہے اس کو دور دراز علاقہ سے ہسپتال میں لایا جائے، یہ اچھا خاصا مشکل کام ہے، اس پر پیسے بھی زیادہ لگتے ہیں۔ اس میں پیسے بھی کم لگتے ہیں اور سہولت بھی زیادہ ہے کیونکہ ! پر جاکر دی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ اگر جانور کو سرجری کی ضرورت ہے تو بائیک والا اہلکار ایسا کر سکے گا اور نہ گاڑی والا اسے % کر سکے گا۔میرا صرف یہ سوال ہے کہ ان ہسپتالوں کے اندر ہم کیوں ایمرجنسی نہیں بنا رہے یا کیوں نہیں بڑھا رہے؟

جناب سپیکر انہوں نے پہلے اس کا جواب دے دیا ہے کہ ایمرجنسی سروس ہمارے پاس موجود ہے۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر آپ ایسے نہ کریں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر میں پوچھ رہا ہوں کہ ان ہسپتالوں کو ہم کیوں بہتر نہیں کر رہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں نے عرض کی ہے کہ جانوروں کی بیماری کے حوالے سے جو ایمرجنسی آتی ہے وہ انسانوں کی ایمرجنسی سے تھوڑی مختلف ہوتی ہے۔ اس میں کر لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو جانور پالتے ہیں ان کا اپنا تجربہ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ہر گاؤں میں ہم نے یہ سہولت دی ہے جہاں کہیں ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس جانور کو آپریشن کی ضرورت ہے تو اس کے لئے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ویٹرنری یونیورسٹی کے ساتھ ہسپتال موجود ہے وہاں سرجری کی سہولت موجود ہے اس لئے سرجری کے لئے جانور کو وہاں پر لے کر جایا جاتا ہے مگر

!ہمارے معاشرے میں ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ڈاکٹر اتنے ماہر ہیں کہ وہ چھوٹی موٹی سرجری خود کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جانوروں میں میجر سرجری کی نوبت نہیں آتی۔ اس کو دیکھا جاتا ہے کہ یہ ! تو نہیں ہے 1 % یہ سسٹم اسی طرح ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ویٹرنری یونیورسٹی کا ایک سب کیمپس موجود ہے وہاں بھی یہ تمام سہولتیں جو سوال میں پوچھی گئی ہیں کہ الٹرا ساؤنڈ موجود ہے، ایکسرے موجود ہے اور سرجری کرنے کی "موجود ہیں یا نہیں ہیں تو وہ وہاں پر دی جاتی ہیں۔ اگر بہت ضرورت ہوتی ہے تو یہ سروسز وہاں !کی جاتی ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو ایڈووکیٹ جناب سپیکر منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ موٹر بائیکس اور گاڑیاں بھی جانوروں کے ایمرجنسی علاج معالجہ کے لئے جاتی ہیں۔ مجھے میرے بھائی بتادیں کہ کس جگہ پر انہوں نے چیک کیا ہے۔ اگر موٹر بائیکس اور گاڑیاں جاتی ہیں تو ہمیں بھی نظر آجاتیں۔ انہوں نے کس جگہ پر چیکنگ کی ہے۔ کیا یہ # + ! "% 1 یہ دے رہے ہیں؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر ضمنی سوال، اصل سوال سے متعلقہ ہوتا ہے۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے لیکن یہ میرے بھائی ہیں اس لئے میں ! کر دیتا ہوں کہ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ میرے پاس اس وقت ان گاڑیوں کی تصاویر ہیں۔ یہ میرے پاس تشریف لائیں میں ان کو دکھاتا ہوں کہ چار ہزار کے قریب موٹر بائیکس تقسیم کی جاچکی ہیں۔

جناب سپیکر اصل میں چودھری صاحب بعد میں آئے ہیں۔ آپ نے اس سوال کا جواب پہلے دیا ہوا تھا اس لئے ان کو تھوڑی سی اس معاملے میں غلطی ہوئی ہے۔ آپ ان کو تھوڑا سا بتادیں کہ ہمارا سٹاف کس طرح موٹر بائیکس پر کام کر رہا ہے۔

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر انہوں نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ کیا میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں تو میں یہ دہراتا ہوں کہ میں

ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ہمارے پاس گاڑیاں ہیں جن کی تصاویر میرے پاس ہیں، وہ تفصیل میرے پاس نہیں ہے کہ کون سی وین کون سے ضلع میں # ! کی گئی ہے۔ میرے پاس پورا ہے۔ اگر یہ تشریف لائیں تو میں ان کو وہ دے سکتا ہوں کہ ہم پانچ ہزار میں سے چار ہزار موٹر بائیکس تقسیم کر چکے ہیں۔ ان کی ضلع وار تقسیم کا ریکارڈ بھی موجود ہے اور ایک سو گاڑیاں بھی تقسیم ہو چکی ہیں۔ یہ گاڑیاں نئی نہیں ہیں بلکہ پرانی گاڑیوں کو پیلا رنگ کر کے لائیو سٹاک کے مونوگرام بنا کر چلایا ہے۔ ان کا پورا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی تفصیل جاننا چاہیں کہ کون سے نمبر کی گاڑی کہاں چل رہی ہے تو وہ بھی ہمارے پاس ہے۔ وہ بھی میں ان کو دے سکتا ہوں اور میں ان کو دینے کا +ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس جناب سپیکر یہ مجھے بتا دیں کہ جب کسی کا جانور بیمار ہو جائے تو وہ کہاں پر جائے گا؟

جناب سپیکر ڈاکٹر صاحب اپنے اپنے علاقوں کا سب کو پتا ہے۔ آپ ان کی بات سننے دیں۔

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں نے پہلے بھی ٹول فری نمبر بتایا ہے اور اب دوبارہ بتا دیتا ہوں وہ نمبر $ ہے۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب اس کو کسی اخبار میں دیں اس کو مشتہر کروائیں۔

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر گجرات کے لوگ اگر فون کریں تو انشاءاللہ ان کو ! ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر منسٹر صاحب بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میرا سوال نمبر $ ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی ٹریننگ سے متعلقہ تفصیلات

$ جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے؟

ب اگر جواب اثبات میں ہے تو سال ۔ کو ان کالجز کے طلباء نے کس کس جگہ اور علاقے میں کیمپ لگائے اور ٹریننگ دی گئی،تفصیلات فراہم کریں؟

ج جن اساتذہ اور بچوں نے ان کیمپس میں شرکت کی، ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں، ان کیمپس پر کتنے اخراجات ہوئے اور کس مد سے ادا کئے گئے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر کالج میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی ٹریننگ کے لئے اساتذہ کی ڈیوٹی لگائی گئی کیا یہ اساتذہ اس کام کے لئے کوالیفائیڈ ہیں اور مذکورہ شعبہ میں ان کے پاس تجربہ موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

الف جن کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

- گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ۔
- گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ۔

- گورنمنٹ ڈگری کالج موروثی پور۔
- گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
- گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ۔

ب ان طلباء نے مختلف علاقوں میں کیمپ لگائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

- جنرل بس سٹینڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
- ریلوے سٹیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ
- رجانہ چوک
- تھانہ موڑ کمالیہ
- جنرل بس سٹینڈ گوجرہ
- اڈا پھلور

ج اساتذہ کی تفصیل۔

- عامر ذوالفقار
- عمران ساجد
- منظور احمد عادل
- محمد طفیل
- محمد ثقلین
- اسد جاوید
- 2- محمد ماجد
- $- محمد بلال۔

بچوں کی تفصیل۔

محسن علی، صفدر اشرف، محمد ہارون، علی حسن، سید جاوید، عبدالباسط، عطاء اللہ، محمد عامر ، وقار علی، طلحہ غنی، محمد عاقب، کاشف علی، ارسلان رشید، محمد وقاص، طیب علی، محمد عرفان، محمد سہیب، محمد ندیم، احسن اصغر، رحمان علی، صہیب علی، محمد زبیر، محمد مزمل۔

یہ کیمپس ہر کالج نے رضا کارانہ طور پر لگائے اور ان پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔

د ہر کالج میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی ٹریننگ کے لئے اساتذہ کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور وہ اپنے شعبہ میں کوالیفائیڈ ہیں اور ان کے پاس اس کام کے لئے تجربہ موجود ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے، یہ میرا سوال ہے اور اس سوال کے جواب میں چھ کالجز کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ جن کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پندرہ کالجز ہیں، جن میں گیارہ جنرل ایجوکیشن اور چار کامرس کالجز ہیں۔ سوال میرا صرف یہ ہے کہ کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے، کیا یہ اس کا 1 ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر انہوں نے جو سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے تو تمام کالجز میں تربیت نہیں دی جاتی بلکہ ان میں سے جن چھ کالجز میں تربیت دی جاتی ہے ان کی تفصیل یہاں بتا دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر چلیں، انہوں نے جو جواب دیا ہے اس پر تو میں بات نہیں کرتا میں آگے آجاتا ہوں کیونکہ جواب تو یہ نہیں بنتا تھا بلکہ جواب تو یہ تھا کہ ان تمام کالجز میں تربیت نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر امجد صاحب آپ سوال بھی تو دیکھیں کہ کیا لکھا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں نے تو تمام کالجز کا پوچھا ہے ناں؟

جناب سپیکر مہربانی کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس سوال کے جز ب میں پوچھا گیا ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو سال - کو ان کالجز کے طلباء نے کس کس جگہ اور علاقے میں کیمپ لگائے اور کیا ٹریننگ دی گئی، تفصیلات فراہم کریں؟ اس کے جواب میں چھ جگہیں لکھ دی گئی ہیں جن اردگرد جگہوں کے انہیں نام آتے تھے ان کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ چلیں، اسی بات کو مان

لیتے ہیں کہ ایسا ہی کیا گیا ہوگا تو ان کو ٹریننگ کیا کروائی گئی ہے اس کی تفصیلات فراہم کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر میں کالجز کے طلباء نے مختلف علاقوں میں ڈینگی آگاہی کے لئے کیمپس لگائے جن میں ریلوے سٹیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ، جنرل بس سٹینڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ، صدر بازار، کمیٹی باغ اور ضلع کچہری وغیرہ شامل ہیں، اس کے علاوہ رجانہ چوک، بس سٹینڈ کمالیہ، بس سٹینڈ گوجرہ، ریلوے سٹیشن گوجرہ، سندھیانوالہ غوثیہ چوک اور پیر محل وغیرہ جبکہ گرلز نے اپنے کیمپس کالجز کے اندر ہی لگائے ہیں۔ اسی طرح سے سال میں جھنگ کے کچھ علاقوں میں سیلاب آیا تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کالجز میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ پر مشتمل طلباءو طالبات نے ریلیف کیمپ قائم کئے اور ان میں مختلف کھانے پینے کی اشیاء، بستر وغیرہ سیلاب متاثرین کو فراہم کئے۔ ان میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ، گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ، گورنمنٹ پی ایس)) پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ اور گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ خاص طور پر شامل ہیں۔ اسی سال میں شمالی وزیرستان کے آئی ڈی پیز کے لئے ضلع بھر کے کالجز نے امدادی کیمپ لگائے اور ان کے لئے لاکھوں روپے کی خطیر رقم جمع کر کے وزیر اعلیٰ پنجاب کے ریلیف فنڈ میں جمع کروائی۔ اس طرح سے ان سرگرمیوں میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز سکاؤٹ نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ محکمہ تعلیم ہے جہاں نسل نو تیار ہوتی ہے۔ یہ کب تک ہم اپنے آپ کو جھوٹ بول کر دھوکا دیتے رہیں گے یہ جو تفصیل دی گئی ہے میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا رہائشی ہوں۔ میں اسی شہر میں رہتا ہوں میں نے کہیں کوئی کیمپ دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی کیمپ لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر امجد صاحب آپ یہاں موجود تھے ان دنوں میں کہیں ملک سے باہر تو نہیں گئے ہوئے تھے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ یہ حکومت کا ایک گیا جس کے مطابق پیسے اکٹھے

کرکے سیلاب زدگان کو بھیجیں اور کالج والوں نے چندہ اکٹھا کرکے بھیج دیا۔بوائزسکاؤٹ اورگرلز گائیڈ کی ٹریننگ کے لئے باقاعدہ &% ! ہوتاہے اورکہیں دوسرے علاقوں میں لے جاکر ! کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ وہ ٹریننگ ہوتی ہے۔ یہاں جواب میں ان شرکاء کے نام لکھ دیئے گئے ہیں یہ کالجز میں بچے ہیں جن کے نام دیئے گئے ہیں یعنی ان کالجز میں ان طلباء کو گرلزگائیڈ اور بوائزسکاؤٹس کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔یہ جواب خود بول رہا ہے کہ یہ صرف یہاں بتانے کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہاں سوال اس لئے دیتے ہیں تاکہ ہم اپنے معاملات کی تصحیح کرلیں۔اگر ہم نے خود فریبی میں ہی رہنا ہے اور صحیح بات نہیں کرنی تو پھر تصحیح کیسے ہوگی؟

جناب سپیکر امجد صاحب کیا انہوں نے غلط بات کردی ہے جو کہ آپ کی اور ہماری سمجھ میں نہیں آرہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر جو گرلز اور بوائز سکاؤٹس کو ٹریننگ دی جاتی ہے وہ سول ڈیفنس اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے دی جاتی ہے۔ یہاں پر جن بچوں کے نام کئے گئے ہیں یہ وہ بچے ہیں جو ان ! کے انچارج تھے۔اس کے علاوہ میرے پاس " موجود ہے جنہوں نے ان ! میں حصہ لیا ہے۔میں یہاں پر یہ تصحیح کردوں گی۔

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ تو آپ پھر ایسے بات کریں ناں۔ کتنی تعداد سکاؤٹس کی جواب میں بتائی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جی، جی، یہاں پر جو نام لکھے گئے ہیں یہ ان ! !کے نام ہیں اور عملی طور پر کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر امجد صاحب یہ جو کررہے تھے وہ ان % ! کی بات کررہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر میرے پاس" موجود ہے جنہوں نے باقاعدہ ! میں حصہ لیا ہے وہ لسٹ میں آپ کو دے دوں گی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس سوال کے جز د پر آجاتے ہیں کیونکہ جز ج کا جواب تو انہوں نے لکھا پڑھا ہے۔ ہمارے پاس تو یہ سوال و جواب کی کاپی ہی ایوان کی پراپرٹی ہے جو جواب یہاں کاپی میں لکھا گیا ہے کیونکہ ہم تمام ممبرز کے پاس یہی کاپی ہے تو ہمیں تو اسی کے مطابق چلنا ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی تفصیل---

جناب سپیکر امجد صاحب یہاں پر ہر بات کو غلط کہنا مناسب نہیں لگتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں غلط نہیں کہہ رہا ہوں ہم حالات کی بہتری چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ ہم اپنے اپنے علاقوں میں حالات کی بہتری چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر آپ جز د کی بات کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ہم جز د پر آجاتے ہیں۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر کالج میں بوائز سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی ٹریننگ کے لئے اساتذہ کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے تو کیا یہ اساتذہ اس کام کے لئے کوالیفائیڈ ہیں؟ جواب یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ میں کوالیفائیڈ ہیں۔ ایم فل کیمسٹری یا پی ایچ ڈی فزکس ہوگا۔ جس کام کی ڈیوٹی لگائی ہے، جس کام کا ان کو انچارج بنایا گیا ہے ان کی " /پوچھی ہے۔ یہ بتادیں کہ وہ استاد اتنے کوالیفائیڈ ہیں اگر ہیں تو کون سا ڈپلومہ کون سی ڈگری یہ چھنام جو انہوں نے یہاں لکھے ہیں ان کے پاس ہے؟

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں کہ کیا وہ اتنے کوالیفائیڈ ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

جناب سپیکر میں اس کے بارے میں یہ بتانا چاہوں گی کہ سب سے پہلے ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن کے ٹیچرز اس ٹریننگ میں حصہ لیتے ہیں، اس کے علاوہ یہ# کام کیا جاتا ہے اور جو اساتذہ گرلز اور بوائز سکاؤٹ کو دیتے ہیں ان کی اپنی بھی سول ڈیفنس اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ ٹریننگ ہوتی ہیں اس کے بعد یہ ! کرواتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ جو انہوں نے جواب میں نام لکھے ہیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ان کے ٹریننگ سرٹیفکیٹ پیش کر سکتی ہیں یا پھر یہ منگوا کر دے دیں اگر ان کے پاس ہیں، یہ جو بات کر رہی ہیں اگر وہ واقعتاً درست ہے ان کی ٹریننگ ہوئی ہے تو ہر ٹریننگ کے آخر پر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اگر واقعتاً یہ کوالیفائیڈ ہیں اور انہوں نے ٹریننگ کی ہوئی ہے تو ان کے سرٹیفکیٹ یہ مجھے دکھا دیں؟

جناب سپیکر امجد صاحب بہت مہربانی۔ آپ کا یہ سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر سوال نمبر 2 2ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات ویٹرنری ہسپتالوں و دیگر اداروں سے متعلقہ تفصیلات

2 2 میاں طارق محمود کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع گجرات میں امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت ویٹرنری ہسپتال اور اداروں کے نام کیا ہیں؟

ب اس ضلع میں سال - اور - کے دوران کتنی رقم ویٹرنری ہسپتالوں کو فراہم کی گئی۔

ج ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم کی گئی؟

د کیا یہ ادارے اور ویٹرنری ہسپتال اس ضلع کی ضروریات کے مطابق ہیں، اگر نہیں تو حکومت ان کی تعداد بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف ضلع گجرات میں امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت ویٹرنری ہسپتال اور اداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں

سول ویٹرنری ہسپتال

- سول ویٹرنری ہسپتال گجرات - سول ویٹرنری ہسپتال کھاریاں
- سول ویٹرنری ہسپتال سرائے عالمگیر - سول ویٹرنری ہسپتال شادیوال
- سول ویٹرنری ہسپتال دولت نگر - سول ویٹرنری ہسپتال منگووال
2- سول ویٹرنری ہسپتال کڑیانوالہ $- سول ویٹرنری ہسپتال لالہ موسیٰ
- سول ویٹرنری ہسپتال منگلیہ - سول ویٹرنری ہسپتال جوڑہ
- سول ویٹرنری ہسپتال اجنالہ - سول ویٹرنری ہسپتال ٹانڈہ
- سول ویٹرنری ہسپتال عالم گڑھ - سول ویٹرنری ہسپتال کنجاہ
- سول ویٹرنری ہسپتال ٹنگہ - سول ویٹرنری ہسپتال کوٹلہ
2 - سول ویٹرنری ہسپتال جلالپور جٹاں

سول ویٹرنری ڈسپنسریاں

- سول ویٹرنری ڈسپنسری چک سادہ - سول ویٹرنری ڈسپنسری ہریاوالہ
- سول ویٹرنری ڈسپنسری لنگے - سول ویٹرنری ڈسپنسری کھوہار
- سول ویٹرنری ڈسپنسری لکھنوال - سول ویٹرنری ڈسپنسری چیچیاں

2- سول ویٹرنری ڈسپنسری کوٹ موجدین $- سول ویٹرنری ڈسپنسری باگڑیانوالہ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری بارو - سول ویٹرنری ڈسپنسری شیر گڑھ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری سیکریالی - سول ویٹرنری ڈسپنسری بھگوال

- سول ویٹرنری ڈسپنسری ڈوئیاں - سول ویٹرنری ڈسپنسری کھوجیانوالی

- سول ویٹرنری ڈسپنسری چک گل - سول ویٹرنری ڈسپنسری ساورکی

2 - سول ویٹرنری ڈسپنسری دتیوال $ - سول ویٹرنری ڈسپنسری سچیت گڑھ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری ماچھیوال - سول ویٹرنری ڈسپنسری ٹھٹھہ موسیٰ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری رامکے - سول ویٹرنری ڈسپنسری کریم داد

- سول ویٹرنری ڈسپنسری چک کمالہ - سول ویٹرنری ڈسپنسری بھراج

- سول ویٹرنری ڈسپنسری موسیٰ کمالہ - سول ویٹرنری ڈسپنسری ڈھوڈا

2 - سول ویٹرنری ڈسپنسری پیر وشاہ $ - سول ویٹرنری ڈسپنسری رنگ پور

- سول ویٹرنری ڈسپنسری بھاگووال - سول ویٹرنری ڈسپنسری بھلیسر

- سول ویٹرنری ڈسپنسری گاگھڑہ کلاں - سول ویٹرنری ڈسپنسری ماجرہ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری رسیدہ - سول ویٹرنری ڈسپنسری پنجن کسانہ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری سدھ - سول ویٹرنری ڈسپنسری اتووالہ

2 - سول ویٹرنری ڈسپنسری میانہ چک $ - سول ویٹرنری ڈسپنسری ٹھوٹھا رائے بہادر

- سول ویٹرنری ڈسپنسری مکیانہ - سول ویٹرنری ڈسپنسری سرخ پور

- سول ویٹرنری ڈسپنسری سانتل - سول ویٹرنری ڈسپنسری مچھیانہ

- سول ویٹرنری ڈسپنسری ماڑی کھوکھراں - سول ویٹرنری ڈسپنسری راجو بھنڈ نور جمال ۔

ویٹرنری سنٹرز

- ویٹرنری سنٹر کھٹالہ چناب
- ویٹرنری سنٹر دیونہ منڈی
- ویٹرنری سنٹر فتح پور
- ویٹرنری سنٹر ناگڑیانوالہ
- ویٹرنری سنٹر جیورانوالی
- ویٹرنری سنٹر کنگ چنن
2- ویٹرنری سنٹر دھوریہ $-
- ویٹرنری سنٹر موری شریف
- ویٹرنری سنٹر گلیانہ
- ویٹرنری سنٹر نصیرہ
- ویٹرنری سنٹر مرالہ
- ویٹرنری سنٹر سہنہ
- ویٹرنری سنٹر گنجہ
- ویٹرنری سنٹر کوٹلہ قاسم
- ویٹرنری سنٹر دھلانوالہ
- ویٹرنری سنٹر ٹھیکریاں
2 - ویٹرنری سنٹر برنالی $ -
- ویٹرنری سنٹر کلیوال سیداں
- ویٹرنری سنٹر نندووال
- ویٹرنری سنٹر مرزا طاہر
- ویٹرنری سنٹر چکوڑی بھیلووال
- ویٹرنری سنٹر کھوڑی عالم
- ویٹرنری سنٹر کولیاں شاہ حسین
- ویٹرنری سنٹر بڑیلہ شریف
- ویٹرنری سنٹر امرہ کلاں
- ویٹرنری سنٹر معین الدین پور

2 - ویٹرنری سنٹر کھوجہ $ -
- ویٹرنری سنٹر بزرگوال
- ویٹرنری سنٹر بیسہ
- ویٹرنری سنٹر بھاگ نگر
- ویٹرنری سنٹر سمبلی
- ویٹرنری سنٹر کریالہ
- ویٹرنری سنٹر پنڈ عزیز
- ویٹرنری سنٹر پیر خانہ

اے آئی سنٹرز

- اے آئی سنٹر نتھووال
- اے آئی سنٹر جلالپور جٹاں
- اے آئی سنٹر ٹانڈہ
- اے آئی سنٹر ڈنگہ

اے آئی سب سنٹرز

- اے آئی سب سنٹر گجرات
- اے آئی سب سنٹر ہریاوالہ
- اے آئی سب سنٹر شادیوال
- اے آئی سب سنٹر کنجاہ
- اے آئی سب سنٹر منگووال
- اے آئی سب سنٹر کٹھالہ چناب

2- اے آئی سب سنٹر ٹبہ بوٹے شاہ $- اے آئی سب سنٹر چک گل

- اے آئی سب سنٹر دولت نگر - اے آئی سب سنٹر بھدر

- اے آئی سب سنٹر صبور - اے آئی سب سنٹر کوٹلہ

- اے آئی سب سنٹر اجنالہ - اے آئی سب سنٹر کریم داد

- اے آئی سب سنٹر کھاریاں - اے آئی سب سنٹر باگڑیانوالہ

2 - اے آئی سب سنٹر کھوہار $ - اے آئی سب سنٹر برنالی

- اے آئی سب سنٹر سرائے عالمگیر - اے آئی سب سنٹر جوڑہ کرنانہ

- اے آئی سب سنٹر سادھوکی - اے آئی سب سنٹر ماچھیوال

- اے آئی سب سنٹر چیچیاں - اے آئی سب سنٹر عالم گڑھ

- اے آئی سب سنٹر کڑیانوالہ - اے آئی سب سنٹر منگلیہ

2 - اے آئی سب سنٹر لالہ موسیٰ $ - اے آئی سب سنٹر لکھنوال

- اے آئی سب سنٹر گھمن - اے آئی سب سنٹر سوک کلاں

- اے آئی سب سنٹر کوٹلہ کندو - اے آئی سب سنٹر پیروشاہ

- اے آئی سب سنٹر دھدرا شرقی - اے آئی سب سنٹر بڑیلہ شریف

ب دوران سال - اور - کسی بھی ویٹرنری ہسپتال کو اخراجات کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

ج چونکہ کسی بھی ہسپتال کو اخراجات کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی لہٰذا کوئی رقم نہیں ہوئی۔

د جی ہاں یہ ادارے اور ویٹرنری ہسپتال اس ضلع کی ضروریات کے مطابق ہیں اور احسن طریقہ سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ اور کے دوران کتنی رقم ویٹرنری ہسپتالوں کو فراہم کی گئی،ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم کی گئی؟ انہوں نےجز ب کا جواب لکھا ہےکہ دوران سال ۔ اور ۔ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال کو اخراجات کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی چونکہ کسی بھی ہسپتال کو اخراجات کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی لہٰذا کوئی رقم نہیں ہوئی اور اس سوال کے جز د کے جواب میں لکھا گیا ہےکہ جی ہاں یہ ادارے اور ویٹرنری ہسپتال اس ضلع کی ضروریات کے مطابق ہیں اور احسن طریقہ سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں سول ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تفصیل میں سیریل نمبر چھ پر سول ڈسپنسری چیچیاں کا ذکر ہے، کیا یہ ٹھیک طریقے سے کام کر رہی ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر یہ repeat کر دیں کہ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر جی، کیا پوچھ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر جواب کے آخری جز د میں یہ لکھا گیا ہے کہ 3جی ہاں، یہ ادارے اور ویٹرنری ہسپتال اس ضلع کی ضروریات کے مطابق ہیں اور احسن طریقے سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔3میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے سول ویٹرنری ڈسپنسریوں کی لسٹ دی ہوئی ہے اس میں سیریل نمبر چھ پر جو چیچیاں میں سول ڈسپنسری ہے، کیا یہ صحیح کام کر رہی ہے؟

جناب سپیکر جی، چیچیاں میں یہ ویٹرنری ڈسپنسری ہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ نے ان کو جو لسٹ دی ہے definitely وہ ڈسپنسریاں اپنی ڈیوٹی نبھا رہی ہیں۔ میاں صاحب کا یہ اپنا حلقہ

ہے جس کا مجھے تھوڑا اندازہ بھی ہے۔ اگر اس میں کسی قسم کی کوئی کمی کوتاہی ہے تو بتادیں وہ پوری کر دیں گے ورنہ جس طرح میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم نے پورے پنجاب میں موبائل ڈسپنسریوں کی deployment کی ہے تو یہاں پر بھی definitely ہوئی ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی کمی کوتاہی ہے تو ہمیں بتائیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر جواب میں یہی کہتے ہیں کہ یہ ادارے اور ویٹرنری ہسپتال اس ضلع کی ضروریات کے مطابق ہیں اور احسن طریقے سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں کم از کم آٹھ ویٹرنری ڈسپنسریاں ایسی ہیں جو گر گئی ہیں جس کے بعد کسی نے مرمت ہی نہیں کی اور کچھ ایسی ہیں جنہیں شروع کیا گیا لیکن آدھا کام باقی ہے اور یہ ویٹرنری ڈسپنسری چیچیاں بھی اُن میں سے ایک ہے۔

جناب سپیکر اس میں پھر قصوروار آپ بھی ہوں گے جنہوں نے نشاندہی پہلے نہیں کی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے لیکن میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب ٹھیک ہوا یا غلط ہوا؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب ان کو بتائیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں نے آپ سے پہلے عرض کیا ہے کہ لائیوسٹاک کی domain یہ ہے کہ ہم نے treatment کس طرح دینا ہے جبکہ انفراسٹرکچر یا missing facilities کے حوالے سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے سفارشات ضرور دینی ہوتی ہے لیکن اس کی responsibility ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہے۔ جتنا ڈیپارٹمنٹ ذمہ دار ہے اتنے ہی میرے یہ colleagues بھی ذمہ دار ہیں جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک وہ under construction ہیں۔

جناب سپیکر میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جو مالی سال آرہا ہے تو یہ جون تک انشاء اللہ مکمل ہوں گی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر چلیں، اس کو چھوڑ دیں لیکن یہ بتا دیں کہ سیریل نمبر 15 پر جو سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ ہے اس کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس میں کیا کیا سہولیات ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ میرے پاس یہ note ہے کیونکہ میاں صاحب کا concern ڈنگہ کے حوالے سے ہی ہے جو میں نے پہلے لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر جی، میاں صاحب خود ڈنگہ کے ہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر اس کا مجھے اندازہ ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ اس کا رقبہ کتنا ہے تو یہ چار کنال ہے۔ میاں صاحب اور ہمارے ہی بھائی جعفر صاحب کا آپس میں کوئی issue ہے تو میں ان کے پاس خود جا کر ان کے actual issue کو resolve کروانے کی کوشش کرتا ہوں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر اب میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قومی اسمبلی کا ذکر کیا ہے کہ میں وہاں پر بھی دیکھتا ہوں لیکن پنجاب میں اچھے طریقے سے لوگوں کے سوال و جواب نہیں ہوتے جو میں سن رہا تھا۔ اللہ کا فضل ہے کہ میں کافی عرصے سے اسمبلی کا ممبر ہوں۔ میں نے ان سے صرف particular سوال کے بارے میں پوچھا ہے جس کا مجھے جواب چاہئے۔ اگر ان کے پاس جواب ہے تو ٹھیک ہے ورنہ بتا دیں کہ جواب نہیں ہے، کوئی مسئلہ نہیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر میں نے عرض کر دیا ہے کہ اس کا تقریباً چار کنال کا رقبہ ہے اور میں ان کو فٹوں میں کیسے بتاؤں؟ میں نے قطعی یہ نہیں کہا کیونکہ آخر یہ میرا ایوان ہے اور میں اس ایوان کا ممبر ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ ہمیں اس بزنس کو serious بنانا چاہئے کیونکہ میرے پاس بھی تھوڑا سا تجربہ ہے اور الحمدللہ میں بھی کافی دیر سے اس اسمبلی کا ممبر ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ یہاں serious questions آنے چاہئیں۔ اگر کوئی درست جواب آتا ہے تو اس کو مان لینا چاہئے کہ اس کا جواب ٹھیک آیا ہے۔ بالفرض ایک سوال ہوا تھا جس کو آپ نے بھی سنا تھا اور میں نے پوری تفصیل پہنچائی ہے مگر یہاں پر پیچھے سے میرے بھائی نے کہا کہ یہ کوئی سوال کا جواب ہے؟ اب یہ کہنا بہت آسان ہے۔ انہوں نے اس کا سوال پوچھا کہ 3 چلیں، مان لیتے ہیں لیکن یہی بتا دیں 3 یہ سوال پوچھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا۔ ہم جناب کہہ کر بات کر رہے ہیں تو

ہمیں taunt تو نہ کیا جائے۔ہم جوابدہ ضرور ہیں مگر ہم سے جواب لیں۔میں نے انہیں بتا دیا ہے لیکن اب اس سے زیادہ کیا بتاؤں کیونکہ تقریباً پچاس کے قریب ہسپتالوں کا نام لکھا ہوا ہے؟ کیا یہ کسی کے لئے possible ہے کہ وہ پچاس ہسپتالوں کی پوری measurement بتا دے مگر انہوں نے جو پوچھا ہے میں نے اُس کی measurement بتا دی ہے کہ وہ چار کنال کے قریب جگہ ہے۔اگر میں پچاس ہسپتالوں کا نام لکھ کر دوں تو مجھے کہیں کہ سیریل نمبر 16 کے ہسپتال کی measurement بتائیں تو مجھے بتائیں کہ کیا یہ میرے لئے possible ہے؟ میں نے یہی عرض کیا ہے کہ ہمیں اس بزنس کو meaningful بنانا چاہئے اور focus کرنا چاہئے کیونکہ ہم سب سے بڑے صوبہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ہم یہاں آ کر بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں اس لئے اس بزنس کو serious لیا جائے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں نے جو ضمنی سوال کیا تھا اُس کی وجہ کیا تھی اس حوالے سے میں ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں؟ کوئی چھ مہینے پہلے کی بات ہے جب میں اپنے گھر پہنچا۔۔۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر اس پر وجہ نہیں بیان ہو سکتی کیونکہ یہ Question Hour ہے اور اس میں صرف ضمنی سوال ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر جی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ میرا اختیار ہے۔

میاں طارق محمود ایسی کوئی بات نہیں ہے۔آپ نے بھی باتیں کی ہیں۔

جناب سپیکر جی، آپ تشریف رکھیں اور ایسی بات نہ کریں۔

میاں طارق محمود ہمارے زمینداروں کی جو مجبوریاں ہیں وہ بھی سن لیں تاکہ آپ کو تھوڑا سا اندازہ ہو جائے۔

جناب سپیکر جی، میاں صاحب آپ اپنا ضمنی سوال ذرا short کر دیں۔آپ کی مہربانی ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ رقبہ نہ بتائیں لیکن یہی بتا دیں کہ وہاں پر سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ میں زمینداروں اور اُن کے جانوروں کے لئے کون کون سی سہولت موجود ہے؟

جناب سپیکر اگر یہی بات آپ پہلے سوال میں ہی لکھ دیتے تو وہ بتا بھی دیتے۔

میاں طارق محمود چلیں، اب ہی بتادیں۔

جناب سپیکر اب وہ بتانے کے قابل ہیں یا نہیں، مجھے اس کا نہیں پتا۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ جناب سپیکر یہاں صرف ایک ہی منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر جی، no cross-talk آپ تشریف رکھیں اور ایسی بات مت کریں۔کیا دو منسٹر صاحبان آپ کو نظر نہیں آرہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں آپ کو درد بھری تھوڑی سی story سنانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے یہاں بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر جی، آپ story بعد میں سنالیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر صرف دو منٹ کی بات ہے اس لئے آپ سن لیں کیونکہ یہ سب لوگوں کے لئے ضروری ہے۔جو بات ہوئی وہ کیوں ہوئی؟

جناب سپیکر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آجانا پھر میں آپ کی بات سن لوں گا۔میں وقفہ سوالات میں نہیں، اس کے بعد سنوں گا۔

میاں طارق محمود چلیں، ٹھیک ہے۔منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اس ڈنگہ ہسپتال میں جو سہولتیں کم ہیں کیا وہ دینا چاہتے ہیں یا جو سہولت نہیں ہے وہ پوری کر دیں گے؟

جناب سپیکر جی، منسٹر صاحب وہاں جو سہولتیں نہیں ہیں، کیا آپ ان کو دینا چاہتے ہیں یا نہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین جناب سپیکر اس وقفہ سوالات کے بعد میاں صاحب کے پاس میں خود جاکر حاضری دوں گا، ان سے پوچھوں گا اور جو ان کا حکم ہوا تو وہاں پر کام کروانے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر جی، میاں طارق صاحب اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر سوال نمبر 7216 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈنگہ ضلع گجرات بوائز و گرلز کالجز کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

2 میاں طارق محمود کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف سال ۔ اور ۔ کے دوران گورنمنٹ کالجز بوائز و گرلز ڈنگہ ضلع گجرات کے لئے کتنی رقم سال وار کس کس مد اور مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

ب ان سالوں کے دوران جو رقم فراہم کی گئی اس کی فراہمی کن کن ممبران اسمبلی یا دیگر عوامی نمائندوں کی سفارش پر کی گئی؟

ج ان سالوں کے دوران ان کالجوں میں جو سہولیات اور "فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

الف

سال	نام کالج	کیپٹل گرانٹ	کل	ریونیو گرانٹ	مقصد
۔	گورنمنٹ کالج بوائز ڈنگہ	4	$	4	کیپٹل گرانٹ سے کالج کی چار دیواری تعمیر ہوی اور ریونیو گرانٹ سے کالج کے لئے فرنیچر خریدا گیا.
۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ	4	$	4	کیپٹل گرانٹ سے کالج کی چار دیواری بمع خاردار تار ،پرنسپل رہائش گاہ رہائش گاہ درجہ چہارم، پویلین اور وزٹنگ روم کی تعمیر ہوئی۔ اور ریونیو گرانٹ سے کالج کے لئے فرنیچر خریدا گیا. کیپٹل گرانٹ سے کمپیوٹر

گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ	4	2	2	4	لیب کی بلڈنگ تعمیر ہوئی اور ریونیو گرانٹ سے کمپیوٹر لیب کا سامان خریدا گیا۔

ب گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز ڈنگہ ضلع گجرات میں فرنیچر کی رقم میاں طارق محمود پی پی۔ ایم پی اے کی وساطت سے فراہم کی گئی۔ اور چار دیواری پنجاب گورنمنٹ نے سکیورٹی انتظامات کے لئے خود بذریعہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ خرچ کئے۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کالج ڈنگہ میں بھی missing facilities کی مد میں میاں طارق محمود ایم پی اے کے توسط سے گرانٹ فراہم کی گئی جبکہ کمپیوٹر لیب کی مد میں رقم حکومتی پالیسی کے تحت لاکھ ملی تھی اور کالج کی زمین نشیبی # 1 ہے جس کی وجہ سے یہ گرانٹ لیپس ہو گئیں۔ بعد ازاں چوہدری جعفر اقبال ایم این اے کی کاوشوں سے کیپیٹل گرانٹ لاکھ سے لاکھ ہو گئی۔

ج ان سالوں کے دوران گورنمنٹ کالج بوائز ڈنگہ میں missing facilities کے تحت جو سہولیات فراہم کی گئیں۔ چار دیواری کی تعمیر

جبکہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈنگہ میں missing facilities کے تحت مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئیں۔

کالج کی چار دیواری بمع خاردار تار	پرنسپل رہائش گاہ
رہائش گاہ درجہ چہارم	پویلین
وزٹنگ روم	کمپیو ٹر لیب تعمیر کی

گئی۔

گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز ڈنگہ ضلع گجرات میں فراہم کردہ فرنیچر کی تفصیل درج ذیل ہے

گورنمنٹ ڈگری کالج فا بوائز ڈنگہ ضلع گجرات کو برائے سال ۔

اور ۔ مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

۔	سٹوڈنٹس چئیر	۔	آفس چئیر
۔	ایزی چئیر	۔	آفس ٹیبل
۔	سینٹر ٹیبل	۔	سٹیل الماریاں

2- روسٹرم $- پرنسپل ٹیبل

- سٹول

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات کی چاردیواری کی لمبائی فٹ اونچائی $فٹ ریزروائر فٹ ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں کمپیوٹر لیب کی اشیا کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں

ٹن اے سی	5
یو پی ایس کے وی اے خشک بیٹری کے ساتھ	5
کمپیوٹر میز	5
کمپیوٹر کرسی	5
کمپیوٹر کور 5 ،سرور کمپیوٹر سسٹم	5
پرنٹر	5
سکینر	5

تفصیلات برائے ریونیو گرانٹ فار مسنگ فیسیلٹیز

لائیبریری الماری، عدد بک ریک، ایک عدد لائیبریری ٹیبل، دو عدد روسٹرم، تین ٹیچر ٹیبل، دو ورک سٹیشن، سٹوڈنٹس کرسیاں، چار عدد فائل کیبنٹ، چار نوٹس بورڈ،ایک عدد کانفرنس ٹیبل، ریکسین چئیر $ عدد، پرنسپل چئیر

اس بات کی تصدیق کی جاتی ہے کہ Capital Grant for missing facilities 2013-14اور 15-2014سے مندرجہ بالا بلڈنگ تعمیر کی گئی اور Revenue Grant for missing facilities 2013-14اور 15-2014سے مندرجہ بالا اشیا ء وصول پا ئی گئی ہیں اور صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں۔ان اشیاء کا اندراج سٹاک رجسٹر میں بھی کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر اس کے جواب میں آخر پر لکھا گیا ہے کہ 3اس بات کی تصدیق کی جاتی ہے کہ Capital Grant for missing facilities 2013-14 اور 15-2014 سے مندرجہ بالا بلڈنگ تعمیر کی گئی اور Revenue Grant for missing facilities 2013-14اور 15-2014سے مندرجہ بالا اشیاء

وصول پا گئی ہیں اور صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں۔ ان اشیاء کا اندراج سٹاک رجسٹر پر موجود ہے۔3میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر جی، اندراج سٹاک رجسٹر میں کر دیا گیا ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر کر دیا گیا ہے۔انہوں نے جو کچھ بتایا ہے، کیا اس کے علاوہ بھی گرلز کالج میں missing facility کی کوئی سکیم زیر غور ہے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر ابھی جو کام مکمل کیا ہے اس کے متعلق یہاں پر بتا دیا گیا ہے۔ کوئی اور # " میرے تو 1 &میں نہیں کہ ابھی زیر غور ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر محترمہ !دوبارہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کے حوالے سے بتا دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ابھی میرے پاس معلومات موجود نہیں ہیں کہ مزید کوئی چیز زیر غور ہے۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میرا سوال نمبر یہاں پر ہوا اور میں سوال نمبر 2 کے جز ب میں تھا کہ کالج ہذا کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت 2 ملین روپے ہے۔ اس منصوبے کے 6 ’میں مندرجہ بالا # " کو شامل کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

جناب سپیکر آپ کا جو سابق سوال ہے اسے چھوڑیں بلکہ ان سے پوچھیں کہ موجودہ سوال کے بارے میں کیا ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سکیم کی انہوں نے دی تھی جو کہ منظور ہو گئی اور ' 78 میں یہ شامل ہے تو اس پر آج تک کام شروع کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر جو سوال انہوں نے پوچھا تھا اس کی پوری تفصیلات دے دی گئی ہیں۔ یہ کسی اور سوال کے منصوبے کا " دے رہے ہیں جس کی معلومات انہیں بعد میں پہنچا دوں گی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر سوال کے جز ب میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے بوائز ڈنگہ ضلع گجرات میں فرنیچر کی رقم، آگے جواب میں ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں facilities کی مد میں میاں طارق محمود ایم پی اے کے توسط سے کی گئی ہے جبکہ کمپیوٹر لیب اور سارا کچھ لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر میں یہ پوچھتا ہوں کہ " کی دو سکیمیں چل رہی ہیں لیکن دوسری سکیم کا انہوں نے اس میں ذکر کیوں نہیں کیا اور کیوں نہیں اس کی تفصیل بتائی؟ یہ میرا سوال ہے کہ جب کام چل رہا ہے جس کی کافی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ اگر یہ کر گئے ہیں تو پھر اس کو !کروالیں اور بعد میں بتا دیں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر جو کام مکمل ہو چکے ہیں اس کی تفصیل انہیں دے دی گئی ہے۔ انہوں نے جو پوچھا ہے کہ کون کون سی رقم فراہم کی گئی ہے اور جو بھی ان کے سوالات ہیں۔ جو ہے اور وہ اگر کر رہے ہیں تو میں اس کی مزید تفصیل فراہم کر دوں گی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں ان کی بات تسلیم کرتا ہوں کہ وہ تفصیل فراہم کر دیں گی لیکن یہ کام کب تک شروع ہو جائے گا؟ کیا پارلیمانی

سیکرٹری صاحبہ یا منسٹر صاحب وہاں پر جا کر چیک کرنا چاہیں گے کہ اگر ملین روپے کے اتنے بڑے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کے متعلق انہیں محکمہ نے نہیں بتایا۔کیا ایسا ہو سکتا ہے یہ جا کر وہاں چیک کریں؟

جناب سپیکر کیا ان کا وہاں جانا ضروری ہوتا ہے؟

میاں طارق محمود جناب سپیکر اتنی بڑی سکیم ہے جس کے متعلق بتایا ہی نہیں گیا جو ' 78 میں بھی ہے اور سالانہ بجٹ میں بھی ہے لیکن اس کا بتایا نہیں گیا۔کم از کم تو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو تو بھیجیں تاکہ وہ چیک کریں اور بتایا جائے کہ یہ کام کب تک شروع ہو جائے گا کیونکہ اس کے لئے پیسے رکھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر یہ جس منصوبے کا ذکر کر رہے ہیں اور جو بھی تفصیلات مانگ رہے ہیں اس کی پوری تفصیل میں انہیں فراہم کر دوں گی۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر میں تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا۔بات یہ ہے کہ سکیم ' 78 میں موجود ہے جو کہ تین سالوں میں مکمل ہونی ہے اور اس کے لئے ملین روپے اس سال میں رکھے گئے ہیں اور اسی اسمبلی کے "کی وجہ سے وہ شامل ہوئی ہے۔اگر یہاں پر کی وجہ سے وہ سکیم شامل ہوئی ہے اور بجٹ میں پیسے بھی موجود ہیں تو پھر یہ بتائیں کہ کب تک اس پر کام شروع ہو گا؟ ایک سال ہو گیا ہے اور کب بجٹ پاس ہوا تھا جبکہ اب نیا بجٹ بھی آنے والا ہے لیکن اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر آپ ہیں اور مہربانی کر کے ہمارا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر جو تفصیلات انہوں نے مانگی تھیں وہ میں نے دے دی

ہیں۔ ان کی ایک سکیم جو ہے اس کی تفصیل ابھی میرے پاس موجود نہیں ہے جو کہ میں انہیں فراہم کر دوں گی۔

جناب سپیکر محترمہ وہ تو اس ایوان میں آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

میاں طارق محمود جناب سپیکر تفصیل میرے پاس موجود ہے اور مجھے تفصیل نہیں چاہئے بلکہ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ اس پر کام کب شروع ہو گا، بجٹ کب بنا تھا اور پیسے کب رکھے گئے تھے؟

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر کام شروع کرنے کی تاریخ میں چیک کر کے انہیں بتا دوں گی۔

جناب سپیکر اگلا سوال نمبر $ 2 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو" ! کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

لاہور مانگا منڈی ویٹرنری ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ویٹرنری ہسپتال مانگا منڈی لاہور کی عمارت کب تعمیر کی گئی تھی؟

ب اس ہسپتال کے سال - اور - کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

ج اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار نیز خالی اسامیوں کی تفصیل بھی دیں؟

د کیا اس ہسپتال میں تمام ضروری سہولیات حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہیں اگر ہاں تو یہ سہولیات کون کون سی ہیں؟

ہ کیا اس میں تمام ادویات بھی فراہم کی گئی ہیں؟

و کیا اس کی بلڈنگ اس ہسپتال کی ضروریات کے مطابق ہے اگر ناکافی ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف ویٹرنری ہسپتال مانگا منڈی لاہور کی عمارت کی تعمیر نو $ میں کی گئی تھی۔

ب اس ہسپتال کے سال - کے اخراجات$ 0 20 روپے ا ور - کے اخراجات 0 20 روپے ہیں۔

ج مذکورہ ہسپتال میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد	خالی اسامی
	سینئر ویٹرنری آفیسر	$		---
	ویٹرنری آفیسر	2		---
	ویٹرنری اسسٹنٹ			---
	اے □آئی ٹیکنیشن			---
	کیٹل اٹینڈنٹ			---
	بہشتی			---
2	چوکیدار			---
$	سینٹری ورکر			---

د اس ہسپتال میں حکومت کی طرف سے علاج معالجہ حفاظتی ٹیکہ جات اور مصنوعی نسل کشی کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں علاوہ ازیں مویشی پال حضرات کو فارمنگ سے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی

ہے جبکہ سکول فوکس پروگرام کے تحت طالبعلموں کو جانوروں کی دیکھ بھال اور بیماریوں وغیرہ سے متعلق بتایا جاتا ہے۔

ہ جی ہاں ادویات بھی فراہم کی گئی ہیں۔

و مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ ہسپتال کی 9ضرورت کے مطابق ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں خواتین کھلاڑیوں میں ممنوعہ ادویات کا استعمال و دیگر تفصیلات

2 محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ سال کے دوران پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں میں ممنوعہ ادویات کے زبردستی استعمال کا سیکنڈل، سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے ظلم کی شکار متاثرہ کھلاڑیوں نے خط کے ذریعے انکشاف کیا؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ کھلاڑیوں کو سکالرشپ ختم کرنے کی دھمکی دے کے زبردستی کیپسول، گولیاں اور انجکشن دیئے جاتے ہیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ خواتین کھلاڑیوں کو ممنوعہ ادویات کے استعمال کی ذمہ دار ایڈیشنل ڈائریکٹر سپورٹس شمسہ ہاشمی کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا؟

د مذکورہ واقعہ پر آج تک ہونے والی کارروائی سے آگاہ کریں؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف خط میں لگائے گئے الزامات بے بنیاد جھوٹ پر مبنی اور قطعی طور پر درست نہیں ہیں۔پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کھلاڑیوں کو کسی قسم کی ممنوعہ ادویات استعمال نہیں کرواتی۔ پنجاب یونیورسٹی کے چیمپئن کھلاڑی طلباءو طالبات نے اس الزام کی مذمت کی ہے اور خادم اعلیٰ پنجاب کو اپنی قرار داد پیش کی ہے ۔کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ب بے بنیاد الزام جو کہ قطعی طور پر درست نہیں۔سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ شکایت کنندہ پانچ طالبات میں سے دو طالبات فوزیہ پروین اور زنیرہ لیاقت نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو لکھی جانے والی درخواست سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اس کی تحریری طور پر تردید کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کے جعلی دستخط کئے گئے ہیں۔بیان کی کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔
باقی ماندہ تین کھلاڑیوں کے داخلہ جات ان کی کلاسز اور امتحانات سے مسلسل غیر حاضری پر کینسل معطل کئے گئے ہیں جس کے ثبوت کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔ جن کھلاڑی طالبات پر ممنوعہ ادویات کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے ان میں سے ایک کھلاڑی کی ڈوپ ٹیسٹ کی مصدقہ رپورٹ حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے موصول ہوئی ہے جوکہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی تمام کھلاڑی طالبات بیان حلفی کے ذریعے اس الزام کی تردید کر چکی ہیں۔پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کے مخالفین کی ایماء پر یہ سازش کی گئی اور یونیورسٹی کی ایک لیکچرار خجستہ ریحان کی فون ریکارڈنگ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔جس کی آڈیو 8 6معزز ممبران کو مہیا کی جاسکتی ہے۔

ج بے بنیاد الزام جو کہ قطعی طور پر درست نہیں ہے۔وزیر اعلیٰ کو دی جانے والی جھوٹی درخواست کے مطابق ایڈیشنل ڈائریکٹر سپورٹس شمسہ ہاشمی کے علاوہ یونیورسٹی کے کئی دیگر سینئر افسران پر بھی الزام لگایا گیا ہے۔
پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ 6 : .کی سطح پر پچھلی چار دہائیوں سے چیمپئن ہے اور بڑے پوائنٹس مارجن سے اپنی حریف ٹیموں کو ہراتی ہے اور مسلسل سالوں سے ; 7 #% ! (>جیتتی چلی آرہی ہے۔پنجاب یونیورسٹی ہر سال ابھرتے ہوئے بہترین طلباء کو سپورٹس کی بنیاد پر داخلہ دیتی ہے اور انہیں مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

- فری رہائش
- فری میس
- فری میڈیکل
- ریفریشمنٹ
- ڈیلی الاؤنسز
- ری سیٹ امتحانات کی سہولت

2- سارا سال بہترین کوچز کی نگرانی میں ٹریننگ $- یونیفارم اور بہترین سامان کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

مندرجہ بالا سہولیات کی فراہمی اور تمام سال ٹریننگ کیمپس کی بدولت پنجاب یونیورسٹی نے سپورٹس کے میدان میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کی ہیں اور ایسے اوچھے ہتھکنڈے کبھی بھی اختیار نہیں کئے گئے تھے۔
پنجاب یونیورسٹی کی چیمپئن کھلاڑی طلباءو طالبات نے اس الزام کی مذمت کی ہے اور خادم اعلیٰ پنجاب کو اپنی قرار داد پیش کی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔
جن کھلاڑی طلباءو طالبات پر الزام لگایا گیا ہے ان کی جانب سے حلفیہ بیانات تحقیقاتی کمیٹیوں کو پیش کر دئیے ہیں جس میں انہوں نے لگائے جانے والے الزامات کی سختی سے تردید کی ہے۔

د گورنر پنجاب کی ہدایت پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کی رپورٹ کے مطابق یہ سب جھوٹ اور بے بنیاد الزامات ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ہائر ایجوکیشن کمیشن 6 : .سپورٹس ڈویژن اسلام آباد کی ہدایت پر ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی رپورٹ کے مطابق تمام الزامات بے بنیاد بدنیتی پر مبنی اور بالکل غلط ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جن کھلاڑی طلباء و طالبات پر الزام لگایا گیا ہے ان کی جانب سے حلفیہ بیانات تحقیقاتی کمیٹیوں کو پیش کر دیئے گئے ہیں جس میں انہوں نے لگائے جانے والے الزامات کی سختی سے تردید کی ہے۔
پنجاب یونیورسٹی جو کہ ایک عظیم،تاریخی اور تعلیمی درسگاہ ہے اس کی انتظامیہ کی ساکھ کو متاثر کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔
ایوان سے استدعا ہے کہ جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگانے والے عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

بی آئی ایس ای لاہور امتحانی فیس سے استثنیٰ قرار دینے سے متعلقہ تفصیلات

2 محترمہ نگہت شیخ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی ہدایت پر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور نے طلباء کو امتحانی فیس سے استثنیٰ قرار دیا تھا جسے دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں نیز نوٹیفکیشن کی کاپی مہیا فرمائیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ انتظامیہ امتحان میں کامیاب ہونے والے بچوں سے سرٹیفکیٹ فیس کے نام پر ۔ روپے وصول کرتا ہے کیوں؟

ج کیا حکومت بورڈ انتظامیہ کی طرف سے اس من مانی فیس کی وصولی کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف حکومت پنجاب کی طرف سے سال میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے استثنیٰ دیا گیا تھا جو کہ تادم تحریر جاری ہے اسے ختم نہیں کیا گیا۔

ب پنجاب بھر میں قائم تعلیمی بورڈ مالی طور پر خودمختار ادارے ہیں جو پنجاب بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ایکٹ 2 کے تحت قائم کئے گئے ہیں ہر بورڈ مذکورہ ایکٹ اور اس کے تحت ریگولیشنز اور رولز کے تحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے سب تعلیمی بورڈز اپنے تمام اخراجات مختلف طرح کی فیسوں سے حاصل ہونے والی آمدن میں سے پورے کرتے ہیں حکومت کے خزانہ سے کسی قسم کی گرانٹ بجٹ الاٹمنٹ وغیرہ بورڈز کو نہیں دی جاتی لہٰذا بورڈ ایکٹ 2 کے سیکشن کے تحت ہر بورڈ فیس نافذ کرنے ،طلب کرنے اور وصول کرنے کا مجاز ہے نیز ریگولیشن)))کے تحت فیس مقرر کرنے کا مجاز ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے سال میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر

رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے بورڈز کی کسی قسم کی مالی معاونت نہ ہے جس کی وجہ سے پنجاب بھر کے تعلیمی بورڈز کے مخدوش مالی حالات کے پیش نظر حکومت پنجاب کی منظوری سے سرٹیفکیٹ فیس کا نفاذ کیا گیا بعد ازاں مورخہ - - کو پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین پی بی سی سی کے اجلاس میں یہ فیس- روپے سے بڑھا کر - روپے کرنے کی منظوری دی گئی - ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ امتحانی فیس کے ساتھ سرٹیفکیٹ فیس کی وصولی کا معاملہ مختلف رٹ پٹیشن کی صورت میں لاہور ہائی کورٹ لاہور میں بھی زیر سماعت آیا جہاں تمام پٹیشن کو " ! کر دیا گیا ہے-ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ج نہیں اس لئے کہ بورڈ ایکٹ 2 کے سیکشن کے تحت ہر بورڈ فیس نافذ کرنے ،طلب کرنے اور وصول کرنے کا مجاز ہے نیز ریگولیشن)))کے تحت فیس مقرر کرنے کا مجاز ہے -مزید برآں 66 * ،اجلاس منعقدہ مورخہ - - میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کنٹرولنگ اتھارٹی کی منظوری کیساتھ سرٹیفکیٹ فیس کا اجراء کیا گیا-

کالجز میں این سی سی ٹریننگ شروع کرنے کے بارے میں تفصیلات

$ 2 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کالجز میں این سی سی ٹریننگ کا آغاز کب ہوا، کتنا عرصہ جاری رہی اور اس کو کب بند کیا گیا نیز اس ٹریننگ کو بند کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

ب کیا موجودہ ایمرجنسی حالات میں این سی سی ٹریننگ کی ضرورت و اہمیت پہلے سے زیادہ نہ ہو گئی ہے اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے تمام کالجز میں یہ ٹریننگ دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف کالجز میں این سی سی ٹریننگ کا آغاز 2 کی جنگ کے بعد شروع ہوا اور تقریباً سال کے بعد میں جنرل پرویز مشرف ریٹائرڈ کے دور حکومت میں ختم کر دیا گیا۔

ب حال ہی میں محکمہ ہائر ایجوکیشن نے این سی سی کی ٹریننگ کی بحالی کے حوالے سے اہم ذمہ داران سے مشاورتی عمل کا آغاز کیا ہے جو کہ زیر کارروائی ہے ۔امید کی جاتی ہے کہ محکمہ اس حوالے سے جلد ہی اپنی سفارشات مکمل کر کے مزید احکامات کے لئے مجاز اتھارٹی کو ارسال کر دے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ میں پنجاب یونیورسٹی کے سب کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

$ چودھری رفاقت حسین گجر ایڈووکیٹ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گوجرانوالہ میں پنجاب یونیورسٹی سب کیمپس کب قائم ہوا اور اس وقت کون سے پروگرام شروع ہیں؟

ب بوقت قیام سب کیمپس میں سٹوڈنٹس کی ہر پروگرام میں داخلہ کے لئے مختص سیٹیں اور ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

ج سال میں کتنا پروگرام ڈسپلن میں داخلہ کیا جا رہا ہے اور مختص سیٹوں کی تعداد کیا ہے؟

د دوسرے اضلاع میں سب کیمپس کو کیا باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا ہے؟

ہ گوجرانوالہ کیمپس کو الگ یونیورسٹی کا درجہ میں کیا مشکلات ہیں، کیا چھوٹے شہروں میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں آچکا ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف گوجرانوالہ میں پنجاب یونیورسٹی سب کیمپس فروری میں قائم ہوا۔ اس وقت درج ذیل پروگرام شروع کئے گئے

- ایم بی اے - ایم کام - ایم آئی ٹی
- ایل ایل بی - بی کام آنرز

ب بوقت قیام سب کیمپس گوجرانوالہ میں سٹوڈنٹس کی ہر پروگرام میں داخلہ کے لئے مختص سیٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے

سیریل نمبر	پروگرام	مختص سیٹیں صبح	مختص سیٹیں شام
	ایم بی اے		
	ایم کام		
	ایم آئی ٹی		
	ایل ایل بی		

بی کام آنرز

ج سال میں درج ذیل پروگراموں میں داخلہ کرنے کا امکان ہے

سیریل نمبر	پروگرام	مختص سیٹیں صبح	مختص سیٹیں آفٹرنون
	ایم بی اے ۱ء۵ سالہ		
	ایم کام ۱ء۵ سالہ		
	ایم کام ۳ء۵ سالہ		
	ایم ایس سی آئی ٹی		
	بی بی اے آنرز	2$	
	بی کام آنرز	2	2
2	بی ایس ۔آئی ٹی آنرز		
$	ایل ایل بی		

د دوسرے اضلاع میں سب کیمپس کو باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ نہیں دیا گیا۔

ہ گوجرانوالہ کیمپس کو الگ یونیورسٹی کا درجہ دینے میں مطلوبہ مالی وسائل اور تربیت یافتہ افرادی قوت کا شدید فقدان ہے۔

سیالکوٹ منظور شدہ و غیر منظور شدہ بس ویگن سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

چودھری محمد اکرام کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سیالکوٹ میں کتنے منظور شدہ اور غیر منظور شدہ بس سٹینڈ اور ویگن سٹینڈ موجود ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

ب کیا سیالکوٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کوئی بس یا ویگن سٹینڈ چل رہا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

ج کیا ان سٹینڈز پر مسافروں کی سہولت کے لئے بٹیھنے کی جگہ اور عورتوں اور مردوں کے لئے علیٰحدہ بیت الخلاء کا انتظام ہے؟

د کیا ان سٹینڈز پر سکیورٹی کے لئے کیمرہ نصب کئے گئے ہیں اگر نہیں تو نصب کرنے کا ارادہ ہے اس کے علاوہ سکیورٹی کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے؟

ہ کیا زیادہ کرایہ وصول کرنے پر چیک اینڈ بیلنس کا انتظام موجود ہے اگر کوئی زیادہ کرایہ لیتا ہے تو اس کی کیا سزا ہے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف اس ضمن میں سیکرٹری 7 (; 8 سیالکوٹ سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے

ضلع سیالکوٹ میں چار 6 6 سٹینڈز اور سترہ 6 8 سٹینڈز لائسنسی منظور شدہ ہیں۔

ایک 6 6 سٹینڈ سیالکوٹ کنٹونمنٹ ایریا میں، ایک ڈسکہ میں اور دو 6 6 سٹینڈز تحصیل پسرور میں واقع ہیں۔ سیالکوٹ کنٹونمنٹ ایریا کا سٹینڈ کنٹونمنٹ بورڈ کے زیر انتظام چل رہا ہے جبکہ دیگر تحصیلوں میں واقع سٹینڈز تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ اسی طرح 6 8 سٹینڈ ضلع ہذا کی چاروں تحصیلوں سیالکوٹ میں سات، ڈسکہ میں پانچ، سمبڑیال میں ایک اور پسرور میں چار سٹینڈز قائم ہیں۔

ب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کے زیر انتظام کوئی بس ویگن سٹینڈ نہ چل رہا ہے۔

ج تمام 6 اور 8 کلاس سٹینڈ ہائے میں مسافروں کے بیٹھنے کی سہولت موجود ہے۔ نیز خواتین اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بیت الخلا کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاہم جن دیہی ڈی کلاس سٹینڈز میں بیت الخلاء کا انتظام معقول طور پر نہ کیا گیا ہے ان کے لائسنس ہائے کی تجدید نہ کی گئی ہے اور انہیں بیت الخلاء و مسافروں کی سہولت کے لئے بہتر

انتظامات کرنے کے لئے نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ ان دیہی ڈی کلاس سٹینڈز میں موضع لونی بجوات مانگا پل تحصیل پسرور ، موضع دھرم کوٹ اور موترہ تحصیل ڈسکہ شامل ہیں۔

د سی کلاس سٹینڈسیالکوٹ، ڈائیوو سٹینڈ،نیو ملک ٹریول، خواجہ ٹریول سروس ، ڈار ٹریول سروس، نیوحمزہ ٹریول سروس سیالکوٹ، شہزاد ٹریول ڈسکہ، راجپوت ٹریول، میاں ٹریول پسرور ، شاہین ٹریول چونڈہ، رانا ٹریول کنگرہ پر = (6 6 کیمرہ جات نصب ہیں۔ جبکہ دیگر سٹینڈ ہائے پر = (6 6 کیمرہ جات نصب کرنے کی ہدائت کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور سکیورٹی گارڈز کا انتظام تمام سی وڈی کلاس سٹینڈز پر موجود ہے۔

ہ حسب ہدایت ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کرایہ جات میں کمی کی صورت میں کرایہ نامہ ترتیب دے کر تمام بس سٹینڈ ہائے اور پبلک سروس وہیکلز میں لگوائے گئے ہیں اور مقررہ کرایہ وصول کرنے کی ہدائت کی گئی ہے۔ مزید کرایہ نامہ کی فلیکس ہر اڈا پر آویزاں کروائی گئی ہے۔شکائت کی صورت میں پبلک سروس وہیکلز پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا اور گاڑیوں کو تھانہ میں ! کیا گیا۔ اسی طرح مختلف بس ویگن سٹینڈ کو سیل کیا گیا جن سے مقررہ شرح سے زائد کرایہ وصول کرنے والی گاڑیاں چلتی ہیں۔اس مہم کے دوران ٹریفک پولیس اور سیکرٹری ڈی آرٹی اے نے زائد کرایہ وصول کرنے والی گاڑیوں کے چالان کر کے مبلغ 0 2 روپے جرمانہ وصول کیا اور اس دوران گاڑیاں بند بھی کی گئیں۔ زائد کرایہ وصولی کی شکائت اور دوران ٹریفک چیکنگ زائد کرایہ وصولی کے بارے میں مسافروں سے بھی پوچھ گچھ کی جاتی ہے اور شکائت کی صورت میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ٹریفک پولیس بھی زائد کرایہ وصول کرنے والی پبلک سروس وہیکلز کے چالان اور جرمانہ کی سزا عائد کر رہی ہے اور اس طرح زائد کرایہ وصولی کی شکائت میں ضلع ہذا میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

تحصیل بھیرہ میں ویٹرنری ہسپتال میں شام کے وقت سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ حنا پرویز بٹ کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں شام یا رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل بھیرہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل بھیرہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال ڈسپنسری میں کوئی چوکیدار نہ ہے؟

د حکومت مذکورہ مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف جی ہاں یہ درست ہے۔

ب جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

ج یہ درست نہ ہے۔

د اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک درج بالا مسائل کو حل کرنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔

سمبڑیال میں گورنمنٹ کالج سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ شبینہ زکریا بٹ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ سمبڑیال میں لڑکیوں کے لئے ایک ہی گورنمنٹ کالج ہے جو کہ علاقے کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے؟

ب کیا حکومت وہاں کوئی اور کالج برائے خواتین بنانے اور پہلے سے موجود کالج میں ایم اے کی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

ج کیا حکومت کالج کی موجودہ عمارت کی توسیع کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف تحصیل سمبڑیال میں طالبات کے لئے دو کالجز موجود ہیں ایک سٹی سمبڑیال میں اور دوسرا بھوپالہ میں جو علاقہ کی طالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

ب تحصیل سمبڑیال میں پہلے ہی دو ڈگری کالج کام کر رہے ہیں ان کالجز میں اہل علاقہ اور طالبات کی طرف سے کسی بھی مضمون میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کے لئے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

ج حکومت نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین سمبڑیال کی موجودہ عمارت میں توسیع کے سلسلہ میں $$ ملین روپے کی لاگت سے ایک منصوبہ شامل کیا ہے اس منصوبہ کے تحت کالج میں طالبات کے لئے $کلاس رومز اور سکیورٹی گارڈ کے لئے کمرہ جات تعمیر کئے جائیں گے۔

شیخوپورہ سرکاری و پرائیویٹ ٹرک سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

2 جناب فیضان خالد ورک کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع شیخوپورہ میں کتنے ٹرک سٹینڈز کہاں کہاں واقع ہیں، کتنے پرائیویٹ اور کتنے سرکاری ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

ب ان سٹینڈز کا رقبہ کتنا ہے اور یہاں پر کون کون سی سہولیات میسر ہیں، تفصیلات فراہم کریں۔

ج سال تا کے دوران سرکاری اور غیر سرکاری سٹینڈز سے کون سی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی، تفصیلات فراہم کریں۔

د کیا ٹرک سٹینڈز میں جو ٹرک کھڑے کئے جاتے ہیں ان سے کوئی فیس بھی لی جاتی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف اس ضمن میں سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی شیخوپورہ سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے

ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں فی الوقت کوئی منظور شدہ ٹرک سٹینڈ نہ ہے

-

ب جیسا کہ جز الف میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں فی الوقت کوئی منظور شدہ ٹرک سٹینڈ نہ ہے۔

ج تاحال ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں دفتر سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی شیخوپورہ سے کسی بھی ٹرک سٹینڈ نے لائسنس حاصل نہ کیا ہے اس لئے اس مد میں کوئی فیس بھی نہیں لی جا سکتی۔

د جیسا کہ جز ج میں بیان کیا گیا ہے۔

سرگودھا ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ حنا پرویز بٹ کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع سرگودھا میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں؟

ب ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

ج ضلع سرگودھا میں ویٹرنری ہسپتالوں کے لئے سال ، سال میں جانوروں کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

د ان ہسپتالوں میں سال کے دوران کتنے جانور علاج کے لئے لائے گئے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف ضلع سرگودھا میں کل ویٹرنری ہسپتال، $ ڈسپنسریاں ہیں۔ ان میں 2 ویٹرنری ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

ب ضلع سرگودھا میں ویٹرنری اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامیاں	خالی
	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر سینئر ویٹرنری آفیسر		
	ویٹرنری آفیسر		
	ویٹرنری اسسٹنٹ		
	اے آئی ٹیکنیشن	2	
	کیٹل اٹینڈنٹ		
2	چوکیدار		
$	واٹر کیریئر		
	خاکروب	2	

ج ضلع سرگودھا کے ویٹرنری ہسپتالوں کو سال میں لاکھ روپے جبکہ سال میں $ لاکھ روپے جانوروں کی ادویات کے لئے فراہم کئے گئے۔

د ان ہسپتالوں میں سال کے دوران $0 0 جانور علاج کے لئے لائے گئے۔

میانوالی میں ڈگری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر صلاح الدین خان کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع میانوالی میں کل کتنے ڈگری کالجز ہیں؟

ب کتنے مردانہ اور کتنے زنانہ اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

ج ان میں ٹیچرز کی کتنی اور کہاں کہاں کمی ہے؟

د کیا یہ درست ہے کہ تھانہ چکڑالہ کی چار عدد یونین کونسلز میں ایک بھی لڑکیوں کا ڈگری کالج نہیں ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع میانوالی میں کل ڈگری کالجز ہیں۔

ب ضلع میانوالی مردانہ اور 2 زنانہ ڈگری کالجز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

گرلز کالجز

نمبر شمار	کالج کا نام
	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، داؤدخیل
	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، عیسیٰ خیل
	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کمرمشانی
	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، میانوالی
	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، موسیٰ خیل
	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، واں بھچراں
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، لیاقت آباد

بوائز کالجز

نمبر	کالج کا نام

شمار
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، عیسیٰ خیل
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، کالاباغ
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، میانوالی
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، کندیاں
گورنمنٹ کالج بوائز، بن حافظ جی
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائے لیاقت آباد

ج مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

د یہ درست ہے کہ تھانہ چکڑالہ کی چار یونین کونسل میں کوئی بھی لڑکیوں کا ڈگری کالج نہیں ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے ترقیاتی بجٹ میں تھانہ چکڑالہ کی حدود میں بن حافظ جی کے مقام پر ایک لڑکیوں کے لئے ڈگری کالج کے منصوبہ کے لئے ملین روپے مختص کئے ہیں۔ جس کے لئے چالیس کنال پندرہ مرلے زمین مختص ہو چکی ہے اور) 6 ' تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کالج کی تعمیر موجودہ مالی سال میں شروع کر دی جائے گی۔

ہائی ایس وین کے کرایوں میں تفاوت کی وجوہات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ لاہور سے فیصل آباد جانے والی ہائی ایس وین کا یکطرفہ کرایہ روپے ہے؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں ہائی ایس وین کے دو اڈے تیمور اور سٹی ٹرمینل کے نام چل رہے ہیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹی ٹرمینل فیصل آباد اڈے سے لاہور آنے جانے والی وین کا کرایہ روپے اور تیمور اڈا سے لاہور آنے والی وین کا کرایہ روپے ہے؟

د اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہائی ایس وین کے کرایہ میں جو فرق ہے اسے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف اِس ضمن میں متعلقہ سیکرٹری 7 (; 8 فیصل آباد سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن مورخہ یکم مارچ کے مطابق لاہور سے فیصل آباد کا موجودہ کرایہ روپے ہے۔

ب جی ہاں یہ درست ہے۔

ج جیسا کہ جز الف میں واضح کیا گیا ہے کہ فیصل آباد سے لاہور کا کرایہ روپے ہے جس کے کرایہ نامے ضلع فیصل آباد کے تمام اڈوں پر آویزاں کروادئیے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ہر روٹ پر چلنے والی گاڑیوں میں بھی چسپاں کروا دئیے گئے ہیں۔ موجودہ منظور شدہ کرایوں پر عملدرآمد کروانے کے لئے ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کا فیلڈ عملہ روزانہ کی بنیاد پر زائد کرایہ وصول کرنے والے اڈوں کی انتظامیہ و گاڑیوں کے خلاف سرگرمِ عمل ہے اور موقع پر زائد کرایہ وصول کرنے والوں کے خلاف بھاری جرمانے عائد کئے جارہے ہیں اِس کے علاوہ مسافروں سے زائد وصول کیا گیا کرایہ بھی واپس کروایا جاتا ہے اور گاڑیوں کے روٹ پرمٹ معطل کئے جارہے ہیں۔جس کی تفصیلی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر حکومتِ پنجاب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائی جارہی ہے۔یکم مارچ سے ۔مارچ تک کی جانے والی کاروائی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

= % 6 % & 2

= % 6 %

= % (!

> (; ?

; @ ! $

> (! 0 0

د جیساکہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔

قصور ویٹرنری ہسپتال چونیاں سے متعلقہ تفصیلات

شیخ علاؤالدین کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ویٹرنری ہسپتال چونیاں ضلع قصور میں ایک سال میں آنے والے حیوانات کی تفصیل بتائیں؟

ب ہسپتال مذکورہ میں کتنا عملہ تعینات ہے میڈیسن، تنخواہوں اور ٹرانسپورٹ کی مد میں کتنا سالانہ فنڈز دیا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال یٰسین

الف ویٹرنری ہسپتال چونیاں ضلع قصور میں سال کے دوران کل 0 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا۔2 2جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی گئی۔ 0 جانوروں کو اندرونی و بیرونی کیڑوں کی دوائی پلائی گئی۔ اس کے علاوہ تحصیل چونیاں میں 0 0 جانوروں کو مختلف اقسام کے حفاظتی ٹیکہ جات لگائے گئے۔

ب مذکورہ ہسپتال میں کل تعینات عملہ کی تعداد ہے۔ سال کے دوران میڈیسن کی مد میں لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ قصور کو پچاس لاکھ کا بجٹ دیا گیا۔ اور پچاس لاکھ کی میڈیسن خریدی گئیں جو کہ پورے ضلع قصور کے ہسپتال ڈ سپنسریز میں تقسیم کی گئیں۔

ویٹرنری ہسپتال چونیاں کے لئے میڈیسن اور ٹرانسپورٹ کی مد میں کوئی علیحدہ بجٹ مختص نہ ہے۔ تنخواہوں کی مد میں 0 0 روپے دیئے گئے۔

ضلع میانوالی کے موچھ ڈگری کالج برائے خواتین سے متعلقہ تفصیلات

2 ڈاکٹر صلاح الدین خان کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع و تحصیل میانوالی کے علاقہ موچھ میں لڑکیوں کا ڈگری کالج عرصہ دراز سے زیر تعمیر ہے، اس کی تعمیر میں غیر ضروری تاخیر کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

ب حکومت کب تک اس کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈگری کالج برائے خواتین موچھ کی تعمیر کے کام میں غیر ضروری تاخیر ہوئی۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ٹھیکیدار نے سول کورٹ میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے خلاف کیس دائر کیا ہوا ہے جو کہ تعمیر کے کام میں غیر ضروری تاخیر کا سبب بنا ہوا ہے۔ اس حوالہ سے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مختلف اوقات میں خطوط تحریر کئے ہیں جس میں یہ گزارش کی گئی ہے کہ معاملہ کو جلد سلجھایا جائے۔ کاپی ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ب جیسے ہی عدالت عالیہ کیس کا فیصلہ کرے گی کام دوبارہ شروع ہو جائے گا۔

ہائی ایس وین میں زیادہ سواریاں بٹھانے اور کرایہ کی زائد وصولی سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک ایڈووکیٹ کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ ہائی ایس وین سیٹر میں تیس سواریاں بٹھائی جاتی ہیں؟

ب کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وین کی تین سیٹوں پر چار سواریاں بٹھائی جاتی ہیں جس سے چاروں مسافر بہت مشکل سے سفر کرتے ہیں؟

ج کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرائیور کی بیک پر مستقل پھٹہ لگایا گیا ہے اور اس پر بھی چار سواریاں بٹھائی جاتی ہیں جس سے سیٹ والی اور پھٹے والی سواریاں بہت مشکل سے سفر کرتی ہیں؟

د اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہائی ایس وین میں منظور شدہ سواریاں بٹھانے اور پھٹہ ختم کرانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف

الف ٹویوٹا ہائی ایس ویگن میں سواریوں کے لئے منظور شدہ سیٹوں کی تعداد ڈرائیور سمیت پندرہ ہوتی ہے لیکن یہ درست ہے کہ کچھ گاڑی مالکان ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لئے زائد سواریاں بٹھانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ب جی ہاں یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے۔

ج یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ کچھ گاڑی مالکان ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لئے ڈرائیور کی بیک پر اضافی پھٹہ لگالیتے ہیں جو مسافر حضرات کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے اور یہ عمل موٹر وہیکلز آرڈیننس اور موٹر وہیکلز رولز کے تحت خلاف قانون ہے۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اپنے ذیلی دفاتر کو ہدایات بھی جاری کرتا رہتا ہے اور ایسی گاڑیوں کے خلاف قانونی

کاروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس معاملے کا تعلق
" سے ہے جبکہ ضلع میں ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ
اتھارٹی کا ٹریفک سٹاف نہایت ہی محدود ہے اوسطاً ہر ضلع میں
سے تک کا اسٹاف ہوتا ہے اور اسی سٹاف کی کمی کا فائدہ اُٹھاتے
ہوئے ٹرانسپورٹر اس قسم کی ناجائز حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔
تاہم جہاں کہیں چیکنگ کے دوران پائی جاتی ہے اُس کے
خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اضافی
سیٹیں پھٹے کے خلاف ٹریفک پولیس اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی
بھی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہیں۔

د جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب
اسی طرز پر آئندہ کے لئے بھی کارروائی جاری رکھنے کا پورا ارادہ
رکھتی ہے اور عوام الناس کی بھلائی کے لئے ہر ممکن کوششیں
جاری رکھی جائیں گی۔

ضلع لاہور محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

2 باؤ اختر علی کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ
ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لاہور سال تا محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری
ڈویلپمنٹ کا کل کتنا بجٹ تھا۔ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کی الگ الگ
رقم بتائیں اور اس میں سے کتنی خرچ ہوئی اور کتنی بچت ہوئی؟

ب کیا ترقیاتی بجٹ کا کچھ حصہ غیر ترقیاتی اخراجات پر لگایا گیا اگر
ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ جناب بلال
یٰسین

الف ضلع لاہور سال تا محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری
ڈویلپمنٹ کا کل ستائیس کڑور پینتالیس لاکھ ستاون ہزار آٹھ سو بیاسی

روپے بجٹ تھا۔ ترقیاتی بجٹ بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کو منتقل ہو جاتا ہے۔ مذکورہ سالوں میں محکمہ ہذا کا ضلع لاہور کا کل غیر ترقیاتی بجٹ ستائیس کڑور پینتالیس لاکھ ستاون ہزار آٹھ سو بیاسی روپے تھا۔ اس میں چھبیس کڑور ساٹھ لاکھ گیارہ ہزار پانچ سو ستاسی روپے خرچ ہوئے اور پچاسی لاکھ چھیالیس ہزار دو سو پچانوے روپے کی بچت ہوئی۔

ب ترقیاتی بجٹ کا کوئی حصہ بھی غیر ترقیاتی اخراجات پر نہ لگا یا گیاہے۔

صوبہ بھر میں کالجز بنانے کی پالسی سے متعلقہ تفصیلات

$ ڈاکٹر صلاح الدین خان کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف صوبہ میں کالجز کس پالیسی کے تحت بنائے جاتے ہیں؟

ب حکومت کالج بنانے کا فیصلہ کون سے !کے تحت کرتی ہے؟

ج کیا آبادی کا تناسب دیکھا جاتا ہے یا سیاسی وابستگی دیکھی جاتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف صوبہ بھر میں نئے کالج حکومت پنجاب کی منظور شدہ پالیسی برائے سال کے تحت بنائے جاتے ہیں۔

ب حکومت پنجاب نیا کالج بنانے کا فیصلہ مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط کے تحت کرتی ہے۔

نمبر شمار	قواعد و ضوابط
	آبادی نفوس
	میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے پاس شدہ طلباء و طالبات کی تعداد
	علاقے میں پہلے سے موجود کالجز کا نئے تجویز کردہ کالج سے فاصلہ
	کم از کم موزوں زمین برائے تعمیر کالج

قواعد و ضوابط کی کاپی ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج نئے کالج کی تعمیر حکومت پنجاب کے منظور شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق کی جاتی ہے جس کی تفصیل بشمول آبادی جز ب پر موجود ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

2$ ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے اسسٹنٹ رجسٹرار، کلرک مالی چوکیدار نائب قاصد اور ڈرائیور کی اسامیوں کے لئے اشتہار دیا تھا، ان اسامیوں کی کیٹیگری وار کتنی تعداد تھی؟

ب ہر کیٹیگری کی درخواست کی وصولی کے وقت کتنی فیس وصول کی گئی اور یونیورسٹی کو کل آمدن کتنی موصول ہوئی؟

ج ان میں سے کتنی اسامیوں پر پہلے سے ایڈہاک، کنٹریکٹ یا ورک چارج پر ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف اسلامیہ یونیورسٹی کو موصول درخواستوں کی کیٹیگری وار تعداد یہ ہے

نمبر شمار	اسامی کا نام	درخواستوں کی تعداد
	اسسٹنٹ رجسٹرار مالی	2

نائب قاصد

ڈرائیور 2

کلرک و چوکیدار کی اسامی مشتہر نہ کی گئی تھی۔

ب یونیورسٹی ہذا نے سکیل نمبر تا تک کی اسامیوں کی درخواستوں پر کوئی فیس مقرر کی اور نہ ہی کوئی آمدن ہوئی ہے۔تاہم سکیل نمبر سے اوپر کی اسامیوں پر فیس کی مد میں موصول ہونے والی رقوم بذریعہ بنک چالان پوسٹل آرڈر موصول ہوئی ہیں جو کے مبلغ 2 2 روپے ہیں۔

ج ان اسامیوں پر ملازمین کنٹریکٹ ورک چارج پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لودھراں میں سرائیکی مضامین کے لیکچرار سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد عامر اقبال شاہ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف لودھراں میں سرائیکی مضامین کا لیکچر دینے کے لئے کتنے لیکچرار ہیں اور کون کون سے کالجوں میں تعینات ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

ب کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجوں میں سرائیکی لیکچرار کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، کیا حکومت ان خالی اسامیوں پر لیکچرار بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف لودھراں میں سرائیکی مضامین کا لیکچر دینے کے لئے دو لیکچرار تعینات ہیں جو اپنی ڈیوٹی بخوبی سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں

کالج کا نام	منظور شدہ اسامیاں	پر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز لودھراں			
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لودھراں			

ب اس ضمن میں عرض کیا جاتا ہے کہ مذکورہ کالجوں میں سرائیکی لیکچرار کی کوئی اسامی خالی نہ ہے اور جو منظور شدہ اسامیاں ہیں ان پر لیکچرار تعینات ہیں جن کی تفصیل پہلے سوال الف کے جواب میں ہے۔

ضلع لودھراں میں کالجز سے متعلقہ تفصیلات

2 جناب محمد عامر اقبال شاہ کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع لودھراں میں کل کتنے کالجز بوائز و گرلز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

ب ان کالجز میں کتنے لیکچرار ہیں اور وہ کس کس شعبہ کے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

ج کیا حکومت مذکورہ کالجز میں خالی اسامیوں پر لیکچرار بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف اس ضمن میں عرض کیا جاتا ہے کہ ضلع لودھراں میں کل بوائز و گرلز کامرس کالج ہیں جو ضلع لودھراں کے مختلف مقامات میں واقع ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں

بوائز کالجز	گرلز کالجز
گورنمنٹ ڈگری کالج لودھراں	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، لودھراں
گورنمنٹ ڈگری کالج، دنیاپور	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، دنیاپور
گورنمنٹ ڈگری کالج، کہروڑ پکا	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کہروڑ

پکا
گورنمنٹ ڈگری کالج، مخدوم عالی گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، چک نمبر * A

گورنمنٹ نصرالدین شاہ ڈگری کالج، گوگڑاں
گورنمنٹ کالج آف کامرس، لودھراں

ب عرض ہے کہ ضلع لودھراں میں کل 2$ لیکچرار مرد اور $ لیکچرار خواتین کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ جن پر لیکچرار مرد اور لیکچرار خواتین اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور لیکچرار مرد اور $ لیکچرار خواتین کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ لیکچرار مرد اور لیکچرار خواتین ڈیوٹی سرانجام دینے والوں کے شعبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہیں

گورنمنٹ ڈگری کالج لودھراں
بیالوجی، کیمسٹری، اکنامکس، انگلش، ہسٹری، لائبریری سائنس، فزیکل ایجوکیشن، فزکس، پنجاب، سرائیکی، شماریات، اردو۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، لودھراں
کیمسٹری، ایجوکیشن، انگلش، ہسٹری، اسلامیات، میتھ، فزیکل ایجوکیشن، فزکس، پولیٹیکل سائنس، پنجابی سرائیکی، اردو۔

گورنمنٹ ڈگری کالج، دنیاپور
بیالوجی، کیمسٹری، کمپیوٹر سائنس، اکنامکس، انگلش، اسلامیات، میتھ، پاکستان سٹڈیز، فزکس، اردو۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کہروڑ پکا
کیمسٹری، ایجوکیشن، انگلش، اسلامیات، فزکس، اردو۔

گورنمنٹ ڈگری کالج، مخدوم عالی
بیالوجی، کیمسٹری، اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش، جغرافیہ، اسلامیات، میتھ، فزکس، سوشیالوجی، شماریات، اردو۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، چک نمبر * A
بیالوجی، کیمسٹری، اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش، جغرافیہ، اسلامیات، میتھ، فزکس، سوشیالوجی، شماریات، اردو

گورنمنٹ نصرالدین شاہ، ڈگری کالج، گوگڑاں

بیالوجی، کیمسٹری، اکنامکس، ایجوکیشن،انگلش، اسلامیات،فزیکل ایجوکیشن، پولیٹیکل سائنس، سوشیالوجی، سائیکالوجی، شماریات، اردو۔

گورنمنٹ کالج آف کامرس، لودھراں

کامرس، کمپیوٹر سائنس، انگلش لینگوئج، انگلش شارٹ ہینڈ، اسلامیات، اردو، اردو شارٹ ہینڈ۔

ج جی ہاں حکومت نے مذکورہ کالجوں میں خالی اسامیوں پر لیکچرار بھرتی کئے ہیں سال میں حکومت پنجاب نے ادارہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت تمام کالجوں میں لیکچرار کی تمام خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام مکمل کر دیا ہے نیز سرائیکی کے مضمون میں تین لیکچرار بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کئے گئے ہیں۔

ضلع فیصل آباد میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ مدیحہ رانا کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع فیصل آباد کے ڈگری کالجز بوائز گرلز کو مالی سال ۔ کے دوران کتنے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ فنڈز کون کون سی مدات میں کتنے استعمال ہوئے، ان کی تفصیل و آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں؟

ب ان فنڈز میں سے عمارات کی توسیع میں اور انتظامی معاملات پر کتنے خرچ ہوئے الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع فیصل آباد کے ڈگری کالجز بوائز گرلز مالی سال ۔ کے دوران کتنے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ فنڈز کون کون سی مدات میں کتنے استعمال ہوئے۔ ان کی تفصیل و آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں۔

ضلع فیصل آباد کے بوائز گرلز ڈگری کالج میں مالی سال - کے دوران غیر ترقیاتی ترقیاتی مد میں جو فنڈز جاری کئے گئے ان کی تفصیل یہ ہے

جاری کئے گئے ٹوٹل فنڈز ٹوٹل اخراجات

غیر ترقیاتی فنڈز	0 0 0	0 2 0
ترقیاتی فنڈز	0 0 0	0 0 0
گرینڈ ٹوٹل	0 220 0	0 0 0

جبکہ ہر کالج کی مدات وار تقسیم اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ان میں سے کالجز کے غیر ترقیاتی فنڈز - کا آڈٹ ہو چکا ہے جن کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ترقیاتی فنڈز کا آڈٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے جس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ب ان فنڈز میں سے 2 کالجز کی عمارات کی توسیع پر ترقیاتی فنڈز کی مد میں 0 0 0 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل اوپر درج ہے جبکہ غیر ترقیاتی مد میں کالجز کے انتظامی معاملات پر مبلغ 22 روپے خرچ ہوئے اس طرح کل اخراجات روپے بنتے ہیں جبکہ کل فنڈز 22 جاری ہوئے-تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

حلقہ پی پی- 2 میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ مدیحہ رانا کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف پی پی- 2 ننکانہ صاحب میں گرلز اور بوائز کالجز کی کل تعداد کیا ہے؟

ب اس حلقہ میں حکومت . میں مزید کتنے کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف پی پی- 2 ننکانہ صاحب میں کوئی بھی گرلز اور بوائز کالجز نہ ہے-

ب اس حلقہ میں حکومت پنجاب نے 2 ملین روپے کی لاگت سے ایک ڈگری کالج برائے خواتین بچیکی کی تعمیر کی منظوری دی ہے- مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے ملین روپے مختص کئے گئے تھے تاہم زمین کی منتقلی کی منظوری بورڈ آف ریونیو سے حاصل نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے کام کا آغاز نہیں ہو سکا- یہ منصوبہ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل ہے اور اس کی تعمیر کا آغاز جلد کر دیا جائے گا-

فیصل آباد میں سالانہ کھیلوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف فیصل آباد :@) * کے سالانہ کھیلوں اور ادبی مقابلہ جات میں انعامی رقم کی تفصیلات یونٹ وار کیا ہیں؟

ب ان مقابلہ جات کی انعامی رقم میں آخری مرتبہ کب اضافہ کیا گیا؟

ج جب آخر ح مرتبہ انعامی رقم میں اضافہ کیا گیا تو اس وقت میٹرک کی رجسٹریشن اور امتحانی فیس کیا تھی اور اس سال میٹرک کی رجسٹریشن اور امتحانی فیس کیا ہے؟

د کیا محکمہ بڑھتی ہوئی مہنگائی میں اہم نصابی اور کھیلوں کے فروغ کے لئے ان مقابلہ جات کی انعامی رقوم میں اضافہ کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف برائے سالانہ ادبی مقابلہ جات سکول کالجز

انعامی رقم برائے اوّل پوزیشن روپے

انعامی رقم برائے دوئم پوزیشن 2روپے

انعامی رقم برائے سوئم پوزیشن روپے

نیز میرٹ سرٹیفکیٹ بھی دئیے جاتے ہیں۔

برائے سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات سکولز کالجز

انعامی رقم برائے اوّل پوزیشن روپے ٹیم کے ہر کھلاڑی کے لئے

انعامی رقم برائے دوئم پوزیشن روپے ٹیم کے ہر کھلاڑی کے لئے

انعامی رقم برائے سوئم پوزیشن روپے ٹیم کے ہر کھلاڑی کے لئے

برائے بہترین اتھلیٹ روپے

نیز میرٹ سرٹیفکیٹ بھی دئیے جاتے ہیں۔

ب

- ادبی مقابلہ جات کی انعامی رقم میں سال میں بورڈ فیصلہ مورخہ 2 2 کے تحت آخری مرتبہ اضافہ کیا گیا تھا۔
- کھیلوں کے مقابلہ جات کی انعامی رقم میں سال میں بورڈ فیصلہ مورخہ کے تحت آخری مرتبہ اضافہ کیا گیا تھا۔

ج تحریر ہے کہ ادبی مقابلہ جات کی انعامی رقم میں اضافہ میں ہوا جبکہ کھیلوں کے مقابلہ جات کی انعامی رقم میں اضافہ میں ہوا لہٰذا سال سال اور موجودہ سال کے لئے میٹرک کی رجسٹریشن اور امتحانی فیس کی تفصیل 7 , 7ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

د مقابلہ جات کی انعامی رقم میں اضافہ کے لئے فی الحال دفتر ہذا میں کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع اٹک میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

$ جناب محمد شاویز خان کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف ضلع اٹک میں کتنے سرکاری ڈگری کالجز بوائز گرلز کہاں کہاں قائم ہیں۔ان کالجز میں کل کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں، تفصیل بتائیں؟

ب ان کالجز میں پروفیسرز کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

ج کیا حکومت خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک۔

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف بوائز کالجز

تعداد کالجز	جائے وقوع	تعداد طلباء
۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، اٹک	ضلع مقام اٹک شہر میں واقع ہے۔	
۔گورنمنٹ ڈگری کالج حضرو	تحصیل مقام حضرو سے کلو میٹر مشرق کی طرف غازی روڈ پر واقع ہے۔	2
۔گورنمنٹ ڈگری کالج فتح جنگ	تحصیل مقام فتح جنگ سے کلو میٹر مغرب کی طرف کوہاٹ روڈ پر واقع ہے۔	
۔ گورنمنٹ ڈگری کالج پنڈی گھیب	تحصیل مقام پنڈی گھیب سے کلومیٹر جانب مشرق واقع ہے۔	
۔گورنمنٹ ڈگری کالج جنڈ	تحصیل مقام جنڈ شہر میں واقع ہے۔	
۔گورنمنٹ ڈگری کالج بسال	بسال ریلوے سٹیشن کے قریب واقع ہے۔	

خواتین کالجز

تعداد کالجز	جائے وقوع	تعداد طلباء
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین اٹک	ضلعی مقام اٹک شہر میں واقع ہے۔	$$
$۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین حضرو	تحصیل مقام حضرو شہر میں واقع ہے۔	
۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین	تحصیل مقام فتح جنگ شہر میں واقع ہے۔	

فتح جنگ ۔گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین	تحصیل مقام پنڈی گھیب شہر میں واقع ہے۔	$2
پنڈی گھیب ۔گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین	جنڈ ریلوے سٹیشن کے قریب واقع ہے۔	2
جنڈ ۔گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین	تحصیل مقام حسن ابدال میں ہری پور روڈ پر واقع ہے۔	$2
حسن ابدال		

ب تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

ج ان خالی اسامیوں پر) % (6 عارضی طور پر برائے عرصہ تا بھرتی کئے گئے ہیں۔ مستقل بنیادوں پر بھرتی کا اختیار پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔اسی بنیاد پر محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب نے اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیج دی گئی ہے تا کہ یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو مشتہر کرنے کے لئے دی جاسکیں اور ان خالی اسامیوں پر تقرری کی جاسکے۔

گوجرانوالہ سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

چودھری اشرف علی انصاری کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف گوجرانوالہ میں کتنے گرلز اور بوائز کالجز ہیں؟

ب ان کالجز میں کون کون سے مضامین کی منظور شدہ اسامیاں ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

ج مذکورہ کالجز میں کس مضمون کے کتنے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

د کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ کے کسی بھی گرلز کالج میں بی ایس سی کی کلاسز نہیں ہوتیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف ضلع گوجرانوالہ میں گرلز کالجز کی تعداد $ اور بوائز کالجز کی تعداد ہے۔

ب ضلع گوجرانوالہ کے کالجز میں جن مضامین میں منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج ضلع گوجرانوالہ کے کالجز میں خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان خالی اسامیوں پر ہر سال محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق) (6بھرتی کئے جاتے ہیں تاکہ بچوں کا تعلیمی نقصان نہ ہو۔

د گورنمنٹ کالج برائے خواتین وزیر آباد میں بی ایس سی کے لئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے BC6 جاری ہو چکا ہے۔اس سال کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔
گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں بی ایس سی کے لئے بلڈنگ اور لیب بن چکی ہے۔ میتھ، اکنامکس اور سٹیٹ مضامین کے ساتھ بی ایس سی کی کلاسیں جاری ہیں۔سائنس مضامین فزکس، کیمسٹری، زوالوجی اور باٹنی کے لئے لیب سامان کا) 6 ' تیار کر لیا گیا ہے اور اسی سال پریکٹیکل والے مضامین کے ساتھ بھی بی ایس سی کلاسیں شروع کر دی جائیں گی۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کے بنک اکاؤنٹس سے متعلقہ تفصیلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کے کل کتنے اکاؤنٹس ہیں اور کس کس بنک میں ہیں؟

ب شیڈول بنکوں کے علاوہ رقم کہاں رکھی جاتی ہے، ان اکاؤنٹس کے سالانہ آڈٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف تفصیلات ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ب بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کی تمام رقوم مذکورہ بالا شیڈولڈ بنکوں میں ہیں ان کے علاوہ بہاولپور بورڈ کی کوئی رقم کسی اور بنک میں نہ ہے۔ ان کا سالانہ آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب لاہور کی طرف سے مقرر کردہ ٹیم کرتی ہے۔

یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں ایم فل پی ایچ ڈی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ مدیحہ رانا کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ۔

الف یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں کون کون سے مضامین میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ اس وقت کن مضامین میں طالبات کو تعلیم دی جا رہی ہے؟

ب یونیورسٹی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کورسز پڑھانے والے اساتذہ کے عہدہ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تعیناتی اور ڈیپارٹمنٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول ہائر ایجوکیشن محترمہ ذکیہ شاہنواز خان

الف گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے درج ذیل کورسز پڑھائے جا رہے ہیں۔

ایم فل پروگرام

عربی، نباتیات، اردو، حیوانیات، کیمیا، اسلامیات، انگریزی، فزکس۔

پی ایچ ڈی پروگرام
عربی، اردو، حیوانیات، نباتیات۔
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مندرجہ بالا مضامین میں طالبات کو تعلیم دی جارہی ہے۔

ب گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کورسز پڑھانے والے اساتذہ کے عہدہ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تعیناتی اور ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر اب توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں۔ چونکہ لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں اس لئے ان کے آنے تک !کئے جاتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق جناب طارق مسیح گل کی ہے، جی، جناب طارق مسیح گل پیش کریں۔

کنیئرڈ گرلز ہائی سکول ریلوے سٹیشن لاہور کی پرنسپل کا معزز
پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب طارق مسیح گل جناب سپیکر شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ ۔ مارچ کو گورنمنٹ کنیئرڈ گرلز ہائی سکول ریلوے سٹیشن لاہور میں اپنی بیٹی کی میٹرک کی سند لینے کی غرض سے گیا۔ جب میں نے سکول جانے کی کوشش کی تو مجھے سکول کے چوکیدار مسٹر ذوالفقار مسیح نے اندر جانے سے روک دیا۔ میں نے اسے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی کی میٹرک کی سند لینے کے لئے ڈاکٹر رضوانہ خلیل پرنسپل سے ملاقات کرنی ہے۔ موصوف اہلکار نے مجھے بتایا کہ پرنسپل صاحبہ دفتر میں موجود نہ ہیں۔ میں نے اسے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میں پارلیمانی

سیکرٹری ہوں میرا یہ پرنسپل صاحبہ کو جا کر دیں۔ موصوف
چوکیدار نے کہا میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ پرنسپل صاحبہ نہیں ہیں۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ آپ ایڈمن کے دفتر کے کسی ذمہ دار آفیسر سے ملاقات کروا دیں۔ موصوف چوکیدار نے مجھے انکار کر دیا کہ وہ بھی موجود نہ ہیں۔ میں نے دوبارہ پھر کہا کہ میری متعلقہ کلاس ٹیچر سے ملاقات کروا دیں تو مجھے پھر انکار کر دیا گیا۔ میری کافی بحث و تکرار کے بعد موصوف اہلکار نے میرا
پرنسپل کے دفتر تک پہنچا دیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد میری
پرنسپل کے دفتر تک رسائی ہوئی تو مجھے وہاں کے عملہ نے انتظار گاہ میں بٹھا دیا اور کہا کہ پرنسپل صاحبہ مصروف ہیں ابھی کچھ دیر انتظار کریں۔ پندرہ سے بیس منٹ انتظار کرنے کے بعد پرنسپل نے مجھے کمرہ میں بلایا۔ میں نے پرنسپل صاحبہ کو اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنا معاملہ بتایا تو موصوفہ نے مجھے متکبرانہ انداز اور توہین آمیز لہجہ میں کہا یہ ہے آپ کا
D اس نے کارڈ میری طرف لہراتے ہوئے میرے سامنے میرا
کارڈ پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور کہا کہ میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز اور پارلیمانی سیکرٹری دیکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے میرے خلاف جو کچھ کرنا کر لیں۔ انہوں نے میرے خلاف ایسے نازیبا الفاظ استعمال کئے جو بیان کرنے کے قابل نہیں۔ میں یہ الفاظ سن کر پریشان ہو گیا کہ آخر ایک خاتون پرنسپل ایسے غلیظ اور گھٹیا الفاظ بول سکتی ہے۔ جو قوم کی بیٹیوں کو علم کی دولت سے سرفراز کرنے کے لئے مامور ہے اور پورے سکول کا کنٹرول سنبھالے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر میں اس معزز ایوان کا نہ صرف ممبر ہوں بلکہ حکومت
نے مجھے ذمہ داری سونپتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری کا عہدہ بھی دیا ہے جو اس معزز ایوان کی عزت و تکریم ہے۔ استحقاقات ایکٹ نے ہر معزز ممبر کو استحقاق دیا ہے کہ وہ کسی بھی سرکاری مشینری سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اس سے ملاقات کرے اور عوام کے مسائل کو حل کروانے میں مددگار ثابت ہو سکے لیکن اس سکول کا نظام ہی نرالا ہے۔ موصوفہ نے استحقاقات ایکٹ کے تحت معزز ممبر کو استحاق دیا اور نہ ہی آئین کی پاسداری کی۔ موصوفہ پرنسپل کے اس رویّہ کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین

جناب سپیکر اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے جو دو ماہ کے اندر اندر اس کی رپورٹ پیش کرے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 13/16 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 14/16 بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے---موجود نہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، جناب کیا فرما رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر ٹرانسپورٹ کے کرایوں کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر جی، بات کریں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر جو سرکاری سطح پر ٹرانسپورٹ کے کرایوں کی فہرست جاری کی گئی ہے کہیں بھی میں خصوصاً اپنے شہر کی بات کروں گا کہ 2فیصد سے فیصد تک زائد کرائے وصول کئے جا رہے ہیں اور محکمہ اور جو لوگ اس کی روک تھام کے لئے ہیں وہ اپنا کام نہیں کر رہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ براہ مہربانی اس پر ---

جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری ٹرانسپورٹ تشریف فرما ہیں ؟چوہان صاحب یہاں ابھی موجود تھے اگر لابی میں موجود ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں اب وہ جا چکے ہیں۔اگر وہ آپ کی بات سنتے تو بہتر تھا میرے خیال میں اس پوائنٹ آف آرڈر کو آپ پھر لیں جب وہ موجود ہوں۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر مجھے کل ٹائم دے دیجئے گا۔شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جب تک وزیر قانون صاحب تشریف نہیں لاتے کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب انہوں نے دینا ہے ۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر جناب امجد علی جاوید،جناب محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ ،محترمہ عائشہ جاوید کی ہے ،یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لوکل گورنمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو , & 1تک کے لئے !کیا جاتا ہے ۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر $چودھری اشرف علی انصاری کی ہے ۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آپ کے پاس آگیا ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

جناب سپیکر اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر جی، پڑھیں۔

گوجرانوالہ کے تمام گرلز کالجز بی ایس سی کلاسز سے محروم

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں گرلز کالجز کی تعداد اٹھارہ ہے جن میں سے چھ کالجز شہر میں واقع ہیں ۔شہر میں واقع ان چھ کالجز میں سے ایک کالج گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں بی ایس چار سالہ پروگرام جاری ہے مزید برآں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں بی ایس سی کی کلاسز جاری ہیں جبکہ دیگر کالجز میں مطلوبہ سٹاف اور مناسب سہولت کے فقدان کی وجہ

بی ایس سی کی کلاسز کا اجراء تا حال نہیں کیا گیا ہے تاہم محکمہ میں کیس زیر غور ہے ضلع گوجرانوالہ کے دیگر گورنمنٹ کالج برائے خواتین وزیرا ٓباد ،گورنمنٹ کالج برائے خواتین قلعہ دیدار سنگھ میں بی ایس سی کی کلاسز جاری ہیں۔ محکمہ اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ باقی ماندہ کالجز کو مطلوبہ سہولیات جلد از جلد فراہم کر دی جائیں گی تاکہ ان کالجز میں بھی بی ایس سی کی کلاسز کا اجراء کیا جاسکے۔

جناب سپیکر جی، اس تحریک التوائے کارکا جواب آچکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو" ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر سردار وقاص حسن مؤکل ،چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے ، پارلیمانی سیکر ٹری برائے داخلہ مہر اعجاز احمد اچلانہ ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو& 1 , تک کے لئے !کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2 سردار وقاص حسن مؤکل،چودھری عامر سلطان چیمہ ،جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے، پارلیمانی سیکرٹری برائے ایگریکلچر ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی , & 1کے لئے !کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا ر نمبر میاں طارق محمود کی ہے، پارلیمانی سیکر ٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ اس تحریک التوائے کارکا جواب آگیاہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ

جناب سپیکر جی---

جناب سپیکر جی، پڑھیں۔میاں طارق محمود آپ اسے سنیں۔

ہائر ایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور پرنسپل کا گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ کے احاطہ میں پریس کانفرنس کرنا

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر یہ درست نہ ہے ۔

ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز گجرات اور پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ گجرات نے کالج ہذا میں کسی باضابطہ سیاسی پریس کانفرنس کے انتظامات نہیں کئے تاہم مورخہ 2 کو چودھری جعفر اقبال پارلیمانی سیکرٹری برائے دفاع نے تحریری طور پر ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز گجرات، ایس ڈی بلڈنگ گجرات اور پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈنگہ کو اطلاع کی کہ ۔اگست کو ترقیاتی منصوبے کی تفصیل جاننے کے لئے کالج ہذا کا دورہ کریں گے ۔مقررہ تاریخ پر ان کی آمد کے ساتھ ہی کچھ مقامی اخبار کے رپورٹرز بھی کالج میں آئے اور بعد ازاں ان کے دورے اور ترقیاتی منصوبے کے حوالے سے ایک مقامی اخبار میں خبر شائع کی گئی کالج انتظامیہ نے کسی بھی اخبار کے رپورٹر کو کالج میں مدعو کیا اور نہ ہی کسی سیاسی پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالج ہذا کے لئے ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 2 ملین روپے ہے منظور کیا ہے جس میں کالج ہذا میں % ! ! اور ڈگری بلاک تعمیر کیا جائے گا اور چودھری جعفر اقبال بھی اسی سلسلے میں کالج کے دورہ پر آئے تھے اور ترقیاتی منصوبے کی تفصیلات معلوم کیں ۔جیسا کہ مندرجہ بالا پیراگراف میں وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی سیاسی پریس کانفرنس منعقد نہیں کی گئی لہٰذا کالج انتظامیہ کسی سیاسی سرگرمی میں ملوث ہے اور نہ ہی اخبار میں شائع ہونے والی خبر سے ان کا کوئی تعلق ہے۔

جناب سپیکر آپ تشریف رکھیں جو اُن کی انفارمیشن ہے مجھے اس پر ---

میاں طارق محمود جناب سپیکر یہ کہہ رہے ہیں کسی قسم کی کوئی پریس کانفرنس نہیں کی یہی جو میں ابھی گزارش کر رہا تھا میں نے سکیم کے بارے میں کہا تو انہوں نے کہا کہ اور کوئی سکیم ہی نہیں ہے۔ ابھی یہ سارا ریکارڈ سامنے آگیا ہے یہ گورنمنٹ کے ملازم ہیں ان کا کیا کام ہے ،میرے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے دکھا دیتا ہوں میری شہادت کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ پریس کانفرنس نہیں ہوئی اگر یہ پریس کانفرنس نہ ثابت ہوئی تو جو کہیں گے میں مانوں گا اور اگر سارا جواب انہوں نے غلط دیا تو اس میں کیوں ایسا کیا گیا۔ مہربانی فرمائیں یہ تو ریکارڈ موجود ہے کسی کو کوئی حق نہیں کہ وہاں پر وہ سیاست کرے۔ یہ صوبائی حکومت کے ادارے ہیں یہ بالکل ایسا نہیں ہوگا یہ سارا ایوان موجود ہے یہ آپ کے سامنے ہے انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے میں ان کے خلاف تحریک استحقاق دوں گا۔

جناب سپیکر اس تحریک التوائے کارکو 6 @
:کے سپرد کیا جاتا ہے وہ دو ماہ کے اندر ایوان میں اس کی رپورٹ
دے گی۔
میاں طارق محمود جناب سپیکر مہربانی۔
جناب سپیکر اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2 میاں محمو الرشید کی
ہے ان کی / آئی ہے کہ اس تحریک التوائے کارکو !کیا جائے
لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو !کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے
کار نمبر محترمہ باسمہ چودھری ،محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ
داخلہ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے ، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ ---موجود
نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو& 1 , تک کے
لئے !کیاجاتا ہے ۔اگلی تحریک التوائے کار
نمبر چودھری عامر سلطان چیمہ،سردار وقاص حسن مؤکل
،محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز ---
موجودنہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو& 1 , تک کے لئے
!کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2 محترمہ باسمہ
چودھری،
محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو ہیلتھ کے بارے میں ہے پارلیمانی سیکرٹری
برائے صحت ---موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کارکو بھی& 1 ,
تک کے لئے !کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر
میاں محمود الرشید کی ہے ان کی / آئی ہے کہ اس تحریک
التوائے کارکو !کیا جائے لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو
!کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر محترمہ ناہید
نعیم کی بھی ہیلتھ کے بارے میں ہے چونکہ پارلیمانی سیکرٹری برائے
صحت ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو ! کیا جاتا
ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے لہٰذا
اس تحریک التوائے کارکو بھی ! کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے

کارنمبر میاں محمد اسلم اقبال کی ہے یہ ہاؤسنگ کے بارے میں ہے۔کیا پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ ---موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کارکو بھی , & 1 تک کے لئے !کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2 محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی& 1 , تک کے لئے !کیا جاتا ہے۔ تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان& 1 , میں# !جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر یہ بھی ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کارکو بھی& 1 , تک کے لئے !کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر $ ہائر ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔کیا اس تحریک التوائے کارکا جواب آچکا ہے؟

وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی کی جانب سے نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طلباء و طالبات کو دوبارہ داخلہ دینے سے انکار ---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے۔اس ضمن میں گزارش ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے الحاق شدہ کالجز گورنمنٹ گورنمنٹ پرائیویٹ " @میں داخلوں کے لئے شیڈول داخلہ پالیسی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری 7 2 ; 7 <6 E> مورخہ $ 7 , 7 جاری کیا گیا تھا۔ جس کی شق نمبر +0 میں وضاحت کے ساتھ تحریر ہے کہ

ایم اے ایم ایس سی پروگرامز میں داخلہ کے لئے اہلیت بی اے بی ایس سی میں کم از کم فیصد اور جس مضمون میں داخلہ مطلوب ہے اس میں فیصد سے کم مارکس نہ ہونے سے مشروط ہے لیکن زیر نظر تحریک التوائے کار میں مذکورہ نیشنل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایم ایس سی فزکس اور کیمسٹری میں وہ طلباء جو کہ یونیورسٹی کے جاری کردہ داخلہ پالیسی کے تحت داخلہ کے اہل نہ تھے کیونکہ ان کی بی ایس سی میں کیمسٹری اور فزکس کے

مضامین میں فیصد سے کم مارکس تھے انہیں داخل کیا گیا جن کو یونیورسٹی ہذا کے متعلقہ # کے بعد خلاف قانون ہونے کی بناء پر رجسٹرڈ نہ کیا اور متعلقہ کالج کو بذریعہ مراسلہ نمبر 7 <6 E> مورخہ ; * , 7 مطلع کردیا گیا۔بعد ازاں متعلقہ کالج کی درخواست پر وزیر تعلیم پنجاب پرو چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں مذکورہ طلباء کو ایک چانس دیتے ہوئے داخلہ کی , کی منظوری فرمائی جس کی بناء پر ان طلباء کی رجسٹریشن کردی گئی۔ مذکورہ طلباء پہلے دو F @ میں شامل امتحان ہوئے لیکن وہ یونیورسٹی میں مقرر کردہ 7 ’ >6 حاصل نہ کرسکنے کی بناء پر ! ہوگئے لہٰذا پرنسپل کالج مذکورہ نے بذریعہ تحریری مراسلہ ان طلباء کے مشروط طور پر تیسرے اور چوتھے میں داخلہ جاری رکھنے کی درخواست کی جس کو مجاز اتھارٹی نے خلاف قانون ہونے کی بناء پر منظور نہ کیا جس کی اطلاع بھی کالج کو بذریعہ مراسلہ نمبر ; 7 <6 E> مورخہ کو مطلع کردیا گیا۔

جناب سپیکر مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد نے منظور شدہ داخلہ پالیسی کے تحت پرنسپل کی مندرجہ بالا درخواست نامنظور کی اور یونیورسٹی نے یہ کارروائی قانون کی بالادستی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کی ہے اور کوئی بھی بے ضابطگی نہ ہوئی ہے لہٰذا زیر نظر تحریک التوائے کار کسی قسم کی مزید کارروائی کی متقاضی نہ ہے۔

جناب سپیکر جی، اب اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر اس پر بحث تو نہیں ہوگی لیکن اس کا دوسرا رخ تو پیش کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر میں نے دوسرا رخ دیکھ لیا ہے جو آپ نے دیا ہے وہ خالی ہے، آپ نے دوسرے رخ پر کچھ نہیں لکھا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر شکریہ۔ بہت مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کو" ! کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے؟

اذان عصر

ہائر ایجوکیشن پاکستان کا بی اے، بی ایس سی دو سالہ پروگرام کی بجائے چار سالہ بی ایس پروگرام شروع کرنے سے طلباء و طالبات اور والدین کی بے چینی میں اضافہ

---جاری

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن محترمہ مہوش سلطانہ جناب سپیکر اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد سے اس ضمن میں رائے طلب کی گئی۔ سال میں بی ایس چار سالہ پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ یہ پروگرام بین الاقوامی سکیم آف سٹڈی سے مطابقت رکھتا ہے اور بین الاقوامی یونیورسٹیز میں مزید تعلیم اور بین الاقوامی منڈیوں میں ملازمت کے حصول کے لئے ضرور ی ہے۔ اس کی اہم خوبیاں درج ذیل ہیں

یہ پروگرام طالبعلموں کو تعلیم کے وافر مواقع مہیا کرتا ہے مزید برآں اعلیٰ تعلیم یا روزگار کے حصول کے لئے بہترین مہارتیں پیدا کرتا ہے۔

یہ پروگرام بین الاقوامی معیار کے عین مطابق ہے اور پاکستانی ڈگریوں کی بین الاقوامی سطح پر منظوری کے لئے ضروری ہے۔

یہ پروگرام بین الاقوامی اداروں کی طرف وظائف کے لئے شرط اوّل ہے۔

جناب سپیکر اعلیٰ تعلیم مقامی طور پر انسانی وسائل کی ترقی میں اس وقت ہی ممد و معاون ثابت ہوسکتی ہے جب تک کہ اسے بین الاقوامی اصول و ضوابط کا پابند نہ بنا لیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پروگرام کالجز میں ارتقائی طور پر رائج کیا گیا ہے۔ اب بھی بہت سے کالجز میں بی اے بی ایس سی کا دو سالہ پروگرام جاری ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر یہ بڑا ضروری ہے یہ بڑی % ہے اور اس سے لاکھوں سٹوڈنٹس خصوصاً بچیوں کا مستقبل وابستہ ہے۔ یہ جو پالیسی ! کی گئی تھی ہمارے صرف دو یا تین فیصد سٹوڈنٹس ایسے ہیں جو ایجوکیشن کے لئے + جاتے ہیں یا اس سے کرتے ہیں۔ ہمارے لوگ اپنی بچیوں کو پڑھاتے ہیں تاکہ ان کے ہاتھ میں دو سال کے بعد کوئی ڈگری آجائے گی، انہوں نے کل شادی کرنی ہے۔ یہ ایسا کام ہونے جا رہا ہے، ہم بی ایس کے خلاف نہیں ہیں وہ ہوتا رہے یہ اچھی بات ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو ڈیڑھ سو سال سے ایک سسٹم چل رہا ہے اور ہماری معاشرتی اقدار کے مطابق اس کو ڈیزائن کیا گیا ہے اس کو آپ ختم کرنے جا رہے ہیں۔ میری مختلف یونیورسٹی کے ! سے بات ہوئی ہے اُن کی اس حوالے سے شدید ہے۔ مہربانی فرما کر اس کو کمیٹی میں بھجوائیں تاکہ تمام سٹیک ہولڈرز آئیں اور اس پر + ہو--

جناب سپیکر انہوں نے جواب دے دیا ہے میرے خیال میں اب اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر پھر ایوان میں بحث کے لئے رکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی، وہ طریق کار کچھ اور ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو" ! کیا جاتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں، یہ توجہ دلاؤ نوٹس ! کئے ہوئے تھے۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔یہ پڑھا جاچکا ہے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آنا تھا۔

فیصل آباد تھانہ کُر موضع ٹھٹھہ نورنگ میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

--جاری

وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناءاللہ خان جناب سپیکر اس میں مقدمہ & 1ہوچکا ہے اور =کا زیر دفعہ بیان کروا کر ملزمان کو چالان کیا جارہا ہے اور ساتھ ہی ان کا 7 B 8 ٹیسٹ فرانزنک لیبارٹری کو بھیجا گیا ہے اور اس ٹیسٹ کی بنیاد پر # یا کا تعین ہوجائے گا۔

جناب سپیکر اس توجہ دلاؤ نوٹس کو" ! کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر میاں محمود الرشید کا ہے لیکن اس توجہ دلاؤ نوٹس کو ! کیا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہوا ہے کہ وہ آج نہیں آسکیں گے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر

لاہور اسلام پورہ میں تکہ شاپ کے تین ملازمین کے قتل متعلقہ تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

الف بحوالہ قومی اخبارات مورخہ 2-اپریل ، کیا یہ درست ہے کہ اسلام پورہ لاہور میں ایک تکہ شاپ کے تین ملازمین کو ذبح کر دیا گیا جبکہ ایک شدید زخمی ہے؟

ب کیا پولیس نے اس کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے ،مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور راناثناءاللہ خان جناب سپیکر

الف یہ درست ہے کہ تکہ شاپ پر ملازمین کا معمول تھا کہ وہ رات اڑھائی تین بجے جب دکان کو بند کرتے اور دکان سے ملحقہ ایک کمرہ میں سارے ملازمین رہائش پذیر تھے۔ وہیں پر یہ ملازمین سوتے تھے اور اگلے دن شام کو اٹھ کر اپنا کاروبار شروع کرتے۔ اس دن وقوعہ کی شب اسی کمرے میں یہ سارے لوگ موجود تھے اور انہی کا ایک ساتھی جس کا نام محمد جاوید ہے اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو چھری کے وار کر کے ہلاک کیا ہے اور ان زخمیوں میں سے ایک زخمی نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔

ب یہ کیس & 1 ہو چکا ہے۔ یہی محمد جاوید نامی ملزم ہی اس میں قصوروار ہے ، اس کی گرفتاری کے لئے پولیس کوشش کر رہی ہے اور اسے بہت جلد اس کو گرفتار کر کے اس مقدمے میں چالان کر کے عدالت میں بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو" ! کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی
بحث
پری بجٹ بحث
---جاری

جناب سپیکر اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی پری بجٹ ہے اور آخر میں محترمہ وزیر خزانہ اس کو ! 1 کریں گی۔ میاں محمد رفیق نے کہا تھا کہ آج میں نہیں آپاؤں گا۔ چودھری محمد اشرف انصاری اور ڈاکٹر وسیم اختر ہیں۔ میرے پاس ادھر سے دو نام آئے ہیں ایک اور نام آیا ہے جناب محمد عارف عباسی آپ نے مہربانی فرما کر پری بجٹ پر بحث کرنی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر مجھے پری بجٹ پر بحث کی اجازت دینے کا بہت شکریہ۔ ہم نے جو پری بجٹ پر بحث کرنے کی یہ روایت ڈالی ہے یہ بہت اچھی ہے اور اللہ کرے کہ جس مقصد کے لئے یہ روایت ڈالی گئی ہے وہ مقصد بھی پورا ہو۔ ہمارے جو مسائل ہیں اور

حکومت کی ترجیحات ہیں وہ عوام کو درپیش مسائل کے مطابق ہوں اور قوم کا جو خزانہ ہے اور جس کی امین یہ حکومت ہے وہ پیسا حکمرانوں کی خواہشات یا ترجیحات کی بجائے عوام کے مسائل پر لگے اور عوام کو جو تکالیف ہیں ان میں کچھ کمی پیدا ہو۔

جناب سپیکر اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہمارے صوبے کا کرپشن ہے۔سرکاری ادارے اپنے فرائض ادا کرنے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ مشہور ہے کہ ہمارے سرکاری ملازمین بیوروکریسی کام نہ کرنے کی تنخواہ لیتے ہیں اور کام کرنے کے لئے رشوت لیتے ہیں۔ یہ پورا نظام،آپ کسی بھی محکمے میں چلے جائیں جس سے روزمرہ عوام کا واسطہ پڑتا ہے۔ سب اہم مسائل کی جڑ محکمہ مال، محکمہ پولیس،محکمہ ہیلتھ،محکمہ ایجوکیشن بلکہ کہیں بھی آپ چلے جائیں سرکاری ملازمین کا رویہ عوام کے ساتھ حق مارنا ہے۔انہیں ذرہ برابر بھی یہ احساس نہیں ہے کہ جس چیز کے وہ پیسے لیتے ہیں ،جن بڑی بڑی کوٹھیوں میں وہ رہتے ہیں،جو بڑی بڑی گاڑیاں وہ استعمال کرتے ہیں ،جو بچے ان کے استعمال کرتے ہیں یہ اس صوبے کے عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے اور یہ پیسے انہیں اس لئے دیئے جاتے ہیں کہ اپنی صلاحیتیں عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے استعمال کریں لیکن ہمارے سرکاری ملازمین کا رویہ عوام کے ساتھ ہمیشہ مسائل کو پیچیدہ بنانے میں استعمال ہوا ہے۔

جناب سپیکر آج اگر آپ ہسپتال میں جائیں تو پہلے ڈاکٹر نہیں ملتا ، اگر خوش قسمتی سے ڈاکٹر مل جائے تو آپ کی ! / ٹھیک نہیں ہے ،ٹیسٹ ! / نہیں ہے۔اگر وہ باہر سے پیسے خرچ کر کے اپنے ٹیسٹ کروالے تو ہسپتال میں دوائیاں نہیں ہیں،ہسپتال میں بیڈ نہیں ہے ،ہسپتال میں پیرامیڈیکل سٹاف نہیں ہے اور جو ہے اس کی ٹریننگ پتا نہیں کہاں کی ہوئی ہے؟وہ عوام کو شودر سمجھتا ہے ،ہسپتال کے اندر جب مریض جاتا ہے تو اس کو ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو پیار کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس طرح ہسپتالوں میں اس ملک کی عوام کو دھتکارا جاتا ہے جیسے یہ شودر شاید کہیں اور سے اٹھ کر آئے ہیں اور ان پر ہم یہ احسان کر رہے ہیں جو کہ ان کا حق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر اگر ہیلتھ کے بعد ایجوکیشن پر آئیں تو اس میں جو گورنمنٹ انسٹیٹیوشن کا حال ہے ،گورنمنٹ کے سکول،کالج اور یونیورسٹی تک جو حال ہے ،پیسے کی کمی نہیں ہے،اربوں روپے کا بجٹ ہے لیکن جو

لوگ وہ بجٹ استعمال کر رہے ہیں،جن کو ہم نے فرائض دیئے ہوئے ہیں ،جن کو وہ کام کرنا ہے ،ایجوکیشن کا رزلٹ پچھلے پانچ سال کا پنجاب کا نکال کر دیکھیں ،چاہے میٹرک بورڈ کا رزلٹ نکال کر دیکھیں یا انٹر میڈیٹ بورڈ کا رزلٹ نکال کر دیکھیں آپ روز بروز نیچے جا رہے ہیں اور وہاں سکولوں کی جو حالت ہے وہاں ٹیچرز جو آپ نے لگائے ہیں ،وہاں اگر میرٹ کا خیال نہ رکھا جائے تو یہی حالات ہوں گے۔ میرے ضلع میں ٹیچرز جعلی بھرتی ہوئے اور وہ اخبارات کی زینت کیس بنا اور میری اس پر ایک تحریک التوائے کا ربھی موجود ہے لیکن آج تک کوئی جواب نہیں آیا۔ آج ہر چیز نیچے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب سپیکر اس کے بعد اگر میں عوام کے بنیادی مسائل کی طرف آؤں،اگر میں پانی کی طرف آؤں تو میرے ضلع میں اور خصوصاًمیری # میں 2فیصد ! پانی ہے چونکہ پچھلے پانچ سالوں میں کوئی لائن وہاں نہیں ڈالی گئی ،ہم نے پانی کی بوتلیں بھر کے جو نلکوں سے آتا ہے وہ لیبارٹری سے چیک کروایا،واسا کے پاس گئے لیکن کوئی ان کا پرسان حال نہیں تھا۔ اس کے بعد سیوریج کا سسٹم ہے ،کسی طرف بھی آپ جائیں سوائے بلڈنگز بنانے ،برج بنانے،موٹروے بنانے اور اورنج لائن ٹرین بنانے،میٹروٹرین پر -ارب روپیہ لگ چکا ہے---

جناب سپیکر اس کا نام کچھ اور ہے۔اس کا نام میٹرو ٹرین نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس ہے۔آپ نے جو میٹرو پر -ارب روپیہ صرف لاہور شہر میں لگا دیا اور سے -ارب روپیہ راولپنڈی میں لگا دیا۔ اگر راولپنڈی کے ہسپتال میں بچے کو چوہے کھا جائیں---

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر بچے کو چوہوں نے پشاور میں کھایا ہے---

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر راولپنڈی میں بھی چوہوں نے بچے کو کھایا ہے ،پشاور میں بھی کھایا ہے۔ یہ بھی غلط ہوا ہے لیکن راولپنڈی میں بینظیر بھٹو ہسپتال میں تیرہ میں سے سات وینٹی لیٹرز خراب ہیں۔جب ایم ایس کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس---

جناب سپیکر آپ تجویز دیں کہ حکومت کو کیا کرنا چاہئے؟

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ پاناما لیکس جس کی قومی اسمبلی میں آج بھی بحث ہو رہی ہے اور پہلے بھی ہوئی لیکن ہمیں آپ نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دی---

جناب سپیکر پلیز آپ پری بجٹ بحث پر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر یہ پاناما لیکس اسی چیز کا ثبوت ہے کہ اگر ہمارے ہسپتالوں میں، ہمارے ایجوکیشن اداروں میں ،ہمارے واسا کے پاس اور ٹی ایم اے کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ان پیسوں کا ہمیں پتا ہے اور پاناما لیکس نے ہمیں بتا دیا ہے کہ وہ پیسے کہاں گئے ہیں،وہ پیسے اس ملک سے چوری کر کے باہر لے گئے ہیں، اس وجہ سے اس ملک کے عوام ان سارے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی آپ بات کریں،ان کو کوئی دیں جس سے اس صوبے کی کوئی بہتری ہو سکے۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اگر آپ میری بات سنیں مجھے درمیان میں ! نہ کریں تو میں بالکل بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر نہیں، میں آپ کو ! نہیں کروں گا لیکن اگر آپ کوئی غلط بات کریں گے تو میں ضرور ! کروں گا۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اس کے بعد میں امن و امان کی صورتحال پر بات کرنا چاہوں گا ، پنجاب میں امن و امان کی صورتحال اچھی نہیں ہے ، اس وقت پنجاب میں جو آپریشن شروع کیا گیا ہے ہم اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صحیح سمت میں یہ ایک قدم ہے ۔ پنجاب میں دہشت گردی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا مسئلہ کرپشن کا ہے ۔پنجاب اس وقت کرپشن میں پورے پاکستان میں سب سے آگے ہے۔

محترمہ فرزانہ بٹ جناب سپیکر جھوٹ ،جھوٹ۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو آپریشن دہشت گردی کے خلاف کیا گیا ہے ، اسی طرح کا ایک اور آپریشن کرپشن کے خلاف بھی شروع کیا جائے ، کرپشن بھی پنجاب میں بہت بڑی دہشت گردی ہے بلکہ دہشت گردی سے بھی بڑی بیماری کرپشن ہے ۔میں آج اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آپ رینجرز کو اجازت دیں ،جس طرح رینجرز دہشت گردی

کے خلاف آپریشن کر رہی ہے اسی طرح جو اس صوبے کے کرپٹ لوگ ہیں،اس صوبے کی دولت لوٹ رہے ہیں،اس صوبے کی عوام کا حق لوٹ رہے ہیں ان کے خلاف بھی صوبہ سندھ کی طرح پنجاب میں ایک سخت قسم کا آپریشن کرپشن کے خلاف بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر جس طرح سندھ میں کرپشن کے سلسلے میں لوگ پکڑے گئے ہیں ، اس طرح پنجاب میں بھی ان کرپٹ لوگوں کو پکڑا جائے ۔میاں منشاء کو صرف نیب میں بلایا گیا ، وزیر اعظم صاحب کا نیب کے خلاف بیان آ گیا۔ جمہوریت پر عوام کا اعتماد اٹھ رہا ہے کیونکہ پچھلے تین سالوں سے بلکہ پچھلے آٹھ سالوں سے مسلم لیگ ن کی حکومت چلی آ رہی ہے لیکن عوام کو کچھ بھی نہیں ملا۔

جناب سپیکر ان کے ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر عوام کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے ،اس سے پہلے کہ یہ سسٹم اپنی سانسیں توڑ دے،یہ سسٹم لپیٹ دیا جائے ،میں حکومت سے کہتا ہوں کہ وہ ہوش کے ناخن لے جس مقصد کے لئے عوام نے انہیں ووٹ دیا ہے اس مقصد کی طرف آئیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ جناب سپیکر معزز ممبر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر آپ انہیں ! کر رہی ہیں۔آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔جی،آپ فرمائیں

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میرے حلقہ پی پی۔ میں اس وقت پینے کے پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ،ہمارے حلقہ کا ستر فیصد پانی ہے ،ہمارے نلکوں اور گھروں میں گندا پانی آ رہا ہے۔اس حلقہ میں ! سیوریج کی حالت یہ ہے کہ اگر دس منٹ بارش ہو جائے تو ہمارے گھروں میں تین ، تین فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔پچھلے تین سالوں میں کوئی سیوریج کا کام نہیں ہوا، بلدیاتی الیکشن ہوئے تو ہماری ساری گلیاں اکھاڑ دی گئیں،جب الیکشن ہو گئے تو ٹھیکیدار بھاگ گئے۔

محترمہ فرزانہ بٹ جناب سپیکر یہ غیر متعلقہ باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر ان کو بات کرنے دیں۔

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میرے حلقہ کی پچاس فیصد گلیونمیں کھدائی ہو چکی ہے، جیسے ہی بلدیاتی الیکشن ختم ہوا ٹھیکیداروں نے اپنا سامان سمیٹا اور چلے گئے جس کی وجہ سے اب وہ گلیاں ان لوگوں کے لئے عذاب بنی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر اس کے بعد میں ایجوکیشن کے متعلق عرض کروں گا کہ آپ میرے حلقہ میں سکولوں کا حال آکر دیکھیں تو وہ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اپوزیشن کے ممبرز اس پنجاب کے عوام کے + ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں آپ نے ہمارے کہنے کے باوجود ہمارے حلقوں میں ایک لائٹ تک نہیں لگائی ،آپ بے شک ہمیں پیسے نہ دیں ہمیں پیسے نہیں چاہئیں، ہمیں فنڈز نہ دیں ہمیں نہیں چاہئیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی ہمارے حلقہ کے لوگوں سے کیا دشمنی ہے ،صرف اس لئے کہ انہوں نے اپوزیشن کے لوگوں کو ووٹ دے دیا، ہماری سکیمیں بھی لیں، ہمارے لوگوں کے وہاں پر جو مسائل ہیں وہ تو حل کریں۔ آپ نے تو یہ سمجھا ہوا ہے کہ جس حلقہ میں مسلم لیگ ن نہیں جیتی شاید یہ پنجاب کا حصہ نہیں ہے۔خدارا یہ جمہوری رویہ نہیں ہے، جمہوریت کو آپ بدنام نہ کریں ، جمہوریت کو اتنا دیوار کے ساتھ نہ لگائیں۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اس دور میں جمہوریت کے نام پر جو ظلم جمہوریت کے ساتھ ہوا ہے ،جو ظلم اپوزیشن کے ساتھ ہوا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اس ایوان میں ہم بیٹھتے ضرور ہیں لیکن آج تک کسی اپوزیشن کے حلقہ میں ایک روپے کی سکیم بھی نہیں دی

گئی، کسی اپوزیشن کے ممبر سے کوئی ایک ترقیاتی سکیم نہیں لی گئی۔ قطع کلامیاں

جناب سپیکر پلیز ان کی بات کو سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر جو کہ جمہوریت دشمنی ہے۔آج عوام کیا سوچ رہے ہیں، اگر آج خدانخواستہ G کیونکہ آپ نے جمہوریت کے ساتھ اتنا ظلم کیا ہے بلکہ آپ نے جمہوریت کو بدنام کیا ہے۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔بہت شکریہ۔ یہ آپ کی + ' % ! ہے؟

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر جمہوریت کس کا نام ہے ؟ جمہوریت کا مقصد تو عوام کے مسائل کو حل کرنا ہے۔

جناب سپیکر ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی جناب سپیکر معزز ممبر غیر متعلقہ باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی،بہت شکریہ۔پلیز آپ اپنی تقریر 1 ! کریں۔آپ ان کو کوئی اچھی سی ڈویلپمنٹ کے لئے تجاویز دیں ۔ قطع کلامیاں

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ڈویلپمنٹ کی تجویز دیں مگر وہ تجاویز ہم سے لیتا کون ہے ؟

جناب سپیکر مجھے لگتا نہیں ہے کہ آپ کی% ! + 'ہے ، آپ ان کو کوئی اچھی سی تجویز دیں، ڈویلپمنٹ کے لئے تجویز دیں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر ڈویلپمنٹ کی سکیمیں ہم سے لیتا کون ہے؟آج تک اپوزیشن کی کوئی ایک سکیم آپ نے لی ہو تو بتا دیں۔

جناب سپیکر انہوں نے کہا ہے کہ ہم ڈویلپمنٹ سکیمیں لیں گے۔آپ کی مہربانی آپ ! 1کریں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میں ! 1کیاکروں۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر آپ نے تH Gپر لگا دیئے ہیں۔

اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی معزز خواتین ممبران نے شیم3شیم کی نعرے بازی کی

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر آپ کی یہ بات% ! + 'سے نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میری یہ بات ہے،چھتیس کروڑ روپے پنجاب کی عوام کے ہیں---

جناب سپیکر آپ بات کریں۔ یہ جو باتیں ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔اب آپ + 'تجاویز پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر جب تک آپ عوام کے مسائل کی طرف نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر میرے بھائی آپ + 'بحث کریں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر میں + 'پر ہی بات کر رہا ہوں H Gلگا دیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ عوام کے غضب سے بچو۔

جناب سپیکر آپ ماضی کی طرف جا رہے ہیں میں کہتا ہو نمستقبل کی بات کریں۔بڑی مہربانی۔

محترمہ فرزانہ بٹ جناب سپیکر یہ باتیں کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر اب میری یہ باتیں ان کو کڑوی لگتی ہیں،یہ میرا حق ہے میرے حلقہ کے لوگوں نے مجھے یہاں منتخب کرکے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر آپ کو سچی باتیں کیوں بُری لگتی ہیں؟یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے ایک بھی ہماری ترقیاتی سکیم لی ہو۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر ہم اس وقت اپوزیشن کے پچپن لوگ ہیں ، یہ کسی ایک سکیم کی نشاندہی کر دیں جو انہوں نے لی ہو۔ قطع کلامیاں

بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر بڑی مہربانی ، بہت شکریہ۔تشریف رکھیں۔چودھری محمد اشرف بسم اللہ کریں۔

چودھری محمد اشرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر شکریہ آپ نے مجھے بھی چند الفاظ گوش گزار کرنے کی اجازت فرمائی۔میں یہ پہلے / کرنا چاہوں گا کہ تمام اپوزیشن ممبران میرے لئے نہایت محترم اور قابل احترام ہیں اور ہمارے ساتھی ممبران ہیں۔ایوان کا احترام کرتے ہوئے اپنی ہر بات کو جائز طریقے سے پیش کریں نہ کہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کی کوشش کریں۔یہی اچھا ہے ،یہی بہتر ہے اس ملک پاکستان کے لئے --- قطع کلامیاں

جناب سپیکر آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

چودھری محمد اشرف جناب سپیکر چند گزارشات میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا کہ صوبہ پنجاب میں تعلیم کے لئے بے شک وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف بلا شبہ اچھے کام کی طرف آغاز کر چکے ہیں اور آگے کی طرف جا رہے ہیں۔جس کا ثبوت برملا ، واضح نظر آ رہا ہے ۔ اچھے کام اجاگر ہو رہے ہیں ، میں یہ ضرور کہوں گا کہ بہتری ،اصلاح میں کمی ہمیشہ باقی رہ جاتی ہے --- قطع کلامیاں

جناب سپیکر خاموش رہیں۔؟ C % . C % . C

چودھری محمد اشرف جناب سپیکر اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ---

جناب سپیکر محترمہ میں نوٹس لے لوں گا پھر ٹھیک رہیں گی؟

چودھری محمد اشرف جناب سپیکر محترم اپوزیشن کے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ انہیں صبر سے کام لینا چاہئے اور اچھے کاموں کے لئے تجاویز ضرور دینی چاہئیں۔یہ ان کا حق ہے --- شور و غل

جناب سپیکر محترمہ فرزانہ بٹ آپ یہ سیٹ چھوڑ دیں ، آپ پیچھے چلی جائیں۔

چودھری محمد اشرف جناب سپیکر اچھی تجاویز ضرور دینی چاہئیں تاکہ صوبے کے معاملات درست سمت جا سکیں۔تعلیم کے لئے اور صحت کے لئے مزید بہتری کی ضرورت ہے ، اس کے باوجود کہ بڑی اچھی طرح سے کام ہو رہے ہیں ، اس پر زیادہ توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر صاف پانی اور نکاسی آب کو بڑی اہمیت دینی چاہئے چونکہ یہ صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔جب گندا پانی کھڑا ہو گا تو صحت پر برے اثرات مرتب ہوں گے اس لئے صحت کے لئے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ جس طرح ہماری گورنمنٹ صاف پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسی طرح نکاسی آب کے منصوبوں کو بھی بہت اہمیت دینی چاہئے تاکہ جہاں جہاں بھی گندا پانی کھڑا ہو اس کی نکاسی ہو سکے۔

جناب سپیکر زراعت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ خاص طور پر بارانی ایریا میں بہت توجہ کی ضرورت ہے ،نہروں کو ! کرنا اور بجلی پیدا کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ میں آپ کے توسط سے میڈم وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ وہ بھی اس پر خصوصی توجہ فرمائیں اور بجٹ

میں اچھے اچھے منصوبے ضرور شامل کریں۔ میرے بھائیوں نے زراعت کے حوالے سے بڑی اچھی وضاحت فرمائی ہے۔

جناب سپیکر میں عرض کروں گا کہ خاص طور پر بارانی ایریا میں + ہونے چاہئیں اور جہاں جہاں پینے کے پانی میں نقص ہے اور صحت کے لئے خطرناک ہے وہاں صاف پانی اچھے طریقے سے ضرور مہیا کرنا چاہئے چاہے وہ کون سا اور کیسا حلقہ ہو چونکہ یہ صوبہ پنجاب کی ضرورت ہے اور صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف بڑے محنت کش، جفاکش اور دن رات کام کرنے والے ہیں۔ میں انہیں بھی کروں گا اور حزب اختلاف کی جو بہت اچھی تجاویز ہوتی ہیں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان پر غور کیا جائے اور انہیں شامل بھی کیا جائے۔ !!

جناب سپیکر جی، بہت شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ چودھری محمد اکرام

چودھری محمد اکرام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر سب سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ سے میری + ہوگی کہ میں سیالکوٹ کے لئے جو منصوبے دے رہا ہوں آئندہ بجٹ میں ان کے لئے فنڈز ضرور کئے جائیں۔ سیالکوٹ رنگ روڈ جس کا کچھ حصہ بن چکا ہے میری + ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے سیالکوٹ رنگ روڈ کو مکمل کیا جائے۔ سیالکوٹ میں صاف پانی کی سپلائی کے لئے جتنا جلدی ہو سکے فنڈز کئے جائیں تاکہ صاف پانی کے لئے جو پائپ عرصہ دراز سے خراب پڑے ہوئے ہیں ان کو مکمل کیا جاسکے ۔ سیالکوٹ میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج میں پنجاب یونیورسٹی کے سب کیمپس کے لئے # کچھ کام ہو چکا ہے لیکن آج تک وہ مکمل نہیں ہو سکا۔ یہ میرے حلقے میں ہے میری یہ + ہے کہ اسے مکمل کیا جائے اور اس کے لئے فنڈز کئے جائیں۔ سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن حلقہ پی پی۔ اتنا بڑا حلقہ ہے لیکن اس میں کوئی پبلک پارک نہیں ہے لہٰذا میری + ہو گی کہ میرے حلقے میں پبلک پارکوں کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں۔ سیالکوٹ میں تالاب شیخ مولا بخش اور تالاب رامتلائی میں جمنیزیم بنانے کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں تاکہ میرے حلقے میں بچوں کے

کھیلنے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز بن سکے۔ سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن میں کوئی بس سٹینڈ نہیں ہے میری استدعا ہے کہ سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن میں بس سٹینڈ بنایا جائے ۔ سیالکوٹ میں جانوروں کی خرید وفروخت کے لئے کوئی ماڈل منڈی نہیں ہے لہٰذا مویشیوں کے لئے ماڈل منڈی بنائی جائے۔

جناب سپیکر میرے خیال میں منڈی تو ادھر ہے۔

چودھری محمد اکرام جناب سپیکر وہاں ماڈل منڈی نہیں ہے لہٰذا استدعا ہے کہ ماڈل منڈی کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں۔ سیالکوٹ میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی بنانے کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں چونکہ یہ کافی عرصے سے منظور ہو چکی ہے مگر آج تک بنی نہیں ہے ۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ تقریباً $ میں بنی تھی میں جب سے ایم پی اے بنا ہوں ہر سال اس کے لئے استدعا کر رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ جیل میں تقریباً 2 قیدیوں کی گنجائش ہے لیکن اس وقت وہاں قیدی موجود ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ اس کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں تاکہ اس جیل کی نئی بلڈنگ بن سکے۔ سیالکوٹ

نند پورہ، شہاب پور، کوٹلی بہرام، سپلائن چوک میں اوور ہیڈ بریج بنانے کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں چونکہ اس وقت سیالکوٹ میں بے ہنگم ٹریفک ہے جو ایک ایک گھنٹہ رکی رہتی ہے۔

جناب سپیکر سیالکوٹ میں صحافی کالونی کے لئے ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے چیمبر آف کامرس میں وعدہ کیا تھا لیکن آج تک صحافی کالونی کے لئے فنڈز نہیں کئے گئے ۔میری استدعا ہے کہ صحافی کالونی کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں۔ سیالکوٹ کمشنر روڈ، کنگرا روڈ، گوہر پور روڈ، ظفر وال روڈ، ائر پورٹ روڈ کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں اور سیالکوٹ میں ایمن آباد روڈ کو بھی بنایا جائے ۔ نالہ بھیڑ کی دونوں طرف پکی دیواریں بنائی جائیں کیونکہ وہاں ہر سال سیلاب آ جاتا ہے اور شہر میں تقریباً دو دو فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مزید برآں نالہ ایک کے سٹون پچنگ کا کام مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر چودھری صاحب ! 1کریں۔

چودھری محمداکرام جناب سپیکر میری استدعا ہے کہ سیالکوٹ میں آبادی کےمطابق پولیس نفری دی جائے اور اس کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں۔گورنمنٹ علامہ اقبال روڈ، سردار بیگم ہسپتال اور E . * جودھے والی کی نئی بلڈنگ کے لئے بھی فنڈز کئے جائیں۔ سیالکوٹ میں مبارک پورہ، ایبٹ روڈ، ظفر وال روڈ، کنگرا روڈ کے ریلوے گیٹ ڈبل بنانے کے لئے بھی ہمیں کچھ نہ کچھ فنڈز دیئے جائیں۔ سیالکوٹ میں دو عدد پارک پلازہ بنانے کے لئے بھی فنڈز دیئے جائیں۔سیالکوٹ ائر پورٹ، ڈرائی پورٹ ،قمروال روڈ، ظفر وال روڈ کے لئے بھی فنڈز دیئے جائیں۔

جناب سپیکر شکریہ۔آپ کی مہربانی۔

چودھری محمد اکرام جناب سپیکر ہمیں سیالکوٹ ائر پورٹ ، ڈرائی پورٹ، سمبڑیال سے ظفر وال روڈ کشنے والی پھاٹک تک میٹرو بس کے لئے فنڈز دیئے جائیں۔ ہیلتھ انشورنس سکیم شروع کی جائے اور ہیڈ مرالہ پارک بھی مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ

جناب جاوید اختر جناب سپیکر میرے حلقہ پی پی۔ ملتان میں پینے کا پانی بالکل نہیں ہے۔پسماندہ علاقے ہیں اور تین سال سے فنڈز نہیں ملے۔

جناب سپیکر آپ پہلے بولے ہیں؟

جناب جاویداختر جناب سپیکر نہیں۔ اب بول رہا ہوں۔ ہمارے علاقے میں جو میٹرو شروع کی ہوئی ہے---

جناب سپیکر آپ لکھکر دے دیں ہم وہ ادھر بھیج دیں گے۔

جناب جاوید اختر جناب سپیکر آپ دو منٹ سن ہی لیں۔

جناب سپیکر جی، جناب محمد توفیق بٹ

جناب محمد توفیق بٹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ ۔جناب سپیکر سب سے پہلے مجھے اس بات کی بڑی امید ہے کہ اس مرتبہ بھی محترمہ وزیر خزانہ میرے قائد میاں محمدشہباز شریف کی قیادت میں ایک فلاحی بجٹ پیش کریں گی اور انشاء اللہ تعالی یہ بجٹ بھی عوام دوست بجٹ ہو گا۔میں اپنی بات کو بہت مختصر کروں گا اور اپنے حلقے کی بات ہی کروں گا۔محترمہ وزیر

خزانہ میری تجویز ہے کہ پری بجٹ سیشن میں ہم ممبران اسمبلی بہت ساری تجاویز آپ کو دیتے ہیں لیکن یہ آپ کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ آپ سب کو 7، 8 میں شامل کریں مگر میری یہ تجویز ہے کہ جو بھی ہمارے ممبران ادھر بات کرتے ہیں اس کی اہمیت اور ایوان کے تقدس کو بڑھانے کے لئے ڈی سی او صاحبان کو ضرور جاری کریں چونکہ ان کے پاس اتنے فنڈز ہوتے ہیں کہ وہ ہماری بہت ساری تجاویز پر عمل کر سکتے ہیں۔آپ اس بات کو فرمائیں تاکہ ہمیں بھی پتا چلے کہ ہمیں اس ایوان میں بات کرنے کا کوئی عوامی فائدہ پہنچتا ہے۔

جناب سپیکر میرے حلقے میں ایک میگا پراجیکٹ سگنل فری فلائی اوور بننے جا رہا ہے میں اس پر اپنے قائد خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ خادم اعلیٰ روڈ پروگرام کے تحت کھیتوں سے منڈی تک جو سڑکیں بن رہی ہیں اس پر بھی میں اپنے قائد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ اس دفعہ شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ہمیں ہر دفعہ کہا جاتا ہے کہ خطرناک عمارتوں کا سروے کیا گیا ہے اور سکولوں کی خطرناک عمارتوں کو نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا۔جب ہم اپنے حلقے میں visit کرواتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ دس خطرناک عمارتیں ہیں، اس بجٹ میں تین عمارتیں نئے سرے سے بنائی جائیں گی اور سات اگلے سال کے بجٹ میں شامل کی جائیں گی۔

جناب سپیکر میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے پھولوں جیسے بچے جو ان خطرناک عمارتوں میں پڑھتے ہیں کیا ان کو اگلے سال تک انتظار کرنا پڑے گا، خُدا نہ کرے اگر وہ خطرناک عمارت گر جائے تو اس کا کون ذمہ دار ہوگا، آپ اس بجٹ میں یقینی بنائیں کہ تمام خطرناک عمارتیں لازماً نئے سرے سے تعمیر کی جائیں گی۔اسی طرح سکولوں میں missing facilities کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر سرکاری ہسپتالوں میں غریب لوگ اپنے علاج کے لئے آتے ہیں۔اس بجٹ میں ensure کریں کہ سرکاری ہسپتالوں میں آنے والے تمام مریضوں کو ساری ادویات مفت مہیا کی جائیں اور انہیں علاج معالجہ کی تمام سہولتیں میسر کی جائیں۔اس جانب زیادہ توجہ دی جائے، بے شک اس سال ایک دو سڑکیں نہ بنائی جائیں مگر شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم کے لئے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔میاں محمد شہباز شریف نے امن و امان کے حوالے سے

گوجرانوالہ میں ڈولفن فورس بنانے کا جو اعلان کیا ہے اس کے لئے بھی میں ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر پچھلے بجٹ میں میرے علاقے قلعہ میاں سنگھ کی روڈ بجٹ دستاویزات میں شامل تھی مگر آج تک وہ شروع نہیں ہو سکی۔اس بارے میں inquiry کی جائے کہ وہ سڑک آج تک کیوں نہیں بن سکی؟ ہم نے اس سڑک کا افتتاح کرنے کی تیاریاں کیں، اخبارات میں خبر چھپی، لوگوں کو خوشخبری سنائی گئی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس سڑک کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔اس طرح کی کوتاہیاں ہمارا استحقاق مجروح کرتی ہیں۔صرف کاغذی کارروائی تک کام محدود نہیں رہنے چاہئیں۔آپ اس چیز کا نوٹس لیں کہ قلعہ میاں سنگھ روڈ بجٹ دستاویزات میں آنے کے باوجود آج تک شروع کیوں نہ ہو سکی؟

اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر جی، بٹ صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد توفیق بٹ جناب سپیکر سپورٹس کے حوالے سے لاکھوں، کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، کرکٹ اور ہاکی ٹیموں کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔گوجرانوالہ پہلوانوں کا شہر ہے۔یہ صرف اس لئے پہلوانوں کا شہر مشہور نہیں کہ وہاں کے لوگ کھاتے پیتے ہیں بلکہ گوجرانوالہ کے پہلوان ہر سال ویٹ لفٹنگ اور ریسلنگ میں پاکستان کا جھنڈا پوری دنیا میں سربلند کرتے ہیں۔وہ گولڈ میڈل لے کر آتے ہیں لیکن ان قومی کھلاڑیوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ہمارے قائدین کو چاہئے کہ ان قومی کھلاڑیوں کے ساتھ خصوصی طور پر ملاقات کریں اور ان کی مالی امداد بھی کی جائے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر بٹ صاحب آپ روز ملاقات کرتے ہیں۔کیا آپ سے اچھا کوئی اور ہے؟

جناب محمد توفیق بٹ جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ گوجرانوالہ کے پہلوانوں کے لئے آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں۔صرف ملاقات کافی نہیں بلکہ ان پہلوانوں کی مالی امداد بھی کی جائے تاکہ فن پہلوانی فروغ پا سکے۔گوجرانوالہ میں ماڈل اکھاڑے بنائے جائیں۔گوجرانوالہ کے سات پہلوان ابھی سیف گیمز میں گولڈن میڈل اور سلور میڈل لے کر آئے ہیں مگر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے پنجاب حکومت کی

طرف سے ابھی تک انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔میں نے گوجرانوالہ کی ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ان کو کچھ مالی امداد دلوائی ہے۔میں نے اپنی تھوڑی بہت ذمہ داری پوری کی ہے مگر وہ زیادہ کے حق دار ہیں۔

جناب سپیکر اب میں پی ایچ اے کی طرف آتا ہوں۔ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے پورے پنجاب کے شہروں کو پھولوں کے شہر بنانے کا جو عزم کیا ہے وہ قابل تحسین ہے مگر پی ایچ اے اس وقت فنڈز سے محروم ہے اور وہ جو ریونیو اکٹھا کرتے ہیں وہ ناکافی ہے۔میں گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں پی ایچ اے کے لئے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر توفیق بٹ صاحب بہت شکریہ۔تشریف رکھیں کیونکہ وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ جناب سپیکر میں آخری بات عرض کرنے لگا ہوں کہ اس وقت ہمارے شہر گوجرانوالہ میں قبرستان کے لئے جگہ میسر نہیں ہے۔میں درخواست کرتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں حکومت جگہ خرید کر قبرستان کے لئے وقف کرے۔گوجرانوالہ کے شہریوں کو اس حوالے سے بہت پریشانی ہے۔اس بجٹ میں پورے پنجاب میں قبرستانوں کے لئے فنڈز رکھے جائیں اور خصوصاً گوجرانوالہ کے لئے حکومت خود زمین خرید کر قبرستان کے لئے مہیا کرے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی،مہربانی۔ڈاکٹر صلاح الدین خان

ڈاکٹر صلاح الدین خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر ایک بات کہی جاتی ہے کہ اس ملک کی تاریخ میں کبھی بھی sitting governmentنے حزب اختلاف کی بجٹ تجاویز پر عمل نہیں کیا لیکن اس کے باوجود میں امید رکھتا ہوں کہ میری ان بجٹ تجاویز پر غور کیا جائے گا۔سب سے پہلے میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔میانوالی میں سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس ہے۔آپ کے لئے یہ بات باعث حیرت ہو گی کہ اس کو ہمیشہ fundingکا مسئلہ رہا ہے اور اس سلسلے میں کافی احتجاج بھی ہوا ہے۔آپ کو پتا ہے کہ میانوالی ایک backward علاقہ ہے اور ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ وہاں پر ایک یونیورسٹی کا کیمپس بنا ہے۔ہماری طالبات کے لئے بڑا مشکل تھا کہ وہ دُور دراز کے علاقوں میں تعلیم کے حصول کے لئے جاتی ہیں۔

جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ میانوالی میں سرگودھا یونیورسٹی کیمپس کی fundingپر خصوصی توجہ دی جائے۔وزیر خزانہ صاحبہ خود خاتون ہیں اس لئے وہ خواتین کے مسائل کو بخوبی سمجھتی ہیں۔میرے حلقے میں جتنے گرلز تعلیمی ادارے ہیں میں ان کا ذکر کروں گا کیونکہ ہمارے علاقے میں زیادہ مسائل لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے ہیں۔موچھیونین کونسل میں گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن پچھلے پانچ چھ سالوں سے زیر تعمیر ہے۔کبھی fundingکا مسئلہ آ جاتا ہے اور کبھی ٹھیکیدار بھاگ جاتا ہے۔میں درخواست کروں گا کہ حکومت جہاں پر fundingکرتی ہے تو اسے superviseبھی کرے اور ٹھیکیدار کے مسائل پر بھی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر میرے حلقہ میں ایک تھانہ چکڑالہ(Chakrala)چار یونین کونسل پر مشتمل ہے۔وہاں پر بچیوں کا ڈگری کالج نہیں ہے اس کے لئے زمین مختص ہو چکی ہے۔میری درخواست ہے کہ اسی بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں۔آپ کے لئے یہ بات باعث حیرت ہو گی کہ میرے حلقہ کی ساری یونین کونسلوں میں بچیوں کے لئے ہائی سکول نہیں ہیں۔پی پی۔44میانوالی کی یونین کونسل سوانس میں بچیوں کا صرف مڈل سکول ہے۔ہائی سکول نہیں ہے تو اس مڈل سکول کی بطور ہائی سکول اپ گریڈیشن ہونی چاہئے۔یونین کونسل پائی خیل میں بچیوں کا مڈل سکول ہے۔اس سکول کی اپ گریڈیشن ہونی چاہئے او ر اسے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔یونین کونسل ماڑی کا ایک دور دراز علاقہ بنی افغان ہے وہاں پچھلے پچاس ساٹھ سالوں سے بچیوں کا صرف ایک پرائمری سکول ہے۔وہاں پر کم از کم بچیوں کا مڈل سکول بنایا جائے۔وہاں پر لڑکوں کا مڈل سکول ہے اس کو اپ گریڈ کرتے ہوئے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔میانوالی میں پچھلے بارہ تیرہ سالوں سے ایک کیڈٹ کالج زیر تعمیر ہے۔میری درخواست ہے کہ بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ وہrunning conditionمیں آجائے۔

جناب سپیکر ایک بہت بڑے مسئلہ کی طرف میں اس سارے معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔این اے۔71جس میں پی پی۔43اور میرا حلقہ پی پی۔44شامل ہے میں areas hillyہیں۔وہاں پر سکولوں کی اپ گریڈیشن اس لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ hilly area ratesنہیں ہیں۔ہم نے اس حوالے سے وزارت خزانہ کو خطوط لکھے لیکن اس کی منظوری نہیں دی گئی۔میرے حلقہ کی تھمے والی یونین کونسل میں گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول میں اپ

گریڈ کرنے کے لئے فنڈز منظور ہوئے تھے لیکن وہ تین مرتبہ lapse ہو چکے ہیں کیونکہ وہاں پر hilly area rates نہیں دیئے جا رہے۔

جناب سپیکر اب میں زراعت کے حوالے سے ذکر کروں گا میرے حلقہ میں دو لفٹ اریگیشن سکیمیں ہیں جو کہ پچاس کی دہائی میں لگائی گئی تھیں لفٹ اریگیشن سکیم تری خیل اور لفٹ اریگیشن سکیم سمند والا۔ ان کی موٹروں کی عمر پوری ہو چکی ہے۔ میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ کم از کم لفٹ اریگیشن سکیم سمند والا کے pumps کو replace کیا جائے کیونکہ اب وہ ناکارہ ہو گئے ہیں۔ میانوالی کا ایک اور 01 + کے فنڈز کا اکثر نایاب ہونا ہے تو واپڈا والے کر دیتے ! ! ہیں تو اس مسئلے پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر صاحب بہت شکریہ۔ جی، چودھری طارق سبحانی

چودھری طارق سبحانی جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم لاء اینڈ آرڈر کی باتیں تو بہت کرتے ہیں کیونکہ ہم پچھلے چند سالوں سے لاء اینڈ آرڈر پر بہت باتیں سن رہے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر اور خصوصی طور پر پولیس میں کافی بہتری آئے گی لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے چند سالوں سے یہ بات صرف نعروں کی حد تک رہ گئی ہے اس پر عملی طور پر کوئی کام نہیں ہو سکا۔ اس پر عمل کیسے ہوگا کہ جب ہماری نفری پوری نہیں ہوگی تو ہم اُن سے کیا کام لیں گے؟ جو نفری ہے وہ بھی سارا دن # ') = پر لگی رہتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ پورے پنجاب میں پہلے کم از کم پولیس کی نفری میں اضافہ کیا جائے، اس کے علاوہ تھانوں میں بہتری لائی جائے کیونکہ دکانوں میں تھانے بنے ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اُن کی + ! ! ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میری تجویز یہ بھی ہے کہ پولیس والوں کی ڈیوٹی کم کی جائے۔ ہم ان سے چوبیس گھنٹے کام لیتے ہیں تو وہ بے چارے گاڑیوں اور سڑکوں پر سو رہے ہوتے ہیں تو وہ کام کیا کریں گے؟ میں چاہتا ہوں کہ اُن سے "% میں کام لیا جائے اور اُن کے & ! # میں بھی اضافہ

کیا جائے۔ ہمارے سامنے منہ بولتا ثبوت ہے جیسے موٹر وے پر وہی ہمارے بھائی کام کر رہے ہیں اور اُدھر دیکھیں تو وہ کتنی اچھی ! دے رہے ہیں وہ اچھی ! صرف اسی لئے دے رہے ہیں کہ اُن کو اچھی گاڑیاں دی گئی ہیں، اُن کی اچھی ہے، اُن کی آٹھ یا بارہ گھنٹے کی ڈیوٹی ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ ہم پنجاب پولیس سے بھی یہی کام لیں اور کسی ضلع کے حوالے سے نفری کی جو بھی ہے وہ پوری کی جائے اس سے جرائم بھی کم ہوں گے اور جب تھانوں کی حالت بہتر ہوگی جس سے جرم کرنے والے لوگوں کو ! سہولت ملنی چاہئے، چلو جرم تو انہوں نے کیا اُن کو ہماری عدالتیں سزائیں دیں گی تو میری یہ تجویز ہے کہ پولیس نفری میں اضافہ کیا جائے اور اُن کی ڈیوٹی کی "% کے بارے میں بھی سوچتے ہوئے مناسب فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر میری دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارا ضلع سیالکوٹ + % ہے تو وزیر اعظم جب سیالکوٹ تشریف لائے تھے تو انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ آپ کے لئے یہاں پر ٹیکنیکل یونیورسٹی بنائی جائے گی اُس سے فائدہ یہ ہوگا کہ ہماری + کم از کم ٹیکنیکل ایجوکیشن حاصل کر سکے گی اس سے یہ ہوگا کہ ہم انٹرنیشنل مارکیٹ میں ! کر سکیں گے۔ ابھی صورتحال یہ ہے کہ ہماری انڈسٹریز میں جو ہمارے ورکر ہوتے ہیں ہم خود اُنہیں تربیت دیتے ہیں اُن کے پاس کوئی بھی ! , # % % نہیں ہوتا۔ میں خود " ! , بھی ہوں مجھے اندازہ ہے کہ ہمیں باہر کی مارکیٹوں میں ! کرنے کے لئے کن دشواریوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ اس یونیورسٹی کے قیام سے سیالکوٹ کی ! , # میں بھی بہتری آئے گی اور یہ سیالکوٹ ایک + % ہے اس کو # کرنا نقصان دہ بات ہے۔ میری خواہش ہے کہ آنے والے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر میری تیسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے شہر کی ایک روڈ پسرور اور پھر ضلع نارووال سے& کرتی ہے وہ ہے جس کی وجہ سے کم از کم ہر ماہ سو سے زیادہ اموات ہوتی ہیں جو اب ایک

بن چکی ہے تو چونکہ وہ دو اضلاع کو% کرتا ہے تو وہ ہونا چاہئے۔ہم پچھلے دو سال سے اس کے لئے گزارش کر رہے ہیں تو منسٹر صاحبہ سے / ہے کہ اس کو آئندہ ' 78 کا حصہ بناکر کیاجائے۔

جناب سپیکر میری ایک اور گزارش ہے چونکہ وزیر اعلیٰ ایک مشن لے کر نکلے ہوئے ہیں کہ ہم صحت کو بہتر کریں گے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحت میں بہت زیادہ بہتری بھی آئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے جن E .* کی بیس سال پہلے کی عمارات بنی ہوئی ہیں تو اُن کی حالت اتنی خستہ ہو گئی ہے لہٰذا اُن کی جگہ نئی عمارات بنائی جائیں۔ہم E .* میں ڈاکٹرز کو وہ تنخواہ دیتے ہیں جو تنخواہ کسی شہر میں کام کرنے والے ڈاکٹر کو دیتے ہیں اور اُس ڈاکٹر سے یہ توقعات لے کر بیٹھ جاتے ہیں کہ آپ شہر سے پچاس کلومیٹر دور دیہات میں جاکر وہی ! کریں اور تنخواہ آپ کو وہی ملے گی۔وہ بے چارہ دیہات میں کلینک بھی نہیں کر سکتا جبکہ شہر میں اُس کو بہت زیادہ !! ملتی ہیں تو گزارش ہے کہ ہماری $ 2 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے تو آپ E .* کے ڈاکٹرز کی تنخواہ میں اضافہ کریں تاکہ وہ دلچسپی سے میں کام کریں۔ ہمارے دیہات کے $فیصد لوگ بے چارے ! .کا شکار ہیں آپ جس گاؤں میں مرضی جا کر لوگوں کا ٹیسٹ کرائیں تو آپ کو 0 ! # 6 * ! .کا شکار ملے گا اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر صاف پانی نہیں ہے اور 1 کا نظام کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر میں یہاں پر وزیر اعلیٰ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اچھا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جو جنوبی پنجاب میں شروع ہے اور ہم ! , کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمارے ضلع میں بھی آئے گا لیکن اُس کے ساتھ ساتھ میں چاہتا ہوں کہ پچھلے دور کی بنی ہوئی ہماری 1 % # !! بند پڑی ہیں خدارا اُن پر صرف دس دس لاکھ روپے یا بیس بیس لاکھ روپے کا خرچہ آئے گا وہ % 1 چلوا دیں اُس سے یہ ہوگا کہ جن دیہات میں یہ سکیمیں لگی ہوئی ہیں کم از کم اُن کو تو صاف پانی مہیا

کیا جا سکے تو منسٹر صاحبہ سے میری یہ گزارش ہے کہ ان سکیموں کے فنڈز مخصوص کئے جائیں۔

جناب سپیکر میں یہ صرف اپنے حلقہ کی بات نہیں کر تا بلکہ میں

+ % پورے ضلع، ڈویژن اور پنجاب کی بات کرتا ہوں کہ جہاں

جہاں پر % # ! ! 1 بند پڑی ہوئی ہیں اُن کو "کرا

دیں کیونکہ وہ نہ چلنے سے ہمارے کروڑوں روپے ضائع جا رہے ہیں اور صاف پانی سے بھی ہم محروم ہیں۔

جناب سپیکر میں ایک اور بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

وزیر آباد میں کارڈیالوجی سنٹر بند پڑا ہوا ہے۔ اُس پر جو پیسا لگا ہوا وہ ہمارے کسی لیڈر کا نہیں ہے وہ ہمارے خون پسینے کی کمائی ہے جس سے یہ بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس کو "کیا جائے اور ابھی مجھے

پتا چلا ہے کہ پچھلے دنوں وہاں پر # شروع ہو گئی ہیں

تو میں اس پر وزیر اعلیٰ کو ! ! کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ اقدام اٹھایا

ہے۔ میری مزید درخواست ہے کہ اس کو ! ! ! کیا جائے تاکہ

کم از کم ہمارے ڈویژن کے لوگ وہاں پر " ہو سکیں اور پنجاب

کارڈیالوجی لاہور پر کم ہو۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر چودھری صاحب بہت شکریہ۔ جناب شفقت محمود ---

موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب خرم اعجاز چٹھہ

جناب خرم اعجاز چٹھہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر شکریہ۔

حکومت کی سب سے پہلی

ذمہ داری لاء اینڈ آرڈر کی ہے تو جس طرح سبحانی صاحب اپنی تجاویز دے رہے تھے میں بھی اُن کو کرتا ہوں۔ جب تک ہم پولیس کا

0 0 # ! ! 0

اچھے طریقہ سے نہیں کریں گے تب تک نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر اس میں میری ایک تجویز ہے جس طرح ہمارا ملک

دہشت گردی کا شکار ہے اور پچھلے کئی سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں

کہ کرائم دن بدن بہت زیادہ بڑھتا جا رہا ہے تو ہم ایک ایسی اتھارٹی بنائیں جو

بڑے شفاف طریقے کے ساتھ ہماری سوسائٹی کو اسلحہ سے پاک کر سکے۔ اگر ہم اپنی سوسائٹی کو اسلحہ سے پاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ہمارا کرائم $فیصد ختم ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر ایجوکیشن کے حوالے سے پچھلے بجٹ میں میری یہ تجویز تھی کہ ہم یونیورسٹیوں کو ضلع کی سطح پر لے کر جائیں اور ہمارے ملک میں خاص طور پر آئی ٹی اور ریسرچ یونیورسٹیوں کا بہت فقدان ہے لہٰذا ہم اُن کو زیادہ سے زیادہ% + کریں تاکہ ہم + میں اپنے بچوں کو آگے سے آگے لے کر جا سکیں۔

جناب سپیکر صحت کے حوالے سے ہماری حکومت *. E پر بڑے لے رہی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ 0 % #0 &0 جیسی مہلک اور مہنگی بیماریوں کے زیادہ سے زیادہ ہسپتال بنائیں اور خاص طور پر میں بیڈز کی تعداد بڑھائیں۔ پہلے بھی یہاں پر یہ بات ہو رہی تھی کہ صاف پانی اور 1 کا نظام صحیح نہ ہونے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی وبا ء بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اس میں صاف پانی پراجیکٹ جس طرح% میں ہے اسی طرح باقی تمام شہروں میں جلد سے جلد لایا جائے تاکہ لوگ اس بیماری سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر میری یہ درخواست ہوگی کہ جس طرح ہیپاٹائٹس سی اور بی کے لئے نئی ادویات آگئی ہیں۔ پچھلے پورے سال میں ہم نے دیکھا ہے کہ ادویات بہت تھوڑی تھیں، بڑے ہسپتالوں میں آئیں لیکن بہت تھوڑی تھیں یا جو خاص انجکشن جو کہ بہت مہنگے ملتے ہیں وہ بہت ہی تھوڑے تھے ان کی مقدار کو بڑھایا جائے تاکہ لوگوں کو اس سے فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر انسانی صحت کے لئے گراؤنڈز اور سٹیڈیم بہت ضروری ہیں۔ ہم جس طرح پورے پنجاب میں ایک % + کے تحت کچھ پراجیکٹس لے کر آتے ہیں۔ اس میں میری یہ تجویز ہے کہ ہم سٹیڈیم اور گراؤنڈز جن تحصیلوں اور اضلاع میں نہیں بن سکے وہاں بنائیں۔ ہمارے بچے اور = (میں ہو رہے ہیں یا آہستہ آہستہ بلیئرڈ اور چھوٹی میں حصہ لیتے ہیں اور پھر جوئے اور نشے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر زراعت کے حوالے سے میری درخواست ہے کہ اس شعبہ میں فقدان ہے کہ ہمارے جو ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنے ہوئے ہیں انہیں اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ بیجوں پر ریسرچ کر کے زیادہ پیداوار والے بیج پیدا کریں جن کے لئے کم ! کی ضرورت ہو۔ ہمیں اپنے کسانوں کو اس بجٹ میں زیادہ سے زیادہ سہولیات دینی چاہئیں۔ پچھلے دو سالوں میں کسانوں کا بہت بُرا حال ہوا ہے، خاص طور پر ایسے علاقے جہاں سیلاب آئے ہیں، جن علاقوں کو سیلاب نے متاثر کیا ہے وہاں زمیندار بہت زیادہ پس گئے ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں ! کو زیادہ سے زیادہ "کرنا چاہئے اور کسانوں کو جتنا زیادہ ہو سکے سبسڈی دیں۔ گندم، چاول، کپاس اور تمام پیداوار کے لئے کوئی ایسی پالیسی بنائیں اور ان کی !, کے لئے کوشش کریں تاکہ کسانوں کو اپنی پیداوار کی زیادہ سے زیادہ قیمت مل سکے۔

جناب سپیکر آخر میں، میں اپنے حلقہ کے حوالے سے درخواست کروں گا کہ ہم اپنے حلقہ مریدکے میں ایک لائبریری بنانے جا رہے ہیں جو کہ پنجاب میں سال کے بعد پہلی لائبریری بننے جا رہی ہے۔ اس بارے میں درخواست ہو گی کہ اس سال بجٹ میں اس کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں تاکہ ہم جلد از جلد اسے مکمل کر سکیں۔

جناب سپیکر میں آخر میں سپورٹس کمپلیکس کی بات کروں گا کہ اس کی جتنی بھی سکیمیں پچھلے سال کے بجٹ میں تھیں، اس میں مریدکے کی بھی سکیم تھی وہ تمام سکیمیں ابھی تک نہیں آسکیں۔ ان ساری کی ساری سکیموں میں کبھی ڈیزائننگ اور کبھی میں تبدیلی آجاتی ہے اور ایک دو دن پہلے ڈی جی سپورٹس سے بات ہوئی ہے کہ ابھی تک وہ سکیمیں پر کیوں نہیں آسکیں اور کام نہیں ہو سکا؟

جناب سپیکر اس کے علاوہ ہماری شیخوپورہ نارووال روڈ پچھلے پانچ سال سے بن رہی ہے۔ نارووال کی طرف تو بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے لیکن مریدکے والی طرف کام بہت سست ہے۔ اس میں شاید فنڈز کا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ روڈ جلد از جلد بن جائے کیونکہ لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر چٹھہ صاحب بہت شکریہ۔ جناب محمد انیس قریشی

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر شکریہ۔ میں صرف # !

پر اظہار خیال کروں گا۔ ہمارے قابل احترام لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنی تقریر میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام سرکاری و انگلش میڈیم سکولوں اور دینی مدارس کا یکساں نظام تعلیم ہونا چاہئے تو یہ ممکن نہ ہے کیونکہ اس کے لئے کثیر سرمایہ درکار ہوگا۔ اس کے باوجود انگلش میڈیم سکولوں کے اساتذہ ! #% % " / #% % ہیں جبکہ ہمارے میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے اساتذہ ہیں جو انگلش میڈیم کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں اور نہ بچوں کو پڑھا سکتے ہیں اس لئے میری ان سے گزارش ہے کہ ایسا مطالبہ پورا کرنا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر میری قائد حزب اختلاف سے مزید گزارش ہے کہ اردو میڈیم سکولوں کے بچے ہوتے ہیں ان کی اردو بہت اچھی ہوتی ہے۔ ان کی تخلیقی صلاحیتیں زنگ آلود نہیں ہوتیں اس لئے @ 4 ’اور @@ 6 کے امتحانات میں 2فیصد سرکاری سکولوں کے بچے کامیاب ہوتے ہیں۔

Mr Speaker! Only getting A-grade in English medium school is not the credit Mobility, personality, presence of mind, alerts of mind and ability to deal with a given situation are as important as book knowledge. You must develop your matter however; you must correct it now, correct to create something. These things are always counting very much in your practical life and these qualities are cultivated in Urdu medium schools.

جناب سپیکر محترم قائد حزب اختلاف نے مزید فرمایا کہ بیوروکریسی کو ! " میں % " دیا جائے۔ ہماری بیوروکریسی 1 رکھتی ہے۔ اس کی & & ہوتی ہیں اس لئے وہ غیر جانبدار فیصلہ نہیں کر سکتی پھر بھی " ! "" تو وہی بھجواتے ہیں ان میں سے ہمارے وزیر اعلیٰ اچھے آفیسر اور ! !آدمی کی کرتے ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ دس کروڑ عوام کے منتخب نمائندے ہیں یہ ان کا !ہے اور ان کا حق ہے کہ وہ " !میں " کریں۔ اگر ہم نے یہ حق بھی

بیوروکریسی کو دے دیا تو یہ جمہوریت نہیں ہوگی بلکہ " !%
+ ہوگی۔ میں پھر بھی گزارش کروں گا کہ دیانتدار، محنتی
اور افسران کو + I + ! پر لگایا جائے۔
اگر ایک ضلع کا ڈی سی او اور ڈی پی او ایماندار اور دیانتدار ہے تو وہ ضلع کو
جنت بنا دے گا۔ وہ اپنے + ! کو نکالیں گے اور اچھی
% لے کر آئیں گے۔

Mr Speaker! There will be no barriers; these will be cosily accessible to the general public. Because, a few dedicated and honest officers are more useful and beneficial for the general public than an army of corrupt and inefficient officer.

جناب سپیکر ابھی میرے بہت سارے بھائیوں نے یہ ! کیا
ہے کہ ہمارے محکمہ زراعت کا کام صرف پیداوار بڑھانا ہی نہیں ہے بلکہ ان
کا ایک 1 زرعی مارکیٹنگ بھی ہے جس کا کام ہے کہ کسان کو اس کی
پیداوار کا مناسب معاوضہ ملے لیکن یہ محکمہ اپنے کام میں بُری طرح ناکام ہو
چکا ہے۔ ہمارا کاشتکار اس وقت سخت پریشان ہے۔ اس کی چاول، کپاس، مکئی
اور آلو کی پیداوار اونے پونے ہتھیا رہا ہے اس لئے کاشتکار
آہستہ آہستہ سے + کی طرف کر رہا ہے
جس سے ایک + کا پیدا ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر # + اس کا حل نہیں ہے۔ ہمارے پاس (
! 6 اور ! 6 ! , : ;ہے ہمارے وفاقی وزیر
تجارت اور ان سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیرون ممالک خصوصاً افغانستان،
ایران، 4 اور افریقی ممالک میں منڈیاں تلاش کریں۔ ان کے ساتھ
معاہدے کریں تاکہ ہمارے کاشتکار کی پیداوار وہاں پر ہو سکے۔ اس سے
آپ کو کثیر زرمبادلہ بھی ملے گا اور کاشتکاروں کا بھی بھلا ہوگا۔
جناب سپیکر وزیر اعلیٰ پنجاب کا ; ;پروگرام بہت خوش
آئند ہے۔ یہ انقلاب آفرین ہے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ اسی طرح جاری رہے
گا اور سنگ میل ثابت ہوگا۔

جناب سپیکر آپ نے noteکیا ہوگا کہ residential areasمیں بے شمار کمرشل پلازے اور دکانیں بن گئی ہیں۔ اگر ہم سختی کے ساتھ ان کو گرا دیں تو ٹھیک ہے لیکن ایسا ممکن نہ ہے اس لئے اگر ان کو کمرشلائز کر دیا جائے، heavy penalty chargeکی جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہاں سے اربوں کھربوں ڈالر اکٹھے ہو جائیں گے تو آپ کو کسی آئی ایم ایف یا ورلڈ بنک سے قرضہ لینے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ہمارے دیہات میں ابھی تک60فیصد کھالہ جات پکے نہ ہوئے ہیں کیونکہ کاشت کار اس میں دلچسپی نہیں لے رہے اور وہ 20فیصد contributionبھی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ان کھالہ جات کو سختی سے لازمی طور پر پختہ کیا جائے اور کاشتکاروں سے20فیصد as arear of land revenue as contribution ان سے recover کیا جائے اور یہ کامDCOs اور ACsکے سپرد کریں۔

جناب سپیکر آخری میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہاں پر بہت شور کرتے ہیں کہ صاف پانی ملنا چاہئے حکومت نے اربوں روپے کی واٹر سپلائی سکیمیں بنائیں اور بنانے کے بعد Committees usersکے حوالے کر دی گئیں وہ ان کو maintain کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ وہ بجلی کے بل collect کرتے ہیں نہwear and tearکے پیسے دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت 70فیصد واٹر سپلائی سکیمیں دیہاتوں میں بند پڑی ہیں کیونکہ ہمارے لوگوں میں ابھی تک civic senseپیدا نہیں ہوئی اور sense of ownershipپیدا نہیں ہوئی

There are no vigilant, they don't possess enlightened citizenship. They cannot distinguish between good and bad so far.

جناب ڈپٹی سپیکر انیس صاحب بہت شکریہ

جناب محمد انیس قریشی جناب سپیکر Therefore I request کہ واٹر سپلائی سکیموں کا کنٹرول پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس ہی رہے ان سے ہر گز ہرگز واپس نہ لیا جائے کیونکہ وہ substandard material بھی استعمال نہیں کریں گے اور پھر یہ واٹر سپلائی سکیمیں گاؤں اور دیہاتوں کے لئے کارآمد ثابت ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔جی، جناب جاوید اختر

جناب جاوید اختر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر آپ سے پہلے بھی اپیل کی ہے اور اب بھی اپیل ہی کرتے ہیں کہ خدارا تین سال سے ایک ہی بات کو repeat کر رہے ہیں کہ ہمارے جو علاقے ہیں ان میں محکمہ واسا بالکل توجہ نہیں دیتا جس کی وجہ سے ہمارے علاقے ایک سال سے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔اب یہ حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہی جو میرے بھائی ابھی کہہ رہے تھے کہ علاقوں میں پینے کے لئے پانی نہیں ہے اور بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ خدا کی قسم ان علاقوں کی یہ صورتحال ہے کہ جو بچے بچیاں سکول جانے والے ہیں وہ صبح جب تیار ہو کر سکولوں تک پہنچتے ہیں تو ان کے کپڑے گندے پانی سے بھر جاتے ہیں اور جو مسجدوں میں جانے والے نمازی ہیں ان کے لئے بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔ میرے حلقے کی بیوہ کالونی اور ٹاور والا چوک میں ایک سال سے پانی ختم ہوا ہی نہیں ہے اور واسا والوں کے پاس چکر لگا لگا کر تھک گئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ فنڈز نہیں ہیں۔ خدارا جب بھی بجٹ بنائیں تو ہمارے حلقے میں واسا کے محکمے کے لئے زیادہ بجٹ رکھیں تاکہ لوگوں کو گندے پانی سے نجات مل سکے۔

جناب سپیکر دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے حلقے میں میٹرو بس کا کام گورنمنٹ نے نو ماہ میں مکمل کرنے کا وقت دیا تھا تو آج ایک سال ہونے کو ہے تو میٹرو کا جو کام ہو رہا ہے وہ بالکل سست ہو رہا ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس وجہ سے لوگوں کو بہت پریشانی کا سامنا ہے۔ یہ جو علاقہ ہے یہاں شہر کی ایک جی ڈی روڈ ہے جہاں سے ہزاروں لوگ روزانہ گزرتے ہیں تو وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لہٰذا میں یہی کہوں گا کہ میٹرو والوں سے کہیں کہ یہاں کام کی سپیڈ بڑھائیں۔

جناب سپیکر تیسری بات یہ ہے کہ علاقہ نیو ملتان شاہ رکن عالم اور اس کے ساتھ شاہ رکن عالم کالونی سے میٹرو بس گزر رہی ہے وہاں پر انڈر پاس بنانا چاہئے۔ اس سلسلے میں تاجروں نے پچھلے دنوں ہڑتال کی ہے اور اپیل کی ہے، وہ ڈی سی او اور کمشنر کے پاس بھی گئے ہیں مگر ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا وہاں انڈر پاس بنانے کی اجازت دی جائے تاکہ جو نیو ملتان کے یا شاہ رکن عالم کے رہنے والے لوگ ہیں ان کے آنے جانے کے لئے کوئی راستہ بنا رہے۔ ہمارے حلقے میں تین سال سے بالکل کوئی کام نہیں ہوا ہے اور وہ علاقے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو میں یہی کہوں گا کہ ان علاقوں میں کام کروائے جائیں بے شک ہماری تختیاں نہ لگوائیں ہمیں تختیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدارا ان علاقوں کی عوام نے جو ہمیں ووٹ دیئے ہیں ان کا کیا قصور ہے، ہمیں کیوں فنڈ نہیں دیئے جا رہے ہیں، ہمارا کیا قصور ہے، ہم تین سال سے کہہ رہے ہیں اور تین سال

سے ادھر آتے ہیں؟ ہر سال سنتے ہیں کہ بجٹ آرہا ہے اور بجٹ دیکھ کر چلے جاتے ہیں کہ چلیں اس سال تو ہمارے ملتان میں بھی بجٹ لگے گا مگر ہمارے حلقوں پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اگر کوئی بجٹ آبھی جاتا ہے تو ہم سے جو ہارے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ سے لگوایا جاتا ہے تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، یہ زیادتی نہیں ہونی چاہئے، یہ پیسے ہم نے اپنے گھروں پر تو نہیں لگانے اور یہ پیسے تو ہم نے حلقے پر لگانے ہیں۔ خدارا ہم ایک ٹیوب بھی لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم یہی کہتے ہیں، اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے علاقوں میں فنڈ دیئے جائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو سہولتیں مل سکیں۔ پچاس سال سے وہی ایک جگہ قبرستان کے لئے ہے جو کہ پچاس سال پہلے تھی اور کسی نے اس بارے میں نہیں سوچا۔ خدارا بچوں کے کھیلنے کے لئے ان کچی آبادیوں شریف پورہ، منظور آباد عثمان پورہ حیدر پورہ اور انصاری کالونی ان علاقوں میں کوئی جگہ نہیں ہے اور اس پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ مسلم لیگ ن کی گورنمنٹ یہاں پر 25 سال رہی ہے تو خدارا ہم کہتے ہیں کہ اس علاقے میں، ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں، ہم آپ کے پاس ادھر آتے ہیں پہلے بھی آپ سے یہی بات کہی تھی اب بھی یہی بات کرتے ہیں کہ میرے حلقے میں، میں پھر کہتا ہوں کہ ہمیں اپنی تختیاں لگوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں لوگوں کو سہولتیں دی جائیں۔ ادھر کوئی سکول نہیں ہے۔ وہاں فری ڈسپنسری بنائی جائے وہ بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر جی، چودھری محمد اسداللہ

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر بہت اہم بحث ہو رہی ہے لیکن کوئی نوٹ نہیں کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

ملک مظہر عباس راں جناب سپیکر ماشاءاللہ۔ منسٹر صاحبہ چلی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر ملک صاحب منسٹر صاحبہ اسمبلی میں ایک میٹنگ ہو رہی ہے وہاں تک گئی ہیں وہ بھی ابھی واپس آجائیں گی۔ جی، میاں عرفان دولتانہ ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ میری گل ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔۔ باؤ اختر علی ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔۔ محترمہ شمیلہ اسلم

محترمہ شمیلہ اسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ۔ جناب سپیکر میں سب سے پہلے پری بجٹ بحث کی روایت کو برقرار رکھنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمدشہباز شریف اور وزیر خزانہ محترمہ عائشہ غوث پاشا کا شکریہ اداکرتی ہوں میں اپنی بات کا آغاز اپنے قائدین کے لئے ایک شعر سے کرتی ہوں کہ

تدبیر سے تقدیریں بدل دیتے ہیں
اکثر
وہ لوگ جو حوصلہ ہارا نہیں
کرتے

جناب سپیکر پاکستان کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ اسے آزاد ہوئے کئی سال بیت گئے، حکومتیں بدلتی رہیں مگر تعلیم اور صحت کے شعبے میں جو ترقی موجودہ دور میں ہوئی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ آج پاکستان energy crisis کا شکار ہے اس کے لئے موجودہ حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کے لئے بجلی کی فراہمی کو یقنی بنایا جائے۔میں یہا ں پر اپنے پاکستانی بہن بھائیوں سے اپیل کرتی ہوں کہ اس ضمن میں حکومت کا ساتھ دیں اور پوری کوشش کریں کہ جن crises کا ہم شکار ہیں اس سے ہم جلدی باہر نکل سکیں۔میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمدشہباز شریف کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں نے سابقا بجٹ تقریر میں بے روز گار نوجوانوں کے لئے رکشا سکیم کے اجراء کے لئے کہا اور اس کا آغاز بہاولپور سے کر دیا گیا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں اس کے لئے زیادہ رقم مختص کی جائے اور ڈسٹرکٹ وہاڑی کے نوجوانوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ایک اور بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمدشہباز شریف کی خصوصی توجہ سے ضلع وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا sub campus قائم کیا گیا جو کہ ہمارے لوگوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ سات ماہ گزرنے کے باوجود وہاں سٹاف کو ابھی تک تنخواہیں نہیں دی گئی ہیں جس کی وجہ سے طلباء وطالبات اور سٹاف عدم تحفظ کا شکار ہے تو میری گزارش ہے کہ فوری طور پر سٹاف کو تنخواہیں دینے کے احکامات صادر کئے جائیں۔ ایک اور مسئلہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہو ں کہ وہ یہ ہے کہ اس وقت والدین کو child abuse کے سلسلے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے بچے جسمانی اور ذہنی تشدد کا شکار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر میری تجویز یہ ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں اس کے لئے خاصی رقم مختص کی جائے تاکہ اس سے سیمینار اور آگاہی پروگرام شروع کئے جائیں جس میں والدین، اساتذہ اور ان اداروں کے سٹاف جن کا براہ راست بچوں سے تعلق ہوتا ہے انہیں چائلڈ پروٹیکشن کے تحت کورسز کروائے جائیں تاکہ بچوں میں عدم تحفظ کو ختم کیا جاسکے اور اسے نصاب کا بھی حصہ بنایا جائے تاکہ ہمارے بچے اپنا self defense کرنا اچھی طرح سے سیکھ سکیں۔اسی طرح ہماری جو Muslim history ہے اور قومی ہیرو ہیں انہیں ہمارے نصاب کا حصہ بنانا چاہئے۔ ہم قومی تہواروں پر جو چھٹی کر دیتے ہیں اسے ختم ہونا چاہئے تاکہ وہ اداروں میں celebrate کئے جائیں اور بچوں کو پتا چلے کہ آج کا قومی تہوار کس دن کی مناسبت سے ہے۔ صفائی جسے ہم نصف ایمان کہتے ہیں اس حوالے سے مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو hygiene کا subject ہمارے نصاب میں شامل ہوتا تھا لہٰذا میں چاہوں گی کہ اسے دوبارہ نصاب کا حصہ بنانا چاہئے۔ جس طرح تعلیم اور صحت کے لئے بجٹ رکھا جاتا ہے اسی طرح اس دفعہ صاف پانی کے لئے بجٹ کی رقم کو بڑھانا چاہئے تاکہ ہم ہیپاٹائٹس کی بیماریوں سے اپنے بچوں کو بچا سکیں۔ اس کے علاوہ میری یہ بھی تجویز ہے کہ پانچویں اور آٹھویں جماعت کے exams ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ وہ بچے ہیں جو اپنا رول نمبر بھی صحیح طرح نہیں لکھ سکتے اور ہم ان کی قابلیت کو اس طرح نہیں جان سکتے۔ اس سے والدین پر بوجھ بھی ختم ہو جائے گا اور حکومت بھی بہت سے مسائل سے بچ جائے گی۔

جناب سپیکر صحت کے شعبہ میں حکومت بہت سے اقدامات کر رہی ہے اس لئے میں یہاں یہ بھی عرض کروں گی کہ وہاڑی کے ڈی ایچ کیو میں چلڈرن وارڈ کو پچھلے دنوں نومولود بچوں کی death کی وجہ سے بند کر دیا گیا۔ اس وقت وہ وارڈ کام تو کر رہا ہے لیکن بچوں کی اموات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر سٹاف ہے اور نہ ہی مطلوبہ سہولیات میسر ہیں۔ ایم آئی آر اور سٹی سکین کے لئے جب ہم اپنے بچوں کو دوسرے شہروں میں بھیج دیتے ہیں تو راستے میں ہی ان بچوں کا انتقال ہو جاتا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس کو active اور functional کیا جائے تاکہ ہم اپنے بچوں کو صحت کی مناسب سہولیات پہنچا سکیں۔ اسی طرح وہاڑی میں ایمرجنسی قائم کی جا رہی ہے جس میں ٹیکنیکل سٹاف کو فوری طور پر تعینات کیا جائے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کے حوالے سے میں یہ بات کروں گی کہ ابھی میرے بھائی نے بھی کہا تھا کہ ان کی نفری بڑھانے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ جب تک پولیس کی نفری زیادہ نہیں ہو گی تب تک بہتر

طریقے سے ہم ان سے کام نہیں لے سکیں گے۔ ان پر check and balance کے سسٹم کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں پولیس کے لئے بہت سے ٹریننگ پروگرام شروع کئے جاتے ہیں وہاں میں سمجھتی ہوں کہ اخلاقی تربیت ان کا پہلا سبق ہونا چاہئے جس کی بہت زیادہ کمی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر میں سمجھتی ہوں کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اگر ان کا notice لے لیا جائے اور ان پر عملدرآمد کیا جائے تو ہم نہ صرف اپنے محکموں کی کارکردگی کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ پاکستان کو بھی ایک بہتر مستقبل دے سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین --- موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب اویس قاسم خان

جناب اویس قاسم خان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر آپ کا بہت شکریہ۔ ہمارے صوبہ کی اکثریت زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ قدرتی طور پر ہمارا زراعت کا شعبہ دو حصوں بارانی اور نہری آبپاشی والے علاقوں میں تقسیم ہے۔ نہری اور بارانی علاقے کبھی بھی کاشتکاری کے حوالے سے ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ چونکہ بارانی علاقہ پہلے ہی handicapped ہوتا ہے جس کے لئے آج تک بجٹ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ یا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے خصوصی طور پر پروگرام کا انعقاد نہیں کیا۔ بارانی علاقوں کے کاشتکار جو بہت پسے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں اپنے پانی تک پہنچنے میں بھی لاکھوں روپے صرف کرنے پڑتے ہیں تو کیوں نہ ہمارا ایگریکلچر اور فنانس ڈیپارٹمنٹ اس بجٹ میں کچھ اس طرح کی سکیم بنائے کہ بارانی علاقوں میں محکمہ خود ٹربائنیں لگائے جن کا کرایہ لیا جائے یا subsidy دی جائے اور کاشتکاروں کو قرعہ اندازی کے ذریعے اس کی سہولت دی جائے۔ جن علاقوں کو نہری پانی ملتا ہے اُن کی اور بارانی علاقوں کی yield per acre میں بہت فرق ہے کیونکہ بارانی علاقوں کا خرچ اس سے زیادہ ہوتا ہے جبکہ نہری علاقوں کا خرچ بہت کم ہوتا ہے۔ نہری علاقوں کو profit بھی زیادہ ملتا ہے جبکہ بارانی علاقوں کی اوسط بھی نہیں آتی اور اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس صوبہ کی اکثریتی آبادی کاشتکاری سے منسلک ہے لہٰذا اُن کو سہارا دینے اور بارانی علاقوں کے کاشتکاروں کے لئے اس طرح کی سکیم کا ضرور انعقاد کیا جائے۔ ہمارے کاشتکاروں کی اکثریت روایتی طور پر گندم اور چاول کی فصل کاشت کرتی ہے جس سے وہ باہر نکلنے کو تیار نہیں ہے۔ ہمارا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ آج تک لوگوں کو educate نہیں کر سکا اور شعور نہیں دے سکا کہ اگر کسی کسان کی ایک ایکڑ زمین ہے

تو کم از کم پانچ مرلے پر وہ سبزیاں وغیرہ ضرور کاشت کرے جس سے وہ خود کفیل بھی ہو جائیں گے اور ان کے ذاتی اخراجات بھی کم ہو جائیں گے۔ ہمارا خطہ ہزارہا سال سے احکامات پر چلتا آیا ہے اور ہمارے معاشرے میں شعور کے ذریعے بہت ہی کم تبدیلیاں آئی ہیں۔ جب ہمارے ہاں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایگریکلچر کے پاس ایک فیلڈ اسسٹنٹ کا انفراسٹرکچر موجود ہے بلکہ اب تو ہمارے پٹواریوں کا بھی کافی حد تک کام ختم ہو چکا ہے تو کیوں نہ per acre پانچ مرلہ سبزیوں کی سکیم کو encourage کیا جائے اور اس کے لئے اگر احکامات کی ضرورت ہے تو وہ جاری کئے جائیں یا کسانوں کو پانچ مرلہ کے حساب سے سبزیوں کے بیج دئیے جائیں تاکہ وہ روایتی طور پر آہستہ آہستہ چاول اور گندم کی کاشت سے باہر نکل پائیں۔

جناب سپیکر ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمدشہباز شریف نے پچھلے سال سے ایک انتہائی انقلابی اقدام KPRRP کے نام سے شروع کیا جس نے دیہات اور شہر کے روڈ انفراسٹرکچر کے حوالے سے سہولتوں کے gap کو بہت حد تک کم کیا ہے اور دیہی علاقے کے لوگوں کے لئے یہ ایک نئی چیز ہے۔ اس میں حکومت کو بھی سہولت ہے اور محکمہ کے لئے بھی یہ بہتر ہے کہ اس کارپٹ روڈ کی age کم از کم دس سال ہے۔

جناب سپیکر میری یہ گزارش ہے کہ ہم جو سڑکیں بنا رہے ہیں اُن کو بچھانے کے لئے جب تک ہم load management کا proper حل نہیں کرتے کیونکہ یہ سڑکیں کسی specific load کی حد تک ہی بوجھ برداشت کر سکتی ہیں۔ جس چیز پر دس ٹن load ہوگا اُس پر اگر آپ سو ٹن لے کر جائیں گے تو ان سڑکوں کی عمر کم ہوگی لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ پراونشل ہائی وے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ مل کر load management کو ضرور ensure کریں تاکہ ہمارا یہ پروگرام مزید secure ہو اور ان سڑکوں کی age بھی بڑھتی جائے۔

جناب سپیکر بعض جگہوں پر یہ چیز بہت lack کرتی ہے کہ بہت سی تحصیلوں میں آج تک تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نہیں بن سکے، بہت سی تحصیلیں ہیں جہاں پر ریسکیو 1122 نہیں بن سکا، بہت سی تحصیلیں ایسی ہیں جہاں شہر میں ایک پارک تک بھی موجود نہیں ہے اور بے شمار ایسی تحصیلیں ہیں جہاں پر کم از کم ایک سپورٹس گراؤنڈ یا سپورٹس سٹیڈیم نہیں ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو سب کے لئے ہونی چاہئیں۔ ایک uniform policy ہر تحصیل کے لئے ایسی ہونی چاہئے کہ جہاں پر یہ سہولتیں موجود ہیں وہاں نہ دی جائیں اور جن تحصیلوں میں یہ سہولیات نہ ہیں جیسے میری تحصیل ظفروال میں یہ چاروں سہولیات نہ ہیں تو وہاں اس احساس محرومی کو ختم کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں ان چاروں چیزوں کا انعقاد

تمام تحصیلوں میں کیا جائے کیونکہ یہ انتہائی بنیادی ضرورت ہے، اس میں public at large کا فائدہ ہے اور ہمیں یہ فائدہ اُن لوگوں تک پہنچانا چاہئے کیونکہ ہماری popularity اس وقت تک برقرار رہے گی جب تک ہم عوام کا جائز حق اُن تک پہنچاتے رہیں گے۔

جناب سپیکر ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہمارے صوبائی بجٹ کا 25فیصد لیتا ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ابھی بھی مختلف اضلاع میں بے شمار ایسی یونین کونسلیں موجود ہیں جہاں پر میں بوائز سکولوں کی بات نہیں کرتا لیکن ابھی تک گرلز ہائی سکول نہیں بنے۔ہمیں اس چیز سے باہر نکلنا چاہئے اور اس coming financial year میں ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک گرلز ہائی سکول ضرور ہونا چاہئے۔ ابھی ہمارے ساتھی اور دوست لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے تھے تو پورا ایوان اس بات کا گواہ ہے، آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ تھانوں کی نفری ابھی تک نا مکمل ہے۔ جتنی نفری مختلف اضلاع کے تھانوں میں چاہئے اس کا موجود ہے تو کم از کم اس کو + کیا جائے تاکہ "% # بہتر ہو۔ جب "% # ہو گا تو لازمی طور پر ان کی کارکردگی میں بھی بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر محکمہ صحت کے حوالے سے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ E .* کے نام پر ہر سال لاکھوں روپے مختص کر کے ادویات وہاں پہنچائی جاتی ہیں۔ چونکہ ہماری عوام کو، لوگوں کو، مریضوں کو، مجھے اور آپ کو کسی کو یہ علم نہیں کہ کس E .* میں کس کس مرض کی دوائی مفت مل سکتی ہے اور کون سی ادویات ڈسٹرکٹ ہیلتھ والے ان E .* کو پہنچاتے ہیں؟ جب تک E .* کے باہر اور متعلقہ یونین کونسل میں E .* کے کے ! پر ان ادویات کی آویزاں نہیں کی جائے گی تو لوگوں کو کیسے پتا چلے گا کہ یہاں سے سر درد کی دوائی مفت ملنی ہے، یہاں سے بخار کی دوائی مل سکتی ہے، یہاں سے کھانسی کی دوائی مل سکتی ہے اور ہمیں ہیپاٹائٹس کی دوائی مل سکتی ہے کم از کم حکومت جو ادویات وہاں پر پہنچا رہی ہے، جب تک ان کا + !کو پتا نہیں ہو گا تو وہ کس طرح اپنے اس ڈاکٹر سے مانگیں گے اور کس طرح اس ڈسپنسر سے دوائی مانگیں گے؟ یہ ہر E .* کے باہر، یونین کونسل کے دفتر میں اور دو چار مزید ! میں اسے کروا دیتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے

مریض کو پتا ہو گا کہ یہاں سے مجھے اس مرض کی دوائی مل سکتی ہے تو E . *والے دوائی دینے کے پابند ہوں گے نہ کہ اسے وہ دوبارہ مارکیٹ میں فروخت کر سکیں۔ یہ وہ چیز ہے جس پر کسی بھی طرح کا اضافی خرچ نہیں ہونا۔

جناب سپیکر میں آخر میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم تحصیل ظفر وال میں " کی انتہائی خستہ حالت ہے۔اس # "میں " کو بہتر کرنے کے لئے کوئی & ! ! دیا جائے اور اسے چیک کروایا جاسکتا ہے جبکہ سکیمیں ضلعی اور تحصیل وار نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر بہت شکریہ۔ اویس قاسم خان جی، نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی

میاں محمد رفیق جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، فرمائیں

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں درخواست پیش کرنا چاہوں گا کہ آج فیصل آباد ڈویژن میں میری کمشنر صاحب کے ساتھ & کی میٹنگ تھی تو میں وہاں سے فارغ ہو کر آیا ہوں اور مجھے پتا نہیں میرا نام % ! کے لئے پکارا گیا یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب آپ کی خواہش تھی کہ محترمہ وزیر خزانہ موجود ہوں لیکن وہ پھر بھی نہیں ہیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر میں غیر مشروط طور پر محترمہ وزیر خزانہ کی موجودگی سے کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر میاں صاحب ایسا نہ کریں اور اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹیں۔

میاں محمد رفیق جناب سپیکر مجھے بھی وقت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر جی، ٹھیک ہے۔ آپ کو بھی موقع دوں گا۔ جی، نوابزادہ صاحب

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر میں سب سے پہلے زراعت پر بات کروں گا۔ پچھلے تین سال سے ہماری زراعت اور خاص طور پر ہمارے کسانوں کو اپنی فصل فروخت کرنے اور زرعی بیجوں کے حصول میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پچھلی بار گندم کی جب !ہوئی اور ابھی پھر ہو رہی ہے۔ # 4 4میں پچھلے سال گندم کی !بند کر دی گئی تھی۔ میرا خیال ہے "" & +کہہ لیں یا جو بھی حکومت کو مشکلات تھیں۔اس بار مہربانی کر کے زیادہ فنڈز رکھ کر کم از کم زمیندار کی ساری گندم اٹھائی جائے۔

جناب سپیکر دوسری بات یہ ہے کہ زراعت کی ہماری ! مہنگی ہیں اور !کی پوری قیمت زمیندار کو نہیں ملتی جس کے لئے اگر ہم یہی کر لیں کہ اس کی !کی جو حکومت نے ," ! کی ہوئی ہے اسے اٹھا لیں تو میرا خیال ہے کہ اس سے بھی کافی زمینداروں کو ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر زراعت پر ریسرچ برائے نام ہے جس کے لئے حکومت کو چاہئے کہ زیادہ فنڈز رکھے اور اس پر زیادہ توجہ دی جائے۔ میرے حلقہ میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جہاں پانی ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اسے نمکین پانی کہیں یا کڑوا پانی کہیں۔زراعت کے لئے بھی وہی پانی استعمال ہو رہا ہے اور پینے کے لئے بھی وہی پانی استعمال ہو رہا ہے۔ کافی عرصہ سے یہ + !ہے اور اسمبلی کے اندر بھی یہ ہوتا رہا ہے جبکہ مختلف فورمز کے اوپر بھی یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے لیکن آج تک کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ مہربانی کر کے اس بجٹ کے اندر حکومت ان دیہاتی علاقوں کے لئے ! کے ذریعے پینے کا صاف پانی مہیا کرے۔میں آپ کو چند 0 0 0 ; 0 0 چکوک کے متعلق بتاتا ہوں جن میں ? 0 * $ 7 $ 7 * 0 جہاں پر پینے کا پانی ہے اور نہ فصل کے قابل

ہے تو مہربانی کر کے یہاں پر اس بجٹ میں کم از کم ان کے لئے ! کے ذریعے صاف پینے کا پانی مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر ہمارے دیہاتوں میں لوگ ! ! %کے ذریعے پینے کا پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ سارا سیوریج کا پانی نیچے ! ہو رہا ہے اور وہی پانی جب ہم ! ! %کے ذریعے باہر لا کر اسے پینے کے استعمال میں لاتے ہیں تو اس سے ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے۔ ہیپاٹائٹس کے علاوہ بھی مختلف قسم کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارے ضلع خانیوال کا سیوریج کا پانی مہر شاہ کی طرف ; 2 پر اس کا ڈسپوزل ہے لیکن درمیان میں یہ پانی شہر کے باہر باہر کی زمینوں پر کاشت ہونے والی سبزیوں کو لگ رہا ہے۔ اس حوالے سے ڈی سی او کو بھی بار بار کہا گیا ہے اور احتجاج بھی کیا گیا ہے لیکن آج تک اس کو نہیں روکا۔ سیوریج کے پانی والی سبزیاں کھانے کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ ہر تیسرے یا چوتھے آدمی کو ہیپاٹائٹس ہے۔ چک نمبر 2 اور ; $2 میں دیکھیں تو میرے خیال میں وہاں کی فیصد آبادی ہیپاٹائٹس کا شکار نظر آئے گی۔

جناب سپیکر ہمارے حلقے میں ہیں اور نہ یہ کبھی مرمت کئے گئے ہیں۔ میں انہیں دے دوں گا۔ ان کی حالت یہ ہے کہ ان کی ! + میں نو، نو انچ سے ایک ایک فٹ کا فرق آ گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر کوئی بھی گاڑی سے اترے تو اس کے الٹنے کا خدشہ رہتا ہے اور حادثہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر ایجوکیشن میں ہمارے سکولوں کا بُرا حال ہے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب کے دور میں ہم نے بجیانوالہ کے اندر ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بنایا۔ بلڈنگ بن گئی، سب کچھ بن گیا، چار دیواری بن گئی لیکن اس کی حالت یہ ہے کہ اس سکول کے گراؤنڈ کے بیچ میں کھڈے کھود کر لوگ مٹی نکال کر لے جاتے ہیں۔ بلڈنگ ویسی کی ویسی کھڑی ہے اور کسی نے "% نہیں کیا۔ سکولوں کے اندر اساتذہ نہیں ہیں *

%6 . کی ابھی یہاں پر بات ہوئی۔ یہ تو کہتے ہیں کہ اُن کے باہر دوائیوں کی لسٹ ہونی چاہئے میں کہتا ہوں وہاں پر ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں، دوائیاں ہی نہیں ہیں کچا کھوہ کا ہمارا E . *ہے اُس کا حال یہ ہے کہ ایمبولینس تک وہاں پر نہیں ہے ایک ایمبولینس چودھری پرویز الہیٰ کے دور میں دی گئی تھی جو

ابھی میرے خیال میں کباڑ کی حالت میں اُدھر پڑی ہوئی ہے تو آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے امید کرتے ہیں کہ وہ ان چیزوں پر ذرا توجہ دیں گے۔یہ منصوبے عوام کے ہیں،امیدہے ان لوگوں کے مسائل کو آپ حل کریں گے

I) % ! 1کہ اپوزیشن اور جو ! ہیں میں تو ایک

! ایم پی اے ہوں آپ کی اپوزیشن نہیں ہوں لیکن تین سال میں جو

ایم پی ایز کے فنڈز ہیں وہ اپوزیشن کو دیئے گئے ہیں اور نہ ہی ہمیں دیئے گئے ہیں۔امید کرتا ہوں اس بجٹ کے موقع پر وزیر اعلیٰ اس پر کوئی نظر ثانی کر یں گے اور اپنا دل بڑا کریں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر ایم پی ایز کے فنڈز ہیں باقیوں کو دیئے گئے ہیں تو اپوزیشن والوں کو بھی یہ فنڈز دیں کیونکہ یہ پیسا تو عوام کے اوپر ہی لگنا ہے کسی کی ذاتی جیبوں میں نہیں جانا اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ کا بہت شکریہ۔جی ،قاضی عدنان فرید --- موجود نہیں ہیں۔جی، حاجی عمران ظفر میاں رفیق صاحب جب فنانس منسٹر صاحبہ آئیں گی تب بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین جناب سپیکر وہ سرنڈر ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر نہیں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

شیخ علاؤالدین انہوں نے کہہ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔جی، حاجی عمران ظفر

حاجی عمران ظفر جناب سپیکر شکریہ۔اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔الصلوۃِ والسلام علیک یارسول اللہ و علیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ۔یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔سب سے پہلے تو میں صحت کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت الحمداللہ ہماری گورنمنٹ پچھلے سالوں میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں خاص طور پر ادویات کے حوالے سے ہسپتالوں میں کافی پیسا دے رہی ہے لیکن یہ پیسا بہت کم ہے اگر آپ سرکاری ہسپتالوں میں جاکر دیکھیں تو غریب مریضوں کے جو حالات ہیں اُن کو پوری ادویات نہیں ملتیں اُن کے اتنے وسائل نہیں ہیں میری گزارش یہ ہے کہ ادویات کے حوالے سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فنڈز موجودہ بجٹ میں رکھنے چاہئیں اس کے علاوہ ہسپتالوں میں خاص طور پر جو ڈسٹرکٹ لیول کے ہسپتال ڈی ایچ کیوز ہیں اُن میں ہمیں جدید قسم کی + بنانی چاہئیں۔

جناب سپیکر اس وقت پورے پنجاب بھر میں ! .کے بہت زیادہ مریض ہیں اور غریب آدمی باہر سے پرائیویٹ ٹیسٹ "" نہیں کر سکتا اس کے حوالے سے ہمیں جدید لیبارٹریز بنانی ہوں گی اور اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھنے چاہئیں تاکہ جو مستحق لوگ ہیں ہمیں اُن کے حوالے سے یہ سوچنا ہوگا اور اس حوالے سے زیادہ پیسے بجٹ میں رکھنے چاہئیں۔اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں خصوصی طور پر ہر ڈسٹرکٹ لیول پر بچوں کے ہسپتال بنانے کی بہت اشد ضرورت ہے ۔جب غریب کے بچے کا ہوتا ہے تو غریب کے بچے کا کوئی حال نہیں ہوتا ہمیں ہر ڈسٹرکٹ لیول پر بچوں کے ہسپتال ضرور بنانے چاہئیں اور میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ گجرات میں کوئی بھی چلڈرن ہسپتال نہیں ہے اس سال اس بجٹ میں چلڈرن ہسپتال گجرات کے لئے ضرور فنڈز رکھے جائیں اور گجرات میں بچوں کا ہسپتال بنایا جائے ۔ہر ڈسٹرکٹ ہسپتال میں آئی سی یو کی سہولت ضرور میسر آنی چاہئے جب کوئی بھی ہو تو مریض لے کر جاتے ہیں تو ڈاکٹرز فوری اُن کو لاہور " کر دیتے ہیں لیکن وہ بے چارہ بے سہارا لاہور پہنچ نہیں پاتا راستے میں ہی دم توڑ جاتا ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ اس بجٹ میں ہر ڈسٹرکٹ لیول پر 8 .- میں آئی سی یو کی سہولت ہمیں ضرور دینی چاہئے ۔ڈائیلسز کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں پچھلے سالوں میں جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ بہت کم تھے اس بجٹ میں کم از کم ہمیں + فنڈز رکھنے ہوں گے ۔یہ گردوں کی مرض ایسی ہے کہ اس میں بار بار ڈائیلسز کروانا پڑتے ہیں ۔ہفتے میں کم از کم دو تین دفعہ ڈائیلسز کروانا پڑتا ہے اور غریب آدمی یہ "" نہیں کر سکتا میری گزارش ہے کہ اس سال ڈائیلسز کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھنے چاہئیں۔

جناب سپیکر جس طرح ! .کے حوالے سے میں نے بات کی ہمیں اس مرض کے لئے سکول لیول پر جا کر اپنے بچوں اور بچیوں کے ٹیسٹ کروانے ہوں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس سال بجٹ میں سکول لیول پر ضرور کم از کم یہ پیسے رکھیں کہ سکول لیول پر ہمارے بچوں اور بچیوں کے ! .کے ٹیسٹ ضرور ہونے چاہئیں یہ ! .ایسی مرض ہے یہ جتنی دیر تک آپ ٹیسٹ نہیں کروائیں گے آپ کو پتا نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں ایک معیار بنانا ہوگا کہ جب ہمارے بچے سکولوں سے فارغ ہوتے ہیں، ہائی سکو ل میں جب کوئی بچہ میٹرک سے فارغ ہوتا ہے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں ہماری تحصیل میں اگر دس ہزار بچے میٹرک سے فارغ ہوتے ہیں کیا آیا کالجز اتنے ہیں کہ وہ دس ہزار بچوں کو اُن میں داخلہ مل سکے؟ غریبوں کے بچوں کے لئے ہمیں ضرور یہ بنانا ہوگا کہ ہم یہ دیکھیں کہ ہمارے کالجز میں اتنی گنجائش ہے۔ غریب کا بچہ پرائیویٹ کالج میں داخلہ نہیں لے سکتا۔میرے حلقے میں کالجز کی کمی ہے میری گزارش ہے کہ کم از کم اس سال اس بجٹ میں بچیوں کے لئے ایک اور کالج ضرور بنایا جائے ۔سکول لیول پر میں نے پچھلے سال !! # کر وایا تھا ہمارے حلقے کے سکولوں میں کمروں کی % ہے۔

جناب سپیکر میری گزارش ہے کہ اس سال بجٹ میں اُن کمروں کے لئے پیسے دیئے جائیں تاکہ بچوں کے لئے وہاں کمروں کا ہو سکے ۔میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گا ہماری ایک بہت بڑی واٹر سپلائی کی سکیم سے شروع ہے اور آج سات سالوں میں بھی وہ سکیم مکمل نہیں ہو سکی۔ میری گزارش ہے کے وزیر اعلیٰ نے پچھلے سال یہ حکم فرمایا تھا کہ یہ تین سال کے اند ر اندر اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔ اس سال بجٹ میں اُس کے لئے زیادہ سے زیادہ پیسے رکھے جائیں تاکہ یہ سکیم اگلے دو سالوں میں مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ سٹی روڈ کی ایک کروڑ روپے کی سکیم ہے جو کہ وزیر اعلیٰ نے اس کی !! دی تھی کہ یہ تین سالوں کے اندر اندر مکمل ہو گی۔ صرف ابھی تک اس سال اُس کے لئے کروڑ روپے دیئے گئے ہیں پورے شہر کی جو سڑکیں اُکھیڑی پڑی ہیں میری گزارش ہے اُس سکیم کے لئے بھی اس سال زیادہ پیسے رکھے جائیں تاکہ وہ سکیم بھی ہماری جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر حاجی صاحب۔بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی جناب سپیکر کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر جب وزیر خزانہ صاحبہ نے% ! کرنی تھی آپ نے پھر یہ بات کرنی تھی آپ پہلے ہی جذباتی ہو رہے ہیں جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

جی،کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں

جناب ڈپٹی سپیکر جی، گنتی کی جائے۔ اس مرحلہ پر گنتی کی گئی

جی،گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 12-اپریل بروز منگل صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

J J J J J J J J J J J J

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss to people due to not pointing out the fake housing societies by LDA 500

Privilege motion REGARDING- 494
-IMPROPER BEHAVIOUR OF REGIONAL MANAGER SUI GAS SARGODHA 489
WITH MPA 469

questions REGARDING-
-Establishment of Sargodha Improvement Trust *(Question No. 719)*
-Provision of tube wells for water supply in Sargodha *(Question No. 4277*)*

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

Pre-budget- 506
-Discussion for the year 2016-17

question REGARDING- 578
-Inclusion of Foundry Engineering Course in Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7292*)*

ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.

Pre-budget- 713
-Discussion for the year 2016-17

ABDUL RAZZAQ KHAN NIAZI, NAWABZADA

Pre-budget- 851
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of quacks in Lahore 607
-Anxiety amongst students and parents due to starting four years BS Programme instead of two years BA/BSc Programme 819
-Dilapidation of rest houses of Irrigation Department in district Gujrat 606
-Disclosure of grabbing millions of rupees by teaching hospitals

	PAGE NO.
from patients and students	499
-Disclosure of heavy corruption in Higher Education Department Punjab	608
-Disclosure of mega corruption in Finance Department	710
-Disclosure of sale of expired medicines of National TB Control Programme	609
-Loss to people due to not pointing out the fake housing societies by LDA	500
-Non-availability of vaccine against dog and snake bites in Civil Hospital Daska	711
-Non-holding of BSc classes in all Girls Colleges of Gujranwala	814
-Non-issuance of funds to government hospitals by Zakat and Ushr Department	497
-Non-issuance of Roll No. slips to many students by Gujranwala Educational Board due to fault in computer system	605
-Press Conference of Dy. Director and Principal in premises of Government College for Women Dinga, Gujrat	815
-Secondly refusal by VC GC University Faisalabad to admit the students of National College	817
-Shortage of ventilators in government hospitals	711
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-6th, 7th, 8th & 11th April, 2016	407,553,667,749
AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.	
question REGARDING-	472
-Water supply schemes in Dera Ghazi Khan *(Question No. 119)*	
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Disclosure of sale of expired medicines of National TB Control Programme	609
Pre-budget-	653
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	455
questions REGARDING-	671
-Control over obscenity in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 3823*)*	492
-Extension of road from Sodiwal to Chauburji Lahore *(Question No. 2777*)*	
-Unhygienic drinking water in PP-229 Pakpattan *(Question No. 778)*	
AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Secretary for Public Prosecution)*	
Pre-budget-	733
-Discussion for the year 2016-17	
AHMED KHAN BHACHER. MR.	
Pre-budget-	644

	PAGE NO.
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	701
questions REGARDING-	594
-Construction and repair of road from Mianwali to Sargodha *(Question No. 223)*	591
-Employees residing in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1086)*	
-Recruitments in Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 989)*	
AKHTAR ALI, BAO	
question REGARDING-	
-Budget of Livestock & Dairy Development Department district Lahore *(Question No. 1297)*	800
ALA-UD-DIN, SHEIKH	
Pre-budget-	537
-Discussion for the year 2016-17	798
question REGARDING-	742
-Veterinary hospital Chunian, Kasur *(Question No. 1212)*	
ZERO HOUR regarding-	
-Posting of Project Director Jinnah Garden Lahore against policy	
ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*	
Pre-budget-	507
-Discussion for the year 2016-17	
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR	
questions REGARDING-	
-Motor vehicles in use of C&W Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 62)*	700 470
-Water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 4283*)*	
AMJAD ALI JAVAID, MR.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Non-availability of vaccine against dog and snake bites in Civil Hospital Daska	711
-NON-ISSUANCE OF FUNDS TO GOVERNMENT HOSPITALS BY ZAKAT AND USHR DEPARTMENT	497 711
-Shortage of ventilators in government hospitals	510

	PAGE NO.
Pre-budget-	807
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	764
questions REGARDING-	465
-Annual sports in Faisalabad *(Question No. 341)*	480
-Boy Scouts and Girl Guides Training in colleges of Toba Tek Singh *(Question No. 6864*)*	679
-Details about plots allocated for public interest in Housing Colonies of Toba Tek Singh *(Question No. 3986*)*	488
-Establishment of Housing Colony in Toba Tek Singh *(Question No. 540)*	753
-Government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)*	675
-Low income housing scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 716)*	597
-Missing facilities in veterinary hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 6455*)*	706
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)*	558
-Provision of loans by Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 1235)*	569
-Renovation of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 870)*	467
-Revenue Housing Society Toba Tek Singh *(Question No. 6130*)*	
-Vacant posts in Punjab Technical Board *(Question No. 6601*)*	
-Water supply schemes in Toba Tek Singh *(Question No. 3989*)*	
ASHRAF ALI ANSARI, CH.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Disclosure of mega corruption in Finance Department	710
-Non-issuance of Roll No. slips to many students by Gujranwala Educational Board due to fault in computer system	605
questions REGARDING-	
-Details about water supply and sewerage schemes in Gujranwala *(Question No. 2034*)*	445
-Establishment of Gujranwala Development Authority *(Question No. 356)*	476
-Government colleges in Gujranwala *(Question No. 353)*	809
ASIF MEHMOOD, MR.	
Pre-budget-	543
-Discussion for the year 2016-17	
AWAIS QASIM KHAN, MR.	
	848

PAGE NO.

Pre-budget-

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food/Livestock & Dairy Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget of Livestock & Dairy Development Department district Lahore *(Question No. 1297)* 801 770
-Details about veterinary hospital in Gujrat *(Question No. 7217*)* 761
-Emergency facilities in veterinary hospital in district Gujrat *(Question No. 6904*)* 754
-Missing facilities in veterinary hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 6455*)* 792 798
-Non-availability of facilities at veterinary hospital tehsil Bhera in the evening *(Question No. 1110)* 783
-Veterinary hospital Chunian, Kasur *(Question No. 1212)* 795
-Veterinary hospital Manga Mandi Lahore *(Question No.3523*)*
-Veterinary hospitals and dispensaries in Sargodha *(Question No. 1112)*

C

Call attention Notices REGARDING 820 820

-MURDER OF THREE EMPLOYEES OF TIKA SHOP IN ISLAMPURA LAHORE

-Robbery in jurisdiction of Police Station Kur Moza Thatha Norang Faisalabad

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

C OMMUNICATIONS & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Bucheki to Lahore via Mangtanwala, Jarranwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 695
-Construction and repair of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6506*)* 698
-Construction and repair of road from Marot to Bahawalpur *(Question No. 882)* 707
-Construction and repair of road from Mianwali to Sargodha *(Question No. 223)* 701 684
-Construction of Gujranwala-Sialkot road *(Question No. 6488*)* 704

PAGE NO.

-Construction of road from Faisalabad to Tandlianwala *(Question No. 511)* 704
-Construction of road from farm to market in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 550)* 690
-Construction of roads in PP-113, Gujrat *(Question No. 7309*)* 706
-Details about roads under administrative control of Provincial Highway *(Question No. 881)* 702
-Dualling of road from Lodhran to Khanewal *(Question No. 285)* 671
-Extension of road from Sodiwal to Chauburji Lahore *(Question No. 2777*)* 705
-Fatal turns at Bahawalpur road Fort Abbas *(Question No. 786)* 696
-Funds allocated for repair of roads in PP-180, Kasur *(Question No. 2230*)* 679
-Government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)* 700
-Motor vehicles in use of C&W Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 62)* 703
-Project of widening road from Sammundari to Kikar stop Faisalabad *(Question No. 325)* 708
-Procedure for getting accommodation in Punjab House Murree *(Question No. 1093)* 697
-Provincial Highway Haroonabad Marot Bahawalpur *(Question No. 6505*)* 675
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 696
-Reconstruction of Gujranwala-Pasror road, district Sialkot *(Question No. 2684*)* 706
-Renovation of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 870)* 686
-Reservations about construction of bridge over river Ravi at Qutab Shahana, Sahiwal *(Question No.6943*)* 699
-Roads of PP-134 Narowal *(Question No. 49)* 699
-Vacancies of Baildars and other work-charge employees in district Rawalpindi *(Question No. 13)*

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 581
-Cooperative societies in Faisalabad *(Question No. 6994*)* 586
-Employees in Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 6937*)* 593
-Employees of Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1057)* 594
-Employees residing in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1086)* 594
-Employees of Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1103)* 593
-Loans issued by Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1056)* 597
-Loans issued by Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1113)* 596
-Managers in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1104)* 587
-Offices of Cooperatives Department in Bahawalnagar *(Question No. 460)* 597

PAGE NO.

-Provision of loans by Cooperative Bank in district Toba Tek Singh 573
(Question No. 1235) 591
-Recruitment of officers in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6947*)* 592
-Recruitments in Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 989)* 558
-Recruitments in Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1055)*
-Revenue Housing Society Toba Tek Singh *(Question No. 6130*)*

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-
-Functional and non-functional water supply schemes in PP-58 Tandlianwala *(Question No. 591)* 484
-Installation of water filtration plants in Mamu Kanjan, Faisalabad *(Question No. 592)* 484

f

Faisal Farooq Cheema, Ch.

question REGARDING- 431
-Grabbling millions of rupees of people by Eden Housing Society Lahore *(Question No. 3217*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

point of order REGARDING- 599
-DEMAND FOR HOLDING INQUIRY ABOUT CORRUPTION OF MILLIONS OF RUPEES IN TEVTA 442 783

questions REGARDING-
-Tube wells of WASA Lahore *(Question No. 3570*)*
-Veterinary hospital Manga Mandi Lahore *(Question No.3523*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING- 793
-Details about truck stands in Sheikhupura *(Question No. 1176*)*

FARZANA NAZIR, DR.

Pre-budget- 726
-Discussion for the year 2016-17

PAGE NO.

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

Pre-budget- 656
-Discussion for the year 2016-17

G

GHULAM MURTAZA, CH.

question REGARDING- 460
-Water supply in PP-283 Bahawalnagar *(Question No. 3959*)*

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

Pre-budget- 647
-Discussion for the year 2016-17

h

HASHIM JAWAN BUKHT, MAKHDOOM

Pre-budget- 716
-Discussion for the year 2016-17

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 807
-Annual sports in Faisalabad *(Question No. 341)* 810
-Bank accounts of BISE Bahawalpur *(Question No. 413)* 764
-Boy Scouts and Girl Guides Training in colleges of Toba Tek Singh *(Question No. 6864*)* 803
-Colleges in Lodhran *(Question No. 197)* 795
-Degree colleges in Mianwali *(Question No. 144)* 786
-Exemption of examination fee by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 5972*)* 793
-Extension in Government Girls College Sambrial *(Question No. 114)* 777
-Funds granted to colleges of Dinga, Gujrat *(Question No. 7216*)* 808
-Government colleges in district Attock *(Question No. 348)* 805
-Government colleges in district Faisalabad *(Question No. 231)* 809
-Government colleges in Gujranwala *(Question No. 353)* 806
-Government colleges in PP-174 *(Question No. 304)* 803
-Lecturers of Saraiki language in Lodhran *(Question No. 196)* 798
-Mochh Degree College for Women Mianwali *(Question No. 147)* 810
-M Phil/PhD Classes in Women University Faisalabad *(Question No. 431)* 802
-Number of posts in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 187)* 801
-Policy for establishment of colleges *(Question No. 148)* 788

PAGE NO.

-Start of NCC training in colleges *(Question No. 7285*)* 789
-Sub-campus of Punjab University in Gujranwala *(Question No. 18*)
-Use of prohibited drugs by women players in Punjab University Lahore *(Question No. 5947*)* 784

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

Pre-budget- 520
-Discussion for the year 2016-17

questions REGARDING- 792
-Non-availability of facilities at veterinary hospital tehsil Bhera in the evening *(Question No. 1110)* 794
-Veterinary hospitals and dispensaries in Sargodha *(Question No. 1112)*

HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING- 454
-Clean drinking water in PP-80 *(Question No. 3790*)* 455
-Control over obscenity in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 3823*)* 481
-Defective tube wells in Sahiwal *(Question No. 542)*
-Deputation of security staff at water filtration plants in Lahore *(Question No. 727)* 490 425
-Details about employees of PHA Faisalabad *(Question No. 3034*)* 447
-Details about employees of PHA, Multan *(Question No. 2663*)* 448
-Details about Gujarpura China Scheme Lahore *(Question No. 2879*)* 486
-Details about Gulshan-e-Iqbal, Lahore *(Question No. 654)*
-Details about plots allocated for public interest in Housing Colonies of Toba Tek Singh *(Question No. 3986*)* 445 433
-Details about Race Course Park Lahore *(Question No. 3282*)*
-Details about water supply and sewerage schemes in Gujranwala *(Question No. 2034*)* 445
-Employees deputed for operating sewerage system in Gujranwala *(Question No. 3951*)* 456 476
-Establishment of Gujranwala Development Authority *(Question No. 356)*
-Establishment of Housing Colony in Toba Tek Singh *(Question No. 540)* 480 489
-Establishment of Sargodha Improvement Trust *(Question No. 719)* 468
-Estimate of LOS Project Lahore *(Question No. 4071*)*
-Functional and non-functional water supply schemes in PP-58 Tandlianwala *(Question No. 591)* 484
-Grabbling millions of rupees of people by Eden Housing Society Lahore *(Question No. 3217*)* 431 485
-Gardens under administrative control of PHA Lahore *(Question No. 653)* 449
-Grabbing of Chinar Park in Satellite Town, Rawalpindi *(Question No. 3594*)* 478

PAGE NO.

-Gymnasiums established for women in district Lahore *(Question No. 525)* 461
-Housing Scheme in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 3963*)*
-Installation of water filtration plants in Mamu Kanjan, Faisalabad 484
(Question No. 592) 449
-Khayaban-e-Sir Syed Rawalpindi *(Question No. 3596*)* 458
-Laying of sewerage pipes in Chiniot *(Question No. 3953*)* 453
-Low income housing scheme, Shorkot *(Question No. 3783*)* 464
-Low income housing scheme in PP-284 *(Question No. 3964*)* 488
-Low income housing scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 716)* 445
-Officers on deputation in WASA, Multan *(Question No. 2662*)*
-Plantation in Jinnah Garden and Race Course Park Lahore 482
(Question No. 568)
-Problem of water supply and sewerage in Jia Bagga Ghung Sharif, 436
Lahore *(Question No. 3533*)* 479
-Provision of clean drinking water in PP-146 Lahore *(Question No. 530)* 469
-Provision of tube wells for water supply in Sargodha *(Question No. 4277*)* 422
-Repair of sewerage system of Gulberg-III Lahore *(Question No. 2914*)* 469
-Satto Katla Drain, Lahore *(Question No. 4143*)*
-Theft of flood-lights of Dongi Ground Samanabad, Lahore 411
(Question No. 1855)* 442
-Tube wells of WASA Lahore *(Question No. 3570*)* 492
-Unhygienic drinking water in PP-229 Pakpattan *(Question No. 778)* 475
-Water filtration plants in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 254)* 457
-Water supply and drainage system in Gujranwala *(Question No. 3952*)* 460
-Water supply in PP-283 Bahawalnagar *(Question No. 3959*)* 451
-Water supply in Sahiwal city *(Question No. 3608*)* 450
-Water supply scheme of Tandlianwala Faisalabad *(Question No. 3607*)* 472
-Water supply schemes in Dera Ghazi Khan *(Question No. 119)* 472
-Water supply schemes in Lahore *(Question No. 219)* 460
-Water supply schemes in PP-126 Sialkot *(Question No. 3961*)* 487
-Water supply schemes in PP-128 *(Question No. 679)* 491
-Water supply schemes in PP-263 Layyah *(Question No. 767)* 470
-Water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 4283*)* 467
-Water supply schemes in Toba Tek Singh *(Question No. 3989*)* 417
-Water supply tube wells in Lahore *(Question No. 1968*)*

I

IFFAT MARAJ AWAN, MS.

Pre-budget- 740
-Discussion for the year 2016-17

IMRAN ZAFAR, HAJI

Pre-budget- 854

PAGE NO.

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 585
-Chemicals business in Sialkot *(Question No. 3387*)* 578
-Inclusion of Foundry Engineering Course in Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7292*)* 563
-Recruitments in TEVTA Gujrat *(Question No. 5580*)* 588
-Technical Institutions of TEVTA in Sahiwal *(Question No. 1027)* 569
-Vacant posts in Punjab Technical Board *(Question No. 6601*)*
IRAM HASSAN BAJWA, MRS.

Pre-budget- 631
-Discussion for the year 2016-17

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

question REGARDING- 450
-Water supply scheme of Tandlianwala Faisalabad *(Question No. 3607*)*
JAMIL HASSAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Construction and repair of road from Bucheki to Lahore via Mangtanwala, Jarranwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 695
JAVED AKHTAR, MR.

Pre-budget- 844

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 447

questions REGARDING- 445
-Details about employees of PHA, Multan *(Question No. 2663*)*
-Officers on deputation in WASA, Multan *(Question No. 2662*)*

K

KANJI RAM, MR.

question REGARDING- 461
-Housing Scheme in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 3963*)*
KASHIF RAHIM KHAN, RAO

PAGE NO.

question REGARDING-
-Project of widening road from Sammundari to Kikar stop Faisalabad *(Question No. 325)* 703
KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Abundance of quacks in Lahore 607

Call attention Notice REGARDING 820

-MURDER OF THREE EMPLOYEES OF TIKA SHOP IN ISLAMPURA LAHORE 614

Pre-budget- 760
594
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 596
479
questions REGARDING- 573
563
-Emergency facilities in veterinary hospital in district Gujrat *(Question No. 6904*)*
-Employees of Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1103)*
-Managers in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1104)*
-Provision of clean drinking water in PP-146 Lahore *(Question No. 530)*
-Recruitment of officers in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6947*)*
-Recruitments in TEVTA Gujrat *(Question No. 5580*)*
KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

Pre-budget- 722
-Discussion for the year 2016-17 454
453
questions REGARDING-
-Clean drinking water in PP-80 *(Question No. 3790*)*
-Low income housing scheme, Shorkot *(Question No. 3783*)*
KHURRAM IJAZ CHATTHA, MR.

Pre-budget- 839

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

L

LEADER OF OPPOSITION
-*See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian*
LIAQAT ALI, RANA

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Chemicals business in Sialkot *(Question No. 3387*)* 585
-Water supply schemes in PP-126 Sialkot *(Question No. 3961*)* 460

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget of Livestock & Dairy Development Department district Lahore *(Question No. 1297)* 800
-Details about veterinary hospital in Gujrat *(Question No. 7217*)* 770
-Emergency facilities in veterinary hospital in district Gujrat *(Question No. 6904*)* 760
-Missing facilities in veterinary hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 6455*)* 753
-Non-availability of facilities at veterinary hospital tehsil Bhera in the evening *(Question No. 1110)* 792
-Veterinary hospital Chunian, Kasur *(Question No. 1212)* 798
-Veterinary hospital Manga Mandi Lahore *(Question No.3523*)* 783
-Veterinary hospitals and dispensaries in Sargodha *(Question No. 1112)* 794

LUBNA FAISAL, MRS.

questions REGARDING-
-Details about Gulshan-e-Iqbal, Lahore *(Question No. 654)* 486
-Gardens under administrative control of PHA Lahore *(Question No. 653)* 485
-Reconstruction of Gujranwala-Pasror road, district Sialkot *(Question No. 2684*)* 696

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING-
-Government colleges in district Faisalabad *(Question No. 231)* 805
-Government colleges in PP-174 *(Question No. 304)* 806
-M Phil/PhD Classes in Women University Faisalabad *(Question No. 431)* 810

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Roads of PP-134 Narowal *(Question No. 49)* 699

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK

529

PAGE NO.

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of heavy corruption in Higher Education Department Punjab 608
MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Anxiety amongst students and parents due to starting four years BS Programme instead of two years BA/BSc Programme 819
-Non-holding of BSc classes in all Girls Colleges of Gujranwala 814
-Press Conference of Dy. Director and Principal in premises of Government College for Women Dinga, Gujrat 815
-Secondly refusal by VC GC University Faisalabad to admit the students of National College 817

Answers to the questions REGARDING-
-Boy Scouts and Girl Guides Training in colleges of Toba Tek Singh *(Question No. 6864*)* 765
-Funds granted to colleges of Dinga, Gujrat *(Question No. 7216*)* 778
MINISTER FOR COOPERATIVES
-*See under Muhammad Iqbal Channer, Malik*

MINISTER FOR FOOD/ LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-*See underBilal Yasin, Mr.*
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W
-*See under Tanveer Aslam Malik, Mr.*
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-*See under Muhammad Shafique, Ch.*
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-*See under Sana Ullah Khan, Rana*
MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION & HIGHER EDUCATION
-*See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.*
MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of grabbing millions of rupees by teaching hospitals from patients and students 499
MUHAMMAD AFZAL, RANA

question REGARDING- 487
-Water supply schemes in PP-128 *(Question No. 679)*
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

	PAGE NO.
Pre-budget-	622
-Discussion for the year 2016-17	
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY	
Pre-budget-	830
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	790
question REGARDING-	
-Bus/wagons stands in Sialkot *(Question No. 1006*)*	
MUHAMMAD AMIR IQBAL SHAH, MR.	
questions REGARDING-	803
-Colleges in Lodhran *(Question No. 197)*	803
-Lecturers of Saraiki language in Lodhran *(Question No. 196)*	
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.	
Pre-budget-	841
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.	
Pre-budget-	822
-Discussion for the year 2016-17	
QUORUM-	856
-Indication of quorum of the House during sitting held on 11th April, 2016	
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.	
Pre-budget-	640
-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17	481
	796
questions REGARDING-	799
-Defective tube wells in Sahiwal *(Question No. 542)*	
-Difference in fares of vans *(Question No. 1250)*	686
-Over loading and over charging in vans *(Question No. 1251)*	588
-Reservations about construction of bridge over river Ravi at Qutab Shahana, Sahiwal *(Question No.6943*)*	
-Technical Institutions of TEVTA in Sahiwal *(Question No. 1027)*	
MUHAMMAD ASHRAF, CH.	
	829

PAGE NO.

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

question REGARDING- 684
-Construction of Gujranwala-Sialkot road *(Question No. 6488*)*
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

Pre-budget- 512

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 468

questions REGARDING- 411
-Estimate of LOS Project Lahore *(Question No. 4071*)*
-Theft of flood-lights of Dongi Ground Samanabad, Lahore *(Question No. 1855*)*
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-
-Construction of road from farm to market in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 550)* 704 475
-Water filtration plants in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 254)*
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 458 788
-Laying of sewerage pipes in Chiniot *(Question No. 3953*)*
-Start of NCC training in colleges *(Question No. 7285*)*
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING- 581
-Cooperative societies in Faisalabad *(Question No. 6994*)* 586
-Employees in Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 6937*)* 593
-Employees of Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1057)* 594
-Employees residing in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1086)* 595
-Employees of Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1103)* 593
-Loans issued by Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1056)* 597
-Loans issued by Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1113)* 596
-Managers in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1104)* 587
-Offices of Cooperatives Department in Bahawalnagar *(Question No. 460)* 598
-Provision of loans by Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 1235)* 573

PAGE NO.

-Recruitment of officers in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6947*)* 591
-Recruitments in Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 989)* 592
-Recruitments in Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1055)* 558
-Revenue Housing Society Toba Tek Singh *(Question No. 6130*)*
MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

Pre-budget- 535
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR

Pre-budget- 526
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK

Pre-budget- 649
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Communications & Works)*

Answer to the question REGARDING- 684
-Construction of Gujranwala-Sialkot road *(Question No. 6488*)* 691
-Construction of roads in PP-113, Gujrat *(Question No. 7309*)* 672
-Extension of road from Sodiwal to Chauburji Lahore *(Question No. 2777*)* 680
-Government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)*
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 676
-Reservations about construction of bridge over river Ravi at Qutab Shahana, Sahiwal *(Question No.6943*)* 687
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-
-Construction and repair of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6506*)* 698
-Construction and repair of road from Marot to Bahawalpur *(Question No. 882)* 707
-Details about roads under administrative control of Provincial Highway *(Question No. 881)* 706
-Fatal turns at Bahawalpur road Fort Abbas *(Question No. 786)* 705
-Low income housing scheme in PP-284 *(Question No. 3964*)* 464
-Offices of Cooperatives Department in Bahawalnagar *(Question No. 460)* 587
-Provincial Highway Haroonabad Marot Bahawalpur *(Question No. 6505*)* 697
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

Pre-budget- 620

PAGE NO.

-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

Privilege motion REGARDING-
-Late coming of DCO Vehari in celebration of Flag Hoisting on the eve of 23rd March in presence of parliamentarians 601
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 585
-Chemicals business in Sialkot *(Question No. 3387*)* 578
-Inclusion of Foundry Engineering Course in Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 7292*)* 563
-Recruitments in TEVTA Gujrat *(Question No. 5580*)* 589
-Technical Institutions of TEVTA in Sahiwal *(Question No. 1027)* 569
-Vacant posts in Punjab Technical Board *(Question No. 6601*)*

point of order (ANSWER) REGARDING- 599

-DEMAND FOR HOLDING INQUIRY ABOUT CORRUPTION OF MILLIONS OF RUPEES IN TEVTA

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 791
-Bus/wagons stands in Sialkot *(Question No. 1006*)* 794
-Details about truck stands in Sheikhupura *(Question No. 1176*)* 797
-Difference in fares of vans *(Question No. 1250)* 800
-Over loading and over charging in vans *(Question No. 1251)*
MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

QUESTION regarding-
-Government colleges in district Attock *(Question No. 348)* 808
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Pre-budget- 633
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

Pre-budget- 523, 627
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.

Pre-budget- 832

PAGE NO.

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

QUESTIONS regarding- 456
-Employees deputed for operating sewerage system in Gujranwala *(Question No. 3951*)* 457
-Water supply and drainage system in Gujranwala *(Question No. 3952*)*
MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

Pre-budget- 516
-Discussion for the year 2016-17
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK

Pre-budget- 612
-Discussion for the year 2016-17
MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN

point of order REGARDING- 600
-Demand for construction of building of Commerce College Sillanwali 637

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17
MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING- 586
-Employees in Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 6937*)* 593
-Employees of Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1057)* 593
-Loans issued by Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1056)* 597
-Loans issued by Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1113)* 592
-Recruitments in Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1055)* 422
-Repair of sewerage system of Gulberg-III Lahore *(Question No. 2914*)* 472
-Water supply schemes in Lahore *(Question No. 219)* 417
-Water supply tube wells in Lahore *(Question No. 1968*)*

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (□) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-6th, 7th, 8th & 11th April, 2016 410, 556,670,752
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

Pre-budget- 738
-Discussion for the year 2016-17 451

PAGE NO.

question REGARDING-
-Water supply in Sahiwal city *(Question No. 3608*)*
NABIRA INDLEEB, MRS.

Pre-budget- 629
-Discussion for the year 2016-17
NAUSHEEN HAMID, DR.

Pre-budget- 532

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 490

question REGARDING-
-Deputation of security staff at water filtration plants in Lahore *(Question No. 727)*
NIGHAT SHEIKH, MS.

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17 736

questions REGARDING-
-Construction of road from Faisalabad to Tandlianwala *(Question No. 511)* 704
-Details about Gujarpura China Scheme Lahore *(Question No. 2879*)* 448
-Details about Race Course Park Lahore *(Question No. 3282*)* 433
-Exemption of examination fee by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 5972*)* 786
-Gymnasiums established for women in district Lahore *(Question No. 525)* 478
-Plantation in Jinnah Garden and Race Course Park Lahore *(Question No. 568)* 482
-Use of prohibited drugs by women players in Punjab University Lahore *(Question No. 5947*)* 784

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATIONS & WORKS
-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Sajjad Haider Gujjar, Mr.

PAGE

NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES

-See under Tariq Masih Gill, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PUBLIC PROSECUTION

-See under Ahmed Khan Baloch, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT

-SEE UNDER RASHIDA YAQOOB, MS.

PAGE NO.

points of order REGARDING- 600
-Demand for construction of building of Commerce College Sillanwali 599
-Demand for holding inquiry about corruption of millions of rupees in TEVTA

Pre-budget- 506-549,611-664, 712-741,821-855

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

Privilege motions REGARDING- 495
494
-IMPROPER BEHAVIOUR OF MS MAYO HOSPITAL LAHORE WITH MPA 496
811
-IMPROPER BEHAVIOUR OF REGIONAL MANAGER SUI GAS SARGODHA WITH MPA 601
-Insulting behaviour of District Monitoring Officer Jhang with MPA 495
-Insulting behaviour of Principal Kinnaird Girls High School Railway Station Lahore with Parliamentary Secretary
-Late coming of DCO Vehari in celebration of Flag Hoisting on the eve of 23rd March in presence of parliamentarians
-Use of improper wards about MPA by DCO Multan

Q

questions REGARDING-
C OMMUNICATIONS & WORKS DEPARTMENT-
-Construction and repair of road from Bucheki to Lahore via Mangtanwala, Jarranwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 695
-Construction and repair of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6506*)* 698
-Construction and repair of road from Marot to Bahawalpur *(Question No. 882)* 707
-Construction and repair of road from Mianwali to Sargodha *(Question No. 223)* 701
-Construction of Gujranwala-Sialkot road *(Question No. 6488*)* 684
-Construction of road from Faisalabad to Tandlianwala *(Question No. 511)* 704
-Construction of road from farm to market in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 550)* 704
-Construction of roads in PP-113, Gujrat *(Question No. 7309*)* 690
-Details about roads under administrative control of Provincial Highway *(Question No. 881)* 706
-Dualling of road from Lodhran to Khanewal *(Question No. 285)* 702
-Extension of road from Sodiwal to Chauburji Lahore *(Question* 671

PAGE NO.

No. 2777)* 705
-Fatal turns at Bahawalpur road Fort Abbas *(Question No. 786)* 696
-Funds allocated for repair of roads in PP-180, Kasur *(Question No. 2230*)* 679
-Government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3988*)*
-Motor vehicles in use of C&W Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 62)* 700
-Project of widening road from Sammundari to Kikar stop Faisalabad *(Question No. 325)* 703
-Procedure for getting accommodation in Punjab House Murree *(Question No. 1093)* 708
-Provincial Highway Haroonabad Marot Bahawalpur *(Question No. 6505*)* 697
-Provision of funds for maintenance of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 3987*)* 675
-Reconstruction of Gujranwala-Pasror road, district Sialkot *(Question No. 2684*)* 696
-Renovation of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 870)* 706
-Reservations about construction of bridge over river Ravi at Qutab Shahana, Sahiwal *(Question No.6943*)* 686
-Roads of PP-134 Narowal *(Question No. 49)* 699
-Vacancies of Baildars and other work-charge employees in district Rawalpindi *(Question No. 13)* 699

COOPERATIVES DEPARTMENT- 581
-Cooperative societies in Faisalabad *(Question No. 6994*)* 586
-Employees in Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 6937*)* 593
-Employees of Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1057)*
-Employees residing in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1086)* 594
-Employees of Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1103)* 594
-Loans issued by Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1056)* 593
-Loans issued by Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1113)* 597
-Managers in Zonal Office Cooperative Bank Sahiwal *(Question No. 1104)* 596
-Offices of Cooperatives Department in Bahawalnagar *(Question No. 460)* 587
-Provision of loans by Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 1235)* 597
-Recruitment of officers in Cooperative Bank Gujrat *(Question No. 6947*)* 573
-Recruitments in Cooperative Bank in Mianwali *(Question No. 989)* 591
-Recruitments in Cooperative Bank in Okara *(Question No. 1055)* 592
-Revenue Housing Society Toba Tek Singh *(Question No. 6130*)* 558

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT- 807
-Annual sports in Faisalabad *(Question No. 341)* 810
-Bank accounts of BISE Bahawalpur *(Question No. 413)*
-Boy Scouts and Girl Guides Training in colleges of Toba Tek Singh *(Question No. 6864*)* 764
-Colleges in Lodhran *(Question No. 197)* 803
-Degree colleges in Mianwali *(Question No. 144)* 795
-Exemption of examination fee by Board of Intermediate and 786

	PAGE NO.
Secondary Education Lahore *(Question No. 5972*)*	793
-Extension in Government Girls College Sambrial *(Question No. 114)*	777
-Funds granted to colleges of Dinga, Gujrat *(Question No. 7216*)*	808
-Government colleges in district Attock *(Question No. 348)*	805
-Government colleges in district Faisalabad *(Question No. 231)*	809
-Government colleges in Gujranwala *(Question No. 353)*	806
-Government colleges in PP-174 *(Question No. 304)*	803
-Lecturers of Saraiki language in Lodhran *(Question No. 196)*	798
-Mochh Degree College for Women Mianwali *(Question No. 147)*	810
-M Phil/PhD Classes in Women University Faisalabad *(Question No. 431)*	802
-Number of posts in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 187)*	801
-Policy for establishment of colleges *(Question No. 148)*	788
-Start of NCC training in colleges *(Question No. 7285*)*	789
-Sub-campus of Punjab University in Gujranwala *(Question No. 18*)	
-Use of prohibited drugs by women players in Punjab University Lahore *(Question No. 5947*)*	784
HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	454
-Clean drinking water in PP-80 *(Question No. 3790*)*	455
-Control over obscenity in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 3823*)*	481
-Defective tube wells in Sahiwal *(Question No. 542)*	
-Deputation of security staff at water filtration plants in Lahore *(Question No. 727)*	490 425
-Details about employees of PHA Faisalabad *(Question No. 3034*)*	447
-Details about employees of PHA, Multan *(Question No. 2663*)*	448
-Details about Gujarpura China Scheme Lahore *(Question No. 2879*)*	486
-Details about Gulshan-e-Iqbal, Lahore *(Question No. 654)*	
-Details about plots allocated for public interest in Housing Colonies of Toba Tek Singh *(Question No. 3986*)*	445 433
-Details about Race Course Park Lahore *(Question No. 3282*)*	
-Details about water supply and sewerage schemes in Gujranwala *(Question No. 2034*)*	445
-Employees deputed for operating sewerage system in Gujranwala *(Question No. 3951*)*	456 476
-Establishment of Gujranwala Development Authority *(Question No. 356)*	480
-Establishment of Housing Colony in Toba Tek Singh *(Question No. 540)*	489
-Establishment of Sargodha Improvement Trust *(Question No. 719)*	468
-Estimate of LOS Project Lahore *(Question No. 4071*)*	
-Functional and non-functional water supply schemes in PP-58 Tandlianwala *(Question No. 591)*	484
-Grabbling millions of rupees of people by Eden Housing Society Lahore *(Question No. 3217*)*	431
-Gardens under administrative control of PHA Lahore *(Question No. 653)*	485
-Gymnasiums established for women in district Lahore	478

	PAGE NO.
(Question No. 525)	461
-Housing Scheme in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 3963*)*	
-Installation of water filtration plants in Mamu Kanjan, Faisalabad	484
(Question No. 592)	449
-Khayaban-e-Sir Syed Rawalpindi *(Question No. 3596*)*	458
-Laying of sewerage pipes in Chiniot *(Question No. 3953*)*	453
-Low income housing scheme, Shorkot *(Question No. 3783*)*	464
-Low income housing scheme in PP-284 *(Question No. 3964*)*	488
-Low income housing scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 716)*	445
-Officers on deputation in WASA, Multan *(Question No. 2662*)*	482
-Plantation in Jinnah Garden and Race Course Park Lahore *(Question No. 568)*	
-Problem of water supply and sewerage in Jia Bagga Ghung Sharif,	436
Lahore *(Question No. 3533*)*	479
-Provision of clean drinking water in PP-146 Lahore *(Question No. 530)*	469
-Provision of tube wells for water supply in Sargodha *(Question No. 4277*)*	422
-Repair of sewerage system of Gulberg-III Lahore *(Question No. 2914*)*	469
-Satto Katla Drain, Lahore *(Question No. 4143*)*	
-Theft of flood-lights of Dongi Ground Samanabad, Lahore	411
(Question No. 1855)*	442
-Tube wells of WASA Lahore *(Question No. 3570*)*	492
-Unhygienic drinking water in PP-229 Pakpattan *(Question No. 778)*	475
-Water filtration plants in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 254)*	457
-Water supply and drainage system in Gujranwala *(Question No. 3952*)*	460
-Water supply in PP-283 Bahawalnagar *(Question No. 3959*)*	451
-Water supply in Sahiwal city *(Question No. 3608*)*	450
-Water supply scheme of Tandlianwala Faisalabad *(Question No. 3607*)*	472
-Water supply schemes in Dera Ghazi Khan *(Question No. 119)*	472
-Water supply schemes in Lahore *(Question No. 219)*	460
-Water supply schemes in PP-126 Sialkot *(Question No. 3961*)*	487
-Water supply schemes in PP-128 *(Question No. 679)*	491
-Water supply schemes in PP-263 Layyah *(Question No. 767)*	470
-Water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 4283*)*	467
-Water supply schemes in Toba Tek Singh *(Question No. 3989*)*	417
-Water supply tube wells in Lahore *(Question No. 1968*)*	
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	585
-Chemicals business in Sialkot *(Question No. 3387*)*	
-Inclusion of Foundry Engineering Course in Government	578
College of Technology Gujranwala *(Question No. 7292*)*	563
-Recruitments in TEVTA Gujrat *(Question No. 5580*)*	588
-Technical Institutions of TEVTA in Sahiwal *(Question No. 1027)*	569
-Vacant posts in Punjab Technical Board *(Question No. 6601*)*	
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
-Budget of Livestock & Dairy Development Department district Lahore	800
(Question No. 1297)	770
-Details about veterinary hospital in Gujrat *(Question No. 7217*)*	760

PAGE NO.

-Emergency facilities in veterinary hospital in district Gujrat *(Question No.6904*)*
-Missing facilities in veterinary hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 6455*)* 753
-Non-availability of facilities at veterinary hospital tehsil Bhera in the evening *(Question No. 1110)* 792
-Veterinary hospital Chunian, Kasur *(Question No. 1212)* 798
-Veterinary hospital Manga Mandi Lahore *(Question No.3523*)* 783
-Veterinary hospitals and dispensaries in Sargodha *(Question No. 1112)* 794
TRANSPORT DEPARTMENT- 790
-Bus/wagons stands in Sialkot *(Question No. 1006*)* 793
-Details about truck stands in Sheikhupura *(Question No. 1176*)* 796
-Difference in fares of vans *(Question No. 1250)* 799
-Over loading and over charging in vans *(Question No. 1251)*
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-11th April, 2016 856

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH.

question REGARDING- 789
-Sub-campus of Punjab University in Gujranwala *(Question No. 18)*
RAHEELA ANWAR, MRS.

Pre-budget- 729
-Discussion for the year 2016-17
RASHIDA YAQOOB, MS. (*Parliamentary Secretary for Women Development)*

Privilege motion REGARDING- 496
-Insulting behaviour of District Monitoring Officer Jhang with MPA
RASHID HAFEEZ, RAJA

questions REGARDING- 449
-Grabbing of Chinar Park in Satellite Town, Rawalpindi *(Question No. 3594*)* 449
-Khayaban-e-Sir Syed Rawalpindi *(Question No. 3596*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 409, 555, 669, 751
-6th, 7th, 8th & 11th April, 2016

Resolution REGARDING-
-Appreciation of decision by Prime Minister about formation of Commission on Panama Leaks 505

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

Pre-budget- 661
-Discussion for the year 2016-17
QUESTION regarding-
-Problem of water supply and sewerage in Jia Bagga Ghung Sharif, Lahore *(Question No. 3533*)* 436

SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing & Urban Development and Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING- 426
-Details about employees of PHA Faisalabad *(Question No. 3034*)* 433
-Details about Race Course Park Lahore *(Question No. 3282*)*
-Grabbling millions of rupees of people by Eden Housing Society Lahore *(Question No. 3217*)* 431
-Problem of water supply and sewerage in Jia Bagga Ghung Sharif, Lahore *(Question No. 3533*)* 437 422
-Repair of sewerage system of Gulberg-III Lahore *(Question No. 2914*)*
-Theft of flood-lights of Dongi Ground Samanabad, Lahore *(Question No. 1855*)* 411 442
-Tube wells of WASA Lahore *(Question No. 3570*)* 418
-Water supply tube wells in Lahore *(Question No. 1968*)*
ZERO HOUR regarding- 743
-Posting of Project Director Jinnah Garden Lahore against policy

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

Pre-budget- 835

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 795 798

questions REGARDING- 801
-Degree colleges in Mianwali *(Question No. 144)*
-Mochh Degree College for Women Mianwali *(Question No. 147)*

PAGE NO.

-Policy for establishment of colleges *(Question No. 148)*
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 821

-MURDER OF THREE EMPLOYEES OF TIKA SHOP IN ISLAMPURA LAHORE 820

-ROBBERY IN JURISDICTION OF POLICE STATION KUR MOZA THATHA NORANG FAISALABAD 602

505

Privilege motion REGARDING-

-Late coming of DCO Vehari in celebration of Flag Hoisting on the eve of 23rd March in presence of parliamentarians 504

Resolution REGARDING-

-Appreciation of decision by Prime Minister about formation of Commission on Panama Leaks

SUSPENSION-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution
SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.

question REGARDING- 793

-Extension in Government Girls College Sambrial *(Question No. 114)*
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

Pre-budget- 517

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

708

questions REGARDING- 491

-Procedure for getting accommodation in Punjab House Murree *(Question No. 1093)*

-Water supply schemes in PP-263 Layyah *(Question No. 767)*
SHAHZAD MUNSHI, MR.

Pre-budget- 724

-Discussion for the year 2016-17

SHAMEELA ASLAM, MRS.

Pre-budget- 846

PAGE NO.

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17 658

SHUNILA RUTH, MS.

Pre-budget-

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17 547

question REGARDING-
-Satto Katla Drain, Lahore *(Question No. 4143*)* **469**

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.

question REGARDING-
-Vacancies of Baildars and other work-charge employees in district Rawalpindi *(Question No. 13)* **699**

SUSPENSION-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution **504**

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-
-Cooperative societies in Faisalabad *(Question No. 6994*)* **581**
-Details about employees of PHA Faisalabad *(Question No. 3034*)* **425**

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

Answers to the questions REGARDING-
-Clean drinking water in PP-80 *(Question No. 3790*)* 454
-Construction and repair of road from Bucheki to Lahore via Mangtanwala, 695

	PAGE NO.
Jarranwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)*	
-Construction and repair of road from Haroonabad to Fort Abbas	698
(Question No. 6506)*	707
-Construction and repair of road from Marot to Bahawalpur *(Question No. 882)*	
-Construction and repair of road from Mianwali to Sargodha	702
(Question No. 223)	704
-Construction of road from Faisalabad to Tandlianwala *(Question No. 511)*	
-Construction of road from farm to market in PP-87 Toba Tek Singh	704
(Question No. 550)	455
-Control over obscenity in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 3823*)*	481
-Defective tube wells in Sahiwal *(Question No. 542)*	
-Deputation of security staff at water filtration plants in Lahore	491
(Question No. 727)	447
-Details about employees of PHA, Multan *(Question No. 2663*)*	449
-Details about Gujarpura China Scheme Lahore *(Question No. 2879*)*	486
-Details about Gulshan-e-Iqbal, Lahore *(Question No. 654)*	
-Details about plots allocated for public interest in Housing Colonies of Toba Tek Singh *(Question No. 3986*)*	466
-Details about roads under administrative control of Provincial Highway *(Question No. 881)*	707
-Details about water supply and sewerage schemes in Gujranwala	445
(Question No. 2034)*	702
-Dualling of road from Lodhran to Khanewal *(Question No. 285)*	
-Employees deputed for operating sewerage system in Gujranwala	456
(Question No. 3951)*	476
-Establishment of Gujranwala Development Authority *(Question No. 356)*	
-Establishment of Housing Colony in Toba Tek Singh	480
(Question No. 540)	489
-Establishment of Sargodha Improvement Trust *(Question No. 719)*	468
-Estimate of LOS Project Lahore *(Question No. 4071*)*	706
-Fatal turns at Bahawalpur road Fort Abbas *(Question No. 786)*	
-Functional and non-functional water supply schemes in PP-58	484
Tandlianwala *(Question No. 591)*	696
-Funds allocated for repair of roads in PP-180, Kasur *(Question No. 2230*)*	486
-Gardens under administrative control of PHA Lahore *(Question No. 653)*	449
-Grabbing of Chinar Park in Satellite Town, Rawalpindi *(Question No. 3594*)*	
-Gymnasiums established for women in district Lahore	478
(Question No. 525)	462
-Housing Scheme in Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 3963*)*	
-Installation of water filtration plants in Mamu Kanjan, Faisalabad	485
(Question No. 592)	450
-Khayaban-e-Sir Syed Rawalpindi *(Question No. 3596*)*	458
-Laying of sewerage pipes in Chiniot *(Question No. 3953*)*	453
-Low income housing scheme, Shorkot *(Question No. 3783*)*	465

PAGE NO.

-Low income housing scheme in PP-284 *(Question No. 3964*)* 489
-Low income housing scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 716)*
-Motor vehicles in use of C&W Department and expenditures incurred thereupon *(Question No. 62)* 701 446
-Officers on deputation in WASA, Multan *(Question No. 2662*)* 482
-Plantation in Jinnah Garden and Race Course Park Lahore *(Question No. 568)*
-Procedure for getting accommodation in Punjab House Murree *(Question No. 1093)* 708
-Project of widening road from Sammundari to Kikar stop Faisalabad *(Question No. 325)* 703 697
-Provincial Highway Haroonabad Marot Bahawalpur *(Question No. 6505*)* 479
-Provision of clean drinking water in PP-146 Lahore *(Question No. 530)* 470
-Provision of tube wells for water supply in Sargodha *(Question No. 4277*)*
-Reconstruction of Gujranwala-Pasror road, district Sialkot *(Question No. 2684*)* 697
-Renovation of government residences in Toba Tek Singh *(Question No. 870)* 706 700
-Roads of PP-134 Narowal *(Question No. 49)* 469
-Satto Katla Drain, Lahore *(Question No. 4143*)* 492
-Unhygienic drinking water in PP-229 Pakpattan *(Question No. 778)*
-Vacancies of Baildars and other work-charge employees in district Rawalpindi *(Question No. 13)* 699 457
-Water supply and drainage system in Gujranwala *(Question No. 3952*)* 475
-Water filtration plants in PP-87 Toba Tek Singh *(Question No. 254)* 460
-Water supply in PP-283 Bahawalnagar *(Question No. 3959*)* 452
-Water supply in Sahiwal city *(Question No. 3608*)* 451
-Water supply scheme of Tandlianwala Faisalabad *(Question No. 3607*)* 472
-Water supply schemes in Dera Ghazi Khan *(Question No. 119)* 473
-Water supply schemes in Lahore *(Question No. 219)* 461
-Water supply schemes in PP-126 Sialkot *(Question No. 3961*)* 487
-Water supply schemes in PP-128 *(Question No. 679)* 491
-Water supply schemes in PP-263 Layyah *(Question No. 767)* 471
-Water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 4283*)* 467
-Water supply schemes in Toba Tek Singh *(Question No. 3989*)*

TARIQ MASIH GILL, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities)*

Privilege motion (ANSWER) REGARDING-

-Insulting behaviour of Principal Kinnaird Girls High School Railway Station Lahore with Parliamentary Secretary 811

TARIQ MEHMOOD, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Dilapidation of rest houses of Irrigation Department in district Gujrat 606

Pre-budget- 624

PAGE NO.

-Discussion for the year 2016-17 690

questions REGARDING- 770

-Construction of roads in PP-113, Gujrat *(Question No. 7309*)* 777
-Details about veterinary hospital in Gujrat *(Question No. 7217*)*
-Funds granted to colleges of Dinga, Gujrat *(Question No. 7216*)*

TARIQ SUBHANI, CH.

Pre-budget- 836

-DISCUSSION FOR THE YEAR 2016-17

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 790

-Bus/wagons stands in Sialkot *(Question No. 1006*)* 793
-Details about truck stands in Sheikhupura *(Question No. 1176*)* 796
-Difference in fares of vans *(Question No. 1250)* 799
-Over loading and over charging in vans *(Question No. 1251)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

Pre-budget- 719

-Discussion for the year 2016-17 696

question REGARDING-

-Funds allocated for repair of roads in PP-180, Kasur *(Question No. 2230*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING- 810

-Bank accounts of BISE Bahawalpur *(Question No. 413)* 702
-Dualling of road from Lodhran to Khanewal *(Question No. 285)* 802
-Number of posts in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 187)*

Z

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection & Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 807

PAGE NO.

-Annual sports in Faisalabad *(Question No. 341)* 810
-Bank accounts of BISE Bahawalpur *(Question No. 413)* 803
-Colleges in Lodhran *(Question No. 197)* 795
-Degree colleges in Mianwali *(Question No. 144)*
-Exemption of examination fee by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 5972*)* 787 793
-Extension in Government Girls College Sambrial *(Question No. 114)* 808
-Government colleges in district Attock *(Question No. 348)* 805
-Government colleges in district Faisalabad *(Question No. 231)* 809
-Government colleges in Gujranwala *(Question No. 353)* 806
-Government colleges in PP-174 *(Question No. 304)* 803
-Lecturers of Saraiki language in Lodhran *(Question No. 196)* 799
-Mochh Degree College for Women Mianwali *(Question No. 147)* 811
-M Phil/PhD Classes in Women University Faisalabad *(Question No. 431)* 802
-Number of posts in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 187)* 801
-Policy for establishment of colleges *(Question No. 148)* 788
-Start of NCC training in colleges *(Question No. 7285*)* 789
-Sub-campus of Punjab University in Gujranwala *(Question No. 18*)
-Use of prohibited drugs by women players in Punjab University Lahore *(Question No. 5947*)* 784

ZERO HOUR regarding-
-Posting of Project Director Jinnah Garden Lahore against policy 742

ZULFIQAR GHORI, MR.

Pre-budget- 651
-Discussion for the year 2016-17

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

منگل،12۔اپریل2016

(یوم الثلاثہ،4۔رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 10

857

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 5۔اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان شبقدر میں ہونے والے خود کش حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحت یابی اور شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں مِسنگ فیسلٹی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب محمد سبطین خان: صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی packageکا اعلان کرے۔

2۔ میاں محمود الرشید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔

3۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔

858

4۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

5۔ جناب محمد شعیب صدیقی: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بیرون ممالک خصوصاً بھارت سے کپڑے، زرعی آلات، جیولری اور آٹو سپیئر پارٹس کی پاکستان میں غیر قانونی درآمد (سمگلنگ) اور فروخت کو سختی سے روکا جائے۔

859

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل،12۔اپریل2016

(یوم الثلاثہ،4۔رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون آیات 115تا118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے(115)تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اُس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے(116)اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے(117)اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے(118)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

روک لیتی ہے آپ کی نسبت، تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں
وہ زمیں مشکبار ہوتی ہے خلد سے ہمکنار ہوتی ہے
ذکر سرکار کے حوالوں سے جن گھروں میں چراغ جلتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال و کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*1186: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتاجات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور اس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، ایک کنال، تین مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے جس کی موضع وار / (تحصیل وار) تفصیل جھنڈی: (الف، ب، ج، د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلیفون کمپنی اور دو کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن -/2,18,000روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین 385574ایکڑ ایک کنال تین مرلہ میں سے 109579ایکڑ ایک کنال بارہ مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے جبکہ خالص بقایا سرکار 275994ایکڑ سات کنال گیارہ مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل جہلم	135-Acre 5k-6-M
تحصیل دینہ	73-Acre 1-K 9-M
تحصیل سوہاوا	10253-Acre 7-K 14-M
تحصیل پنڈ دادن خان	265532-Acre 1-K 2-M
میزان	275994-Acre 7-K 11-M

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جواب جز(ج) میں دیا گیا ہے اس میں کافی ساری زمین ہے جو تحصیل جہلم، تحصیل دینہ، سوہاوا، تحصیل پنڈ دادن خان رکھ سرکار اور بنجر ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت اس زمین کو utilize کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ رکھ سرکار اور بنجر زمین کو بھی حکومت utilize کر سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ رکھ سرکار اور بنجر زمین ناقابل کاشت ہے اگر معزز ممبر اس پر کوئی تجویز دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں otherwise یہ ناقابل کاشت زمین ہے۔

جناب سپیکر: وہاں کیا پہاڑ ہیں یا کیا چیز ہے، اس کا تھوڑا سا بتا دیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ پہاڑ ہی ہوتے ہیں کیونکہ یہ میرا علاقہ ہے۔ ٹھیک ہے میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ No further supplementary question?

محترمہ راحیلہ انور: جی، بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ گزارش نہ کریں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں اور ہمیشہ طاقتور کو گزارش ہی کی جاتی ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ بے شک پہاڑ ہوں لیکن جہلم کے علاقے میں درخت لگائے جا سکتے ہیں اور اس کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ پہاڑ ہیں تو پہاڑ تو مری میں بھی ہیں اور ادھر کتنے زبردست جنگل ہیں۔ مجھے محترم بتائیں کہ وہاں کس طرح کی زمین ہے، آئندہ حکومت کیا تجویز رکھتی ہے اور اس پر کیا کرنا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں حکومت پہاڑ کو پہاڑ ہی رہنے دے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس پر معزز ممبر fresh question put کریں تو پھر اس کا جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ان کو تھوڑا بہت بتا دیں کہ یہ ناقابل کاشت ہے اور اس میں کوئی چیز اُگتی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پہاڑوں پر درخت اگائے جا سکتے ہیں یہ ان کی تجویز اچھی ہے۔ اگر وہ اسی طرح کی کوئی تجویز دیں تو اس کو زیر غور لایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کو چیک کر لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ زمین کی composition کیا ہے، کس وجہ سے وہ قابل کاشت نہیں ہے، اس کی chemical composition کیا ہے، کیوں

قابل کاشت نہیں ہے وہ سیم تھور ہے اور اس میں پتھر ہیں یا اس میں کیا چیز ہے؟ یہ تو کوئی جواب نہ ہوا کہ ناقابل کاشت ہے۔

جناب سپیکر: جی، سیم تھور ہو تو وہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے ان کو اشارہ تو دے دیا ہے کہ وہ بات کریں لیکن میرے محترم بھائی پڑھ کر نہیں آئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ اس کی chemical composition بتائیں کیونکہ ہر زمین کی کوئی نہ کوئی chemical composition ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، آپ ان کو کچھ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس کی current position یہ ہے کہ وہ بنجر زمین ہے، رکھ سرکار ہے، پہاڑ ہیں پتھریلی اور ناقابل کاشت زمین ہے۔ اس کی chemically position لیبارٹری سے لی جا سکتی ہے اور اس میں یہ fresh question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: دیکھ لیں، آگے آپ کا سوال تو نہیں ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جی، میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پھر آپ اپنے طور پر تشریف رکھیں۔ اگر سوال کرنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن دو سوال ہو سکیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! .On her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 1377 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: پٹواریوں و گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1377: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ قائم ہیں اور ان میں کل کتنے اہلکاران کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع لاہور میں محال سیٹلمنٹ اور اشتمال کے کل 274 پٹواری، 25 گرداور۔ 7 تحصیلدار اور 20 نائب تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) پٹواریوں کے بڑے بڑے دفاتر شاہدرہ، نولکھا۔ لاہور خاص۔ بادامی باغ، ملتان روڈ، پاجی رائیونڈ روڈ، مسلم ٹاؤن موڑ۔ چونگی امر سدھو اور میڈیکل سوسائٹی پر لب نہر نزد جلو میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مواضعات میں بھی پٹواریوں کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس وقت 20 کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان بیس لوگوں کے خلاف جو محکمانہ کارروائی چل رہی ہے تو کیا یہ معطل ہیں یا ان کو سزا ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب یہ ہے کہ جب سوال جمع ہوا تھا تو اس وقت بیس پٹواریوں کے خلاف انکوائری چل رہی تھی لیکن according to the fresh report from the district collector that we have received اب twelve wind up ہو گئی ہیں، ان پر فیصلہ آ گیا ہے اور آٹھ پر ابھی کام ہو رہا ہے جو pending ہیں۔ جن بارہ پر فیصلہ آ چکا ہے ان میں سے زیادہ تر stop of increment ہوئی ہیں اور کچھ پٹواریوں کو major penalty بھی دی گئی ہے جیسا کہ dismissal from service ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! باقی پر فیصلہ کب تک آنے کی امید ہے اور اس میں کوئی ٹائم فریم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!اس میں محکمے کی تو ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ جلد سے جلد فیصلہ آئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس پر بھی جلد فیصلہ آئے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری اس میں عرض یہ ہے کہ اس سوال کی تاریخ وصولی 18۔جولائی 2013 ہے اور اس کا جواب 22۔مئی 2014 کو موصول ہوا ہے۔اب 2016 ہو گیا ہے تو یہ اس وقت کی انکوائریاں تھیں اور اب بھی یہ complete نہیں ہوئیں تو میں آپ کے توسط سے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری سے عرض کروں گا کہ وہ one by one تفصیل بتائیں کہ اس میں کیا کیا سزا ہوئی، کون کون proceed ہوا اور کون کون dismiss ہوا اور اس میں کیا action لیا گیا اس کی ذرا precise detail آنی چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ اس وقت سے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو محکمے نے جواب دے دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر:جی،آپ ان سے مخاطب نہ ہوں۔آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!اس کی فریش رپورٹ بھی یہ ہے کہ 12 کا فیصلہ آ چکا ہے اور آٹھ pending ہیں۔یہی سوال تھا اور جواب میں نے دے دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس کو کہتے ہیں کہ سوال گندم اور جواب چنا۔۔۔

جناب سپیکر:نہیں،آپ کا سوال بھی صحیح تھا اور انہوں نے اس کا جواب بھی صحیح دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری عرض تو سن لیں۔دیکھیں!یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ جب انہوں نے questions prepare کئے ہیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے تھا کہ یہ انکوائریاں ہیں اور ان کی یہ تفصیل ہے۔یہ بتادیں کہ وہ کون سی بارہ ہیں جو decide ہو گئی ہیں ان کے نام بتادیں کہ ان میں کون کون سے accused officials تھے؟

جناب سپیکر:آپ نے جو پوچھا ہے اس کے مطابق انہوں نے بتادیا ہے۔آپ کی بڑی مہربانی بہت شکریہ۔آپ ایسے نہ کریں۔جی،اگلا سوال نمبر 3106 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ان کی درخواست ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3117 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جائے۔اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3562 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کی حدود میں محکمہ مال کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***3562: جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ مال و کالونیز کی کس کس جگہ زرعی اور شہری اراضی ہے؟

(ب) کون کون سی اراضی پر کس کس شخص یا ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کون کون سی اراضی ایکڑوار کتنی رقم پر لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک ہائے میں 9409 ایکڑ 06 کنال 09 مرلے رقبہ ہے جس میں سے 5204 ایکڑ 06 کنال 01 مرلہ زرعی اراضی ہے اور 4205 ایکڑ 02 کنال 08 مرلے شہری اراضی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں 297 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے جس پر متعدد گھرانہ جات قابض ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ مال کے کسی رقبہ پر کسی محکمہ کا کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل ساہیوال و ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421 ایکڑ ایک کنال اور ایک مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012 مبلغ -/50,44,789 روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑوار تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی اراضی پر کس کس شخص اور ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے تو اس میں جواب آیا ہے کہ ساہیوال تحصیل میں 160 ایکڑ پر 490 افراد ناجائز قابض ہیں تو میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ کب سے ناجائز قابض ہیں اور ان کا کیا

status ہے اگر یہ ناجائز قابض ہیں تو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پچھلے دنوں میں جو جناح آبادی سکیمیں .بنی ہیں اس میں یہ ٹرانسفر ہو سکتی ہیں اور یہ ان میں fall کرتے ہیں تو یہ کب تک اس پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!اس پر میں نے اپنے معزز ممبر سے last session میں بھی request کی تھی کہ یہاں پر جو ناجائز قابضین ہیں وہ اپنے گھر بنا کر بیٹھے ہیں۔انہوں نے سپریم کورٹ سے stay وغیرہ لئے ہوئے ہیں تو اس پر کچی آبادی سکیم کے لئے کوئی بھی application move نہیں ہوئی ہے۔ معزز ممبر سے اس دن بھی درخواست کی تھی کہ اگر وہ کوئی applications وغیرہ move کریں تو حکومت تیار ہے کہ اس کو process میں لاکر قواعد وضوابط کے مطابق کچی آبادی میں declare کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر:کیا اب یہ معاملہ کسی عدالت میں pending ہے یا کچھ فیصلہ ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!اس میں کچھ لوگوں کے stay سپریم کورٹ سے خارج ہو چکے ہیں لیکن ان کو اس لئے نہیں اٹھایا جا سکا کہ وہ پختہ گھر بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔اگر معزز ممبر کچی آبادی کے لئے application دیں تو اس جگہ کو کچی آبادی declare کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر:معزز ممبر نے application دینی ہے یا متعلقہ افراد نے دینی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!جو متعلقہ افراد ہیں وہ درخواستیں دیں۔

جناب سپیکر:جی،مہربانی،شاباش۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری submission یہ ہے کہ وہ یہاں پر عرصہ دراز سے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کل یا پرسوں سے نہیں بیٹھے۔یہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ ان کی پختہ تعمیرات ہیں۔اسی سوال کے اگلے جز میں عارف والا،چیچہ وطنی اور جز(ب) میں چیچہ وطنی میں پختہ تعمیرات ہیں تو جب یہ پختہ تعمیرات بھی کروادی گئی ہیں اور انہوں نے محکمہ کو درخواست گزاری بھی کی ہو گی تو انہیں یہ الاٹمنٹ کر دی جائیں،ساہیوال تحصیل میں mostly جو گاؤں ہیں وہ میرے حلقہ پی پی۔222 سے متعلقہ ہیں۔ وہ لوگ دربدر دھکے کھاتے پھر رہے ہیں،ان کی کوئی

شنوائی نہیں ہے ۔ in the larger interest of public میری بڑے ادب سے استدعا ہے، جیسا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی on the floor of the House فرمایا ہے کہ وہ درخواست گزاریں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے درخواستیں تو پہلے ہی گزاری ہوئی ہیں۔ اگر یہ محکمہ کو کہہ دیں کہ الاٹمنٹ کر دیں تو ان سارے لوگوں کو الاٹ کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ میرٹ کے مطابق دیکھیں گے، اگر ان کا حق بنتا ہو گا تو ضرور الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے خود کہا ہے کہ وہ درخواست گزاریں تو ان کو الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جب درخواست دیں گے تو اس وقت وہ دیکھیں گے کہ ان کا میرٹ بنتا ہے یا نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے تو already درخواستیں دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی کا نام بتائیں، ایسے تو نہیں ہوتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نام ایک نہیں ہے 467 لوگوں کی درخواستیں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی ایک کا نام بتائیں پھر ان سے پوچھتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنا سوال دیا کریں اس کے بعد ضمنی سوال کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے already کہہ دیا ہے کہ وہ اس کو کرنے کے لئے تیار ہیں، اب یہ مہربانی کریں اور اپنے محکمہ کو جا کر direction دیں کہ ان کے نام یہ زمینیں ٹرانسفر کر دیں۔ یہ applications آج کی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جو معیار ہے اس کے مطابق وہ ہر application کو دیکھیں گے، اگر درخواست گزار کا حق بنتا ہو گا تو اس کو الاٹمنٹ کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان غریب لوگوں کا حق ہے یہ تو ان کو ٹرانسفر کروا دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال تو ابھی شروع ہوا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ اس کا معیار کیا ہے تاکہ معزز ایوان کو بھی پتا چلے اور اس وقت سارا میڈیا یہاں پر بیٹھا ہوا ہے ان کو بھی پتا چلے کہ حکومت کی اس سلسلے میں کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں ان کا سوال ہے میں ان سے جواب لے رہا ہوں۔Please have your seat.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کروادیں کہ according to rules ہی اگر کرنا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جس کی درخواست ہو گی اس کو میرٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں یہ کون سی زبان سمجھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی معزز ممبر سے request کی ہے کہ ہمارے پاس ابھی تک کچی آبادی کی کوئی application موصول نہیں ہوئی، جب applicants اپنی application دیں گے تو پھر according to law ہم اس کو کچی آبادی declare کریں گے لیکن ابھی تک ہمارے پاس کوئی application نہیں ہے۔ وہ لوگ عدالتوں میں تھے stay میں تھے ہمارے پاس ان کی کوئی application نہیں آئی۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری ایک گزارش تو یہ ہے کہ انہوں نے پہلے ہی applications دی ہوئی ہیں، [********] یہ On the floor of the House غلط بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری آپ سے submission ہے کہ آپ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہ لوگ جو عرصہ دراز سے، سالوں سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر میں صدی کہوں تو شاید میری یہ بات بھی درست ہو جائے کیونکہ وہ بہت پرانے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ درخواستیں دے کر تھک چکے ہیں۔ اب میری گزارش ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں، میں آپ کو ایک ایک آدمی کا ریکارڈ پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جو بات انہوں نے کی ہے اس کے مطابق آپ عمل کریں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): چلیں! ان کا یہ حکم بھی ہم آپ کی وجہ سے مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میری وجہ سے نہیں، ان کے کہنے کے مطابق کریں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی درخواست نہیں آئی تو میں کیسے کہہ دوں کہ درخواست آئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم دوبارہ بھی درخواست دے دیتے ہیں پہلے بھی انہوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کرتے ہیں، میں نے floor ان کو دیا ہے آپ کو نہیں دیا، آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر جز(ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی اراضی ایکڑ وار کتنی رقم پر لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟ میں ایوان کا وقت ضائع کئے بغیر عرض کروں گا کہ اس کا جواب آپ خود پڑھ لیں کہ ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421 ایکڑ ایک کنال اور ایک مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012 مبلغ -/50,44,789 روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑ وار تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا تو دیا ہے کہ 421 ایکڑ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف 13-2012 کی تفصیل دی گئی ہے جبکہ پوچھا یہ گیا تھا کہ جب تک کا میرا سوال ہے، اس وقت تک جواب کی تفصیل دی جائے۔ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا معیار ہے، کس اصول کے تحت، کس ضابطے کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ عارضی کاشت سکیم کے تحت 421ایکڑ دیئے گئے ہیں اور اس کی تفصیل کے لئے جھنڈی (ج اور د) لگائی گئی ہے کہ کہاں کہاں پر اور کتنا رقبہ ان کو الاٹ کیا گیا ہے۔ سال 13-2012 میں 24لاکھ 48ہزار 814روپے وصول کئے گئے ہیں۔14-2013 میں 60لاکھ 70ہزار 426روپے وصول کئے گئے ہیں اور 15-2014 میں 30لاکھ 65ہزار 107روپے ان سے وصول کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جو "جھنڈی" ہمیں دکھائی ہے وہ تو ہم بڑے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں، جو "جھنڈی" مجھے دکھائی گئی ہے اس میں تو کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے سال 13-2012 کا جواب میں بتایا گیا ہے۔14-2013 اور 15-2014 اس جھنڈی میں دکھادیں، میں ابھی اپنا سوال واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے 15-2014 کا تو سوال ہی نہیں پوچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے لیکن ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ اس کا نوٹس لیں، آپ مہربانی کریں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھ لیں کہ یہ کیا معیار ہے، کس ضابطے کے تحت cultivation کے لئے یہ لینڈ دی گئی ہے اور یہ لینڈ کتنے عرصہ کے لئے دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں نے اپنے معزز ممبر کو پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ عارضی کاشت کے تحت جو زمین دی جاتی ہے یہ یک سالہ، دو سالہ اور پانچ سالہ میعاد کے تحت دی جاتی ہے اس کے لئے open auction کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں ہماری ایک ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹی ہے جو اس علاقے کے لئے ایک قیمت مقرر کرتی ہے کہ اس سے کم نہیں ہو سکتی، اس کے بعد اس سے زیادہ بولی میں جو لے جائے اس کو وہ زمین دی جاتی ہے۔ اب یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسے یک سالہ، دو سالہ میں لے لیکن حکومت کی پالیسی پانچ سال تک عارضی کاشت سکیم ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال ابھی مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ آپ کا، مجھے آگے چلنے دیں اور لوگوں کے بھی تو سوالات ہیں، آپ ہی تو اکیلے نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اب کوئی سوال نہیں ہوگا۔ محترمہ! میں نے آپ کا نام بولا ہے، آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 4171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4171: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال اور شہر (ضلع ساہیوال) میں کتنی سرکاری اراضی کس قصبہ اور گاؤں میں واقع ہے، کتنی اراضی پر دکانیں اور دفاتر ہیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز، پٹہ، ٹھیکہ پر دی ہوئی ہے اور اس سے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن حکومت کو ہوئی ہے۔ تفصیل سال وار بتائی جائے؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں، اس اراضی کو ناجائز قابضین سے کیوں حکومت واگزار نہیں کروا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) تحصیل ساہیوال میں سرکاری اراضی کا کل رقبہ 8784 ایکڑ 01 کنال 14 مرلے ہے اس میں 4583 ایکڑ 06 کنال 18 مرلے زرعی ہے اور 4200 ایکڑ 02 کنال 16 مرلے پر مختلف محکمہ جات کے دفاتر ہیں اور تین ایکڑ پر دکانیں ہیں جس کی تفصیل (جھنڈی (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مال نے159 ایکڑ تین کنال اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 2011-12 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 2012-13 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔ تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں160 ایکڑ اراضی ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابضین نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جس کی تفصیل موضع وار تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان احکامات صادر کرتے ہیں جن کی تعمیل میں ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے دیوانی سے حکم امتناعی وغیرہ حاصل کر رکھے ہیں اور ان کے کیس ہائے / اپیل ہائے زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے رقبہ واگزار کروانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ڈسٹرکٹ ساہیوال سے ہے، ملک ارشد صاحب جس طرح سے سوالات کر رہے تھے، میرے سوالات بھی اس سے ملتے جلتے ہیں۔

میرا ضمنی سوال جز(ب) سے متعلق ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

(ب) محکمہ مال نے159 ایکڑ تین کنال اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 2011-12 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 2012-13 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی کیا پالیسی ہے اور یہ کس طرح سے پٹہ پر دی جاتی ہے اور یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اس کے لئے apply کیا تھا، اس کی تفصیل ہمیں فراہم کر دی جائے؟

جناب سپیکر: اس کی تفصیل تو انہوں نے ایوان میں پیش کر دی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ہمیں پالیسی بتا دیں اور اس کا طریق کار بتا دیں تاکہ ہمیں بھی کچھ پتا چل سکے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!یہ رقبہ جو ٹھیکہ یا پٹہ پر دیا گیا ہے یہ عارضی کاشت سکیم کے تحت ہی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔آپ کی مہربانی گپ شپ کے لئے لابی موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!اسسٹنٹ کمشنر صاحب موقع پر جا کر اس زمین کا نیلام عام کرتے ہیں،اس سلسلے میں ہماری ایک ڈسٹرکٹ رینٹ کمیٹی ہوتی ہے جو اس زمین کی لیز کا تعین کرتی ہے کہ اسے اس سے کم قیمت پر نہیں دیا جاتا،اس کے بعد بولی میں جو لے جائے اس کو عارضی کاشت کے لئے رقبہ دیا جاتا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ عارضی کاشت کتنے عرصے کے لئے ہوتی ہے؟

جناب سپیکر:انہوں نے پہلے بتا دیا ہے لیکن آپ سن نہیں رہی تھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!میرا سوال تو اب شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!یہ ایک سالہ، دو سالہ اور پانچ سالہ بھی ہوتی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!یہ بہت ضروری اور اہم point ہے چونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ جب رقبے لیز پر دیئے جاتے ہیں تو وہ ایک دو یا چار سال نہیں بلکہ پچاس پچاس سالوں سے ان پر قابض اور ان کے مصرف میں ہیں even then انہیں پیداوار کے حساب سے جو ریونیو جمع کرانا چاہئے وہ بھی نہیں کراتے۔یہ ریونیو عملے کے ساتھ ملی بھگت ہے اور سارا عملہ مل کر انہیں اسی طرح چلاتا جاتا ہے۔ اگر آپ کسی کو appoint کر کے اس کا سروے کروالیں تو یہ ہر ضلع میں ہو رہا ہے اور بہت نامور لوگ رقبے لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔میں سمجھتی ہوں کہ on the floor of the House جو پالیسی یا طریق کار بتایا جا رہا ہے یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے اس میں کھلا تضاد ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!میں کیا ضمنی سوال پوچھوں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ رواج ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں اور ذرا آرام آرام سے بات کیجئے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہم یہ چیز عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں اور یہاں پر خادم اعلیٰ پنجاب نے بارہا یہ بات کی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس سوال سے متعلقہ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ میرے سوال سے related ہے انہوں نے بارہا کہا کہ ہم ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں، ہم آسانیاں پیدا کر رہے ہیں، ہم طریقے بدل رہے ہیں لیکن روایات کہاں تبدیل ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے ضمنی سوال کرنے کو کہا ہے تقریر کے لئے نہیں۔ مہربانی کر کے ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ اس رقبہ سے یہ آمدن حاصل ہو رہی ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ آمدن کہاں خرچ ہو رہی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ پیسے خزانہ سرکار میں جاتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو بتائیں کہ یہ پیسا کدھر جاتا ہے۔ آپ تیاری مت کریں بلکہ آپ بیٹھے رہیں چونکہ معاملہ ذرا مشکل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ پیسا خزانہ سرکار میں جاتا ہے۔ صوبائی گورنمنٹ کا رقبہ ہے اور یہاں سے جتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں وہ خزانہ سرکار میں جمع ہوتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جواب تو آپ نے ہی دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اور کہاں جائیں گے؟ خزانہ سرکار میں ہی جائیں گے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کس مد میں جاتے ہیں اکاؤنٹ نمبر بتائیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ بتا سکتے ہیں تو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! سوال میں اکاؤنٹ نمبر نہیں پوچھا گیا لہٰذا اس کے لئے fresh question دیں۔

جناب سپیکر: سرکاری مد میں چلے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! سرکاری مد میں جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے بھی فارم نمبر نہیں پتا اگر آپ بتا سکتے ہیں تو بتائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں پوچھ سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پوچھ سکتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھ لیں کہ بتانا بھی آپ کو پڑے گا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جز پر ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! جز (ب) پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! محکمہ مال نے 159 ایکڑ، تین کنال اور اٹھارہ مرلے رقبہ ٹھیکے پر دیا، 12-2011 میں اس کی آمدنی 28 لاکھ 66 ہزار روپے اور 13-2012 میں 24 لاکھ روپے ہے۔ یہ چار لاکھ روپے کی کمی کی کیا وجہ تھی۔ میرا دوسرا ضمنی سوال تھا کہ یہ ایک سالہ کاشت تھی، دو سالہ یا پانچ سالہ تھی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلے آمدن میں کمی کا بتا دیں چونکہ پہلے 28 لاکھ روپے تھی پھر 24 لاکھ روپے ہو گئی۔ کیا یہ open auction تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! چونکہ سوال میں 12-2011 اور 13-2012 کا ہی پوچھا گیا تھا۔ اس میں جو وصولیاں ہوئی ہیں ان میں یہ بھی possible ہے کہ کوئی نئی auction ہوئی ہو، کسی زمین کی لیز ختم ہو گئی ہے اور اسے extend نہ کروایا گیا ہو اس وجہ سے سالانہ آمدن میں difference آیا ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال میاں نصیر احمد کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!On his behalf سوال نمبر 4 لیکن اس کا تو جواب بھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر:یہ سوال pending آ رہا ہے۔اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر:اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے،آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر:میں نے سمجھا تھا کہ اس کا جواب آیا ہو گا لیکن اس کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اس بارے میں عرض سن لیں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!تین سال ہو گئے ہیں اس کا جواب نہیں آیا۔کیا ایوان کا کوئی ممبر اس اسمبلی کے توسط سے پوچھنے کا مجاز ہے کہ تین سال گزرنے کے باوجود متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی کو گھاس نہیں ڈالی۔

جناب سپیکر:اسمبلی تو گھاس نہیں کھاتی،اللہ کا شکر ہے کہ اسمبلی تو روٹی کھانے والی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!فی الحال تو گھاس سے بھی بدتر ہے کہ تین سال ہو گئے ہیں اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری!اس سوال کا جواب کیوں نہیں آ رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!یہ میرے متعلقہ ہے۔

معزز ممبران:جناب سپیکر!یہ سوال محترم سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر:اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جناب سپیکر!انشاءاللہ اگلے اجلاس میں اس کا جواب پیش کیا جائے گا۔

MR. SPEAKER: Be sure?

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جناب سپیکر!جی،انشاءاللہ۔

جناب سپیکر:دیکھیں آپ ایوان میں بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جی،انشاءاللہ۔

جناب سپیکر:اس کے بعد موقع نہیں ملے گا پھر رولز کے مطابق جو قانونی کارروائی ہو گی آپ کے ساتھ نمٹنا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہداکرم):جی،انشاءاللہ۔

جناب سپیکر:بہت مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اب بات ختم ہو گئی؟

جناب سپیکر:اب انہوں نے کہہ دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!مٹی پاؤ ۔

جناب سپیکر:نہیں۔مٹی نہیں،پانی۔انشاءاللہ سوال کا جواب آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!مٹی ہی پڑ گئی۔

جناب سپیکر:مٹی نہیں پاتے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!آپ ان سے پوچھیں کہ اس سوال کو تین سال ہو گئے ہیں اس کا جواب نہیں آیا۔ڈیپارٹمنٹ کدھر ہے؟

جناب سپیکر:جب جواب آئے گا تو پھر پوچھ لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!جواب آنا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:انشاءاللہ جواب آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اسمبلی ختم ہو جائے گی لیکن جواب نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: اگر جواب نہیں آئے گا تو ہم پوری کارروائی کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے کبھی کارروائی کی ہے، آپ بتادیں کہ آپ کے ہوتے ہوئے آج تک کوئی کارروائی ہوئی ہو؟

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہوتا۔ میرے بھائی! ایسے نہیں ہوتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کسی ایک محکمے کا بتادیں جس نے جواب نہ بھیجا ہو اور آپ نے اس کے خلاف کارروائی کی ہو۔

جناب سپیکر: میں نے کبھی ایسے آرڈر نہیں کیا، آج آرڈر کیا ہے تو اس کے مطابق کروں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کس کا ضمنی سوال؟ اس پر ضمنی سوال ہے ہی نہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 4 کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جس کا جواب نہیں آیا اس کے متعلق سوال کر رہے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1296 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں تعینات تحصیلداروں کی تفصیلات

*1296: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں ہو سکتا؟

(ب) اس وقت راولپنڈی ڈویژن میں کتنے ایسے تحصیلدار ہیں جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، ان کے نام مع اضلاع بتائے جائیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا بھی جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تحصیلداروں کو جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں، وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پالیسی کے تحت کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن ضلع لاہور صوبہ پنجاب کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی زد میں نہ آتا ہے۔

(ب) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو۔

(ج) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس طرح حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی ہونے کا جواز نہ بنتا ہے۔

(د) راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس لئے ان کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ مزید برآں یہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی بھی افسر / تحصیلدار (بی ایس۔16) کیڈر کی سیٹ پر اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن مخصوص حالات میں مذکورہ افسران اپنے رہائشی ضلع میں ایکس کیڈر سیٹ کے علاوہ تعینات ہو سکتے ہیں اس لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے تحصیلدار جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ کوئی بھی تحصیلدار کیڈر کی سیٹ پر تعینات نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(د) میں جواب دیا گیا ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں کوئی بھی تحصیلدار ایسا نہ ہے جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں کام کر رہا ہو اس لئے ان کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔ مزید برآں یہ کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی بھی افسر / تحصیلدار (بی ایس۔16 کیڈر کی سیٹ پر اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہ ہو سکتا ہے لیکن مخصوص حالات میں مذکورہ افسران اپنے رہائشی ضلع میں ایکس کیڈر سیٹ کے علاوہ تعینات ہو سکتے ہیں اس لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے تحصیلدار جو کہ اپنے رہائشی ضلع میں تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ کوئی بھی تحصیلدار کیڈر کی سیٹ پر تعینات نہ کیا گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہوں گی

کہ سب سے پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ یہ کون سے مخصوص حالات ہیں جن میں افسران اپنے رہائشی ضلع میں کیڈر سیٹ کے علاوہ بھی تعینات ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! محترمہ سپیشل circumstances پوچھنا چاہتی ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتی ہوں کہ 1981 کی transfer policy کے according under special circumstances گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے جو آفیسرز ہیں وہ اس پالیسی کے under نہیں آتے اور ہوم ڈسٹرکٹ میں ان کی تعیناتی ہو سکتی ہے۔ Under exceptional circumstances آپ کو جو راولپنڈی ڈویژن کی لسٹ مہیا کی گئی ہے اگر آپ اس میں دیکھیں تو آپ کو ایک example راجہ طاہر عزیز کی ملتی ہے۔ آپ نے جب سوال جمع کرایا تھا یہ اس کے بعد 2013-06-07 کا ہے اور سات آٹھ ماہ کے لئے under exceptional circumstances وہاں پر ان کی تعیناتی کی گئی چونکہ وہاں پر سیٹلمنٹ کا کام ہو رہا تھا اس لئے وہاں پر ان کی services hire کی گئیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوسرا ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی، محکمہ کی طرف سے مجھے لمبی چوڑی تفصیل دی گئی ہے جس کے مطابق اکثر لوگ اپنے اپنے اضلاع میں تعینات ہیں۔ لاہور کے بارے میں انہوں نے اپنے جواب میں کہہ دیا ہے کہ لاہور صوبہ پنجاب کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی زد میں نہیں آتا ہے اس لئے لاہور میں تعیناتی ہو سکتی ہے۔ لاہور شہر کے علاوہ بھی ایک لمبی فہرست ہے تو کیا یہ سارے لوگ مخصوص حالات کی وجہ سے یہاں پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ اپنے cadre پر تعینات نہیں ہیں بلکہ یہ ex-cadre posts or deputation پر تعینات ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس فہرست کے سیریل نمبر 32 پر مسٹر فرید اسلم لون ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری مہربانی کر کے ان کا cadre بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس فہرست میں شامل سارے لوگ ex-cadre posts or deputation پر تعینات ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1297 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم رجسٹرڈ اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1297: محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے رجسٹرڈ اشٹام فروش ہیں؟

(ب) سال 2012 کے دوران ضلع ہذا میں کتنی مالیت کے اشٹام فراہم کئے گئے؟

ج) اس وقت اس ضلع میں اشٹام فروش کے لائسنس کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں pending ہیں؟

(د) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے کا طریق کار نیز مجاز اتھارٹی کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) بمطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، ضلع جہلم میں اشٹام فروشوں کی تعداد 106 ہے۔

(ب) حسب رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ضلع جہلم سال 2012 میں کل اشٹام جو اشٹام فروشوں کو ضلع ہذا سے جاری ہوئے ان کی مالیت۔/77,22,760 روپے ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں اس وقت اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار عدد درخواستیں process میں ہیں۔

(د) اشٹام فروشوں کا لائسنس سٹمپ رولز 1934 کے رول 26 کے تحت درخواست گزار جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو کے ذاتی کردار اور جائے حصول لائسنس کی آبادی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ / سفارشات پر جاری کیا جاتا ہے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع جہلم سال 2012 میں کل اشٹام جو اشٹام فروشوں کو ضلع ہذا سے جاری ہوئے ان کی مالیت -/77,22,760 روپے ہے۔ یہ اشٹام تو ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کی طرف سے اشٹام فروشوں کو جاری ہوئے ہیں۔ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اشٹام جاری ہوئے اور کل کتنی مالیت کے اشٹام فروخت ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کلکٹر کی رپورٹ کے مطابق جتنی رقم جواب میں لکھی گئی ہے اتنی ہی مالیت کے اشٹام جاری کئے گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! I am sorry میں جواب properly سُن نہیں سکی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ جواب میں جو amount لکھی گئی ہے اتنی ہی مالیت کے اشٹام جاری ہوئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیا سرکاری خزانہ سے بھی کوئی اشٹام جاری ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جی، نہیں۔ سرکاری خزانہ سے ایک ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے اشٹام جاری کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا اس لئے دُہرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ایک ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے اشٹام treasury سے جاری کئے جاتے ہیں جبکہ باقی اشٹام فروشوں کے پاس ہوتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع جہلم میں اس وقت اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار عدد درخواستیں process میں ہیں۔" مجھے ان چار لوگوں کے نام بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ ان کی درخواستیں کہاں تک process ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! fresh report کے مطابق اشٹام فروشوں کے لائسنس کے حصول کے لئے چار نہیں بلکہ پانچ درخواستیں pending ہیں۔ ان میں عبدالخالق ولد مالک خان، طارق محمود مغل، محمد شہزاد اور دیگر دو لوگ شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر کی رپورٹ کے مطابق آئندہ دو سے تین ہفتوں میں ان درخواستوں پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر1856 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کچی آبادی چودھری کالونی کے گھروں کو مسمار کرنے کی تفصیلات

*1856: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل اوایس لاہور کو ختم کر دیا گیا تاکہ سڑک کو کھلا کیا جا سکے؟

(ب) مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟

(ج) متاثرہ لوگوں کو پے منٹ کی تمام تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(د) زمین کا ریٹ اور ڈھانچہ کا کیا ریٹ دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر کچی آبادی کی رہائشی جگہ کو کمرشل ریٹ پر بھی پے منٹ کی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) کچی آبادی ایل اوایس کو ختم نہیں کیا گیا آبادی سے جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) کچی آبادی چوہدری کالونی کے 32 گھروں کو مسمار کیا گیا۔

(ج) متاثرہ گھروں کی پے منٹ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) زمین کا ریٹ۔/2,55,000+15 فیصد فی مرلہ بمطابق قانون ادا کیا گیا ہے اور ڈھانچہ کے لئے بلڈنگ کی کیٹیگری، عمر اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھا ہے۔

(ہ) کچی آبادی کے کسی بھی رہائشی کو کمرشل ریٹ پر ادائیگی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری فرمادیں کہ کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے تاکہ میں اگلا ضمنی سوال کر سکوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!بمطابق رپورٹ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک مکان نمبر37آتا ہے وہ جواب کی تفصیل میں کیوں شامل نہیں کیا گیااور اس کو کتنے پیسے دیئے گئے ہیں؟جواب میں بتایا گیا ہے کہ کل 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔ایل اوایس سڑک اسی گھر کے corner سے شروع ہوتی ہے۔اُدھر یہ پہلا گھر آتا ہے تو اس گھر کو جواب کی تفصیل میں کیوں mention نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!معزز ممبر نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر کسی specific گھر کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو fresh question دے دیں۔اس کا جواب دے دیا جائے گا۔جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔ان لوگوں کو کس طرح سے payments کی گئی ہیں وہ ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!پارلیمانی سیکرٹری کے پاس تو32 گھر مسمار کرنے کی رپورٹ ہے۔اگر آپ کوئی نشاندہی کر دیں تو پھر اس کا جواب لے لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!نشاندہی کس طرح سے کروں،کیا میں پٹواری ساتھ لے جاؤں؟ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ گھر نمبر37اس تفصیل میں mention نہیں کیا گیا۔جہاں سے ایل اوایس شروع ہوتی ہے وہاں پر مکان نمبر37 کو گرایا گیا ہے لیکن اس کا ذکر جواب کی تفصیل میں نہیں ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ اس مکان کے لئے کتنے پیسے دیئے گئے ہیں اور اس کو جواب کی تفصیل میں کیوں شامل نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کیا آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی انفارمیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!میرے پاس اس وقت یہ انفارمیشن نہیں ہے۔ میں یہ انفارمیشن محکمہ سے لے کر معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔ میں معزز ممبر کو ساتھ لے کر اس جگہ کا visit کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ساتھ کیوں جانا ہے؟آپ اپنے محکمہ سے کہیں کہ وہ visit کر کے اس کی صحیح رپورٹ پیش کریں۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اس سوال کا مکمل اور صحیح جواب دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے تاکہ اس کا مکمل جواب آ سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مکمل یا نامکمل کی بات نہیں۔اس سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔نامکمل اور غلط میں فرق ہوتا ہے۔میرا سوال یہ تھا کہ مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا ہے؟اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان 32 گھروں کے علاوہ ایک گھر نمبر 37 بھی ہے جس کا انہوں نے اپنی تفصیل میں ذکر نہیں کیا۔اسی گھر سے ایل اوایس شروع ہوتی ہے اور اس کو شامل نہیں کیا گیا۔میں اگلا ضمنی سوال یہ کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سوال کو pending کروایا تھا تو اس order کو فی الحال withdraw سمجھا جائے اگر انہوں نے اسی طرح چلنا ہے تو چلنے دیں۔میاں صاحب! آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ویسے میں نے اس سوال کو pending کرنے کا order کر دیا تھا لیکن فی الحال وہ میں withdraw کرتا ہوں۔البتہ مکان نمبر 37 کے بارے میں انفارمیشن ضرور حاصل کی جائے۔آپ اس پر اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل اوایس لاہور کو ختم کر دیا گیا ہے تاکہ سڑک کو کھلا کیا جا سکے؟"اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "کچی آبادی ایل اوایس کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ ہم نے صرف 32 گھروں کو مسمار کیا ہے۔" آج 12۔اپریل 2016 ہے۔میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس کچی آبادی کا میں نے ذکر کیا ہے کیا متعلقہ محکمہ نے اُس ساری کچی آبادی کو مسمار کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ کچی آبادی کو ختم کرنے کا نوٹیفکیشن نہیں کیا گیا لیکن سڑک کشادہ کرنے کے لئے جتنی جگہ درکار تھی اُتنے ہی گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!انہوں نے6-Section کے تحت813کنال95مربع فٹ جگہ مزیدacquireکی ہے اُس کانوٹیفکیشن نمبر328-SR ہے۔اس سوال کو پھرpendingکرلیں؟

جناب سپیکر: جی،اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب!معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں آپ اس کا مکمل جواب لے کر آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!آپ اندازہ لگالیں کہ متعلقہ محکمہ اور معزز پارلیمانی سیکرٹری کی آپس میں کتنیcoordinationہے کہ کسی سوال کا جواب تین سال بعد بھی نہیں آرہااور کوئی ادھورا جواب بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!میں نے آپ کا سوالpendingکیا ہے اس کا جواب بعد میں آجائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہمیں اتنا حق نہیں ہے کہ ہم یہ پوچھ سکیں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں میں نے آپ کا سوالpendingکر دیا ہے۔اگلا سوال نمبر2433 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے،اُن کیrequestآئی ہے کہ اس سوال کوpendingکیا جائے لہٰذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2434 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!سوال نمبر3307 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی ودیگر تفصیلات

***3307: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2012 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی نیز ٹیکس وصول کرنے کے لئے حکومت کیا طریقہ اختیار کرتی ہے؟

(ب) سال2013 کے دوران حکومت کو زرعی انکم ٹیکس سے کل کتنی رقم موصول ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) مالی سال12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ-/76,24,26,632 روپے وصول کئے گئے۔

زرعی انکم ٹیکس کی وصولی مندرجہ ذیل دو طریقوں سے ہوتی ہے:۔

1۔ محصول براراضی

2۔ محصول برزرعی آمدنی

مذکورہ محصول میں سے جو زیادہ ہو وہ وصول کیا جائے گا جس کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال13-2012 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ -/82,73,39,803 روپے وصول کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!انہوں نے جز(الف)میں فرمایا ہے کہ دو قسم کے ٹیکس لئے جا رہے ہیں۔اس وقت فیلڈ میں ایگر کلچر انکم ٹیکس کے نام سے ایک ٹیکس جاری کیا جاتا ہے اور پھر ایگریکلچر آمدنی ٹیکس یعنی انکم کا مطلب آمدنی ہے تو اس طرح سے دو ٹیکس وصول کئے جا رہے ہیں، کیا یہ درست ہے یا غیر قانونی ہے؟

جناب سپیکر: یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایگریکلچر کے سپرد ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اُس کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!سوال نمبر 4001 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: بندوبست اراضی کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4001: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں بندوبست اراضی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) سال11۔2010،12۔2011اور13۔2012 کے دوران کتنی رقم بندوبست اراضی پر خرچ ہوئی؟

(ج) بندوبست اراضی کا کام اس ضلع کے کس کس موضع اور گاؤں میں کب سے جاری ہے، یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لئے225 سابقا تعینات شدہ محکمہ ریونیو اور بندوبست کے لئے بھرتی کئے گئے 116 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد	گریڈ	کیفیت
مہتمم بندوبست	01	18	
نائب مہتمم بندوبست	02	17	1ایڈیشنل چارج
تحصیلدار بندوبست	02	16	1ایڈیشنل چارج
نائب تحصیلدار بندوبست	15	14	
قانونگو	32	11	
پٹواری	247	09	
سٹینوگرافر	02	14	
جونیئر کلرک	04	07	
ڈرائیور	03	05	
نائب قاصد	26	02	
مالی	01	02	
چوکیدار	02	02	
سویپر	02	02	

(ب) ان سالوں میں بندوبست کے کام کو سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں تقریباً مبلغ-/7,69,83,635روپے خرچ ہوئے۔

(ج) بندوبست اراضی کا کام سال06-2005 سے جاری ہے اور1008 مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو چکا ہے اور بقایا76 مواضعات کے بندوبست کا کام31۔دسمبر2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب کے بعد تاریخ وصولی 20۔فروری 2014 لکھا ہوا ہے اور تاریخ ترسیل 29۔اپریل2014 ہے۔ یہ 2014 تو ابھی بہت دور ہے تو یہ صورتحال دیکھ لیں؟(قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، انسان ہے کوئی بات نہیں، غلطی ہو سکتی ہے۔آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ بندوبست اراضی کا کام سال 06-2005 سے جاری ہوا اور 1008 مواضعات کا بندوبست کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا 76 مواضعات کا بندوبست کام 31۔دسمبر 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔ 2014 بھی گزر گیا اور 2015 بھی گزر گیا تو کیا اب یہ بندوبست کا کام مکمل ہو چکا ہے اور وہاں سے بندوبست کا کام ختم کرنے کے بعد بندے چلے گئے ہیں یا ابھی بھی کام ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ بندوبست اراضی کا کام 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور ایوان کی انفارمیشن کے لئے عرض ہے کہ یہ کام 07-03-2015 کو 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر بندوبست کا کام مکمل ہو گیا ہے تو اس وقت بندوبست کا عملہ وہاں پر کام نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! بندوبست کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے کیونکہ اس کام میں کچھ خامیاں رہ گئی تھیں جس کی درستی کے لئے ابھی تک بندوبست کا عملہ وہاں پر کام کر رہا ہے اور اُن کی تنخواہوں کا بجٹ جون 2016 تک ہے اور اُس کے بعد اُنہیں وہاں سے transfer out کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! دو باتیں آپ کے سامنے آ گئی ہیں۔ایک میں کہتی ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے، دوسری میں کہتی ہیں کہ عملہ وہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ اُن کو وہاں پر کوئی خامی نظر آئی تو اس لئے وہ عملہ کام کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!ان سالوں میں بندوبست کا کام سرانجام دینے کے لئے ملازمین کی تنخواہوں کا بجٹ 2014 تک کا تھا۔اس کے بعد ابھی تک جتنا خرچہ ہوا ہے جو لوگ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتادیں؟انہوں نے یہ detail دی ہے کہ 24۔ جولائی 2014 تک 7 کروڑ 69 لاکھ 83 ہزار 635 روپے خرچ ہوئے تو اب تک وہاں پر کتنا پیسا خرچ ہو چکا ہے کیونکہ بندوبست کے لوگ ابھی تک وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ خزانے پر کتنا بوجھ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ 2016-06-30 تک تنخواہوں کی مد میں بجٹ موجود ہے اور یہ بھی درست ہے کہ 116 ملازمین وہاں پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اُس کی وجوہات بھی میں نے آپ کو پہلے عرض کی ہیں کہ جو معمولی غلطیاں ہوئی تھیں یا سائلان کی طرف سے عدالتوں میں جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں اُن سائلان کی دادرسی کے لئے یہ عملہ وہاں پر موجود ہے اور 2016-06-30 تک یہ اپنا کام مکمل کر لے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!آپ دیکھ لیں اور اس کا مطلب ہے یہ مقدمات رہیں گے اور تب تک وہ 116 بندے وہیں بیٹھے رہیں گے اور خزانے سے تنخواہیں نکالتے رہیں گے۔کام بھی مکمل ہو گیا ہے اور لوگ بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو گیا اور اب بھی بندے وہاں پر موجود ہیں۔وہ خود ہی لوگوں سے درخواستیں دلوا کر خود کیس بنائے رکھیں گے اور وہاں پر بیٹھے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو ایک date بھی بتا دی ہے کہ وہ اُس وقت تک وہاں رہیں گے۔ ریکارڈ میں جہاں کہیں غلطی تھی اُس کو درست کر رہے ہیں تو اب آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر 5045 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5045: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے؟
(ب) اب تک کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے موضع جات بقایا ہیں؟
(ج) ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا تخمینہ کتنا ہے نیز لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا مشکلات ہیں؟
(د) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنائی جاسکتی ہے جو اس معاملے کو ہینڈل کرے تاکہ عوامی مشکلات کو جلد از جلد حل کیا جاسکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔
(ب) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے درج ذیل مراحل کے تحت اس منصوبہ کا آغاز کیا گیا:

پائیلٹ فیز:	3اضلاع
فیز:1	8اضلاع
فیز:2	13اضلاع
فیز:3	12اضلاع

اس شیڈول کے تحت ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام 12۔اگست سال 2013 میں شروع کیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے دستیاب تمام 522 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹ 2انٹری مکمل کی جاچکی ہے۔ جبکہ بقایا 10 مواضعات اشتعمال میں ہیں جن کا ریکارڈ دستیابی کے بعد کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے اور بتدریج کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ڈیٹا بیس میں لوڈ کیا جارہا ہے۔
(ج) ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی خدمات M/S AOS (Pvt) Ltd. سے انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد 32 ملین روپے میں لی جارہی ہیں۔
ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے سلسلے میں درج ذیل مشکلات درپیش ہیں:

- مکمل ریکارڈ کی عدم دستیابی
- پرت پٹوار اور پرت سرکار میں تفاوت
- ریکارڈ کی تصدیق میں تاخیر
- اصل رقبہ سے زائد کی منتقلی
- پیچیدہ درستی کا عمل

تاہم ضلع ساہیوال کی انتظامیہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کی تکمیل میں فی الحال مکمل معاونت کر رہی ہے۔

(د) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبے کے انتظامی، تکنیکی اور پیشہ وارانہ معاملات کی دیکھ بھال کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Project Steering Committee تشکیل دی گئی ہے جس کی سربراہی چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کی گئی ہے۔

مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبہ کی پراگرس کا ڈویژنل کمشنرز کی ماہانہ میٹنگ میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

اس منصوبہ کی وقتی تکمیل اور درپیش مشکلات کے جلد ازالہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ضلعی سطح پر کیبنٹ ممبر کی سربراہی میں عوامی نمائندوں اور ڈسٹرکٹ کلکٹر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام 12۔اگست 2013 شروع کیا گیا۔ 522 موضع جات تھے جن کی data entry مکمل ہو چکی ہے، 10 موضع جات کا ریکارڈ عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہیں ہے۔ وہ دس موضع جات کون سے ہیں ان کی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: اس کا جواب آگیا ہے۔ آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! دس موضع جات کی لسٹ آپ کو فراہم کر دی جائے فی الحال ساہیوال اور چیچہ وطنی میں لینڈ ریکارڈ اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے موضع جات ہیں؟ یہ مجھے بتائیں گی تو میں آگے ضمنی سوال کروں گا۔ یہ دس موضع جات ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کے مطابق انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دس موضع جات اسی سوال میں ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں یہ بات ٹھیک ہے تو میں آگے بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے سوال کیا تھا کہ کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا اور کتنے بقایا ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا جواب انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تین سال ہو گئے ہیں تو کس وجہ سے یہ دس موضع جات نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: آپ ماشاءاللہ کب سے پریکٹس کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 2005 سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے سارے مقدمات کے فیصلے کروا لئے ہیں۔ یہ ایک process ہے جو چل رہا ہے۔ اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ اگر آپ نے نام لینے ہیں تو وہ فہرست آپ کو فراہم کر دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! تعداد پوچھی گئی تھی نام نہیں پوچھے گئے تھے۔ معزز ممبر کو نام فراہم کر دیئے جائیں گے۔ جہاں تک ان کا یہ سوال ہے کہ دس موضع جات پر کیوں کچھ نہیں ہوا تو اس پر میں یہ عرض کرتی ہوں کہ ان کا consolidation process تو denotify ہو چکا ہے لیکن چونکہ مالکان اراضی کورٹ میں چلے گئے ہیں اور یہ معاملہ subjudice ہو گیا ہے۔ جب تک یہ معاملہ کورٹ میں ہے اس وقت تک ان موضع جات پر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی خدمات M/S AOS (Pvt) Ltd. سے انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد 32 ملین روپے میں لی جا رہی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس کمپنی نے یہ کام کیا

ہے کیااس نے جتنا کام کیا ہے اس کی ادائیگی ہو چکی ہے یا بقیہ کی بھی ہو چکی ہے اور کب تک کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: کیا کوئی مفت بھی کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جو دس موضع جات رہ گئے ہیں، عدالت کے فیصلوں کے بعد ہی ان کا کام مکمل ہو سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبے کے انتظامی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ معاملات کی دیکھ بھال کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Project Steering Committee تشکیل دی گئی ہے۔ جس کی سربراہی چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کی گئی ہے۔اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز convene ہوئی ہیں۔ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے منصوبہ کی پراگرس پر ڈویژنل کمشنرز کی ماہانہ میٹنگ میں جائزہ لیا جاتا ہے، اگر جائزہ لیا جاتا ہے تو ان دس موضع جات کا کیا status ہے جو میٹنگ میں رکھا گیا اور کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! معزز ممبر بار بار ایک ہی سوال گھما پھرا کر کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتا دیا ہے کہ وہ معاملہ کورٹ میں ہے اور کورٹ کے فیصلہ سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ آپ سے proceeding بھی پوچھیں گے کہ کیا کیا باتیں میٹنگز میں ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! already three tiers پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کام provincial, divisional and district level پر ہو رہا ہے۔ ہمارے cabinet member میاں عطا محمد خان مانیکا اس کو Chair کر رہے ہیں۔ اس میں ساہیوال کے public representatives کو بھی ساتھ بٹھایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کو شامل نہیں کیا گیا؟ میرے خیال میں یہی بات ہے۔ اگر ان کو شامل کیا ہوتا تو پھر ایسی بات نہ ہوتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ میں گھما پھرا کر بات نہیں کر رہا بلکہ direct بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ ایک Steering Committee بنی تھی۔ میں نے یہ ادب سے پوچھا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب نے اس کو کتنی دفعہ convene کیا ہے؟ اگر ڈویژنل کمشنرز اس کو ماہانہ take up کرتے تو تین سالوں میں جتنے مہینے بنتے ہیں تو وہ بتا دیتے کہ اتنی میٹنگز ہوئی ہیں۔ میں نے میٹنگز کی تعداد پوچھی ہے۔ اس کا جواب نہیں آیا تو آپ جواب لینے کے حوالے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال ہے اگر مناسب سمجھیں تو ان سے جواب لے دیں کہ اس منصوبہ کی وقتی تکمیل اور درپیش مشکلات کے جلد ازالہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ضلعی سطح پر cabinet member کی سربراہی میں عوامی نمائندوں اور ڈسٹرکٹ کلکٹر پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ میری آپ سے submission ہے کہ یہ ہدایات کب جاری ہوئیں اور کیا ان پر عملدرآمد ہو چکا ہے؟ اگر ہو چکا ہے تو ساہیوال کی کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہے اور کون کون سے پبلک کے نمائندے ہیں جن کا نوٹیفکیشن ہوا ہے؟ محترمہ پورے پنجاب کا بتائیں گی لیکن میں specifically ساہیوال کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جب آپ کا نام اس میں نہیں ہو گا تو آپ کو اس کو پوچھنے کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو میں کمیٹی کا پوچھ رہا ہوں بعد میں نام کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کو کچھ بتا دیں جو آپ بتا سکتی ہیں۔ ویسے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! fresh notification کے مطابق cabinet member میاں عطا محمد خان مانیکا ساہیوال کو lead کر رہے ہیں۔ ان کا نوٹیفکیشن 9۔مارچ2016 کو ہوا تھا۔ اس سے پہلے جناب بلال یٰسین Chair کر رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ممبران کی composition پوچھی ہے کہ وہ کیا ہے؟ میاں عطا محمد خان مانیکا تو دوسرے ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں ممبران کا پتا نہیں کہ کون ہیں تو جس پبلک نے اپنے مسئلے کے ازالے کے لئے جانا ہے تو انہیں کتنی مشکل ہو گی۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ 9۔مارچ2016 کو نوٹیفکیشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی بات note کریں اور چیف منسٹر صاحب کے notice میں لائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ممبران کی composition بتادیں؟

جناب سپیکر: کیا دوسرے ضلع میں منسٹر نہیں جا سکتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! زمیندار، کاشتکار یا دو چار مرلے والے کسان کو پتا ہو کہ ڈسٹرکٹ میں ممبر کون ہے؟ یہ ممبران کا تو بتادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! ان کا نام لکھ لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اس list میں کسی طرح ان کا نام بھی آ جائے۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا۔ یہ صرف ممبران کی composition بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد باقی ممبران کی تفصیل معزز ممبر کو مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ جن سوالات کے جوابات نہیں آئے وہ سوالات pending ہیں۔ جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ ڈویژن میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی تفصیلات

*5558: **چودھری اشرف علی انصاری**: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے کن کن اضلاع کے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے، سیلاب سے بچاؤ کے لئے آئندہ کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ان علاقوں میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کن کن افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے؟

(ج) متاثرین کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کتنے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران و اہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، ضلع وار تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں حالیہ سیلاب 2014 کے دوران مندرجہ ذیل اضلاع اور دیہات متاثر ہوئے:

1۔	گوجرانوالہ	45	(تحصیل وزیر آباد 23، تحصیل کامونکی 22)
2۔	حافظ آباد	143	(تحصیل حافظ آباد 59، تحصیل پنڈی بھٹیاں 84)
3۔	نارووال	91	(تحصیل نارووال 61، تحصیل شکر گڑھ 7، تحصیل ظفروال 23)
4۔	سیالکوٹ	22	(تحصیل سیالکوٹ 20، تحصیل پسرور 2)
5۔	منڈی بہاؤالدین	100	(تحصیل منڈی بہاؤالدین 16، تحصیل پھالیہ 72، تحصیل ملکوال 12)
6۔	گجرات	21	(تحصیل گجرات 21)

سیلاب سے بچاؤ کے لئے آئندہ کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے فلڈ 2014 کے تجربات کی روشنی میں تجاویز و آراء حاصل کرنے کے لئے مورخہ 22 اور 23۔اکتوبر 2014 کو ایک

سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پیش کی گئی تجاویز کی روشنی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جس کا پہلا اجلاس مورخہ 6۔نومبر 2014 کو ایس اینڈ جی اے ڈی کے کمیٹی ہال میں منعقد ہوا۔ ماہرین کی طرف سے آنے والی تجاویز کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت مکانات جو دوران سیلاب متاثر ہوئے ہیں ان کی مالیت تخمینہ بابت مکانات نقصانات نہیں لگایا جاتا۔ گوجرانوالہ ڈویژن کے چھ اضلاع میں جن افراد کی اموات، متاثرہ مکانات مال مویشی اور فصلات دوران سیلاب ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	اموات افراد	مکانات	مال مویشی	متاثرین فصلات
1۔گوجرانوالہ	7	675	182	9100
2۔حافظ آباد	16	4431	175	10457
3۔نارووال	22	909	2	3744
4۔سیالکوٹ	37	2574	122	2231
5۔منڈی بہاؤالدین	6	918	49	6145
6۔گجرات	7	961	119	3509
میزان	95	10468	649	35186

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے حسب ذیل چھ اضلاع کے لئے امداد بابت متاثرین اموات، تعمیر مکانات دوران سیلاب 2014 امدادی رقم تقسیم کی گئی۔

	تعداد اموات	امدادی رقم	تعداد مکانات	امدادی رقم	تعداد متاثرین فصلات	امدادی رقم
1۔گوجرانوالہ	7	11.2	675	16.875	9100	362.104
2۔حافظ آباد	16	25.6	4431	110.775	10457	489.724
3۔نارووال	22	35.2	909	22.725	3744	279.239
4۔سیالکوٹ	37	59.2	2574	197.81	2231	281.8
5۔منڈی بہاؤالدین	6	9.6	918	22.95	6145	235.5
6۔گجرات	7	11.2	961	24.025	3509	98.398
میزان	95	152.0	10468	1746.765	35186	395.16

(د) متاثرین کا تعین اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے گوجرانوالہ ڈویژن میں تمام اضلاع کے ڈی سی او صاحبان و تمام متعلقہ ضلعی افسران نے متاثرین کی بحالی کے لئے شب و روز کام کیا۔ تباہ شدہ مکانات کا سروے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اہلکاران کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ ٹیم لیڈر(BS-14) 2۔ قانونگو/پٹواری
3۔ سیکرٹری یونین کونسل 4۔ لوکل امام مسجد

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے متعلقہ ضلعی کمیٹی ڈی سی او صاحب کی زیر نگرانی سیلاب سے متاثرہ علاقے کے سروے کے بعد متاثرین کا تعین کرتی ہے۔

امداد برائے نقصانات مکانات وفصلات کا جو طریق کار وضع کیا گیا ہے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i)معاوضہ برائے مکان 40%سے کم نقصان=	پہلی قسط	-/25000روپے
	دوسری قسط	-/15000روپے
	کل میزان	-/40000روپے
(ii)معاوضہ برائے مکان 40% سے زائد نقصان=	پہلی قسط	-/25000روپے
	دوسری قسط	-/55000روپے
	کل میزان	-/80000روپے
(iii)معاوضہ برائے فصلات آفت زدہ(12.5ایکڑ تک)=		-/10000روپے فی ایکڑ

(و) پی ڈی ایم اے پنجاب نے سیلاب 2014 کے دوران وزیر اعلی پنجاب کی زیر نگرانی متاثرین میں امدادی اشیاء خوراک، ٹینٹ، ادویات، وکشتیاں وغیرہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام متاثرہ اضلاع کو پہنچائی گئیں۔ علاوہ ازیں تمام امداد سیلاب متاثرین میں بابت اموات، مکانات، فصلات اور مال مویشی وغیرہ کے سلسلہ میں پی ڈی ایم اے اور ضلعی حکام کی زیر نگرانی تقسیم کی گئیں۔

سرکاری زمین پر مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*5651: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سال2012 میں2012-10-30تک سرکاری زمین پر رہائش پذیر افراد کو مالکانہ حقوق دینے کے احکامات جاری ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو دیہات اور شہروں میں پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ بالا دونوں احکامات پر کلی طور پر عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر مقامات پر پٹواری حضرات نے سروے میں غلط اندراج کئے اور بعض اوقات پسند، ناپسند کی بنیاد پر اصل حقداروں کا نام سروے لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام مسائل کی درستی اور شکایات کے ازالے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر تحصیل کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامی افسران ان شکایات کے ازالہ پر توجہ مرکوز نہیں کرتے اس کمیٹی کا اجلاس ایک ماہ میں دو مرتبہ ہونا ضروری ہے جو کہ مہینوں نہیں ہوتا، کیا حکومت وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عملدرآمد کروانے اور لوگوں کو مالکانہ حقوق دلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دیہات ہائے میں 5مرلہ سکیم کے تحت بے گھر افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ غلط ہے مذکورہ بالا دونوں احکامات پر عملدرآمد کیا گیا ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔ پسند اور ناپسند کی بنیاد پر سروے نہ ہوا ہے بلکہ اصل حقدار لوگوں کو سروے میں شامل کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ ان تمام مسائل اور شکایات کے ازالہ کے لئے ہر تحصیل میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی کوئی شکایت پانچ مرلہ / کچی آبادی کے بارے میں موصول ہوتی ہے تو کمیٹی کا اجلاس طلب کر کے اسے حل کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں حالیہ سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات کی تفصیلات

*5833: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں حالیہ سیلاب سے کون کون سے علاقے متاثر ہوئے نیز یہ بھی بتائیں کہ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ان علاقوں میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے اور کتنے افراد کے کتنی مالیت کے گھر، مال مویشی اور فصلیں متاثر یا تباہ ہوئے، متاثرین وار تفصیل بتائیں؟

(ج) متاثرین کے لئے کل کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کون کون سے افراد کو کس کس مد میں کتنی امداد دی گئی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لئے کن کن افسران واہلکاران کی ذمہ داریاں لگائی گئیں، تحصیل وار تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا؟

(و) پی ڈی ایم اے نے حالیہ سیلاب میں مذکورہ علاقوں میں جو امدادی کارروائیاں کیں ان کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں 222 مواضعات متاثر ہوئے جن میں رقبہ بقدر 1,80,194 ایکڑ پر کھڑی فصلیں متاثر ہوئیں۔ تحصیلدار / یونین کونسل وار مواضعات کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آئندہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے تمام متعلقہ محکمہ جات کی طرف سے ممکنہ اقدامات کئے گئے ہیں۔

(ب) سیلاب 2014 میں ضلع سرگودھا میں کل 12 افراد سیلاب کے پانی میں ڈوب کر جاں بحق ہوئے جن کے وارثان کو مبلغ 16 لاکھ روپے فی کس مالی امداد دی گئی نیز سیلاب کے دوران 6 مویشی ہلاک ہونا رپورٹ کئے گئے۔ سیلاب کے دوران مکانات و فصلیں تباہ ہونے پر کل 35625 متاثرین میں مبلغ -/94,02,17,637 روپے مالی امداد تقسیم کی گئی۔

(ج) ضلع ہذا میں حکومت پنجاب کی طرف سے انتظامات / امدادی اقدامات کے لئے مبلغ 10 کروڑ روپے وصول ہوئے جن میں سے 4 کروڑ 31 لاکھ 94 ہزار 189 روپے مختلف مدہائے میں خرچ کئے گئے۔

(د) حکومت کی ہدایات کے مطابق متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر، محکمہ زراعت، محکمہ لائیو سٹاک، ریونیو فیلڈ سٹاف، امام مسجد، سینئر سکول ٹیچر، MEAs۔ افسران / اہلکاران پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئیں۔

(ہ) متاثرین کا تعین کرنے کے لئےPDMA پنجاب کی طرف سے جاری کردہSOP کے مطابق عملدرآمد کیا گیا۔

(و) سیلاب2014 کے دوران سیلاب زدہ علاقوں میں ہر قسم کے حفاظتی اقدامات PDMA کی ہدایات کے مطابق کئے گئے۔

ضلع لاہور میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*6000: باؤاختر علی: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کی شہری اور زرعی سرکاری اراضی کہاں کہاں واقع ہے، کل رقبہ سمیت تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس اراضی پر کون کون سے لوگ ناجائز قابضین ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے۔

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال12-2011 کے دوران ضلع لاہور میں6978 کنال8 مرلے192 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔

سال2014 میں134 کنال ساڑھے بارہ مرلے100 مربع فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چولستان میں بے زمین کاشتکاروں کو اراضی کی فراہمی

*6223: جناب محمد نعیم انور: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولستان میں وسیع وعریض رقبہ موجود ہے کیا حکومت چولستان کے اس بے آباد رقبہ کو آباد کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

(ب) چولستان میں مقامی چولستانیوں کو زرعی رقبہ تقسیم کئے جانے کے کسی منصوبہ پر کوئی کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان مقامی کاشتکار جو زمین یا کم زمین کاشتکاروں کو چولستان کی زمین آسان شرائط پر دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علاقہ چولستان کا کل رقبہ 66,55,360 ایکڑ ہے جو تین اضلاع میں واقع ہے۔اس رقبہ میں سے 4,58,234 ایکڑ مختلف محکمہ جات کو منتقل شدہ ہے جبکہ 5,81,188 ایکڑ رقبہ مختلف سکیم ہائے کے تحت چولستانی افراد کو تقسیم ہو چکا ہے۔اس طرح بقایا رقبہ 56,15,938 ایکڑ بچتا ہے۔

(ب) فی الوقت علاقہ چولستان میں کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب، لاہور نے بروئے نوٹیفکیشن نمبر CLI-239/2013-549 مورخہ 13-03-05 پانچ سال کے لئے چولستانی افراد کو بذریعہ قرعہ اندازی رقبہ الاٹ کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت چولستانی افراد سے تینوں اضلاع سے مورخہ یکم اپریل 2013 سے 31۔ مئی 2013 تک 54115 درخواست گزاروں کو اہل قرار دیا۔ تاہم سکروٹنی کو شفاف بنانے کے لئے اس کی مزید چھان بین کا سلسلہ جاری ہے۔ اس منصوبہ کے لئے 1,36,713 ایکڑ (10,937 لاٹ ہائے) رقبہ مخصوص کیا گیا ہے۔

(ج) متذکرہ بالا سکیم کے علاوہ کوئی سکیم زیر کار روائی نہ ہے۔

پراپرٹی کی قیمت کم ظاہر کرنے کے رجحان کی روک تھام کا مسئلہ

*6224: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں مثلاً ایک کروڑ کی پراپرٹی 50/40 لاکھ مالیت کی ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریاں کی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا بھی یہ درست ہے کہ پراپرٹی کی کم مالیت ظاہر کر کے انتقال اور رجسٹریوں سے ملکی خزانہ کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے کیا اسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس نظام میں بہتری لانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیل ایوان میں بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ مال میں انتقال اور رجسٹریاں پراپرٹی کی پوری مالیت کے مطابق نہیں ہوتیں۔ ہر سال ڈسٹرکٹ کلکٹر صاحبان اپنے اپنے اضلاع میں پراپرٹی کے شیڈول مقرر کرتے ہیں۔ پراپرٹی کی مقررہ قیمت سے کم انتقال اور رجسٹریاں تصدیق نہیں کی جا سکتیں۔ اگر کوئی رجسٹری کسی وجہ سے مقررہ ضلعی شیڈول سے کم ہو جائے تو آڈٹ کے دوران ان کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور متعلقہ کلکٹر اس کی وصولی کرواتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حکومت کے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق انتقال اور رجسٹریاں ہو رہی ہیں لہٰذا ملکی خزانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہے۔

(ج) رجسٹری کے وقت قابل ادا رقوم اشٹام کی وصولی کو مزید بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ای سٹیمپنگ کا منصوبہ بنا رکھا ہے جو کہ بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا اس اقدام سے ملکی خزانہ میں رقوم اشٹام کی وصولی میں مزید بہتری آئے گی۔

سرگودھا: پی پی-28 سیلاب سے متاثرہ افراد اور حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیل

*6537: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-28 یونین کونسل حضور پور تحصیل بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب سے کتنا زرعی رقبہ اور کتنے مکان متاثر ہوئے اور کتنے افراد اس سیلاب سے متاثر ہوئے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) اس سیلاب سے متاثر افراد کو کتنی رقم حکومت کی جانب سے دی گئی ان کے نام، ولدیت، رقم اور یہ رقم کس کس مد میں ان کو دی گئی؟

(ج) کتنے افراد کو ابھی تک حکومت کی جانب سے رقم کی ادائیگی نہ ہوئی ہے اور ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت بقایا متاثرہ افراد کو جن کی درخواستیں منظور ہوئی تھی ان کو بھی رقم دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حضور پور میں سال2014 میں آنے والے سیلاب میں کل زرعی رقبہ 1850ایکڑ متاثر ہوا، دوران سیلاب ایک مکان مطابق پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب متاثر ہوااور 547زمین مالکان فصلات کی مد میں متاثر ہوئے۔

(ب) حضور پور میں سال2014 میں آنے والے سیلاب میں ایک کس مالک مکان متاثرہ(تصور حیات) کو مبلغ۔/80,000روپے اور 547فصلات متاثرین میں سے 456 متاثرین کو مبلغ ۔/10,000فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ۔/1,02,70,000روپے معاوضہ کی ادائیگی کی گئی جبکہ 13 متاثرین کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں مگر متاثرین زیادہ تر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ابھی تک وصول نہ کر سکے ہیں۔ان کے گھر والوں کو بھی اطلاع دی جا چکی ہے اور فہرست PDMA کو بھی بھجوائی جا چکی ہے۔ متاثرین جن کو ادائیگی کر دی گئی ہے ان کے نام ولدیت، رقوم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) حضور پور میں سال2014 میں آنے والے سیلاب میں 591 متاثرین کے نام سروے میں رپورٹ ہوئے جو بعد ازاں فیلڈ سٹاف کے تصدیق کرنے کے بعد 44افراد حقدار نہ ٹھہرائے گئے اور ان کے نام متاثرین کی فہرست میں سے PDMA سے de-notify کروائے گئے۔ حقداران ٹوٹل 547 متاثرین تھے جن میں سے 456 کو جیسا کہ سوال(ب) کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کو ادائیگی کر دی گئی اور 13 کے پے آرڈر بنک آف پنجاب میں موجود ہیں۔ 547 حقداران متاثرین سیلاب مد متاثرہ فصلات میں سے جن کو ادائیگی نہ کی گئی ہے ان کی تفصیل اور وجہ ذیل ہے:

1. بمطابق رپورٹ آمدہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی(PDMA)لاہور 78افراد کی NADRA کی جانب سے verification نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان افراد کے پے آرڈر تیار نہ ہوئے اور ان کو معاوضہ کی رقم کی ادائیگی نہ ہو سکی۔
2. متاثرین مکان کی مد میں تین کس افراد(i)صائمہ مظہر(ii)سکینہ بی بی(iii)محمد نذیر نے کسی دیگر جگہ کا سروے ٹیم کو سروے کروا کر اپنے نام سروے لسٹ میں شامل کروالئے تھے جو بعد میں ایک کس مسمی محمد اقبال درخواست دینے پر بعد از تصدیق پتا چلا کہ مذکورہ افراد کے مکانات بالکل درست حالت میں ہیں اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ سیلاب2014 کے پانی نے صائمہ مظہر وغیرہ کے مکانات کو چھوا تک نہیں تھا۔ان تینوں کی ادائیگی بعد از رپورٹ فوراً روک دی گئی اور کیس ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کو

ارسال کر دیا گیا۔ جو ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی نے میٹنگ میں تینوں کی ادائیگی کو کالعدم قرار دے دیا اور ان کے نام فہرست متاثرین مکان سے خارج کرنے کا حکم جاری کیا۔ مذکورہ تین کس نے Next appellate forum ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی میں ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف اپیل جمع نہ کروائی بلکہ معزز عدالت عالیہ ہائیکورٹ لاہور میں ایک رٹ پٹیشن نمبر 3043/2015 دائر کر دی جس کے جواب میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودہا نے اپنا جواب داخل کروا دیا ہے۔ پٹیشن کی تین hearing ہو چکی ہیں اور ابھی تک معاملہ معزز عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(د) حضور پور میں سال 2014 میں آنے والے سیلاب میں حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں دوبارہ سروے کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں مگر دوبارہ سروے کے دوران کوئی بھی شخص متاثرہ مکان یا متاثرہ فصل کی مد میں اہل قرار نہ دیا گیا۔ مزید یہ کہ دوبارہ سروے کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ ریویو کمیٹی اور ڈسٹرکٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی لیکن ان میٹنگ میں حضور پور کا کوئی بھی شخص دوسرے سروے کے دوران متاثرہ مکان یا متاثرہ فصلات کی مد میں معاوضہ کا اہل نہ ٹھہرا۔

سرگودھا میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے زمینداروں کی بحالی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*6657: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارچ، اپریل 2015 کی بارشوں سے ضلع سرگودھا کے کافی چکوک بالخصوص چک 109 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک 97 جنوبی کی تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت جن کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں ان زمینداروں کی بحالی کے لئے کچھ اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حالیہ ماہ مارچ و اپریل 2015 کی بارشوں سے مندرجہ ذیل چک نمبر 109 جنوبی، 108 جنوبی، 112 جنوبی، 105 جنوبی، 106 جنوبی، 102 جنوبی، 100 جنوبی، 110 جنوبی اور چک نمبر 97 جنوبی میں کسی قسم کی فصلات کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) جس وقت کسی موضع کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ تو وہاں پر ڈویلپمنٹ سیس، لوکل ریٹ، ایگریکلچرل، انکم ٹیکس اور واٹر ریٹ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ اس وقت مروجہ پالیسی کے تحت یہاں پر نقصان 40 فیصد سے کم ہے لہٰذا کسان اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راولپنڈی میں نویں اور دسویں جماعت کی کتب کی عدم دستیابی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! راولپنڈی میں نویں، دسویں جماعت کی پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابیں بالکل نہیں مل رہیں اور طلباء مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! انہوں نے جو شکایت کی ہے اس کا جلد ازالہ کر دیا جائے گا اور یہ books next week تک آ جائیں گی اور اس بات کا خاص طور پر نوٹس لیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ کتابیں آ گئی ہیں اور کچھ ابھی رہتی ہیں ہمیں اس کا already پتا ہے اور ہم ان کے پیچھے چڑھے ہوئے ہیں کہ وہ ہمیں جلدی کتابیں دے دیں۔ شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف تین کتابیں مارکیٹ میں آئی ہیں اور باقی جو پبلشرز ہیں یا بک سٹال پر لوگ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جون تک کتابیں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ وہ سرکاری سکولوں میں جو تین کتابیں موجود ہیں وہ دی گئی ہیں وہ بھی 50 فیصد بچوں کو ملی ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! انہوں نے next week تک کہا ہے کہ مل جائیں گی تو پھر آپ اس کے بعد بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو حالات نظر آ رہے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ اتنی جلدی ملیں گی ان کتابوں کا ملنا بہت ضروری ہے، ورنہ بچوں کا semester ضائع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!آپ اس کا فوری طور پر نوٹس لیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):جناب سپیکر!جی،اس پر فوری ایکشن لیا جائے گا۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر:اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ملک محمد ظہور انور

سیکرٹری اسمبلی:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔پہلی درخواست ملک محمد ظہور انور،ایم پی اے،پی پی۔23 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ سلطانہ شاہین،ایم پی اے،ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری تا یکم مارچ2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین،ایم پی اے،پی پی۔133 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عارف عباسی

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب محمد عارف عباسی،ایم پی اے،پی پی۔13 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری تا5۔فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحیانون

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ طحیانون،ایم پی اے،ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری تا10۔فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی:اگلی محترمہ نگہت انتصار،ایم پی اے،پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2تا5۔فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک محمد علی کھوکھر، ایم پی اے، پی پی۔199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔جنوری2016تا اختتام اجلاس کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"3تا5۔فروری اور24۔فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری اور 8۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فاطمہ فریحہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ فاطمہ فریحہ، ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2اور 4۔فروری، 10تا12، 19۔فروری، 23تا25۔فروری اور 5تا7۔اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"5۔فروری اور 7۔اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست چودھری محمد اشرف،ایم پی اے،پی پی۔112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"12۔نومبر2015اور29۔جنوری اور10تا12۔فروری2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر:اب رپورٹیں پیش کی جائیں گی۔جناب محمد ثاقب خورشید پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ثاقب خورشید:جناب سپیکر!میں بطور ممبر کمیٹی یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3۔اپریل2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3۔اپریل2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3۔اپریل2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اگلی رپورٹ چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرام!

تحاریک التوائے کار نمبر 14/1198 اور نمبر 15/839 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1198/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86.
2. Adjournment Motion No. 839/2015 moved by Mrs Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-318.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی رپورٹ ڈاکٹر نجمہ افضل خان مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)ڈرگز پنجاب2015، مسودہ قانون(دوسری ترمیم)ڈرگز پنجاب2015، مسودہ قانون(ترمیم)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور2016اور مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر نجمہ افضل خان:جناب سپیکر! میں ممبر سٹینڈنگ کمیٹی ہیلتھ یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016.)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016)

4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill, 2015 (Bill No. 41 of 2015)
3. The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill, 2015. (Bill No. 6 of 2016)
4. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill, 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shehbaz Ahmad, MPA PPP-143.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر:اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے پہلی تحریک استحقاق نمبر13/16 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر14/16 بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: آپ نے؟

میاں طاہر: جی، میں نے کروائی تھی۔

جناب سپیکر: کب کروائی تھی؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! وہ کمیٹی کے سپرد ہوئی تھی لیکن دو سال ہو گئے ہیں آج تک کمیٹی نے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب آتے ہیں تو آپ کے حوالے سے پوچھتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور آج پھر آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ ملک کی مختلف صوبائی اسمبلیوں، ایوان بالا، ایوان زیریں، سینیٹ و قومی اسمبلی اور پورے ملک کے اندر ہر جگہ یعنی گلی کوچوں سے لے کر اقتدار کے ایوانوں اور اسمبلی کے ایوانوں تک پاناما لیکس کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی اور آج پھر میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ تحریک التوائے کار جو میں نے چار دن پہلے جمع کروائی ہے اس تحریک التوائے کار کو out of turn take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، out of turn کا کوئی قانون یا قاعدہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، جو طریق کار ہے اس کے مطابق آنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دیکھیں، اگر مسئلہ اہم ہو تو out of turn ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جو طریق کار ہے اس کے مطابق تحریک آئے گی تو میں ضرور take up کروں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ عرض ہے کہ مسئلہ اہم نوعیت کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی میرے پاس آپ کی تحریک نہیں آئی۔ پہلے یہ آفس میں آئے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پوری دنیا میں ہماری بدنامی کا باعث بن رہا ہے تو ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ آفس میں آئے گی پھر دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیں کہ ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: نہیں، میں اس پر آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں ٹائم دیا جائے۔ آپ ان کو کیوں بچا رہے ہیں؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، اب تحریک التوائے کار کا وقت ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو process ہونے دیں کیونکہ اس کے process کے بغیر take up نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر نعرے بازی کرنے لگے)

جی، تحریک التوائے کار محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔Order in the House جی، تحریک التوائے کار نمبر55/16 محترمہ شُنیلارُوت کی ہے جو تحریک التوائے کارmoveہو چکی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"مودی کے ان پیاروں کو،ایک دھکااور دو"

کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"روعمران رواور چور مچائے شور"

کی نعرے بازی)

پارلیمانی سیکرٹری نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔معزز ممبران ایسا نہ کریں۔اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آ سکالہٰذااس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئےpending کیا جاتاہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر66/16جناب امجد علی جاوید کی ہے۔یہ تحریک التوائے کارmove ہو چکی ہے اور محکمہ آبپاشی سے متعلقہ ہے۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار68/16 محترمہ شُنیلارُوت کی ہے جوایکسائزاینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے۔اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئےpending کیا جاتاہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر72/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جوہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر73/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے لیکن اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذاآئندہ ہفتے پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں۔اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر86/16 کا جواب ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آئندہ ہفتے لے کر آئیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اس کوnoteفرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے
آکر نعرے بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 95/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جو ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی پارلیمانی سیکرٹری لے کر آئیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم ملک بچانے نکلے ہیں، آؤ ہمارے ساتھ چلو
اور مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو نواز" کی نعرے بازی)

جی، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔ 5-اپریل 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء پہلی قرار داد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی زیر التواء قرار داد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ بھچر صاحب! یہ آپ ہی کی قرار دادیں ہیں۔ کیا آپ نہیں لینا چاہتے؟ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کے ان پیاروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

بھچر صاحب! کیا آپ نہیں پڑھنا چاہتے؟ یہ آپ ممبران کی قرار دادیں ہیں، اگر آپ take up نہیں کرنا چاہتے تو پھر یہ dispose of ہو رہی ہیں۔ بھچر صاحب اس قرار داد کو take up نہیں کرنا چاہتے لہٰذا اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ سبطین صاحب آپ کی قرار داد ہے، اس قرار داد کو پڑھیں۔ (شور وغل)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری قرارداد ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف
سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اس کا آرڈر ہو گیا ہے۔ آپ تمام ممبران کا ہی نقصان ہو رہا ہے۔ آپ قرارداد نہیں لینا چاہتے تو کیا پھر اس قرارداد کو dispose of کر دوں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، یہ آپ کا اپنا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی قراردادیں ہیں بھئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم چوری مکانے نکلے ہیں، آؤ ہمارے ساتھ چلو"،
"گو نواز گو"، "گو شہباز گو" اور "پانامالیکس ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: سبطین خان صاحب! میں فائنل آرڈر کرنے لگا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار"،
"رو عمران رو" اور "سیتا وائٹ کا حساب دو، ظالمو جواب دو"
کی نعرے بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس۔ یہ آپ کا وقت ہے اور آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈالر نواز، گو نواز گو"، پانامالیکس کی پیداوار ہائے ہائے"
اور "مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ نشستوں پر بیٹھیں گے تو میں قراردادیں لوں گا ورنہ نہیں۔ بڑی مہربانی آپ کی۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر چلے گئے)

میں اب کارروائی کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ یہ آپ کی قرار دادیں ہیں۔ مہربانی کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس۔ آج کی پہلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے جی، جناب محمد سبطین خان! میں آپ کی قرارداد کو dispose of کر دوں گا۔ اگر آپ take up نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میری بھی قرارداد تھی جو کہ pending ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کا میں نے نام پکارا ہے لیکن آپ بولے نہیں ہیں اور جذبات میں آئے ہوئے تھے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آئندہ اجلاس میں اسے دیکھ لیں گے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔

حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے تباہ ہونے والی فصلوں کے لئے امدادی package کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر میں حالیہ طوفانی بارشوں اور ژالہ باری کے باعث ہزاروں ایکڑ مکئی، گندم اور چارے کی فصل کا شدید نقصان ہوا ہے لہٰذا حکومت پنجاب کاشتکاروں کے لئے امدادی package کا اعلان کرے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی تشکیل نو میرٹ پر کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد ڈاکٹر نجمہ افضل خان کی ہے۔ جی، اس کو پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرے بازی)

پاکستان کا اقوام عالم میں سوفٹ امیج پیش کرنے کے لئے یونیورسٹیوں کے ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے شعبہ ذرائع ابلاغ میں اس حوالے سے تحقیق کو شامل کیا جائے کہ پاکستان کا اقوام عالم میں کس طرح سوفٹ امیج پیش کیا جا سکتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔جی،اس کو پڑھیں۔

بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

چونکہ اس کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹور چلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: پانچویں قرار داد جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے انہوں نے request بھیجی ہے۔اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آر

جناب سپیکر: جی، زیرو آر شروع ہوتا ہے۔آپ کو پانچ منٹ کی اجازت ہو گی آپ زیرو آر میں اپنی تحریک پیش کریں۔جی، شیخ علاؤالدین!

پولیس کا فارن ایکسچینج کمپنیوں اور بنکوں کے منیجرز کو سکیورٹی کی آڑ میں ہراساں کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری کارروائی، دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ Foreign Exchange Companies اور بنکوں کی برانچوں پر سکیورٹی گارڈز، cameras اور alarm system ہونے کے باوجود پولیس برانچ مینجرز کو بلاوجہ حراساں اور پریشان

کر رہی ہے کیا کروڑہا روپے ٹیکس ادا کرنے والے یہ ادارے اس سلوک کے مستحق ہیں مالیاتی اداروں کی حفاظت آخر کس کے ذمہ ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! میں اس کے اوپر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں لیکن پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ exchange companies دن رات foreign exchange remittance کے against payment کرتی ہیں اُن لوگوں کو جو دیارے غیر میں محنت مزدوری کرتے ہیں اور وہ banks اور وہ exchange companies۔۔۔

جناب سپیکر: آدھا منٹ آپ کا کٹ گیا ہے تو آدھا منٹ آپ کو دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا لیکن یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور پورے پنجاب میں financial sector میں اس وقت سخت پریشانی ہے تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ تمام bank managers اور تمام exchange companies کی برانچوں کے منیجر کے خلاف پولیس اس وقت جو کارروائی کر رہی ہے وہ یہ کر رہی ہے کہ اُن کے خلاف ایف آئی آر دے کر اُن کو بند کر دیتی ہے اور برانچیں بند کر رہی ہے میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ برانچ کو بند کرنے کا اختیار صرف سٹیٹ بنک کو ہے پولیس کو اختیار نہیں ہے اور پولیس State Banks Rules کو violate کر رہی ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک عام سی کیش وین وہ 70 لاکھ روپے سے کم نہیں بنتی پچھلے تین چار سال میں بنکوں کو اور exchange companies کو کتنی برانچوں میں کتنی وین بنوانا پڑھ رہی ہیں اس کے لئے دو دن چاہئے اگر میں آپ کو اس کے اخراجات بتاؤں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر جو بھی لوگ ہیں جنہوں نے یہ instructions دی ہیں کہ برانچ مینجر کو بند کر دیا جائے اور برانچوں کو بند کر دیا جائے اُن کو بلایا جائے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں میں اُن کو بتاتا ہوں یہ کتنی زیادتی کر رہے ہیں کسی بنک کی برانچ، کسی exchange company کی برانچ بغیر کسی صورت CCTV کیمرے کے نہیں چل رہی، کوئی برانچ بغیر سکیورٹی گارڈز کے نہیں چل رہی، اگر یہ ایک بھی کسی برانچ کا بتادیں جو کسی

بنک کی، کسی exchange company کی ہو تو میں اب ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں جو penalty گورنمنٹ لگائے گی میں pay کروادوں گا چاہے کسی بنک کی ہو، چاہے برانچ کی ہو اور چاہے کسی کمپنی کی ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو financial sector میں رات دن خدمات انجام دے رہے ہیں اور اُن کو اُٹھا کر بند کر دینا پھر ان سے کروڑوں اربوں روپیہ جو ٹیکس کی مد میں وصول کیا جا رہا ہے اور لاء اینڈ آرڈر پر وصول کیا جا رہا ہے اُس کی وصولی کا بھی کوئی جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے request کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب سے کہ اس پر جو بھی ارباب اختیار ہیں اُنہیں بلوائیں تاکہ میں اس کی تفصیل دوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے یہ financial sector کے خلاف، اس ملک کے خلاف ایک سازش ہے جو تمام دنیا میں financial sector کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ افغانستان میں بھی financial sector کو تحفظ دیا جا رہا ہے تو ہمیں کیوں نہیں دیا جا رہا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب آیا ہے میں پڑھ دیتا ہوں اس ضمن میں عرض ہے کہ ملک میں موجودہ دہشت گردی کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت پیشگی احتیاطی کارروائی برائے سکیورٹی انتظامات، خطرات دہشت گردی پنجاب سکیورٹی ایکٹ 2015 کی دفعہ 3 کے مطابق DCO ہر سب ڈویژن میں سکیورٹی ایڈوائزری کمیٹی بناتے ہیں جس کے ممبران درج ذیل ہیں: نمائندہ ضلع انتظامیہ، نمائندہ سپیشل برانچ، نمائندہ سی ٹی ڈی، تین نمائندگان of the traders and stakeholders تاکہ سکیورٹی کے انتظامات اور دہشت گردی جیسے جرائم کا خاتمہ اور شہادت اکٹھی کرنے کے لئے مختلف modem devices کے ذریعے وقوعہ جات کی تفتیش پر prosecution میں مدد گار ثابت ہو سکے۔ اس ضمن میں سیکرٹری داخلہ پنجاب نے Pakistan Banker Association سے مورخہ 28-04-2015 کو اُن کے مسائل کے حل کے لئے ایک meeting کی جس کے minutes مورخہ 07-05-2015 کو جاری کئے جس میں Pakistan Banker Association کو کہا گیا کہ وہ تحصیل لیول پر بنائی جانی والی سکیورٹی ایڈوائزر کمیٹی کے مطابق درجہ بالا ایکٹ میں اپنے نمائندے نامزد کریں۔ اس کے علاوہ Pakistan Banker Association کو تمام تحصیلوں اور ضلع جات کی لسٹ فراہم کی گئی مگر اُن کی طرف سے نامزدگی ابھی تک موصول نہ ہوئی ہے

ایکٹ مذکورہ بالا کو functional رکھنے کے لئے مورخہ 07-10-11 کو District Intelligence Committees بھی تشکیل دی گئی دوران checking بنکوں کی سکیورٹی کے نظام میں جو نقائص پائے جاتے ہیں متعلقہ پولیس افسران بنک کے ذمہ داروں کو ان کی سکیورٹی کے مطابق ایکٹ بالا و ہدایات حکومت پنجاب، مؤثر کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں پورے پنجاب میں مختلف ہائی کورٹ کے بنچز میں رٹ پٹیشن چل رہی ہیں چونکہ یہ مسئلہ sub-judice ہے جو بھی کورٹ کا فیصلہ آئے گا اس کے مطابق ہم عملدرآمد کریں گے۔ اس کے علاوہ ان کی ساری چیکنگ وغیرہ کا ایکٹ پنجاب اسمبلی پاس کر چکی ہے۔ ایکٹ کے مطابق security measures کو چیک کرنا متعلقہ ایس ایچ او کے لئے mandatory ہے۔ اگر ان کے خلاف کوئی ایکشن لینا ہوتا ہے تو وہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کمیٹی میں submit ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ کمیٹی اس پر کوئی decision لیتی ہے۔ تاحال اس پٹیشن کی وجہ سے ان کے خلاف تمام ایکشن بھی رکے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کسی ایک رٹ پٹیشن کا نمبر دے دیں۔ آپ کو بھی سن کر افسوس ہو گا کہ انہوں نے سٹیک ہولڈر کا نام لیا ہے میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ بتائیں سٹیک ہولڈر کون ہے؟ میں آپ کے سامنے President of All Pakistan Exchange Companies کھڑا ہوں اور elected ہوں مجھے بتائیں کہ سٹیک ہولڈر کون ہے اور میرے سے بڑا سٹیک ہولڈر کون ہے؟ میں آج بتاتا ہوں کہ میری کمپنیاں پاکستان کو کتنے ارب روپے ٹیکس دے رہی ہیں اور میرے بنک ہر مہینے کتنے ارب روپے دے رہے ہیں۔ یہ مجھے ایک سٹیک ہولڈر کا نام بتائیں، کس کا نام ہے سٹیک ہولڈر؟ میں کھڑا ہوں سب سے بڑا سٹیک ہولڈر۔ مجھے ایک نام سٹیک ہولڈر کا بتائیں who is stakeholder? کیا کسی نے ہمیں بلایا، کسی نے بنکوں کو بلایا ہے؟ آپ financial sector کو ذلیل کر رہے ہیں تاکہ پاکستان میں فنانس کا کام نہ ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تمام ڈسٹرکٹ میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں شیخ صاحب اگر چاہتے ہیں تو یہ اپنے سوال میں یہ بات کہتے کہ مجھے سٹیک ہولڈرز کے نام بتائے جائیں تو اس کا جواب آ جانا تھا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے کیا پتا کہ ایسا جواب آئے گا جس کا حقائق سے تعلق ہی کوئی نہیں ہو گا۔ خدا کی قسم میں اس ملک کے مفاد میں بات کر رہا ہوں۔ ان کو بلائیں اگر یہ بند نہ کیا تو بنکوں میں ہڑتالیں

ہوں گی، ایکسچینج کمپنیوں میں ہڑتالیں ہوں گی اور ملک کے لئے مسئلہ بن جائے گا۔ سٹیٹ بنک باقی بنکوں کو کہتا ہے کہ اگر آپ نے اپنی برانچ میں ایک گھنٹہ یا ایک منٹ کے لئے مرمت یا کوئی سوفٹ ویئر بند کرنا ہے تو ہم سے پہلے in writing اجازت لیں کہ آپ کی فلاں برانچ اتنے بجے سے اتنے بجے تک کام نہیں کرے گی۔ اچلانہ صاحب کو اس کی gravity کا پتا نہیں کہ یہ کتنا serious matter ہے۔ آپ انہیں بلائیں میں ثابت کروں گا کہ یہ ملک کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو آرڈیننس ہے میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آرڈیننس ہی تو مسئلہ ہے، آرڈیننس کے اندر سٹیک ہولڈر ہی نہیں ہے۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ جو لوگ فیلڈ میں کام نہیں جانتے، جن کو پتا نہیں ہے وہ بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ ان کو پتا ہی نہیں ہے، آپ ان کو بلائیں میں ثابت کروں گا۔ آپ لاء منسٹر صاحب یا کسی کو بھی کہیں میں ثابت کروں گا کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ یہ باقاعدہ ہمارے ملک کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ اگر financial sector کام چھوڑ دے گا، میں ابھی البرکہ بنک کے مینجر سے بات کر کے آ رہا ہوں ان کی ملتان میں برانچ کے مینجر کو بند کیا اور لاہور میں اقبال ٹاؤن کے مینجر کو بند کیا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ صاحب یہاں پر اب کام کرنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ اگر بنک سیکٹر نے ایک گھنٹے کے لئے ہڑتال کر دی تو کیا بنے گا؟ جس نے یہ کیا ہے ان کو بلائیں میں ان کے سامنے بیٹھتا ہوں اور ان کو بتاتا ہوں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ اس وقت حالات اس طرح کے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے معاملات کو آپ بالکل چیک کریں، سکیورٹی سسٹم موجود ہے، سکیورٹی گارڈز موجود ہیں اور CCTV کیمرے چل رہے ہیں۔ یہ تو بڑی زیادتی ہے، پھر آپ کس چیز کا ٹیکس لے رہے ہیں؟ اسی ایوان سے اربوں روپے کا ٹیکس regularize کیا جاتا ہے، allowed کیا جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ آرڈیننس پاس ہو گیا۔ اچلانہ صاحب نے ابھی سٹیک ہولڈر کا کہا ہے تو where is stakeholder? سب سے بڑا سٹیک ہولڈر تو میں کھڑا ہوں۔ مجھ سے پوچھا ہے یا میرے کسی نمائندے سے پوچھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہر ڈسٹرکٹ میں جو سکیورٹی ایڈوائزری کمیٹی ہے اس میں three representatives of the traders and other stakeholders موجود ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ بات تو سنیں۔ یہ سوال بھی خود کرتے ہیں اور جواب بھی خود دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کا جواب سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انہیں ہر بات پر اعتراض ہوتا ہے، انہیں آرڈیننس پر بھی اعتراض ہے۔ آرڈیننس کے مطابق جب متعلقہ ایجنسیاں عملدرآمد کراتی ہیں، اصل میں شیخ صاحب کو اعتراض ان کی implementation پر نہیں بلکہ آرڈیننس پر ہے۔ آرڈیننس پر یہ mandatory ہے کہ انہیں چیک کیا جائے، ان کے جو low pools ہیں ان کی نشاندہی کریں، ایڈوائزری کمیٹی میں ساری رپورٹ پیش کریں اور اس آرڈیننس نے ایڈوائزری کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان کے خلاف ایکشن لے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج ٹائم دیا۔ ایک آدمی جرابیں، بنیانیں فروخت کر رہا ہے اس کا کیا سٹیک ہے؟ میں صرف financial sector کی بات کر رہا ہوں اچلانہ صاحب بات دوسری طرف لے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں، لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو شیخ علاؤالدین فرما رہے ہیں ان کا concern بالکل درست ہے وہ جائز بات کر رہے ہیں لیکن اس میں دوسری طرف سے بھی کچھ arguments سامنے لائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بنک اور دوسرے مالیاتی اداروں کا ملک کی economy میں ایک vital role ہے، ان کے profits کروڑوں، اربوں میں ہیں جس طرح سے شیخ صاحب فرما رہے ہیں اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ انہوں نے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو روزگار فراہم کیا ہوا ہے لیکن ان کی حفاظت کے لئے overall Law Enforcing Agencies ذمہ دار ہیں، حکومت ذمہ دار ہے۔ جو معیار تعین کیا جاتا ہے اور جو بات اُن کی طرف ہے، مثال کے طور پر وہاں پر alarm system ہے، وہاں پر گارڈز کی موجودگی ہے، وہاں پر CCTVs کیمرے ہیں ان کو لگانا اور درست حالت میں رکھنا یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ Law Enforcing Agencies یا پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو چیک کرتی رہے۔ اب اس میں ہوتا یہ ہے کہ پچھلے دنوں بعض جگہوں پر کچھ معاملات ایسے ہوئے کہ کیمرے لگے ہوئے ہیں لیکن بعد میں یہ دیکھا گیا کہ وہ کام نہیں کر رہے تھے یا ان

کی کوالٹی اتنی poor تھی کہ ملزمان کی شناخت نہیں ہو رہی تھی۔ فیصل آباد میں ایک واقعہ ہوا وہاں پر ایک بنک ڈکیتی ہوئی اس کے باہر SOPs کے مطابق different جگہوں پر تین چوکیدار موجود تھے۔ ڈاکو آئے انہوں نے ایک چوکیدار سے اسلحہ چھینا نہیں بلکہ لے لیا، چھیننے کی نوبت ہی نہیں آئی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد دوسرے سے اور پھر تیسرے سے لیا اور بعد میں انہوں نے بنک لوٹا۔ وہاں کا alarm button خراب نکلا وہ on نہیں ہوا اور CCTV کیمرے کی کوالٹی poor تھی۔ بعد میں جب ان چوکیداروں کو interrogate کیا گیا تو ان کی کوئی ٹریننگ نہیں تھی بلکہ ان میں سے ایک ایسا تھا جو پہلے رکشا چلاتا تھا اس کے بعد اس نے کہا کہ مجھے سکیورٹی ایجنسی میں ملازمت مل گئی میں وہاں پر آ گیا۔ اب اس سکیورٹی ایجنسی کے خلاف ایکشن لینا، اس کو بند کرنا اور بنک یا بنک مینجر سے یہ تقاضا کرنا کہ آپ کے پاس لوگوں کی کروڑوں روپے کی امانتیں ہیں، لاکر ہیں، کروڑوں روپے لے کر بیٹھے ہیں جس سے آپ معقول profit بھی کما رہے ہیں تو کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں بنتی؟ سکیورٹی ایجنسی کی اپنی جگہ پر ذمہ داری ہے لیکن کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ جس سکیورٹی ایجنسی سے آپ چوکیدار hire کریں ان کو کم از کم چیک کر لیں، کم از کم ان کی capacity دیکھ لیں کہ جسے آپ نے بندوق دے کر اپنی حفاظت کے لئے کھڑا کیا ہے یہ اس قابل بھی ہے یا نہیں؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر مرتبہ اس طرف سے کوتاہی ہوتی ہو گی، جب اس قسم کی شکایت ہوتی ہے تو کئی مرتبہ یہ بھی ہوتا ہو گا کہ پولیس کی طرف سے بھی تجاوز ہو جاتا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مناسب حل یہ ہے کہ کیبنٹ کمیٹی جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ تمام معاملات کو deal کرتی ہے میں اس کی میٹنگ میں شیخ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ وہاں پر تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ جو یہ stakeholders کا کہہ رہے ہیں جنہوں نے ان کے پاس شکایت کی ہے ان کے ایک دو نمائندوں کا بھی فرما دیں تو ان کو بھی ہم call کر لیتے ہیں اور وہاں پر بیٹھ کر

> in the presence of IGP, in the presence of Home Secretary, in the presence of Additional IGs, IB and special branch.

جناب سپیکر! یہ معاملہ وہاں پر رکھیں اور جو بات اس طرف سے جائز ہے یعنی ایک بنک ہے اور وہاں پر CCTV کیمروں کی کوالٹی اتنی poor ہے کہ اس میں نظر نہیں آ رہا کہ کون ملزم ہے اور نہ ہی اس میں شناخت ہو رہی ہے تو بہر حال اس کی کسی نہ کسی نے تو ذمہ داری لینی ہے یا چیک کرنے والے کے اوپر پڑنی ہے یا جس نے کیمرے لگوائے ہیں اس پر پڑنی ہے تو یہ ساری چیزیں discuss کر لیں اور اس

کے بعد جو ذمہ داری financial institutions کی ہو، اس ذمہ داری پر ہم شیخ صاحب سے بھی request کریں گے کہ یہ گاہے بگائے اس پر توجہ فرماتے رہیں اور دوسری طرف سے جو شکایت ہو گی کہ اگر بلاوجہ کسی کو تنگ کیا جارہا ہے جس طرح سے شیخ صاحب فرمارہے ہیں تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ بالکل اس چیز کو resolve کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ذرا اس کام کو جلدی کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ اگلے ایک دو روز میں میٹنگ میں شیخ صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ تشریف لائیں اور اس معاملے کو مل کر resolve کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: تمام حضرات کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان سے میری گزارش ہو گی کہ جس محکمہ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہو تو اس کا جواب متعلقہ وزیر صاحب یا ان کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے تو ان کو میرا آفس پہلے مطلع کرتا ہے اور اس کے باوجود اگر تشریف نہ لائیں تو میں افسوس ہی کر سکتا ہوں لیکن اب اس پر سختی سے عمل کرنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں، میں نے بھی گاہے بگاہے سیکرٹری صاحبان اور منسٹر صاحبان سے request کی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سے پہلے تو یہ معاملہ چل رہا تھا کہ on behalf of All لاء ڈیپارٹمنٹ میں یا پارلیمانی سیکرٹری لاء ڈیپارٹمنٹ جواب دیتے تھے لیکن یہ ترمیم اب اس ایوان نے کی ہے۔ یہ پورے ایوان کا wisdom تھا کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری جب وہ جواب دے گا تو اس تحریک التوائے کار سے متعلق اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر زیادہ better since prevail کرے گی اور وہ ڈیپارٹمنٹ اس بارے میں زیادہ بہتر طور پر توجہ دے گا تو یہ ترمیم ایوان نے کی ہے۔ اب سب کو اس کو answer اور respond کرنا چاہئے لیکن اس میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں تو پتا نہیں چلا اور ہمیں تو کسی نے بتایا نہیں تو اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی آپ کے پاس مناسب وقت ہو تو اس میں جو ہمارے administrative سیکرٹری صاحبان ہیں یا اگر مناسب سمجھیں گے تو چیف سیکرٹری سے میں آپ کی طرف سے request کر دوں گا کہ وہ تشریف لائیں اور آگے administrative سیکرٹریوں کو وہ ensure کریں اور دوسری بات یہ کہ آپ سب پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو کسی دن کھانے یا چائے پر بلائیں اور وہاں پر یہ چیزیں ایک دفعہ طے ہو کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو کس طرح اطلاع ہونی ہے اور اطلاع ہونے کے بعد پھر کوئی معزز

پارلیمانی سیکرٹری یہ نہیں کہے گا کہ مجھے تو پتا نہیں اور مجھے تو کسی نے بتایا نہیں۔ کیونکہ جب یہ first time شروع ہونے جارہا ہے تو اگر آپ اس connection کو پوری طرح سے translate کر دیں گے تو میرا خیال ہے کہ یہ شکایت انشاء اللہ تعالیٰ ایک آدھے اجلاس کے بعد باقی نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ بھی نوٹ کریں اور میرا تمام عملہ بھی اس بات کو نوٹ کرے کہ جو متعلقہ وزیر صاحب یا ان کے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں جن کے متعلقہ آنے والے دن سے پہلے ان کو اطلاع دیں بلکہ میں تو سمجھوں گا کہ ان تمام کو آپ کم از کم دو دن پیشتر اطلاع دیا کریں۔ باقی بات جو رانا صاحب نے چائے اور کھانے کی کی ہے تو وہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر خود بات کروں گا جو بھی طریقہ طے ہو گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں ابھی ہسپتال گیا ہوا تھا اور وہاں سے واپس آیا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انعام اللہ خان نیازی صاحب! اس کا ایک ٹائم ہوتا ہے۔ اس کو ہم نے کل کے لئے pending کر دیا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی کر کے آج take up کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، بھائی! ایسے کیسے take up کریں گے؟ قانون، قاعدہ اور rules کے مطابق ہمیں چلنا چاہئے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! آپ بھی قانون ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو گا۔ یہ ایوان قانون اور rules بناتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ایوان سے پوچھ لیتے ہیں اگر ایوان کہتا ہے تو میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! میرے خیال میں آپ کل تشریف لائیں گے تو آپ اپنی پوری بات کر لینا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اب اجلاس کل صبح 10:00 بجے مورخہ 13۔اپریل2016 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

بدھ،13۔اپریل2016

(یوم الاربعاء،5۔رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 11

939

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

پری بجٹ بحث

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

940

3۔ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2015(مسودہ قانون نمبر2 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر17 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر15 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

941

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ،13۔اپریل2016

(یوم الاربعاء،5۔رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

سورة الزّخرُف84تا86

اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے اور وہ دانا (اور) علم والا ہے (84) اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (85) اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں) (86)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج لی رتیاں دھوم یہ سی اِک راج دلارا اوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمدؐ پیارا اوت ہے
مازاغ کا لجلا مین بھرے واسمس کا بتنا ملھ پہ ملے
ہے سیم کا ھوٹھٹ سہرے تلے وہ رب کا سنوارا اوت ہے
یس لی چمک ہے دامن سیں طٰہٰ کا لرشمہ اسن سیں
واسجر کا جلوہ کالن پہ وہ عرش کا تارا اوت ہے
حوروں نے لہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الاللہ
خود رب نے لہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا اوت ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نہایت احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوٹ مومن تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ پچھلے پانچ چھ سال سے مسلسل جدوجہد کرتے ہوئے اور یہ سیکرٹری ہیلتھ جو ہیں وقتاً فوقتاً یہ وعدہ کرتے رہے ہیں کہ ہم ڈاکٹرز کی تعداد پوری کر دیں گے اس کو فنکشنل کر دیں گے میں حیران ہوں کہ یقین کریں آپ اس کی انکوائری کروالیں کہ پچھلے چھ سال سے ہسپتال بن چکا ہے SNEs مکمل ہے لیکن وہ تحصیل ہیڈ کوارٹر بنا ہے اور نہ ہی وہ فنکشنل ہوا ہے۔اس کے ساتھ ہی میری constituency میں دوسرا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال ہے اُس کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجائیں گے تو اُن سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں تو کہتا ہوں کہ اس کو pending کر لیں سیکرٹری ہیلتھ کو بلوالیں ادھر اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجاتے ہیں تو اُن سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! شکریہ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلا سوال نمبر1176 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1182 بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1786 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1434 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1671 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کا ترقیاتی بجٹ و دیگر تفصیلات

***1671: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن لاہور کا پچھلے تین سال کا ترقیاتی بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم کس کس قسم کے ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں موضع باغبانپورہ باغیچی سیٹھانوالی میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) اس وقت کتنے منصوبہ جات جاری ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کے پچھلے تین سالوں کا ترقیاتی بجٹ درج ذیل ہے:

سال	رقم
2010-11	3,00,00,000/- روپے
2011-12	5,30,00,000/- روپے
2012-13	2,00,00,000/- روپے

(ب) مذکورہ عرصہ میں ترقیاتی منصوبہ جات کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے مذکورہ عرصہ میں ٹی ایم اے کے بجٹ سے باغبانپورہ باغبانپورہ سیٹھانوالی میں کوئی ترقیاتی منصوبہ تعمیر نہ کروایا ہے۔

(د) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے موجودہ مالی سال میں کوئی ترقیاتی منصوبہ منظور نہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(ج) میں ان سے پوچھا تھا کہ باغبانپورہ باغبانپورہ سیٹھانوالی کے ترقیاتی منصوبہ جات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر کوئی ترقیاتی منصوبہ تعمیر کروایا گیا اور نہ ہی کوئی منصوبہ وہاں پر منظور ہوا۔ تو یہ جواب 2014 میں آیا تھا میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اب 2016 ہے almost دو سال گزر گئے ہیں کیا آئندہ آنے والے سالوں میں بھی یہاں پر ترقی کا کوئی پروگرام نہیں بنایا گیا کیونکہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر ضرورت ہے ترقیاتی پروگرام کی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب یہ سوال پوچھا گیا تھا جس سال کے متعلق انہوں نے پوچھا تھا subsequently ابھی جو نیا بجٹ بن رہا ہے اُس میں اس کو consider کر لیں گے اور انشاء اللہ اس کو رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہم امید رکھیں کہ اس بجٹ میں باغبانپورہ سیٹھانوالی کا جو ایریا ہے اس کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ آپ کا ہی ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر: میرا سوال نمبر 1704 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ میں سائیکل سٹینڈ کی تفصیلات

***1704: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ بازار لاہور میں مقامی حکومت کا (سائیکل) گاڑیوں کا سٹینڈ ہے؟

(ب) متذکرہ سٹینڈ کا ٹھیکہ 2012اور 2013 میں کس ٹھیکیدار کو کتنے میں دیا گیا اس کے نام اور پتا سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے باغبانپورہ بازار جی ٹی روڈ لاہور پر تین عدد پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

1۔ ناج ہاؤس باغبانپورہ۔ 2۔ حبیب بنک باغبانپورہ۔

3۔ ولیم مارکیٹ باغبانپورہ۔

(ب) 13۔2012 کے ٹھیکہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پارکنگ سٹینڈ ناج ہاؤس ٹھیکیدار گلیکسی ویژن اینڈ کو

ایڈریس: سٹریٹ نمبر 35 مکان نمبر 20 سکنہ باغبانپورہ۔

کل رقم ٹھیکہ: 321000روپے

2۔ پارکنگ سٹینڈ حبیب بنک باغبانپورہ ٹھیکیدار گلیکسی ویژن اینڈ کو

ایڈریس: سٹریٹ نمبر 35 مکان نمبر 20 سکنہ باغبانپورہ

کل رقم ٹھیکہ: 76000روپے

3۔ ولیم مارکیٹ باغبانپورہ۔

ٹھیکیدار شریف مسیح ولد تاجو مسیح

ایڈریس: سمن آباد سہارنکے تحصیل پتوکی، ضلع قصور۔

کل رقم ٹھیکہ: 58000روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !اس کے اندر وہ باغبانپورہ میں پارکنگ سٹینڈ کے بارے میں جو کہ ٹھیکوں کا تھا یہ دو سال پہلے کا سوال ہے اس میں یہ پوچھوں گی کہ current situation کے بارے میں یہ بتا سکتے ہیں کہ پچھلے دو سالوں میں مزید کیا اس میں changes آئی ہیں یا انہی ٹھیکیداروں کو دوبارہ دیا گیا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! یہ ٹھیکہ ہر سال نیلام کیا جاتا ہے یہ جس سال سے 2012 pertainingاور 2013 کے ٹھیکیداروں کا نام پوچھا گیا تھا وہ بتا دیئے گئے ہیں اور اگر ان کو جو latest ٹھیکیدار ہیں اُن کا نام اگر درکار ہے تو وہ بھی provide کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر:On his behalf

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر:On his behalf

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری صاحب پہلے کھڑے ہوئے ہیں جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر!سوال نمبر 1906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پسرور روڈ ڈسکہ کے اطراف نالہ کی تعمیر کا مسئلہ

*1906:جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پسرور روڈ ڈسکہ کے دونوں اطراف جو نالہ ہے وہ چودھری رفیق فاؤنڈری والی گلی پر جا کر ختم ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد پانی کا کوئی نکاس نہ ہے کیا سڑک کے دونوں اطراف نالہ کو تعمیر کر کے ڈسپوزل ورکس پسرور روڈ تک لے جایا جا سکتا ہے، کیونکہ پسرور روڈ ڈسکہ پر نکاسی آب کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ج) مذکورہ نالہ کب تک مین ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملایا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پسرور روڈ ڈسکہ کے دونوں اطراف جو نالہ ہے وہ چودھری رفیق فاؤنڈری والی گلی تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد پانی کا نکاس نہ ہے۔ سڑک کے دونوں اطراف نالہ کو تعمیر کر کے ڈسپوزل ورکس تک لے جایا جا سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ نالہ کو مکمل کر کے ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملانے کے لئے ٹی ایم اے نے تخمینہ لاگت 80 لاکھ روپے لگایا ہے۔ جو کہ اگلے مالی سال 15۔2014 میں مکمل کروادیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ نالہ کب تک مین ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ مذکورہ نالہ کو مکمل کر کے ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملانے کے لئے ٹی ایم اے نے تخمینہ لاگت 80 لاکھ روپے لگایا ہے۔ جو کہ اگلے مالی سال 15-2014 میں مکمل کروادیا جائے گا۔ اس کی latest position بتائی جائے؟ وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس کی کیا latest position ہے کیونکہ 15-2014 تو گزر گیا ہے نالہ بن گیا ہے یا نہیں بنا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ نالہ بنا دیا گیا ہے اور اس کو connect کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے رولنگ دی تھی کہ جس دن جس ڈیپارٹمنٹ کا Question Hour ہو گا تو اُس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ایوان میں موجود ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کدھر ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ on his way وہ ٹریفک کی وجہ سے تھوڑا سا لیٹ ہو گئے ہیں۔

He will be here in a while.

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!11 بج گئے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! I am sure اُن کو یہاں پر 10 بجے ہونا چاہئے تھا لیکن تھوڑی سی تاخیر ہے۔

But he will be here in a while.

جناب ڈپٹی سپیکر:کیا خیال ہے اگر آپ کہیں تو پھر ہم اجلاس ہی ختم نہ کر دیں؟کیونکہ سیکرٹری صاحب آج ادھر موجود نہیں ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!آج ہمارے کچھ باہر کے مہمان آرہے ہیں تو یہ پھر اچھی روایت نہیں ہو گی ورنہ میں اجلاس ابھی ختم کر دیتا۔یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے میرے لئے آپ قابل احترام ہیں چودھری صاحب!میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں۔آپ یہاں پر موجود ہیں تو سیکرٹری صاحب اتنے مصروف ہیں کہ وہ یہاں پر تشریف نہیں لائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! بالکل آپ درست کہہ رہے ہیں اور ہم ensure کرتے ہیں کہ وہ ابھی تشریف لے آتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!محکمے کا سیکرٹری موجود نہیں ہے۔

Sir, it is height of irresponsibility on the part of the Parliamentary Secretary. He was supposed to be here but he is not here…

جناب ڈپٹی سپیکر:نہیں،منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔منسٹر صاحب!یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی ادھر نظر نہیں آرہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ چیز ناقابل برداشت ہے ،آئندہ کے بعد اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی۔ سیکرٹری اسمبلی! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر لکھیں convey displeasure کریں اور وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اس پر لیٹر لکھیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔آج ہی لیٹر لکھ کر مجھے بتائیں کہ یہ سیکرٹری صاحبان کا ایوان کے ساتھ رویّہ ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2234 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: موبائل فون ٹاورز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2234: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 2012 کے دوران موبائل فون ٹاورز کی تعداد کیا تھی اور اب کتنی ہے؟

(ب) کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رہائشی کالونیوں اور گھروں کی چھتوں پر انسٹال کئے گئے انٹینا کی radiation سے انسانی صحت پر مضر صحت اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ مذکورہ ٹاورز اور انٹینے کمپنیاں رہائشی بستیوں سے شفٹ کر کے کھلے ایریاز میں انسٹال کریں۔اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) بی ٹی ایس ٹاورز 2003 تا 2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21۔اکتوبر 2006 اور دوسری 19۔ جنوری 2009 اور تیسری 12۔ اگست 2013 کو جاری کی گئی۔2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے ہیں۔اندازاً اب تک کمپنیوں کے ٹاورز کی تعداد درج ذیل ہے۔زونگ 700، موبی لنک 750، ٹیلی نار 720، وارد 550، 600 Ufone ورلڈ کال 126، PTCL 50 اور Wi-Tribe 130 اس طرح لگنے والے ٹاورز کی تعداد تقریباً 4626 ہے۔

(ب) کچھ ٹاورز تو حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں جبکہ کچھ ٹاور کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں۔ پالیسی کے مطابق این او سی محکمہ تحفظ ماحول سول ایوی ایشن اتھارٹی (صرف زیادہ اونچائی) ائرپورٹ کے قریب کی صورت میں بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے درکار ہیں۔ چونکہ BTS ٹاورز کے سلسلے میں مختلف محکمہ جات کے قواعد وضوابط پہلے سے موجود نہ تھے اس لئے زیادہ تر ٹاورز زمین اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے گئے۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ٹاورز صرف اور صرف کمرشل عمارت پر ہی لگائے جا سکتے ہیں۔

(ج) بی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے (کمیونیکیشن فریکوئنسی) مواصلاتی فریکوئنسی پر کمپنی کے لئے فریکوئنسی وفاقی گورنمنٹ فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس فریکوئنسی کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر نان فریکوئنسی آئیونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) تکنیکی بنیادوں پر ٹاورز کے نیٹ ورک کی جگہ مخصوص ہوتی ہے جس میں ردوبدل کا بہت کم margin ہوتا ہے اس لئے ٹاورز کو شہری آبادی سے باہر منتقل کرنا تکنیکی بنیادوں پر ممکن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں ہے کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں اس کا جواب ہے کہ کچھ ٹاورز کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں تو اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ کتنی کمپنیوں نے کتنے ٹاور محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی detail ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کوئی exact نمبر تو میں ان کو نہیں بتا سکوں گا right now کہ کتنے بغیر اجازت کے نصب ہوئے لیکن اس کے اندر میں یہ گزارش کر دوں کہ یہ وہ ٹاورز ہیں جو اس پالیسی کے آنے سے پہلے نصب کر دیئے گئے تھے اُن کو remove کرنے کے اندر قباحت یہ ہے کہ پھر موبائل سروس کی coverage شاید کم ہو

جائے گی اور شہر کے اندر شاید سارے علاقے کو cover نہیں کر سکیں گے تو اس لئے یہ جو پہلے نصب ہو چکے تھے before the policy اُس سے پہلے کوئی prevail نہیں کرتی تھی اور land owner اور کمپنی کے درمیان معاہدے کے تحت وہ وہاں پر ٹاور نصب کرتے تھے تو اب جب یہ پالیسی آ گئی اُس کے بعد کوئی ایسا ٹاور نصب نہیں ہوا۔ پُرانے ٹاورز کو remove کرنے کے لئے کئی دفعہ اس پر discussion ہوئی لیکن companies اُن کو ہٹانے کے لئے اس لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ان کو remove کیا تو ہماری coverage شاید کم ہو جائے گی تو جب تک اُن کا معاہدہ اُس land owner کے ساتھ valid ہے اُس کے بعد ان کو ختم کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر !اگلے ہی جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تین سال کا ٹائم دیا گیا تھا انہیں shifting کا کہ جو اس طرح کے ٹاورز ہیں انہیں shift کر دیا جائے تو یہ سوال 2013 میں آیا تھا اور تقریباً تین سال مکمل ہونے کو ہیں تو اگر جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کیا ایسا ممکن نہیں تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی ہے تین سال کی پالیسی ؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں اس کے اندر تین سال کا عرصہ دیا گیا تھا۔ ابھی صرف کمرشل بلڈنگ پر allow کئے جاتے ہیں residential building پر یہ ٹاورز allow نہیں کئے جاتے۔ جو پہلے سے ٹاورز نصب تھے جہاں کمرشل بلڈنگ موجود تھیں وہاں تو شفٹ کر دیئے گئے لیکن کئی ایسے علاقے ہیں جو گنجان آباد ہیں جہاں پر کوئی نزدیک کمرشل بلڈنگ نہیں ہے اور ان کو remove کرنے سے پبلک کو تکلیف ہو گی اس وجہ سے انہیں ابھی continue رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ بی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے مواصلاتی frequency پر کمپنی کے لئے frequency وفاقی حکومت Frequency Allocation Board منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس کی frequency کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر یہ non frequency Ionizing radiation ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر بڑے آرٹیکلز آتے ہیں کہ radiation کے صحت پر

مضر اثرات ہوتے ہیں لیکن اس جواب میں اس سے انکار بھی نہیں کیا جارہا ہے اور اقرار بھی نہیں کیا جارہا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس امر کو جانچنے کے لئے محکمہ نے کوئی اس پر study کروائی ہے یا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے سے کوئی رائے لی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کے صحت پر کوئی مضر اثرات ہوتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جس طرح اس میں کہا گیا ہے کہ ابھی تک کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہیں آئے کیونکہ ساری دنیا میں اس frequency پر موبائل سروس مہیا کی جاتی ہے اور ابھی تک ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کوئی ہیلتھ hazard کی وارننگ جاری نہیں کی۔ جو اتھارٹی اس frequency کو allow کرتی ہے وہ international standard کو مدنظر رکھ کر allow کرتی ہے اور صرف انہی frequency پر کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جو internationally acceptable ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2324 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2337 محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2376 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں اسلم صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2579 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سعدی پارک مزنگ کی سٹریٹ لائٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2579: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں سٹریٹ لائٹس کا سسٹم کب نصب کیا گیا کل لائٹس کی تعداد کتنی ہے اور اس وقت خراب کتنی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لائٹس اکثر خراب رہتی ہیں اور اندھیرے کی وجہ سے سعدی پارک میں وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے؟

(ج) خراب لائٹس کو چیک کرنے کا شیڈول بیان فرمائیں نیز مذکورہ خراب لائٹس کو کب تک درست کر دیا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں سٹریٹ لائٹس کا سسٹم Ex-MCL کے دور میں نصب کیا گیا تھا۔ سعدی پارک میں نصب درست اور خراب سٹریٹ لائٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام لائٹس	واٹ	تعداد	درست	خراب
1	ٹیوب لائٹس	40واٹ	73عدد	34	39
2	مرکری بلب	125واٹ	42عدد	20	22
3	سوڈیم	250واٹ	10عدد	06	04
4	انرجی سیور	42واٹ	8عدد	08	00
	ٹوٹل		133	68	65

(ب) درست نہ ہے۔ اس وقت سعدی پارک میں تقریباً 63 فیصد لائٹس درست حالت میں کام کر رہی ہیں جبکہ باقی بند لائٹس کی درستی کا کام روزانہ کی بنیاد پر جاری ہے۔

(ج) خراب لائٹس کو روزانہ کی بنیاد پر چیک کر کے درست کیا جاتا ہے اور باقی لائٹس کو بھی جلد از جلد درست کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال سعدی پارک کے حوالے سے ہے اور اس کے جز (الف) میں انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ کتنی لائٹس خراب اور کتنی ٹھیک ہیں۔ منسٹر صاحب یہ فرما دیں کہ جو خراب لائٹس کی تعداد بتائی ہے وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میرے پاس latest figures ہیں، جو لائٹس خراب تھیں ان میں سے کافی درست کر دی گئی ہیں اور

باقی جو رہ گئی ہیں انہیں درست کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ کل میرے نوٹس میں آیا ہے ابھی تک اتنی لائٹس خراب ہیں تو I have directed them انشاء اللہ ان تمام لائٹس کو جلد ہی درست کر دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت جلد سے کیا مراد ہے؟ سعدی پارک بہت چھوٹا سا علاقہ ہے جو چند گلیوں پر مشتمل ہے، یہ لاہور کا بہت قدیم علاقہ ہے اور میری ایک یونین کونسل کا حصہ بھی ہے۔ منسٹر صاحب ٹائم بتادیں کہ یہ آج ٹھیک ہو جائیں گی، کل ہو جائیں گی، پرسوں ہو جائیں گی، ہفتے میں ہو جائیں گی، پندرہ دن میں ہو جائیں گی، پانچ سال میں ہو جائیں گی تو یہ کوئی ایک ٹائم بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان لائٹس کو جلدی ٹھیک کروادیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کو جلدی ٹھیک کروادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2680 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چوک یتیم خانہ میں تجاوزات کی تفصیلات

*2680: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے عوام الناس کی سہولت کے لئے چوک یتیم خانہ ملتان روڈ لاہور کی توسیع کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یتیم خانہ چوک کی توسیع ہونے کے باوجود وہاں ریڑھی والوں نے آدھی سڑک پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے راہگیروں کو گزرتے ہوئے سخت پریشانی رہتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مستقل بنیادوں پر تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خلاف وقتاً فوقتاً آپریشن کر رہی ہے اور مستقبل میں یتیم خانہ میں تجاوزات کے خلاف مستقل بنیادوں پر کیمپ لگا رہی ہے تاکہ تجاوزات کا خاتمہ ہو سکے تاہم یتیم خانہ میں موٹر سائیکل پارکنگ سٹینڈ کی بناء پر ٹریفک کی روانگی میں دشواری پیدا ہو رہی ہو۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ وہاں ٹریفک جام رہتی ہے تو جز(ب) میں بتایا ہے کہ وقتاً فوقتاً آپریشن کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ یہ کب تک وہاں آپریشن کرادیں گے کیونکہ وہاں ٹریفک جام ہو جاتی ہے، رش بہت ہوتا ہے، یہ کب تک ریڑھی والوں کو ہٹا کر راستہ بنادیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی موجودہ صورتحال کا تو آپ کو پتا ہی ہے کہ وہاں construction کی وجہ سے یہ چوک ابھی بند ہے۔ وہاں پر کام جاری ہے اور اس سے پہلے مستقل بنیادوں پر وہاں کیمپ لگا دیا گیا تھا اور یہ تجاوزات ہٹا دی گئی تھیں۔ جب یہ سڑک دوبارہ چالو ہو گی تو انشاء اللہ وہاں پر مستقل طور پر عملہ تعینات کیا جائے گا تاکہ وہاں پر ٹریفک کی hazard create نہ ہو سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس construction کا ان ریڑھیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سڑک بند روڈ پر چڑھتی ہے، یتیم خانہ چوک کے پاس بس سٹینڈ ہے اور وہاں پر ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے۔ جب بھی وہاں جانے کا اتفاق ہوتا ہے وہاں پر آدھی سے زیادہ سڑک encroachment کی زد میں ہوتی ہے، encroachment کو دور کروانا اور ٹریفک کو چلانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ جو متعلقہ ٹاؤن کا تہہ بازاری ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے، کیا اس کو direction نہیں دی

جاسکتی کہ یہ گاڑیوں کے چلنے کا راستہ ہے اس کو خالی ہونا چاہئے ؟اب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر اس کو کروا دیا جائے گا، ہو جائے گا، کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وقتاً فوقتاً آپریشن کرتے بھی رہتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ definitely جو معزز ممبر نے کہا ہے کہ encroachment کو ختم ہونا چاہئے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، encroachment وقتاً فوقتاً ختم کی جاتی ہے اور دوبارہ پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لئے مستقل طور پر ٹاؤن کا encroachment staff کام کر رہا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ سوال specific یتیم خانہ چوک کے متعلق تھا اس کا میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں پر permanent camp establish کیا گیا تھا جو ابھی construction work کی وجہ سے بند ہے جب یہ دوبارہ چالو ہو گا تو انشاء اللہ وہاں پر ہم کوئی encroachment allow نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال! سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گلشن اقبال پارک کی تعمیر و لاگت کی تفصیلات

*2764: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ کب کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا اور اس میں عوام کو کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس پارک کی تزئین و آرائش پر کن کن مدات میں کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اس پارک کی نگرانی کے لئے کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) پچھلے دو سالوں کے دوران اس پارک کی صورتحال کو چیک کرنے کے لئے کس کس آفیسر نے سرپرائزوزٹ کیاوزٹ وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ اس پارک کی موجودہ صورتحال انتہائی ابتر ہو چکی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پارک1988 کو تعمیر ہوا تھا۔اس کی لاگت 17.5 ملین روپے تھی۔

سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. عوام کے لئے فن لینڈ موجود ہے۔
2. عوام کے لئے مسجد بھی موجود ہے۔
3. واش روم بھی بنائے گئے ہیں۔
4. کنٹین بھی موجود ہے۔
5. عوام کے لئے واکنگ ٹریک بھی موجود ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس پارک کی تزئین و آرائش کے لئے درج ذیل اخراجات ہوئے۔

1۔	2009۔10	۔/1126210روپے خرچ ہوئے (مرمت جھیل فیز-I-II، مرمت گھاس کٹر مشین پنیری)
2۔	سال2010۔11	۔/254067روپے خرچ ہوئے (مرمت لیٹرینز اینڈ پودا جات وغیرہ)
3۔	سال2011۔12	۔/1622458روپے خرچ ہوئے (دوبارہ تعمیر چاردیواری مشرق و شمالی سائیڈ)
4۔	سال2012۔13	۔/2455695روپے خرچ ہوئے (20عدد الیکٹرک پول، مرمت ٹرانسفارمر، ٹف ٹائل فٹ پاتھ، 20عدد بینچ اینڈ ڈسٹ بن)
5۔	2013۔14	۔/1736413روپے خرچ ہوئے (ٹف ٹائل فن لینڈ ایریا پینٹنگ جھیل گرل، مرمت کنکریٹ پرانے بنچ)
	ٹوٹل رقم	۔/7194843روپے

(ج) اس پارک کی نگرانی کے لئے درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	کیئر ٹیکر	1	17
2	گارڈن سپرنٹنڈنٹ	1	16
3	سپروائزر	1	1

4	مالی	16	1
5	خاکروب	8	1
6	چوکیدار/سکیورٹی گارڈ	7	1
7	پلمبر	1	5
8	الیکٹریشن	1	5
9	امام مسجد	1	6

(د) سابقہ کمشنر اور ڈی سی اوز صاحبان نے سر پرائزوزٹ کیا۔

1۔ کمشنر عبدالجبار شاہین

2۔ ڈی سی او چودھری محمد امین، ڈی سی او سید انجم احمد شاہ

(ہ) اس پارک میں گاہے بگاہے تعمیراتی اور مرمتی کام جاری رہتے ہیں اور رینوویشن کا کام جاری ہے، موجودہ صورتحال بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! لاہور کے پارک میں اتنا ناخوشگوار واقعہ ہوا تھا میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ اِس پارک کی سکیورٹی کے لئے وہاں پر کیا کیا measures لئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! لاہور کے پارک میں جو سانحہ ہوا ہے اس کے بعد ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے SOP جاری کیا گیا ہے اور کچھ دنوں تک پارکوں کو بند بھی رکھا گیا ان کی sweeping کی گئی۔ تمام پارکوں کی سکیورٹی کی requirements کے حوالے سے ڈیٹا بھی collect کیا گیا ہے۔ تمام requirements fulfill کرنے کے لئے تمام پارکوں کی اتھارٹیز کو کہہ دیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں پر walk-through gates اور پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز بھی hire کئے جا رہے ہیں۔ جہاں walls، fencing، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے SOP کے مطابق نہیں ہیں ان کو مکمل کیا جا رہا ہے اس پر تھوڑا سا ٹائم لگے گا اور انشاء اللہ یہ تمام پارکوں میں across the Province provide کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میرا سوال نمبر2768ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ:ڈسکہ شہر کے نالوں کی صفائی کروانے کی تفصیلات

*2768:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں شدید بارشوں کی وجہ سے ڈسکہ شہر کے تمام نالے مٹی سے بھر چکے ہیں،کیا حکومت ان کی صفائی کروانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب شیر علی خان):

ٹی ایم اے ڈسکہ نے شہر کے مین نالہ جات کی برسات سے پہلے اور برسات میں بذریعہ عملہ سینٹری ورکرز اور ایکسی ویٹر مشین کے ذریعہ نالہ جات کی صفائی کروائی ہے۔اس کے علاوہ ایک مین نالہ جو کہ سرکلر روڈ تا لاری اڈا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سڑک کی تعمیر کے سلسلہ میں نالہ ختم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے متعلقہ محلوں میں پانی کے نکاس کا مسئلہ بن گیا۔اب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ بذریعہ کمپنی FWOاز ڈگری کالج تا لاری اڈا تک نئے نالہ جات تعمیر کر رہا ہے جس کی وجہ سے پانی کا نکاس درست ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ سائفن اور لاری اڈا والا نالہ ختم ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد انہوں نے نالہ بنایا ہی نہیں۔ایک سائفن ہے جس کو سائفن رنگا والا کہتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم نالے کی صفائی کرتے ہیں وہ نالہ تو آگے جا کر بند ہو جاتا ہے۔شہر کے سارے سیوریج کا نظام ڈسٹرب ہے جب دس منٹ کی بارش ہوتی ہے تو وہاں پر تین تین،چار چار فٹ پانی کھڑا ہوتا ہے۔میں نے ان سے پہلے بھی گزارش کی تھی،applications بھی دیں کہ یہ رنگا والا سائفن کو راجہ گمانی سائفن کے ساتھ attach کیا جائے اور یہ کہتے ہیں کہ سب نالوں کی صفائی کر دی گئی ہے۔وزیر آباد روڈ ڈسکہ،محلہ مغلپورہ سرکلر روڈ ڈسکہ، نئی آبادی سوہاوہ سمبڑیاں روڈ ڈسکہ،کالج روڈ،پسرور روڈ

اور نسبت روڈ ان کے یہ سارے کے سارے نالے بند ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو بارشوں کا پانی سڑکوں کے اوپر ہوتا ہے اور شہر کا پانی چار، پانچ اور چھ گھنٹے تک سڑکوں پر رہتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے صفائی کروادی ہے۔یہاں پر کوئی نظام نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب!کرنا کیا ہے اور آپ کا سوال کیا ہے ؟

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ سب نالوں کی صفائی کروادیں اور جو رنگا والا سائفن ہے اس کو راجہ گمان سائفن کے ساتھ attach کر دیں۔ان کا پانی بند ہے اور سارے شہر کا سیوریج بلاک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ان کی تجویز نوٹ کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے اور رنگا والا سائفن اور راجہ گمان سائفن کو connect کرنے کی بات کر رہے ہیں تو اس کو considered کر لیتے ہیں اور work out کر لیتے ہیں۔ باقی جب 2015 میں جواب آیا تھا تو اس وقت باقی نالوں کی صفائی کروائی گئی تھی اور نالے برسات کے دنوں میں زیادہ مٹی آنے سے بند ہو جاتے ہیں پھر اس کی regularly cleaning and de-silting کی جاتی ہے۔ یہ جو ان کی تجویز ہے اس کو we can consider کیونکہ یہ لوکل ہیں اور یہ زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ پانی کے نکاس کے لئے کیا بہتر ہو سکتا ہے تو ہم انشاء اللہ ان کی اس composition کو۔۔۔

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر آباد روڈ پر جو دونوں طرف نالے ہیں ان کی صفائی کروا کر یہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں تاکہ میں جواب دینے والا بن جاؤں۔ یہ صرف ایک کلو میٹر کا فاصلہ ہے اس کے لئے میری humble request ہے کہ اس کی صفائی کروا کر رپورٹ منگوالیں۔وزیر آباد روڈ ڈسکہ جو دونوں طرف ایک کلو میٹر کا معاملہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس کی صفائی کروا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2800 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایواب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پارکنگ سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2800: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پارکنگ سٹینڈز ہیں جو ضلعی گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر رجسٹرڈ ہیں، یہ غیر رجسٹرڈ اور کس کس جگہ پر ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز پر گورنمنٹ کی مقرر کردہ ٹوکن فیس سے زائد ٹوکن وصول کیا جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ زائد فیس وصول کرنے والے سٹینڈز کے ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ضلع کے تمام ٹی ایم اے کا جواب درج ذیل ہے:

(الف) ٹی ایم اے کمالیہ

ٹی ایم اے کمالیہ کے زیر کنٹرول دو اڈا جات ہیں، جنرل بس سٹینڈ کمالیہ اور جنرل بس سٹینڈ پیر محل۔

ٹی ایم اے گوجرہ

ٹی ایم اے گوجرہ میں پارکنگ بس سٹینڈ اور رکشا سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام ایک جنرل بس سٹینڈ و رکشا سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

(ب) ٹی ایم اے کمالیہ

ٹی ایم اے کمالیہ میں کوئی غیر رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

ٹی ایم اے گوجرہ

تحصیل گوجرہ میں رینٹ اے کار غفار پارک، جھنگ روڈ، چوک گڈا خانہ، چوک جامعہ چراغیہ پارکنگ سٹینڈ غیر رجسٹرڈ تھے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ختم کروادیئے گئے ہیں۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار / ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کمالیہ

درست نہ ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے تفصیل درج ذیل ہے:

اے سی بس فی ٹرپ40روپے
نان اے سی بس فی ٹرپ30روپے
ویگن فی ٹرپ15روپے
کوسٹر / منی بس فی ٹرپ25روپے
موٹر سائیکل /آٹو رکشا150روپے ماہانہ ٹیکسی کار سٹینڈ فیس(پیر محل)300روپے ماہانہ

ٹی ایم اے گوجرہ

درست نہ ہے۔ ٹی ایم اے گوجرہ کے رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ پر شیڈول کے مطابق وصولی ہو رہی ہے۔اگر پارکنگ بس سٹینڈ پر محکمانہ وصولی ہو رہی ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

درست نہ ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے تفصیل درج ذیل ہے:

ائرکنڈیشنڈ بس40روپے فی ٹرپ
نان ائرکنڈیشنڈ بس / عام بس30روپے فی ٹرپ
کوسٹر / منی بس25روپے فی ٹرپ
ہائی ایس (ویگن) / ڈالہ وغیرہ15روپے فی ٹرپ
موٹر سائیکل رکشا فیس150روپے ماہانہ یا(5روپے یومیہ)

(د) ٹی ایم اے کمالیہ

مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ٹی ایم اے گوجرہ

مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز نہ ہیں۔اگر کسی نے غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ قائم کر کے فیس وصول کی تو ٹی ایم اے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر رجسٹرڈ ہیں، یہ غیر رجسٹرڈ اور کس کس جگہ پر ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟ ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ ٹی ایم اے کمالیہ میں کوئی غیر رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔یہ کمالیہ اور پیر محل ایک ٹی ایم اے کے under آتے ہیں۔یہ جواب بھی درست نہ ہے۔ تحصیل گوجرہ والے کہتے ہیں کہ غفار پارک، جھنگ روڈ، چوک گڈا خانہ، چوک جامعہ چراغیہ پارکنگ سٹینڈ غیر رجسٹرڈ تھے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ختم کروا دیئے گئے ہیں تو اگر اس کو درست مان لیا جائے تو پھر یہ کہاں چلے گئے؟ یہ وہیں موجود ہیں اور یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار / ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے اور یہ جواب بھی درست نہ ہے۔ دو سال سے ریلوے نے جگہ کا ٹھیکہ ہی نہیں دیا، گاڑیاں شور کوٹ روڈ پر سٹینڈ بنا کر کھڑی ہیں اور یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیکہ دینا نہ دینا اور بات ہے لیکن منظور شدہ تو ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ منظور شدہ ہی نہیں ہیں اور اگر ہیں تو وہ نوٹیفکیشن پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے ریلوے والے کس طرح دیتے رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ریلوے اپنی زمینوں کا اصل ٹھیکہ دیتا ہے۔ اگر وہ قیمت کے برابر نہیں آتے تو وہ ٹھیکہ نہیں دیتے، ریلوے کی زمین پر ٹی ایم اے سٹینڈ منظور کر ہی نہیں سکتا اور یہ ویسے ہی illegality ہے اور جواب درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار / ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ وہاں ٹھیکہ دے ہی نہیں سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ خود کہہ رہے ہیں کہ محکمہ ریلوے دیتا ہے لیکن یہ تو نہیں دے رہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن پیش کر دیں کیونکہ نوٹیفکیشن تو انہوں نے دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کے دو سوالات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے point out کیا ہے کہ پیر محل میں غالباً کوئی غیر رجسٹرڈ سٹینڈز ہیں اور یہاں پر کہا گیا ہے کہ کوئی غیر رجسٹرڈ سٹینڈ نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی specific stand point out کریں گے تو اس کے خلاف ہم کارروائی کریں گے۔ لوکل انتظامیہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی غیر قانونی سٹینڈ نہیں ہے اور ریلوے کی جگہ پر جو سٹینڈ بنایا گیا ہے تو اگر ریلوے کسی کو سٹینڈ بنانے کی اجازت دیتا ہے تو اس کے لئے ٹی ایم اے سے اجازت نہیں لے سکتے کیونکہ محکمہ ریلوے اپنی زمین پر under Railway Act اپنے انتظامات دیکھتا ہے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ سے related ہے۔ اگر یہ کہیں گے تو ہم ان سے منگوا کر اس کی detail بھی دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ یہ منظور شدہ نہیں ہے۔ ریلوے لوگوں کو کسی بھی کام کے لئے ٹھیکہ دے دیتا ہے اور وہ گاڑیاں کھڑی کر لیتے ہیں تو یہ جواب اس لئے بنیادی طور پر غلط ہے جیسا منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ریلوے کی جگہ پر ٹی ایم اے ٹھیکہ منظور کر ہی نہیں سکتا اور یہ domain ہے اور سٹینڈ منظور کرنا یہ ٹی ایم اے کی domain ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب آگے کیا کرنا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ specific بتا دیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کمالیہ میں ٹیکسی کار سٹینڈ فیس 300 روپے ماہانہ وصول کی جا رہی ہے۔ یہ کاریں کہاں کھڑی ہوتی ہیں جن سے یہ 300 روپیہ وصول کرتے ہیں؟ ان کا کوئی ٹیکسی سٹینڈ منظور شدہ ہے جیسے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی غیر منظور شدہ نہیں ہے تو یہ ٹیکسیاں کہاں کھڑی ہوتی ہیں جن سے یہ 300 روپیہ وصول کرتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! یہ شیڈول ہے اور اگر معزز ممبر نے اس کو تفصیل سے پڑھا ہے تو شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس مقرر کی جاتی ہے وہ یہی ہے جہاں پر سٹینڈ ہو گا وہاں سے یہ فیس لی جائے گی اور جہاں سٹینڈز ہی نہیں ہو گا تو فیس کیسے لی جائے گی؟

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!اس مد میں ان کے پاس پیسے آتے ہیں۔اگر بجٹ منگوالیا جائے تو وہاں سے پتا چل جائے گا کہ یہ پیسے وصول ہوتے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ غیر منظور شدہ سٹینڈز ہیں اور ان سے بھتے کے طور پر پیسے لئے جاتے ہیں۔اگر legally دیکھا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ بتادیں کہ کہاں پر لئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!یہ پیر محل لاری اڈا پر بس سٹینڈ ہے ، ہر شہر میں سٹینڈز ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ، گوجرہ اور کمالیہ میں سٹینڈز ہیں۔یہ جو رینٹ اے کار چلتی ہیں چھوٹے شہروں میں تو اسی طرح سڑکوں پر گاڑیاں کھڑی کر کے سٹینڈ بنائے ہوئے ہیں ، کچھ بھتہ لیتے ہیں اور کچھ ٹی ایم او کو دیتے ہیں۔یہ اسی طرح نظام چل رہا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! یہ دو چیزوں کو مکس اپ کر رہے ہیں۔یہ کہتے ہیں کہ ٹی ایم اے کے بجٹ میں،اگر آپ بجٹ بک اٹھائیں تو یہ فیس وصول کی گئی ہے۔اگر یہ فیس وصول کی گئی ہے تو there has to be a legal document to receive that fee. یہ نہیں ہو سکتا کہ ٹی ایم اے کے خزانہ میں آپ ویسے کسی مد میں پیسے جمع کرادیں۔اگر ٹیکسی سٹینڈ کی مد میں کوئی پیسا جمع ہوا ہے تو there has to be a legal document to back date. جو illegal سٹینڈز کی بات کر رہے ہیں تو اگر پورے پنجاب میں اس سے کوئی بھی بھتہ لیتا ہے اور پنجاب میں اسی طرح ہوتا ہے یا لوکل ایڈمنسٹریشن کی کہیں پر غفلت ہے تو وہ یہ نشاندہی کریں اور ان کے خلاف کارروائی ضرور ہو گی لیکن یہ کہنا کہ یہ فیس officially ٹی ایم اے نے وصول کی ہے تو یہ غلط ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں ان کو clear کرتا ہوں کہ ٹی ایم اے ٹھیکہ دے دیتا ہے اور جو ٹھیکیدار ہوتا ہے جہاں پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے یا رکشا والا کھڑا ہوتا ہے تو وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ نشاندہی کریں گے تو منسٹر صاحب کارروائی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ہر شہر کی نشاندہی کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ائر کنڈیشنڈ بس 40 روپے فی ٹرپ، نان ائر کنڈیشنڈ بس / عام بس 30 روپے فی ٹرپ، کوسٹر / منی بس 25 روپے فی ٹرپ، ہائی ایس (ویگن) / ڈالہ وغیرہ 15 روپے فی ٹرپ شیڈول کے مطابق فیس وصول کی جاتی ہے لیکن جو موقع کی پوزیشن ہے وہ یہ کہ 350 روپے سے 400 روپے فی بس وصول ہوتا ہے اور اس کے علاوہ جتنی سواریاں وہاں سے بیٹھتی ہیں تو ان کا کمیشن الگ وصول ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ کرایہ ڈبل وصول کیا جاتا ہے۔ میں نے پرسوں بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن سیکرٹری صاحب نکل گئے تھے۔ اس میں جو منظور شدہ کرایہ اور شیڈول ہے اس سے ڈبل کرائے وصول کئے جا رہے ہیں۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ جب ہمیں اتنے پیسے بس سٹینڈوں پر دینے پڑتے ہیں تو اس لئے ہم کرایہ بھی ڈبل لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کروں گا کہ یہ بھی exactly اسی طرح کی بات ہے۔ ایک بات جو official documented ہے اور ٹھیکہ کے حساب سے جو فیس وصول کی جانی چاہئے وہ تو اس میں درج کر دی گئی ہے۔ اگر اس سے کوئی زائد فیس وصول کرتا ہے تو معزز ممبر کو چاہئے یا پبلک کا کوئی بھی آدمی اس کے خلاف شکایت ٹی ایم اے یا ایڈمنسٹریٹر کے پاس in writing آنی چاہئے اور اگر اس پر کارروائی نہیں ہوتی تو پھر وہ ہمیں بتائیں۔ اس طرح صرف کوئی الزام لگا دینے سے تو کوئی حل نہیں نکلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2849 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خاتمہ کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2849: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری2013 سے اب تک لاہور شہر میں عوام الناس کی جانب سے تجاوزات کے خاتمے کے لئے کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب) ان درخواستوں پر محکمے نے کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شکایت موصول ہونے پر بھی محکمہ تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے مکمل کارروائی نہیں کرتا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور شہر کے جملہ ٹاؤنز میں 2013 سے اب تک 2348 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) ان درخواستوں پر متعلقہ ٹی ایم اے کا عملہ موقع پر کارروائی کرتے ہوئے تجاوزات کو ختم کرتا ہے اور سامان کو ضبط کر کے جرمانہ کر کے واگزار کیا جاتا ہے۔ تجاوزات کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ متعلقہ ٹاؤن انتظامیہ موصول ہونے والی ہر درخواست پر مکمل کارروائی کرتی ہے۔ جونہی درخواست موصول ہوتی ہے اسے فوری طور پر متعلقہ ٹاؤن ریڈ انسپکٹر کو برائے کارروائی ارسال کر دی جاتی ہے جو کہ فوری طور کارروائی کر کے محکمہ کو اطلاع دیتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میرا یہاں پر ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے لاہور میں آپ کہیں بھی چلے جائیں، اگر آپ سمن آباد کے علاقے میں چلے جائیں، گلشن راوی چلے جائیں، باغبانپورہ چلے جائیں یعنی لاہور کے کسی بھی علاقہ میں چلے جائیں ٹی ایم اے کے محکمہ نے ہر جگہ پر پیسے لے کر ریڑھیوں والوں کو ناجائز کھڑا کیا ہوا ہے، ہر جگہ سے بھتے وصول کر رہے ہیں کہیں پر ریڑھیاں تو کہیں پر کھوکھے لگوائے ہوئے ہیں۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ لاہور میں جس طرح قائد محترم میاں محمد شہباز شریف سگنل فری روڈز بنا رہے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ لاہور کو کب تک ریڑھیوں سے فری بازار مل سکیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہر ٹی ایم اے کے اندر اس کے complaint cell functional ہیں۔ اگر کسی کے تجاوزات کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ ویسے بھی ٹی ایم اے کا encroachment سٹاف موجود ہے اس کی ڈیوٹی صرف یہ ہے کہ جتنی بھی encroachment ہے

اس کوremove کرے۔وقتاً فوقتاً وہ یہ کارروائی کرتے ہیں، دوبارہ بھی اگر وہاں پر کوئی تجاوزات دیکھنے میں آتی ہیں تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔اگر معزز ممبر specifically کسی area کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہاں پر کارروائی نہیں ہو رہی تو یہ نشاندہی کر دیں انشاء اللہ ہم کل سے ہی یہ آپریشن کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر2865 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2869 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2892 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*2892: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کا لرہ خاصہ سے کا لرہ کلاں جانے والی سڑک سمال انڈسٹری اسٹیٹ سے شادیوال پھاٹک والی روڈ، شادیوال پھاٹک سے کا لرہ کلاں سڑک اور چنگڑ کالونی سے کا لرہ کلاں، آنے والی سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات اور صوبائی حکومت ان سڑکوں کی عوامی مفاد میں جلد از جلد تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت کے پاس فنڈز کی کمی ہے محکمہ منصوبہ و ترقیات، پنجاب کو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 9.075 ملین روپے کی فراہمی کے لئے مراسلہ بھجوا دیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: اس بارے میں ،میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات اور صوبائی حکومت ان سڑکوں کی عوامی مفاد میں جلد از جلد تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت کے پاس فنڈز کی کمی ہے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پنجاب کو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 9.075 ملین روپے کی فراہمی کے لئے مراسلہ بھجوادیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! سوال کے جواب میں انہوں نے تفصیل دی ہے، اس سلسلے میں جو لیٹر لکھا گیا ہے یہ 04-08-2014 کو بھیجا گیا ہے جس میں 9.075 کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ اب اس وقت اس کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو اس کے فنڈز ملے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جن سڑکوں کی میاں صاحب نے نشاندہی کی ہے، اس کی request ہم نے بھیجی ہوئی ہے، جیسے ہی فنڈز فراہم ہوں گے تو ان سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی اور میاں صاحب سے بھی میں request کروں گا کہ اس کو تھوڑا سا pursue کریں تو انشاء اللہ یہ کام جلد ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ کے پاس کوئی پیسے نہیں ہیں، کوئی فنڈز موجود نہیں ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز ہوتے ہیں لیکن ڈویلپمنٹ کی مد میں بہت کم فنڈز ہوتے ہیں۔ ان کے پاس اتنے فنڈز available نہیں ہیں جو ان روڈز کی مرمت کے لئے required ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے ایک colleague نے یہاں پر ذکر کیا تھا، میں بھی اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ بلدیاتی ادارے اپنی آمدن پر چل رہے تھے لیکن آج وہ وقت آگیا ہے کہ سارا کا سارا سسٹم hand to mouth ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے یہاں پر بسوں کے اڈوں کی بات ہوئی، آپ یقین جانیں

بلکہ آپ کسی سپیشل برانچ سے یا کسی اور سے یہ پوچھ لیں کہ اڈوں کی مد میں کتنا پیسا وصول کیا جا رہا ہے۔ وہ کم از کم دس بیس لاکھ روپے سے زیادہ پیسا صرف گجرات سے اکٹھا ہو رہا ہے، جو کہ کچھ لوگوں کی جیبوں میں جا رہا ہے اور آہستہ آہستہ لوکل گورنمنٹ نے اپنا کام چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہ اڈے ہیں جہاں سے ان کو ہر شہر سے اچھی خاصی آمدنی ہو سکتی ہے، اس source of income کو انہوں نے ایک سائیڈ پر رکھ دیا ہے۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ کیا وہ اس کے اوپر کوئی کام کر رہے ہیں، کیا یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کو source of income بنایا جائے اور یہ وہ source of income ہے جو محکمہ کی غلطی کی وجہ سے غلط ہاتھوں میں جا رہا ہے اس معاملے پر کوئی پلاننگ ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! definitely محکمہ لوکل گورنمنٹ کے جتنے بھی ادارے ہیں ان کی sustainability کے لئے پروگرام بنایا جاتا ہے۔ جس طرح سے انہوں نے اڈوں کا ذکر کیا اور اس کے علاوہ بھی وہاں پر ضلع کونسلز کے جو complexes ہوتے ہیں، ان کی اسی طرح اور properties ہوتی ہیں ان سے جو آمدن آتی ہے، اس سے پہلے منڈیوں کی مد میں بھی ان کو کافی آمدن ہوتی تھی لیکن بعد میں منڈیوں کی فیس ختم کر دی گئی ہے، وہ آمدن بھی ان کی ٹوٹل آمدن سے کم ہو گئی ہے۔ اس کو substantiate کرنے کے لئے حکومت پنجاب پیسا فراہم کرتی ہے جس سے یہ ڈویلپمنٹ کے کام کرتے ہیں اسی لئے حکومت پنجاب کو یہ لکھا گیا ہے کہ اس مد میں بھی اگر یہ پیسے فراہم کر دیئے گئے تو ان کا یہ کام انشاء اللہ کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بہت سمجھدار ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جواب درست ہے؟ کیونکہ ہر محکمہ نے اپنا اپنا کام کرنا ہے، یہ تو ان کا source of income ہے انہوں نے فنڈز generate کرنے ہیں، یہ اپنا ہر کام چیف منسٹر پر چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ بھی بتائیں کہ وہ فنڈز کس طرح سے generate کریں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جتنے بھی شہر میں اڈے بنے ہوئے ہیں، اس سے پہلے یہ طریق کار تھا کہ اڈا بلدیہ کا ہوتا تھا اور بلدیہ اس کا auction کرتی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب بھی یہی طریق کار ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر یہی طریق کار ہوتا تو بلدیہ والوں کے پاس پیسے ضرور ہوتے، ان سے اگر پوچھا جائے کہ گجرات میں اڈوں کی پہلے کتنی آمدنی تھی اور اب کتنی ہے تو آپ کے سامنے سارے figures آ جائیں گے۔ ان کا دن بدن source of income کم ہو رہا ہے اس کا آپ نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تجاویز دیں۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: سیوریج سسٹم کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2893: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20۔ ستمبر 2013 روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق حالیہ بارشوں نے سیوریج سسٹم کی خرابی کے باعث ٹی ایم اے گجرات کی نااہلی کا پول کھول دیا اور بارشوں کے پانی، گلیوں، محلوں اور سڑکوں کو جوہڑوں کی شکل دے دی؟

(ب) کیا حکومت اس بابت انکوائری کروانے اور پچھلے تین سالوں کے دوران ٹی ایم اے گجرات کی جانب سے سیوریج سسٹم پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20۔ ستمبر 2013 کی خبر درست نہ ہے۔ سیوریج سسٹم گجرات میں تقریباً 30 سال پہلے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گجرات نے بچھایا تھا جو آج تک تسلی بخش طریقے سے چل رہا ہے۔ اس کی باقاعدہ طور پر صفائی کی جاتی ہے تاہم برسات کے موسم میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہو جاتا ہے لیکن چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔

(ب) کسی ذرائع سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہٰذا اس بابت انکوائری کروانا مناسب نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ روز نامہ "نوائے وقت" مورخہ 20۔ ستمبر 2013 کی خبر درست نہ ہے۔ سیوریج سسٹم گجرات میں تقریباً 30 سال پہلے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گجرات نے بچھایا تھا جو آج تک تسلی بخش طریقے سے چل رہا ہے۔ اس کی باقاعدہ طور پر صفائی کی جاتی ہے تاہم برسات کے موسم میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہو جاتا ہے لیکن چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ڈی سی او، ڈی پی او کے گھر اور ضلع کچہری میں کتنا ٹائم بارش کا پانی رہتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! exact time تو شاید میں یہاں پر بیان نہ کر سکوں کیونکہ یہ تو بارش پر depend کرتا ہے، جتنے انچ بارش ہو گی اسی حساب سے پانی جمع ہو گا، جتنا اس کا drainage system اس کو discharge کر سکتا ہے اسی حساب سے وہ پانی وہاں سے نکلے گا۔ میں اس کے متعلق exactly نہیں بتا سکتا کہ یہ پانی ایک گھنٹہ کھڑا ہو گا یا پانچ گھنٹے کھڑا ہو گا، جتنی بارش زیادہ ہو گی اتنی دیر زیادہ پانی کھڑا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعا کیا کریں کہ بارش کم ہوا کرے، آپ کے علاقے میں خاص طور پر۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔ اگر ضلع کچہری اور ڈی سی او، ڈی پی او کے گھر کے پاس چار گھنٹے پانی کھڑا رہتا ہے تو آپ خود ہی بتائیں کہ اس سیوریج سسٹم کو ٹھیک کہا جا سکتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ ہر بارش میں نہیں ہوتا، جب بہت زیادہ بارشیں ہوتی ہیں، جس طرح 2010 کی بارشیں تھیں تو اس میں تو بہت سارے علاقے جہاں پر کبھی پانی نہیں گیا تھا وہاں بھی پانی کھڑا ہو گیا تھا۔ جب بارشیں زیادہ ہو جائیں تو اس صورت میں اس طرح کی situation arise ہوتی ہے normally جو عام بارشیں ہوتی ہیں اس کے لئے وہ سیوریج سسٹم ڈیزائن ہے، جب اس سے زیادہ بارش ہو جائے تو وہ اس کو cater نہیں کر سکتا۔ جب بارش رک جاتی ہے تو پانی نکل جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بھاگٹانوالہ کی سڑک کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2896:چودھری عامر سلطان چیمہ :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کی سڑک از لاہور بائی پاس تا چک40این بی شمالی پھاٹک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ بالا سڑک کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی اگر ایسا نہیں تو گزشتہ تین سالوں میں اس کی مرمت کتنی دفعہ کی گئی؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کی مشکلات کے پیش نظر اس سڑک کی فوری مرمت کے لئے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے مذکورہ سڑک پر گزشتہ تین سالوں میں مرمت کی مد میں مبلغ35,16,715 رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی سپیشل مرمت ڈبل سرفیس ٹریٹمنٹ کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 2.996 ملین روپے ہے اور جونہی ٹارنگ سیزن شروع ہوگا، کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ مذکورہ سڑک پر گزشتہ تین سالوں کے دوران تقریباً35لاکھ روپیہ اس سڑک کی مرمت پر خرچ آیا اور پھر سپیشل مرمت کے لئے بھی تقریباً30لاکھ روپے کے قریب رکھا گیا۔ یہ جواب22۔ مئی 2014 کو آیا یعنی جون2014 تک اس سڑک کی مرمت پر تقریباً65لاکھ روپے لگایا گیا لیکن سڑک کی حالت ویسے کی ویسے ہی ہے۔اس65لاکھ روپے سے ایک یا دو کلو میٹر اچھی سڑک بن سکتی تھی۔ حکومت اس کی مرمت پر اتنا خرچ کر رہی ہے کیا یہ اس پر تھوڑا سا اور پیسا خرچ کر کے اسے بہتر طریقے سے standard کے مطابق بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! اس specific سوال کا تو جواب دے دیا گیا ہے۔ معزز ممبر نے اس سڑک پر جو دوبارہ کام کرنے کی بات کی ہے تو پنجاب کے اندر رورل روڈز کے لئے خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت انشاء اللہ ہم ساری سڑکیں مرمت کر رہے ہیں اور جہاں پر ضروری ہوتا ہے ان کی priority کے حساب سے انہیں repair کر دیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! جیسے وزیر صاحب نے کہا تو خادم اعلیٰ روڈز پروگرام میں priority کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ سڑک اس priority میں fall کرے گی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! میں check کر کے بتا سکتا ہوں چونکہ اس کو third party validate کرتی ہے کہ کس سڑک کو مرمت کی زیادہ ضرورت ہے لہٰذا میں چیک کر کے چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! میں زیادہ سوال نہیں کرتا منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وہ کہہ رہے ہیں کہ third party validation ہوتی ہے اور وہ بتاتی ہیں کہ کون سی سڑک زیادہ important ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! انہوں نے خود اپنے جواب کے جز (الف) میں تسلیم کیا ہے کہ یہ important سڑک ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ سرگودھا بائی پاس روڈ ہے، اس سڑک کی تو بڑی اہمیت ہے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی مرمت کے لئے یقین دہانی کرا دیں۔ انہوں نے 2014 میں اس پر 65 لاکھ روپیہ لگایا ہے اور اب دو سال اوپر ہو گئے ہیں۔ کیا ان 65 لاکھ روپے کے علاوہ بھی ان دو سالوں میں مرمت پر پیسے لگائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً بالکل اسے مرمت کیا جاتا ہے اور یہ پیسے بھی اس پر لگے ہیں اور یہاں پر لکھا ہے کہ وہاں پر کام شروع کیا جائے گا یہ مکمل کر دیا گیا تھا۔ جہاں تک اس سڑک کی اہمیت کا تعلق ہے بالکل یہ اہم سڑک ہے

لیکن اس کی repair کتنی اہم ہے یہ وہ third party validate کرے گی کہ ضلع کے اندر کون سی سڑک پہلے مرمت کرنے کے لئے زیادہ ضروری ہے اس حساب سے جب اس کی priority آئے گی تو اسے بھی مرمت کر دیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کی اہمیت ہے تو اس پر 2014 تک 65 لاکھ روپیہ لگا ہے۔ میں نے پہلے بھی پوچھا ہے لیکن منسٹر صاحب نے نہیں بتایا، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب دو سال اوپر ہو گئے ہیں ان دو سالوں میں اس کی مرمت پر کتنے پیسے لگے ہیں اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس سڑک کی کتنی اہمیت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چودھری صاحب اس سڑک پر زور دے رہے ہیں آپ اس کا سروے کرائیں اور اسے ٹھیک کرائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ ہم take up کرتے ہیں اور اسے priority پر مرمت کراتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب خصوصی مہربانی فرمادیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جی، انشاء اللہ۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بس میری یہی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بھی آپ کی سفارش کر دی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب میرے ساتھ کی ہوئی commitment کو honour کریں اور اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ کو خصوصی ہدایت جاری کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2903 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 2913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ایل بلاک گلبرگ III کی سڑکوں کی ابتر صورتحال و تعمیر نو کی تفصیلات

*2913:ڈاکٹر مراد راس:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کی تمام سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ چکی ہیں؟

(ب) اس بلاک کی سڑکیں آخری دفعہ کب مرمت کی گئیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا اور ان سڑکوں کی تعمیر کے بعد فائنل انسپکشن کن کن افسران نے کی،ان کے نام،عہدہ،گریڈاور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت ان سڑکوں کی مرمت یا تعمیر نو کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے اب تک ایل بلاک گلبرگ۔III میں کوئی سڑک مرمت نہ کی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

(د) مذکورہ سڑکات سیوریج کے بند ہونے سے مرمت طلب ہیں۔ واسا کے سیوریج ڈالنے کے بعد مذکورہ سڑکات کو مرمت کرنا مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب بتادیں کہ آج ان سڑکوں کے کیا حالات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:کون سی سڑکوں کے؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!جو سوال کے اندر mention ہیں ایل بلاک گلبرگ کی سڑکوں کے آج کے دن کیا حالات ہیں؟کیونکہ یہ میرے حلقے کی سڑکیں ہیں اس لئے میں دیکھنا چاہ رہا ہوں اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی پتا ہے اس سوال کو دیئے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! معزز ممبر نے ایل بلاک گلبرگ کی سڑکوں کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اس سلسلے میں

عرض ہے کہ اس میں بہت ساری روڈز مرمت کر دی گئی ہیں اور وہاں پر سیوریج کا کام بھی کیا گیا ہے لیکن ابھی اس پر مزید کام ہونے والا ہے جو انشاء اللہ بہت جلد کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال کیا گیا تھا ایل بلاک میں دو سال بعد سیوریج ڈال دیا گیا اور پچھلے سال finally سڑک بھی بن گئی لیکن خان کالونی کی سڑک ابھی تک نہیں بنی۔ تین سال ہونے کو آ رہے ہیں اس سڑک کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ وہاں سے کوئی گاڑی تو کیا، موٹر سائیکل بھی چلا کر نہیں جا سکتا۔ یہ کام واسا والوں نے کیا ہے اس بارے میں واسا کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ پیسے ٹی ایم اے کو دے دیئے ہیں جب ٹی ایم اے گلبرگ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایل ڈی اے کو دے دیئے ہیں اور اب یہ کام ایل ڈی اے کرے گا۔ اب منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ جو سڑک باقی رہ گئی ہے یہ کس نے بنانی ہے؟ پلیز اس پر مجھے کوئی time limit دیں یہ سوال میں نے 2013 میں دیا تھا اب لوگ وہاں پر تڑپ رہے ہیں چونکہ خان کالونی کی پوری آبادی کے لئے ایک ہی سڑک ہے جو پوری آبادی کے اندر جاتی ہے لیکن وہ سڑک نہیں بن رہی۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب جولائی 2014 میں آیا تھا اس وقت کی یہ پوزیشن تھی کہ سیوریج ڈل رہا تھا obviously سیوریج ڈلنے پر بھی ٹائم لگا اور جب وہ سیوریج مکمل ہو گیا تو وہاں پر سڑکیں بننی تھیں لیکن معزز ممبر نے جس specific خان کالونی کی بات کی ہے کہ وہاں پر ابھی تک سڑک نہیں بنی اس کو چیک کر لیتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں بنی؟ generally جہاں پر سیوریج ڈالی گئی ان سڑکوں کو repair کیا گیا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ رہ گئی ہیں اور پیسے جمع ہوئے ہوئے ہیں تو جو بھی executing agency ہو گی چاہے وہ ایل ڈی اے ہے، چاہے ٹی ایم اے ہے ہم انشاء اللہ ان سے جلدی execute کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جب سڑک کو توڑا جاتا ہے تو پہلے سب چیزوں کا plan بنتا ہے اسے designate کیا جاتا ہے کہ کس نے بنانی ہے۔ یہ سب چیزیں پہلے کی جاتی ہیں بعد میں نہیں کی جاتیں، یہ جو تین جگہ transfer ہوئی ہے اس کی مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی۔ میں یہاں پر آپ کو ایک اور چیز بتاتا چلوں کہ اس وقت ٹی ایم اے گلبرگ میں فیصل صاحب لگے ہوئے ہیں جب بھی ہمارا کوئی بندہ علاقے کا کام کرانے کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تم کس پارٹی سے آئے ہو، تم

کس پارٹی کے کونسلرز ہو، تمہیں یہاں پر کس نے بھیجا ہے ؟وہاں پر کام کبھی نہیں ہوا لیکن جب بھی اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ سب سے پہلا سوال کرتا ہے کہ تم کس پارٹی سے آئے ہو۔وہ کہتا ہے کہ میں جیتا ہوا کونسلر ہوں تو وہ کہتا ہے کہ سب سے پہلے یہ بتائیں کہ آپ کسی پارٹی سے ہیں۔یہ فیصل تیسری دفعہ وہاں پر واپس لگایا گیا ہے۔He should not be put up there anymore.

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!اس کارویّہ ٹھیک کرائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!جو جیتے ہوئے لوگ آئیں ان کا حق بھی باقیوں جتنا ہی بنتا ہے لیکن وہ ہر دفعہ ignore کرتا ہے اور وہ وہاں ایک بتی بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو assure کرواتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ میں اس طرح کی discrimination بالکل نہیں ہوتی اور اگر کوئی آفیسر اس طرح کا رویّہ رکھتا ہے تو اس کا سخت notice لیا جائے گا اور ان کی اس شکایت کا انشاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میں ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:نہیں۔ڈاکٹر صاحب آپ نے پانچ ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ road cuts کے پیسے کس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں چیک کر کے آپ کو بتا دوں گا۔اگلا سوال نمبر 2923 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہوا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2925 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2927 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3038 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3049 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سڑک ڈھوک شادی تا واڑہ احمد کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3049: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جمر گھال روڈ تحصیل و ضلع جہلم سے نکلنے والی سڑک ڈھوک شادی تا واڑہ احمد براستہ ڈھوک چیچی عرصہ دراز سے ٹوٹ چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی آخری دفعہ تعمیر و مرمت کب کتنی مالیت سے کی گئی؟

(ج) اگر حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کا کچھ حصہ ضلع کونسل نے اینٹوں سے بنایا تھا اس کے بعد اس پر مرمت کا کام نہ ہوا ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ جس کی لمبائی 3 کلو میٹر ہے کا تخمینہ لاگت مبلغ 19.499 ملین روپے تیار کیا گیا ہے جو کہ سیکرٹری پلاننگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ پنجاب کو ارسال کر دیا گیا ہے جیسے ہی سکیم کی منظوری اور فنڈ جاری ہوئے سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ "سڑک مذکورہ جس کی لمبائی تین کلو میٹر ہے کا تخمینہ لاگت مبلغ 19.499 ملین روپے تیار کیا گیا ہے جو کہ سیکرٹری پلاننگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ پنجاب کو ارسال کر دیا گیا ہے جیسے ہی سکیم کی منظوری اور فنڈز جاری ہوئے تو سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔" یہ جواب 22- مئی 2015 کو موصول ہوا، تب بھی اس سڑک کی سکیم منظور ہوئی اور نہ ہی فنڈز جاری ہوئے تھے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سال 2016 میں اس سڑک کے لئے کوئی سکیم منظوری ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ابھی تک تو اس کی منظوری نہیں آئی، جیسے ہی اس کی منظوری آئے گی اور فنڈز allocate ہوں گے تو سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔ ہم تو execute کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن فنڈز کی availability پر منحصر ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "درست ہے کہ یہ سڑک عرصہ دراز سے ٹوٹ چکی ہے۔" آگے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "مذکورہ سڑک کا کچھ حصہ ضلع کونسل نے اینٹوں سے بنایا تھا اس کے بعد اس پر مرمت کا کام نہ ہوا ہے"۔ ابھی میرے ایک اور بھائی بھی کہہ رہے تھے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ یہ سڑک صرف تین کلو میٹر لمبی ہے جو کہ تقریباً ایک سو چھوٹے چھوٹے گاؤں کو ملاتی ہے۔ اس سڑک کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو بہت زیادہ problem ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ابھی تک اس سڑک کی سکیم منظور نہیں ہوئی اگر سکیم منظور نہیں ہوئی تو پھر فنڈز کیسے release ہوں گے؟ میری humble request ہے کہ منسٹر صاحب ذاتی کوشش کر کے اس سڑک کو بنوائیں۔ یہ صرف تین کلو میٹر لمبی سڑک ہے اور اگر یہ بن جاتی ہے تو اس سے لاکھوں کی آبادی کو فائدہ ہو گا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے point out کیا ہے کہ یہ سڑک ایک سو دیہات کو cater کرتی ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر definitely اس سڑک کو priority پر بننا چاہئے۔ ہم اس کو take up کر لیتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں اگر یہ واقعی اتنی آبادی کو cater کرتی ہے تو

It should be taken on priority basis.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ میرا علاقہ ہے اور جس سڑک کی میں بات کر رہی ہوں یہ میرے گاؤں کے ساتھ بھی interconnected ہے۔ میں کبھی غلط بات نہیں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروا دی ہے کہ اس سڑک کو priority دی جائے گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ شاید یہ سڑک سو دیہات کو cater کرتی ہو۔ شاید کی بات نہیں ہے۔ میں خود اس علاقہ کی رہنے والی ہوں۔ میں on the floor of the House کبھی غلط بات نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے ساتھ commitment کر لی ہے۔ کیا اب بھی کوئی بات بچتی ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے "شاید" کے لفظ پر اعتراض ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے شاید کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ اگر یہ سڑک واقعی اتنی آبادی کو cater کرتی ہے تو definitely اس کو priority دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3058 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز و دیگر تفصیلات

*3058: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں کتنے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ان سٹینڈز پر پارکنگ فری کی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا پارکنگ سٹینڈز پر پارکنگ فری ہونے کے باوجود عوام الناس سے پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے سرگودھا میں مندرجہ ذیل پارکنگ سٹینڈز ہیں۔

رکشا سٹینڈ: نوری گیٹ (کارنر کارخانہ بازار) شاہین چوک (کارنر فائر بریگیڈ، شربت والا چوک، اقبال کالونی (کارنر زم زم چوک) جنرل بس سٹینڈ مین گیٹ پٹرول پمپ، قینچی موڑ، جوہر کالونی مین روڈ چوک گل والا (گول چکر سیٹلائٹ ٹاؤن) کوٹ فرید، نزد ٹاور محمدیہ کالونی گلی نمبر 8 مین روڈ،

جھال چکیاں ،پل چک نمبر 78شمالی، نیو سیٹلائٹ ٹاؤن ٹالی چوک ،استقلال آباد کالونی مین چوک ،طارق آباد نزد ریلوے پھاٹک نزد ہسپتال ،بلاک نمبر10 سٹی روڈ ،بلاک نمبر12، درمیانی سڑک بلاک نمبر19۔18، رحمانپورہ چوک۔

ویگن سٹینڈ: سٹی روڈ بالمقابل ملک ہسپتال، سلانوالی روڈ نزد سابقا چونگی، شاہین آباد روڈ نزد سابقہ چونگی، قینچی موڑ، جوہر کالونی نزد سابقا چونگی، کوٹ فرید نزد سابقا چونگی، رسالہ نمبر16۔

بس سٹینڈ: جنرل بس سٹینڈ ٹی ایم اے کے زیر کنٹرول نہ ہے بلکہ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، سرگودھا کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) درست نہ ہے ٹی ایم اے پارکنگ رکشا سٹینڈ پر منظور شدہ فیس۔/15روپے یومیہ وصول کی جارہی ہے۔

(ج) جز(ب) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ سرگودھا شہر میں کتنے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں؟ اس کے جواب میں ٹی۔ایم۔اے نے رکشا کے 50 کے قریب پارکنگ سٹینڈز کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ 15 روپے یومیہ کے حساب سے پارکنگ فیس بھی وصول کی جاتی ہے۔ کیا منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ سالانہ کتنی رقم ان پارکنگ سٹینڈز سے ٹی ایم اے کو وصول ہوتی ہے، اس رقم سے وہ کیا کرتے ہیں اور کیا ان پارکنگ سٹینڈز میں facilities مہیا کرنے پر بھی کچھ رقم خرچ کی جاتی ہے یا نہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس exact figure نہیں کہ اس مد میں کتنے پیسے وصول کئے گئے ہیں۔ معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ یہ رقم خرچ کہاں ہوتی ہے؟ اس حوالے سے عرض کروں گا کہ TMAs یا ڈسٹرکٹ کونسلز کی آمدن cumulative ہوتی ہے اور وہ ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی جاتی ہے۔ جس مد سے وہ آمدن حاصل ہوتی ہے وہ specifically صرف اسی مقصد کے لئے خرچ نہیں ہوتی بلکہ generally وہ اس ادارے کی آمدن میں شامل کر لی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے کہ جس چیز سے آمدن حاصل کی جارہی ہے اگر اس کا بیڑہ غرق ہو جائے تو پھر اس آمدن کا کیا فائدہ؟ آپ جس سے آمدن حاصل کر رہے ہیں اگر اس کی بہتری کے لئے خرچ نہ کریں تو پھر یہ زیادتی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہ ensure کرائیں کہ

پارکنگ سٹینڈز کی بہتری کے لئے بھی کچھ رقم خرچ کی جائے گی۔فی رکشا15روپے یومیہ کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں اور اس سے سالانہ کافی رقم اکٹھی ہوتی ہے۔ان پارکنگ سٹینڈز پر گرمیوں میں پانی کے کولر لگائے جائیں اور بیٹھنے کے لئے مسافر خانہ بنایا جائے۔ان پارکنگ سٹینڈز کا بُرا حال ہے اور وہاں پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوتی ہیں۔ان پارکنگ سٹینڈز سے آپ earning لے رہے ہیں۔جس سے آپ آمدن حاصل کر رہے ہیں تو اس سونے کی مرغی کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔اگر آپ سونے کا انڈہ حاصل کر رہے ہیں تو اس کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کو ذبح نہ کیا جائے۔مہربانی کر کے ان پارکنگ سٹینڈز کی حالت کو بہتر کرنے پر بھی کوئی توجہ دی جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز اچھی ہے اور اس کو بالکل cater کیا جائے گا۔اگر پارکنگ سٹینڈز سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں تو وہاں پر سہولتیں بھی ہمیں مہیا کرنی چاہئیں۔وہاں پر پینے کا پانی مہیا کیا جانا چاہئے اور بیٹھنے کے لئے جگہ ہونی چاہئے۔یہ اچھی تجویز ہے کہ جس مد سے پیسے وصول ہوتے ہیں پہلے اس کی بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں اور اس کے بعد پھر دوسری مدوں میں خرچ کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔اگلا سوال نمبر3076 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3085 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3098 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3100 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3155 جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3157 بھی جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3204 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3205 بھی میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور:ڈسپنسریوں کو بجٹ کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*1176: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144اور145لاہور کی ڈسپنسریوں کو13۔2012میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں کا بجٹ کن کاموں کے لئے استعمال کیا گیا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی۔144اور پی پی۔145لاہور تین ٹاؤنز پر مشتمل ہے ان ٹاؤنز میں جو بجٹ دیا گیا ہے وہ پورے ٹاؤنز کی ڈسپنسریوں اور ایم سی ایچ سنٹروں کے لئے ہوتا ہے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ٹاؤن کا نام	بجٹ
عزیز بھٹی ٹاؤن	-/1928660روپے
واہگہ ٹاؤن	-/500,000روپے
شالامار ٹاؤن	-/800,000روپے

(ب) ڈسپنسریوں کا بجٹ درج ذیل کاموں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	تفصیل مدّات	بجٹ کا استعمال
1	ادویات	تمام مراکز صحت کو ادویات فراہم کی گئیں۔
2	سٹیشنری	تمام مراکز صحت کو ضرورت کے مطابق سٹیشنری اور استعمال کی دیگر اشیاء خرید کر ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کی گئیں۔
3	سٹاف کی تنخواہ	تمام مراکز صحت کو ان کے سٹاف کے مطابق تنخواہ کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

لاہور:سڑکوں پر پیچ ورک کی تفصیلات

*1282: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران پی پی۔144 لاہور میں کس کس سڑک پر پیچ ورک کیا گیا،ان کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سڑک وار بتائیں؟

(ب) یہ پیچ ورک کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں کروایا گیا،ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پی پی۔144 میں درج ذیل سڑکات پر پیچ ورک کروایا جس کی لمبائی و چوڑائی اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہیں:

2011۔12

نمبر شمار	نام سڑکات	ایریا پیچ ورک	تخمینہ لاگت
1	امام بارگاہ وزیر بیگم سنگھ پورہ	1200 مربع فٹ	83472/- روپے
2	حسن پارک روڈ نزد پٹرول پمپ	3231 مربع فٹ	224748/- روپے
3	شالامار لنک روڈ نزد آفس شالامار	1240 مربع فٹ	86254/- روپے
4	نزد آفس MNA چوک سنگھ پورہ	1160 مربع فٹ	80689/- روپے
5	سنگھ پورہ روڈ	1065 مربع فٹ	74081/- روپے
			549244/- روپے

2012۔13

نمبر شمار	نام سڑکات	ایریا پیچ ورک	تخمینہ لاگت
1	بیگم پورہ روڈ کالج روڈ	2025 مربع فٹ	140859/- روپے
2	ثریا جبیں پارک روڈ سنگھ پورہ	1045 مربع فٹ	72690/- روپے
3	امام بارگاہ فاروقیہ ہائی سکول حق نواز روڈ	1040 مربع فٹ	72342/- روپے
			285891/- روپے

واہگہ ٹاؤن

سال 12۔2011 کے دوران واہگہ ٹاؤن کے علاقہ پی پی۔144 لاہور میں کوئی پیچ ورک نہ کروایا گیا ہے جبکہ سال 13۔2012 میں پی پی۔144 میں مندرجہ ذیل سڑکات پہ پیچ ورک محکمانہ طور پر کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام سڑک	لاگت
1	سلطان محمود روڈ (2400 Sft)	2,68,800/- روپے
2	دلشاد روڈ (1800 Sft)	2,01,600/- روپے
3	آصف کالونی روڈ (1100 Sft)	1,23,200/- روپے
4	خضر کالونی روڈ (500 Sft)	55,000/- روپے

(ب) شالامار ٹاؤن میں یہ پیچ ورک مندرجہ ذیل سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی کروایا گیا:

نمبر شمار	نام سرکاری ملازم	عہدہ	BS
1	شاہد حسن کلیانی	ایڈمنسٹریٹر شالامار ٹاؤن	17
2	حارث جلیل	ٹی ایم او	17

3	مظہر حسین اعوان	ٹاؤن آفیسر (آئی اینڈ ایس)	17
4	احمد سجاد بھٹی	اسسٹنٹ ٹاؤن آفیسر (آئی اینڈ ایس)	17
5	محمد اکرم	سب انجینئر	11
6	شوکت علی ناصر	روڈ انسپکٹر	05

جبکہ واہگہ ٹاؤن یہ پیچ ورک عامر ریاض سب انجینئر گریڈ11اور احسان الہیٰ بھٹی اے ٹی او(آئی اینڈ ایس) گریڈ17 کی زیر نگرانی کروایا گیا۔

میانوالی:پی پی۔45 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری ودیگر تفصیلات

*1786:جناب احمد خان بھچر :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔45 میانوالی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات نیز یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران حلقہ پی پی۔45 میں ایم پی اے پیکیج ،پی ڈی پی ،ایم پی اے / ایم این اے پیکیج11۔2010 &12۔2011چیف منسٹر سپیشل پیکیج 12۔2011اور ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام13۔2012کے20 منصوبے جن کی مالیت مبلغ86.544 ملین روپے تھی جو09۔2008 سے14۔2013میں شروع ہوئے۔ مذکورہ منصوبہ جات کی سال وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) تمام محکموں نے آئندہ تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کرانے کی ہدایت کی ہے۔

لاہور: باغبانپورہ بازار میں تجاوزات کی تفصیلات

*1434: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(ب) کیایہ درست ہے کہ باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کی وجہ سے اکثر و بیشتر ٹریفک بند رہتی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کے لگانے میں سرکاری اہلکاروں سمیت مافیا بھی ملوث ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات لگانے والوں سے محکمہ زبردستی بھتہ و منتھلی وصول کرتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عملہ ریگولیشن برانچ روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کرتا ہے۔ مین بازار باغبانپورہ لاہور میں ٹریفک کا رش نہ ہے بلکہ خریداروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے روڈ بلاک ہو جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) تجاوزات کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر آپریشن کیا جاتا ہے اور تجاوزات کنندگان کو جرمانہ کے ٹکٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں مزید تجاوزات کے خلاف آپریشن میں مین بازار باغبانپورہ لاہور پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

لاہور: رہائشی علاقوں میں موبائل ٹاورز کی تنصیب وان کے نقصانات کی تفصیلات

*2324: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہری اور دیہی علاقوں میں موبائل ٹاور نصب کرنے کے متعلق حکومت کی طرف سے کیا کیا ہدایات ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) شہری علاقوں میں ایک ٹاور سے دوسرے ٹاور تک کا کتنا فاصلہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں متعدد ٹاور شہری بستیوں میں نصب ہیں اور ٹاور سے نکلنے والی شعاؤں کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں میں مختلف قسم کی بیماریاں پائی جارہی ہیں؟

(د) لاہور شہر میں کتنے ٹاورز کو خلاف قانون قرار دے کر ان کو ختم کیا گیا نیز جن کمپنیوں نے خلاف قانون ٹاور نصب کئے، ان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غلط جگہ اور رہائشی علاقوں میں موبائل ٹاور نصب کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) بی ٹی ایس ٹاورز 2003تا2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21۔اکتوبر2006 اور دوسری جنوری2009اور تیسری 12۔اگست2013 کو جاری کی گئی۔2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے ہیں۔ ٹاور لگانے کے سلسلے میں ماحولیاتی ریگولیشن 26۔نومبر2012 کو جاری ہوئے۔ ان پالیسیوں اور ریگولیشنز کی روشنی میں ٹاورز اب صرف کمرشل عمارتوں اور زرعی زمین پر لگ سکتے ہیں۔

(ب) ٹاورز کا باہمی فاصلہ کھلی جگہوں پر 8 سے 9 کلومیٹر اور سنگل سٹوری رہائشی علاقوں میں 4 کلومیٹر تک اور بلند و بالا عمارتوں والے علاقوں میں 2 کلومیٹر ہوتا ہے اس کے لئے قوانین موجود نہیں ہیں۔ بلکہ کمپنیاں signal کی طاقت کے مطابق ٹاورز کی جگہ کا انتخاب کرتی ہیں۔

(ج) ٹی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے (کمیونیکیشن فریکوئنسی) مواصلاتی فریکوئنسی پر کمپنی کے لئے فریکوئنسی وفاقی گورنمنٹ فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس فریکوئنسی کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے تکنیکی طور پر نان فریکوئنسی آئیونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) لاہور شہر میں بہت سے ٹاورز کو خلاف قانون اور عوامی شکایت پر بند کیا گیا جس کے نتیجے میں کئی مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت رہے۔

(ہ) رہائشی جگہوں پر لگائے گئے ٹاورز کے لئے پنجاب لوکل گورنمنٹ کی پالیسی مورخہ 12-اگست2013 میں رعایت دی گئی ہے کہ ایسے ٹاورز کو تین سال کے لئے اجازت دی جائے بشرطیکہ یہ ٹاورز چھ ماہ کے اندر اندر واپڈا جنریٹر سے سولر انرجی پر منتقل ہو جائیں موجودہ پالیسی کی روشنی میں ٹاورز کو ہٹانا ممکن نہ ہے۔

لاہور: بیف اور مٹن کو سرکاری ریٹ کے مطابق فروخت نہ کرنے کی تفصیلات

*2337: **محترمہ لبنیٰ فیصل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں بیف اور مٹن کا سرکاری ریٹ کیا ہے نیز یہ ریٹ کون مقرر کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے اکثر مقامات پر سرکاری ریٹ سے زیادہ ریٹ پر بیف اور مٹن فروخت کیا جارہا ہے؟

(ج) یکم مارچ2013 تا حال لاہور میں اس حوالے سے عوام کی جانب سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان قصابوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(د) حکومت شہریوں کو مہنگے داموں گوشت کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور شہر میں مٹن500 روپے اور بیف250 روپے فی کلو گرام سرکاری ریٹ مقرر ہے۔ گوشت کے سرکاری ریٹس ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی مقرر کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس لاہور کے تمام علاقوں میں روزمرہ کی اشیاء خوردونوش بشمول بیف اور مٹن کی قیمتیں چیک کرتے ہیں اور جہاں ناجائز منافع خوری پائی جاتی ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

(ج) یکم مارچ 2013 تا حال عوام کی طرف سے کوئی باقاعدہ درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس از خود اپنے اپنے علاقوں میں پرائس چیک کرتے ہیں اور

منافع خوروں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔ منافع خوری کے متعلق بشمول مٹن اور بیف شکایات / رپورٹس سپیشل برانچ کی طرف سے بھی موصول ہوتی ہیں جن پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) پرائس کنٹرول مجسٹریٹس لاہور کے تمام علاقوں میں گشت کرتے ہیں اور روزمرہ کی اشیاء خوردونوش بشمول بیف اور مٹن کی قیمتیں چیک کرتے ہیں اور جہاں منافع خوری پائی جاتی ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ سالانہ کارروائی برائے انفارمیشن درج ذیل ہے:

سال14-2013میں31340850روپے جرمانہ اور4250گرفتاریاں ہوئیں جبکہ سال 15-2014میں23813550روپے جرمانہ اور9763گرفتاریاں ہوئیں۔

راولپنڈی: راول ٹاؤن میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2376: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگے ہوئے ہیں-ان میں سے کتنے چالو اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) ان کے فلٹر کتنے عرصے بعد تبدیل کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا ان پلانٹس کے پانی کا sample ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری میں بھیجا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو پچھلے دو سال کی پانی کے ٹیسٹ رپورٹ سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں؟

(د) 2010 سے سال2013 ان پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنا خرچ آیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس راول ٹاؤن میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں واسا کے پاس133فلٹریشن پلانٹس ہیں اور ان میں سے121 چالو حالت میں ہیں جبکہ12فلٹریشن پلانٹس پانی کی کمی کی وجہ سے بند ہیں۔

(ب) ان کے فلٹر عموماً تین مہینے کے بعد لازماً تبدیل کئے جاتے ہیں اور اگر یہ تین مہینے سے پہلے کسی وجہ سے خراب ہو جائیں تو ان کو اسی وقت تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) ان پلانٹس کے پانی کو باقاعدگی سے واسا اپنی لیبارٹری سے چیک کرتا ہے اور ان رپورٹس کے مطابق ان کا پانی قومی ماحولیاتی معیار کے پیمانے کے مطابق ہوتا ہے۔ٹیسٹ میں کبھی کبھی گدلے پانی کی رپورٹ آتی ہے جو فلٹر کے جلد چوک ہونے کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔جب بھی یہ رپورٹ آتی ہے اس فلٹریشن پلانٹ کا فلٹر فوراً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

(د) 2010 سے 2013 تک ان پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر واسا نے 37.613 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

(ہ) راول ٹاؤن میں مزید فلٹریشن پلانٹس کی ضرورت نہیں ہے۔

گوجرانوالہ: پیچ ورک کی مد میں خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2865: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سال 2010 سے آج تک پیچ ورک کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ پیچ ورک کس کس جگہ کروایا گیا؟

(ب) یہ پیچ ورک جن ٹھیکیداران سے کروایا گیا، ان کے نام، پتہ جات اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ج) کس کس جگہ پیچ ورک میں ناقص مٹیریل کی شکایت موصول ہوئی، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت ناقص پیچ ورک کی تحقیقات کروانے اور اس میں ملوث افراد اور ٹھیکیداران کے خلاف کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں 11۔2010 سے 14۔2013 تک پیچ ورک کی مد میں خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

مالی سال	تفصیلات پیچ ورک	رقم خرچ
11۔2010	جی ٹی روڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن وغیرہ	34لاکھ
12۔2011	منیر چوک، چرچ روڈ، اولڈ سیشن کورٹ روڈ	35لاکھ
13۔2012	سوئی گیس روڈ، ڈی سی روڈ، کمشنر روڈ	31لاکھ
14۔2013	جناح روڈ، لاری اڈا، وغیرہ	14لاکھ
	ٹوٹل خرچ کی گئی رقم	ایک کروڑ 14لاکھ

(ب) یہ پیچ ورک جن ٹھیکیداران سے کروایا گیا، ان کے نام، پتاجات اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی، ان کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ٹھیکیدار	پتاجات	ادا شدہ رقم
1	میسرز ساہی ایسوسی ایٹ	سٹریٹ نمبر1، ناصر کالونی، گوجرانوالہ	8,28,477/-
2	میسرز کمبوہ بلڈرز	موضع مسند ورکاں تحصیل نوشہرہ ورکاں	1,11,207/-
3	میسرز مدینہ کنسٹرکشن	مکان نمبر1-B واپڈا ٹاؤن	8,33,896/-
4	میسرز شیخ تنویر احمد	مکان نمبر5 سٹریٹ نمبر3 سیالکوٹ روڈ	3,31,180/-
5	میسرز شفیق اینڈ کو	تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	1,32,600/-
6	میسرز محمد ریاض	موضع کاموملی ضلع گوجرانوالہ	1,99,584/-

(ج) اس سلسلے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومت نے پیچ ورک کی تحقیقات کروائیں لیکن کوئی ایسا معاملہ نہ پایا گیا لہٰذا شکایت داخل دفتر ہو گئی ہے، جب کوئی شکایت پیچ ورک یا کسی بھی کام کے بارے میں پائی جائے یا نوٹس میں آئے تو ساتھ ساتھ انکوائری ہوتی ہے، پیچ ورک کی انکوائری یا تحقیقات کا معاملہ فوری تو حل ہو سکتا ہے، عرصہ دراز یعنی اتنے سالوں کے بعد ہونا تکنیکی طور پر ممکن نہ ہے۔

گوجرانوالہ: ٹریفک سگنل نصب کرنے کی تفصیلات

*2869: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کس کس جگہ ٹریفک سگنل لگوائے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت گوجرانوالہ میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے مزید ٹریفک سگنل نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ان سگنل کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) کتنے سگنل کب سے اور کس کس جگہ خراب ہیں، ان کی مرمت کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان خراب سگنل کو ٹھیک کروانے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں جن جگہوں پر ٹریفک سگنلز لگوائے گئے ہیں، ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔ پیپلز کالونی 2۔ کنگنی والا
3۔ عزیز کراس 4۔ خیبر کٹ
5۔ چرچ روڈ

(ب) گوجرانوالہ شہر میں ضلعی حکومت مزید ٹریفک سگنل نصب کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

(ج) ان سگنلز کی دیکھ بھال کے لئے کوئی بھی ایک مخصوص اور علیحدہ ملازم نہ رکھا گیا ہے۔ محکمانہ عملہ مثلاً بیلدار، گریسر، سب انجینئر جو کہ regular strength ہیں وہی ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

(د) درج ذیل تین جگہوں پر ٹریفک سگنلز خراب ہیں۔

1۔ پیپلز کالونی 2۔ خیبر کٹ 3۔ چرچ روڈ

ان سگنلز کو پہلے ٹریفک پولیس نے بند کروائے رکھا پھر گوجرانوالہ فلائی اوور تعمیر ہو رہا تھا اور ٹریفک ان مختلف روٹس پر divert کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے بے انتہا رش رہا ہے اس لئے ان کی مرمت کرنا اس وقت ممکن نہ تھا۔

(ہ) فنڈز موجود ہیں۔ ضلعی حکومت ان خراب سگنلز کو مالی سال 14۔2013 میں ٹھیک کروا دے گی۔

ضلع بہاولپور: تفریح پارکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2903: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں خواتین کے لئے کتنے تفریحی پارکس ہیں؟

(ب) ان پارکس کی نگرانی کے لئے کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، پارک وار ملازمین کی تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ پارکس کب بنائے گئے اب ان پارکس کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(د) ان پارکس میں تفریح کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع بہاولپور میں مزید کتنے تفریح پارکس تعمیر کئے گئے اور ان میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

ضلع بہاولپور درج ذیل تحصیلوں پر مشتمل ہے جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ بہاولپور سٹی 2۔ بہاولپور صدر 3۔ حاصل پور

4۔ خیرپور ٹامیوالی 5۔ احمدپور شرقیہ 6۔ یزمان

(الف) ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کی حدود میں خواتین کے لئے تین تفریحی پارکس ہیں۔

1۔ فرید پارک 2۔ خضریٰ پارک 3۔ مادر ملت پارک

(ب) ان پارکس کی نگرانی کے لئے ایک عدد انچارج پارکس سکیل نمبر 14، تعینات ہے۔ باقی ماندہ ملازمین کی تعداد پارک وار درج ذیل ہے:

فرید پارک 01 : مالی سکیل نمبر 02،06 بیلدار سکیل نمبر 01

خضریٰ پارک : 01 مالی سکیل نمبر 02،03 بیلدار سکیل نمبر 01

مادر ملت پارک 01 : مالی سکیل نمبر 02،06 بیلدار سکیل نمبر 01

(ج) یہ پارکس 2009 میں بنائے گئے تھے ان پارکس کی موجودہ صورتحال تسلی بخش ہے۔

(د) ان تمام پارکس میں تفریح کے لئے جھولے، بنچز، سٹریٹ لائٹ واٹر سپلائی، جوگنگ ٹریک وغیرہ کی سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی مزید تفریحی پارک نہ بنایا گیا ہے۔

ٹی ایم اے بہاولپور صدر سے موصولہ رپورٹ کے مطابق

ٹی ایم اے بہاولپور صدر کی حدود میں کوئی تفریحی پارک موجود نہ ہے۔

ٹی ایم اے حاصل پور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے حاصل پور کی حدود میں خواتین کے لئے ایک عدد پارک "علامہ اقبال پارک" موجود ہے۔

(ب) ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

سب انجینئر	(BS-II)	01عدد	(انچارج)
سپروائزر	(BS-6)	01عدد	
مالی	(BS-4)	01عدد	
بیلدار	(BS-2)	06عدد	
چوکیدار	(BS-2)	01عدد	

(ج) یہ پارک سال04۔2003میں تعمیر کیا گیا۔ پارک کی موجودہ صورتحال بہت اچھی ہے۔

(د) مذکورہ پارک میں تفریح کے لئے جھولے، گراسی پلاٹس، جوگنگ ٹریک کی سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے خیرپور ٹامیوالی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے خیرپور ٹامیوالی کی حدود میں ایک تفریحی پارک ہے۔

(ب) پارک کی نگرانی کے لئے ایک عدد چوکیدار بی ایس۔2اور تین عدد بیلدار بی ایس۔2 تعینات ہیں۔

(ج) یہ پارک سال2006میں تعمیر کیا گیا۔اس پارک کو مرمت کی ضرورت ہے۔

(د) اس پارک میں تفریح کے لئے بنچ، ٹریک وغیرہ موجود ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے احمد پور شرقیہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے احمد پور شرقیہ میں خواتین کے لئے ایک عدد تفریح پارک موجود ہے۔

(ب) اس میں سکیل نمبر11 کا سب انجینئر اور سکیل نمبر7 کا جونیئر کلرک بطور انچارج تعینات ہیں۔20عدد بیلداران بی ایس۔2پارک کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ہیں۔

(ج) یہ پارک2014میں بنایا گیا ہے اور اس کی صورتحال بہت اچھی ہے۔

(د) ان میں جھولے، پھول، جوگنگ ٹریک وغیرہ موجود ہے۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں مذکورہ پارک2014میں تعمیر کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے یزمان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے یزمان کی حدود میں خواتین کے لئے ایک پارک "لیڈیز اینڈ چلڈرن" پارک تعمیر شُدہ ہے۔

(ب) اس میں عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

سب انجینئر	BS-11	01عدد
مالی	BS-1	01عدد
بیلدار	BS-1	02عدد
چوکیدار	BS-1	01عدد

(ج) یہ پارک 07۔2006 میں تعمیر کیا گیا تھا۔اس وقت بھی یہ بہترین حالت میں ہے۔

(د) اس میں تفریح کے لئے مختلف اقسام کے جھولے، جوگنگ ٹریک، ٹائلٹس، صاف پانی وغیرہ موجود ہے۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی نیا پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

لاہور:ٹاؤنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2927: **محترمہ فائزہ احمد ملک**:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کو کتنے ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ب) ان ٹاؤنز کے نام کیا ہیں؟

(ج) ان ٹاؤنز کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) ان کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نے ان ٹاؤنز کی آمدن کی تحقیقات ان سالوں کی کروائی ہیں تو کس کس ٹاؤن کی آمدن میں خُورد بُرد پکڑی گئی اور اس پر حکومت نے کیا کارروائی کی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور کو 9 ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ب) ان ٹاؤنز کے مندرجہ ذیل نام ہیں:

1۔	نشتر ٹاؤن	2۔	اقبال ٹاؤن	3۔	سمن آباد ٹاؤن
4۔	داتا گنج بخش ٹاؤن	5۔	راوی ٹاؤن	6۔	گلبرگ ٹاؤن
7۔	شالامار ٹاؤن	8۔	واہگہ ٹاؤن	9۔	عزیز بھٹی ٹاؤن

(ج) جملہ ٹاؤن ہائے کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹی ایم ایز کا سب سے اہم ذریعہ آمدن ماہانہ PFC گرانٹ اور UIP ٹیکس ہے جو حکومت پنجاب سے موصول ہوتے ہیں جبکہ اس کے علاوہ رجسٹری فیس، نقشہ فیس، کاروباری لائسنس فیس بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن حکومت پنجاب، مصالحتی فیس، جرمانہ تجاوزات اور روڈکٹ کی فیس و جرمانہ شامل ہیں۔

(ہ) ٹی ایم ایز کا پری آڈٹ کے لئے ٹاؤن اکاؤنٹس آفیسر موجود ہے اس کے علاوہ سالانہ آڈٹ کے لئے اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی طرف سے ہر سال آڈٹ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا سالوں میں آمدن کے حوالے سے سالانہ آڈٹ میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد نہ ہونے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

لاہور میں رہائشی آبادیوں میں قائم کیمیکل فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3038: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارلحکومت کی رہائشی آبادیوں میں خطرناک کیمیکل تیار کرنے والی بے شمار فیکٹریاں غیر قانونی قائم ہیں، کیا ان فیکٹریوں میں حادثات سے نمٹنے کے لئے کوئی انتظامات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے رہائشی علاقوں میں قائم فیکٹریوں کا سروے کروایا تھا تاکہ ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان فیکٹریوں کو کب تک باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) رہائشی آبادیوں میں کوئی خطرناک کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹری موجود نہ ہے لہٰذا سروے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود سے مویشیوں کو باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*3076: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے گائے اور بھینسیں شہری حدود سے باہر نکالنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے واضح احکامات کے بعد بھی عزیز بھٹی ٹاؤن میں جانور پھر رہے ہیں؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے سال 13-2012 میں عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے کتنی گائے اور بھینسیں قبضہ میں لیں نیز ان کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مویشیوں کے 24 باڑا مالکان نے عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے تھے جس کی وجہ سے علاقہ میں جانور تھے۔ اب مورخہ 26-11-2015 کو ہائی کورٹ سے حکم امتناعی خارج ہو چکا ہے۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا بھینسوں کو باہر نکالنے کے لئے کمیٹی تشکیل دے دی گئی جو کہ باڑا مالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے بھینسیں عزیز بھٹی ٹاؤن سے باہر نکال رہی ہے۔ مزید تمام باڑا مالکان کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ اپنی بھینسیں گوالا کالونی میں لے جائیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں مویشی مالکان کے خلاف ایف آئی آرز 64 درج کروائی گئیں جبکہ 29 باڑوں کو سیل کر کے جانور شہری حدود سے نکال دیئے ہیں اور ان کو مبلغ -/327000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

ساہیوال: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3085: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کا سال13-2012اور 14-2013 کے بجٹ کی سال وار اور مدوار تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فلاحی منصوبوں پر خرچ ہوئی اور کتنی انتظامی امور پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ساہیوال شہر میں سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(د) اس شہر میں کون کون سے منصوبے مکمل کئے گئے،ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) سال13-2012اور 14-2013 کے سال اور مدوار بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	تنخواہ(ملین روپے)	علاوہ تنخواہ(ملین روپے)	میزان(ملین روپے)
سال13-2012	5321.303	250.263	5571.566
سال14-2013	5532.326	360.483	5892.809

(ب) سال13-2012اور 14-2013 کے دوران انتظامی امور اور دیگر منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	تنخواہ	علاوہ تنخواہ	میزان
سال13-2012	4989.702	204.757	5194.459
سال14-2013	2125.658	37.846	2163.504

(ج) سال13-2012 کے دوران ساہیوال شہر میں163 منصوبوں پر کام شروع کیا گیا جن کی لاگت مبلغ401.624 ملین روپے تھی ۔ یہ تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ سال 14-2013 کے دوران57 منصوبے شروع کئے گئے جن کا تخمینہ لاگت مبلغ 110.047 ملین روپے تھا اور یہ منصوبہ جات بھی مکمل ہو چکے ہیں تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال شہر میں سال13-2012اور 14-2013 کے دوران220 سکیموں پر کام شروع کیا گیا جن پر مبلغ511.671 ملین روپے لاگت آئی اور یہ تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: سڑکوں کی تعمیر ومرمت ودیگر تفصیلات

*3098: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی گئی ہے، ان سڑکوں کے نام، لمبائی اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل سڑک وار بتائیں؟

(ب) کس کس سڑک پر کام جاری ہے اور کس کس سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی مرمت و تعمیر کے کام کی تصدیق کب، کس سے کروائی گئی ہے، ان کے نام بتائیں؟

(د) ان سڑکوں میں کس کس سڑک کے کام میں ناقص، غیر معیاری مٹیریل کی نشاندہی ہوئی ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ساہیوال شہر میں سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران جن سڑکوں پر تعمیر ومرمت کا کام ہوا ہے، اُن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ساہیوال شہر کی تمام سڑکیں جو سال12۔2011اور13۔2012 میں شامل ہیں پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان سڑکوں کے کام کی تصدیق ضلعی انتظامیہ کی طرف سے قائم کردہ مانیٹرنگ کمیٹی سے کروائی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل تھی:

1۔ ڈی او (ایچ آر ایم)، ساہیوال
2۔ ڈی او (بلڈنگ)، ساہیوال

مزید برآں کام کی تصدیق مورخہ 20.06.12، 08.06.12، 07.05.12، 17.06.13، 14.06.13، 04.06.13، 01.03.13، 18.06.13 اور 07.10.13 کو کی گئی، سکیم وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سڑکوں میں سے کسی سڑک کے بارے میں ناقص یا غیر معیاری مٹیریل کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔

فیصل آباد: ٹی ایم ایز کی آمدن، اخراجات و دیگر تفصیلات

*3100: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد شہر کو کتنی ٹی ایم ایز میں تقسیم کیا گیا ہے ان کے نام اور ان میں کون کون سے علاقہ جات ہیں؟

(ب) ان ٹی ایم ایز کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان کے سربراہان کون کون ہیں؟

(ج) ان ٹی ایم ایز کو کیسے تقسیم کیا گیا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یا آمدن کے لحاظ سے؟

(د) ہر ٹی ایم اے کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن سال وار بتائیں اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ہ) ہر ٹی ایم اے کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) فیصل آباد شہر کو کل چار ٹی ایم ایز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کے نام و علاقہ جات درج ذیل ہیں:

1- لائلپور ٹاؤن 2- مدینہ ٹاؤن
3- اقبال ٹاؤن 4- جناح ٹاؤن

نمبر شمار	ٹاؤن	علاقہ جات
1	لائلپور ٹاؤن	چوک گھنٹہ گھر، آٹھواں بازار، امین پور روڈ، سرگودھا روڈ، ملت روڈ، غلام محمد آباد، گٹ والا روڈ، عامر ٹاؤن، بولیدی جھگی، اسلام نگر، لاری اڈا، نیو سول لائن، رحمان پورہ، فیکٹری ایریا، سرسید ٹاؤن اور ہجویری ٹاؤن وغیرہ
2	مدینہ ٹاؤن	کنال روڈ، سمندری روڈ، بسم اللہ پور، جگت پورہ، 80/گ ب، خانوآنہ، ستیانہ روڈ، ڈی گراؤنڈ، جڑانوالہ روڈ، ڈھڈی والا، ککوآنہ، ملکھانوالہ، ایڈن گارڈن، گٹی، بھائی والہ، جوہر کالونی، صدیقہ آباد، عثمان پارک، نشاط آباد، شیخوپورہ روڈ، چک جھمرہ روڈ، منصور آباد، گلستان کالونی، امین ٹاؤن، محمود آباد، طارق آباد، مانانوالہ، عبداللہ پور، سوساں، مدینہ ٹاؤن، بابر چوک، فلیٹ کوہِ نور، پیپلز کالونی، ریلوے سٹیشن، خالصہ کالج، جی ٹی ایس چوک، سول ہسپتال، ستیانہ روڈ، ریلوے کالونی، الٰہی آباد اور رچنا ٹاؤن نمبر 01 وغیرہ
3	اقبال ٹاؤن	سمندری روڈ، سمن آباد، فردوس کالونی جھنگ روڈ، ایوب کالونی، فتح آباد، الطاف گنج، جوالہ نگر، عثمانیہ پارک، وارث پورہ، محمد چوک، پہاڑی چوک، سرفراز کالونی، مسلم پارک، امین پارک، کریم ٹاؤن، ربانی کالونی، فیاض کالونی، بٹالہ کالونی، محمد آباد، نواباں والہ، مدنی چوک، ڈی ٹائپ کالونی، پیپسی کولا، نثار کالونی، سہگل فارم، وزیر خان والی، آئرن مارکیٹ، شادی پورہ، علامہ اقبال کالونی، داؤد نگر، برکت پورہ، مریم آباد، رچنا ٹاؤن نمبر 1 اور عباس پور وغیرہ۔

4	جناح ٹاؤن	زرعی یونیورسٹی، الائیڈ ہسپتال، ڈائیو واڈا، محمد پورہ، افغان آباد، گلبرگ بی، میلاد چوک، چھتری والا چوک، رضا آباد، قائم سائیں، صدر بازار، غلام آباد، چاندنی چوک، قدرت آباد، مراد آباد، صدیقہ آباد، کوکیاں والا، لیاقت آباد، تلیاں والا، سیف آباد، باؤ والا، ایجوکیشن بورڈ، ائرپورٹ، سدھار، ٹھیکری والا پینسرہ، سر شمیر، پونڈوری، جودی، بائی پاس سدھار، سبز منڈی، ستارہ کالونی، دھوبی گھاٹ، ٹمبر مارکیٹ، ایوب ریسرچ، علی ہاؤسنگ کالونی اور سستا ماڈل بازار جھنگ روڈ وغیرہ۔

(ب) مذکورہ ٹی ایم ایز کے مقامِ دفاتر اور سربراہان کے عہدہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ٹاؤن	دفتر مقام	سربراہ
1	لائلپور ٹاؤن	میونسپل کمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے لائلپور ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ اسسٹنٹ کمشنر صدر ہے۔
2	مدینہ ٹاؤن	میونسپل کمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے مدینہ ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ہے۔
3	اقبال ٹاؤن	میونسپل کمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ آفیسر (HRM) ہے۔
4	جناح ٹاؤن	ڈی سی او آفس کے ساتھ سابقا ریسٹ ہاؤس ضلع کونسل بلڈنگ۔	ٹی ایم اے جناح ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے۔ جو کہ اسسٹنٹ کمشنر سٹی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹی ایم ایز کو 1998 کی مردم شُماری کے مطابق آبادی کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ ٹی ایم ایز کی آمدن برائے سال 12-2011 اور 13-2012 و آمدن ذرائع کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ ٹی ایم ایز کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نشتر ٹاؤن کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3155: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ٹاؤن لاہور کا کل بجٹ برائے سال 14-2013 کتنا ہے، تفصیل مدوار بتائیں؟

(ب) اس میں کون کون سی یو سی شامل ہیں؟

(ج) ہر یو سی میں کتنی رقم اس ٹاؤن کی انتظامیہ نے دی ہے؟

(د) ہر یو سی میں کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے؟

(ہ) ہر یو سی میں کتنی رقم ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) نشتر ٹاؤن لاہور کے بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں 18 عدد یونین کونسلز شامل ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔
146,147,150,139,140,141,142,143,144,145,63,64,66,134,
135,136 & 137,138

(ج) ٹاؤن انتظامیہ نشتر ٹاؤن نے یونین کونسلز کے لئے کوئی رقم نہ دی ہے۔

(د) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ہ) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

لاہور: یوحنا آباد میں ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*3157: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یوحنا آباد لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور متعلقہ ٹاؤن نے کتنی رقم سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران خرچ کی ہے؟

(ب) یہ رقم کس کس ڈویلپمنٹ کی سکیم پر خرچ ہوئی ہے، ان سکیموں کے نام، تخمینہ، لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) اس وقت کون کون سی سکیم مکمل ہو چکی ہے اور کون کون سی زیر تکمیل ہے، ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) کیا جو سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، ان کی معیاری یا غیر معیاری ہونے کی تصدیق ہوئی ہے یا کروائی گئی ہے تو کس تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے؟

(ہ) اس تھرڈ پارٹی نے کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف کس کس ڈویلپمنٹ سکیم میں کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یوحنا آباد لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن نشتر ٹاؤن نے کسی ترقیاتی سکیم کے لئے 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہیں کی۔ چونکہ مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم ترقیاتی مد میں خرچ ہی نہیں ہوئی اس لئے کسی ترقیاتی سکیم کا نام پیش نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔
(ج) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔
(د) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔
(ہ) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ:پی پی۔193 کی پختہ و مخدوش سڑکوں کی تفصیلات

*3204: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔193 ضلع اوکاڑہ میں کون کون سی سڑکیں پختہ اور کون کون سی پختہ نہ ہیں؟
(ب) کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے، ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟
(ج) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کب تک متوقع ہے؟
(د) سال13۔2012 میں پی پی۔193 کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی اور اب سال14۔2013 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، ان سڑکوں کے نام اور مختص رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی۔193 ضلع اوکاڑہ میں متعدد سڑکات پختہ ہیں اور چند سڑکات پختہ نہ ہیں جن کی رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) چند سڑکات کی حالت مخدوش ہے جن کی رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) فنڈز کی دستیابی پر ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔
(د) سال13۔2012 میں پی پی۔193 میں سڑک از نوچ (ملے والی بھینی) تا بصیر پور ہیڈ سلیمانکی روڈ کی تعمیر و مرمت کا کام دو حصوں میں مکمل کیا گیا جس کے لئے مبلغ 4.523 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ سال14۔2013 میں مندرجہ ذیل چار عدد سڑکات کی تعمیر و مرمت پر کام جاری ہے جن کے لئے مبلغ 8.000 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے ہیں:

1۔ بصیر پور تا ہیڈ سلیمانکی روڈ (Rs.2.000 million)
2۔ حویلی لکھا ہیڈ سلیمانکی روڈ تا پاکپتن کینال براستہ گدڑکے و بھڈال اوتاڑ (3.000 ملین روپے)

3۔ بصیر پور تا جمال کوٹ روڈ(1.000 ملین روپے)
4۔ پاکپتن روڈتاSP/3روڈ(2.000ملین روپے)

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*3205:میاں خرم جہانگیر وٹو :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں اس وقت کتنی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام ہو رہا ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا اور اس وقت تک ان پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی ہو رہا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ(جناب شیر علی خان):

(الف) تحصیل دیپالپو ر ضلع اوکاڑہ میں رواں مالی سال14۔2013کے دوران مندرجہ ذیل 15 سڑکات کی تعمیر ومرمت کے لئے منظوری دی گئی۔ان میں سے 7عدد سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ سڑکات پر کام مورخہ 30.04.14تک مکمل کر دیا جائے گا۔

نمبر شمار	نام سڑک	تخمینہ لاگت
1۔	قصور کھڈیاں دیپالپور روڈتا برج الیاس	5.381ملین
2۔	اوکاڑہ دیپالپور روڈتا مین روڈ خلیل آباد	1.619 ملین
3۔	قلعہ سوندا سنگھ تا حجرہ چونیاں روڈ	2.300ملین
4۔	حجرہ تا شیر گڑھ روڈ	2.300ملین
5۔	حجرہ تا حویلی روڈ	2.400ملین
6۔	میروک کلاں تا منڈی احمد آباد براستہ جسوکی شیلر	3.500ملین
7۔	نانکا سنگھ تا ہیڈ گل شیرBSلنک روڈتا جیٹھ پور براستہ جسوکی شیلر	6.00ملین
8۔	بصیر پور تا جمال کوٹ روڈ	1.00ملین
9۔	برج خٹک بیاس تا چک نمبر 29/D	1.00ملین
10۔	گہلن تا بصیر پور	3.500ملین
11۔	بصیر پور منڈی احمد آباد روڈتا پھلاں تولی	3.500ملین
12۔	دیپالپور پیلی پہاڑ روڈ	7.00ملین
13۔	بصیر پور تا ہیڈ سلیمانکی روڈ	2.00ملین

14۔ حویلی ہیڈ سلیمانکی روڈ تا پاکپتن کینال براستہ گدڑ کے و بھڈال اوتار 3.00ملین
15۔ پاکپتن روڈ تا SP/3 روڈ 2.00ملین

(ب) ان سڑکات کی مرمت کا کام ماہ جنوری 2014 سے شروع ہوا اور 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام ضلعی آفیسر (شاہرات)، اوکاڑہ اور نائب ضلعی آفیسر (شاہرات) دیپالپور و متعلقہ سب انجینئرز کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 15-2014 اور 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

تحریک استحقاق نمبر 27 بابت سال 2014، تحاریک استحقاق نمبر 8,10, 16,23,24,26 بابت سال 2015 اور تحریک استحقاق نمبر 1 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال15-2014اور2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,20 31 بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر,1,5,12,14,17,18,19,20 21,22,25,27 بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,20 31 بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر,1,5,12,14,17,18,19,20 21,22,25,27 بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر,20 31 بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر,1,5,12,14,17,18,19,20 21,22,25,27 بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ کامران مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب2016اور نشان زدہ سوال نمبر6302کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شازیہ کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار قیصر عباس خان مگسی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر2338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار قیصر عباس خان مگسی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے مسئلہ پر نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر374،728 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحاریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پانچ چھ روز سے زیرو آر کے تین چار notices جمع کرائے ہوئے ہیں اُس پر کوئی order pass نہیں ہوا تو مہربانی کر کے اُس پر کوئی order pass فرما دیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب!میں دیکھتا ہوں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق نمبر13 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک استحقاق کوpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک استحقاق کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔

ڈی پی او میانوالی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج سے دو تین روز قبل تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے ایک پولیس زیادتی کیس کے معاملہ پر میں نے ڈی پی او میانوالی کو رات کو اُن کے گھر فون کیا، جواب موصول ہوا کہ ڈی پی او صاحب آرام فرما رہے ہیں اس وقت بات نہیں کر سکتے۔اگلے دن دوپہر کو مجھے ڈی پی او صاحب کا خود فون آگیااور جب اُن سے بات ہوئی تو مجھے اُن کے لہجے سے شروع میں محسوس ہوا کہ اُن کا لہجہ ہلکا سا تلخ تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ پپلاں کے ایک کیس کے سلسلے میں رات کو آپ کو فون کیا تھا۔ حالات یہ ہیں کہ تھانہ پپلاں اور تھانہ کندیاں کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے اور آپ کی تعیناتی چونکہ نئی ہے اس لئے میں وہاں کے حالات آپ کو بتانا چاہتا ہوں جس پر موصوف نے جواب دیا کہ آپ اپنا کام بتائیں، پولیس کرپشن کی بات مجھے نہ بتائیں اور ساتھ ہی موصوف نے فرمایا کہ آپ کہاں کے ایم پی اے ہیں؟ جس پر میں نے اپنے حلقے کا نمبر بتایا تو موصوف نے کہا کہ آپ کا میانوالی ضلع سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا آپ اس معاملے میں دخل اندازی نہ کریں۔اس کے بعد میں نے کہا کہ اگر آپ کرپشن کی بات کو تحفظ دینا چاہتے ہیں اور جرائم پیشہ پولیس افسران کے بارے میں بات نہیں سننا چاہتے تو مجھے آپ سے انصاف کی توقع نہیں رکھنی چاہئے جس پر موصوف نے بدتمیزی سے فون بند کر دیا۔ معزز ممبران کی اس نوکر شاہی کی نظر میں یہ توقیر اور عزت ہے تو اس اسمبلی کو اس پر سوچ بچار کرنا چاہئے کہ موصوف ڈی پی او کے اس روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کے بارے میں کچھ گزارشات بھی کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر پہلے جب ہم اس اسمبلی میں کبھی تھے تو یہ تاثر ملتا تھا کہ حزب اختلاف کی سیٹوں پر بیٹھنا ایک جرم ہے لیکن موجودہ حالات میں مجھے لگتا ہے کہ حزب اختلاف ہو یا حزب اقتدار ہو، اسمبلی ممبر ہونا بہت بڑا جرم ہے اور جس کی پاداش میں میرا نہیں خیال یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے کئی ممبران جو صرف اس بات پر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ہم اس بات کو آگے نہ بڑھائیں۔ افسروں کی، نوکر شاہی کی اور ان کالے انگریزوں کے شوخ رویے اسمبلی کے ممبران کو دیکھنے پڑتے ہیں۔ میرا تجربہ کہتا ہے اور میرا یہ ایک نقطہ نظر ہے کہ اس وقت اس پوری اسمبلی کے ممبران کی ٹکے کی اوقات نہیں ہے، ٹکے کی اوقات نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ ایسا نہ کہیں، آپ مہربانی کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کو صحیح کہہ رہا ہوں اور آپ حقیقت سُنیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پوری اسمبلی کو کہاں محبوس کیا گیا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کوئی بھی ممبر حزب اختلاف کا ہو یا حزب اقتدار کا ہو، وہ اسمبلی کا ممبر ہے اور اسمبلی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اُس کو وہ عزت ملنا ضروری ہے جس عزت کا وہ متقاضی ہے۔ میانوالی میں فرعونیت کے نشے میں بیٹھا ہوا ایک ڈی پی او اگر یہ کہتا ہے کہ پنجاب کے کسی ضلع یعنی رحیم یار خان یا راجن پور کا ایم پی اے بھی میانوالی کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ پنجاب اسمبلی کا ممبر ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی اور علاقہ میں اُس کا حق نہیں بنتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے میں ابھی confirm بھی کر رہا تھا آپ نے ڈی پی او بھکر کے خلاف بھی ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے اُن کے خلاف پورا ایکشن کروایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے اُس تحریک استحقاق کو کمیٹی کو refer کیا تھا میں نے ساتھ یہ بھی کہا مجھے اپنے الفاظ یاد ہیں کہ اُمید ہے کہ آپ اس پر compromise نہیں کریں گے اور میں نے سُنا ہے کہ آپ نے اپنی وہ تحریک استحقاق withdraw کر لی ہے؟

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میرے کہنے پر ایکشن ہوا، اُس کو suspend کر کے اُسے ہٹایا گیا تو کیا اس سے میری دادرسی نہیں ہوئی۔ میں آپ کو ایک ریکارڈ کی بات on the floor of

the House بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بھی تحریک استحقاق پیش کی ہے آج تک واپس نہیں لی اور میں نے اُن کو مکمل کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔1993 میں میاں منظور احمد وٹو کی حکومت میں، میں نے میانوالی کے ایس پی کو نوکری سے فارغ کروادیا تھا اُس کو اسی استحقاقات کمیٹی نے فارغ کیا تھا لیکن اُس وقت کمیٹی کی عزت اور توقیر تھی۔اُس وقت اسمبلی کو کوئی جانتا تھا، اسمبلی کو کوئی دیکھتا تھا، آج خدا کی قسم میں نے کئی ایم پی ایز کو افسروں کے دفاتر کے باہر بیٹھے دھکے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔اس سے کس کی بے عزتی ہو رہی ہے؟ یہ عوامی نمائندوں کی بے عزتی ہو رہی ہے۔آج کمیٹیوں کو مضبوط بنادیں، آج وہ دو ایکشن لے لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹیاں مضبوط ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔جی، گوندل صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

ایوان کی کارروائی ٹی وی چینلز پر دکھانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی آپ سے یہ گزارش کی ہے کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی سندھ اسمبلی کے مقابلے میں ایک چوتھائی بھی نہیں دکھائی جاتی ہے تو جیسا پرنٹ آتا ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے۔اب جو بات اہم ہے وہ یہ ہے کہ پرنٹ میڈیا بھی ہماری کوریج نہیں کر رہا۔آپ صرف کل کا ٹیسٹ کیس اٹھا کر دیکھ لیں اور روزانہ کی کارروائی دیکھ لیں۔ہمارے صحافی بھائیوں کو یہ بالکل اختیار ہے کہ اگر کوئی ممبر جس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو اگر وہ غیر سنجیدہ ہے، آج کے ایک اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ قہقہے لگ رہے ہیں یا کوئی بھی غیر سنجیدہ ہے تو ان کو حق ہے کہ وہ لکھیں لیکن اگر کوئی ممبر انتہائی سنجیدہ معاملہ اٹھاتا ہے تو ہمارے صحافی بھائیوں کو چاہئے کہ عوام تک

اس معاملے کو بھی پہنچائیں۔ اگر ہم میں کوئی خامی ہے تو ان کو پورا حق ہے کہ وہ اس پر ضرور تنقید کریں لیکن آپ یہ دیکھیں میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ DAWN جیسا بڑا اخبار سندھ اسمبلی کی کارروائی دوسرے پورے page پر دیتا ہے اور ہماری چھوٹی سی خبر دیتا ہے۔ اردو صحافت جو ہے جتنے بڑے اخبار ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کی دل آزاری ہو لیکن وہ خود دیکھ لیں کہ جس طرح کی کوریج پنجاب اسمبلی کو وہ دے رہے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کہ پنجاب اسمبلی کو اردو پریس اتنی بھی وقعت نہیں دے رہا کہ اگر ایک فلم ایکٹریس کا چالان ہو جائے تو اس کو کوریج دی جاتی ہے کہ محترمہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس طرح کی باتیں نہ کریں۔ پنجاب اسمبلی کو کوریج بھی ملتی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کوریج نہیں مل رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات شیخ علاؤالدین صاحب نے کی ہے اور محترم قائد حزب اختلاف بھی تشریف فرما ہیں یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور ہمیں اس پر توجہ دینی چاہئے۔ شیخ صاحب جس طرح فرما رہے ہیں، یہ صرف اس طرف کی بات نہیں ہے جب دوسری طرف یعنی پریس گیلری کے دوستوں سے بات کی جاتی ہے تو ان کی بھی کچھ limitations ہیں۔ ان limitations سے مراد کہ اسمبلی کی رپورٹنگ کے لئے انہیں جو سہولیات درکار ہیں ان سے متعلق ان کا بھی گلہ شکوہ ہوتا ہے۔ میں ہر اجلاس سے پہلے ایک پروگرام کے تحت پریس گیلری کے تمام دوستوں کو چائے یا کھانے پر مدعو کر کے ساری چیزیں discuss کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے یا گورنمنٹ کے behalf پر ایسا ہوتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں حکومت کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی لوگ شامل ہوں۔ یہ بڑی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے اس میں تین سے پانچ آدمی کافی ہوں گے۔ یہ روزانہ کی بنیاد پر اور ہر اجلاس کی بنیاد پر کام کر سکتی ہے۔ میں اجلاس سے پہلے پریس گیلری کے دوستوں کو مدعو کروں تو اس دن اس کمیٹی کے تمام دوست بھی وہاں پر موجود ہوں۔ اب باہر ان کے کھڑے ہونے کے لئے proper انتظام نہیں ہوتا، ان کے مائیک رکھنے کے لئے ہم ابھی تک proper انتظام نہیں کر پائے اور سالہا سال سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح وہ باہر سے ہی ہماری کوریج کرتے ہیں۔ آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں پر

کھڑے ہو کر سننے سے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ اگر سندھ کی بات ہو رہی ہے تو سندھ والوں نے ان کو براہ راست کوریج کی اجازت دی ہوئی ہے۔ ہم نے کوریج کی اجازت نہیں دی۔ یہ سارے وہ issues ہیں کہ جن کو وہ کمیٹی جس میں اپوزیشن کی نمائندگی بھی ہو گی اور حکومت کی بھی ہو گی وہ بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کرے۔ ان کے جو جائز issues ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کو re-dress کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد مجھے امید بھی ہے اور اس بات کا پوری طرح سے یقین بھی ہے کہ ہمارے پریس گیلری کے دوست کسی طرح سے کراچی یا سندھ کے لوگوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہ بھی یقیناً یہ چاہیں گے کہ اس معزز ایوان کی کارروائی لوگوں تک پہنچے کہ عوام کے متعلق یہاں پر کیا discussion ہو رہی ہے اور کیا legislation ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں پھر یہ آپ کے ذمہ لگا رہا ہوں کہ آپ اور میاں محمود الرشید صاحب بیٹھ کر چار ممبران کے نام تجویز کر دیں۔ ہم کمیٹی notify کر دیں گے۔ ممبران کے نام آپ دونوں نے دینے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وقفے وقفے سے یہ بات یہاں پر ہوتی رہی ہے اور ہمیں سپیکر صاحب کی طرف سے یہ یقین دہانیاں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں کہ بس جی آئندہ چند مہینوں کے اندر یہ ہو جائے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ آپ خیبر پختونخوا یا سندھ کی اسمبلی دیکھ لیں تو وہاں میڈیا ایک ایک event کو cover کر کے دکھاتا رہا ہے اور اسمبلی کی true picture کہ کون ممبر کیا بات کر رہا ہے، حکومتی بنچوں کی کارکردگی کیا ہے اور اپوزیشن کیا بات کر رہی ہے لیکن آپ صرف پی ٹی وی کو یہاں اجازت دیتے ہیں اور اس کے بعد یہاں سے وہ pick کر کے آگے تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ تصویر انتہائی دھندلی ہوتی ہے اور ایسے لگتا ہے جیسے ہم پچاس سال پرانی اسمبلی کی کوئی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔ یہ آج کی کارروائی ہم نہیں دیکھ رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی بنانے کا فائدہ تو اس وقت تھا اب یہ وقت گزر گیا ہے۔ میں سپیکر صاحب سے دو تین دفعہ یہاں پر اٹھ کر بات بھی کر چکا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان نے جس طرح کہا ہے کہ اگر آپ کمیٹی بنا کر ان کی جائز شکایات دور کریں اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایوان کے اندر کی کارروائی کی کوریج کے لئے تمام قومی چینلز کو اجازت دی جائے کہ وہ یہاں آ کر خود کوریج کریں تاکہ first hand information ان کے پاس ہو اور پوری قوم کو پتا چلے کہ ہمارے منتخب نمائندے ایوانوں میں جا کر ہمارے حقوق کے لئے کیا بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو مزید pending نہیں ہونا چاہئے بلکہ

آپ کمیٹی بنائیں اور وہ جو بھی فیصلے کوریج کے لحاظ سے کرے ان فیصلوں پر من و عن سپیکر صاحب عملدرآمد کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم آج ہی وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی مشاورت سے کمیٹی بنا دیں گے۔ جہاں تک کوریج والی بات ہے اس کو بھی ہم نے سپیکر صاحب کی مشاورت کے ساتھ take up کیا ہوا ہے انشاء اللہ بہت جلد لائیو کوریج کا بھی ہم بندوبست کریں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نیازی صاحب!

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے جو بات کی ہے اور رانا صاحب نے بڑا مثبت اور اچھا جواب دیا ہے۔ اس میں رولز میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کمیٹی بنانے کی ضرورت ہے اس میں صرف آپ کی تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ آج ہی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کر دیں کہ وہ اسمبلی کو اسمبلی سمجھیں، اسمبلی کو اس کی عزت مہیا کر دیں تو میں کہتا ہوں کہ کوئی problem کی بات نہیں ہے کہ کہیں کسی قسم کی کوئی شکایت رہ جائے گی۔ رانا ثناء اللہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا activate کر دیں۔ صحافی بھائیوں کو باہر جتنی problems ہیں یا جس قسم کی مشکلات رانا صاحب نے point out کی ہیں ان کو بھی پنجاب انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ آ کر دیکھ سکتا ہے اور انہی کی ڈیوٹی لگے تو ساری problems solve ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن کمیٹی بھی بنا دیتے ہیں اور جو بھی problems ہیں ان کو جلد ہی ختم بھی کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کا پچھلا ریکارڈ جو 2002 سے 2007 کے دوران کا ہے وہ نکالا جائے۔ رانا ثناء اللہ خان نے اس جگہ پر کھڑے ہو کر اپوزیشن کے ساتھ مل کر بڑا احتجاج کیا تھا کہ اسمبلی کی کارروائی direct دکھائی جائے۔ تمام چینلز کو آنے کی اجازت دی جائے اور یہاں پر یہ باتیں ہوئی تھیں۔ آپ اسمبلی کا ریکارڈ نکال لیں۔ آج پھر کیوں کمیٹی بنانے کی ضرورت پڑی ہے؟ آج وہی بات یہ دوسرے انداز میں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم کمیٹی اس لئے بنا رہے ہیں کہ ہمارے جو صحافی بھائی گیلری میں بیٹھتے ہیں یا باہر کھڑے ہوتے ہیں ان کو اگر کوئی problem ہے تو رانا صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ بات کریں گے۔ ان کے جو بھی مسائل ہوں گے وہ ہمیں بتائیں گے اور اس کمیٹی کے ذریعے انہیں حل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جو لائیو کوریج والی بات ہے اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس میں issue صرف یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔ لائیو کوریج پر کافی amount درکار ہے۔ اس میں کیمرے بھی آنے ہیں۔ اگر ہم یہاں پر وہ پیسے لگا دیتے ہیں تو ہماری جو نئی بلڈنگ بن رہی ہے، جس پر کام جاری ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بہت جلد کام ہو جائے گا اور اس کے پیسے بھی release ہو گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ادھر کرواتے ہیں تو وہاں پر بھی اتنی ہی amount ہمیں دوبارہ لگانی پڑے گی۔ اگر کمیٹی اس میں recommend کر دے گی کہ ادھر ہی وہ سسٹم ہم لگوا دیں تو انشاء اللہ سپیکر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر جتنا جلد ہو سکے گا ہم اس لائیو کوریج کا بندوبست آپ کو کر دیں گے۔ اس کے علاوہ پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے جو بھی مسائل ہیں اس کے لئے ہم کمیٹی بنا دیں گے تاکہ وہ اس کمیٹی سے وقتاً فوقتاً ملتے رہیں اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو اس کمیٹی کے ذریعے اس ایوان میں بتائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کمیٹی جلدی بنا کر اسی اجلاس میں بتا دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آج یا کل ہی میاں صاحب سے مشاورت کر کے یہ کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 101/16 ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین کی ہے اور یہ 03-02-16 کو move ہو چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ کس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے؟ اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری ایگریکلچر نے دینا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے بھی سپیکر صاحب نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ تحاریک کے جوابات نہیں آتے۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ جوابات کس نے دینے ہیں اور کیسے یہ معاملات چلنے ہیں۔ میں جو بات آج آپ سے عرض کر رہا تھا اس پر آپ کبھی غور کیجئے گا کہ اگر ہم میڈیا کے سامنے اپنے کوئی معاملات رکھتے ہیں اور اگر کوئی بات ہوتی بھی ہے تو وہ بھی اب نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/143 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ منسٹر انڈسٹریز یہاں پر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یا آپ نے دینا ہے۔ اگر آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے تو دے دیں۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/151 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

تھیلیسیمیا و دیگر ادویات کی قلت سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 3-مارچ 2016 کی خبر کے مطابق پہلے ادویات ساز کمپنیوں نے متعدد ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا اور اب مارکیٹ میں تھیلیسیمیا سمیت دیگر کئی ادویات کی مصنوعی قلت پیدا کر دی ہے۔ تھیلیسیمیا کے مرض سے بچاؤ کے لئے استعمال ہونے والی ٹیبلٹ اور سیرپ فولک ایسڈ اور ڈیلٹا کارٹرل 5mg مارکیٹ سے غائب ہو گئی ہیں اور ان کے متبادل ادویات بھی نہ ہونے کے باعث مریضوں کو دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان ادویات کے علاوہ کھانسی کا سیرپ Ace Fil بھی غائب ہے۔ نزلہ اور زکام وغیرہ کی وباء کے لئے استعمال ہونے والا سیرپ اور ٹیبلٹ ارینک بھی میڈیکل سٹورز سے غائب ہیں جس کی وجہ سے عوام کو خواری کا سامنا ہے۔ اس سے قبل مرگی کے دوروں کی مرض کے لئے استعمال ہونے والی ٹیبلٹ ٹیگرال بھی مارکیٹ سے غائب ہو گئی تھی جو بعد میں قیمت بڑھا کر مارکیٹ میں متعارف کروادی گئی۔ پہلے اس کی قیمت 165 روپے تھی جو بعد میں بڑھا کر 265 روپے کر دی گئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ گیارہ قومی ادویہ ساز کمپنیوں نے سندھ ہائی کورٹ کراچی میں اپنی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کے لئے کیس دائر کئے تھے۔ عدالت عظمیٰ نے ان ادویہ ساز کمپنیوں کو ریلیف دے دیا تھا اور بین الاقوامی ادویہ ساز کمپنیوں

نے جنوری میں ادویات کی قیمتیں بڑھا دی تھیں۔ Basically ڈرگ ریگولر اتھارٹی آف پاکستان اسلام آباد جو کہ ادویات کی قیمتیں متعین کرنے کا مجاز ادارہ ہے نے ان ادویات کی قیمتیں بڑھانے کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیااور ان کمپنیوں نے از خود قیمتیں بڑھادی ہیں۔ادویات کی قیمتیں بڑھانے کا کیس سندھ ہائی کورٹ میں چل رہاہے اور کسی بھی قسم کا تادیبی ایکشن لینے سے ڈرگ انسپکٹر کو تاحکم ثانی روکا گیا ہے۔ محکمہ صحت پنجاب نے ان حالات سے نمٹنے کے لئے اپنی ڈرگ فیلڈ فارمیشن کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ مارکیٹ میں نظر رکھیں۔ادویات کی مارکیٹ میں قلت ہو اور نہ ہی ذخیرہ اندوزی کی جائے اور ادویات maximum retail price سے زیادہ پر فروخت نہ ہوں۔یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں 78000 ادویات رجسٹرڈ ہیں جن میں سے صرف 58 ادویات کی قیمتیں کورٹ کے آرڈر پر بڑھی ہیں۔ جہاں تک فولک ایسڈ، ڈیلٹا کارٹرل، Acefyl، ارینک اور ٹیگرال ادویات کی عدم دستیابی کا تعلق ہے تو یہ تمام ادویات کسی نہ کسی طریقے سے متبادل ناموں کے ساتھ اچھی reputed کمپنیوں کے produces کی شکل میں مارکیٹ میں available ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب معیاری، محفوظ اور پر اثر ادویات کی بروقت فراہمی کے لئے شب وروز کوشاں ہے۔ جہاں کہیں سے بھی ادویات سے متعلق مارکیٹ سے شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے۔اس ضمن میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈویژنل ڈرگز ٹاسک فورسز تن دہی سے کام کر رہی ہیں۔ان ٹاسک فورسز کو وزیر اعلیٰ پنجاب ذاتی طور پر میں نہ صرف monitor کر رہے ہیں بلکہ ان کی باقاعدہ کبھی نہ کبھی میٹنگ کرتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/155 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے وہ بھی آپ کے ہی ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے یہ move ہو چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے پاس کوئی reference نہیں ہے اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا ہوا تو مجھے بتادیا جائے میں اس تحریک التوائے کار کا جواب ensure کروالوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔یہاں پر منسٹر لیبر موجود ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئےpendingکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!میں نے اپنے علاقے میں ژالہ باری کے سلسلے میں ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی۔ مہربانی فرمائیں کیونکہ وہاں ہمارے علاقے میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ میری اس تحریک التوائے کار کوout of turn لے لیا جائے تاکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ملک صاحب!آپ پیش کریں۔

تحصیل ملتان کے متعدد مواضعات میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل ملتان کے بہت سے مواضعات میں 19۔مارچ2016 کو تاریخ کی شدید ترین ژالہ باری ہوئی تھی جس سے گندم کی تیار فصلات ومکئی و سبزیاں اور باغات کو انتہائی شدید نقصان پہنچا ہے۔ کسانوں کو پچھلی دو فصلوں میں بھی نقصان ہوا تھا۔اب تمام فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی امدادی کام نہیں ہوا ہے۔ قدرتی آفت سے پہنچنے والے نقصان سے کسان مالی طور پر تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ عوام میں انتہائی مایوسی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس صورتحال کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی معطل کر کے اسے زیر بحث لایا جائے یا اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ کسانوں کو relief مل سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھجوائیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ہدایت کریں کہ next week میں اس کا جواب دیں۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ایک تحریک التوائے کار جو کہ پچھلے کئی دنوں سے ہم پیش کر رہے ہیں،یہ باقاعدہ اسمبلی میں گئی ہے اور سپیکر صاحب نے اس کو یہاں پر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جو کہ پورے ملک بلکہ

پوری دنیا میں چل رہا ہے۔اس issue پر چوکوں چوراہوں، گلی، محلوں اور ہر جگہ پر بات ہو رہی ہے، تو کیا پنجاب اسمبلی کا ایوان ہی ایسا ایوان ہے جہاں اس issue پر بات نہیں ہو سکتی؟ قوانین کا سہارا لے کر یہ مجھے آج صبح چٹھی ملی ہے کہ یہ آپ کی تحریک التوائے کار سپیکر صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی پنجاب اسمبلی 1997 کے قاعدہ 83(f) کے تحت ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ چلیں آپ آ ہی گئے ہیں آپ سے ہی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ترکی کے وفد کا سپیکر گیلری میں تشریف لانے پر ڈیسک بجا کر استقبال کیا)

MR SPEAKER: I welcome Mr Ismail Kahraman, Speaker Grand National Assembly of Turkey and his delegation in this August House. We welcome you.

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ترکی کی نیشنل اسمبلی کے سپیکر اور سارے وفد کو welcome کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے تُرکی اور پاکستان لازوال باہمی رشتوں میں آپس میں منسلک ہیں، میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور اُن کی تحسین کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! On behalf of treasury benches and the Government I welcome Mr Ismail Kahraman, Speaker Grand National Assembly of Turkey and his delegation in this August House.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار جس پر پچھلے دنوں بھی بات ہوتی رہی لیکن آج سید بابر حسین جعفری سپرنٹنڈنٹ قانون سازی کی طرف سے مجھے یہ لیٹر موصول ہوا ہے کہ آپ کی اس تحریک التوائے کار کو پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(f) کے تحت ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ پاناما لیکس کا جو مسئلہ ہے اس پر پورے ملک کے طول و عرض، چوکوں، چوراہوں اور گلیوں میں بات ہو رہی ہے۔ حکومت کے ایوانوں اور یہاں اسمبلی کے اندر ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ اب پاکستانی نہیں بلکہ انٹرنیشنل مسئلہ بن چکا ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس معزز ایوان کے معزز ممبر ہیں اور قائد حزب اختلاف بھی ہیں۔ اگر رولز کو آپ ہی violate کریں گے تو پھر دوسروں سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ issue کو تو دیکھیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس پر ruling آچکی ہے اور Rule 83 کے تحت اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب اس پر گنجائش نہیں ہے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ رولز کے زور پر میری اس تحریک التوائے کار کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ رولز میں نے نہیں بنائے بلکہ آپ نے بنائے ہیں۔ ایسے نہ کیا کریں۔ بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کی ruling اور ہماری جو تحریک التوائے کار ہے اس کو مسترد کرنے کے خلاف ہم متحدہ اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ملک محمد وارث کلو کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: ایسا نہ کریں کیونکہ یہ according to Rules and Regulations آپ کی تحریک التوائے کار کو سپیکر صاحب نے allow نہیں کیا۔ اگر معزز ممبران جو ماشاء اللہ بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں، اگر وہ اس طرح کا illegal and unconstitutional attitude اختیار کریں گے تو بہتر نہیں ہے۔ میں request کروں گا کہ دو منسٹر صاحبان تشریف لے جائیں اور اپوزیشن کو منا کر لائیں۔ چودھری شفیق اور جناب محمد آصف ملک اپوزیشن کو واپس ایوان میں لے کر آئیں۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسبِ ذیل کارروائی ہے۔ پری بجٹ بحث جاری ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پری بجٹ بحث کا آغاز 31۔مارچ 2016 کو ہوا تھا اور یہ بحث مورخہ 4,6,7,8 اور 11۔اپریل 2016 سات دن تک جاری رہی اور تقریباً 60 معزز ممبران نے اس بحث میں حصہ لیا۔ آج وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گی۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! ہمارے پاس باہر سے جو مہمان آئے ہیں تو اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ اچھے طریقے سے ہمارے ساتھ مل کر استقبال بھی کریں، اگر کوئی grievances ہیں تو برداشت بھی کریں اور اس وقت ایسی کوئی بات نہ کریں۔ میری اُن سے گزارش ہے کہ اس طرح کا رویہ بالکل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آج ایک اہم موقع پر باہر سے delegation آیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ سپیکر کی جو ruling آ جاتی ہے اس کے بعد اُس کو چیلنج نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر یہ روایات رہی ہیں کہ سپیکر کے فیصلے کے بعد اُس کو چیلنج کیا جاتا ہے اور نہ ہی اُس پر کوئی بات کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ اسمبلی میں ہم لوگ قانون بنانے کے لئے بیٹھے ہیں تو اگر ہم نے ہی قوانین پر عمل نہیں کرنا تو کون کرے گا؟ محترم قائد حزب اختلاف کی تحریک التوائے کار کو قوانین کے مطابق اجازت نہیں ملی اور سپیکر صاحب نے out of turn اجازت نہیں دی تو اُن کو چاہئے تھا کہ آج وہ معزز مہمانوں کے سامنے یہ احتجاج نہ کرتے بہر حال یہ اُن کی اپنی مرضی ہے۔ چودھری شفیق

اور جناب محمد آصف ملک اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے تھے لہٰذا بتائیں کہ قائد حزب اختلاف نے کیا فرمایا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب چیئرمین! ہماری اُن سے بات ہوئی ہے جنہوں نے پانچ منٹ مانگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں تھوڑی discussion کر لیں پھر ایوان میں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آج کے ایجنڈے پر اگلا آئٹم consideration and passage of Bills ہے لیکن اس سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ نے winding up speech کرنی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! ابھی بہت سارے لوگ باقی رہتے ہیں جنہوں نے تقریر کرنی تھی۔ ہم لوگ جب ایوان میں بیٹھے ہوئے تھے تو کورم point out کر کے ہمیں بات کرنے سے محروم کر دیا گیا۔ جب تک ہم بقایا لوگ۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ اپنی speech کر چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! جب تک ہم بقایا لوگ بات نہ کر لیں، ہم احتجاج بھی کریں گے اور محترمہ وزیر خزانہ اُس وقت تک اپنی winding up speech کرنے کا اختیار بھی نہیں رکھتیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں۔ یہ پری بجٹ بحث تقریباً سات دن تک جاری رہی ہے اور اس میں آپ بھی تقریر فرما چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں نے تقریر نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اس تقریر میں آپ تقریباً پانچ یا سات منٹ تک بولے ہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ہی ملتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ میں نے تقریر نہیں کی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جب یہ تقریر کرنے لگے تھے تو محترمہ وزیر خزانہ یہاں پر موجود نہیں تھیں۔ میاں صاحب نے کہا تھا کہ جب تک محترمہ وزیر خزانہ یہاں موجود نہیں ہوں گی اُس وقت تک میں بات نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ میں with due permission of honourable Finance Minister میاں صاحب کی speech جو کہ ادھوری رہ گئی تھی وہ allow کر رہا ہوں۔ میاں صاحب! آپ بول لیں اس کے بعد wind up کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں نے تقریر شروع ہی نہیں کی تھی۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ صرف پانچ منٹ بولیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں پانچ منٹ میں کیا بات کروں گا؟

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ بات شروع تو کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ جو لوگ point of order پر بات کرنے کے لئے بیٹھے تھے یا تو ان سب کا مجھے وقت دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کو میں نے As a special case اجازت دے دی ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! نہیں۔ Special case کیوں This is my right آپ مجھ پر احسان نہ کریں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! ٹھیک ہے It is your right آپ بات شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں احسان نہیں لینا چاہتا۔ اگر آپ بات کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تو میں احتجاجاً تقریر نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! It is your right آپ بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! یہ right میرا ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سارے مقررین کا بھی ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھیں کہ جو ممبران رہ گئے تھے اور point of order پر جب کورم کی نشاندہی کی گئی تو اس وقت ہم لوگ بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب!آپ اپنی Pre-budget speech شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: شکریہ۔جناب چیئرمین!

اب نظام زر بدلنا ہو گا سوچ کا محور کا بھی بدلنا ہو گا

جناب چیئرمین!اگلے دو مصرعے بہت خطرناک ہیں اور میں انہیں مصلحتاً نہیں پڑھتا جو کہ کسی اور وقت کے لئے رکھ دیتا ہوں وہ اس لئے کہ ملک اور قومی دولت جو کہ حکومتی ترجیحات ہیں۔ملک اور قوم کی کل 99 فیصد دولت آبادی کے صرف ایک فیصد طبقے کے تصرف میں ہے۔یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ غربت کی لکیر سے نیچے بسنے والے اور رہنے والے لوگوں کے حصے میں صرف بقایا بچی ہوئی دولت 99 فیصد لوگوں کے طبقے کے حصے میں ہے لہٰذا وزیر خزانہ کو یہ discrimination اور disparity کے نظام کو بدلنا ہو گا۔

جناب چیئرمین!یہ حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ اپنی رعایا کی جان و مال کا تحفظ کرے، اپنی رعایا کی کفالت کرے کیونکہ بہت ساری اسلامی روایات ہیں اور ہم حضرت عمر کی مثال بھی دیتے ہیں کہ دریائے فرات پر کتا بھی بھوکا مر جائے گا تو عمر کی پکڑ ہو گی۔یہاں پر یہ تفاوت، discrimination اور disparity کو ختم کرنا ہو گا۔ہماری ترجیحات میں فرق ہے۔ترجیحات یہ ہونی چاہئیں، پہلے حقوق آتے ہیں، پھر ضروریات آتی ہیں اور اس کے بعد سہولتیں آتی ہیں۔اب پالیسی یہ ہے کہ ہم پہلے سہولتیں دیتے ہیں جبکہ ضروریات اور حقوق کو چھوڑ دیتے ہیں۔اس پر ہمیں واپس آنا ہو گا۔یہ disparity اور discrimination کو بھی ختم کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین!میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی تحسین کرتا ہوں کہ نظام تعلیم میں ان کے وژن اور کوششوں نے بہت سا اصلاحی کام کیا ہے جس سے لاکھوں بچے سکولوں میں داخل ہوئے، میرٹ کی بھرتی پالیسی، اساتذہ کی حاضری بھی محترمہ وزیر خزانہ توجہ فرمائیں اور یہ ایوان بھی توجہ فرمائے کہ ہمارے ملک میں دو طرح کے تعلیمی نظام ہیں۔ایک تعلیمی نظام حکمران پیدا کرتا ہے اور دوسرا نظام محکوم پیدا کرتا ہے۔ جو نظام محکوم پیدا کرتا ہے ان کے اندر سرکاری سکول آتے ہیں جہاں پر realization, allocation, reallocation, اور وہاں پر اساتذہ پورے اور نہ ملازم پورے ہیں۔انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ allocation اور reallocation سے گزارہ کریں۔جب تک آپ سرکاری سکولوں میں اور خاص طور پر دیہی سکولوں میں each teacher for each class نہیں دیں گے تو یہ فرق کیسے پورا

کریں گے ؟آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تعلیم اور ٹیکنالوجی کے بغیر کسی ملک اور کسی قوم نے ترقی نہیں کی اور نہ کوئی کر سکا ہے۔ ہمارے برصغیر میں جب مغل شہنشاہ تاج محل کی تعمیر کر رہے تھے تو اس وقت برطانیہ میں آکسفورڈ اور کیمرج یونیورسٹیاں بنائی جا چکی تھیں۔ یہ صدیوں کا فرق ہم کیسے پورا کریں گے ؟ یہ allocationاور reallocation سے ایک سو بچوں کی کلاس پر ایک ٹیچر دے کر ہم کیسے فرق پورا کریں گے۔ یہ کتنا دھوکا ہے کہ تعلیمی پالیسی کو تجربہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ کبھی انگریزی کو دیس نکالا دیتے ہیں اور کبھی عربی کو دیس نکالا دیتے ہیں۔ نہ انگریزی کے ٹیچر ملتے ہیں اور نہ عربی کے ٹیچر ملتے ہیں۔ انگریزی کے ٹیچر بھرتی کئے ہیں کیا وہ بچوں کو پنجابی میں انگریزی پڑھائیں گے ؟ پہلے کہتے ہیں کہ انگریزی پہلی کلاس سے اور اب کہتے ہیں کہ تیسری کلاس سے پڑھائیں گے۔ اب نئے ریفریشر کورس ہو رہے ہیں اور کورس بدلا جا رہا ہے تو یہ کیا تماشا ہے۔ یہ 70 فیصد آبادی خاص طور پر دیہاتوں میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے ؟

جناب چیئرمین! زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے جسے جگہ جگہ سے فریکچر کر دیا گیا ہے۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران بھی زراعت سے منسلک ہیں اور پنجاب کی کم از کم 70 فیصد آبادی جن میں مزدور، کھیت مزدور اور چھوٹے کاشتکار کو زمین کا یہ ٹکڑا جینے دیتا ہے نہ اسے مرنے دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کی کمی، نہری پانی کی کمی اور پیداواری اخراجات جس میں کھاد، بیج اور سپرے کتنے مہنگے ہیں جبکہ فصلوں کا بھاؤ، کچھ تقریر تو یہاں پر ملک محمد احمد خان میری جگہ پر کر گئے تھے لیکن اب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کاشتکار کی کپاس 1700، 1800 روپے من فروخت ہوتی ہے۔ اس کو کھل کی بوری 1700، 1800 روپے من ملتی ہے۔ Growerاور کاشتکار پوچھتا ہے کہ میری پھٹی اور کپاس کہاں گئی ؟

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ معزز ایوان سے اٹھ کر باہر چلی گئیں)

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ پھر اٹھ کر چلی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ کی تقریر کے notes لئے جا رہے ہیں۔ آپ تقریر جاری رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ note لئے جائیں یا نہ لئے جائیں لیکن آج تو میں بہر حال بولوں گا ہی۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل میاں صاحب! آج دل کھول کر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! کاشتکار کہتا ہے اس کی پھٹی اور کپاس کہاں گئی؟ کپڑا خریدنے جاتا ہے تو آپ کو پتا ہے جو اس کو کپڑے کا بھاؤ ملتا ہے۔ اسی طرح سے گنے کا حال دیکھ لیں کہ گنے کے پیسے نہیں ملتے اور شوگر ملوں کے مالکان گنے کے کاشتکاروں کے کروڑوں اربوں روپے پر کاروبار کرتے ہیں۔ انہیں ڈی سی او زپیسے دلوا سکتے ہیں اور نہ کین کمشنر دلوا سکتا ہے تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔

جناب چیئرمین! مونجی کا سن لیں کہ مونجی 700، 800 روپے من فروخت ہوتی ہے اور مونجی کی پھک 1200 روپے فی من فروخت ہوتی ہے۔ مونجی پیدا کرنے والا پوچھتا ہے کہ میرا چاول کہاں گیا کیونکہ اسے چاول 100 روپے کلو گرام ملتا ہے جو کہ اوسط قیمت ہے۔ کاشتکار روئے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔ آلو کی فصل کا بھی سن لیں کہ کاشتکار اپنا بار دانہ بچانے کے لئے آلو سڑکوں پر بھی پھینک دیتا ہے جسے گدھے بھی نہیں کھاتے۔ اسی طرح مکئی کا حال ہے کہ جب کاشتکاروں کو اس کا بھاؤ صحیح نہیں ملتا تو وہ اسے rotavate کر دیتے ہیں۔ مکئی کا تیل آپ کو کس بھاؤ ملتا ہے اور مکئی کی کھل کس بھاؤ ملتی ہے؟ یہ المیے ہیں اور اسی طرح سے دیگر فصلوں کا حال ہے کہ:

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ یہاں سلطانی بھی عیاری ہے اور درویشی بھی عیاری

جناب چیئرمین! کاشتکار کے ساتھ ایک اور المیہ دیکھیں کہ زرعی کاشتکار جن کی 70 فیصد آبادی ہے جو زمین کا چھوٹا چھوٹا ٹکڑا رکھتے ہیں جو انہیں جینے دیتا ہے نہ مرنے دیتا ہے۔ کاشتکار کے لئے انکم ٹیکس کی شرط رکھی ہے وہ بھی ایک disparity ہے اور discrimination ہے کہ کاشتہ ہو یا غیر کاشتہ یعنی جس زمین پر فصل کاشت نہیں کی گئی ہے اس پر بھی انکم ٹیکس ہے جبکہ انکم ٹیکس کی ceiling 80 ہزار روپے دی گئی ہے۔ اتنے بڑے پیداواری اخراجات میں نہ کہیں فصلوں کا بھاؤ اور اوپر سے 80 ہزار روپے کی ceiling بھی اس کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی ہے جبکہ تاجروں کو چار لاکھ روپے کی ceiling دی گئی ہے جن کے اختیار میں پیداواری اخراجات بھی ہیں۔ منافع بھی ہے، قیمتیں مقرر کرنا بھی اُن کے اختیار میں ہے پھر انکم ٹیکس میں مک مکا بھی۔ یہ بھی کاشتکار اور غیر کاشتکار پر ایک بہت بڑا ظلم ہے 80 ہزار کی ceiling، نہ فصلوں کا بھاؤ۔ یہاں پر میں انڈیا کی مثال دینا چاہتا ہوں، انڈیا کے اندر جتنی بھی multinational companies ہیں یہ معزز ممبران بھی توجہ فرمائیں وہاں multinational کمپنیوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تین سال کے اندر جو پیداوار کرنی ہے وہ ملک کے اندر کرنا ہو گی اس لئے وہاں پر کھادیں بھی سستی ہیں، زہریں بھی سستی ہیں، اور سپریں بھی سستی ہیں اسی طرح انسانی ادویات بھی،

لائیو سٹاک کی ادویات بھی ہمارے ہاں سے آدھی سے بھی کم قیمت پر بکتی ہیں اور ہمارے ہاں ملٹی نیشنل کمپنیوں کو امپورٹ کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔پتا نہیں یہ وفاقی حکومت میں بیٹھے لوگ کیا کمیشن لے کر یہاں پر ان کو پابند کیوں نہیں کرتے ہیں کہ اپنی production پاکستان کے اندر کرنا ہو گی تاکہ یہ کھادیں ،زہریں، سپرے بھی سستی ہو جائیں اور یہ کاشتکار کے لئے بھی پیداواری اخراجات کم ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب!آپ wind up کرلیں15 منٹ ہو گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: چلیں میں wind up ہی کر دیتا ہوں۔جناب چیئرمین!دیکھیں یہ بات ہو گئی۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں بولیں آپ دل کھول کر بولیں اس میں suggestions دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین !یہاں پر اپوزیشن بنچز کی طرف سے block allocation کی بات ہوئی ہے میں یہ عرض کروں کہ block allocation میں، میں ساری اسمبلی میں شاید واحد آدمی ہوں جو کورا کاغذ ہوں block allocation میں مجھے سات سال میں کچھ نہیں ملا اس لئے کہ میرے اوپر ایک سیاسی مافیا بیٹھا ہے، میری کبھی وزیر اعلیٰ سے میٹنگ ہو جائے تو میرے منٹس ریکارڈ نہیں ہونے دیتے،routine کی ڈویلپمنٹ تو سب کو ملی اور مجھے بھی ملی لیکن block allocation میں، میں مکمل طور پر کورا کاغذ ہوں یہ بھی پتا نہیں block allocation کا الزام کن پر آتا ہے کن پر نہیں آتا ہے۔یہاں پر صاف پانی کی بات ہو رہی ہے صاف پانی میں یہ کہا گیا کہ ہیپاٹائٹس،ہیپاٹائٹس صاف پانی کی ذمہ داری ہے،صاف پانی سے ہیپاٹائٹس ہوتا ہے یا آلودہ پانی سے ہیپاٹائٹس ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین!ہم ہر روز زہریں کھاتے ہیں،زہریں پیتے ہیں اس پر روشنی ڈالوں گا تو اور لمبی بات ہو جائے گی۔یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ پانی کو آلودہ کون کر رہا ہے ؟ یہ فیکٹریوں والے ،لاہور کا سارا پانی دریائے راوی کے اندر اور اسی طرح دیگر شہروں کا بھی آلودہ پانی ہے اُس کو صاف کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔سارے ملک کو اسی طرح کا پانی پلایا جا رہا ہے اور نہری پانی کاشت کار کے لئے جو brackish zoon ہیں اس پر بھی بات سنتے جائیں کبھی ریاست بہاولپور اور پنجاب، برصغیر کے وقت میں سات دریا تھے ہاکڑا، گھاگرا، بیاس، ستلج، راوی، چناب، جہلم، سندھ، سندھ تو خیر نہیں تھا اب وہ گھاگرا اور ہاکڑا تو سوکھ گئے باقی جو پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے اس پر سرائیکی شاعر کا ایک شعر سن لیجئے گا۔سرائیکی شاعر کا ایک المیہ اُس نے کتنے دکھی دل کے ساتھ فرمایا:

میں تسی میڈی روہی تسی
میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب چیئرمین! یہ پانی کا حال ہے، ایک جرنیل نے تین دریا بیچ دیئے، دوسرے جرنیل نے ہمارا کالا باغ ڈیم freeze کر دیا اور تیسرے جرنیل نے ہندوستان کو چھٹی دے دی کہ جتنے چاہو ڈیم بناتے جاؤ اور آج ہم نہری پانی کے لئے بھی ترس رہے ہیں۔ میں brackish zoon میں بیٹھا ہوں، نہری پانی نہیں ہے، زمینوں کا PHB بڑھ گیا 9,10 تک پہنچ گیا۔ جعلی کھادیں اور سپرے ڈالتے ڈالتے اور کڑوے پانی کے ساتھ زمین کو سیراب کرتے ہیں اور یہ فرمایا جاتا ہے، ہمارے وزیر اعلیٰ بھی یہ کہتے ہیں وزیر زراعت بھی یہ کہتے ہیں کہ پیداوار بڑھاؤ، پیداوار بڑھاؤ، مجھے وہ نظام دین یاد آرہا ہے کسی وقت میں ریڈیو پاکستان پر اُس کی آواز گونجتی تھی غلہ ہو را گا بیلیا، غلہ ہو را گا بیلیا بھئی غلہ تو اگا پیداوار بڑھا یہ پیداوار کا دام تو ملے۔ پیداوار بڑھانے کی بات کرتے ہو، قیمتوں کا تعین نہیں کرتے ہو، ہندوستان میں 32 قراس پر سپورٹ پرائس دی ہے، وہاں پر پیداواری اخراجات بھی کم ہیں وہاں پر ایک کھیت کا کاشتکار جو ہے وہ بھی خوشحال ہے اور ہمارے ہاں آدھے آدھے مربعے کو یہ بھی چھوٹ دی گئی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے یہ احسان فرمایا تھا کہ 3½۔ارب روپے کا package دیا ہم اُس کی بھی تحسین کرتے ہیں جو اچھا کام ہے ضرور تحسین کرتے ہیں لیکن ان حالات میں 3½۔ارب سے دیا تو نہیں جلتا، کاشتکار کا چولہا بھی نہیں جلتا۔ اب آپ صحت کا حال لے لیں یہاں پر سارے ایوان میں یہی کہا گیا کہ ڈاکٹر نہیں ہیں، ادویات نہیں ہیں، آلات نہیں ہیں اس لئے میری مختصر سی یہ بات ہو گی کہ BHUs,RHCs اور کم از کم DHQs میں تمام جو specialist facilities ہیں وہ مہیا ہونی چاہئیں اور ڈاکٹروں کے لئے بھی میری یہ گزارش ہے کہ میرٹ پالیسی جو سپریم کورٹ نے بھی برقرار رکھی ہے وہاں پر خواتین داخلہ لیتی ہیں، شاید اچھے رشتوں کے لئے داخلہ لیتی ہیں، فیلڈ میں کام کرنے کے لئے نہیں آتیں اس پر توجہ دینا ہو گی۔ جو ڈاکٹری کر کے، ایم بی بی ایس کر کے شادی کر کے گھر گھرا سی میں لگ جاتی ہیں اور فیلڈ میں جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے اس لئے وہاں ڈاکٹر بھی نہیں ملتے ہیں۔ یہاں پر brain drain ہو رہا، اس brain drain کو روکنا ہو گا اور سرمائے سے بھی روکنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! یک آخری بات میں یہ بھی آپ سے عرض کر دوں کہ ہمارے جیسے ترقی پذیر ملکوں کو جن کا سرمایہ بھی باہر جا چکا ہو اور یہ اُن کی مجبوری ہے بیرونی قرضے، اندرونی قرضے اور ٹیکسوں پر، ٹیکسوں کے نظام پر جہاں پر مک مکا ہے اس کے بغیر تعمیر و ترقی ہمارے ڈویلپمنٹ کے اور نان ڈویلپمنٹ کے جتنے بھی پراجیکٹ ہیں وہ expenditure کیسے پورے کر سکتے ہیں؟ اس لئے ہمیں یہ توجہ دینا ہو گی اپنے brain drain پر بھی توجہ دینا ہو گی، اپنی پالیسیوں پر بھی توجہ دینا ہو گی، اپنی حکومتی

ترجیحات پر بھی توجہ دینا ہو گی کہ ہماری ترجیحات کدھر جا رہی ہیں ؟ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں، میٹرو بس کے بھی ہم خلاف نہیں ہیں، چاہے آپ سارے لاہور کے نیچےunderground اورنج لائن ٹرین بنادیں ،آپ لندن کی طرح بنادیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو محروم حلقے ہیں اُن کو بھی جینے کا حق دو۔1982 میں ایک ریسرچ کے لئے انگلینڈ گیا کہ اُن لوگوں نے بغیر انقلاب کے یہ کیسے ترقی کر لی جس پر وہاں کے لوگ بھی شاقی تھےIreland, Scotland بھی شاقی تھا کہ لندن پر سارا کچھ خرچ ہو رہا ہے آج یہاں پر ہماری اپوزیشن بھی کہتی ہے کہ لاہور پر خرچ ہو رہا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ سہولت ہے دی جانی چاہئے لیکن لندن کے لوگوں نے بھی,Ireland Scotland کے لوگوں کو جینے کا حق دیا تھا یہاں پر جینے کا حق نہیں ہے۔یہ دیہات کے لوگوں کے لئے تعلیمی پالیسی، صحت ہے اور نہ اُن کو روزگار۔آج میں تعلیمی پالیسی پر وزیر اعلیٰ کی تحسین کرتا ہوں کہ وہ کوششیں کرتے ہیں اس سے ہمارا لٹریسی ریٹ تو بڑھ جائے گا۔آج بھی ہم اُن لوگوں کو کلرکی اور درجہ چہارم کی نوکری نہیں دے سکتے جب یہ بچے آٹھ آٹھ جماعت پاس بھی کر جائیں، میٹرک بھی کر جائیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے، نوکریاں کدھر سے دو گے ؟اس لئے یہ نظام تعلیم کا جو فرق حکمران پیدا کرنے اور محکوم پیدا کرنے کا ہے اس disparity اور discrimination کو بھی ختم کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین!میں مزدور کے حالات بھی بتادوں۔شاید حبیب جالب نے ایسے ہی حالات کے لئے یہ چند اشعار کہے تھے۔

حال اب تک وہی ہیں غریبوں کے
دن پھرے ہیں فقط وزیروں کے
ہر بلاول ہے دیس کا مقروض
پاؤں ننگے ہیں بے نظیروں کے

یہاں سے وزیر سارے ہی اٹھ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب!میں request کر دوں کہ حبیب جالب کی روح کو تکلیف ہو رہی ہو گی تو آپ بعد میں جا کر اپنا شعر ذرا درست پڑھ لینا۔حبیب جالب نے جو شعر کہا تھا اس کو اچھی طرح سے پڑھ لینا، ویسے آپ بات جاری رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ "حال اب تک وہی ہیں فقیروں کے " میں نے اس میں تھوڑی سی تحریف اپنے طور پر کی ہے۔ یہ شعر فقیروں کا ہے شاید اس نے ان غریبوں کو فقیر کہہ دیا ہو گا۔ اصل شعر میں فقیر ہی درج ہے لیکن میں نے اپنے طور پر اس میں تحریف کر دی ہے باقی تو ساری چیز ٹھیک ہے۔ اس نے اس وقت غریبوں کو فقیر کہہ دیا اور میں آج فقیروں کو غریب کہہ رہا ہوں یہ سارے لوگ غریب ہی ہیں۔

جناب چیئرمین! ان حالات کے تحت یہ دیکھیں کہ elimination of child and bonded labour یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ اس پر بہت توجہ دے رہے ہیں اور اس میں کچھ میرا بھی حصہ ہے مجھے اس کمیٹی کا ممبر بھی بنایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جو اربوں روپے ان مزدوروں کے لئے مختص تھے وہ خُورد بُرد کئے گئے اور اب ILO نے بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سکول تعمیر کرنے کے لئے ساڑھے پانچ ارب روپے دیئے ہیں۔ Child and Bonded Labour کے جو صاحب ڈی جی بنائے گئے تھے وہ تنگ آ کر استعفیٰ دے گئے کیونکہ ان سے حصے مانگے جا رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے جیل نہیں جانا ہے اس لئے وہ استعفیٰ دے کر واپس چلے گئے۔ ہمارے ہاں کرپشن کا یہ حال ہے اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تمام حکومتی پالیسیاں، جو اچھا کام ہے ان کی ہم تحسین کرتے ہیں لیکن جہاں جہاں کمیاں ہیں، جہاں جہاں discrimination ہے، جہاں جہاں disparity ہے اسے ختم کیا جائے۔ اصل میں زمین کا ٹکڑا کاشتکار کو جینے دیتا ہے اور نہ مرنے دیتا ہے۔ جو 70 فیصد آبادی دیہات کی ہے اس پر جو ترجیحات ہونی چاہئیں وہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بات کہہ دوں کہ جتنا قرض اورنج لائن ٹرین کے لئے لیا گیا یا اس میٹرو بس کے لئے لیا گیا، 70 فیصد کاشتکاروں اور غریبوں کی آبادی ہے ان کے لئے اتنا قرض نہیں لیا جا سکتا؟ اب اگر ان کے لئے بھی اتنا قرض لے لیا جائے تو 70,75 کروڑ ہر ایم پی اے کے حصے میں آتا ہے۔ ہر ایم پی اے کو 70,75 کروڑ مل جائے تو اس کے حلقے کی حالت بدلی جا سکتی ہے، غریبی دور کی جا سکتی ہے، محرومیاں دور کی جا سکتی ہیں، ضرورتیں پوری کی جا سکتی ہیں اور ان کو سہولتیں دی جا سکتی ہیں۔ کیا ان لوگوں کا حق نہیں ہے؟ میں پھر یہ عرض کروں گا کہ ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ یہ سہولتیں عوام کو ملنی چاہئیں، یہ اچھی کاوش ہے، اچھی سوچ ہے لیکن جینے کا حق اُدھر بھی دو جن سے جینے کا حق چھین لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا، میرے سٹاک میں تو بہت ساری باتیں موجود ہیں۔ میں آخر میں یہ گزارش کر کے بیٹھ جاؤں گا کہ عوام کہتی ہے کہ

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
یہاں سلطانی بھی عیاری اور درویشی بھی عیاری

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اب کوئی گلہ تو نہیں ہے، آپ راضی ہو؟

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عذرا صابر خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ تحسین فواد!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں جس دن سے یہاں ہاؤس میں آئی ہوں راولپنڈی کے لئے پانی کے مسئلے پر بات کر رہی ہوں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ ہمارے کینٹ ایریا میں پانی کی انتہائی قلت ہے، اُدھر لوگ پانی کی بوند کو ترستے ہیں۔ وہاں پر شاید ٹینکر مافیا کا راج ہے یا کیا سسٹم ہے، اس کو ذرا دیکھا جائے۔ یہاں منسٹر صاحبہ تو بیٹھی ہوئی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ نوٹ لیا جا رہا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب چیئرمین! یہ ضرور نوٹ کریں کیونکہ تین سال ہو گئے ہیں میں ایک ہی مسئلہ پر بات کر رہی ہوں۔ راول ڈیم سے بیس سال پہلے جتنا پانی آتا تھا ہمیں آج بھی اتنا ہی مل رہا ہے لہٰذا راولپنڈی شہر کے لئے پانی کو بڑھایا جائے۔ وہاں پر صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ صاف پانی تو ایک علیحدہ بات ہے وہاں پانی ہی نہیں ملتا۔ ہمیں ہانڈیوں کے لئے بھی پانی باہر سے خریدنا پڑتا ہے، اس کا ضرور نوٹس لیا جائے۔ علاقے میں قبرستان کے لئے جگہ نہیں مل رہی ہے مہربانی فرما کر وہاں قبرستان کے لئے ضرور جگہ مختص کی جائے۔ لوگ مر جاتے ہیں تو دفنانے کے لئے کئی کئی گھنٹے پھرتے ہیں اور انہیں جگہ نہیں ملتی لہٰذا ان کے لئے جگہ مختص کی جائے۔ ہمارا ایک rural area ہے ہڈیالہ روڈ سائیڈ پر آگے چلے جائیں اس کے ساتھ پچاسوں گاؤں ہیں وہاں پر لڑکیوں کے لئے سکول ہے نہ کوئی کالج ہے۔ وہاں پر زمین بہت ہے اگر کہیں تو میں بھی زمین دینے کے لئے تیار ہوں وہاں پر بس کوئی کالج یا سکول بنا دیا جائے۔ بچیاں جب میٹرک کر لیتی ہیں تو کالج بہت دور پڑتا ہے اس لئے وہ لوگ بچیوں کو نہیں بھیجتے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس ایریا پر ضرور توجہ دیں وہاں سکول اور کالج بنائے جائیں۔

جناب چیئرمین! میری پُر زور گزارش ہے کہ rural area میں زچہ بچہ سنٹر اور تمام بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کے قیام کی منظوری دی جائے۔ علاقوں میں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے وزیر اعلیٰ کے دیہی روڈ پروگرام کے تحت کارپٹ سڑکوں کی منظوری دی جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میں پینے کے صاف پانی کے لئے پہلے بھی کہہ چکی ہوں اس کے لئے ضرور نوٹس لیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ شبینہ زکریا بٹ!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ فائزہ مشتاق!

محترمہ فائزہ مشتاق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم فروغ تعلیم کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی اسی حقیقت کے پیش نظر گورنمنٹ آف پنجاب نے بجٹ میں ہمیشہ تعلیم کو سر فہرست رکھا ہے اور educational reforms لانے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں دانش سکول اور پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میں یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ special children کے لئے قائم تمام سکولوں کو پنجاب بھر میں اپ گریڈ کیا جائے۔ جو سکول پرائمری تک ہیں انہیں میٹرک تک کیا جائے اور جو سکول میٹرک تک ہیں انہیں کالج تک اپ گریڈ کیا جائے تاکہ سپیشل بچے اپنے علاقے میں ہی تعلیم کی سہولت سے مستفید ہو سکیں اور معاشرے کے کارآمد فرد بن سکیں۔ اس سلسلے میں اس بجٹ میں خصوصی طور پر فنڈز رکھے جائیں۔ میرے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی دانش سکول نہیں ہے اور پنجاب گورنمنٹ کا یہ معیار ہے کہ جن اضلاع میں دانش سکول نہ ہوں وہاں گورنمنٹ سکول کو Centre of Excellence School کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منڈی بہاؤالدین کو Centre of Excellence School کا درجہ دیا جائے۔ اس سکول کا ایریا، بلڈنگ اور ٹیچنگ سٹاف اس facility کے لئے کافی ہیں اور یہ کافی بڑا سکول ہے۔

جناب چیئرمین! گورنمنٹ آف پنجاب کا ایک بہت احسن قدم صاف پانی پراجیکٹ ہے۔ اس منصوبے کے تحت شمسی توانائی سے چلنے والے جدید فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے اور پنجاب کے تمام اضلاع کو آٹھ packages میں تقسیم کیا جائے گا۔ منڈی بہاؤالدین کو چوتھے package میں رکھا گیا ہے۔ میں یہ request کرنا چاہوں گی کہ منڈی بہاؤالدین کو پہلے package میں رکھا جائے کیونکہ منڈی بہاؤالدین کا زیر زمین پانی بہت زیادہ آلودہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی بیماری بہت عام ہے اور بہت زیادہ اموات اس بیماری کی وجہ سے ہو چکی ہیں۔ میں ایک چیز اور کہنا چاہتی ہوں کہ

منڈی بہاؤالدین میں ریلوے لائن شہر کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ ٹرین کے arrival اور departure کے ٹائم میں پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور اکثر ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ شہر کے تمام leading schools ریلوے لائن کے پار ہونے کی وجہ سے اکثر بچے سکول سے لیٹ ہو جاتے ہیں یا گھر واپسی پر گھنٹہ گھنٹہ لیٹ پہنچتے ہیں۔اس سلسلے میں وزیراعلیٰ سے کئی بار request کی جا چکی ہے اور میری آپ سے request ہے کہ اولڈ رسول روڈ پر انڈر پاس تعمیر کیا جائے تاکہ اہلیان شہر کے سنگین مسئلے کو حل کیا جائے اور ترجیحی بنیادوں پر اس منصوبے کے لئے فنڈز allocate کئے جائیں۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صلاح الدین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد حسان ریاض!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔چودھری رفاقت حسین گجر!آپ بات کریں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین!آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے پری بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں نوٹ کرنے والا کوئی نہیں ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سارا کچھ ریکارڈ ہو جائے گا۔ اب ضروری نہیں کہ ادھر بیٹھ کر ریکارڈ کرے۔ یہ ساری چیزیں ریکارڈ ہو رہی ہیں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میرے علم میں ہے کہ اسمبلی کی ساری کارروائی نوٹ ہو رہی ہے لیکن نوٹ لینے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ پری بجٹ سیشن جس مقصد کے لئے call کیا گیا ہے تو وہ مقصد اس وقت fulfill نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: گجر صاحب!آپ اپنی بات جاری رکھیں۔آپ کی تجاویز میں personally نوٹ کر لیتا ہوں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی اور جب تک معاشرے میں امن وامان قائم نہیں ہو گا تو اس وقت تک آپ کسی لحاظ سے ترقی کا خواب دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی ترقی کی جانب رواں دواں ہو سکتے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ اتنی اہم بحث ہے اور کورم پورا نہیں ہے۔آپ پہلے کورم پورا کرائیں۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری رفاقت حسین گجر! اپنی تقریر wind up کریں۔

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جب تک امن وامان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا، ہمارے تھانوں میں لوگوں کو انصاف نہیں ملے گا، جب تک تھانوں میں مطلوبہ تعداد پوری نہیں ہو گی، جب تک انصاف غریب کی دہلیز تک نہیں ملے گا تب تک امن وامان نہیں ہو گا۔ میری اس میں یہ گزارش ہو گی کہ ہمیں ایک تھنک ٹینک بنا کر، ایک کمیٹی بنا کر غور کرنا چاہئے کہ سوسائٹی میں معاشرے میں جو کرائمز بڑھ رہے ہیں، جس nature کا کرائمز میں اضافہ ہو رہا ہو اس کے مطابق اس میں ترمیم کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: اب آپ اپنی تقریر کو wind up کر لیں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! درست ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس ملک میں جیسا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایجوکیشن پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس سے بہت سارے مسائل حل ہوئے ہیں لیکن ابھی بہت سارے ایسے مسئلے ہیں جو غور طلب

ہیں۔ ہمیں عوام کے لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے صوبہ میں یکساں نظام تعلیم رائج کر سکیں اگر یکساں نظام تعلیم رائج ہو گا تو طبقاتی classes پیدا نہیں ہوں گی۔ اس طرح ہمارا صوبہ ترقی کر سکے گا؟

جناب چیئرمین! اس کے بعد دوسرے نمبر پر عرض کروں گا کہ میرے ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں صرف ایک ہی ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے، پورے گوجرانوالہ کی ایمرجنسی کو صرف اور صرف ڈی ایچ کیو ہسپتال treat کرتا ہے۔ خدانہ کرے اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو ڈی ایچ کیو ہسپتال کے علاوہ کوئی ایمرجنسی سنٹر ایسا نہیں ہے۔ میری آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ ضلع گوجرانوالہ میں ہیلتھ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز سنٹرز کے صرف چھ یونٹس ہیں، اتنا بڑا شہر ہے اور اس کے باوجود صرف چھ یونٹس ہیں، اس پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ سے ایک روڈ نکلتا ہے جو کہ موٹروے کو لنک کرتا ہے۔ اعوان چوک سے خانقاہ ڈوگراں اگر بن جائے تو نہ صرف ضلع گوجرانوالہ کو بلکہ دو انڈسٹریل حب، فیصل آباد اور گوجرانوالہ ڈویژن جس میں پسرور، شکر گڑھ، نارووال اور سیالکوٹ بھی مستفید ہو سکتا ہے۔ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی دو منٹ بات کر لوں۔

جناب چیئرمین: آپ تو اپنی تقریر کر چکے ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں نے سرگودھا کے متعلق دو تین باتیں کرنا تھیں۔

جناب چیئرمین: ڈھلوں صاحب! یہ Pre-budget speeches ہو رہی ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! دو منٹ بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس طرح سے تو پھر سارے بات کرنا چاہیں گے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: ڈھلوں صاحب! آپ جلدی سے اپنی بات کر لیں۔ ویسے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں یا pre-budget speech کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت میری محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ پنجاب کے آٹھ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہیں جن میں سے ایک سرگودھا بھی ہے۔ آپ پورے پنجاب کا موازنہ کرلیں تو وہاں پر سرگودھا ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنی ہے، نہ وہاں پر واسا بنا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ نے اپنی pre-budget speech میں کیوں نہیں کہا۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں آپ سے دو منٹ لینا چاہتا ہوں زیادہ نہیں۔ آج تک وہاں پر کوئی اوور ہیڈ برج بنا ہے اور نہ ہی ہمارے پاس وہاں پر کوئی proper hospital ہے اور تو اور کارڈیالوجی سنٹر تک نہیں ہے۔ یہ تو ڈویژنل ہیڈکوارٹر کا حال ہے، بھکر تک سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کے نوٹس میں یہ باتیں لانا چاہتا ہوں کہ جب پیسوں کی تقسیم ہوتی ہے تو اس میں سرگودھا ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب محترمہ وزیر خزانہ اپنی تقریر wind up کریں گی۔

(اس مرحلہ پر حکومتی بنچوں کی تمام خواتین معزز ممبران ترقیاتی فنڈز کی ڈیمانڈ کے لئے کھڑی ہو گئیں)

جناب چیئرمین: پہلے ان معزز خواتین کی بات سن لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: آپ لوگ باجماعت بول رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! باجماعت بول رہے ہیں ان کی لیڈر آپ سے مخاطب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! ہمیں آپ کی توجہ چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب چیئرمین!کیاconstitutionمیںreserve seatsاور دوسرے جو لوگcompetitionکر کے آتے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان میں کوئی فرق ہے؟ہم بھی ایسے ہی منتخب ہو کر آتی ہیں، جیسے سینیٹر کا الیکشن ہوتا ہے۔جب سارے لوگequalہیں تو ہمیں ڈویلپمنٹ فنڈز کیوں نہیں دیئے جاتے؟

جناب چیئرمین!میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم نے اپنا حلقہ نہیں چلانا، محترمہ وزیر خزانہ! اعلان کریں کہ ڈویلپمنٹ فنڈزreserve seatsکے لئے رکھا جا رہا ہے۔یہاں خواتین کی اتنی majorityہے ہم اتنا کام کرتی ہیں ہم نے بھی اپنا حلقہ چلانا ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ہمارے ساتھ وزیر اعلیٰ کا وعدہ تھا۔

جناب چیئرمین:اب آپ تشریف رکھیں، میری بات سنیں۔اصل میں بات یہ ہے کہ یہ جو ڈویلپمنٹ فنڈز ہوتے ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کیidentification as a matter of rightکوئی بھی ایم پی اے، چاہے وہ حکومتی بنچوں سے ہو چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہو کوئی بھی ایم پی اےas a matter of rightاس کیidentificationنہیں مانگ سکتا۔یہ ایڈمنسٹریشن کاprerogativeہے اور وزیر اعلیٰ اس ایڈمنسٹریشن کے ہیڈ ہیں بلکہ پورے صوبے کے ہیڈ ہیں۔یہ ان کاprerogativeہے۔ مہربانی کر کے آپ نے جو بھی مطالبہ کرنا ہے وہ وزیر اعلیٰ سے کریں۔آپ حکومتی بنچوں کی ایم پی ایز ہیں آپ کو مسلم لیگ (ن) متناسب نمائندگی کے تحت یہاں پر لائے ہیں،آپ وزیر اعلیٰ سے بات کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو وہ فنڈز ملیں گےidentificationہی چاہئے ویسے وہ فنڈز کوئی جیب کے لئے نہیں ملتے۔شکریہ

جناب محمد عارف عباسی:جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین:جی،فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی:جناب چیئرمین!شکریہ۔میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ دو تین معاملات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین:عباسی صاحب!میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اپنا بائیکاٹ ختم کر چکے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی:جناب چیئرمین!میں پوائنٹ آف آرڈر پر دو تین مسئلے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب آپ announce کریں کہ بائیکاٹ ختم کر دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئرمین! بائیکاٹ ختم نہیں کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: بائیکاٹ ختم کر چکے ہیں تو اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے دو تین انتہائی اہم مسائل ہیں جو میں محترمہ وزیر خزانہ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ ہماری کوہالہ، کوٹلی ستیاں ایک Bulk Water Supply Scheme ہے، پچھلے کئی سالوں سے اس پر کروڑوں روپے لگ چکے ہیں، کروڑوں روپے کا سامان پڑا ہوا ہے اور یہ سکیم پچھلے کئی سالوں سے زیر التواء ہے۔ کوٹلی ستیاں میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو اس بجٹ میں مدنظر رکھا جائے۔ اس کے علاوہ ہماری ایک روڈ سہالہ کھوٹہ روڈ ہے، اس کا وزیر اعلیٰ کئی دفعہ وہاں جا کر اعلان بھی کر کے آئے ہیں اور سینکڑوں لوگ وہاں ہر سال حادثات کا شکار ہوتے ہیں، کھوٹہ سہالہ روڈ کے متعلق چونکہ وزیر اعلیٰ خود اعلان کر کے آئے ہیں اس لئے اس بجٹ میں اس کو مدنظر رکھا جائے تیسرا مسئلہ مری میں لینڈ سلائڈنگ کا ہے وہاں بگلہ یونین کونسل میں بہت زیادہ زمین اور گھر سلائڈنگ کی نذر ہو چکے ہیں اور کئی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس تمبو لگانے کے لئے بھی جگہ نہیں ہے چونکہ ان کی ساری زمین لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ میں چاہوں گا کہ بگلہ یونین کونسل کے جو متاثرین ہیں جن کے گھر چلے گئے، جن کی زمینیں چلی گئی ہیں انہیں کم از کم اتنی زمین دی جائے کہ وہ اپنے لئے shelter بنا سکیں۔ یہ تین بڑے اہم معاملات ہیں مجھے یقین ہے کہ میڈم منسٹر صاحبہ ان کو مدنظر رکھیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب میں محترمہ وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ وہ wind up speech کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں معزز ممبران اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس Pre-budget discussion میں حصہ لیا ہے بالخصوص ان معزز ممبران کا جنہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا سوالنامہ بھر کے ہمیں اپنی بہت ہی معتبر آرا سے مستفید کیا ہے۔ Overall 107 ممبران نے اس Pre-budget discussion میں حصہ لیا ہے 61 ممبران نے floor پر بات کر کے اور باقی نے سوالنامہ ہمیں fill کر کے

دیا ہے۔ میں آپ سب کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے اتنی اچھی طرح سے Pre-budget session میں participate کیا ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین! اس حکومت نے budget making کو participatory کرنے کے لئے کچھ اچھے اور اہم اقدامات اٹھائے ہیں ان میں بہت important قدم یہ ہے کہ ہم یہ Pre-budget session رکھتے ہیں اور اس دفعہ سوالنامہ بھی دیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ اس میں جتنی تجاویز ملی ہیں چاہے وہ حکومتی بنچوں سے ہیں یا اپوزیشن بنچوں سے ہم ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں آپ کے توسط سے یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں جتنے بھی analysis اور تجاویز یہاں سے ملی ہیں ہم ان کی basis پر ایک رپورٹ تیار کر کے relevant ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس کو دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری priorities اور اس میں جو feasible suggestions ہیں جو خاص طور پر ہماری growth strategy کو آگے لے کر جاتی ہیں وہ ان کو اس میں include کریں اور میں اپنے طور پر اس کا follow up بھی کروں گی۔ اس ایوان سے میری یہ commitment ہے کہ ہم یہ رپورٹ بنا کر سارے ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس کو ارسال کریں گے تاکہ وہ اس کو استعمال کر کے مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! ایوان نے جن areas میں جو priorities اٹھائی ہیں اور identify کیا ہے میں ان کو جلدی جلدی سے summaries کر دوں جن پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہم بجٹ بنانے میں ان پر توجہ دیں وہ صوبے میں تعلیم کا فروغ ہے enrollment rate، retention rate میں اضافہ، missing facilities کی فراہمی، لڑکیوں کے لئے تعلیمی وظائف اور اساتذہ کی ٹریننگ ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرے نمبر پر لاء اینڈ آرڈر اور پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اصلاحات اور ٹریننگ کی سہولتیں فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ صحت کی سہولت میں اضافہ، علاج معالجے کے لئے دیگر مشینوں کی فراہمی اور نئے ہسپتالوں پر بھی زور دیا گیا ہے۔ پینے کے صاف پانی اور سیوریج کی سہولتوں کی فراہمی، زرعی آلات، بجلی، کھاد اور بیج وغیرہ پر سبسڈی، زراعت کے شعبے میں تحقیق اور مختلف اجناس کے لئے امدادی قیمتوں کا اعلان، کاشتکاروں کو قرضہ کی فراہمی اور مارکیٹ کمیٹیوں کے نظام کو بہتر بنانے کو بھی focus کیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب میں hill torrents اور قدرتی آفات سے بچاؤ کے اقدامات، سڑکوں کی مرمت، پلوں کی تعمیر اور سیاحتی مقامات کی ترقی، خواتین، اقلیتوں، کسان،

خصوصی افراد،vulnerable segments کے لئے بجٹ کی فراہمی، لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے فنی تعلیم کے اداروں کا قیام، ٹیکس وصولی کے نظام کی مزید اصلاحات کرنا اور ارریگیشن کو focus کرنے کی ترجیحات اس floor سے سامنے آئی ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے جو سوالنامہ دیا تھا میں اس کے بھی تھوڑے سے analysis آپ کے سامنے پیش کروں گی۔ چونکہ ہم نے جو 46 سوالنامے دیئے تھے وہ ہمیں بہت useful لگے ہیں اور ہم باقاعدہ اس کا analysis کر رہے ہیں۔ اسی حساب سے جو ہمارے معزز ممبران کی ترجیحات ہیں میں انہیں بہت quickly اور briefly آپ کے سامنے لانا چاہتی ہوں کہ اسمبلی ممبران کی ترجیحات میں تعلیم، صحت اور لاء اینڈ آرڈر پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں ممبران اسمبلی کی آراء کے مطابق پرائمری اور فنی تعلیم اہمیت کے اعتبار سے پہلے اور دوسرے نمبر پر رہی ہیں۔ ممبران اسمبلی نے تعلیمی services کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کی خالی اسامیوں پر بھرتی اور missing facilities کی فراہمی پر بہت زور دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ممبران نے خواتین کے لئے تعلیمی سہولیات بہتر بنانے کے لئے مزید ہائی سکول بنانے اور اپ گریڈیشنز کی تجاویز بھی دی ہیں۔ صحت کے شعبے میں ممبران اسمبلی کی رائے میں پرائمری صحت کی سہولتوں کی فراہمی سب سے اہم ہے جبکہ سیکنڈری اور tertiary health care کی ترجیحات دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہی ہیں۔ ممبران اسمبلی نے صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے missing facilities کی فراہمی اور ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر بھرتی کی تجویز دی ہے۔ زچہ بچہ ،BHUs اور THQs میں ادویات اور آلات کی فراہمی پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تجاویز بھی دی گئی ہیں کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے monitoring کے نظام کو بہتر کیا جائے۔ لاء اینڈ آرڈر کی بہتری کے لئے ممبران اسمبلی کی ترجیحات میں انسانی وسائل میں اضافہ، جدید ٹیکنالوجی، کیمرے وغیرہ کا استعمال، one salary بجٹ میں اضافہ پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر کی priority بتایا گیا ہے۔ اسی طرح پولیس کی کارکردگی بہتر کرنے کے لئے monitoring بہتر کرنے کو کہا گیا ہے اور ایک feedback کا نظام رائج کرنے کے لئے بھی تجویز دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! بہت سے ممبران نے جن میں ہمارے قائد حزب اختلاف بھی included ہیں نے کچھ بہت اچھی رائے بھی دی ہے اور کچھ اہم امور کی identification بھی کی ہے۔ اس میں retention, out of school children, missing facilities، اساتذہ کی اچھی ٹریننگ

اور بچوں کے لئے وظائف پر بہت زور دیا گیا ہے۔ میں ایوان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ سب already ہماری ترجیحات میں شامل ہیں اور اس حکومت نے کئی ایسے initiatives لئے ہیں جو اس direction میں ہماری پیشرفت ہے۔ ہم اپنے بجٹ کا ایک چوتھائی حصہ تعلیم کو دے رہے ہیں یعنی تعلیم ہمارے لئے بہت important priority ہے اور آپ نے خود ہی دیکھا ہو گا کہ ہم نے "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی مہم چلائی ہے وہ out of school children کو enroll کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھٹہ مزدوروں کے لئے enrollment کی مہم چلائی ہے یہ سب انہی directions میں ہماری بہت important پیشرفت ہے، Missing facilities، ٹیچرز کی ٹریننگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی tools کا استعمال کر کے ٹیچرز کو tablets دینا ہم ان سب چیزوں پر زور دے رہے ہیں جس سے quality of education جو کہ یہاں ایوان میں بہت important issue identify کیا ہے یہ اس کی طرف ہماری interventions ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے معزز ممبران نے جو صحت کے لئے interventions کا کہا ہے اس میں دو تین چیزوں پر بہت زور دیا گیا ہے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور تحصیل ہیڈکوارٹرز کے ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی موجودگی ، دواؤں کی دستیابی اور سرجیکل کے ضروری equipment کو emphasize کیا گیا ہے۔ حکومت نے اس کا جو road map بنایا ہے یہ سب ہماری priorities میں top most شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صاف پانی اور انرجی پر بھی زور دیا گیا ہے ہماری حکومت کی again یہ بہت ہی important priorities ہیں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ بتایا تھا کہ صاف پانی کمپنی بنائی گئی ہے اور اس نے need basis پر اپنا کام شروع کر دیا ہے اور کافی تیزی سے پیشرفت بھی جاری ہے۔

جناب چیئرمین! ایک بہت important area جس پر اس ہاؤس نے emphasize کیا ہے وہ زراعت کا ہے۔ ہمارے ایگریکلچر سیکٹر پر international prices اور کچھ structural issues کی وجہ سے کافی negative-gross implications آئی ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ priority ہے اور ہم نے اسی لئے پچھلے دنوں ایک ایگریکلچر کانفرنس بھی منعقد کی تھی جو بہت ہی successful رہی ہے اور اس میں بہت اچھی participation رہی ہے ہم نے اس میں ہر شعبے سے participation لی ہم نے اس میں ہر شعبے سے participation لی۔ اس میں ہمارے معزز ممبران، چھوٹے کسان، بڑے کسان، academics شریک ہوئے اور بہت سے experts کو بھی

بُلایا گیا تھا۔ان سے ہمیں جو recommendations ملی ہیں ہم اس پر انشاء اللہ تعالیٰ پیشرفت دکھائیں گے۔وزیر اعلیٰ نے اسی کانفرنس کے دوران 100 بلین روپے کا بجٹ بھی شعبہ زراعت کے لئے اعلان کیا تھا اور ایک ایگریکلچر کمیشن کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ میں ایوان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کاشتکاروں کی ترقی اور بہتری کے لئے حکومت کی طرف سے بہت سے initiatives پر مزید deliberation ہو رہی ہے۔اس میں subsidy, support prices, procurement policy اور زرعی تحقیقات کی تجاویز پر بہت seriously غور کیا جا رہا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس پر آپ کو کچھ announcements بھی ملیں گی۔ہم سمجھتے ہیں کہ کسان خوشحال تو پنجاب خوشحال اور ہم اس کو اپنی ترجیحات میں top پر لانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین!اس ایوان میں لاء اینڈ آرڈر پر بھی بہت سی باتیں ہوئی ہیں اور حکومت نے اس بابت بہت سے initiatives لئے ہیں۔یہاں پر street crimes کی بات ہو رہی تھی۔حال ہی میں ڈولفن فورس launch کی گئی ہے جس سے انشاء اللہ street crimes میں بہت کمی آئے گی۔اس کے علاوہ معزز ممبران کی طرف سے یہ تجاویز آئیں کہ امن و امان کے حوالے سے governance and monitoring improve کی جائے تو یہ ہماری ترجیحات میں already شامل ہے اور انشاء اللہ اس پر آپ کو بہت بہتری نظر آئے گی۔

جناب چیئرمین!میں اپنی تقریر کے آخر میں اگلے سال کے بجٹ کے لئے کچھ core principles enunciate کرنا چاہوں گی۔اس ایوان میں Pre-budget discussion کے دوران معزز ممبران کی طرف سے کچھ چیزیں point out کی گئی ہیں،اس کے علاوہ ہم نے معزز ممبران کو کچھ سوالنامے بھی دیئے تھے اور ان کی basis پر ہم نے کچھ اصول وضع کئے ہیں۔اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام یعنی 17-2016 کے بجٹ میں جاری سکیموں کو مکمل کرنے پر زیادہ focus کیا جائے گا۔وہ سکیمیں جو کہ advance stage پر ہیں اگلے سال کے ADP میں ان کو ہم priority دیں گے۔اسی طرح جو بہت زیادہ advance stage پر ہیں ان کو تو full funding دے کر پورا کرائیں گے۔ہم نے ان سکیموں کو مکمل کر کے ان کا فائدہ اُٹھانا ہے اور لوگوں کو سہولتیں مہیا کرنی ہیں اس لئے advance stage کی سکیموں کو priority دی جائے گی۔

جناب چیئرمین!دوسرے نمبر پر ADP کی وہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی جو کہ پچھلے سال نہیں آ سکیں اور وہ ہماری growth strategy میں پورا اُترتی ہیں اور اس کو promote کرتی

ہیں تو ان کو ADP میں priority دی جائے گی۔ ہمارا medium term development framework اور جو growth strategy ہے وہی ہمارا focus بنا ہوا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم عام آدمی کو سہولتیں مہیا کریں اور صوبے کو economic growth کی طرف لے کر جائیں کیونکہ جب تک ہماری economy grow نہیں کرے گی اُس وقت تک عام آدمی کے حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ اسی اصول کی بنیاد پر ہم سال 17-2016 کا بجٹ بنائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ غیر ملکی امداد کے ذریعے شروع کئے گئے projects کو اہمیت اور priority دی جائے گی۔ انشاء اللہ اگلے بجٹ میں سماجی بہبود کے شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور نکاسی آب پر خاص توجہ دی جائے۔ اسی طرح وہ اضلاع اور sectors جو کہ backward رہ گئے ہیں ان کی disparity remove کرنے کے لئے ان پر focus کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ block allocation کا استعمال کم سے کم کیا جائے گا۔ ہم صوبے میں پرائیویٹ سیکٹر کو promote کریں گے اور Public Private Partnership کے تحت اپنے ترقیاتی پروگراموں کو آگے بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے ایک اور اصول وضع کیا ہے کہ token funding کو discourage کیا جائے گا اور اگلے سال کے ADP میں صرف approved schemes آئیں گی تاکہ بجٹ کے فوری بعد سکیمیں implementation and execution کی stage پر آ جائیں اور ہم ان کی تکمیل کو اسی fiscal year میں ensure کرا سکیں۔ غیر ترقیاتی بجٹ کے لئے بھی ہمارا زور service delivery پر ہے۔ اس حوالے سے ہم اپنے سامنے جو اصول رکھیں گے اس میں سب سے پہلے یہ ہے کہ سرکاری اثاثوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے مختص فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا کیونکہ اگر maintenance and repair ٹھیک سے نہ ہو تو ہمارے اثاثے deplete ہو جاتے ہیں اور service provision hinder ہوتی ہے۔ انشاء اللہ اس حوالے سے ہم allocations کو بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اس بجٹ میں direct subsidies پر بھی زیادہ توجہ دی جائے گی۔ ناگہانی آفات سے نبٹنے کے لئے وسائل مختص کئے جائیں گے۔ سوشل سیکٹر جیسے تعلیم اور صحت کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔ یہاں ایوان میں social protection پر بہت بات ہوئی ہے۔ ہم social protection کے دائرہ کار کو بڑھائیں گے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کے لئے اس بجٹ میں رقوم مختص کی جائیں گی۔

جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کو ایک بار پھر اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ Pre-budget discussion کے دوران ان کی طرف سے جو تجاویز دی گئی ہیں ان کو مالی سال 17-2016 کے بجٹ میں consider کیا جائے گا۔ کافی سارے معزز ممبران نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہماری تجاویز سُنی تو جاتی ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ میں ایک مرتبہ پھر یقین دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ انشاء اللہ اس بجٹ میں جس حد تک ممکن ہو سکا اور جس حد تک ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم معزز ممبران کی تجاویز پر عملدرآمد کرائیں گے۔ ہم آپ کی تجاویز محکمہ کو دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اس پر ہمیں پیشرفت کے بارے میں بتائیے اور ہم ان کا follow up بھی کریں گے۔ ہم نے عام آدمی کو better services deliver کرنے کا جو سلسلہ اور مہم شروع کی ہوئی ہے اگلے سال کا بجٹ بھی اس میں سنگ میل ثابت ہو گا۔

جناب چیئر مین! ہماری economy ہی ہماری priority ہونی چاہئے۔ عام لوگوں کے لئے service delivery ہی ہماری priority ہونی چاہئے۔ Growth and employment generation ہماری priority ہونی چاہئے۔ آئیں ہم سب مل کر، چاہے وہ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران یا حزب اختلاف کے معزز ممبران ہوں ان راستوں پر چلیں کہ صوبہ پنجاب کو اگلے بجٹ کے توسط سے مزید بہتر اور more firm grounds پر رکھ سکیں۔ بہت شکریہ

پاکستان پائندہ باد

جناب چیئر مین: بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب چیئر مین! نہایت اہم باتیں جو کہ وزیر خزانہ صاحبہ سے نظر انداز ہو گئی ہیں میں ان کو point out کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات صاف پانی کی فراہمی سے متعلق ہے۔ سارا ایوان زور دیتا رہا کہ پینے کا صاف پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیر خزانہ صاحبہ اس جانب توجہ فرمائیں کہ پانی کو آلودہ کون کر رہا ہے اور کون سے ادارے پانی کو آلودہ کر رہے ہیں؟ اس حوالے سے آپ نے اپنی wind up تقریر میں کوئی بات نہیں کی۔ پانی کو آلودہ کرنے کے جو ادارے ذمہ دار ہیں ان پر توجہ دیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہو گی کہ "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی ہم تحسین کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔آپ کی بات بعد میں سُنتے ہیں۔آج کے ایجنڈا پر اگلا آئٹم Consideration and Passage of Bills ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

کوئی معزز ممبر اس کو move کرنا چاہتے ہیں؟ کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے۔

It may be taken as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

کوئی معزز ممبر اس کو move کرنا چاہتے ہیں؟ کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے۔

It may be taken as withdrawn

The motion moved and the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan

Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration there is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the motion moved and the question is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

"That Clause 3 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Fort Monroe Development Authority Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Fort Monroe Development Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Fort Monroe Development Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Bill be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. These amendments are from Ch Moonis

Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; these may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan

and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That for Clause 29 of the Bill, the following be substituted:

"3. Validation. Notwithstanding the repeal of the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government or of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That for Clause 29 of the Bill, the following be substituted:

"3. Validation.- Notwithstanding the repeal of the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government or of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 29 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts Minister for Law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون(تیسری ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PALIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, now the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSES 2 to 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses.

Now the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan, and Malik Taimoor Masood. None is present and motion is withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to12

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں کہنا تو چاہتا تھا لیکن اب محترمہ فنانس منسٹر ہی چلی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ بات تھی آپ بھی سن لیجئے یہ معزز ایوان بھی سن لے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ انہوں نے جو اپنی wind up speech میں بات کی ہے اس میں صاف پانی کی بات سارے ایوان نے کی اور انہوں نے بھی کی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صاف پانی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کل منسٹر صاحبہ یہاں پر ہوں گی وہ آپ کی اس بات کا جواب دیں گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ میں صبح آپ کو موقع دوں گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14۔اپریل2016 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعرات،14۔اپریل2016

(یوم الخمیس،6۔رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 12

1073

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2016)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جنگلات وماہی پروری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 50 بابت 2015)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبپاشی وقوت برقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1074

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر5بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر10بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر12بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے منصوبہ بندی وترقیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر30بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015کے تسلسل کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ(2)225کے تحت خاص حکم صادر کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جینڈر مین سٹریمنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015منظور کیا جائے۔

1075

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعرات،14۔اپریل2016

(یوم الخمیس،6۔رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝٢ ٱلَّذِىٓ
أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ
يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَإِذَا فَرَغْتَ فَٱنصَبْ ۝٧
وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرْغَب ۝٨

سورۃ الشَّرح آیات 1 تا 8

(اے محمد) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا)(1) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا(2) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی (3)اور تمہارا ذکر بلند کیا(4) ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(5) (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے(6)تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو(7)اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو(8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تیری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا
وہ ہیں یثرب کو مدینے میں بدلنے والے
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
ہر حسیں حُسن محمد سے ہے خیرات طلب
ایک بھی چہرا ترے جیسا جمالی نہ ہوا

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 3591 شیخ علاؤالدین کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی مہربانی،آپ تشریف رکھیں۔ شیخ علاؤالدین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2154 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!یہ pending فرمادیں۔وہ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،مجھے تو انہوں نے کوئی request بھیجی ہے اور نہ ہی مجھے بتایا ہے۔یہ بات اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3111 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے۔جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اور یہ ہدایت بھی کی جاتی ہے کہ آئندہ جب بھی محکمہ کے سوالات کی باری آئے گی تو ان کے سوال کا جواب آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔انشاءاللہ next session میں اس سوال کا جواب اسمبلی کے floor پر آجائے گا۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 5585 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 5586 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6074 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال

نمبر 6207جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اب اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6261 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فاؤنڈیشن کی پبلک پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دیئے گئے اشتہارات سے متعلقہ تفصیلات

6261: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو گھر پلاٹس دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا تھا اگر ہاں تو یہ اشتہار کب اور کس کس اخبار میں دیا گیا تھا ان کی نقول فراہم کی جائیں؟

(ب) فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کتنے افراد / اداروں نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ کیا۔ان کے نام، پتاجات اور اراضی مع قیمت کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر کسی بھی فرد یا ادارہ نے فاؤنڈیشن کو اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہیں کیا تو پھر فاؤنڈیشن نے دوبارہ اشتہار دیا ہے یا دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد اس وقت کتنی ہے، تمام ممبران سے ہونے والی ماہانہ کٹوتی کس بنک میں جمع ہو رہی ہے، اس پر کتنا منافع آ رہا ہے، اصل رقم اور منافع کہاں استعمال ہو رہی ہے، کیا حکومت ممبران کی کٹوتی کی رقم پر منافع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نے 2018 کو اس فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے جس کی وجہ سے مزید زمین نہیں خریدی جا رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اشتہار دیا تھا۔ یہ اشتہار مورخہ 25-ستمبر2013 کو ڈیلی سٹی "42" وروزنامہ "دنیا" اور 27-دسمبر2013 کو "نوائے وقت" اخبار میں دیا گیا تھا۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کسی بھی فرد / ادارہ نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہ کیا ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اشتہار نہیں دیا۔ البتہ جہاں جہاں موزوں اراضی کا شاخسانہ ملا وہاں لینڈ کا عملہ بھیج کر مالکان اراضی کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی کے بارے دلائل دے کر آمادہ کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اب فاؤنڈیشن دوبارہ اخبار میں اشتہار دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد111566 ہے۔ ممبران سے ہونے والی کٹوتی نیشنل بنک آف پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے اور بنک کرنٹ اکاؤنٹ پر کسی بھی قسم کا منافع نہیں دیتا۔ بعد ازاں یہ رقم فاؤنڈیشن اپنے پراجیکٹس کے ترقیاتی و تعمیراتی کاموں اور انتظامی امور پر خرچ کرنے کے لئے حسب ضرورت بنک آف پنجاب میں رکھتی ہے۔ تاہم ان پر اگر کوئی منافع ہو تو وہ بھی سکیموں کے ترقیاتی و تعمیراتی اور انتظامی امور کے اخراجات میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن کے قانون پی جی ایس ایچ ایف ایکٹ2004 (ترمیم شدہ سال2013) میں ممبران کی کٹوتی پر منافع دینے کی کوئی شق موجود نہ ہے۔

(ہ) حکومت نے فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا کوئی حکم جاری نہ کیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اراضی ملکیتی صوبائی حکومت حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ امید ہے جلد ہی فاؤنڈیشن کو پنجاب کے مختلف اضلاع میں اراضی ملکیتی صوبائی حکومت منتقل ہو جائے گی۔ اس اراضی کی منتقلی بحق فاؤنڈیشن کے کمیسز کی کارروائی ضابطہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب لاہور میں جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پنجاب گورنمنٹ سروینٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن بنائی گئی ہے اس کے جز(الف) میں بھی بتایا گیا ہے کہ فلاں اشتہار دیا گیا ہے اور اراضی کے لئے کسی نے رابطہ نہ کیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کس سال میں فاؤنڈیشن بنائی گئی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر سے آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: سوال repeat نہیں کر رہے بلکہ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ یہ فاؤنڈیشن کس سال بنائی گئی تھی، آپ ان کو بتادیں کہ یہ کب بنی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ فاؤنڈیشن 2004 میں بنائی گئی تھی اور اس کا باقاعدہ ایکٹ پاس ہوا تھا۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس فاؤنڈیشن کے عہدے دار کون کون سے ہیں، کیا یہ سیکرٹری صاحبان کے نام ایوان میں بتا سکیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وہ عہدے داروں کا نام پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر جواب کو غور سے دیکھتے تو جواب میں ہی ان کے ضمنی سوال کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بتادیں کہ وہ کون سی جز ہے جہاں پر جواب موجود ہے وہ خود دیکھ لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگلی بات ہے کہ کون کون سے لوگ کس کس عہدے پر موجود ہیں تو اس کا ایک بورڈ بنا ہوا ہے جس کی سربراہی ایڈیشنل چیف سیکرٹری کرتے ہیں اس کے علاوہ اس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ایم ڈی ہیں جو کہ تھوڑا عرصہ پہلے ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور ابھی ایڈیشنل چارج سیکرٹری کوآپریٹو جناب بابر حیات کے پاس ہے۔ باقی اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ اور لاء ڈیپارٹمنٹ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جتنی بات پوچھتے ہیں آپ اتنی بات کا جواب دیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! میں نے اتنا ہی جواب دیا ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بڑی فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے ہیں اور یہ ان کا شوق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور آپ نے جو بات کرنی ہے وہ مجھ سے کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عہدے دار honorary ہیں یا یہ فاؤنڈیشن سے اپنا کوئی معاوضہ یا تنخواہ الگ سے حاصل کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کے regular officers صاحبان ہیں جو اس بورڈ آف ڈائریکٹر کے سربراہ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ممبران ہیں اور یہ فاؤنڈیشن سے کوئی اعزازیہ نہیں لیتے۔ یہ اپنی official pay جس طرح ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور فنانس والے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں پوچھ رہے، وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ فاؤنڈیشن سے تو کچھ نہیں لیتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! نہیں، وہ فاؤنڈیشن سے کچھ نہیں لیتے۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہ فاؤنڈیشن ملازمین کی تنخواہوں سے کتنے فیصد کٹوتی کرتی ہے یا ہر ملازم کی سکیل وار کتنی amount کاٹی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ فاؤنڈیشن ملازمین سے کتنے فیصد کٹوتی کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ یہ relevant نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال ہی اس فاؤنڈیشن اور ملازمین کے گرد گھوم رہا ہے تو اس میں fresh question کیسے ہو گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر معزز ممبر پچھلے اجلاس میں موجود تھے جو آج سے کوئی چار ماہ پہلے ہوا تھا تو اس میں بھی یہی جواب دیا تھا کہ سرکاری ملازمین یا ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش provide کرنا گورنمنٹ کے لئے mandatory نہیں ہے۔ تمام ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس، رہائش کی مد میں دیا جاتا ہے۔ یہ تو ملازمین کے لئے ایک additional facilities ہے جو حکومت پنجاب نے 2004 میں سرکاری ملازمین کو دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو تقریر فرما رہیں یہ میرا سوال ہے اور نہ ہی جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جو گریڈ انیس کے ملازمین ہیں ان کی basic pay سے 2600 روپے کٹوتی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش یہ ہے کہ جو الاؤنس ماہانہ کاٹا جاتا ہے، وہ 100، 200، 400 یا 2600 روپے ہے، جب ان کو دینے کی باری آتی ہے تو اس وقت تک وہ پیسا devalue ہو چکا ہوتا ہے۔ کیا حکومت اس پر نظر ثانی کر سکتی ہے کہ روپے کی جو موجودہ value ہو اس کے حساب سے ملازمین کو accommodate کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی ایک موہلنوال کے قریب ہاؤسنگ سوسائٹی تھی، اس میں تمام available گھر الاٹ کر دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ نئی جگہ کے لئے حکومت نے جو پالیسی بنائی تھی اس کے مطابق اشتہار دیا گیا تھا لیکن اس کے مطابق کوئی پارٹی، کمپنی، آدمی نہیں آیا۔ اب عنقریب دوبارہ اشتہار within a month ہم دے رہے ہیں، ان کی یہ proposal کہ موجودہ ریٹ کے مطابق consider کیا جائے، ہم ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے بورڈ میں اس بات کو بھی consider کر لیں گے۔ اگر feasible ہوا اور کوئی financial problem نہ ہوئی تو ہم اس کو consider کریں گے کیونکہ یہ

فاؤنڈیشنNo profit No loss کی بنیاد پر اپنے سرکاری ملازمین کو سہولت دینے کے لئے،ان کو accommodate کرنے کے لئے،ان کی بہتری کے لئے،یہ سکیم introduce کروائی ہے۔شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر!میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ایک ضمنی سوال کرنے کی بات کی تھی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!میں ضمنی سوال نہیں کرنے لگا لیکن میرا سپلیمنٹری گندم تھا اور جواب چنا آگیا ہے، میری صرف اتنی سی بات ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری ہمیں تقریریں نہ سنائیں، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہم آج سو روپے جمع کروا رہے ہیں تیس سال بعد سو روپیہ devalue ہو جاتا ہے،اس کے لئے میں نے ان سے ضمنی سوال کیا ہے،اس کا یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ ان کو اتنی بات بتادیں جتنی انہوں نے پوچھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!قانون کے مطابق فاؤنڈیشن جو ہے وہ کوئی سود کی بابت رقم لیتی ہے اور نہ ہی سود کی بابت رقم دیتی ہے۔اگر معزز ممبر سود کے بارے میں قانون میں کوئی چیز لانا چاہتے ہیں تو یہ لکھ کر دے دیں ہم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں گے،ویسے تو ہماری حکومت سود کے خلاف ہے۔شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر!میں نے سود کی بات نہیں کی، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کی اس سوال کے سلسلے میں تیاری کیا ہے؟میں نے تو سود کی بات کی ہی نہیں ہے، سوال گندم جواب چنا ہے۔آپ خود اس بات کا اندازہ کر لیں کہ ان کی طرف سے جواب کیا آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں تاکہ سارے ایوان کو پتا چلے کہ معزز ممبر سوال کرنا کیا چاہ رہے ہیں،یہ پوچھنا کیا چاہ رہے ہیں؟جو انہوں نے سوال کیا ہے اگر انہوں نے چنا سوال کیا ہے تو میں نے چنا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں،وہ کہہ رہے ہیں کہ آج اگر آپ سو روپیہ کٹوتی کرتے ہیں اور تین سال کے بعد کیا اس کی value وہی رہے گی اور اس دوران اگر اس کی value میں اضافہ ہوتا ہے تو کیا آپ اس میں اضافہ کرنا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں کٹوتی اس حد تک ہے کہ جو گھر اس کو balloting میں الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اس کو الاٹ ہوا ہے As per policy, as per contract جو contract سرکاری ملازمین کا فاؤنڈیشن کے ساتھ ہے، اس کے مطابق اس کی تنخواہ کٹتی ہے لہٰذا اس میں سود نام کی کوئی بات شامل نہیں ہے۔ اگلی بات جو انہوں نے چنے والی کی ہے، رقم devalue ہو رہی ہے اور ڈالر کا ریٹ بڑھ رہا ہے، آپ یہی بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ اس میں جو contract ہے اس کے مطابق ہم کٹوتی کرتے ہیں، اس کی ہم violation نہیں کرتے اور اگر اس کے ریٹ میں کوئی اضافہ ہوا ہے تو ایسی کوئی بات اس contract کے provision میں شامل نہیں ہے کہ اگر اس کی قیمت بڑھتی ہے تو ہم اس کو کوئی اضافی رقم دیں گے یا سود اور منافع دیں گے، کوئی ایسی بات اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا حکومت اس کا ارادہ رکھتی ہے؟

میاں طاہر: کیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ value کے حساب سے ملازمین کو accommodate کیا جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چیک کروالیں۔ میرے خیال میں اس سوال کو ہم سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر آنی چاہئے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6787 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گروپ انشورنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*6787: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے تین فیصد گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام مدت ملازمت کے دوران اور ریٹائرمنٹ تک اپنی تنخواہ سے تین فیصد رقم کٹوانے کے باوجود ریٹائرمنٹ پر ان ملازمین کو گروپ انشورنس سے کوئی ادائیگی نہیں کی جاتی؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین سے ہونے والی اس زیادتی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی مندرجہ ذیل سکیل کی بنیاد پر کی جاتی ہے:

سکیل	ماہانہ کٹوتی
1 To 4	55.00
5 to 10	64.00
11 to 15	110.00
16	165.00
17	221.00
18	322.00
19	386.00
20 & Above	459.00

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی کٹوتی حصہ (الف) میں دی گئی تفصیل کے مطابق ہوتی ہے اور گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے سیکشن 5 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اس کے تحت سرکاری ملازم کی وفات پر اس کے اہلخانہ کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا حامل سوال ہے۔ 14-2013 میں ایک ارب 3 کروڑ 78 ہزار 207 روپے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد سے کاٹے گئے ہیں۔ اس میں ظلم یہ ہو رہا ہے کہ ہر ماہ لاکھوں کی تعداد میں سرکاری ملازمین انشورنس کمپنی کو اپنی تنخواہ کا certain share pay کرتے ہیں لیکن کتنی بڑی بد قسمتی ہے کہ وہ اپنا حصہ اسی صورت میں پا سکتا ہے جب وہ مر جائے یعنی اپنا حصہ لینے کے لئے مرنا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ 2004 میں بھی یہ سوال آیا تھا اور اس کا جواب جو محکمہ کی طرف سے دیا گیا تھا، انہوں نے صرف الفاظ کے گھن چکر میں ڈالا ہوا ہے، 2004 میں بھی یہ کہا گیا تھا بلکہ direction دی گئی تھی کہ اس پر کوئی proposal لائی جائے کہ کس طریقے سے سرکاری ملازموں کو ان کا حق دیا جا سکتا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں سرکاری ملازمین کو ان کا حق مل گیا ہے اور ہم آج سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود، حالانکہ ہمارے صوبہ کے لاکھوں ملازمین ہیں وہ اس حق سے محروم ہیں۔ اس کے باوجود وہ ہر مہینے اپنی تنخواہ میں سے اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اس میں share کرتے ہیں لیکن end میں انہیں کچھ نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری آپ سے اس سلسلے میں گزارش ہو گی کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ اس معاملے کو resolve کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سننے دیں، ابھی اس پر بات کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ آپ کی اجازت سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، مجھے تو یہ سمجھ ہی نہیں آئی کہ معزز ممبر ضمنی سوال کرنا کیا چاہ رہے ہیں، یہ لمبی چوڑی تقریر میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری مؤدبانہ عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! میری بات اگر گستاخی کے زمرے میں نہ جائے بڑے مؤدبانہ طریقے سے عرض کر رہا ہوں معزز ممبر جو mover ہے اس کو یہ حق تو نہیں ہے کہ لمبی چوڑی debate کرے، معزز ایوان کا قیمتی وقت ہے، اس میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک بلوچستان کا معاملہ ہے وہاں پر premium میں جو قسط ادا کی جاتی ہے اس مد میں اضافہ کر کے ان کو یہ benefit دیا گیا ہے، اس کے باوجود میں ان کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں چونکہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اس کے بورڈ کے چیئرمین ہیں ان کو یہ معاملہ refer کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس معاملے کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر آنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! آپ نے کیا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر: میں نے یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! اس معاملے کو کمیٹی میں جانے سے پہلے اس کو اس بورڈ میں بھیجا جائے جس کی سربراہی ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے پاس ہے اس کمیٹی میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں financial complications آئیں گی۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ اب کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے، وہ بھی وہاں آ جائیں گے، آپ بھی اس میں اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 6975 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے ان کی درخواست آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی ادائیگی کا مسئلہ

*7108: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے سرکاری ملازمین سے متعلقہ گروپ انشورنس سکیم، واحد سکیم ہے جس کے حصول کے لئے ملازم کا دوران سروس یا بعد از ریٹائرمنٹ پانچ سال کے اندر فوت ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں زندہ بچ جانے والے ملازمین کی کٹوتی کی رقم کا استعمال کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ عرصہ کے بعد زندہ بچ جانے والے ملازمین کو دیگر انشورنس پالیسیوں کی طرز پر بوقت ریٹائرمنٹ رقم کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ پنجاب حکومت نے سرکاری ملازمین کے اہلخانہ کے لئے پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازم کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پا جانے پر اس کے اہل خانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) جز(الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پا جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی کٹوتی کی رقم گروپ انشورنس کمپنی کو جاتی ہے اور گروپ انشورنس کمپنی agreement کے تحت کٹوتی کی بنیاد پر گروپ انشورنس کی رقم وفات پا جانے والے ملازمین کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔

(د) گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے۔ موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟ اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ جز(الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پا جانے والے سرکاری ملازم کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ بندے کی موت اس کے ہاتھ میں ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پانچ سال کے اندر اندر مر جائے تب ہی وہ حقدار ہو سکتا ہے، ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس سوال کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں وہاں اکٹھا فیصلہ ہو جائے گا چونکہ اس میں بھی وہی بات ہے اس لئے وہاں پر یہ ساری باتیں determine ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7109 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گزشتہ پانچ سال کے دوران گریڈ 1 تا 15 کے ملازمین کی انشورنس کٹوتی سے متعلقہ تفصیل

***7109: میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 11-2010 تا 15-2014 (پانچ سال) گریڈ ایک تا 15 کے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی کٹوتی کی گئی رقم کی تفصیل اور ملازمین کی تعداد سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں دوران سروس سرکاری ملازمین کے فوت ہونے کی صورت میں گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہر ایک فوت شدہ سرکاری ملازم کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم میں مرحوم ملازم کی اپنی کٹوتی شدہ رقم کتنی تھی، اس رقم پر منافع کتنا تھا اور حکومت / انشورنس کمپنی کا حصہ کتنا تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم کی انوسٹمنٹ سے حاصل ہونے والے منافع کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی انشورنس کی رقم کی کٹوتی، اس پر لگنے والے منافع اور مرحوم ملازمین کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے۔تاہم مالی سال 11۔2010تا15۔2014 میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقم مالی سال	کٹوتی شدہ
01-07-2010 to 30-06-2011	910,930,987
01-07-2011 to 30-06-2012	917,039,931
01-07-2012 to 30-06-2013	943,389,419
01-07-2013 to 30-06-2014	1,030,078,207
01-07-2014 to 30-06-2015	868,443,553

نوٹ: سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی ماہانہ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 11۔2010تا15۔2014 میں دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گروپ اِنشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازم کے متعلقہ اکاؤنٹس آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اِطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے آتی ہے۔ گروپ اِنشورنس کی رقم متعلقہ اِنشورنس کمپنی کو ادا کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم بطور پریمیئم انشورنس کمپنی کو ادا کر دی گئی اور کوئی انوسٹمنٹ نہ کی گئی۔اس طرح اِس رقم سے ویلفیئر فنڈ بورڈ نے کوئی منافع نہیں کمایا۔

(ہ) اِس جُز کے جواب کے لئے جز (ب) اور (د) کے جواب کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ایک ہی معاملہ ہے جو کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے اور اس کی وضاحت بھی تقریباً ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ connected اور relevant مسئلہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے میرے خیال میں یہ بھی اسی طرح کا معاملہ ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 7122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کی گروپ انشورنس کی رقم و دیگر تفصیلات

*7122: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال 10-2009 تا 14-2013 (پانچ سال) سکیل 16 تا 22 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اور ان کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وار بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ 16 تا 22 کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انوسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وار تفصیل نہیں دی جاتی۔

دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس BS-16to22	رقم کی انوسٹمنٹ پر سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انوسٹمنٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	432	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	260,245,777
2010-11	910,930,987	" " "	---	460	" " "	288,241,810
2011-12	917,039,931	" " "	---	471	" " "	308,894,692
2012-13	943,389,419	" " "	---	541	" " "	349,560,736
2013-14	1,030,078,207	" " "	--	588	" " "	379,279,771

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال بھی گروپ انشورنس کے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! منڈا صاحب! اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ (قہقہے)

میاں طاہر: جناب سپیکر! ذرا وضاحت فرما دیں کہ یہ کون سی کمیٹی ہے؟

جناب سپیکر: سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 7124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم دینے کی تفصیلات

*7124:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال10۔2009تا14۔2013(پانچ سال)سکیل1تا 15 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اور ان کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وار بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ1تا15کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انوسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):
گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وار تفصیل نہیں دی جاتی۔ دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انوسٹمنٹ پر سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم
	BS-1to22					BS-1 to 15
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انوسٹمنٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	3,113	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیٰحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	561,262,820
2010-11	910,930,987	" " "	---	2,910	" " "	545,805,029
2011-12	917,039,931	" " "	---	2,948	" " "	575,057,272
2012-13	943,389,419	" " "	---	3,182	" " "	625,633,513
2013-14	1,030,078,207	" " "	--	3,676	" " "	743,066,951

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور انہیں یہ انشورنس کا پیسا دیا جاتا ہے کیا ان کی انشورنس گریڈوار ہوتی ہے یا سب کو ایک ہی رقم دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر!ہمارا جو decease گورنمنٹ آفیسر ہوتا ہے اس کے لئے گریڈوار انشورنس ہوتی ہے۔

جناب سپیکر:اگر during service فوت ہو جائے تو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر!جی،ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی تھوڑی سی تفصیل بتائیں گے کہ گریڈوار کتنی کتنی رقم دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر!اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اگر محترمہ کہتی ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ گریڈ 1 سے 15 تک 3113 روپے ہے ، گریڈ 16 سے اوپر 3432 روپے ہے اور 2010 سے لے کر 2015 تک جو مختلف کلیمز ہیں ان کی ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!جو تفصیل میں مانگ رہی ہوں وہ اس میں نہیں ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ اگر گریڈ10 کا بندہ فوت ہوتا ہے تو اسے کتنی رقم ملتی ہے؟

جناب سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!گریڈ10 کی تفصیل بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر!چونکہ گریڈ10 کی تفصیل پوچھی نہیں گئی تھی تو اجلاس کے بعد میں اس کی ساری تفصیل لے کر محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر:اکیلے ان کو نہیں بلکہ یہ سارے ایوان کا معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سارے ایوان کو بتا دیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں پانچ منٹ لیٹ آیا ہوں اس لئے میرا سوال بھی لے لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے میاں محمد اسلم اقبال کی request آپ تک پہنچائی تھی کہ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے مجھے نہیں کہا۔ اگر مجھے کہتے یا میرے سٹاف کو کہتے تو یقیناً یہ بات ہوتی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے آپ کو ہی کہا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ان سے یہ سوال پوچھا گیا تھا اور ان کو یہ تفصیل دینی چاہئے تھی کہ گریڈ وار کتنی رقم decease کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ گروپ انشورنس کی رقم انوسٹمنٹ نہیں کی جاتی۔ یہ جو ہر مہینے لاکھوں روپیہ گروپ انشورنس کی مد میں سرکاری ملازمین کا کاٹتے ہیں اگر وہ بنک میں نہیں رکھی جاتی تو پھر اس رقم کو کدھر utilize کیا جاتا ہے چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی منافع نہیں آتا عام طور پر تو جب یہ رقمیں جمع کی جاتی ہیں تو کسی نہ کسی اکاؤنٹ میں رکھی جاتی ہیں اور اس کا monthly منافع بھی آتا ہے لیکن انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہمیں اس رقم پر کسی طرح کا بھی کوئی منافع نہیں آتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جس انشورنس کمپنی کے ساتھ ہمارا کنٹریکٹ ہے اے جی آفس سے ڈائریکٹ یہ amount ان کے اکاؤنٹ میں چلی جاتی ہے اور حکومت پنجاب کے پاس یہ پیسا نہیں ہوتا۔ بلکہ گروپ انشورنس کمپنی کے اکاؤنٹ میں پیسا جاتا ہے وہ اس کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں یا وہ اس پر کیا کام کرتے ہیں یہ ان کا کام ہے۔ ہمارا جو ان کے ساتھ کنٹریکٹ ہے اس کے مطابق ہم کٹوتی کر کے چیک ڈائریکٹ ان کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آج سے کچھ عرصہ پہلے اسی اسمبلی کے floor پر سوال کیا گیا تھا جس کا جواب میرے پاس موجود ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ منافع کی رقم میں سے پانچ فیصد کمپنی رکھ کر باقی 95 فیصد منافع حکومت کو ادا کرتی ہے جو پراونشل ویلفیئر بورڈ کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے۔ یہ اسی اسمبلی

کا جواب ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ 95 فیصد منافع گورنمنٹ رکھتی ہے تو یہ جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنا بنتا نہیں ہے لیکن آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی پچھلی رپورٹ پڑھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہماری کوئی ایسی رپورٹ نہیں ہے۔ اگر کوئی ڈاکومنٹ ہے تو دکھا دیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس کا جواب دیں۔ یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لیکن اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ منڈا صاحب! آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب میرے پاس بھی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ایسے نہ کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا میری استدعا ہے کہ اگلے اجلاس میں اس کا جواب پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر7238جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے وہ کہیں راستے میں ہیں لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتب کا خزانہ جو تقریباً 11لاکھ کتب پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتب کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لئے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لئے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

i. مقبرہ انار کلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں۔ جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکریٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔
ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لئے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔
iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لئے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔
iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔
v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلک پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔
vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔09-2008 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 09-2008 میں سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکرٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک" یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکرٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک" قرار دے دیا۔2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی

نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جاسکے۔ منسلکہ۔1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے سول سیکرٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتب کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ "بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جا سکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکرٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لئے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 ملین روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لئے 100.000 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ و بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96-اے، ایئر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لئے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جا سکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہٰذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہٰذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی۔ منسلکہ۔II ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے

میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا۔منسلکہ۔IIIایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لئے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو دسمبر2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنادی جائے۔سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ سکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجا کی گئی ہے۔اس سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ سکیم کے نفاذ کے لئے وسائل وطریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23-اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ۔IVایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ:

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔I تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لئے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی re-allocation سے ہوگا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔I تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لئے بھجوادیا گیا ہے۔ اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بہتر طور پر محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

لاہور: جی او آر (ون) میں رہائش پذیر افسران اور وزراء

کے بجلی وٹیلی فونز کے بلز کی تفصیلات

*2154: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی اوآر۔الاہور کے اندر رہنے والے سرکاری افسران اور وزراء ہر ماہ کتنی قیمت کی بجلی استعمال کر سکتے ہیں؟

(ب) جون2012 سے ان تمام کے اب تک کے بجلی بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) جی اوآر۔I میں رہائش پذیر افسران و وزراء کے ٹیلیفون کے بلز کی limit بیان کی جائے اور مذکورہ بالا عرصہ کے بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب منسٹرز (تنخواہوں، الاؤنسز و استحقاقات) ایکٹ 1975 کے سیکشن 8 کے تحت صوبائی وزیر کو الاٹ کی گئی رہائش گاہ کا بجلی کا بل حکومت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔تاہم جی اوآر۔الاہور میں رہائش پذیر وزراء کے لئے بجلی کے بلوں کی کوئی مقررہ حد نہ ہے۔ سیکشن ہذا کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید یہ کہ چٹھی نمبری FD.SR-I/9-14/2002 مورخہ 17۔اکتوبر 2007 جاری کردہ محکمہ خزانہ پنجاب کے مطابق یکم اکتوبر 2007 سے تمام انتظامی سیکرٹری صاحبان کی سرکاری رہائش گاہوں پر گورنمنٹ کے اخراجات پر بجلی، پانی اور گیس کی سہولت کی منظوری دے دی گئی ہے اس بابت آفیسر کی رہائش گاہ پر ماہانہ خرچہ۔/30,000 روپے سے نہیں بڑھے گا۔یہی سہولت جو کہ پہلے ہی چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پرنسپل سیکرٹری (فنانس اور ٹیکسیشن)، چیئرمین پی اینڈ ڈی، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب، پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر اور پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کو حاصل ہے بغیر کسی بالائی حد کے ایسے ہی جاری رہے گی۔ کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جی اوآر۔I کے باقی الاٹیز کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی الاٹیز کے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(ب) جی اوآر ون لاہور میں وزراء کی رہائش گاہ کے متعلق جون 2012 تا اپریل 2015 تک کے بجلی کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ ایگزیکٹو انجینئر ففتھ پراونشل بلڈنگز ڈویژن لاہور نے بھیجی ہے، تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔افسران کے بجلی کے بلوں کی بابت جواب

جز(الف)میں عرض کر دیا گیا ہے۔البتہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور سیکرٹری آرکائیوز، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ایک صوبائی وزیر حکومت کے خرچہ پر اپنی رہائش گاہ پر دو فون رکھنے کا مجاز ہے۔ بشرطیکہ اُس کی رہائش گاہ پر لگے دونوں فون مجموعی طور پر 10ہزار کالز کی مالیت سے نہ بڑھ پائیں(23,600روپے کے برابر) اس ضمن میں (تنخواہوں، الاؤنسز واستحقاقات)ایکٹ 1975 کے سیکشن 20 کی کاپی تتمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جی اوآر۔I میں موجود وزراء کے جون2012تا اپریل،2015تک کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ کیبنٹ ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی نے مہیا کی ہے، تتمہ (و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جی اوآر۔I لاہور میں افسران کے ٹیلی فون بلوں کی حد کے متعلق محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی چٹھی نمبری(P)84/Tele/24-H-2-No.PW مورخہ16.11.2002 کی کاپی تتمہ لف (ز)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید عرض ہے کہ ان تمام ماسوائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سرکاری افسران کے ٹیلیفون بل ادا کرنا بھی اسٹیٹ آفس یا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہ ہے۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے افسران کے متعلق ٹیلی فون بلز کی ادائیگی کی تفصیلات تتمہ (ک)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اسٹیٹ آفس کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5585: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کے سال 12-2011، 13-2012اور14-2013 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ب) اس کے ملازمین کی ان سالوں کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) سب سے زیادہ ٹی اے/ڈی اے کس آفیسر/ملازم نے،ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د) ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے، ان سالوں کے ڈیزل/پٹرول کے اخراجات سال وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں جواب درج ذیل پر موجود ہے۔

سال	تنخواہیں
2011۔12	4976013/۔
2012۔13	5350071/۔
2013۔14	5909853/۔
میزان کل:	16235937/۔

(ب) اسٹیٹ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں کی تفصیل تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات کے ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے/ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے/ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس (سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ) لاہور میں واقع 6 جی او آرز اور 5 کالونیز کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ یہ جی او آرز اور کالونیز لاہور میں مختلف مقامات پر واقع ہیں۔ اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ (انفورسمنٹ سیل) کو روزانہ کی بنیاد پر ان جی او آرز اور کالونیز میں مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں دورہ کرنا پڑتا ہے

i. قبضہ دلانا اور قبضہ واپس لینا/ناجائز قابضین کے بارے میں انکوائری کرنا اور ان سے سرکاری گھر واگزار کرانا/قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنا، سرکاری گھروں کی انسپیکشن کرنا نیز عدالتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں سول کورٹس، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں پیش ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی انجام دہی کے لئے اسٹیٹ آفیسر کو سرکاری گاڑی 2007 ماڈل سوزوکی کلٹس مہیا کی گئی جس کے پٹرول کی مطلوبہ تفصیل جیسا کہ موٹر ٹرانسپورٹ آفس (سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ) سے موصول ہوئی ہے درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	گاڑی نمبر	پٹرول لیٹرز میں	اخراجات پٹرول روپے تقریباً
1	2011	LEG-1127	1997	199700
2	2012		2081	208100
3	2013		1306	130600
	ٹوٹل		5384	538400

سرکاری افسران کے غیر ملکی دوروں سے متعلقہ تفصیلات

*5586: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2012 سے آج تک صوبہ کے گریڈ19 اور اوپر کے افسران نے سرکاری طور پر کس کس ملک کا وزٹ کیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور بیرون ملک دورہ کا مقصد کیا تھا؟

(ب) ان کے دوروں پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل دورہ وار بتائیں؟

(ج) ان دوروں پر ان افسران کو کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی، تفصیل دورہ وار اور افسر وار بتائیں؟

(د) کتنے دورے بیرون ممالک کی درخواست پر کئے گئے تھے اور کتنے حکومت پنجاب کی طرف سے کئے گئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2012 سے آج تک صوبہ کے گریڈ19 اور اوپر کے جو افسران تربیتی کورسز / ورکشاپس پر بیرون ملک بھیجے گئے ان کی تفصیل مع ملک ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کچھ افسران کے بیرون ملک دورے کا مقصد حکومت کے جاری منصوبہ جات کے متعلق غیر ملکی حکومتوں / اہلکاروں سے مذاکرات کرنا تھا۔ ان دوروں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضمیمہ (الف) پر دی گئی بیرون ملک دوروں پر حکومت کے خزانہ سے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ تاہم افسران کے سرکاری دورے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کی مد میں حکومت کے خزانہ سے یکم جنوری2012 سے تاحال -/43,972,992 روپے خرچ کئے۔

(ج) افسران کے بیرون ملک سرکاری دوروں پر ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی رقم کی دورہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بیرون ممالک / تربیتی اداروں کی درخواست پر حکومت پنجاب کے افسران نے 259 دورے کئے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ حکومت پنجاب / مجاز اتھارٹی کے احکامات کی تکمیل میں افسران نے بیرون ملک کے 151 دورے کئے؟ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بی اوآر کے ملازمین کو سرکاری کالونی میں الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6207: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے تین حصے ہیں جو کہ مال کالونی اور ریلیف پر مشتمل ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو بغیر کسی وجہ سے سرکاری مکان کی الاٹمنٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک ان محروم ملازمین کو اس کا حق دینے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں۔

(ب) بورڈ آف ریونیو پنجاب محکمہ مال، کالونی، اشتمال، بحالیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔

(د) اس بابت یہ عرض کیا جاتا ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (ترمیم شدہ 2009) کے پیرا 7 کے تحت لاہور میں تعینات مندرجہ ذیل اداروں کے سرکاری ملازمین سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کے زیر انتظام کالونیوں / GORs میں رہائش گاہ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

I. لاہور ہائی کورٹ (صرف پرنسپل سیٹ پر)
II. پنجاب سول سیکرٹریٹ
III. صوبائی اسمبلی پنجاب (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو سرکاری گھر کے لئے رجسٹر کیا جاتا ہے۔البتہ دفتر ڈائریکٹر جنرل صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی(PDMA)کے ملازمین کو دیگر attach department کی طرح سروسز ایس اینڈ جی اے ڈی کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہ کے لئے رجسٹر نہیں کیا جاتا کیونکہ مذکورہ اتھارٹی سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ میں نہ آتی ہے۔ پنجاب رولزآف بزنس 2011 کے فرسٹ شیڈول (سیریل نمبر33)کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جی او آر۔III شادمان لاہور میں سرکاری کوارٹرز سے متعلقہ تفصیلات

683: **محترمہ لبنیٰ فیصل**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔III شادمان لاہور کے سٹاف کوارٹر کی چھتوں پر پردہ وال یا گرل نہیں لگی ہوئی جس سے الاٹیوں کے بچے گر کر زخمی بھی ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کے لئے چھتوں پر پردہ وال یا گرل لگانے کے لئے تخمینہ بنا کر تعمیراتی کام شروع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کی چھتوں پر پردہ وال بنانے یا گرل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز کے مطابق محکمانہ ضابطہ کے مطابق چھتوں پر کوئی پردہ وال نہیں ہوتی نہ کوئی گرل یا سیڑھی ہوتی ہے ماسوائے (perapit) وال کے جو کے صرف 1½ فٹ ہوتی ہے۔

(ب) متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز کے مطابق ایسا کوئی بھی تخمینہ بنا ہے اور نہ ہی ایسی کوئی ہدایت جاری ہوئی ہے۔

(ج) ایسی کوئی بھی سکیم زیر غور نہ ہے، حسب ضابطہ کوارٹرز کی چھتوں پر (perapit) وال موجود ہے جو کہ 1½ فٹ ہوتی ہے۔

صوبہ بھر میں انٹی کرپشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

830: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ انٹی کرپشن کے کل کتنے دفاتر ہیں، نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کل کتنے دفاتر ہیں، نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کل کتنی اسامیاں ہیں نیز ان اسامیوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے نیز سال 14-2013 کے دوران اس محکمے نے کل کتنے کیسز اور انکوائریاں مکمل کیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں زیر التواء کیسز کی وجہ سے سائلین اور عوام میں شدید مایوسی پائی جارہی ہے نیز حکومت اس مایوسی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں انٹی کرپشن کے کل 46 دفاتر ہیں۔ ایک HQ-2 فرید کوٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ہر ڈویژن میں ایک ایک ریجنل ڈائریکٹر اور ہر ضلع میں ایک انٹی کرپشن کا دفتر ہے۔ ان میں کل 1713 اسامیاں ہیں جن میں 1282 پر سٹاف کام کر رہا ہے باقی 431 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ایک ڈائریکٹوریٹ آف انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ 2 فرید کورٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور پر واقع ہے اور ان میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 239 افراد پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے۔

(ج) ضلع لاہور انٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل پرچم(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں دفاتر میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے73 اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ ہذا کو محکمہ پولیس اور دیگر محکمہ جات سے افراد ڈیپوٹیشن پر لینے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب مختلف محکمہ جات کو خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً مراسلہ جات جاری کرتی رہتی ہے۔

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لئے موجودہ وسائل کو استعمال کرتے ہوئے کیسز اور انکوائریوں کو میرٹ پر نمٹا رہا ہے۔ سال14-2013 کے دوران مکمل کئے گئے کیسزاور انکوائریوں کی تفصیل پرچم(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ حکومت کی ترجیح ہے کہ سرکاری محکمہ جات میں کرپشن کا خاتمہ کیا جائے اور عوام کو فوری اور سستا انصاف مہیا کیا جائے۔

لاہور میں انٹی کرپشن کے عملہ سے متعلقہ تفصیلات

831: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن میں عملے کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں عملے کی قلت کی وجہ سے 500انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی چار، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی تین اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر35 سیٹیں خالی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں ریجنل ڈائریکٹرا کثر و بیشتر دفتر نہیں آتے جس کی وجہ سے متعدد کیس التواء میں پڑے رہتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن کے ریجن ڈائریکٹر گھر میں ہی سرکاری کام سرانجام دیتے ہیں اور وہ بھی صرف ضروری کام، دیگر کام التواء میں پڑے رہتے ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر گجرات کی اسامی خالی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر سیالکوٹ کی اسامی خالی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے عملے کی کل تعداد312 ہے۔ جس میں سے239اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ 73اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن موجودہ عملے کی خدمات استعمال کرتے ہوئے زیر التواء تمام انکوائریوں کو میرٹ کے مطابق یکسو کر رہا ہے۔ اس وقت پنجاب بھر میں 5926 انکوائریاں زیر التواء ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی32، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی80اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر319 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) تمام ریجنل ڈائریکٹرز وقت مقررہ پر دفتر حاضر ہوتے ہیں اور اپنا کام روزانہ کی بنیاد پر سرانجام دیتے ہیں۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) جی ہاں! ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن گجرات کی اسامی خالی ہے جہاں کسی مناسب افسر کی دستیابی پر اسے لگا دیا جائے گا۔

(ز) جناب حسن رضا خان ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن سیالکوٹ تعینات ہیں۔

گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

859: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی بی ایس۔16 گزیٹڈ اور بی ایس۔16 نان گزیٹڈ ملازمین کی برابر ہوتی ہے نیز بی ایس۔16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی Monthly grant, Special assistance, Scholarships, funeral grant اور ریٹائرمنٹ پر farewell grant کی ادائیگی جو بینوولینٹ فنڈ سے کی جاتی ہے کیا اس میں فرق ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 2014۔03۔05 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کا اجلاس ہوا تھا جس میں بورڈ نے ایک کمیٹی تشکیل دی کہ کمیٹی قوانین میں ترمیم کی سفارشات آئندہ بورڈ

کے اجلاس میں پیش کرے گی اگر ہاں تو اس کمیٹی کی سفارشات کیا تھیں اور کیا ان پر عملدرآمد ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بی ایس-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پائے جانے والے امتیاز کے حوالے سے راہنمائی طلب کی تھی جس کی روشنی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے advice دی کہ بی ایس-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں امتیاز ختم کیا جائے جس پر محکمہ نے کہا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی راہنمائی کی روشنی میں جلد ہی قواعد میں ترمیم کر دی جائے گی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قواعد میں ترمیم کر دی گئی ہے اگر نہیں تو محکمہ کب تک بی ایس-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پایا جانے والا تفاوت ختم کر دے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بی ایس-16 کے تمام پنجاب گورنمنٹ ملازمین آفیسر ہیں اور ان کی بنیادی تنخواہ سے تین فیصد کے حساب سے بہبود فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ ان کی گرانٹ میں کوئی فرق نہ ہے گریڈ16 کے ملازمین کو جو گرانٹس بہبود فنڈ سے دی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹس	BPS-16
ماہانہ امداد	-/3500روپے
تجہیز و تکفین:	-/10000روپے
شادی گرانٹ: حاضر سروس	-/40000روپے
فوت شدہ	-/50000روپے
الوداعی گرانٹ	آخری بنیادی تنخواہ
سکالرشپ:	
برائے کلاس اول تا میٹرک	-/5000روپے
(صرف فوت شدہ ملازمین کے بچوں کے لئے)	
ایف اے، بی اے اور مساوی کلاسز	-/14000روپے
بی ایس سی (آنرز) ایم اے، ایم فل اور مساوی کلاسز	-/16000روپے

(ب) یہ درست ہے۔ مورخہ 14-03-05 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اجلاس میں تشکیل پانے والی کمیٹی کی مورخہ 14-08-21 سفارشات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہیں اور ان کی روشنی میں قوانین میں تبدیلی کا مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی رائے کے مطابق اب گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ کی term ختم ہو چکی ہے اب گریڈ15-1 آفیشل اور 16 آفیسر ہیں بہبود فنڈ بورڈ اب گریڈ16 کے ملازمین کو آفیسر تصور کرتے ہوئے گرانٹ جاری کر رہا ہے قواعد میں ترامیم مسودہ میں شامل ہے۔

(د) جواب اثبات میں ہے۔ قوانین کی تبدیلی کا یہ مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

پنجاب پبلک لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

986: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور کا وجود کب عمل میں آیا اور یہ کہاں واقع ہے؟

(ب) پنجاب پبلک لائبریری کتنے رقبے پر محیط ہے؟

(ج) پنجاب پبلک لائبریری میں کتنی نایاب کتابیں موجود ہیں؟

(د) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں لائبریری کا انچارج کون ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے کون کون سی مراعات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں طالب علموں / طالبات کے بیٹھنے کے لئے کون کون سی جگہوں کو مخصوص کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 1884 میں گورنر پنجاب لارڈ ایچیسن کی خواہش پر معرض وجود میں آئی۔ یہ عجائب گھر کے عقب میں لائبریری روڈ پر واقع ہے۔

(ب) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 16.64 کنال رقبے پر محیط ہے۔

(ج) پنجاب پبلک لائبریری لاہور ملک کی سب سے بڑی اور قدیم پبلک لائبریری ہے۔ اس میں تقریباً 2500 نایاب کتب موجود ہیں۔

(د) لائبریری کا انچارج چیف لائبریرین ہوتا ہے۔ اس وقت مسز عذرا عثمان ڈپٹی چیف لائبریرین (گریڈ19) کے پاس اضافی چارج ہے۔ جو کہ گریڈ20 کی پے آف دی پوسٹ لے رہی ہیں۔

یہ گاڑی کے علاوہ کسی قسم کی دیگر مراعات نہیں لے رہیں جبکہ تنخواہ سے اپنا کنوینس الاؤنس بھی کٹواتی ہیں۔

(ہ) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں درج ذیل شعبہ جات میں عام قارئین کے ساتھ ساتھ طالب علموں / طالبات کے لئے بیٹھنے کی جگہ مخصوص ہے:

1. شعبہ السنہ الشرقیہ کا ہال عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات کے لئے مخصوص ہے۔
2. بیت القرآن میں عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات قرآن وحدیث سے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔
3. ریکارڈ سیکشن کے ہال میں پرانے ونایاب اخبارات ورپورٹس سے ریسرچ سکالرز اور پی ایچ ڈی سے متعلق طلباء وطالبات مطالعہ کرتے ہیں۔
4. بارہ دری کے ہال میں کرنٹ اخبارات پڑھنے کے لئے رکھے جاتے ہیں جن سے عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات اخبارات کے علاوہ اپنی ذاتی کتب کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔
5. جگہ کی کمی کے پیش نظر شعبہ اطفال میں بچوں کے علاوہ سی ایس ایس، پی سی ایس، ایم بی بی ایس، ایم بی اے، جوڈیشری سے متعلق طلباء وطالبات کا لائبریری مواد کے علاوہ اپنی ذاتی کتب کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔
6. ای لائبریری میں بھی طلباء وطالبات انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔

1. لائبریری کا نظم و نسق حکومت پنجاب، آرکائیوز اینڈ لائبریریز ونگ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ذمے ہے۔
2. حکومت پنجاب لائبریری کو 6 کروڑ 16 لاکھ 22 ہزار روپے سالانہ گرانٹ مہیا کرتی ہے۔

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں گاڑیوں کی تفصیلات

1032: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں اور کون کون سے گریڈ کے افسران کے، کب سے زیر استعمال ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں میں ماہانہ پٹرول کتنا استعمال ہوتا ہے ہر گاڑی کی تفصیل اور جس کے زیر استعمال ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں کل 305 گاڑیاں موجود ہیں۔ جو صوبائی وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکرٹریوں، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیوں، سپریم کورٹ و

لاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان، پروٹوکول ڈیوٹیزاور گریڈ17 سے گریڈ22 کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔مزید برآں دوران سروس فوت ہونے والے سرکاری افسران کو پالیسی کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے گھراور گاڑی کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔ پالیسی کی کاپی بطور تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے عہدہ اور گریڈ کے حساب سے درج ذیل پالیسی ترتیب دی ہوئی ہے اور تمام عہدہ داران کو اسی حساب سے پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری	150 سے200لیٹر
ایڈیشنل سیکرٹری	150 سے175لیٹر
ڈپٹی سیکرٹری	125 سے150لیٹر
سٹاف آفیسرز/چیف سیکرٹری/ایڈیشنل چیف سیکرٹری	125 سے200لیٹر

یہ گاڑیاں صوبائی وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکرٹریوں، صوبائی چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیوں، سپریم کورٹ و لاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان، پروٹوکول ڈیوٹیزاور گریڈ17 سے گریڈ22 کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیل بطور تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات

1033: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کے کل کتنے وزراء اور مشیر ہیں؟

(ب) ان کے زیر استعمال گاڑیاں اور پٹرول کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے کل28 وزراء اور مشیر ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کو مجوزہ پالیسی کے مطابق پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔ پالیسی کی کاپی بطور تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات بطور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سول سیکرٹریٹ میں گاڑیوں کی تفصیلات

1076:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ میں کون سے ماڈل کی کون سی گاڑیاں / جیپ موجود ہیں، یہ کس کس سال ماڈل کی ہیں اور ان کی قیمت علیٰحدہ علیٰحدہ درج کریں؟

(ب) سرکاری گاڑیوں کے استعمال کے کیا قواعد و ضوابط ہیں، کیا سرکاری افسران اپنے بچوں کو سکول / کالج / یونیورسٹی لانے، لے جانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور سرکاری افسران کی فیملیز خرید و فروخت یا فیملی فنکشنز کے لئے استعمال کر سکتی ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) وزیراعلیٰ پنجاب کے پول میں کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں۔ یہ بھی بتائیں کہ وزیراعلیٰ کتنی سی سی طاقت کی سرکاری گاڑی استعمال کر سکتے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول سیکرٹریٹ میں سال1985 سے 2014 ماڈل کی ٹیوٹا کرولا، ٹیوٹا GLI، ٹیوٹا الٹس، ٹیوٹا ڈبل کیبن، ہنڈا سٹی، ہنڈا سوک، سوزوکی کلٹس، سوزوکی مہران گاڑیاں اور پوٹھوہار جیپیں موجود ہیں۔ گاڑیوں کی قیمتیں اکثر اوقات، ٹیکس کی کمی و بیشی اور نیا ماڈل آنے سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں لہٰذا پرانے ماڈل کی گاڑیوں کی قیمتوں کا تعین مشکل ہے۔

(ب) سرکاری گاڑیاں صرف سرکاری کاموں اور افسران کے آنے جانے کے لئے ہی استعمال کی جاتی ہیں اور گاڑیوں کے استعمال کا ریکارڈ باقاعدہ طور پر لاگ بک میں درج کیا جاتا ہے جس کا ڈرائیور اور افسر ذمہ دار ہوتا ہے۔

(ج) وزیراعلیٰ، پنجاب کے پول میں 9 سرکاری گاڑیاں ہیں۔ چونکہ وزیراعلیٰ، پنجاب سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے ذاتی گاڑی استعمال کرتے ہیں اس لئے یہ گاڑیاں VVIPs اور foreign dignitaries کے دوروں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مزید برآں 37 گاڑیاں جنرل پول ڈیوٹی کے لئے مختص ہیں اور 98 گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیلات تتمہ (ب وج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں نیز وزیراعلیٰ، پنجاب کتنے سی سی کی گاڑی استعمال کر سکتے ہیں اس کی کوئی قانونی صراحت موجود نہیں ہے تاہم

موجودہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر bullet proof گاڑیوں کی مزید تفصیلات دینا مناسب نہیں ہے۔

پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور سے متعلقہ تفصیلات

1138: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک "سی" میں کتنے مکان / کوارٹرز ہیں ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازم ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی مدت میعاد ختم ہونے کے باوجود ان کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں، تفصیلات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد ناجائز قابضین رہ رہے ہیں، ناجائز قابضین کے نام، کوارٹر نمبر اور وہ کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں؟

(د) جس کوارٹر / مکان میں لوگ ناجائز رہائش پذیر ہیں یا ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی استحقاق کی میعاد ختم ہونے کے باوجود رہائش پذیر ہیں ان سے حکومت یہ کوارٹر / مکان جلد از جلد خالی کروا کر ان کے اصل الاٹی کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک (سی) میں کل 48 کوارٹر ہیں۔ ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک سی میں دو ملازم اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی رہائش پذیر ہیں۔ وجوہات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. C-3/JTC کا رہائشی جو بطور سٹاف کار ڈرائیور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ مورخہ 30.09.2014 کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کا دو ماہ کا عرصہ 30.11.2014 کو ختم ہوا۔ بعد ازاں اس کی درخواستیں / ہائی کورٹ سے مقدمات خارج ہونے پر اور نئے الاٹی (قاسم سلطان، بیرر، پنجاب اسمبلی) کی فائل کردہ رٹ پٹیشن نمبر 34610/15 پر عدالت عالیہ کے فیصلہ مورخہ 4۔فروری 2016 کی روشنی میں 31۔مارچ 2016 تک یہ رہائش گاہ غلام سرور موجودہ الاٹی سے خالی کرائی جائے گی۔

2. رہائشی کوارٹر نمبرC-4/JTC بشیر احمد مورخہ 24۔جون 2015 کو طبی بنیادوں پر ریٹائرڈ ہوئے اور دو ماہ کا عرصہ 24۔اگست 2015 کو ختم ہوا۔اب ان کی طرف سے پالیسی کے تحت مزید چھ ماہ رہائش گاہ رکھنے کی درخواست 09.03.2016 کو آئی ہے جبکہ یہ 6 ماہ کا عرصہ بھی 24۔فروری2016 کو ختم ہو چکا ہے۔

اگرچہ بشیر احمد رہائشی نے سول کورٹ میں کیس فائل کر دیا ہے۔ مگر سٹے آرڈر نہ ہونے کی وجہ سے اُس کے خلاف بے دخلی کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے۔کہ مذکورہ کوارٹرز میں کوئی بھی ناجائز قابض موجود نہ ہے۔

(د) جواب ضمن پیرا(ب) میں عرض کر دیا گیا ہے۔

سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں سٹینو گرافرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1205: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے سٹینو گرافروں کی 240 اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کا اشتہار دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں 165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں پانچ خواتین امیدوار شامل تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں انٹرویو کے موقع پر ایسے سوال کئے گئے جن کا سٹینو گرافر کی مہارت اور تعلیمی قابلیت سے کوئی تعلق نہ تھا اور 49 امیدوار بشمول 5 لڑکیوں کو من مانی کرتے ہوئے فیل کر دیا گیا؟

(د) کیا حکومت شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے مطالبہ پر 240 اسامیوں کو پُر کرنے کا اشتہار دیا تھا۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں 165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں پانچ خواتین امیدوار بھی شامل تھیں۔

(ج) یہ سوال ہمارے متعلقہ نہ ہے کیونکہ امیدواروں کی حتمی سلیکشن کا اختیار پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے۔ تاہم پبلک سروس کمیشن نے 240اسامیوں کے عوض 119 امیدواروں کی سفارشات بھیجی ہیں جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔

(د) حکومت پنجاب / محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی نہیں کر سکتی کیونکہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SOR-III(S&GAD)1-14/75 مورخہ 24-07-2004 کے مطابق صرف پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سفارش کردہ امیدواروں کو ہی بھرتی کر سکتا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں سرکاری کوارٹر کو خالی کروانے کے لئے اقدامات

1229: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے اگر ہاں تو اس پالیسی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر جنوری2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے کسی الاٹی کی بیوہ کو کوئی سرکاری گھر عرصہ پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے تو کوارٹروار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ A-7 وحدت کالونی لاہور میں الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی جو کہ 2۔اپریل2015 کو ختم ہو گئی اور رولز relax کر کے دی گئی مزید توسیع بھی 15-12-01 کو ختم ہو گئی ہے لیکن تاحال مذکورہ کوارٹر پر بیوہ قابض ہے اور محکمہ مذکورہ کوارٹر خالی کروانے میں لیت ولعل سے کام لے رہا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کوارٹر کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیم شدہ2009)کی شق(33)Aکی کاپی تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے جن الاٹی کی بیواؤں کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے ان کی تفصیل تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ بیوہ کو بے دخلی کا نوٹس 14۔ دسمبر 2015 کو بھیجا گیا تھا بعد ازاں وزیراعلیٰ کے حکم نامہ مورخہ 11۔دسمبر2015 کے تحت بیوہ کے بیٹے(فیضان محمود، جونیئر کلرک، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ)اس کی اہلیت کے مطابق(انڈر پیرنٹ کنسیشن سکیم)کے تحت) (دو روم جونیئر کوارٹر)U15/WCوحدت کالونی الاٹ کیا گیا ہے جس کا قبضہ 2۔مارچ2018 کے بعد ملے گا جو کہ اس کے موجودہ رہائشی کی تاریخ ریٹائرمنٹ ہے۔مزید یہ کہ بیوہ نے بے دخلی کے نوٹس کے خلاف سول عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

(د) حقیقی صورتحال ضمن پیرا(ج) بالا میں بیان کر دی گئی ہے۔البتہ حکم امتناعی خارج ہونے کے بعد قبضہ کوارٹر نمبرA-7/WC کے نئے الاٹی(سجاد احمد، رپورٹر، پنجاب اسمبلی)کو بے دخلی کارروائی مکمل کر کے دے دیا جائے گا۔

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1284: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال14-2013 اور2015 کے دوران لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں، تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران آؤٹ آف ٹرن جن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ نیز الاٹمنٹ نمبر، تاریخ الاٹمنٹ اور اسٹیٹ آفس کی لسٹ کے اندراج کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) مذکورہ رہائش گاہیں کس کے حکم پر الاٹ کی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال14-2013 اور2015 کے دوران لاہور میں 161 سرکاری رہائش گاہیں ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں تفصیل جز(الف)میں درج کر دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں مجاز اتھارٹی کے حکم پر الاٹ کی گئی ہیں۔

لاہور: تین سالوں کے دوران آؤٹ آف ٹرن الاٹ کردہ سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

1285: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دار لحکومت لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کیٹیگری وار کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ سرکاری ملازم محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائرڈ ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں ان ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کا عہدہ سرکاری رہائش گاہ کا نمبر اور کب سے سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس لاہور میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی ہیں، موجودہ حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے، ان کے الاٹی کا نام، عہدہ محکمہ اور گھر کا نمبر تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے گھر اس سکیم کے تحت الاٹ کئے؟

(ہ) کیا حکومت خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے اور میرٹ پالیسی پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں کل 3704 سرکاری رہائش گاہیں ہیں جن کی کیٹیگری وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اسٹیٹ آفس ایسے مقدمات کی مکمل پیروی کرتا ہے اور ان کے خارج ہونے پر بے دخلی کی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ ایسے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ پچھلے تین سالوں کے دوران مجاز اتھارٹی کے حکم پر 161 گھر آؤٹ آف ٹرن الاٹ کئے، ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس بابت عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے جن سرکاری ملازمین کو پچھلے تین سالوں میں میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہوئے ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق کوئی الاٹمنٹ نہ کی جاتی ہے۔ البتہ امیدواروں کے "Peculiar circumstances" کو سامنے رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی خاص نوعیت کے کیس پر آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کرتی ہے۔

لاہور: جی او آر شادمان لاہور میں سرکاری رہائش خالی کروانے کا مسئلہ

1298: **جناب منور احمد گل**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبر بی-18 جی او آر III شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی ریٹائرڈ ملازم قابض ہے، کیا حکومت اس سے سرکاری رہائش خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبر بی-18 جی او آر III شادمان لاہور کا الاٹی ریاض احمد طاہر، سابقا ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 14-04-2014 کو ریٹائرڈ ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ

کی ایکسٹینشن 2014-12-14 کو ختم ہو گئی۔ تاہم بعد ازاں وزیر اعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 2015-12-14 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 2016-03-10 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، آفیسر شماریات، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے یہ ICA خارج کر دیا اور محکمہ کو وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 2015-12-28 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: جی او آر شادمان میں غیر قانونی رہائش گاہ پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1308: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبر 18بی، جی او آر۔III شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرڈ ملازم نے اپنا قبضہ ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی قائم رکھا ہوا ہے، اگر ایسا ہے تو حکومت کب تک ریٹائرڈ ملازم سے سرکاری رہائش گاہ خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبر بی۔18 جی او آر III شادمان لاہور کا الاٹی ریاض احمد طاہر، سابقا ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 2014۔04۔14 کو ریٹائر ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ کی ایکسٹینشن 2014-12-14 کو ختم ہو گئی۔ تاہم بعد ازاں وزیر اعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 2015-12-14 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 2016-03-10 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، آفیسر شمایات، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔

ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے یہ ICA خارج کر دیااور محکمہ کو وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 28-12-2015 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ٹھہریں، مجھے دیکھنے دیں۔ لاء منسٹر صاحب کے آنے تک توجہ دلاؤ نوٹس pending کرتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم اتنی محنت کر کے سوال لے کر آتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ محنت کر کے ایوان میں بھی پہنچیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں پہنچ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: آخر میں آئے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے دوران ہی پہنچ گیا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے سوال unstarred کر دیئے جاتے ہیں اور اب ان کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ آپ مہربانی کر کے متعلقہ محکمے یا متعلقہ سیکرٹری کو ہدایت دیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Rule-14 پڑھ لیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 13 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک استحقاق کو next day تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔میری ایک تحریک استحقاق ہے اورجناب ڈپٹی سپیکر نے مجھے کل یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ آج take up کی جائے گی۔

جناب سپیکر:کیاآپ کی کوئی تحریک استحقاق ہے؟

جناب آصف محمود:جی،ہاں میری ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر:میرے پاس توآپ کی کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔جناب آصف محمود صاحب اس کو check کر لیتے ہیں لیکن اس وقت میرے پاس وہ موجود نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر101، ملک احمد سعید خان،ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔یہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔کیا محکمہ زراعت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر143چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔یہ پڑھی جاچکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صنعت نے دینا تھا۔کیا محکمہ صنعت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر155/16 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔یہ محکمہ صحت سے متعلق ہے، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔کیا محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر157/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!منسٹر صاحب میٹنگ میں مصروف ہیں۔میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب موجود ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر:نہیں،Rules اس کی اجازت نہیں دیتے۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر159 ہے۔یہ محکمہ زکوٰۃ وعشر سے متعلقہ ہے۔کیا محکمہ زکوٰۃ وعشر کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔موجود نہیں ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر![**********]

جناب سپیکر: یہ انتہائی نامناسب بات ہے۔اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جایا جائے۔جناب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 172/16 بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور ابھی پڑھی جانی ہے۔

لاہور کے سروسز ہسپتال میں جعلی خاتون نیورو سرجن کا مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کرنے کا انکشاف

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 9۔مارچ2016 کی خبر کے مطابق سروسز ہسپتال لاہور میں ایک جعلی خاتون نیورو سرجن گزشتہ آٹھ ماہ سے دماغ کے آپریشن کرتی رہی جس کا محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام و ہسپتال کی انتظامیہ سمیت کسی کو پتا ہی نہ چلا۔ تفصیلات کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں ملک کی دوسری بڑی سرکاری علاج گاہ سروسز ہسپتال میں ایک خود ساختہ لیڈی نیورو سرجن ڈاکٹر مائمہ نے آٹھ ماہ تک مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کر کے محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام اور ہسپتال انتظامیہ کو بے خبر رکھا۔ جعلی ڈگریوں اور تقرر نامے کا سہارا لے کر مریضوں، ان کے لواحقین اور اپنے ساتھی ڈاکٹرز کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی۔ بالآخر نیورو سرجری کے سربراہ کو شک گزرنے پر جب جعلی ڈاکٹر مذکورہ کی اسناد اور ڈگریوں کی تصدیق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سمیت متعدد متعلقہ اداروں سے کروائی گئی تو ڈگریاں جعلی ثابت ہونے پر جعلسازی کی تصدیق ہو گئی جس سے جعلی نیورو سرجن کا پول کھل گیا۔مزید برآں یہ بھی پتا چلا کہ YDA کے راہنما ڈاکٹر جعفر نے مذکورہ جعلی لیڈی ڈاکٹر کو اپنی منگیتر ظاہر کر کے سروسز ہسپتال میں اثر و رسوخ کی بنیاد پر ہاؤس آفیسر select کرایا جہاں بعد ازاں اس نے سروسز ہسپتال کے اہم ترین سرجن پروفیسر ڈاکٹر جاوید گردیزی کے ماتحت جنرل سرجری میں تین ماہ فرائض سرانجام دیئے اور وہیں سے شعبہ نیورو سرجری میں منتقل ہو کر مریضوں پر تجربات شروع کر دیئے اور کئی غریب مریضوں کے دماغ کی سرجری کی۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چند روز قبل پروفیسر آف نیورو سرجری ڈاکٹر رضوان مسعود بٹ نے مذکورہ جعلساز کو دوران راؤنڈ چند سوالات کئے جن کا وہ جواب نہ دے سکی اور شک گزرنے پر پروفیسر صاحب نے انتظامیہ کو آگاہ کیا۔ انتظامیہ نے جعلی ڈاکٹر کی ڈگریوں کی تصدیق کروائی جو کہ جعلی ثابت ہوئیں جس پر جعلی لیڈی ڈاکٹر اور ان کے سفارشی ڈاکٹر جعفر کو ملازمت سے نکال دیا گیا ہے۔اس خوفناک صورتحال نے محکمہ صحت کے حکام بالا کی کارکردگی اور محکمہ کے معاملات پر گرفت سے متعلق کئی سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔اس صورتحال کے منظر عام پر آنے سے عوام الناس، مریضوں اور ان کے لواحقین میں شدید پریشانی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری دیں گے۔اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر178/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر179/16 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ان کی request آئی ہوئی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر181 سردار وقاص حسن مؤکل،ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر183/16 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔اس وقت متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پارلیمانی سیکرٹری اگلے ہفتے positively اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر184 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ آج تشریف نہیں لائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر185 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر193 یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اس کا positively جواب آئے گا۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر199 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اُن کی request آئی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا

جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر201ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو ابھی انہوں نے پڑھنا ہے لہٰذااس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 206 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے یہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی کی وجہ سے سینکڑوں طلباء کو رول نمبر سلپس کا جاری نہ ہونا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ مقامی روزنامہ مورخہ 16-03-15 میں شائع ہونے والی خبر "بورڈ کے کمپیوٹر سسٹم میں خرابی کی وجہ سے نہم کلاس کے سینکڑوں طلباء کی رول نمبر سلپس جاری نہ ہو سکیں اور اُن کا تعلیمی سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے" بالکل بے بنیاد، من گھڑت اور حقائق کے منافی خبر ہے۔اس سال بورڈ نے میٹرک نہم، دہم کے لئے 4لاکھ 45ہزار بچوں کی رجسٹریشن اور داخلہ فارم اپنے on line system کے تحت وصول کئے ہیں اور اسی سسٹم کے تحت رول نمبر سلپس جاری کر کے بچوں کا امتحان لیا ہے۔ کوئی بھی طالب علم جس نے داخلہ فارم جمع کروایا ہو اور اُس کے کوائف بالکل درست ہوں امتحان سے محروم نہ ہوا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن کے طریق کار کا تعلق ہے اس سلسلہ میں درج ذیل وضاحت ضروری ہے کہ on line رجسٹریشن اور داخلہ فارم برائے امتحان کا طریق کار کیا ہے؟

1. طالب علموں کی رجسٹریشن برائے جماعت نہم اپریل سے شروع کر دی جاتی ہے جس کا باقاعدہ شیڈول پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین جاری کرتی ہے۔
2. ہر الحاق شدہ ادارہ کا اپنا اکاؤنٹ ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ login کر کے اپنے بچوں کی رجسٹریشن خود کرتا ہے۔ بچوں کے صحیح کوائف جو درج کرنے کی تمام تر ذمہ داری اس ادارہ کی ہوتی ہے۔ ان کوائف میں بچوں کے مضامین اور گروپ بھی شامل ہوتے ہیں۔
3. کوائف درج کرنے کے بعد ادارہ خود اس کا print لیتا ہے اور پھر ادارے کا سربراہ تصدیق کر کے بورڈ کو بھجوا دیتا ہے اور پھر یہی hard copy ادارہ کی طرف سے فائنل تصور ہوتی ہے اور بچے کے کوائف data base میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔

4. اس کے بعد بورڈ ادارہ جات کی طرف سے موصول شدہ لسٹیں جن کے اوپر بچوں کے کوائف اور مضامین درج ہوتے ہیں ان کو پڑھتا ہے اور کمی بیشی کی صورت میں ادارہ کو بذریعہ خط مطلع کیا جاتا ہے کہ درج ذیل بچوں کے کوائف بورڈ قوانین کے مطابق مجوزہ فیس جمع کروا کر درست کروالیں۔
5. داخلہ فارم برائے امتحان کا مرحلہ دسمبر میں دوبارہ شیڈول جاری کرنے کی صورت میں آتا ہے اس وقت بھی ادارہ خود اپنے داخلہ فارم print کر کے اور تصدیق کر کے بورڈ کو بھجواتا ہے۔یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ داخلہ فارم پر وہی کوائف مع مضامین آتے ہیں جو رجسٹریشن کے وقت سسٹم میں بعد از تصدیق ادارہ خود enter کرتا ہے۔

مزید برآں ادارہ کے پاس درستی کروانے کے لئے شیڈول کے بعد امتحان شروع ہونے سے قبل تک وقت ہوتا ہے۔جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے اس زمرے میں دو سکول الائیڈ سکول واپڈا ٹاؤن کیمپس برائے طلباء، محافظ ٹاؤن گوجرانوالہ اور الائیڈ سکول اسحاق کیمپس برائے طالبات، جی ٹی روڈ موڑ ایمن آباد، گوجرانوالہ جو کہ ایک ہی انتظامیہ کے زیر اثر چل رہے ہیں آتے ہیں۔ان کے 64 boys and 31 girls نے رجسٹریشن کروائی اور داخلہ فارم بھجوائے جن میں سے 50 boys and 30 girls کے کوائف درست تھے جن کی رول نمبر سلپس جاری کر دی گئی تھیں تاہم 14 boys and one girl کے کوائف بوقت رجسٹریشن درست نہ تھے اور ان کے مضامین کا خانہ خالی آ رہا تھا تو رجسٹریشن return جن پر بچوں کے کوائف مع مضامین تصدیق شدہ سربراہ ادارہ ہے لف ہذا ہیں۔جس کے لئے boys school کو چٹھی نمبر 111265 مورخہ 03-08-2015 اور girls school کو چٹھی نمبر 112322 مورخہ 18-08-2015 اسی نمبر کے تحت مورخہ 20-10-2015 اور پھر مورخہ 05-110-2015 کو ہدایات کی گئیں کہ مجوزہ فیس جمع کروا کر امیدواروں کے کوائف کی درستی کروالیں ورنہ رول نمبر سلپس جاری نہ ہوں گی تاہم سربراہان ادارہ جات نے درستی کروانے کی تکلیف گوارا کی اور نہ ہی مجوزہ فیس جمع کروائی۔یہاں اس بات کی بھی وضاحت بہت ضروری ہے کہ کوائف درست enter کرنا اور ان کی درستی کروانا ان ادارہ جات کی ہی ذمہ داری تھی لیکن وہ اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر رہے۔جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کمپیوٹر سسٹم اس وقت کسی طالب علم کو فارم جاری نہ کرتا ہے جب تک فارم پر درست کوائف کا اندراج نہ کیا جائے۔یہ سراسر غلط ہے فارم اندراج شدہ کوائف کے مطابق جاری ہوتا ہے اور ان کو درست enter کرنا بعد ازاں درستی کروانا ادارہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔مزید برآں ان ادارہ جات کے بچوں کو بھی امتحان سے قبل مشروط طور پر رول نمبر سلپس جاری کروا دی گئی تھیں تاکہ ادارہ جات کی غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے بچوں کا قیمتی سال ضائع

نہ ہو۔ادارہ جات نے اس ضمن میں ایک دعویٰ بعدالت جناب سینئر سول جج، گوجرانوالہ دائر کر رکھا ہے جس کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر207 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر210 میاں طارق محمود کی ہے۔یہ آبپاشی سے متعلقہ ہے اور پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری آبپاشی۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور وزیر آبپاشی بھی یہاں پر تشریف فرما تھے میں نے اُن کو دیکھا ہے تو ہم اُن کا تھوڑا سا انتظار کرتے ہیں اگر وہ آ گئے تو پھر ان کے سامنے اس پر بات کر لیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر215 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے جو مورخہ 07-04-2016 کو پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/218 میاں محمود الرشید کی ہے جو ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ تحریک التوائے کار آڈٹ رپورٹس سال 15-2014 محکمہ ہائر ایجوکیشن سے لی گئی ہے جو کہ 52 پیروں پر مشتمل ہے۔مزید برآں تین پیرے سال 14-2013 کے بھی اس میں شامل ہیں جن کی چھان بین کے لئے ایک اعلیٰ سطح کمیٹی بنا دی گئی ہے جو اپنی انکوائری رپورٹ 30 دنوں کے اندر اندر پیش کرے گی اور ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر219 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے انہوں نے یہ تحریک التوائے کار پڑھ لی تھی لیکن اُن کی طرف سے request آ گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/223 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/225 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے

پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری next week میں اس تحریک التوائے کار کا positively جواب دیں گے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/228 جناب امجد علی جاوید کی ہے انہوں نے move کر دی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/233 سردار شہاب الدین خان اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے یہ ابھی پڑھی نہیں گئی۔ دونوں میں سے کوئی صاحب ہیں؟ None of them is present what should I do? یہ تحریک التوائے کار چونکہ پڑھی نہیں گئی اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/238 ڈاکٹر محمد افضل، سردار وقاص حسن مؤکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے، یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے اور ابھی پڑھی نہیں گئی۔جی،ڈاکٹر محمد افضل!

منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی کی فروخت کا انکشاف

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 24۔مارچ2016 کی خبر کے مطابق پاکستان میں لاکھوں شہری سالانہ کروڑوں روپے خرچ کر کے منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی پینے لگے، نلکوں، ٹیوب ویلوں، ہینڈ پمپوں اور ندی نالوں کے پانی کو بوتلوں میں بھر کر منرل واٹر بنانے والوں کو کئی شہروں کی ضلعی حکومتوں، پولیس اور دوسرے محکموں کی سرپرستی حاصل ہے، ملک میں 72 سے زائد منرل واٹر بنانے والی بڑی کمپنیز میں سے اکثر کے پانی میں زہریلے مادے، آرسینک، فلورائیڈ اور نائٹریٹ پائے گئے، کئی کمپنیز کے پانی میں سوڈیم اور پوٹاشیم کی مقدار بہت زیادہ ہونے کے باعث وہ انسانی صحت کے لئے خطرہ بن چکا ہے۔ملک کے 8 دریاؤں کے علاوہ 9 لاکھ سے زائد چھوٹے بڑے پانی کے ذخائر کی موجودگی کے باوجود بین الاقوامی اور ملکی منرل واٹر کمپنیز نے منرل واٹر کے نام پر لاکھوں لیٹر مضر صحت پانی روزانہ فروخت کرنے کے لئے نیٹ ورک بنا رکھا ہے۔ملک میں منرل واٹر بنانے والی تین درجن سے زائد کمپنیز کا پانی پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کے معیار پر پورا نہ اترنے کے

باوجود فروخت کیا جارہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ دیں گے اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/240جناب امجد علی جاوید کی ہے۔یہ ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کارpending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/243 میاں محمد رفیق کی ہے۔جی، میاں صاحب!

جھنگ،ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کے سینکڑوں دیہات تریموں اور سدھنائی لنک کینال کی تباہ کاری سے کاشتکار بدحالی کا شکار

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ تین اضلاع جھنگ،ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کی تین تحصیلوں شورکوٹ،پیر محل/کمالیہ اور کبیر والا کے 200 دیہات کے لاکھوں کاشتکار تریموں سدھنائی لنک کینال کی سیم/واٹر لاگنگ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے شدید پریشانی اور بدحالی کا شکار ہیں۔ان کے کھیت کھلیان دلدل اور ناقابل کاشت بن چکے ہیں۔تباہ حال کاشتکار زندہ لاشوں کی طرح جینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔متاثرین نے تریموں سدھنائی لنک کینال کا نام ہی قاتل نہر رکھ دیا ہے۔تنگ آمد بجنگ آمد متذکرہ200دیہات کے متاثرین متذکرہ قاتل نہر کی تباہ کاریوں کے خلاف سالہا سال سے احتجاجی مظاہرے، جلسہ جلوس کرنے، ریلیاں نکالنے اور بھوک ہڑتالی کیمپ لگانے پر مجبور ہو چکے ہیں۔احتجاجی مظاہروں کی کارروائی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر نشر اور شائع ہوتی رہتی ہے۔کبھی متذکرہ قاتل نہر کے پلوں پر، کبھی شورکوٹ شہر، کبھی شورکوٹ کینٹ، کبھی پیر محل شہر اور کبھی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شہباز چوک اور پریس کلب پر احتجاجی مظاہروں کا ایک تسلسل ہے جو زندہ لاشوں کا مقدر بن چکا ہے۔ذمہ داران محکمہ آبپاشی اور ارباب واختیار کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت کے خلاف متذکرہ تینوں تحصیلوں کے متاثرین کا تازہ ترین شدید احتجاجی مظاہرہ مورخہ 17۔جنوری2016 شہباز چوک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور 24۔فروری2016 شورکوٹ سٹی میں کیا گیا۔احتجاجی مظاہروں کی کارروائی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر نشر اور شائع ہوئی جس کے تراشے لف ہیں جو ریکارڈ پر ہے۔

ریلی نکالی گئی، جلسہ ہوا، شدید نعرہ بازی کی گئی، زندگی اور زندگانی کا حق مانگا گیا، متذکرہ قاتل نہر کو پختہ کئے جانے تک احتجاجی مظاہرے جاری رکھنے کا عہد بھی کیا گیا۔ متذکرہ تریموں سدھنائی لنک کینال 1964 میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت تریموں بیراج سے نکالی گئی اور سدھنائی بیراج میں ڈالی گئی۔ Geographic contour slope کم ہونے کی وجہ سے سطح زمین کے اوپر مٹی کے کنارے بنا کر بنائی گئی ہے جس کا پانی سطح زمین سے 15 فٹ اونچائی تک چلایا جارہا ہے جس کی وجہ سے سیم / واٹر لاگنگ تباہ کاری ہے۔ (نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ کے صفحہ نمبر 3.1 کے مطابق یہ ثابت ہے کہ 200 دیہات کے لاکھوں کاشتکار شدید متاثر ہوئے ہیں نیز 80 ہزار ایکڑ زرعی اراضی مستقل طور پر دلدل بن چکی ہے) سندھ طاس منصوبہ کے تحت تریموں سدھنائی لنک کینال کے ورکنگ ڈیزائن میں خدشات ظاہر کئے گئے تھے کہ یہ نہر واٹر لاگنگ پیدا کرے گی۔ حالانکہ سات ممالک کے اشتراک سے سندھ طاس معاہدہ کے تحت جملہ منصوبہ جات تکمیل ہوئے تھے۔ متذکرہ قاتل نہر کو بے پناہ وسائل کی موجودگی میں پختہ نہ کرنا محکمہ آبپاشی اور ارباب اختیار کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ 1964 میں ہی سدھنائی بیراج سے سدھنائی میلسی لنک کینال نکالی گئی جو سطح زمین سے نیچے بنائی گئی تھی اس نہر کو تو پختہ کر دیا گیا حالانکہ اس کو پختہ کرنے کی ضرورت ہر گز نہ تھی کیونکہ واٹر لاگنگ کے خدشات بھی ہر گز نہ تھے۔ اس discrimination اور disparity کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر! تیسرا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ انگریزی دَور میں تعمیر ہونے والی حویلی لنک کینال تریموں بیراج ہی سے 2929/1926 میں نکالی گئی تھی اور سدھنائی بیراج میں ڈالی گئی تھی۔ انگریزوں کے "مغز" میں وژن تھا کہ یہ نہر واٹر لاگنگ کرے گی، وسائل کی کمیابی کے باوجود بھی اس نہر کو اُسی دورانیہ میں پختہ کر دیا گیا تھا۔ چوتھا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ زیر دستخطی / محرک کی بریفنگ بابت متذکرہ "قاتل نہر" کی تباہ کاریوں کی سنگینی کو وزیر اعلیٰ کے کمپیوٹر دماغ نے فوراً pick کر لیا اور متذکرہ قاتل نہر کی لاگنگ کے لئے ڈائریکٹو مورخہ 31-3-2012 جاری فرما دیا۔

جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کے اعلیٰ افسران اور بیوروکریسی کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت کی وجہ سے 13-2012 اور 14-2013 کے مالی سالوں کے دوران متذکرہ قاتل نہر کو پختہ کرنے کے لئے کوئی توجہ نہ دی گئی جس پر وزیر اعلیٰ کو دوبارہ توجہ دلائی گئی تو وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر سیکرٹری محکمہ آبپاشی کو 2۔ارب روپے مختص کر کے 15-2014 ADP میں شامل کرنا پڑا۔

1. سابقا سیکرٹری آبپاشی پنجاب کے حکم پر تیار کردہ سروے رپورٹ مورخہ 2011-04-13 مع چٹھی نمبر(MISC)2010/413/4/(PROG)SO مورخہ 2011-7-23 بابت حصول منظوری چینی قرضہ
2. چیف انجینئر محکمہ انہار پنجاب ملتان زون کی سروے رپورٹ مورخہ 2012-10-12
3. سائل اینڈ واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی سروے رپورٹ مورخہ 20-9-2013
4. Letter addressed to the Honourable Chief Minister Punjab by Major General Muhammad Irshad (Law Directorate), GHQ, Rawalpindi Letter No. PF/23695/DO 22nd October 2015
5. Writ Petition No. 32479/2015 by Shafqat Rasool and others with direction from the Honourable Lahore High Court Lahore

جناب سپیکر! متذکرہ بالا تمام رپورٹس میں متذکرہ قاتل نہر تریموں سدھنائی لنک کینال کی لائننگ ہی کو پہلی ترجیح دی گئی ہے۔ متذکرہ بالا سروے ریسرچ رپورٹس کے باوجود سیکرٹری آبپاشی نے نیسپاک کو فزیبلٹی رپورٹ تیار کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ نیسپاک نے مسلسل ستائیس دن نہر کے اندر کشتی میں بیٹھ کر سروے رپورٹ تیار کی، تباہ حال زندہ لاشوں سے بھی ملاقاتیں کیں، نیسپاک کی سروے رپورٹ میں بھی پہلی ترجیح لائننگ کو ہی دی گئی ہے نیز لائننگ کی میعاد پچاس سال لکھی گئی ہے۔(فزیبلٹی رپورٹ صفحہ 12.1)

جناب سپیکر! سیکرٹری آبپاشی نے سیاسی مافیا اور کمیشن مافیا کے زیر اثر نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ بلکہ دیگر تمام محکمہ جات کی سروے ریسرچ رپورٹس جن میں واٹر لاگنگ کا واحد حل لائننگ ہی کو قرار دیا گیا ہے نیز میجر جنرل محمد ارشاد کی وزیر اعلیٰ پنجاب کو لائننگ کے لئے request اور لاہور ہائی کورٹ کی direction کو بھی درخور اعتنا نہ سمجھا ہے بلکہ سیاسی اور کمیشن مافیا کے زیر اثر نیسپاک ہی سے surface drain کا منصوبہ PC-1 بعوض خطیر رقم 250-ارب روپے بنوا لیا ہے جس پر بڑی رازداری سے کام شروع کر رکھا ہے۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ میں آخری چوتھی ترجیح surface drain with tubewell pumping ہی ہے۔ PC-1 کی رپورٹ کے مطابق بھی surface drain with tubewell pumping سے بھی صرف 43 فیصد رقبہ بحال

ہو سکے گا جبکہ 57 فیصد رقبہ ویسے ہی ویران پڑا رہے گا۔ Surface drain کا منصوبہ بغیر ٹیوب ویل جس پر سیکرٹری آبپاشی کام کر رہے ہیں ہر گز کامیاب نہ ہو سکے گا جو کہ 1980 کی دہائیوں کا پہلے ہی سے ناکام منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کی visionary سوچ کے مطابق لائننگ کا منصوبہ زندہ لاشوں کو زندگی دینے والا تھا کے برعکس زندگی دینے والے منصوبے کو سیاسی مافیا اور کمیشن مافیا نے ہائی جیک کر لیا ہے۔ مافیا کا پروگرام یہ ہے کہ لائننگ کا منصوبہ چونکہ سونے کے انڈے دینے والی مرغی کا ہے تمام انڈے اپنے ہی tenure میں کیوں نہ نکال لئے جائیں؟ زمینی حقائق نہایت اہم ہے کہ زمینی geographic contour کم ہونے کی وجہ سے ہی TS Link کینال اور حویلی لنک کینال سطح زمین کے اوپر بنائی گئی تھیں، کو پیش نظر رکھتے ہوئے surface drain کا منصوبہ بغیر ٹیوب ویل بھی ناکام ہو گا۔ ڈرینوں کا پانی ڈرینوں میں ہی کھڑا رہے گا اور 200 ایکڑ اراضی کو مزید واٹر لاگنگ کرنے کا باعث بنے گا جس کی وجہ سے ڈرینیں جلد ہی choke ہو جائیں گی۔ (نیسپاک PC-1 رپورٹ صفحہ نمبر 7)

جناب سپیکر! سیکرٹری آبپاشی کا surface drain کا منصوبہ بابت تیار کردہ PC-1 بعوض مبلغ 250۔ارب روپے کی خطیر رقم قومی اور ملکی وسائل کا زیاں اور خیانت ہے جو کہ کاشتکاروں کے موجودہ مسائل کا ہر گز حل نہ ہے۔ اس حوالے سے لاکھوں کاشتکاروں میں شدید بے چینی پائی جا رہی ہے، شدید غم و غصہ میں مبتلا ہیں اور وہ اس وقت سراپا احتجاج ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر آپ کو، اس معزز ایوان کو، وزیر اعلیٰ پنجاب کو، ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کو، نیب، ایف آئی اے اور کسی بھی ادارے کو قومی اور ملکی وسائل کے زیاں اور خیانت کا suo moto نوٹس لینا چاہئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، اب آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ میں نے پہلے ہی آپ کی بہت باتیں سن لیں ہیں۔ یہ دیکھیں! آپ نے 250۔ارب روپے لکھے ہوئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ 2.5۔ارب روپے ہیں، اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔آپ ایوان کا وقت اس طرح ضائع نہ کریں، میں نے سن لیا ہے ہم اس کو دیکھتے ہیں۔آپ کی طرف سے پڑھی گئی ہے اب منسٹر صاحب کھڑے ہیں ان کی بات سن لیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار بڑی مفّصل اور تفصیل طلب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1926 میں بننے والی اس نہر کی 90 سالہ تاریخ پر روشنی ڈالی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو تیاری کے لئے تین ماہ کا وقت دیا جائے تاکہ ہم اس پر تفصیلی روشنی ڈال سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، ایسا کرتے ہیں کہ ہماری پہلی بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 66/16 ہے، اس کے ساتھ اس تحریک التوائے کار کو attach کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔ مہربانی۔اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک نوٹ بھجوانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں اب اس پر کچھ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس تحریک التوائے کار پر جو کرنا تھا وہ آپ کے لئے کر دیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب ہم رپورٹیں لیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد افضل مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 7051/15 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: لیکن ذرا خیال بھی کریں۔ پلیز۔ رانا محمد افضل مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی رپورٹ سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

صوبہ میں زرعی امور زپالیسی پر نظر ثانی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار بہادر خان میکن: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: امجد صاحب! No, please have your seat اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے، یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دونوں توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 اور 967 گوجرانوالہ سے متعلقہ ہیں اور یہ چودھری شمشاد سابق منسٹر اور ایم پی اے سے متعلقہ ہے تو اس پر ابھی progress report submit ہونی تھی لہٰذا ان دونوں توجہ دلاؤ نوٹسز کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، ان دونوں توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1010 میاں محمود الرشید کا ہے۔ جی، پیش کریں۔

گلشن اقبال پارک لاہور میں خود کش بم دھماکا میں ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

1010: میاں محمود الرشید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 28۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق لاہور گلشن اقبال پارک میں خود کش دھماکے سے خواتین و بچوں سمیت 72 افراد جاں بحق اور 340 شدید زخمی ہوئے؟

(ب) کیا قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کسی ملزم کو گرفتار کیا ہے اور اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 28۔مارچ 2016 کو انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ اس پر verified reports کے مطابق 71 افراد شہید اور 352 زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کا مقدمہ CTD میں درج ہوا اور اس کے بعد جو تفتیش اب تک عمل میں لائی گئی ہے اس سے متعلق مختصراً اور جو مطلوبہ تفصیل on air یا پیش کی جا سکتی ہے، اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں۔ اب تک کی ہماری جو انوسٹی گیشن reports اور جو informations ہیں، اس کے مطابق تحریک طالبان پاکستان خالد خراسانی گروپ جماعت الاحرار نے اس کی ذمہ داری بھی قبول کی ہے اور ابتدائی تفتیش کے مطابق بھی یہی طالبان گروپ کی جماعت الاحرار کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اقبال ٹاؤن جائے وقوعہ کے چھ کلو میٹر radius میں تمام مشکوک مقامات جن کا سابق دہشتگردی میں ممکنہ کردار کبھی رہا ہے یا جن پر شک رہا ہے۔ ان کو چیک کیا گیا ہے اور وہاں سے تقریباً 45 افراد کو اب تک تحویل میں لے کر ان سے انوسٹی گیشن یعنی تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ PFS کی رپورٹ دھماکا میں high explosive استعمال کیا گیا تھا اور جماعت الاحرار نے جو خودکش کی تصویر جاری کی ہے اور موقع سے ملنے والے شواہد اور حملہ آور کے سر کا معائنہ کرنے کے بعد فرانزک لیبارٹری نے اس مشابہت کی تصدیق کی ہے۔ وقوعہ کے بعد جائے وقوعہ کی geo-fencing کرائی گئی ہے جس سے تقریباً 4300 کے قریب calls trace ہوئیں جن میں سے کافی لوگوں کو CTD intelligence نے شامل تفتیش کر کے معلومات حاصل کیں جن کا کیس میں ملوث ہونا نہیں پایا گیا لیکن جن پر کوئی شک گزرا ہے تو انہیں further investigate کیا جا رہا ہے۔ CTD نے جماعت الاحرار کی طرف سے کئے گئے سابقا حملوں جن میں اسلام آباد کچہری حملہ، واہگہ بارڈر حملہ اور یوحنا آباد شامل ہیں، کی تفصیلات کی بنیاد پر مختلف علاقہ جات اور افراد کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹیمیں تشکیل دے کر پنجاب اور دیگر صوبوں میں بھی اپنی کوششوں کا دائرہ کار وسیع کیا ہے اور اس سلسلے میں کچھ leads ملی ہیں جنہیں فی الحال پبلک کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس میں جو سہولت کار ہیں یعنی جن لوگوں نے اس بارے میں اپنا کوئی کردار ادا کیا کہ خودکش بمبار کو یہاں تک پہنچنے میں اور یہ واقعہ کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں انہیں گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون نے ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا اعتراف کیا کہ مختلف ایجنسیوں کی طرف سے ہمیں اس کی پہلے سے اطلاع تھی کہ کسی پارک میں دھماکہ ہو گا۔ یہ تو دھماکہ ہونے کے بعد کی ساری تحقیقات کا مرحلہ ہے۔ میں یہ

سمجھتا ہوں کہ جس طرح کے حالات ہیں تو کیا اس کے اندر یہ ضروری نہیں تھا کہ پبلک مقامات پر، پورے لاہور میں دو چار بڑے پارک ہیں، حکومت اتنے بلند و بانگ دعوے کرتی ہے کہ ہم دہشتگردی کو قابو کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ سارے انتظامات کر رہے ہیں تو وہاں اگر CCTV کیمرے لگے ہوتے، واک تھرو گیٹ ہوتا، پولیس کے لوگ ہوتے اور وہ لوگوں کو چیک کر کے اندر جانے دیتے تو شاید اتنے بڑے سانحہ سے ہم بچ سکتے تھے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کوئی internal انکوائری کروائی ہے کہ جو سکیورٹی کے ذمہ داران تھے، جب اس طرح کی یہ اطلاع آئی لیکن اس کے باوجود بھی کوئی پروا نہیں کی گئی، وہاں پر لوگوں کا ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہجوم تھا مگر کوئی سکیورٹی والا تھا، کوئی کیمرہ تھا، کوئی چیکنگ تھی اور نہ ہی کوئی واک تھرو گیٹ تھا۔ اس پر میں پوچھنا چاہوں گا کہ آیا یہ پہلو بھی آپ کے پیش نظر ہے کہ جو ادارے سکیورٹی کے ذمہ دار ہیں انہوں نے آخر یہ سستی کیوں کی؟ اس حوالے سے کوئی تحقیقات ہو رہی ہیں اور کیا ان ذمہ داران کو آپ کوئی سزا تجویز کر رہے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ہماری Law Enforcing Agencies ہماری عسکری اور سول انٹیلی جنس ایجنسیاں اگر دس جگہ پر نہیں بلکہ وہ اگر پچاس جگہ پر کامیاب ہوں، ان دہشتگردوں کی کمین گاہوں تک پہنچیں اور انہیں گرفتار کر کے ان کے عزائم کو خاک میں ملائیں۔ ان واقعات کو ہونے سے روکیں اور اگر کبھی اکا دکا واقعے میں وہ کامیاب ہو جائیں اور وہ نہ پکڑے جائیں تو اس قسم کا انتہائی افسوسناک سانحہ ہو جائے تو اس میں یہ تو ضرور ہے کہ ہمیں اس incident کی بنیاد پر اپنی کوششوں کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے لیکن اس طرح کا تبصرہ کہ وہ کامیاب ہو گئے اور ہماری Law Enforcing Agencies قابل سزا ٹھہری ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جاری اس جنگ سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمیں ان Law Enforcing Agencies اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے لوگوں کو سزاوار ٹھہرانے کی بجائے ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہو گی جو ان دہشتگردوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ دن رات اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں اور شہادتیں بھی قبول کر رہے ہیں۔ اب قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ پہلے سے انفارمیشن تھی۔

جناب سپیکر! میں اس سے پہلے بھی یہ عرض کر چکا ہوں کہ پہلے سے انفارمیشن کسی پارک کے حوالے سے نہیں تھی۔ یہ پہلے سے جو انفارمیشن تھی وہ بڑی specific تھی اور وہ یہ تھی کہ مون مارکیٹ پر حملہ ہو سکتا ہے اور دوسرا یہ تھا کہ مون مارکیٹ کے ساتھ پولیس سٹیشن کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اب یہاں پر یہ بات بھی میں عرض کرتا چلوں کہ خودکش بمبار یا خودکش حملہ آور کو روکنا اتنا مشکل ہے کہ ہم یہ بات تو کہہ سکتے ہیں کہ اس پارک میں سکیورٹی شاید آئیڈیل قسم کی نہیں تھی لیکن یہ واہگہ بارڈر پر جو معاملہ ہوا تھا، وہاں پر تو پولیس کے ساتھ ساتھ رینجرز کی بھی سکیورٹی تھی۔ وہاں پر جتنی tight ریسرچ ہوتی ہے یہ بھی آپ کے علم میں ہے لیکن وہاں پر بھی یہ واقعہ ہو گیا۔ اس واقعہ میں بھی کم و بیش، یہاں پر جو نقصان ہوا ہے کوئی اس سے کم نقصان وہاں پر بھی نہیں ہوا تھا اس لئے ان تمام چیزوں، مساجد، امام بارگاہوں، Churches، سکولوں، یونیورسٹیوں کو اور ہر اس جگہ کو سکیورٹی فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کی گئی ہے۔ جہاں جہاں پر بھی اس قسم کا کوئی خطرہ ہے لیکن اب دہشتگردوں کے لئے تو ہر چیز open ہے۔ اگر آپ تمام لوگوں کے اوپر بھی سکیورٹی کریں لیکن ہر جگہ ہر مارکیٹ کو اور ہر بازار کو اس طرح سے secure کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس طرح سے اگر secure کرنے کے لئے deployment ہو تو شاید آپ کے معمولات زندگی جو ہیں، لوگوں نے مارکیٹوں میں جانا ہوتا ہے، آنا ہوتا ہے تو وہ disturb ہوتے ہیں اس لئے میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کسی کی بھی بدنیتی یا اس طرح کی کوتاہی کے اوپر سزا کا مستحق ٹھہرایا جائے، یہ انکوائری کے بعد ایسا نہیں پایا گیا لیکن بہر حال آپ ان پارکوں کو جن میں rush اتنا زیادہ ہو، کیونکہ ہم نے جب analysis کیا کہ خودکش بمبار نے جس جگہ پر دھماکا کیا ہے اس سے کتنے radius میں یہ تقریباً 500 لوگ تھے جو ہلاک اور زخمی ہوئے تو یہ تقریباً جو professional opinion ہے یا جو technical opinion سامنے آئی ہے کہ کوئی 20 سے 25 میٹر radius میں یہ لوگ موجود تھے یعنی اگر وہاں پر اتنا کھچا کھچ rush نہ ہوتا تو یہ نقصان جو 71/70 کے قریب ہوا ہے یہ کوئی 5/4 تک ہوتا اور زخمی 350 کی بجائے 20/15 ہوتے۔ ٹھیک ہے نقصان تو ایک جان کا بھی بہت ہے لیکن اتنا impact نہ ہوتا تو اس لئے وہ تمام جگہ وہ کوئی مارکیٹ ہو، وہ کوئی بھی event ہو، جس radius میں اتنے زیادہ لوگ ہوں اور اتنا زیادہ نقصان کا احتمال ہو اُس کے متعلق Law Enforcing Agency کو General Instruction کو دی گئی ہے کہ ایسی جگہوں پر رش ہے اُس کو shed کریں ایک جگہ پر اتنے زیادہ لوگ جمع نہ ہوں اور جو ایسی جگہیں ہیں اُن پر foolproof سکیورٹی فراہم کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔ جب تک دہشتگردی کے خلاف جنگ جاری

ہے اُس وقت تک ان اِکا دُکا واقعات کے اوپر ہمیں بات کو سمجھنا چاہئے کہ شاید جب تک آخری دہشت گرد ختم نہ ہو اُس وقت تک وہ اس قسم کی اپنی مذموم کوششیں جاری رکھیں گے لیکن اس بارے میں ہماری Askari Agencyاور intelligence agency،Law Enforcing Agencies یہ تمام جو ہیں یہ بہت ہی dedication کے ساتھ اور بڑی commitment کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس ملک سے دہشتگردی کو ختم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس ملک سے اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ دہشتگردی ختم ہو۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا دیکھیں لاء منسٹر انتہائی اہم ذمہ دار شخص ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کے behalf پر یہاں بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک سوال ہر شہری کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ 100 میٹر کے فاصلے پر وہ پارک گلشن اقبال ہے، تھانہ ہے اگر وہاں کی اطلاع آپ کے پاس ہے اور مون مارکیٹ 200 میٹر کے فاصلے پر ہے، گلشن اقبال سے 100 میٹر کے فاصلے پر اگر تھانہ کی اطلاع ہے کہ یہاں کچھ ہونے جا رہا ہے تو کیا جو وہاں ذمہ داران ہیں وہ اتنے نااہل تھے اُن کو یہ سوچ نہیں آئی کہ تھانہ سے 100 میٹر کے فاصلے پر یہاں پر ہزاروں لوگ اکٹھے ہیں اور اگر ہمیں یہ اطلاع ہے تو ہمیں فکر ہونی چاہئے کہ یہاں پر لوگوں کا جم غفیر ہے یہاں بچے ہیں، چھٹیاں ہیں، ایسٹر کی چھٹیاں ہیں وہاں بہت بڑی تعداد میں لوگ ہیں، میں کسی ایک فرد کی بات نہیں کر رہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو سسٹم ہے اُس کو refine کرنے کی ضرورت ہے۔ آٹھ سال سے پنجاب حکومت یہاں پر لاء اینڈ آرڈر، امن وعامہ کی بہتری کی باتیں کرتی ہے آج انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ چھوٹو ڈکیت گینگ سالہا سال سے آج بھی ہماری آٹھ قیمتی جانیں پولیس کے جو شہداء ہیں وہ ضائع ہو گئیں ہیں۔ حکومت کی رٹ کہاں ہے؟ ایک ڈکیت گینگ جو ہے اُس نے اضلاع کے اندر پورے سسٹم کو تہس نہس کیا ہوا ہے۔ آج بھی جو لاء اینڈ آرڈر enforcement agencies ہیں ان کے لوگوں کو وہاں پر شہید ہونا پڑا ہے اور آپ سب اچھا کی رٹ لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ فوکس دہشتگردی کے خاتمے کے لئے ہونا چاہئے۔ رانا صاحب یہ کہہ دینا کہ اِکا دُکا واقعات تو ہو سکتے ہیں پھر تو ہمیں ان کی ستائش کرنی چاہئے اور شاباش دینی چاہئے یعنی 72 آدمی مرنے پر اور 300 آدمیوں کے زخمی ہونے پر۔ یہ اس طرح بات نہیں بنے گی یہ بڑے casual انداز سے اس ساری چیز کو لے رہے ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے حالات اس قدر خوفناک اور اس قدر دگرگوں ہیں کہ اگر تین، چار اضلاع کے اندر ایک ڈکیت ہم سے نہیں پکڑا جا رہا

پندرہ، بیس اضلاع کی پولیس وہاں پر ہے چھ ماہ پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوئے کئی لوگ وہاں پر مارے گئے لیکن وہ ڈاکو نہیں پکڑا گیا اور ہم relax کر کے یہاں پنجاب کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ definitely یہ جو گلشن اقبال کا واقعہ ہے اس کے اوپر ذمہ داری کا تعین ہونا چاہئے اگر وزیر قانون رانا صاحب! خود اعتراف کر رہے ہیں کے ہمارے پاس یہ انفارمیشن تھی کہ وہ تھانے پر اور مارکیٹ پر خود کش دھماکا ہوگا۔100 میٹر کے فاصلے پر جہاں ہزاروں لوگ پارک میں ہیں وہ اتنے نااہل لوگ تھے کہ اُن کا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ جناب یہاں زیادہ نقصان ہو سکتا ہے ہمیں وہاں پر کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے اور اس واقعہ کے اندر جن لوگوں نے یہ سستی کی ہے اُن کو بے نقاب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، جو میاں صاحب کہہ رہے ہیں اُس پر آپ بھی تھوڑا سا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے پر یہ عرض کروں گا کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے اُس واقعہ کا analysis ہونا چاہئے اور وہ کیا جاتا ہے لیکن analysis کے دو ہی طریقے ہیں ایک طریق کار یہ ہے کہ آپ Law Enforcing Agencies کا حوصلہ بھی بڑھائیں اور جہاں جہاں پر کوئی weakness نظر آئے اُس کو plug کریں اُس کے آئندہ کے لئے pre-empt کیا جائے اور ایک طریق کار یہ ہے کہ آپ اس چیز کو negative انداز میں criticize کریں۔

جناب سپیکر! ہر جگہ پر اس بات کا احساس کیا جا رہا ہے، ہر جگہ پر ان چیزوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے لیکن APS سکول کے بعد باچا خان یونیورسٹی پر بھی واقعہ ہو جاتا ہے، باچا خان یونیورسٹی کے بعد پھر اور واقعہ بھی ہو جاتا ہے تو ہم کبھی بھی ان چیزوں کو ان معنوں میں نہیں لیتے کہ جناب اُس وقت آپ کیا کر رہے تھے اور اُس سے پہلے آپ کیا کر رہے تھے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جتنی بھی ہماری Law Enforcing Agencies ہیں ہماری intelligence agencies ہیں وہ خواہ صوبہ پنجاب سے اُن کا تعلق ہو یا کسی اور صوبے سے ہو، کوئی بھی فرد یا عام شہری یا کوئی Law Enforcing Agency کا کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ان دہشتگردوں کے خلاف پوری commitment کے ساتھ اور پوری جاں فشانی کے ساتھ سینہ سپر نہ ہو جو لوگ ہمارے کھیلتے کُودتے بچوں کو اور نہتی عورتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اُن کے خلاف کس شخص میں یا کس پاکستانی میں commitment کی کمی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک میرے بھائی معزز قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے چھوٹو گینگ کی تو چھوٹو گینگ جو ہے وہ ایک پانچ

ضرب20,25 کلو میٹر کا ایریا ہے جس میں جنگل ہے، جس میں چھپنے کی کمین گاہیں ہیں، جس کے اندر کچھ ایریا میں پانی ہے، آگے جا کر پھر جنگل ہے پھر اس طرح کی صورتحال ہے کہ وہاں پر Islands بنے ہوئے ہیں اور وہ ایسا مشکل گزار ایریا ہے کہ جنگل میں چھپے لوگوں کو جو force یا لوگ ہیں جو اُن کی طرف آرہے ہوتے ہیں وہ اُن کو تقریباً 2 کلو میٹر سے نظر آرہے ہوتے ہیں جب کہ وہ لوگ جو وہاں پر چھپے ہوتے ہیں ان کے خلاف آپریشن کرنا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان کی Law Enforcing Agencies جس میں رینجر کی سپورٹ حاصل ہے اور پنجاب پولیس نے اس آپریشن کو undertake کیا ہے اور یہ لوگ جو وہاں پر گئے ہیں جنہوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کی ہے یہ وہاں پر پوری بہادری سے اُن پر حملہ آور ہوئے ہیں تو انہوں نے شہادت نوش کی ہے اور وہاں پر چھوٹو گینگ کے جو دو سرغنہ تھے وہ مارے گئے ہیں، اُس کے علاوہ اُن کے اور لوگ بھی مارے گئے ہیں لیکن وہاں پر ہمارے جو نوجوان ہیں وہ بھی شہید ہوئے ہیں اور یہ آپریشن جو اُس پورے علاقے کو Law Enforcing Agencies نے cordon off کیا ہوا ہے اور یہ آپریشن جاری رہے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اُس علاقے کو clear کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ، اللہ خیر خیریت رکھے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر Introduction of Bills, Consideration and Passage of the Bills. ہیں۔

مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may introduce the Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں بھی oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو oppose کیا گیا ہے۔

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth and Ms Nabila Hakim Ali Khan. Any mover may move it.

جی، خدیجہ عمر صاحبہ! آپ move کریں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ مسودہ قانون بھی 2015 کی طرح ہے جس میں کہا گیا تھا کہ فارسٹ کمپنیاں بنائی جائیں گی جس سے صوبہ پنجاب کے خالی علاقہ جات میں جنگلات لگائے جائیں گے، جس سے روزگار فراہم ہو گا، لکڑی کی پیداوار ہو گی اور صنعت کو ترقی ملے گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جس طرح اس بل کا کوئی مقصد نہیں تھا اور اس سے کوئی نتائج نہیں نکلے اسی طرح اس میں کہا گیا ہے کہ جنگلات اور اراضی کے استعمال کی خاطر مناسب اقدامات کئے جائیں اور قانون جنگلات 1927 میں مزید ترمیم کر دی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس قانون کے ذریعے یہ حکومت کسی بھی reserved or unreserved jungle کو قرار دے کر، جن کو یہ نوازنا چاہ رہے ہیں ان کو نواز دیا جائے گا۔ اس سے حکومت یا پنجاب کو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ اس ایوان میں تمام لوگ جانتے ہیں کہ کئی لاکھ ایکڑ پر مشتمل ایسی جگہیں ہیں جن پر ابھی تک قبضہ ہے اور وہ قبضہ چھڑوایا نہیں جا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ابھی تک وہ قبضہ کیوں نہیں چھڑوایا پا رہے اور ان کی کیا مجبوری ہے؟ یہ نئے experiments کرنے جا رہے ہیں، آئین میں ترامیم لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم نے جو پہلے بھی ترامیم کی ہیں اور ابھی بھی کر رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر جتنے بھی ہمارے معزز ممبران بیٹھے ہیں ان میں سے کافی ممبران کو اس بات کا علم بھی ہو گا کہ اس وقت بہت بڑی اراضی ہے جو کسی اور کے قبضے میں ہے لیکن اس کو چھڑایا نہیں جا رہا ہے اور ایک نئی ترمیم کی جا رہی ہے اس کا بھی وہی نتیجہ نکلے گا جو کہ پچھلے والے میں نکلا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم اس قابل نہیں ہیں کہ جو already حکومتی سطح پر اتنی بڑی بڑی جگہیں ہیں ان کو ہم حاصل نہیں کر پا رہے ہیں، پتا نہیں حکومت کی کیا مجبوری ہے اور ایک نئے حصے کو ہم developed کر کے ان تمام چیزوں کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہو گئی کہ ہمارے سے پچھلے کام ٹھیک ہو نہیں رہے ہیں، ہم اتنے strong نہیں ہیں، ہم اتنے مجبور ہیں اور ہم نئے steps لے رہے ہیں۔ ان کا بھی وہی حال ہو گا جو ہم عجلت میں ترامیم کرتے ہیں، کمیٹیاں بناتے ہیں اور نئے نئے بل لے کر آتے ہیں جس کا کوئی fruitful نتیجہ نہیں نکلتا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ kindly یہ ایوان میں ضرور بتایا جائے کہ لاکھوں ایکڑ کی اراضی کا کیا بنے گا جس کا قبضہ نہیں چھڑوایا جا رہا؟ ان لوگوں سے وہ قبضہ واپس نہیں لیا جا رہا ہے حالانکہ حکومت کے پاس تمام powers ہوتی ہیں، حکومت جو چاہے کر سکتی ہے کیونکہ وہ majority میں ہے۔ جب ان کی powers بھی چل رہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ یہاں مجبور ہے؟ یہ بل بالکل غیر ضروری ہے لہٰذا اس کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے اور میرے سوال کا جواب بھی دیا جائے۔ ایسے بل لانے سے پہلے ایوان کو ضرور بتایا جائے کہ ایسے بل لانے کی کیوں ضرورت پیش آتی ہے جبکہ جو already existing چیزیں ہیں ان پر گورنمنٹ کا کنٹرول نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا تھا اور Rule-98 کا reference دیا تھا۔ اس حوالے سے کہ یہ بہت اہم بل ہے ایک طرف تو دنیا میں global warming کی بات چل

رہی ہے اور دوسری طرف reserved جنگلات کو unreserved کروایا جارہا ہے تو اس حوالے سے ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس میں دو چار چیزوں کی input دے سکیں۔ میری درخواست ہو گی کہ ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترم! میری بات سنیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ترمیم میں آپ کا نام آیا ہی نہیں میں کیا کروں؟ آگے ترمیم میں جن کے نام آئے ہیں ان میں ڈاکٹر سید وسیم اختر ہیں، محترمہ شُنیلا رُوت ہیں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ Rule-98 پڑھ لیں اس کے تحت میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب ترمیم move ہو چکی ہے اس پر انہوں نے بات کر لی ہے۔ (شور وغل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دونوں ممبران نے oppose کیا ہے اور وہ Rule-98 کا حوالہ دے رہے ہیں اس کے تحت وہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وہ move ہو چکی ہے اور ان کا نام بھی نہیں ہے اب میں کیا کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ممبران کو encourage کریں۔ اگر کوئی legislation پر بات کرنا چاہتا ہے، اگر آپ bulldoze کرنا چاہیں گے تو ان کی اکثریت ہے، ہم بولتے بھی رہیں گے تو وہ bulldoze ہو جائے گی۔ جناب محمد صدیق خان Rule-98 کا حوالہ دے رہے ہیں اور پورے ایوان نے دیکھا کہ ان دونوں افراد نے first reading پر اس ترمیم کو oppose کیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر دو ممبران بولنا چاہتے ہیں تو آپ بولنے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں دو صاحبان کو بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔ چلیں، بات کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری اس معزز ایوان کے سامنے submission ہے کہ آج کل پوری دنیا میں جو global weather change کی بات چل رہی ہے جس کی وجہ سے بے موسمی بارشیں ہو رہی ہیں، floods آ رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ ہم nature سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اس ساری environment کو کنٹرول کرنا جنگلات کا کام ہے۔ ایک طرف تو پنجاب میں جتنے بھی reserved جنگلات ہیں ان پر غیر قانونی encroachers نے قبضہ کی رکھا ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے "چھوٹو رام" کی بات ہو رہی تھی۔ نہیں، "چھوٹو ڈکیت" کی بات ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر:"چھوٹورام"تواور چیز تھی۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!Very sorry میں اس لفظ کوwithdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تصحیح کر لی جائے۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!"چھوٹوڈکیت"کی بات ہو رہی تھی کہ یہ لاء اینڈآرڈر کے حوالے سے دیکھا جائے تو جو یہ کتنا بد نما داغ ہے۔۔۔

جناب سپیکر:آپ ترمیم سے متعلق بات کریں،آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!میں ترمیم سے متعلق بات کرتا ہوں۔اس میں میری یہ عرض ہے کہ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ ان سے نہ پوچھیں،اپنی ترمیم بتائیں۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!میری یہ درخواست ہے کہ اس کیstrategic use یہ ہے کہ اس میںforestation کی جائے،اس میں درخت لگائے جائیں،Global weather change سے بچا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ جتنے encroacher بیٹھے ہیں اگر آپ اس کو خاص for strategic use unreserve کریں تو پھر مجھے سمجھ نہیں آتی۔Basically دنیا کی strategic use تو یہ ہے کہ وہ جنگلات کو بڑھا رہے ہیں اور ہم جنگلات کو ختم کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ 1927 کے ایکٹ میں جو ترمیم کی جا رہی ہے وہ غلط ہے۔ میری معزز ایوان سے درخواست ہو گی کہ broader aspect سامنے رکھتے ہوئے اور بالخصوص یہ جو global weather change کا مسئلہ ہے اس میں تغیانی آتی ہے،تباہی اور بربادی ہوتی ہے اور غیر موسمی بارشیں ہوتی ہیں ان کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ جو ایکٹ میں ترمیم لانا چاہتے ہیں اس کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!شکریہ۔آپ نے ٹائم دیا اور میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور فارسٹ،اریگیشن،ریونیو۔۔۔

جناب سپیکر:جی،آپ فارسٹ پر بات کریں۔آپ کے ساتھی نے جو ترمیم دی ہے اس پر بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ اس میں جو یہ کہا گیا ہے کہ پبلک پارٹنر شپ میں یا یہ پبلک کی ownership پر دے دیا جائے تو یہ پہلے کئی دفعہ تجربے ہو چکے ہیں۔ اس وقت میرے ڈسٹرکٹ میں تقریباً 20 سے 25 ہزار ایکڑ محکمہ جنگلات کی زمین موجود ہے اور ایک زمانہ تھا کہ اس ایریا میں جنگل اتنا بہترین اور اس طرح ہوا کرتا تھا کہ ہمارے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ترمیم پر بات کریں، آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ مجھے تین منٹ دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم پر بات کریں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب احمد خان بھچر! تشریف لے آئیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016

(۔۔۔ جاری)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بات یہیں سے شروع کروں گا جہاں سے کورم کی نشاندہی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے آپ نے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بات وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے کورم کی نشاندہی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرے ڈسٹرکٹ میں تقریباً پچیس سے تیس ہزار ایکڑ فارسٹ لینڈ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ترمیم کے بارے میں بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں بھی اسی پر آرہا ہوں۔ میں آپ سے صرف دو تین منٹ لوں گا، میں اس میں تجاویز دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ترمیم پر بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں کوئی پوائنٹ سکورنگ والی بات نہیں ہے ۔ میرے ڈسٹرکٹ میں پچیس سے تیس ہزار فارسٹ لینڈ ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ بجائے اس کے کہ اس کو reserve کیا جائے اور اس کی الاٹمنٹ کی جائے۔ اگر جنگلات کو open auction میں لایا جائے تو اس زمین سے حکومت کو کافی آمدن ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت ادھر کافی جنگل موجود تھا لیکن اب جنگل کی کٹائی ہو چکی ہے اور اس بے دردی سے کٹائی ہوئی ہے کہ اب وہاں پر صاف میدان پڑے ہوئے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ بجائے اس کے کہ آپ اس کی الاٹمنٹس کریں آپ اس کو open auction میں لے کر آئیں تو بہتر ہو گا گورنمنٹ کو اس سے کافی revenue حاصل ہو گا دوسرا لوگوں میں مقابلے کا رجحان بھی پیدا ہو گا۔ محکمہ جنگلات وہاں پر جو پودے لگاتا ہے تین چار دن بعد ان کے جو متعلقہ نچلے level کے ملازمین ہوتے ہیں وہ ان پودوں کو اکھاڑ کر لے جاتے ہیں۔ پرائیویٹائزیشن کے لئے جو یہ preserve کر رہے ہیں پہلے آپ کو لوگوں میں awareness پیدا کرنی چاہئے، ایک دفعہ مقابلے کی فضا پیدا کریں لوگ آپ کو appreciate کریں گے ۔ جس طرح ہم اس بل کو پاس کر رہے ہیں اور چور دروازے سے الاٹمنٹ کی طرف جا رہے ہیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کو تو پتا ہے الاٹمنٹ کا تو land reforms کی حد تک کبھی اس ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا تو فارسٹ کی الاٹمنٹ کا کیا فائدہ پہنچے گا؟ اس لئے میری یہی submission ہے کہ کم از کم اس کو اس طریقہ سے کیا جائے کہ لوگوں میں awareness پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ مقابلے کی فضا پیدا ہو اس کے لئے ایریا مختص کریں کہ اس

ایریا میں آپ کو یہ جنگل لگانا چاہئے، اس ایریا میں شیشم لگانا چاہئے، اس ایریا میں سفیدا لگانا چاہئے۔ میری صرف اتنی التجا ہے کہ اس میں آپ area restrict کر دیں۔ میں نے یہی بات کرنی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کی جو ترمیم ہے وہ تو یہ ہے کہ اس بل کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے اور اس کا جواب بڑا simple ہے کہ یہ بل آرڈیننس کی صورت میں 25-01-2016 سے نافذ ہے اور اس وقت سے پنجاب حکومت کی طرف سے لاء ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر مشتہر ہے اس لئے اسے عوامی رائے کے لئے مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو تجاویز میرے معزز دوستوں نے دی ہیں، میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس بل میں کوئی بہتری لانا چاہتے ہیں یا آپ کے ذہن میں کوئی further proposal ہے تو آپ اس کو پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر لائیں، میں اسے accept کرنے کو تیار ہوں۔ آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بیٹھیں اس پر discussion کریں اور جو چیز مناسب ہو گی اس کو opt کیا جائے گا۔

(اذانِ ظہر)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016,
be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016,
be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I oppose.

محترمہ!اس میں آپ کا نام نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ویسے بات کرنے کی اجازت دیتا ہوں لیکن ترمیم withdraw ہو جائے گی۔ محترمہ ان کو ترمیم دینے دیں آپ بعد میں بات کریں گی۔ یہ ترمیم ان کی طرف سے آئے گی آپ کی طرف سے نہیں آئے گی۔ اب آپ کی طرف سے نہیں آسکتی۔

DR MUHAMMAD AFZAL: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ہم پنجاب مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن 2015 کو پاس کرنا چاہ رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اہم بل ہے جس طرح سے ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ترمیم پر آئیں۔ آپ نے جو ترمیم دی ہے، پڑھی اور سنی ہے اس پر آئیں اور آپ کے پاس موجود بھی ہے پلیز اس کے مطابق بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر میں نے eliciting opinion کی بات کرنی ہے تو پھر اس کا logic بھی بتانا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز آپ مہربانی کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پھر میں یہ کہہ کر بیٹھ جاتی ہوں کہ اسے eliciting opinion کے لئے اخبار میں عوام کے لئے پیش کیا جائے۔ اگر آپ بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر یہی

ہو گا۔ ہمیشہ بل لانے کا ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم وہ مقاصد حاصل کر سکیں اور وہ مسائل جن میں ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ گھرا ہوا ہے ہم اس کے لئے بہتری کے اقدامات کر سکیں۔ ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ 68 سال سے ہمارے ملک کو معرض وجود میں آنے کے باوجود اور اس حکومت کو عرصہ 30 سال سے گاہے بگاہے حکومت ملنے کے باوجود بھی آج تک ہم کوئی ایسے اقدامات نہیں کر سکے کہ ہم اس مصیبت اور آفت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ گاہے بگاہے سیلاب کنٹرول کرنے کے لئے کمیشن بھی بنائے جاتے رہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمارے لئے وبال جان بن چکا ہے۔ ہر سال بہت سی قیمتی جانیں اور املاک ضائع ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ایک کمیشن بنا کر کمیشن مافیا کھڑا کیا جاتا رہا اور ماضی میں وہ کمیشن کیا کرتے رہے؟ وہ صرف اپنی تنخواہیں اور مراعات حاصل کرتے رہے اور حکومت نے سیلابوں میں مفاد پرست جاگیرداروں، وڈیروں کو اپنی من مانیاں کرنے کی اجازت دیئے رکھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی اہم بل ہے لیکن اس کے باوجود اس بات کا خدشہ ہے کہ اس حکومت کا کام صرف اور صرف announcement کرنا ہے لیکن عوام کی بھلائی کے لئے آج تک کوئی ڈیم نہیں بنایا گیا جو اس کی واضح مثال ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ آپ ترمیم پر نہیں آ رہیں آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! حکومت اپنے ذاتی مفادات کی خاطر کمیشن بنا کر کمیشن مافیا کو فروغ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ بڑی مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب! انہوں نے جو ترمیم دی ہے آپ اس بارے میں بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے یہی ترمیم دی ہے کہ اس کو for public opinion publish کیا جائے۔ میں وہی عرض کروں گا کہ یہ بل پیش ہونے سے پہلے ویب سائٹ پر موجود ہے اور پبلک کو اس کی پوری طرح سے آگاہی ہے اور ویسے بھی قانون سازی کے لئے public opinion seek نہیں کی جاتی بلکہ اس معزز ایوان کو on be half of public Constitutional mandate حاصل ہے کہ وہ قانون سازی کرے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words

"not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words "not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی طرف سے oppose کیا گیا ہے۔ جی، محترمہ! آپ on carry کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کلاز میں عملدرآمد کا ذمہ دار افسران کو بنایا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ افسر گریڈ 18 کے rank کا ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ گریڈ 18 کا کوئی rank نہیں ہے بلکہ سکیل ہوتا ہے لہٰذا اس میں ترمیم کی جائے اور ذمہ دار افسر کا عہدہ ایکسیئن سے کم نہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو ترمیم دی ہے اس سے complications آئیں گی چونکہ اصول ہے کہ basic pay scale کے مطابق تعیناتی کی جاتی ہے اور اس سے زیادہ واضح ڈیوٹی اور فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اس کی سنیارٹی کا لحاظ گریڈ 17، 18، 19، 20 اور 21 ہے، یہ ایک زیادہ واضح اور مؤثر حکمت عملی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے اور انہوں نے جواب دے دیا ہے اب میں question put کرنے لگا ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words "not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 & 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 & 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 5 & 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!یہ ترمیم صرف تصحیح کے لئے دی گئی ہے کہconsistingکی بجائے comprisingکر دیا جائے جیسا کہClause-15میں ہے۔Clause-15میںReview Boardکے لئےcomprisingکالفظ استعمال ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!consisting and comprisingمیں کوئی فرق نہیں ہے۔یہ تو بالکل بے معنی سی ترمیم دی گئی ہے لہٰذا اسے مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہماری ترمیم یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کمیٹی میں ایسے ممبران ہوں جو کہ flood control میں تجربہ رکھتے ہوں۔ ہمیشہ یہی ہوتا آ رہا ہے کہ ایسے لوگ تعینات کر دیئے جاتے ہیں جن کا اس محکمہ کے ساتھ کوئی تعلق ہوتا ہے اور نہ ہی ان کو اس شعبہ سے متعلق کوئی تجربہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم کسی کو oblige کرنے کے لئے بھی ایسا کر دیتے ہیں لیکن اس کے نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا چونکہ اس شعبہ میں کوئی تجربہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ غلط فیصلے کرتے ہیں اور in the end اس کے نقصانات ہوتے ہیں۔ اس وقت overall generally climate change ہو رہا ہے۔ پاکستان میں سیلاب یا دوسری بڑی ناگہانی آفات آتی ہیں تو ہم ان کو کنٹرول نہیں کر پاتے کیونکہ ہم نے ان آفات سے بچاؤ کے لئے کوئی proper system بنایا ہے اور نہ ہی ایسے لوگ تعینات کئے ہوئے ہیں کہ جو اس حوالے سے expert ہوں۔ یہ بہت اہم بات ہے کہ متعلقہ شعبہ میں تجربہ اور قابلیت رکھنے والے کو ہی اس شعبہ یا محکمہ میں تعینات کیا جائے۔ میں تجویز کروں گی کہ اس محکمہ میں بھی اس شعبہ کے ماہرین کو لازماً شامل کیا جائے تاکہ اس کے fruitful نتائج حاصل ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں پیشہ ورانہ مہارت کی بناء پر ہی لوگوں کی تقرری ہوتی ہے۔ اس میں sufficient experience کے الفاظ بڑے subjective ہیں اور ہر آدمی اپنے حساب سے اس کی تشریح کر سکتا ہے۔ اگر ان الفاظ کو اس میں شامل کیا جائے تو اس سے ایک unlimited litigation کا پہلو سامنے آ سکتا ہے اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے جو ترمیم دی ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر پولیس یا لوکل انتظامیہ محکمہ انہار کی غیر قانونی تعمیرات ہٹانے سے انکاری ہو تو اس کی وجوہات تحریری طور پر لی جائیں اور ان کو cross-check کیا جائے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے مشکل حالات میں جب کسی انتظامی ادارے کو مدد کے لئے بُلایا جاتا ہے تو آگے سے simply refuse کر دیا جاتا ہے۔ جب آپ کے پاس انکار کرنے کی وجوہات تحریری شکل میں ہوں گی اور وہ باقاعدہ اس کا جواز تحریری شکل میں دیں گے تو پھر آپ اس کی تصدیق کر سکیں گے اور اگر وہ وجوہات غلط ثابت ہوں تو اس پر کوئی ایکشن لیا جا سکے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ خدیجہ عمر نے Cluase-12(3) پر پوری طرح سے غور نہیں فرمایا کیونکہ اس میں already یہ چیز موجود ہے۔ان لوگوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ Canal Officer کی مدد کریں اور اگر وہ مدد نہ کر سکیں تو یہ ان کے اُوپر ذمہ داری ہے کہ وہ explain کریں گے کہ Why have they not done that? تو محترمہ اس ترمیم کے ذریعے سے جو مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ چیز already اس میں موجود ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

(The motion was lost.)

The motion moved and the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga,

Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood.

Since this amendment is substantially identical to the second amendment in Clause 7 which has already been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106(B) and 198(4) and is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Vigilance Committee Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar,

Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج اسمبلی میں Vigilance Committees کا جو بل پیش ہوا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی public concern Bill ہے جس طرح سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے صوبے کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جا رہے ہیں بجائے اس کے کہ ہم اپنی عوام کے جان و مال کا تحفظ کر سکیں اور اُن کی املاک کو قبضہ مافیا سے بچا سکیں، دہشت گردی کے اس ناسور سے جان چھڑا سکیں لیکن اس کے باوجود ہم اس ناسور سے چھٹکارا نہیں مل پا رہا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عرصہ دراز سے بہت ساری حکومتوں نے بہت سارے اقدامات بھی کئے۔ 3 C's System بنایا گیا، کئی اور ایسی چیزیں لائی گئیں کہ جن سے ہم اس کی روک تھام کر سکیں لیکن پورے نظام میں افراتفری، کرپشن اور سفارش ہونے کی وجہ سے آج کی صوبائی حکومت پسند اور ناپسند کی بناء پر جو فیصلے کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کی وجہ سے ہماری بڑی ناکامی ہے۔ عوام کی رائے کو اہمیت دی جانی بہت ہی ضروری ہے کیونکہ ہم یہ اقدامات اپنی اس عوام کے لئے کرتے ہیں جن کی ہمارے اوپر ذمہ داری ہے اور آج ہم اس ایوان میں کھڑے ہو کر جن کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس عوام کو اہمیت کیوں نہیں دے رہے کیونکہ ہم اپنے منتخب نمائندے کو اہمیت

نہیں دے رہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس بل سے فائدہ اُٹھا سکیں اور ہم جو اقدامات اپنی عوام کی فلاح و بہبود اور اُن کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی رائے کو اہمیت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک واقعہ کا ذکر کروں گی کہ یہ بھی اس حکومت کی بہت بڑی ناکامی ہے کہ ہم نے جو اتنی ساری artificial cosmetics type, forces بنالی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اس سے بہتری کر سکیں گے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب تعداد بڑھائی جاتی ہے تو اس سے زیادہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن کی کارکردگی کے check and balance کا ایک mechanism ہونا چاہئے اور اُس پر سختی سے عملدرآمد ہونا چاہئے لیکن ہم نے یہاں دیکھا ہے کہ جتنے لوگ اس وقت بہت اچھے اچھے مقام حاصل کر چکے ہیں اُن پر بہت سارے ایسے مقدمات ہونے کے باوجود اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ اسی طرح سے اگر آپ اشتہاریوں کو دیکھیں تو وہ کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں اور اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے اس کے باوجود کہ ہماری عوام اس کی نشاندہی کرتی ہے اور پولیس وہاں پر approach نہیں کر پاتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے check and balance کا کوئی mechanism نہیں ہے جس کی وجہ سے اُن قصوروار وں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے اس لئے میں یہ بہت ضروری سمجھتی ہوں کہ اس کو باقاعدہ تشہیر کیا جائے اور عوام سے اس بارے میں رائے لی جائے تاکہ مفاد عامہ کے لئے بہتر قانون بنایا جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جتنی گفتگو کی ہے انہی چیزوں کو redress کرنے کے لئے یہ بل لایا جا رہا ہے اور local level پر یہ جو ویجیلنس کمیٹی بنے گی یہ intelligence sharing and intelligence work میں بنیادی اہمیت کی حامل ہو گی اور اس سے intelligence network میں بڑی بہتری آئے گی۔ باقی جہاں تک اس بل کو مشتہر کرنے کی بات ہے تو بل ordinance کی صورت میں website پر موجود ہے اور جہاں تک عوامی رائے کا تعلق ہے تو یہ معزز ایوان عوامی رائے کا ہی مظہر ہے اس لئے اس کو further مشتہر کرنے اور delay کرنے کی کوئی مناسب reason نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home

Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 & 4

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it, the first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

"(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اس کلاز میں میری ترمیم یہ ہے کہ ویجیلنس کمیٹیوں میں سپیشل برانچ کی نمائندگی SSP level کے rank سے کم نہیں ہونی چاہئے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس rank کے پولیس آفیسر نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا سکتے ہیں اور بہتر ٹیمیں بنا کر بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں دوسری بات یہ ہے کہ Intelligence Bureau کا نمائندہ گریڈ۔18 کی تجویز اس لئے دی ہے کہ یہ لوگ experience based ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تمام حالات اور معاملات کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر ہم اس طرح کے لوگوں کو appoint کریں گے تو اُس کام کا check and balance بھی بہتر ہو گا اور میرے خیال میں بہت سارے ایسے معاملات جن کو وہ عرصہ دراز سے دیکھ چکے ہوتے ہیں تو پھر جب اس طرح کا کوئی موقع اُنہیں ملتا ہے تو وہ بہتر کام کر سکتے ہیں اور ہمیں بہتر نتائج مل سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں local level پر not practicably یہ below the rank of Senior Superintendent of Police نہیں ہے کیونکہ اس level کے لوگ اتنی تعداد میں available ہی نہیں ہیں کہ ان کو اس میں رکھا

جائے۔ مقامی سطح پر جس rank کے لوگ بھی available ہوں اُن کو بنایا جائے گا اور upper level پر اس rank کے لوگ ensure کرتے ہیں کہ اُن کے subordinates کی reporting وغیرہ کے تمام معاملات ٹھیک ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

"(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! امید اسی بات کی تھی۔ میں نے جو تجویز دی ہے اور یہ کہا ہے کہ کمیٹی کے لئے ممبران کی نامزدگی اس ایوان سے ہونی ہے تو ایوان کے custodian سپیکر صاحب ہیں اور سپیکر صاحب بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں، اچھی طرح سے دیکھ سکتے ہیں، سب ممبران قابل احترام ہیں لیکن وہ ایوان کو چلاتے ہیں اس لئے وہ بہتر ممبر کو نامزد کر سکتے ہیں کہ ان کو اس طرح کی کمیٹیوں میں کام کرنا چاہئے۔ یہ معاملہ بے شک ہم سب کے لئے بہت اہمیت کا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتی ہوں کہ custodian of the House سپیکر صاحب ہیں اس لئے ایوان سے جو nomination ہو وہ Government کے word کو substitute کر کے Speaker کیا جائے اور اختیارات سپیکر کو دیئے جانے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ purely executive function ہے۔ It should be performed by the Government.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! thank you again میں نے اس لئے کہا کہ یہاں advance میں oppose کر دیا گیا ہے تو آگے بھی ایسے ہی ہونا ہے۔ یہ ترمیم ہے کہ لوکل ویجیلنس کمیٹیاں سب ڈویژنل کمیٹیوں کی سفارش پر ہوں کیونکہ وہ مقامی حالات سے باخبر ہوں گے اور ان کا انتخاب صحیح ہو گا۔

جناب سپیکر! میری بات میں بڑا logic ہے باقی بات تو understanding کی ہے یا جو رویہ اس ایوان کے اندر ہے۔ ہم نے اس روّیے کو ٹھیک نہیں کرنا لیکن یہ تجویز اگر دیکھی جائے تو اس میں ایسا کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اس کو منظور بھی کر لیا جائے کیونکہ سب ڈویژنل کمیٹی تحصیل لیول پر ہو گی وہ آگے یونین کونسل کے لیول پر جو کمیٹیاں بنیں گی وہ اس مخصوص علاقہ کے حالات وواقعات سے بہتر طور پر آگاہ ہوں گے اور وہاں کے لوکل نمائندوں کو بہتر پتا ہو گا کہ کون سے لوگ ہیں جن کو ان سب کمیٹیوں میں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میری تجویز اس logic کے ساتھ تھی تاکہ اس علاقہ کے حالات و واقعات کے مطابق مقامی نمائندوں کو مقامی کمیٹیوں میں بہتر طور پر نمائندگی مل سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس میں پہلے اختیار ڈسٹرکٹ ویجیلنس کمیٹیوں کے پاس ہے تو یہ انہی لوگوں پر مشتمل ہے جو اس علاقے سے ہیں اور وہاں کے حالات اور لوگوں کو جانتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood.

Since, this amendment is substantially identical to the amendment which has just been lost. Therefore, the same is inadmissible under Rule 106(B) and 198(4) and is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Marriage Functions Bill 2015. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local

Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شادی بیاہ کے موقعوں پر فضول خرچی کی روک تھام کے لئے یہ قانون بنایا جارہا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ایسی چیزوں کی روک تھام کی اشد ضروت ہے۔ اس سے بہت فائدہ اس وقت ہو گا جب سادگی کو اپنایا جائے لیکن اس سے پہلے بھی یہ کافی دفعہ ہو چکا ہے کہ آپ نے چیزوں پر پابندی لگائی لیکن اس کے نتائج ویسے نہیں آئے جو آنے چاہئیں تھے۔اس سے پہلے بھی ون ڈش کا کہا گیا تھا اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن پر پابندی لگائی مثلاً وقت کے حوالے سے بھی

پابندی لگائی گئی تھی۔ ان سب چیزوں پر پوری طرح عملدرآمد اس لئے نہیں ہو پاتا کہ اس میں کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی ایسا پہلو ہے جس کی وجہ سے مکمل طور پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ میں مثال کے طور پر یہ بتانا چاہوں گی کہ جب وقت کی پابندی کا قانون ہے اور بہت سے فنکشنز اور رسومات ہیں جن پر پابندی ہے لیکن لوگ کیا کرتے ہیں کہ کارڈز پر شادی کی بجائے گھریلو فنکشن کا لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر تقریبات ہو جاتی ہیں جبکہ وہ شادی کا ہی فنکشن ہوتا ہے۔ اس میں بے تحاشا لوازمات اور بے تحاشا اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس فضول خرچی کو روکنا چاہئے اور سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ اس کو مزید جتنا بہتر بنایا جا سکتا ہے تو اس کو بنایا جانا چاہئے تاکہ ایک عام mediocre بندے کے لئے survive کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس وقت بہت مہنگائی ہے، اس وقت ملک کے بے روزگاری کے حوالے سے جو حالات ہیں اور خاص طور پر ان رسومات کی وجہ سے بچیوں کے والدین بہت زیادہ suffer کر رہے ہیں لیکن اس میں پھر وہی بات ہے کہ ہم Bills لا رہے ہیں اور وہ effective کیوں نہیں ہو پا رہے، اس میں کہیں نہ کہیں کوئی کمی کوتاہی ہے جس کی وجہ سے ان کی effectiveness اس طرح سے نظر نہیں آتی ہے۔ ایک بہت اہم بل ہے اور جس طرف ہم جا رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے اگر ہم نے اس کو بہتر بنانا ہے تو اس کے لئے بہت ضروری ہے اس کو رائے عامہ اور متداول کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے کیونکہ یہاں عوام کی رائے لینا اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ اس سے effect ہو رہے ہیں ان کو بلا کر بتایا جائے کیونکہ اس سے ہمارا majority طبقہ خاص طور پر سفید پوش طبقہ ان رسومات کی وجہ سے بہت زیادہ effect ہو رہا ہے لہٰذا ان سب کی رائے لینا بہت اہم ہے تاکہ اس کو مزید بہتر بنایا جا سکے اور اس میں جو کمیاں کوتاہیاں ہیں ان کو دور کر سکیں۔ اس میں کوئی اتنا سا بھی موقع نہ ہو جس سے پھر کوئی غیر قانونی کام ہو۔ میرے کہنے کا مقصد ہے کہ اقدامات ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی لوگ اس کا miss use کر لیتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں یہ practice ہو رہی ہے اور بہت سے ایسے اقدامات ہیں جن پر پابندی ہے لیکن اس کے باوجود وہ پابندی قائم نہیں رہتی، وہ effective نہیں ہے لہٰذا اس کو مزید effective بنایا جائے۔ جو simplicity اختیار کی جا رہی ہے، جو بل لایا جا رہا ہے وہ بہت اچھی بات ہے اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس کو ہمیں زیادہ سے زیادہ encourage کرنا چاہئے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے، میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ یہ تمام پابندیاں پہلے بھی ہیں لیکن پھر بھی لوگ اس کا miss use کر رہے ہیں، تو جو اس میں کمیاں کوتاہیاں ہیں اس کو بہتر بنانے کے لئے اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس کی جو effectiveness ہے وہ ایک administrative معاملہ ہے، بالکل یہ محترمہ کی بات درست ہے کہ اس کی effectiveness پر توجہ دی جانی چاہئے اور باقی جہاں تک اس کو مشتہر کرنے اور عوامی رائے کا معاملہ ہے تو یہ کافی دیر سے نافذ ہے۔یہ ویٹ سائیٹ پر بھی موجود ہے اور یہ بالکل عوامی رائے کا مظہر ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

> "That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 6

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from

Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!لاء منسٹر صاحب نے اسےoppose کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!یہ تجویز ہم نے اس لئے دی ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے لئے جو کمیٹیاں بنائی جائیں اس میں علاقے کے منتخب نمائندے بھی شامل ہوں تو اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ علاقے کے لوگ جب اس میں شامل ہوں گے تو اس کی performance بہت بہتر ہو جائے گی، اس سے آپ کو بہت supportاور help ملے گی کیونکہ جب علاقے کے لوگ اس میں involve ہوں گے تو ان کی پوری کوشش ہو گی کہ اس کو زیادہ سے زیادہ effective بنایا جائے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ generally ماحول بہتر ہو جائے گا اور اس کی effectiveness میرے خیال میں زیادہ ہو جائے گی اگر علاقے کے لوگ اس کمیٹی میں بھی ساتھ شامل ہوں جائیں گے تو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس میں rules بنیں گے اور ان کے تحت گورنمنٹ کااختیار ہوگا کہ اس کمیٹی کے ممبرز کا تعین کرے لیکن جس طرح سے محترمہ نے کہا ہے تو بالکل اس علاقے کے ہی لوگ ہوں گے اوران میں elected representative بھی ہوں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے دوبارہ اس میں پھر وہی گزارش کی ہے کہ جرمانے کی رقم کے تعین کے لئے معیار حکومت مقرر کرے۔ Obviously اگر جرمانے کی رقم گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو گی تو میرا خیال ہے کہ اس پر پابندی بھی بہتر طریقے سے ہو گی اور اس کا کوئی فائدہ بھی ہو گا، otherwise پھر اس کی effectiveness نہیں رہے گی اس لئے حکومت کی طرف سے کوئی معیار بنایا جائے کہ یہ جرمانے کی رقم حکومت کی طرف سے مقرر کی جائے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت یہ اختیار عدالت کے پاس ہے کہ عدالت حالات وواقعات کو مدنظر رکھ کر جرمانے کا ہر کیس میں ان دو limits کے درمیان فیصلہ کرے جو کہ 50 ہزار سے 20 لاکھ تک ہے تو یہ اختیار عدالت کے پاس رہنا ہی قرین انصاف ہے۔ اس ترمیم کی رُو سے یہ اختیار اگر گورنمنٹ استعمال کرے گی جیسا کہ stress کیا گیا ہے تو اس سے لوگوں میں عدم اعتماد یا unsatisfactory remarks کا خدشہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 9 to 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 9 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, Now the question is:

"That Clauses 9 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth and Ms Nabila Hakim Ali Khan. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ مسودہ قانون اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنانے کے لئے ہے جس میں ترمیم دینے کا ہمارا مقصد یہ تھا کہ اسے اخبارات میں مشتہر کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ یہ ہے کیا۔ Basically ابھی منسٹر صاحب کہیں گے کہ ہم نے website پر اسے رکھا ہوا ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ website تو آج تک میں نے کبھی نہیں دیکھی اور پتا نہیں کہ اس ایوان کی اکثریت کو بھی اس کا پتا ہے کہ نہیں۔ ہم دیہاتی لوگ ہیں اور دیہاتوں سے منتخب ہوتے ہیں جہاں پر website کا تصور تو ہے لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں کہ آپ کہہ سکیں کہ پنجاب کے دس کروڑ

لوگ اس website کو جانتے ہوں۔ بہر حال اس پر گزارش ہو گی کہ اس بورڈ کو دوبارہ تشکیل دینے کے لئے وضاحت کی جائے کیونکہ یہ قومی و صوبائی اہمیت کا بورڈ ہے لہٰذا عوام کی رائے ضرور لی جائے۔ اس طرح کے بورڈز اور اس طرح کی چیزیں بناتے ہیں، ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ مثالی صوبہ بنا رہے ہیں اور ہم نے بچت کی ہے، ہم اس صوبے کو باقی صوبوں سے بہتر چلا رہے ہیں اور good governance دکھا رہے ہیں تو پھر ایسے نئے سے نئے بورڈ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے پہلے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کتنے عرصہ سے کام کر رہا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ کی یہ تیسری term ہے تو کیا انہوں نے جو پہلے 25/20 سال حکومت کی تو اس دور میں اس بورڈ کی اہمیت نہیں تھی، کیا یہ اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ اس وقت تشکیل نہیں دیا جا سکتا تھا؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت کام چلتا رہا ہے اور اگر 25/20 سال سے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو بنائے بغیر معاملات چلاتے رہے ہیں اور اپنی good governance دکھاتے رہے ہیں جس پر انہیں کامیابی بھی ملتی رہی ہے۔ عوام انہیں ووٹ دیتے رہے ہیں اور ظاہر ہے naturally تبھی اکثریت لے کر آتے ہیں ناں۔ پھر اس وقت کیوں نہیں کیا تو اب اس کی کیا ضرورت اور اہمیت ہے کہ اس بورڈ کو تشکیل دیا جا رہا ہے؟ میں یہ بات کہوں گا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس سے فضول خرچیاں ہوں گی۔ اس بورڈ کے لئے تعینات کئے جانے والے افسران کے لئے گاڑیاں خریدی جائیں گی اور دیگر اخراجات بھی ہوں گے۔ ایک طرف سادگی کو اپنانے کی باتیں ہوتی ہیں اور دوسری طرف ان بیوروکریٹس کو شاہانہ طرز زندگی بسر کرنے کے لئے اچھی اچھی تنخواہیں اور گاڑیاں دے کر انہیں اپنے اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی خاطر ایسے اداروں میں نامزد کر کے صوبے کے پیسے کو بے دردی سے لوٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ بورڈ بنانے سے پہلے publically opinion لینے کے لئے اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے public کیا جائے تاکہ لوگوں کی رائے آ سکے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ wing اچھے طریقے سے قانون سازی کرے اور اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ اس طریقے سے بنے کہ اس سے بہتری آئے نہ کہ افسران اور دیگر شاہی خرچیاں استعمال کر کے اس صوبے کا پیسا بے دردی سے استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چیمہ صاحب نے جو بات کی ہے اس کا کم از کم اس ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ جو ترمیم کی جا رہی ہے اس سے پنجاب اکنامک

ریسرچ انسٹیٹیوٹ بورڈ کی از سر نو تشکیل اس سے کی جا سکے گی۔اس میں جو ترمیم specific ہے وہ یہ ہے کہ جو غیر سرکاری ممبران بشمول چیئرمین کے لئے یہ لازمی قرار دیا جا رہا ہے کہ وہ بورڈ کے ممبر بننے کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت اکنامکس یا دیگر متعلقہ مضامین میں پی ایچ ڈی ہو۔ سرکاری ممبر بننے کے لئے متعلقہ شخص کا کم از کم 15 سال کا تجربہ ہو تو یہ بورڈ کو effective بنانے کے لئے کیا گیا ہے کہ ایسے ہی لوگ سفارشی طور پر جو اس field سے تعلق نہیں رکھتے اور خوامخواہ صرف عزت واحترام کے لئے بورڈز کے ممبر نامزد ہو جاتے ہیں تو انہیں روکنے کے لئے ہے لہٰذا اس میں یہ گاڑیوں اور تنخواہوں والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, now the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga

Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:
>
> "(b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:
>
> (b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لاء منسٹر نے اسےoppose کیا ہے، جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہی گزارش ہے کہ بین الاقوامی طور پر ایک ایسے شخص کو وائس چیئر مین لگایا جائے جو اکنامکس کو اور سارے سلسلے کو جانتا ہو تاکہ اسے بہتر طریقے سے چلایا جا سکے مختصراً بس یہی گزارش ہے۔ جیسے منسٹر صاحب نے ابھی بتایا کہ یہ ادارہ کام کر رہا ہے لیکن اس ادارے کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسے شخص کو تعینات کیا جائے جو بین الاقوامی طور پر معاملات کو جانتا ہو تاکہ اچھے طریقے سے اس ادارے کی کارکردگی سامنے آ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس میںrenowned کے بڑےInternational repute الفاظ ہیں اور ان کی تشریح ہر فرد اپنے مطابق کر سکتا ہے لیکن موجودہ Clause 2(A) میں وائس چیئر مین کاcriterion ہے وہ بڑا objective

criterionہے۔اس میں ایسا ہی فرد وائس چیئرمین منتخب ہونے کا اہل قرار پائے گا جو international repute کا حامل ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:

"(b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:

"(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:

"(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition

and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MINISTER FOR LAW AND/ PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔جی،چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!اس پر کوئی زیادہ بحث والی بات نہیں ہے کیونکہ یہ نمائندہ اسمبلی ہے اور اس کا حق بنتا ہے کہ ایسے بورڈز میں ان کی نمائندگی ہو۔اس سے پہلے بل جو ابھی پاس ہوا ہے اس کے بورڈ میں ممبران اسمبلی کو شامل کیا گیا ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ اس بورڈ میں ممبران جناب سپیکر اور اپوزیشن لیڈر نامزد کریں گے جو اس بورڈ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور اچھے in puts دینے کے لئے ہیں تو بورڈ میں ممبران اسمبلی کا ہونا ضروری ہے۔میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور حکومت اس ترمیم کو تسلیم کرلے اور ممبران اسمبلی کی نمائندگی شامل کرلی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!ممبران کی نمائندگی اس بورڈ میں بالکل شامل ہے اور حکومت ممبران کو نامزد کرے گی چونکہ یہ purely ایک executive معاملہ ہے تو حکومت کی نامزدگی کا اختیار ہی مناسب ہے۔ویسے بھی اپوزیشن کو اگر ان انتظامی معاملات میں کردار دیا جائے گا تو پھر اس ایوان میں تنقیدی جائزے میں رکاوٹ آئے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:

"(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai,

Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan Chamber of Commerce and Industry; and."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر:لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔جی،چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر !اس میں تو میرے خیال میں oppose کرنا ہی نہیں چاہئے تھا کیونکہ Chamber of Commerce فیڈریشن کو یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں اور ان کی گورنمنٹ کی جو ترجیحات ہیں کیونکہ عام تاثر یہی دیا جاتا ہے کہ یہ تاجر کی گورنمنٹ ہے،تاجر پسند گورنمنٹ ہے ہم زمیندار تو ویسے ہی کافی اس حکومت سے پس رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ تو ہو ہی رہا ہے لیکن میں نے سوچا تھا کہ شاید تاجر پسند حکومت ہے تاجر کو پسند کرتی ہے ان کو

نمائندگی دیتے ہوئے ان کو خوشی ہو گی لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو oppose کیا ہے پھر میں اس پر کیا بحث کروں۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اس پر مزید بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ گورنمنٹ جن کو نمائندگی دیتی ہے جن کے functions پر ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ جاتے ہیں ہم زمینداروں کو تو کوئی پوچھتا نہیں ہے بہر حال اُن کی نمائندگی بھی یہ نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے اچھی بات منسٹر صاحب جو چاہیں بہتر سمجھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو نان آفیشل ممبران کے لئے معیار ہے جس کے متعلق میں نے پہلے عرض کیا ہے اُس میں جو تبدیلی لائی جا رہی ہے اُس میں پندرہ سالوں کا تجربہ ہے اور اس کے علاوہ اکنامک یا متعلقہ فیلڈ میں پی ایچ ڈی کی شرط رکھی گئی ہے اور یہ وائس چیئرمین کے ساتھ چار آفیشل ممبران جو ہیں وہ اسی مقصد کے لئے بورڈ میں ان لوگوں کی اس category میں پانچ کی تعداد ہے اور یہ کافی بڑی تعداد ہے اُن کو نامزد کیا جا سکتا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

(The motion was lost.)

The fourth amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2A) of section 5 of the principal Ordinance, the following sentence be added at the end:

"The non-official members and the vice chairman shall respectively be at least 55 and 60 years of age."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2A) of section 5 of the principal Ordinance, the following sentence be added at the end:

"The non-official members and the vice chairman shall respectively be at least 55 and 60 years of age."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر:لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔جی،چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!اس میں تو سادہ سی بات ہے کہ سرکاری ممبران اور وائس چیئرمین کی عمر کی حد مقرر کرنا ضروری ہے اس طرح تو بہت عمر رسیدہ بندوں کو بٹھادیں گے جن کی اپنی یاداشت بھی شاید کام نہ کرتی ہو تو کم از کم عمر کی حد کا مقرر کرنا ضروری تھا اس لئے یہ propose کیا کہ عمر کی حد مقرر کر دی جائے ویسے بھی ریٹائرمنٹ کی ایک age ہے 60 سال اور ہم نے 55 اور 60 سال کی اُسی حد کو رکھا ہے جو کہ سرکاری طور پر ایک ریٹائرمنٹ کی حد ہے تو اس میں حرج نہیں ہے کہ منسٹر صاحب اس سلسلے کو غور سے دیکھیں اور اس میں انہی کا فائدہ ہے اور اسی میں بہتری ہے کہ یہ age کی limit کو مقرر کرنے کے لئے اس تجویز کو مان لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس میں 55 age this in اور 60 میں تقرر کرنے کی کوئی پابندی تو نہیں ہے 55 years اور 60 years میں بھی کوئی بھی وائس چیئرمین مقرر ہو سکتا ہے لیکن اس کو اس طرح سے specific کر دینا کہ اس سے نیچے نہیں، کوئی 51 years کا ہو سکتا 50 years کا ہو سکتا ہے 45 years تک لوگ جو ہیں وہ کافی experience اور

internationally نالج حاصل کر لیتے ہیں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے تو اس لئے اس condition کو specific کرنا مناسب نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):

"(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

قاعدہ225(2) کے تحت مسودہ قانون کو جاری رکھنے کے خصوصی حکم کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015. Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab

commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

Now the motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون(ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،آپ کا نام اس میں ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ترامیم ہم withdraw کر رہے ہیں اور چونکہ ہمیشہ ہم نے woman empowerment کی بات کی ہے اور خواتین کو strengthen کرنے کی بات کی ہے تو ہم نے consensus کے ساتھ ہماری خواتین کی طرف سے یہ gesture دیا ہے کہ ہم یہ ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ نے اسے withdraw کر لیا ہے۔

Now, the question is:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija

Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

آپ نے یہ بھی withdraw کر لی ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم نے ساری ترامیم withdraw کر لی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی۔

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جی، یہ ترمیم بھی انہوں نے withdraw کر لی ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Commission on the Status of The Women (amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Commission on the Status of The Women (amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That Punjab Commission on the Status of the Women (amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!قائد حزب اختلاف نےChairسے زیروآر سے متعلقrequestکی تھی کہ اس زیروآر کوtake upکیاجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید!۔۔۔ ابھی تو وہ موجود تھے لیکن اس وقت نہیں ہیں۔راناصاحب!ٹھیک ہے پھر اس زیروآر کو کلtake upکرلیاجائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15۔اپریل2016 صبح9:00بجے تک ملتوی کیاجاتاہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،15۔اپریل2016

(یوم الجمع،7۔رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 13

1205

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 15۔اپریل2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال2013 پر بحث

ایک وزیر پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال2013 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

1207

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 15۔اپریل2016

(یوم الجمع، 7۔رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

هُوَ

اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

سُوْرَۃُ الحَشر آیات 22تا 24

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (22) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (23) وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد واختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (24)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میری مسیحی کمیونٹی کا بچہ نوید رفیق ارسلان ہائی سکول جڑانوالہ میں زیر تعلیم ہے اور اس سکول میں اخلاقیات کا مضمون نہیں پڑھایا جارہا ہے۔ وہاں اس بچہ کا ناظرہ کا exam لیا گیا اور اس بچے کو فیل کر دیا گیا ہے تو اس کی "ڈی ای او" لیول پر چھان بین بھی ہو رہی ہے لیکن میں چاہتا تھا کہ اس ایوان میں اس کو پیش کروں کیونکہ مسیحی بچے جہاں بھی پڑھتے ہیں وہاں پر اسلامیات کے متبادل اخلاقیات کا مضمون ہے وہاں پر اخلاقیات کا مضمون تو ہے لیکن اس کے ٹیچرز نہیں ہیں، میری آپ کے توسط سے یہ request ہے کہ میں نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے اس کو resolve کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! تشریف رکھیں، وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6284 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*6284:جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کب قائم کی گئی؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دکانوں اور اراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال 14-2013 میں کتنی آمدن کون کون سی مدات میں حاصل ہوئی؟

(د) غلہ منڈی اور فروٹ منڈی کی منتقلی کے بعد جن آڑھتیوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ان کے پاس پہلی منڈیوں میں موجود دکانوں کا کیا سٹیٹس ہوگا، کیا یہ ان کے پاس رہیں گی یا ان سے واپس لے لی جائیں گی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 1941 میں قائم کی گئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 298 دکانات ہیں جن میں 127 آڑھتیوں کی ملکیت ہیں اور رینٹ کی 171 دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جبکہ غلہ منڈی کا رقبہ 48 کنال 4 مرلہ 128 مربع فٹ ہے۔غلہ منڈی 99 سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام 1961 کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیان کی دکانات ملکیتی ہیں۔آفس بلڈنگ، گیراج، ریسٹ ہاؤس، 2 عدد گڈز خانہ غلہ منڈی میں موجود ہیں۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو درج بالا سال میں کل 62 لاکھ 21 ہزار 583 روپے کی آمدن ہوئی۔مدات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

لائسنس فیس	2لاکھ 66ہزار 290
مارکیٹ فیس	42لاکھ 53ہزار 382
کرایہ دکانات	15لاکھ 28ہزار 402
پارکنگ فیس	1لاکھ 69ہزار 70
ریٹ لسٹ	1لاکھ 57ہزار 500
پراپرٹی ٹرانسفر فیس	98ہزار
منافع	16ہزار 639
متفرق	32ہزار 300
میزان	62لاکھ 21ہزار 583

(د) پرانی سبزی منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ٹی ایم اے کی ملکیت ہیں اور وہ ٹی ایم اے کے کرایہ دار ہیں۔ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کے بعد دکانات ٹی ایم اے کے کنٹرول میں ہوں گی اور اس کا فیصلہ ٹی ایم اے کرے گی جبکہ غلہ منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور انہی کے پاس رہیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال دو دفعہ ایجنڈے سے ملتوی ہوا ہے کیونکہ اس سوال کا جواب درست نہیں تھا لیکن اب تیسری مرتبہ بھی اس کا comma بھی تبدیل نہیں ہوا، وہی جواب آج تیسری مرتبہ ایجنڈے پر آگیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ان کی یہ بات بالکل درست ہے کہ جواب میں اتنا زیادہ فرق نہیں آیا کیونکہ اس میں صرف ایک clarification ہوئی ہے۔ سوال کے جز (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا تھا کہ مارکیٹ کمیٹی سے 99 سالہ لیز مارکیٹ کمیٹی نے ٹی ایم اے سے لی ہے، اس پر یہ منڈی، اس کے پلیٹ فارم اور اس کے "پھڑ" بنے ہیں۔ اس کے علاوہ جو دکانیں ہیں یہ اس لیز سے outside ہیں یعنی آڑھتیوں کی ملکیتی ہیں، اس کا جواب clear نہیں تھا کہ لیز کی دکانوں میں ملکیتی دکانیں کیسے آ گئیں۔ اس کے بعد مارکیٹ کمیٹی کا سارا ریکارڈ چیک کیا گیا ہے، جو ٹی ایم اے سے لیز کی جگہ ہے اس پر پلیٹ فارم بنا ہے "پھڑ" بنے ہیں چھوٹی دکانیں بنی ہیں اور اس کے علاوہ آفسز بنے ہیں۔ اس کے علاوہ 127 دکانیں آڑھتیوں کی ہیں جو ان کی اپنی ملکیت ہیں، لیز والی جگہ پر نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے اور اس کی clarification بھی ہو گئی لیکن جناب سپیکر یہ سوال تو ایوان کی پراپرٹی ہوتا ہے۔ یہ جواب تین مرتبہ ملتوی ہوا ہے، بہتر ہوتا کہ جواب میں یہ بات پرنٹ ہو کر آ جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید! جواب آپ کو مل گیا ہے، اس بات کو چھوڑ دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں 171 دکانیں مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا سالانہ کرایہ 15 لاکھ 28 ہزار روپے ہے، یہ تقریباً 744 روپے فی دکان بنتا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کرایہ موزوں ہے اور آخری مرتبہ یہ کرایہ کب بڑھایا گیا تھا کیونکہ قواعد کے تحت دس فیصد کرایہ ہر سال بڑھنا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب! آپ نے ان دکانوں کا کرایہ بڑھایا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان دکانوں کا کرایہ بڑھایا جاتا ہو گا لیکن ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ نیا سوال بنتا ہے، میں وقفہ سوالات کے بعد ان کو satisfied کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نیا سوال تو نہیں بنتا۔ آپ کے پاس اس وقت اس کی detail نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی detail نہیں ہے کہ کب کرایہ بڑھایا گیا؟

جناب امجد علی جاوید: لیکن آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ relevant سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو وقفہ سوالات کے بعد detail دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پراپرٹی ٹرانسفر فیس ایک مد ہے جس میں 98 ہزار روپے کی آمدنی ہے، یہ صرف رینٹ کی دکانیں ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کو منتقل کرنے کا اختیار مارکیٹ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے، کیا رینٹ والی دکانوں کو منتقل کیا جا سکتا ہے، کیا اس کے لئے قواعد اجازت دیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس منڈی میں وہاں پر دو طرح کی دکانات ہیں ایک ملکیتی ہیں جو کہ آڑھتیوں کی ہیں اور دوسری کرایہ کی دکانیں ہیں، جو آڑھتیوں کی ملکیتی دکانیں ہیں وہ جب ٹرانسفر ہوتی ہیں تو اس ٹرانسفر کی فیس مارکیٹ کمیٹی کو آتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یا تو میں نہیں سمجھ پا رہا کہ ملکیتی دکان جب بھی ٹرانسفر ہوتی ہے تو اس کی رجسٹری ہوتی ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں اس کے ملکیتی خانہ میں تبدیلی ہوتی ہے، اس کی فیس ہوتی ہے، جس فیس کا میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ رینٹ کی دکانیں ہیں، وزیر موصوف ایوان میں بتا دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سنا نہیں کہ اس میں 171 دکانیں ملکیتی بھی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 171 دکانیں رینٹ کی ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ 127 دکانیں آڑھتیوں کی ملکیتی ہیں، ان دکانوں کی جب ٹرانسفر ہوتی ہے تو revenue والے جب اپنا process complete کرتے ہیں تو مارکیٹ کمیٹی بھی ٹرانسفر فیس لیتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ صرف اس بات کو ensure کروا دیں کہ یہ وہی فیس ہے یا اس کے علاوہ ہے، اگر یہ فیس علاوہ ہو گی تو پھر دوبارہ بات کر لوں گا۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ وہی فیس ہے، میں یہ وضاحت بھی کر دوں کہ یہ سوال ایک دفعہ واپس ہوا ہے تین دفعہ واپس نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 2456 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 5931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چاول کی فی من سرکاری قیمت مقرر کرنے کا مسئلہ

*5931: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران محکمہ خوراک نے دھان کی کیا قیمت مقرر کی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال2014کے دوران دھان کی گرتی ہوئی، قیمتوں کی وجہ سے کسانوں میں شدید بے چینی پائی گئی؟

(ج) کیا حکومت دھان سپر باسمتی کا ریٹ۔/3500روپے، باسمتی کا ریٹ۔/2500روپے جبکہ اری کا ریٹ۔/1200روپے فی من مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حکومت پنجاب دھان کی قیمتیں مقرر نہیں کرتی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ چونکہ دھان پاکستان سے بڑی مقدار میں(تقریباً60فیصد) برآمد ہوتا ہے اس لئے بین الاقوامی کساد بازاری کی وجہ سے کاشتکار متعلقہ سال دھان کی صحیح قیمت حاصل نہ کر سکے۔

حکومت نے کسانوں کے مالی حالات کو بہتر بنانے اور پیداواری لاگت کو کم کرنے کے لئے 341۔ارب روپے کے ایک بہت بڑےpackageکا اعلان کیا جس کے تحت 12½ ایکڑ سے کم دھان کے کاشتکاروں کو 5ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے 11۔ارب روپے بطور سبسڈی ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت پنجاب دھان کی قیمت مقرر نہیں کرتی بلکہ دھان کے برآمد ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔اس کے علاوہ جز(ب) میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت کاشتکاروں کے تحفظ کے لئے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ 60فیصد چاول برآمد ہوتا ہے، میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ پچھلے سال رائس ایکسپورٹ کارپوریشن، نیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن نے کن کن ممالک کے ساتھ چاول خرید کرنے کے معاہدے کئے ہیں اور پچھلے سیزن میں کتنا چاول ایکسپورٹ کیا گیا؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ یہ TCP یعنی ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان، یہ فیڈرل منسٹری کے domain میں آتا ہے۔ وہ ہمارے کہنے پر چاول خریدتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے behalf پر چاول خریدتے ہیں، ویسے میں عرض کرتا چلوں کہ انہوں نے پچھلے سال چاول نہیں خریدا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس سال معاہدے کرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ یہاں صوبائی حکومت میں تو آپ ہمارے نمائندے ہیں، آپ نے ہی نیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن یا رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو invoke کرنا ہے کہ وہ بیرونی ممالک میں جاکر معاہدے کریں، اگر آپ move نہیں کریں گے تو پھر کون move کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سال آپ کا چاول خریدنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بالکل ہمارا ارادہ ہے، پاکستان میں چاول کی پروڈکشن میں پنجاب ایک major contributor ہے، major chunk ہی پنجاب سے آتا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ زراعت کا عملہ، وزیر خوراک اور میں خود ایران گئے تھے اور وہاں پر visit کر کے آئے ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اب ایران پر embargo lift ہوا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایران میں ہمارا چاول جائے گا۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھی مارکیٹ کچھ easy ہوئی ہے تو امید ہے کہ چاول اب ادھر بھی جائے گا۔ ہم اس حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری طرح سے نبھاتے ہیں۔ ان کو تو میں نے TCP کے حوالے سے جواب دیا تھا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کی domain میں آتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کی جو gist تھی وہ یہ تھی کہ پچھلے سال 2014 میں دھان کی مناسب قیمت نہ ملنے کے سلسلے میں کسان میں جو بے چینی پائی جاتی ہے کیونکہ کسان سے وہ فصل 700 سے 750 روپے تک گئی اور آگے بعد میں شیلر والے نے یا آڑھتی نے اس فصل کو 1500 سے 1800 روپے تک میں فروخت کیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بیچ میں gap ہے یہ gap تو بہر صورت صوبائی گورنمنٹ کے domain میں ہے۔ اب کس طریقے سے اس چیز کو روکا جا سکتا ہے، جس پر بارہا اس معزز ایوان میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے اور یہ صرف ایک دھان کی فصل کا حال نہیں ہے، یہ کپاس کے ساتھ بھی ہو چکا ہے، آلو کے ساتھ بھی ہو چکا ہے، مونجی کی فصل کی جو پچھلے سال کی صورتحال تھی وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ ہماری اس سلسلے میں صرف یہ گزارش ہے کہ کسان کو اس

کی فصل کی قیمت نہ ملنے کی وجہ،اس میں جو بے چینی پائی جاتی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ درمیان میں وہ کون سے barriers ہیں جن کو صوبائی گورنمنٹ نے کنٹرول کرنا ہے ان barriers کو lift کرنا ہے کیونکہ مارکیٹ میں تو آج بھی اس کا ریٹ 1750 روپے فی من ہے۔ وزیر موصوف اس پر کوئی تھوڑی بہت مہربانی فرمائیں، ہمیں بتائیں کہ کوئی ایسے tools introduce کئے جارہے ہیں کہ جو ان market forces کو جو چیزیں drive کرتی ہیں، ان پر گورنمنٹ کا کوئی ایسا کنٹرول ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ مڈل مین کا role جو ہے یہ middleman کی presence ہی ہے جو farmers اور ملز مالکان کے درمیان مڈل مین کی presence کسان کا استحصال کرتی ہے۔ اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں اور پنجاب گورنمنٹ شروع دن سے ہی اس کو discourage کرتی آئی ہے ، اس کا role ہم curtail کرتے آئے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔ اسی حوالے سے اب ہم نے مارکیٹ کمیٹی کے rules change کئے ہیں، اس میں ایک پلیٹ فارم پر farmer direct access کو دی ہے کہ وہ اپنی product لاکر direct consumer کے حوالے کرے۔ اس حوالے سے اب ہم نے ہر ضلع، تحصیل میں کچھ پلیٹ فارم بنا رہے ہیں جس میں farmers direct اپنی product لاکر consumer تک بیچ سکے۔ ان کی اس بات کا اس حد تک تو اتفاق ہے کہ یہ middleman کی طرف سے استحصال ہے کہ کسان سے سستی product خرید کر بعد میں مہنگی بیچی جاتی ہے لیکن پنجاب گورنمنٹ بھی ہر level پر اس کو discourage کرتی ہے اور different steps اٹھا رہی جس سے ان کا کردار کم سے کم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! کیا پنجاب حکومت admit کر رہی ہے کہ یہ کامیاب نہیں ہو پا رہی؟ اس کا جواب پوچھا تھا کہ کامیاب کیوں نہیں ہو پا رہی لیکن انہوں نے اس طریقے سے جواب نہیں دیا کہ ہم نے یہ سد باب کیا ہے یا ہم نے اس کے لئے یہ رولز بنائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کیا steps اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!you know better کہ آڑھتیset up کا حصہ ہیں اور culture کا بھی ایک حصہ ہیں۔چھوٹے زمیندار کی جب شادی بیاہ، فوتیدگی، کوئی بھی خوشی غمی یا مسئلہ ہو اس نے آڑھتی سے پیسے لینے ہوتے ہیں،اس نے کھاد لینی ہے تو آڑھتی کے پاس جانا ہے،بیج لینا ہے تو آڑھتی کے پاس جانا ہے اور آڑھتی نے بھی اس کے ساتھ اس کے گھر کے ممبر کی طرح پیش آنا ہے۔یہ بڑیdeep rooted چیزیں ہیں جو کہ ہم آہستہ آہستہ نکالیں گے۔ہم اپنا کریڈٹ سسٹم بہتر کر رہے ہیں،ZTBL میں ون ونڈو سسٹم شروع کر رہے ہیں تاکہ چھوٹے کسان کوcater far کیا جائے۔ہم آہستہ آہستہ یہ چیزیں introduce کروا رہے ہیں اور یہ چیزیں جیسے جیسے زور پکڑتی جائیں گی تو مڈل مین کا role کم ہوتا جائے گا۔

جناب شوکت علی لا لیکا:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب شوکت علی لا لیکا:جناب سپیکر!کیا منسٹر صاحب یہ admit کر رہے ہیں کہ کسان کو culture کے حوالے کر رہے ہیں اس کا کوئی اور سسٹم نہیں کر رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ ایک بات کو بار بار repeat کیوں کر رہے ہیں؟انہوں نے اس پر جواب دے دیا ہے،بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!۔۔۔

ملک محمد احمد خان:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:نہیں،اب میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔جی،جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!سوال نمبر6285 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*6285:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غلہ منڈی کو نئی جگہ پر منتقل کرنے کے منصوبہ پر عمل جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے محکمہ میں کیا پیمانہ یا یارڈ سٹک مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کو غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے سٹیک ہولڈرز مثلاً انجمن آڑھتیاں، انجمن پلے داراں، دکانداران، کاشتکاروں، شہریوں یا عوامی نمائندگان کی طرف سے کوئی درخواست یا تجویز موصول ہوئی ہے؟

(د) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا انجمنوں سے غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے کوئی رضامندی یا رائے طلب کی ہے، اکثریت کی اس بارے میں رائے کیا ہے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمے بورڈ فنڈ کا کتنا قرض واجب الادا ہے اور مارکیٹ کمیٹی سالانہ کتنا مارک اپ ادا کر رہی ہے یا کرے گی؟

(و) کیا پہلے سے مقروض کمیٹی کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ سٹیک ہولڈرز کے ناپسندیدہ منصوبہ کے لئے مزید قرض حاصل کرے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب نے صوبے کے لئے الاٹمنٹ کمیٹی بروئے آرڈر نمبر Dir(FB)104/G مورخہ 21۔جون2008 بنا رکھی ہے جس کے کنوینئر متعلقہ ضلع کے ڈی سی او ہوتے ہیں جن کی زیر نگرانی الاٹمنٹ ہو گی جس میں 60 فیصد پلاٹ پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹس کو دیئے جائیں گے۔ باقی 40 فیصد پلاٹس کی اوپن آکشن ہو گی۔

(ج) مورخہ 9۔مارچ 2010 جنرل اجلاس انجمن آڑھتیان غلہ منڈی میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے تحت بذریعہ قرارداد جناب جنید انوار ایم این اے کی وساطت سے حکومت پنجاب سے اپیل کی کہ غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس کی روشنی میں چک نمبر 324 ج ب میں 79 کنال 7 مرلے رقبہ تجویز کیا گیا۔ ابھی غلہ منڈی کی ٹرانسفر کا منصوبہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی نے قانون کے مطابق بذریعہ اخبار اشتہار دیا اور شہر کی مختلف جگہوں پر اشتہارات بھی لگائے کہ کسی کو غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر کوئی اعتراض ہو تو دفتر داخل کروائے جس پر انجمن دکانداران صمدانی مارکیٹ اور غلہ منڈی آڑھتیان نے 15 عدد اعتراضات جمع کروائے جن کی تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ ان میں سے بیشتر اعتراضات درست نہ ہیں۔ بعدازاں انجمن آڑھتیان کی بھاری اکثریت نے تحریراً لکھ کر دیا کہ وہ غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر متفق ہیں۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ پراونشل فنڈ بورڈ کے 2 کروڑ 86 لاکھ روپے واجب الادا ہیں اور 2 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ ادا کرنا ہو گا۔ جو کہ سبزی منڈی کی جگہ خرید کرنے کے لئے لیا گیا تھا۔

(و) نئی غلہ منڈی کے لئے مارکیٹ کمیٹی کوئی قرضہ نہ لے رہی ہے۔ نئی سبزی منڈی کا منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچنے پر خاطر خواہ آمدنی متوقع ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے پاس اتنی رقم ہو گی کہ وہ غلہ منڈی کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے گی اور غلہ منڈی سے بھی مارکیٹ کمیٹی کو خاطر خواہ آمدنی کی توقع ہے۔ غلہ منڈی سٹیک ہولڈرز کی ناپسندیدہ جگہ نہ ہے۔ انجمن آڑھتیان غلہ منڈی کی واضع اکثریت نے اس جگہ کو بہترین قرار دیا ہے اور وہاں پر جانے کو تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے محکمہ میں کیا پیمانہ یا یارڈ سٹک مقرر کیا گیا ہے لیکن جو اس کا جواب دیا گیا ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے صوبے کے لئے الاٹمنٹ کمیٹی بروئے آرڈر نمبر Dir(FB)104/G مورخہ 21۔ جون 2008 بنا رکھی ہے جس کے کنوینئر متعلقہ ضلع کے ڈی سی او صاحب ہوتے ہیں۔ جن کی زیر نگرانی الاٹمنٹ ہو گی جس میں 60 فیصد پلاٹ پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹس کو دیئے جائیں گے۔ یہ تو غلہ منڈی بننے کے بعد کی بات ہے۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر ایک نئی منڈی کے قیام کا فیصلہ ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! نئی منڈیاں کیوں بناتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ تو بڑی سادہ سی بات ہے معزز ممبر کو بھی پتا ہو گا کہ جو منڈیاں شہر کے اندر آ جاتی ہیں، جگہ congested ہو جاتی ہے، ٹریفک کے مسائل ہوتے ہیں کسان کو

پلیٹ فارم میسر نہیں ہوتا تو ان purposes کو مد نظر رکھتے ہوئے اور کسان کو facilitate کرنے کے لئے حکومت پنجاب منڈیاں شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کر بھی رہی ہے۔ جیسے مذکورہ منڈی جو انہوں نے فرمائی ہے اس کے لئے بھی یہی yardstick رکھی گئی ہے۔ وہاں کے ایم این اے نے آڑھتیوں کی موجودگی میں پبلک فورم پر اس کی ڈیمانڈ کی تھی اور اس ڈیمانڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منڈی کو شہر سے باہر منتقل کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ غلہ منڈی میں 127 دکانیں آڑھتیوں کے پاس ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان میں بمشکل تیس دکانوں پر آڑھت کا کام ہے باقی وہاں منڈی میں آڑھت یا جنس کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اگر اس جواب کو درست مان لیا جائے پھر تو منڈی باہر منتقل کرنے کا کوئی جواز بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی ملکیتی دکانیں ہیں وہ جو بھی کریں محکمے کو کیا اعتراض ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منڈی کے اندر جو ملکیتی دکانیں ہوں گی وہ bound ہیں کہ وہ وہاں صرف منڈی سے متعلقہ اجناس کا کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا وہ bound ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر تحریری شکایت لکھ کر مجھے دے دیں تو ڈیپارٹمنٹ اس پر action لے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 79 کنال 7 مرلے رقبہ تجویز کیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو رقبہ منڈی کو دیا جاتا ہے کیا وہ قیمتاً ملتا ہے یا وہ مفت ٹرانسفر ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ویسے تو دو تین different parameters ہیں لیکن جو مذکورہ منڈی کی بات ہو رہی ہے اور جس رقبے کی بات ہو رہی ہے یہ قیمتاً لے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو میں نے پہلے بات کی تھی کہ یہ غلہ منڈی 2 کروڑ 86 لاکھ روپے کی پہلے ہی مقروض ہے انہوں نے بورڈ سے قرض لے کر یہ منڈی بنائی ہے۔ کیا اس کے پاس وسائل موجود ہیں کہ جو منڈی پہلے سود ادا کر رہی ہے کیا وہ نئی منڈی کے قیام کے لئے پیسے کہاں سے generate ہوں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ منڈی مقروض ہے اور دو فیصد کے حساب سے اس پر سود بھی دے رہی ہے لیکن یہ بھی ان کے علم میں ہو گا کہ سبزی منڈی باہر منتقل ہوئی ہے، سبزی منڈی کی دکانوں کی allotment almost complete ہو چکی ہے اس سے جو profit ہو گا، جو earning ہو گی اسی سے غلہ منڈی بنائی جائے گی اور محکمے سے مزید کوئی پیسے نہیں لئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس کی طرف ہی آ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جی، ٹھیک ہے۔ جب کسی منڈی کے قیام کا فیصلہ ہوتا ہے تو محکمہ کے ذمہ دار اس کا نوٹیفکیشن کرنے سے پہلے اس کے لئے سلیکٹ کی گئی سائٹ دیکھتے ہیں کہ کیا یہ موزوں ہے۔ مذکورہ منڈی کے لئے جو سائٹ مختص کی گئی ہے اس کو روڈ سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو کیا جنس نے وہاں ہیلی کاپٹر یا جہازوں سے آنا ہے؟ یہ اتنا بڑا lacunal ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں دو مرتبہ لکھ کر دے چکا ہوں، میں ڈی سی او اور محکمے کو بھی لکھ کر دے چکا ہوں لیکن وہ اس پر کام نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔ اگلا سوال بھی جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6456 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل گوجرہ میں قائم زرعی فارم سے متعلقہ تفصیل

*6456: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کتنے فارم ہیں؟

(ب) تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام فارم کا کل رقبہ کتنا ہے اور کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ بالا فارم کا تمام رقبہ محکمہ خود کاشت کرواتا ہے یا پٹہ پر دیا ہوا ہے اگر ایسا ہے تو کتنا رقبہ محکمہ کے پاس ہے اور کتنا پٹہ پر دیا ہوا ہے اور تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ بالا فارم کے پٹہ داروں کی تفصیلات مع ان کی پٹہ کی مدت اور حاصل کرنے کا سال بیان فرمائیں؟

(ہ) اس فارم کا سال 13-2012 اور سال 14-2013 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا آمدن اور اخراجات کی مدوار تفصیلات فراہم کریں؟

(و) اس فارم پر تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ، عرصہ تعیناتی کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کا صرف ایک فارم گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 357 ج،ب کالودہی تحصیل گوجرہ میں ہے۔

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ 273 ایکڑ 3 کنال 10 مرلہ ہے۔اس رقبہ میں فصلات کی نئی اقسام کی کاشت کی جاتی ہیں اور زمینداروں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فصلات کا بیج فروخت کیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا فارم کا 92 ایکڑ ایک کنال 13 مرلہ رقبہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے جبکہ 175 ایکڑ دو کنال پانچ مرلہ رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے۔

(د) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ 1947 سے آباد ہے۔ گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ پر 13 عدد پٹہ داران کام کر رہے ہیں اور ان تمام پٹہ داران کو 12 ایکڑ کے حساب سے رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے اور پٹہ کی ہر سال منظوری دی جاتی ہے۔پٹہ داران کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ محمود احمد ولد محمد بخش	2۔ امجد علی ولد محمد یعقوب
3۔ بشیر احمد ولد فتح محمد	4۔ صابر علی ولد امانت علی
5۔ امجد علی ولد نور محمد	6۔ محمد اصغر ولد بشیر محمد
7۔ محمد حسین ولد جھنڈا	8۔ محمد عمران ولد غلام رسول
9۔ محمد افضل ولد محمد خان	10۔ محمد ابراہیم

11۔ محمد شریف ولد احمد خان 12۔ منان یوسف ولد محمد یوسف
13۔ رحمت مسیح ولد لال مسیح

یہ تمام پٹہ داران چک نمبر 357ج۔ب کالودہی تحصیل گوجرہ کے رہائشی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ کی مذکورہ سالوں کی بجٹ، آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	بجٹ	خرچ	آمدن
2012-13	31لاکھ70روپے	29لاکھ94ہزار3روپے	59لاکھ39ہزار624روپے
2013-14	31لاکھ70روپے	26لاکھ61ہزار روپے	87لاکھ54ہزار924روپے

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ میں تعینات ملازمین کی کل تعداد 6 ہے۔ عہدہ، گریڈ عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب اور ج) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ فارم کا کل رقبہ 273ایکڑ3کنال10مرلے ہے۔92ایکڑ ایک کنال13مرلے رقبہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے جبکہ 175ایکڑ 2کنال5مرلے رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے اور جز(د) میں یہ بتایا گیا ہے کہ 12ایکڑ کے حساب سے رقبہ پٹہ پر دیا گیا ہے،13 پٹے دار ہیں۔ اگر اس جواب کو درست مان لیا جائے تو 13 پٹے داروں کا رقبہ 156ایکڑ بنتا ہے اور باقی 19ایکڑ رقبہ کہاں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ پٹہ ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے دیا گیا ہے اس میں تھوڑا سا plus minus ہو سکتا ہے کسی کو 12½ ایکڑ ہو سکتا ہے کسی کو 13 ایکڑ ہو سکتا ہے لیکن ہم نے 12½ ایکڑ کی average کا parameter رکھا ہوا ہے۔ کسی کے پاس 13ایکڑ بھی ہو سکتا ہے اور کسی کے پاس 13½ ایکڑ بھی ہو سکتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر جواب میں لکھ دینا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آئندہ لکھ دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ مرتب ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں ہے کہ اس رقبہ میں فصلات کی نئی اقسام کاشت کی جاتی ہیں اور زمینداروں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فصلات کا بیج فروخت کیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو سالوں کے اندر کون سی نئی اقسام یہاں کاشت کی گئی ہیں جو پہلے نہیں تھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ وہی عام روٹین کی فصلات ہیں لیکن اس کی جو نئی ورائٹی آتی ہے ہم اسے ان فارمز پر multiply کر کے اس کا environment بھی ساتھ دیکھتے ہیں کہ کیسے re-act کرتی ہے اور اس پر environment کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ ہم seed کے لئے trial کرتے ہیں، کوئی نئی فصل نہیں بلکہ نئی ورائٹیز ہوتی ہیں جن کو trial کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا ہے، ظاہر ہے ہر ورائٹی کا ایک نام ہوتا ہے تو وہ کون سی نئی ورائٹیز ہیں جو پچھلے دو سالوں میں یہاں بوئی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کون سی نئی varieties وہاں پر بوئی گئی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں پتا کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا کیونکہ میرے پاس اس وقت varieties کے نام نہیں ہیں۔ اس وقت میرے پاس ٹیکنیکل detail اور فصلوں کے نام موجود ہیں لیکن وہاں پر کون کون سی varieties کا trial کیا گیا ہے یہ تفصیل نہیں ہے۔ میں یہ تفصیل حاصل کر کے اپنے محترم بھائی کو بتا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ 1947 سے آباد ہے اور ہر سال پٹہ کی منظوری دی جاتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا 1947 سے وہی پٹہ دار یہاں پر موجود ہیں، اگر ان میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے ہیں تو کیا یہ پٹہ ان کی اولاد کو منتقل ہوا اور کیا منتقلی کا قانون موجود ہے یا نئے سرے سے نیلامی کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!پٹہ دار اور مزارعین کے rules میں ایک ہی فرق ہے کہ پٹہ ہر سال renew ہوتا ہے۔یہ ہو سکتا ہے کہ اگر پہلے پٹہ دار فوت ہو گئے ہوں اور ان کے بیٹے یا کسی عزیز واقارب کے نام پٹہ renew ہوا ہو یعنی پٹہ renew ہو سکتا ہے لیکن نیلام نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!سوال نمبر 6585 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل فیصل آباد:سبزی،فروٹ وغلہ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6585:میاں طاہر:کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فیصل آباد میں محکمہ زراعت کی کتنی مارکیٹ کمیٹیاں،سبزی وفروٹ منڈیاں اور غلہ منڈیاں کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان کی سال 15-2014 اور 14-2013 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ج) ان میں کتنی دکانیں ہیں،کتنی سرکاری ہیں اور کتنی غیر سرکاری ہیں،یہ دکانیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں یا دیگر کسی استعمال میں ہیں؟

(د) ان مارکیٹوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل فیصل آباد میں ایک مارکیٹ کمیٹی واقع ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد کام کر رہی ہے جس کے زیر انتظام دو سبزی وفروٹ منڈیاں،ایک غلہ منڈی اور ایک فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔

1- جدید سبزی وفروٹ منڈی،چک نمبر 245 رب،سدھار جھنگ روڈ،فیصل آباد
2- سبزی وفروٹ منڈی،غلام محمد آباد،فیصل آباد
3- نئی غلہ منڈی،ڈجکوٹ روڈ،فیصل آباد
4- فیڈر مارکیٹ،واقع اڈا ڈجکوٹ،سمندری روڈ،فیصل آباد

نوٹ: فیڈر مارکیٹ ایک ایسی مارکیٹ ہوتی ہے جہاں پر زمیندار اپنی اجناس لاتے ہیں اور وہاں سے دیگر منڈیوں کو سپلائی(فیڈ)کی جاتی ہیں۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی کی آمدن برائے سال14-2013 مبلغ6 کروڑ70لاکھ85ہزار269روپے اور مالی سال15-2014 مبلغ6کروڑ47لاکھ48ہزار97روپے وصول ہوئی۔
مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے ذرائع آمدن میں مارکیٹ فیس، لائسنس فیس، نیلامی پلاٹ اور کرایہ دکانات شامل ہیں۔

(ج) غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ
غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ میں 248 بڑی دکانات ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور 78 عدد چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ پھڑیہ حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور منڈی کے گڈز خانہ جات کے ساتھ 75 عدد دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دی گئی ہیں۔
سبزی وفروٹ منڈی، جھنگ روڈ
سبزی وفروٹ منڈی جھنگ روڈ میں کل 280 دکانات ہیں جو کہ تمام کمیشن ایجنٹ کو الاٹ شدہ ہیں۔ان کے علاوہ 4 عدد پلاٹ بنک / ریسٹورنٹ کے لئے مختص ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں۔
سبزی وفروٹ منڈی، غلام محمد آباد
سبزی وفروٹ منڈی غلام محمد آباد میں کل 119 عدد دکانات برائے کمیشن ایجنٹ اور 129 چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس اور کاروباری حضرات کو الاٹ شدہ ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے زیر انتظام سبزی و فروٹ منڈی وغلہ منڈیوں کے ٹھیکہ صفائی حکومت پنجاب محکمہ زراعت (مارکیٹنگ) کی تشکیل شدہ نیلام کمیٹی کے ذریعہ نیلام کر رکھے ہیں۔
منڈیوں میں دیگر انتظامات کے لئے سبزی منڈی سدھار میں بارہ اہلکار، سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد میں سات اہلکار اور غلہ مندی ڈجکوٹ روڈ میں دس اہلکار تعینات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ ان کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟ میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ سال 14-2013 اور 15-2014 میں جو رقم اکٹھی ہوئی تھی وہ کس مقصد کے لئے استعمال کی گئی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!مارکیٹ کمیٹیاںAutonomous Bodiesہیں اور یہ اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہیں۔یہ اپنےprofitکا دس فیصد پراونشل فنڈ بورڈ میں بھی جمع کرواتی ہیں۔مارکیٹ کمیٹیاں اپنے روزمرہ کے اخراجات،دفتر کیmaintenance،گاڑی،ٹیلیفون، منڈیوں میں ترقیاتی کام،سڑکوں کا بنانااور پانی کی سپلائی جیسے معاملات پر ہونے والے اخراجات اپنی اسی آمدن میں سے کرتی ہیں۔حکومت ان کو علیحدہ سے کوئی فنڈز نہیں دیتی۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ ان کی سال2013-14اور2014-15 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں اور میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ یہ آمدن کس چیز پر خرچ کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں طاہر صاحب!منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی نے ساری دکانیں لوگوں کو handoverکر دی ہیں جبکہ میری رپورٹ کے مطابق وہاں پر کچھ دکانوں کے بارے میںlitigation چل رہی ہے۔منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!معزز ممبر تحریری طور پر اس کی نشاندہی کر دیں،ان دکانوں کوidentifyکر دیں تو ان کے بارے میں انفارمیشن لے لیتے ہیں۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!تحریری طور پرidentifyکرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے اور ہم نے الیکشن لڑنا ہوتا ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!یہ میرے ساتھ زبانی بات کر لیں۔معزز ممبر مجھے میرے چیمبر میں مل کر یہ ساری بات زبانی بتا دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ایکشن لیا جائے گا۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!کیا حکومت غلہ منڈی سے باہر والی سڑک کو مارکیٹ کمیٹی کی آمدن سے تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!اگر یہ سڑک مارکیٹ کمیٹی کےdomainمیں آتی ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور تعمیر کروائی جائے گی۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!غلہ منڈی کی یہ سڑک بالکل مارکیٹ کمیٹی کےdomainمیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!اس سڑک کی تعمیر کوensure کریں۔اگلا سوال جناب **محمد ارشد ملک**، (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ملک صاحب!امید ہے کہ آج آپ جواب سے مطمئن ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ٹھیک ہے ہم تو پیچھے امام کے اللہ اکبر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب!میں تو آپ کے لئے دُعا گو ہوں۔اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر6942ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرٹیفائیڈ سیڈ کی خرید و فروخت اور ریٹس سے متعلقہ تفصیلات

*6942: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سرٹیفائیڈ سیڈ بمطابق سرکاری نرخ 1300روپے فی 40کلو گرام کے حساب سے خریدا اور اگر مزید اس پر کوئی اخراجات ہوئے ہیں تو اس کی تفصیل نیز سیڈ پر فی من کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے زمینداران/کاشتکاران کے لئے 15۔2014میں-/1840روپے فی40کلو گرام کے حساب سے فروخت کا ریٹ مقرر کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی ناقص پالیسیوں کی بدولت ضلع ساہیوال میں ایک لاکھ تھیلا جبکہ جھنگ، خانیوال، رحیم یار خان و دیگر سٹورز سے بھی کثیر تعداد میں سرکاری سیڈ فروخت نہ ہو سکا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ باقی ماندہ سیڈ کو بالترتیب-/1276، -/1235اور -/1230 روپے میں اربن مارکیٹ میں فروخت کیا گیا۔جس سے گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب سیڈ کارپوریشن کو پنجاب کے دیگر اداروں جیسا کہ PHATA کی طرز پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کم سے کم ریٹ پر سیڈ کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے اور اس پر اخراجات کی لاگت بھی کم سے کم آئے؟

(و) کیا حکومت اس بات کا بھی ارادہ رکھتی ہے کہ ہر ضلع لیول پر سیڈ کی بہتر فروخت اور زمینداران/کاشتکاران کو بہتر و بروقت سہولیات کی فراہمی کے لئے محکمہ خوراک کی طرز پر وہاں کے عوامی نمائندوں کو بھی شامل کرنے کاارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں کااستحصال کم سے کم ہو سکے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو سستااور معیاری سیڈ فراہم کرنے والا پنجاب کاواحد سرکاری ادارہ ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسان سے گندم حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر خرید کرتی ہے جو کہ سال13۔2012میں-/1200روپے فی40 کلو گرام تھا اور سال 14۔2013میں-/1300روپے فی40کلو گرام تھا۔

علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن قیمت خرید سے اوپر کسان کو نقد premium بھی ادا کرتی ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ-/50روپے فی40کلو گرام ہوتا ہے۔ نیز کسان کے کھیت سے پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ پلانٹ تک منتقل کرنے کے جملہ اخراجات مشتمل خرچہ باردانہ، بھرائی، تولائی، سلائی، لوڈنگ، اَن لوڈنگ وغیرہ بھی کسان کے behalf پر پنجاب سیڈ کارپوریشن برداشت کرتی ہے۔اس طرح پنجاب سیڈ کارپوریشن سرکاری مقررہ کردہ نرخ سے 100 سے 150 روپے فی40 کلو گرام زیادہ برداشت کرتی ہے اس سے کسان کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(ب) گندم کے سیڈ کاریٹ اس پر آنے والی لاگت بشمول سرکاری نرخ خرید اور دیگر اخراجات کی بنیاد پر ہر سال مقرر کیا جاتا ہے۔

سال14-2013میں نرخ-/2300روپے فی تھیلا50کلو گرام تھے اور ربیع15۔2014 کے لئے مقرر کردہ نرخ بھی-/2300روپے فی تھیلا50کلو گرام تھے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ سیڈ کی مانگ اس کا اعلیٰ معیار ہے تاہم سیڈ کی فروخت کا انحصار بے شمار مارکیٹ عوامل پر ہے جس میں کسان کی قوت خرید بہت اہم عنصر ہے۔ جس کی بناء پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تیار کردہ گندم کا بیج سال14-2013 مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکا جو کہ کاروبار کا عمومی حصہ ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے مطابق پنجاب سیڈ کارپوریشن باقی ماندہ سیڈ گندم کو اوپن مارکیٹ میں بمطابق پیپرا رولز فروخت کرنے کی پابند ہے کیونکہ باقی ماندہ سیڈ اگلے سال کے لئے بطور سیڈ استعمال نہیں ہو سکتا لہٰذا پنجاب سیڈ کارپوریشن نے بمطابق حکومتی پالیسی باقی ماندہ سیڈ گندم بذریعہ ٹینڈر پیپرا رولز فروخت کیا جو کہ مختلف پنجاب سیڈ کارپوریشن سنٹرز پر ٹینڈر میں موصول شدہ ریٹ پر فروخت کیا گیا۔

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن پہلے ہی زمینداروں کو مارکیٹ سے کم ریٹ پر اعلیٰ کوالٹی کا سیڈ مہیا کر رہی ہے لہٰذا ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تمام سنٹرز پر مقامی نمائندے رجسٹرڈ کاشتکار ہیں اور پنجاب سیڈ کارپوریشن ان کے تعاون اور تجاویز کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ صوبائی سطح پر بھی پنجاب سیڈ کارپوریشن بورڈ میں عوامی اور زمینداروں کے نمائندے شامل ہیں جو کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن پالیسیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ سوال اور اس کے جواب کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جب ہم سوال سے تھوڑا ہٹ کر کوئی ضمنی سوال کرتے ہیں تو آپ فوراً فرما دیتے ہیں کہ سوال تک محدود رہیں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سرٹیفائیڈ سیڈ بمطابق سرکاری نرخ -/1300 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے خریدا اور اگر اس پر مزید کوئی اخراجات ہوئے ہیں تو اس کی تفصیل نیز یہ بتایا جائے کہ سیڈ پر فی من کتنی لاگت آئی ہے؟ یہ ایک specific سوال تھا۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو سستا اور معیاری سیڈ فراہم کرنے والا پنجاب کا واحد سرکاری ادارہ ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسان سے گندم حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر خرید کرتی ہے جو کہ سال 13-2012 میں -/1200 روپے فی 40 کلو گرام تھا اور سال 14-2013 میں -/1300 روپے فی 40 کلو گرام تھا۔ میں نے اپنے سوال میں سال 13-2012 کے حوالے سے پوچھا ہی نہیں۔ اب منسٹر صاحب مجھے بتا دیں کہ اس پر مزید کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور فی من کے حساب سے سیڈ کارپوریشن کی اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اضافی معلومات دینے پر معزز ممبر سے معذرت چاہتا ہوں۔ جواب میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن جب اپنے رجسٹرڈ grower یا کسی سے بھی سیڈ خریدتی ہے تو اسے دو تین طرح کے incentives دیتی ہے۔ سب سے پہلے سیڈ کارپوریشن اس grower کو premium دیتی ہے جو کہ 50 سے لے کر 100 روپے فی من تک ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی loading, lifting اور باردانہ کے اخراجات پنجاب سیڈ کارپوریشن برداشت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بیج تیار کرنے کے لئے گندم کی processing ہوتی ہے جس میں 20 فیصد گندم ضائع ہو جاتی ہے وہ بھی محکمہ برداشت کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سیڈ کی fumigation ہوتی ہے اور پھر اس کو سٹور کرنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ اگلا سیزن آنے تک اس سیڈ کو سٹور کیا جاتا ہے یعنی چھ سات ماہ تک اس بیج کو سیڈ کارپوریشن سٹور کرنے کے انتظامات کرتی ہے۔ بیج کی تیاری کے سلسلے میں یہ سارے اخراجات سیڈ کارپوریشن خود برداشت کرتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بڑے معاملہ فہم، زیرک اور سمجھ دار انسان ہیں اور ایوان کی کارروائی میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی ناقص پالیسیوں کی بدولت ضلع ساہیوال میں ایک لاکھ تھیلے جبکہ جھنگ، خانیوال، رحیم یار خان اور دیگر سٹورز سے بھی کثیر تعداد میں سرکاری سیڈ فروخت نہ ہو سکا؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ سیڈ کی مانگ اس کا اعلیٰ معیار ہے تاہم سیڈ کی فروخت کا انحصار بے شمار مارکیٹ عوامل پر ہے جس میں کسان کی قوت خرید بہت اہم عنصر ہے۔

جناب سپیکر! کسان یہ سیڈ کیسے خریدے گا اور کہاں سے لے گا؟ کسان تو مقروض ہو چکا ہے اور اس کی کوئی فصل فروخت نہیں ہوتی۔ اس سوال کا جواب دینا تھا تو پہلے منسٹر صاحب محکمہ سے یہ پوچھتے کہ سیڈ کارپوریشن کے پاس جو demand تھی کیا اسی کے مطابق سیڈ بھیجا گیا ہے اگر یہ سیڈ کے تھیلے demand کے مطابق بھیجے گئے تھے تو پھر فروخت کیوں نہیں ہوئے؟ منسٹر صاحب ان محرکات کی تفصیل بتاتے کہ گندم سے پہلے مونجی فروخت نہیں ہو سکی اس لئے کسان یہ سیڈ نہیں خرید سکا۔ گنّے کے کاشتکار کو آج تک پیسے نہیں مل سکے اس لئے سیڈ فروخت نہیں ہو سکا۔ آلو کی فصل کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ کاشتکار تو اپنی فصلیں اُٹھا کر سڑکوں پر پھر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب اگر یہ عوامل بتاتے تو پھر جواب صحیح ہوتا۔ وہ کون سے مارکیٹ عوامل ہیں جن کا ذکر منسٹر صاحب فرما رہے ہیں ذرا مہربانی کر کے ان کی وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتائیں کہ وہ market forces کون سی ہیں اور وہ مارکیٹ عوامل کون سے ہیں جن کی وجہ سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تیار کردہ گندم کا بیج مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے کسان بھائیوں کی جن مشکلات کا یہاں ذکر کیا ہے میں اُن سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ مذکورہ سال جس کا ذکر کیا گیا ہے اس میں 70 فیصد seed sale ہوا ہے۔ میں نے سیڈ کارپوریشن کی پچھلے دس سالوں کی ایک figure لی ہے، 12-2011 میں 22 فیصد seed sale ہوا تھا۔ پچھلے سال 70 فیصد seed sale ہوا تھا اس سال حکومت کی مثبت پالیسی کہہ لیں یا ہم نے اس سال کسانوں کو پانچ پانچ ہزار روپے دے کر کسانوں کو جو facilitate کیا ہے، وہ کہہ لیں یا حکومت پنجاب نے fertilizer پر جو 20 بلین روپے کی سبسڈی دی ہے وہ کہہ لیں اس سال 100 فیصد seed sale ہوا ہے۔ جہاں تک سیڈ کارپوریشن کی credibility کا ذکر ہے تو میں اُس کی credibility کے لئے صرف ایک مثال دے دوں گا کہ خیبر پختونخوا حکومت نے پنجاب سیڈ کارپوریشن سے 4 لاکھ تھیلا خریدا ہے Rather than making their own seed by their own Seed Corporation انہوں نے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے معیار پر trust کیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز وزیر نے مہربانی فرمائی ہے کہ یہ detail بتائی کہ comparative کیا ہے کہ اگر 2011 میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کا جو seed sale ہوا تھا اُس کے اندر 40 فیصد increase ہے اور یہی میرا سوال تھا کہ اگر 2011 سے 13-2012 کے اندر پنجاب سیڈ کارپوریشن کا گندم کے سیڈ کو بیچنے میں 40 فیصد increase تھا تو وزیر موصوف نے اپنے جواب کے جز (ج) میں فرمایا کہ وہ عوامل جن کی بنیاد پر اُس سال سیڈ نہیں خریدا گیا۔

جناب سپیکر! ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ سیڈ کارپوریشن کا کتنا سیڈ کاشتکار نے لیا۔ آپ دیکھیں کہ sugarcane growing areas بالکل ختم ہو رہے ہیں، یہی حال potato crop

کے ساتھ تھا، آپ کی گندم پہلے ہی surplus پڑی ہے، کاشتکار کی تذلیل کا سلسلہ جاری ہے اُس کی گندم کی بوری لینے سے لے کر اُس کو سٹور تک پہنچانے اور پیسے وصول کرنے تک۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ مہربانی کر کے اپنا ضمنی سوال کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس بھی کسان کا مینڈیٹ ہے I am very relevant, if I am not irrelevant... میرا سوال تھوڑا سا لمبا ہے میں کوئی تقریر نہیں کر رہا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ کسان کی یہ گھُٹی میں پڑا ہے کہ اُس نے باردانہ لینا ہے تب پٹواری کے دفتر کی ذلالت۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر آپ سوال پر آ جائیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتائیں کہ وہ عوامل کون سے ہیں جن کی وجہ سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب نے اس سوال کا 100 فیصد جواب دے دیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ نہیں، نہیں میں اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 7137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سیم و تھور سے متاثرہ اراضی و بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*7137: **ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سوائل سروے آف پنجاب 2014 کے مطابق لاہور ڈویژن میں5 لاکھ 32 ہزار942 ایکڑ اراضی سیم وتھور سے متاثرہ ہے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ضلع	سیم وتھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑ)
لاہور	54ہزار277
شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب	3لاکھ66ہزار411
قصور	1لاکھ12ہزار254
کل میزان	5لاکھ32ہزار942

محکمہ زراعت(ریسرچ ونگ) نے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے11 ہزار 300 زمینداروں اور کاشتکاروں کو مشاورت فراہم کی۔اس سلسلہ میں ادارہ ہذا کا ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی،لاہور پنجاب کی لاہور ڈویژن میں قائم لیبارٹریز میں مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	تعداد نمونہ جات
لاہور	10,901
شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب	15,682
قصور	21,936
کل میزان	48,519

مزید برآں سال15۔2014 میں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع ننکانہ میں تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی گئی۔

(ب) منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی(Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔IIکے تحت دو لاکھ ایکٹر سیم اور کلراٹھی(Water logged and salt affected soils)زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔جبکہ تقریباً ایک لاکھ 79 ہزار435ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

جنوبی پنجاب میں کلراٹھی(Salt affected soils)زمینوں کی بحالی کے لئے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔اسی سٹیشن سے14۔2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع(بہاولنگر، ملتان، مظفر گڑھ،

لیہ اور رحیم یار خان) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی گئی۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم وکلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II 2007تا2012 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا اصل بجٹ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ:	795.519ملین
ترمیم شدہ بجٹ:	1056.504ملین
منصوبہ پنجاب کا حصہ:	530.366ملین(67%)
یو این ڈی پی:	265.153ملین(33%)
ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ:	704.27ملین(67%)
یو این ڈی پی کا حصہ:	352.13ملین(33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کے اندر لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور قصور کے حوالے سے analysis دیا ہوا ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس پر کسانوں کو کیا advice کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے لاہور ڈویژن کا سیم تھور سے متاثرہ اراضی کا area پوچھا تھا جو کہ Soil Survey of Pakistan 2014 کے مطابق 5 لاکھ 32 ہزار ایکڑز ہے تو اس land کو reclaim کرنے کے لئے Soil Fertility Department اس کے sample لیتا ہے اور اس کو دیکھتا ہے کہ اس میں کتنی solidity and soda city ہے، اُس میں پانی کا level کیا ہے، نائٹروجن کا level کیا ہے، فاسفورس کا level کیا ہے اور کسان کو accordingly مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس میں فلاں crop tolerant ہے وہ لگائی جائے یا اُس کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جپسم ڈالا جائے اور ہم سبسڈی پر بھی جپسم دیتے رہے ہیں اور میں اس forum پر بڑی خوشی سے یہ بتانا چاہوں

گا کہ next ADP میں ایک بہت بڑی رقم صرف اسی کے لئے رکھی جا رہی ہے کہ کسان کو بالکل مفت جپسم دے دیا جائے یا کوئی تھوڑی سی رقم وہ خود دے اور باقی رقم حکومت پنجاب دے۔ ہم اُس کو جپسم فراہم کریں گے تاکہ سیم اور تھور سے متاثرہ ساری زمین reclaim کی جا سکے تو میرے دوست کا سوال ہے کہ کتنی زمین reclaim کی جا چکی ہے تو next soil survey کی جب رپورٹ آئے گی تو اس میں exactly پتا چل سکے گا کہ لاہور ڈویژن میں کتنی زمین reclaim ہو سکی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ جب میں نے یہ سوال دیا تھا تو اُس سے پہلے یہ کام ہو رہا ہے کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ 5 لاکھ ایکڑ میں سے کوئی زمین ابھی تک reclaim نہیں کی جا سکی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ کوئی ایک، دو، تین، چار یا پانچ سال سے نہیں، جب سے یہ محکمہ بنا ہے تب سے یہ ongoing process ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب اُس کا سروے ہو گا تب exact position پتا چل جائے گی کہ کتنی زمین reclaim کی گئی ہے۔ 2014 کے سروے کی رپورٹ میرے پاس ہے تو جب نئی رپورٹ آئے گی تو اُس میں یہ figure tally کی جائے گی کہ 5 لاکھ میں سے کتنا reclaim ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 5 لاکھ میں سے جتنا reclaim ہوا ہے آپ کے پاس اُس کی figure نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! reclaim ہوا ہے لیکن اُس کی figure میرے پاس نہیں ہے کیونکہ جب تک soil survey complete نہیں ہوتا تب تک ہمارے پاس latest exact figure نہیں آئے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 میں آخری سروے ہوا ہے اُس سروے تک ہم نے کتنی land reclaim کر لی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کا بڑا specific question تھا کہ لاہور ڈویژن میں سیم و تھور سے کتنی اراضی متاثر ہے؟ ہمارے پاس آخری سروے 2014 کا ہے تو ہم نے اُس سروے کے حساب سے بتایا ہے کہ 5 لاکھ 32 ہزار ایکڑ affected land ہے اور محکمہ نے متعلقہ کسانوں کو جو جو مشورے دیئے اور جو جو لیب ٹیسٹ کی سہولیات باہم پہنچائیں وہ بتا دیا۔ ہم نے زمین

reclaim کرنے کا جو process کیا ہے اُس کے through جتنی زمین reclaim ہوئی ہے تو جب تک نیا سروے نہیں آتا میں اُس کی exact figure نہیں بتا سکتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2014 سے پہلے کوئی سروے نہیں ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پہلے بھی سروے ہوا ہے کیونکہ ہر تین چار سال کے بعد سروے ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7166 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نارووال: منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1180: جناب منان خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہے؟

(ج) حلقہ پی پی۔134 میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان ملازمین نے سال 2013، 2014 اور 2015 میں اس حلقہ کے کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات اور خدمات فراہم کی ہیں؟

(ہ) اس حلقہ کے کاشتکاروں کو آئندہ کیا کیا سہولیات اور خدمات محکمہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں منظور شدہ کل اسامیوں کی تعداد 395 ہے۔ عہدہ اور گریڈ کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں خالی شدہ اسامیوں کی کل تعداد 73 ہے۔ تفصیل جز (الف) کے کام 4 پر درج ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-134 میں کل 95 افراد کا عملہ کام کر رہا ہے شعبہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج بالا سالوں میں محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی ہیں:۔

- گندم اور چاول کی فصل کے نمائشی پلاٹ کاشت کروائے۔
- برجی اور دیواروں پر وال چاکنگ کے زمینداروں کو پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا۔
- منصوبہ "دالوں کی کاشت کا فروغ" کے تحت نمائشی پلاٹ کاشت کروائے اور زمینداروں کو رعایتی قیمت پر ڈرلیں تقسیم کیں۔
- میتھائل یوجینائل کے پھندوں کے ذریعے امرود کے باغات میں پھل کی مکھی کا کنٹرول کروایا۔
- سبزیوں کی کاشت بذریعہ ٹنل کا انعقاد اور لہسن کے نمائشی پلاٹ رعایتی قیمت پر لگوائے۔
- گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کے لئے بیج کے پیکٹ -/50 روپے فی پیکٹ تقسیم کئے۔
- گندم کے بیماریوں سے پاک بیج کی فراہمی کے لئے پنجاب کے ہر گاؤں میں ایک کاشتکار کو 200 کلو گرام صحت مند بیج فراہم کیا گیا تا کہ اس سے حاصل شدہ پیداوار گندم سے اگلے سال گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں کو بطور بیج کی فراہمی کی جا سکے۔
- کچے کھال کی اصلاح کے لئے فنی معاونت۔
- پختہ کھالہ جات کی تعمیر کے لئے کھال کا سروے، ڈیزائن اور لاگت کے تخمینہ کی تیاری، نیز فنی معاونت اور فنڈز فراہم کرنا۔
- جدید نظام آبپاشی سپرنکلر / ڈرپ اریگیشن کی تنصیب۔
- ہموار کی زمین کے لئے کسانوں کو سبسڈی پر لیزر لیولرز کی فراہمی۔
- ٹیوب ویل کے کھالہ جات (Irrigation Schemes) کی تکمیل۔
- 158 زمینداروں کو درج بالا سالوں میں 3 بلڈوزروں کے ذریعے 8785 گھنٹے کام کر کے 278 ایکڑ ناہموار رقبہ قابل کاشت بنانے کی سہولت فراہم کی گئی۔
- 12½ ایکڑ سے کم ملکیتی کاشتکاروں کے لئے -/560 روپے فی گھنٹہ ڈیزل محکمہ مہیا کرتا ہے۔
- 12½ ایکڑ زائد رقبہ کے حامل کاشتکاروں کے لئے 100 روپے فی گھنٹہ اور بلڈوزر کے لئے ڈیزل زمیندار خود فراہم کرتا ہے۔
- ضلع نارووال میں موجود 8 عدد بورنگ پلانٹ کے ذریعے درج بالا سالوں میں رعایتی نرخوں پر 677 ٹیوب ویل بور کئے گئے۔
- زیر زمین پانی کی مقدار، کوالٹی اور دستیابی معلوم کرنے کے لئے بذریعہ رزیزیسٹیوٹی میٹر سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

- ❖ پلانٹ پروٹیکشن سروس کے ذریعے گندم، دھان و دیگر فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔
- ❖ کسانوں کو کیڑوں، بیماریوں کی پہچان اور زہروں کے صحیح طریقہ سپرے کی عملی تربیت دی گئی۔
- ❖ محکمہ زراعت میں رجسٹریشن کے لئے زرعی ادویات کے ڈیلروں کو کیڑوں، بیماریوں، دوست کیڑوں، پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقوں اور زرعی ادویات کی محفوظ ذخیرہ کاری و صحیح طریقہ استعمال کی تربیت دی گئی۔
- ❖ مارکیٹ کمیٹیوں نے محکمہ خوراک کے گندم خریداری مراکز پر کاشتکاروں کی سہولت کے لئے شامیانوں، کرسیوں اور پینے کے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا جس پر نارووال میں 70 ہزار روپے، شکر گڑھ میں 98 ہزار 170 روپے اور بدوملہی میں 46 ہزار 490 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) محکمہ زراعت مذکورہ حلقہ میں کاشتکاروں کو آئندہ سال بھی درج بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ بھر بشمول ضلع نارووال میں ہر یونین کونسل کی سطح پر 6 ایکڑ تک کے مالک مزارع یا ٹھیکیدار اور ٹریکٹر کے مالک کاشتکار کو ڈسک ہیرو، روٹاویٹر، چزل ہل اور ربیع ڈرل 50 فیصد رعایت پر جبکہ کماد کے علاقوں میں یونین کونسل کی سطح پر شوگر کین رجر بھی رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی کاشتکاروں کی سہولت کے لئے غلہ منڈی اور سبزی منڈی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع چنیوٹ: حلقہ پی پی۔73 میں کھالہ جات کی تفصیل

1283: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ حلقہ پی پی۔73 میں کھالہ جات کی کل تعداد سے آگاہ کریں؟

(ب) 2008 سے 2015 تک کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں اور کتنے کھالہ جات تاحال کچے ہیں؟

(ج) اگر کوئی کھالہ پختہ نہیں کیا گیا نیز اس سال کتنے کھال پختہ کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی پی۔73 میں کل 70 کھالہ جات ہیں جن میں سے 66 کھالہ جات پختہ ہیں اور 4 کھالہ جات پختہ نہ ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2008 سے 2015 تک مذکورہ حلقہ کے 21 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال16۔2015میں ضلع چنیوٹ،پی پی۔73میں مندرجہ ذیل4کھالہ جات کو پختہ کرنے کاارادہ ہے مگر زمیندار اس کے لئے بالکل تیار نہ ہیں۔

سیریل نمبر	کھال نمبر	چک نمبر
1	26482/TR	12JB
2	5470/TL	حرسہ شیخ
3	5100/L	14JB
4	8638/TF	ٹبی دلمیر

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امانت اللہ خان شادی خیل، مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل!

نشان زدہ سوالات نمبر14/3524،14/3694،15/4400 اور14/3254کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امانت اللہ خان شادی خیل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پاکپتن میں غلہ منڈی کی تعمیر کا مسئلہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے بڑے بھائی وزیر زراعت جو اس وقت موجود ہیں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکپتن میں غلہ منڈی کا ایک issue ہے اور کسانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کی اس وقت کیا progress ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ شاہ صاحب کو بلا کر ان کا معاملہ سن لیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! غلہ منڈی کا بالکل genuine مسئلہ ہے۔ اس فورم پر یہ معاملہ پہلے بھی discuss ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی تھی اس کمیٹی کا اجلاس پاکپتن میں ہوا ہے۔ ہم نے تمام فیصلوں کے متعلق لکھ کر وزیر اعلیٰ کے office بھجوا دیا ہے۔ اس پر جیسے ہی ادھر سے کوئی approval ہوتی ہے تو ان کی غلہ منڈی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اسلحہ لائسنس پر کافی عرصہ سے پابندی ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ پنجاب میں امن وامان کی جو صورتحال ہے، جس طرح غیر قانونی اسلحہ جرائم پیشہ لوگوں کے پاس ہے اور جس طرح وہ شہریوں کو لوٹ رہے ہیں۔ عام شہری اور شریف آدمی جو ٹیکس دیتا ہے اس پر پنجاب حکومت نے کافی عرصہ سے اسلحہ لائسنس حاصل کرنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ میری اس ایوان کے توسط سے درخواست ہے کہ جو شریف آدمی ٹیکس ادا کرتا ہے اگر وہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لینا چاہتا ہے تو اس پر پابندی لگانے کا کیا جواز ہے؟ میری گزارش ہے کہ یہ پابندی ختم کی جائے۔ اس کے علاوہ جب کرنل شجاع خانزادہ صاحب شہید ہوئے تھے تو اس ایوان میں ممبران کے لئے permits کی بات ہوئی تھی۔ اس پر سارا ایوان متفق تھا لیکن یکدم اسے ختم کر دیا گیا۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی کو ان کے استحقاق کے مطابق اسلحہ لائسنس دیئے جائیں اور عام شہری پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس سے بہت نقصان ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پابندی کو فی الفور ختم کیا جائے اور عام شہریوں کو اسلحہ لائسنس حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک

استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ارشد صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 8-اپریل2016 پچھلے جمعۃ المبارک کو محکمہ تعمیرات و مواصلات کے سوالات تھے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ تحریک التوائے کار لائی جائے معاملہ یہ تھا کہ میں نے قطب شہانہ پل کے بارے میں point out کیا تھا کہ اس کا نقشہ غلط بنا ہے۔ میں نے تحریک التوائے کار جمع کرا دی ہے۔ آپ اجازت دے دیں کیونکہ عوام کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی بیٹھ جائیں۔ میں ابھی آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ allow کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرتے ہیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر143 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے جو تحریک التوائے کار 16-04-04 کو پیش ہو چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر155 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے یہ تحریک التوائے کار 05-04-2016 کو پیش ہوئی تھی۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ یہاں موجود تھے۔ اس وقت نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، وزیر محنت!

محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے سکولوں میں خلاف پالیسی نصاب کا پڑھایا جانا

(۔۔۔جاری)

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی ہے۔ اس تحریک کے جواب میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب بھر کے صنعتی کارکنوں کے لگ بھگ 45ہزار بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم و تدریسی سہولیات مفت فراہم کرتا ہے۔ درسی

کتب کی بابت پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی 55th میٹنگ مورخہ 03-04-10 میں ایک پالیسی وضع کر دی گئی جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب کے علاوہ بھی ایسی کتب جو پاکستان کی نظریاتی اور ثقافتی اساس کے مطابق ہوں بچوں میں اعلیٰ تعلیمی اوصاف پیدا کرنے کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ درسی کتب کی خریداری مرکزی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ پالیسی اور خریداری کے عمل کے طے شدہ قواعد وضوابط کے تحت سال بہ سال عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ کتب پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ درسی نصاب کا انتخاب پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے تجربہ کار پرنسپلز اور ماہر اساتذہ پر مشتمل سلیبس review کمیٹی اور ٹیکنیکل کمیٹی کرتی ہے جو نہ صرف نصابی کتب کے انتخاب کے لئے سفارشات تیار کرتی ہے بلکہ تدریسی مواد کا بھی بغور جائزہ لیتی ہے اور سرٹیفکیٹ دیتی ہے۔ ان کتب میں پاکستان کی نظریاتی، ثقافتی اور مذہبی اساس کے منافی کوئی مواد نہیں ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے لئے منتخب شدہ کتب میں مذکورہ بورڈ کی شائع کردہ کتب ہمیشہ سے شامل نصاب رہی ہیں جبکہ پرائیویٹ پبلشرز کی کتب بطور اضافی تدریسی مفاد کی فراہمی بھی شروع سے ہی پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے نصاب کا حصہ رہی ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور حکومت کے منظور شدہ پرائیویٹ پبلشرز کی شائع شدہ کتب کو ملا کر ایک جامع scheme of studies مرتب کی جاتی ہے اور تدریسی عمل کو بھرپور انداز سے سرانجام دے کر صنعتی کارکنوں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیمی ماحول اور مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کا تعلیمی معیار بیکن ہاؤس اور ڈی پی ایس کے ہم پلہ ہے۔ درسی کتب کے انتخاب اور خریداری کی سال بہ سال تفصیل بھی موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں میں پنجاب کریکولم اور ٹیکسٹ بک بورڈ کا تمام تر نصاب اور درسی کتب لازمی طور پر پڑھائی جاتی ہیں جبکہ پرائیویٹ پبلشرز کی کتب اضافی تدریسی مواد کے طور پر فراہم کی جاتی ہیں تاکہ طلباء کی minimum standard of quality of education میں اضافہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے طلباء کے بورڈ کے نتائج ہمیشہ سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے نتائج سے بہت بہتر ہوتے ہیں بلکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے بچے بین الاقوامی مقابلہ جات اور International Math Kangaroo Competition میں حصہ لیتے ہیں۔ 2015 میں پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں بالخصوص پنجاب ورکرز ویلفیئر سکول چونڈہ کے بچوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔اس پر کوئی بات نہیں ہو گی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کے ساتھ اس معاملہ پر بیٹھ کر ان کی بات سن لوں گا اور discuss بھی کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/159 بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر کی دو تحاریک التوائے کار ہیں ان تحاریک التوائے کار کو pending کیا گیا تھا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/118 سردار وقاص حسن مؤکل، ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔یہ پیش ہو چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ خواجہ عمران نذیر! کیا چلے گئے ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تحاریک التوائے کار کے وقت پر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اکثر موجود نہیں ہوتے اور تحاریک التوائے کار pending ہو جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جہاں تک میری انفارمیشن ہے جب سے یہ ایوان معرض وجود میں آیا ہے تو پہلی دفعہ یہ rules amend ہوئے ہیں۔اس حوالے سے آج بھی ہماری میٹنگ تھی۔ انشاء اللہ یہ معاملہ بہتر ہو جائے گا۔آج یہاں وزیر محنت نے خود تحریک التوائے کار کا جواب دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی یہاں موجود تھے، وہ آئے ہوئے تھے بہر حال یہ معاملہ بہتر ہو جائے گا۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار نمبر 101 پیش کی تھی اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب نہیں آیا ہے۔آپ پچھلے چار دن کی کارروائی منگوالیں اس طرح اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اگر سیشن ختم ہو گیا تو اگلے سیشن میں جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تحریک التوائے کار pending کر دی گئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!اس پر آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی آیا ہوا ہے اور آپ کی فائل سپیکر صاحب کے پاس موجود ہے تو اس پر آپ ہمیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں لہٰذا آپ لوگ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار میرے ہاتھ میں ہے۔ میں نے کل چھوٹو مزاری گینگ پر ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس قسم کو ہمیں توڑ دینا چاہئے کہ تحریک التوائے کار آتی ہے اور وہاں سے جواب آنے کے بعد وہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی serious issue اس وقت پورے پنجاب میں زیر بحث ہے، ہمارے درجنوں پولیس اہلکار اغواء ہو چکے ہیں اس میں سے چھ شہید ہو چکے ہیں، دو ڈی ایس پی انہوں نے اغواء کئے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں، غالباً فوج بھی اس میں حصہ لے رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ for God sake پنجاب اسمبلی کے ایوان میں آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کی اجازت دیں تاکہ تمام ممبران اپنی اپنی آراء حکومت کو دے سکیں۔ یہ ایک انتہائی ضروری مسئلہ ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو آپ out of turn take up کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!ابھی لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو ان سے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو بتاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!اس کے بعد آپ کہیں گے کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!وہ ابھی ادھر ہی موجود تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہاں پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان سے consent لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!لاء منسٹر صاحب ابھی آ جاتے ہیں پھر اس کے بعد اس کو take up کر لیتے ہیں۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بھی ایک تحریک out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں نے آج قائد حزب اختلاف کو بھی allow نہیں کیا۔ میرے خیال میں آپ تشریف رکھیں۔ No اس کو ہم next لے کر آئیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو بھی تو آپ ٹائم دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے پھر آج pending کر دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پھر تو یہ سیشن ہی ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک احمد خان صاحب! ایسے نہیں ہوتا۔ کیا آپ اُس میٹنگ میں تھے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو دہائی دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ دہائی نہ دیں۔ میرے لئے آپ قابل احترام ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے بھی میں نے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلائی تھی بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب میں سمجھتا ہوں کہ جب سے right to information act pass ہوا ہے ایک شہری نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک information request file کی تھی جس میں انہوں نے چیف منسٹر پنجاب کی attendance record کا تقاضا کیا تھا تو جو جواب میں اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے rule(37) کا حوالہ دیا گیا تھا کہ (37) according to rule جو سیکرٹریٹ ہے وہ صرف اور صرف ممبر اسمبلی کی attendance record رکھتا ہے پارلیمانی سیکرٹری، منسٹرز اور چیف منسٹر کا attendance record ان کے پاس موجود نہیں ہوتا جب آپ

(37)rule کو پڑھتے ہیں تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی کہ جس سے یہ پتا چلے کہ منسٹرز، چیف منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری اس سے مستثنیٰ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی(37) rule detail میں بتادی گئی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سی ایم سب سے پہلے اسمبلی کے ممبر بنے ہیں اس کے بعد منسٹرز بھی پہلے اسمبلی کے ممبرز ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! ہمارے رولز میں جو کچھ ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ rules of procedure کے rules کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! ایسے نہ کریں، آپ کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے ہیں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہے۔ بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں تحریک التوائے کار ختم کر چکا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری بات نہایت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جناب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار پر ایک پالیسی بیان وزیر محنت نے دیا ہے۔ میرا بھی labour and labour fund کے ساتھ concern ہے تو مجھے بھی امجد علی جاوید کے ساتھ on board رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ اشفاق سرور صاحب! میاں رفیق صاحب کو بھی on board رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوادیں۔ جی، اب ہم بحث کا آغاز پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے کرتے ہیں۔

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود اور بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اسلامی قدروں کے احیاء اور مالیاتی نظام کی ایک کڑی کے طور پر 24۔ جنوری 1990 کو ایک آرڈیننس کے ذریعے پنجاب بیت المال کا قیام عمل میں آیا جس کو اس قانون کے تحت ایک خود مختار ادارے کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 1991 میں پنجاب بیت المال ایکٹ منظور کیا، اس کے تحت حکومت پنجاب نے 15 رکنی پنجاب بیت المال کونسل قائم کی جس کے سربراہ امین کہلاتے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال بلحاظ عہدہ اس کونسل کے بطور ممبر سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ کونسل کے ممبران کی اکثریت غیر سرکاری اعزازی ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ کونسل بیت المال کو چلانے، فنڈز کی تقسیم اور حساب وکتاب کی ذمہ دار ہے۔ ایکٹ کے تحت کونسل کا قیام تین سال کے لئے عمل میں آتا ہے۔ حکومت امین کے مشورے سے ان افراد کو کونسل کے ممبران نامزد کرتی ہے۔ یہ امر خود شاہد ہے کہ حکومت وقت نے نادار اور مستحق لوگوں کو بیت المال سے زیادہ سے زیادہ مستفید کرنے کے لئے پنجاب بیت المال کی گرانٹ مقرر کی ہے چونکہ بیت المال کے پاس فنڈز محدود ہوتے ہیں اس لئے کوشش کی جاتی ہے ان فنڈز کو "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر مستحقین کی امداد بحالی کے لئے خرچ کیا جائے تاکہ وہ خود کفالت کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ یہ فنڈز بے وسیلہ بیواؤں، یتیموں، مفلس اور ضرورت مندوں کی امداد و بحالی، بے وسیلہ اور مستحق طلباء وطالبات کے لئے مالی امداد کی فراہمی، مفلس مریضوں کے علاج کے لئے مالی امداد کی فراہمی اور خیراتی فلاحی مقاصد کے لئے مالی امداد کا اجراء، اجتماعی بھلائی کے ایسے مقاصد کے لئے مالی امداد کی فراہمی، جس میں استفادہ کنندگان، معاشرہ کے محروم افراد ہوں کو دیئے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بیت المال فنڈ سے زمین

پلاٹ کی خرید غیر تعلیم اور علاج ماہانہ گزارہ الاؤنس کے لئے امداد نہیں دی جاتی۔ مزید یہ کہ وہ افراد جنہیں بحالی روزگار کے لئے کسی دوسرے ادارے سے پہلے امداد مل رہی ہو وہ بیت المال سے امداد کے مستحق نہیں ہوتے۔ زرعی بیت المال کمیٹیوں کے لئے پنجاب بیت المال فنڈز کی تقسیم کا تناسب اس طرح سے ہوتا ہے، غیر سرکاری اداروں کی امداد کل فنڈز کا15 فیصد، اسی طرح نادار اور معذور افراد کے لئے یک مشت امداد کل فنڈز کا20 فیصد، جبکہ مستحق معذور اور یتیم طلباء کے لئے تعلیمی وظائف کل فنڈز کا 25 فیصد، غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے امداد کا کل فنڈز میں سے 25 فیصد، مفلس مریضوں کے علاج معالجے کے لئے کل فنڈز کا 12 فیصد اور زرعی کمیٹیوں کے انتظامی امور کے لئے کل فنڈز کا3 فیصد مختص کیا جاتا ہے۔ بیت المال فنڈز کونسل کے انتظامی امور کے لئے 2 فیصد، امین بیت المال کونسل کا صوابدیدی فنڈ2 فیصد بقایا96 فنڈز زرعی بیت المال کمیٹیوں کو مساوات فنڈز کا20 فیصد اور آبادی فنڈز پر بنیاد پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ سال2013 کے دوران حکومت کی طرف سے کل10 کروڑ روپے وصول ہوئے، سال ہذا کے دوران 17ہزار 249افراد اور اداروں میں 16 کروڑ 56لاکھ 78ہزار 317روپے تقسیم کئے گئے ہیں جس کی تفصیل رپورٹ میں دے دی گئی ہے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اس رپورٹ کی روشنی میں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ پنجاب بیت المال کی کارکردگی کو بہتر کیا جا سکے۔ اب میں سپیکر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ایوان میں بحث کرانے کی اجازت دی جائے۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ معزز ممبران کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز پر سنجیدگی سے غور اور عملدرآمد کی کوشش کی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگر اس پر ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو اپنے نام بھجوادیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر ایک دو دن پہلے ممبران اسمبلی کو اطلاع ہوتی کہ آج بیت المال پر بحث ہونی ہے تو بڑی fruitful اور نتیجہ خیز تجاویز بھی آ سکتی تھیں اور بحث بھی ہو سکتی تھی۔ ہم نے کئی دفعہ پہلے بھی کہا ہے اور شاید کیلنڈر آنے کے بعد یہ ایجنڈا بھی واضح ہو جائے۔ اچانک آج کے ایجنڈے میں آپ نے بیت المال پر بحث کا کہا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے بڑی بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ ادارہ قائم ہوا تو اس پورے سسٹم کا basic theme یہ تھا کہ سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر سوسائٹی کے ایسے لوگ

across the board جو معززین علاقہ ہیں، مساجد کے اندر مساجد کمیٹیوں کے چیئرمین اور ایسے لوگ جن پر کوئی بندہ اُن کی امانت اور دیانت پر انگلی نہ اٹھا سکے گا اُن کو محلوں میں بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین بنائیں گے اور اسی طرح تحصیلوں یا اضلاع کی سطح پر چیئرمین ہوں گے۔ بد قسمتی سے پچھلے کئی سالوں سے یہ پورا سسٹم politicize ہو چکا ہے۔اس میں چیئرمینوں کے انتخاب کے وقت عام لوگوں کو بھی اعتماد میں نہیں لیا جاتا۔ پہلے یہ طریق کار ہوتا تھا کہ مساجد میں باقاعدہ announcement کر کے consensus buildup ہوتا تھا پھر اس کا انتخاب ہوتا تھا بلکہ زیادہ تر لوگ elect ہو کر بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین ایسے آتے تھے جو خدا ترس تھے، امین اور صادق بھی تھے اور اُن کے پاس کسی بھی سیاسی پارٹی کا worker جاتا تھا تو اُن کی درخواست کو entertain کرتے تھے اور خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر فیصلے ہوتے تھے۔آج سے پانچ سات سال پہلے لاہور کے مختلف علاقوں کے اندر بیت المال کمیٹیاں بنی تھیں تو اگر یہ tenure post ہے تو اُس کے بعد دوبارہ بیت المال کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہوئے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود اور بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ زکوٰۃ کمیٹیوں کی بات کر رہے ہیں جبکہ بیت المال کمیٹیاں تحصیل کی سطح پر ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اور اُن کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بیت المال کمیٹی اگر تحصیل کی سطح پر ہے تو اسے یونین کونسل کی سطح پر ہونا چاہئے۔ بیت المال کمیٹی کا تحصیل کی سطح پر کیا لینا دینا ہے بلکہ یہ کمیٹی grass roots level پر مستحق، نادار، بے کس، بیوگان، یتیم اور ایسے لوگ جنہیں علاج معالجہ کی سہولت میسر نہیں ہے اُن کے لئے ہونی چاہئے۔ اگر آپ کی بیت المال کمیٹی تحصیل کی سطح پر ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ مزید افسوس ناک بات ہے۔ یہ بیت المال کمیٹیاں یونین کونسل کی سطح پر ہوتی تھیں اور اگر اب نہیں ہیں تو یونین کونسل کی سطح پر ہی ہونی چاہئیں۔ یہ کسی کو بھی نہیں پتا کہ بیت المال کمیٹیاں functional بھی ہیں یا نہیں۔ دوسری بات جو یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں دس کروڑ روپے اکٹھے ہوئے جبکہ ہم نے 17 کروڑ روپے لگائے ہیں، آپ اندازہ کریں کہ دس کروڑ کی آبادی کے صوبے پر اگر بیت المال کمیٹی 17 کروڑ روپے لگاتی ہے تو دو روپے فی آدمی بھی نہیں بنتے تو آپ لوگوں کی کیا مدد کرتے ہوں گے؟ میں نے ان کی باتوں سے ابھی notes لئے ہیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ مریضوں کے لئے ہم نے 12 فیصد ٹوٹل رقم کا رکھا ہوتا ہے جو اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہے۔یہاں پر ہسپتالوں کے

حالات آپ سب کے سامنے ہیں۔ پرائیویٹ علاج اتنا مہنگا ہے کہ اچھے خاصے afford کرنے والے افراد کے لئے بھی پرائیویٹ سطح پر علاج کروانا تقریباً مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ایک عام اور غریب آدمی جس کو کوئی مرض لاحق ہو جاتا ہے تو اُس کے لئے اگر ٹیسٹ کروانے پڑیں تو ہزاروں روپے درکار ہوتے ہیں اور اُس وقت تک علاج شروع نہیں ہوتا جب تک اُس کے ٹیسٹ مکمل نہ ہو جائیں۔ میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ جن بیت المال کمیٹیوں کے tenure مکمل ہو چکے ہیں اُن کے فی الفور نئے انتخابات کروائے جائیں، بیت المال کمیٹیاں یونین کونسل کی سطح پر ہونی چاہئیں، ان کو politicize نہیں ہونا چاہئے اور صرف (ن)لیگ کے workers, sympathizer یا حمایتیوں کو کمیٹیوں کا چیئرمین منتخب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہمیں اللہ کے سامنے بھی جواب دینا ہے۔ خدا کے لئے کوئی institution ہم ایسا چھوڑ دیں اور سماجی سطح پر بیٹھ کر ایسے بزرگوں کو encourage کریں جو سوسائٹی سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں، ہماری سیاست بازیوں سے وہ بزرگ لاتعلق ہو کر مساجد اور گھروں میں بیٹھ گئے ہیں۔ ہم ایسے بزرگوں اور ریٹائرڈ سرکاری افسروں کو جو bridge کا کام دیں گے اُن کو آمادہ کریں اور کوئی ایسا mechanism بنائیں کہ ایسے لوگ جو politicize نہ ہوں اُن کو ہم بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین بنائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو رقم بتائی ہے وہ بہت کم ہے لہٰذا آئندہ بجٹ کے اندر اس کے لئے ایک خاطر خواہ رقم رکھنی چاہئے تاکہ صحیح معنوں میں غریب اور مستحق لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ بیوگان اور بچیاں جن کے والدین نہیں ہیں اُن کی شادی بیاہ میں بھی مدد کی جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا خیبر پختونخوا میں چیئرمین بنائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صدیق خان صاحب! میں نے انہیں allow نہیں کیا، اُن کو floor نہیں دیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہیں چھوٹو گینگ میں بھرتی کروادیں۔ (شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ ایسی بات نہ کریں۔ Order in the House, no cross talks۔ ممبران خاموشی اختیار کریں۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! کسانوں کے امور پر آج بھی اور پہلے بھی اسمبلی کے اندر کافی بحث ہوتی رہی ہے۔ میری پہلی تجویز یہ ہوگی کہ پنجاب میں جس طرح کی صورتحال کسانوں کی ہو چکی ہے تو بیت المال کے تمام فنڈز کسانوں میں ہی تقسیم کر دیئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بیت المال کمیٹیوں اور زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا جو concept ہے اسے شاید mix کر رہے تھے۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں وارڈ اور محلہ کی سطح پر بنتی ہیں جن کا انتخاب مساجد کے اندر ہوتا ہے جبکہ بیت المال کمیٹی صرف ضلع کی سطح پر بنتی ہے۔ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن فرما رہے تھے کہ یہ سارا سسٹم politicize ہے تو ایسا بالکل نہیں ہے کیونکہ اس کمیٹی میں خواتین کی نمائندگی ہے، اقلیتوں کی نمائندگی ہے، سول سوسائٹی کی نمائندگی ہے اور ہر طبقہ فکر سے لوگوں کو شامل کر کے وہ کمیٹی بنائی جاتی ہے جس کے ذریعے بیت المال کی رقوم کی تقسیم ہوتی ہے۔ جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے تھے کہ رقوم کی تقسیم "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی درخواستیں جمع کرواتے ہیں اس میں further تقسیم کی گئی ہے یعنی معذور افراد کے لئے 20 بیس فیصد رقم رکھی جاتی ہے، مستحق طلباء کو 25 فیصد دیا جاتا ہے، غریب بچیوں کی شادی کے حوالے سے قائد حزب اختلاف نے اشارہ کیا تھا تو ان کے لئے 25 فیصد حصہ مختص ہوتا ہے اور مریضوں کے لئے بھی اس میں 12 فیصد حصہ مختص ہوتا ہے۔ یقیناً یہ کوئی ideal صورتحال نہیں ہے جیسے ہمارے ملک اور اس صوبہ کی صورتحال ہے کیونکہ اس کے لئے بہت زیادہ وسائل درکار ہیں لیکن پھر بھی بجٹ میں سے ایک مناسب حصہ کاٹ کر جتنا ہو سکتا ہے حکومت ہر سال اس کے بجٹ میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ ایک احسن قدم ہے اور اس میں مزید اضافہ کیا جانا ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پچھلے سات آٹھ ماہ سے یہ کمیٹیاں غیر فعال ہیں، ان کے ڈسٹرکٹ کے چیئرمین موجود نہیں ہیں، یہ اپنی term پوری کر چکی ہیں اور دوبارہ سے نئی کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیکھا جانا چاہئے کہ وہ لوگ جنہیں یہ امداد ملتی تھی جن میں طالب علم، غریب بچیاں اور مریض تھے وہ اس سے محروم ہیں تو ان کے لئے ضروری

ہے کہ ان کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور ان کو فعال کیا جائے تاکہ جو لوگ اس سے محروم ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جو معروضات پیش کروں گا اس میں ایک تو میرا اتفاق کلی طور پر یہ ہے کہ اپوزیشن لیڈر نے اپنی باتوں میں یہ بات کہی ہے کہ یہ politicize ہو چکا ہے۔ میں اس میں اضافہ کرنا چاہوں گا کہ یہ محض politicize نہیں ہوا بلکہ یہ polarized ہے جو کہ politicize سے زیادہ polarized ہو چکا ہے۔ چونکہ ہم قوم ہی polarized ہیں، تقسیم شدہ قوم ہیں، دھڑوں میں تقسیم ہیں، نظریات میں تقسیم ہیں تو یہ سارا معاملہ تقسیم ہو چکا ہے اور polarized ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مستحق لوگوں تک یہ امداد نہیں پہنچتی۔ جناب امجد علی جاوید نے جو بات کی ہے، غریبوں کے علاج معالجہ کے لئے، شادی بیاہ کے لئے، غرباء کے لئے، جو بھی تقسیم ہے تو میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں خاص طور پر 70 فیصد آبادی جو دیہاتوں میں آباد ہے وہ کاشتکاری سے منسلک ہے۔ جناب امجد علی جاوید نے یہ بات کر کے کاشتکاروں کی توہین کر دی ہے کہ بیت المال کی تمام رقم کاشتکاروں کو دے دی جائے۔ بھئی کیوں، کاشتکاروں کا حق کاشتکاروں کو کیوں نہ ملے؟ انہیں یہ کہنے کی بجائے بلکہ یہ کہنا چاہئے تھا کہ ان کے پیداواری اخراجات کم کئے جائیں اور ان کی فصلوں کی قیمتوں کو سپورٹ پرائس دے کر ان کا تعین کیا جائے تاکہ انہیں زندہ رہنے کا حق ملے۔ انہیں زندہ رہنے کا حق ملنا چاہئے۔ پنجاب کے اندر کاشتکاروں کی 70 فیصد آبادی میں سے 86 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے بھی نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی بیت المال کفالت نہیں کرتا تو یہ حکومت وقت کا فرض ہے کہ اپنی رعایا کی کفالت کے لئے زیادہ سوچ بچار کرے اور زیادہ اقدامات کرے۔ یہ حکومت وقت کا فرض ہے خواہ وہ بیت المال کے ذریعے سے کرے اور خواہ وہ کسی اور اقدامات سے کرے۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا جو بھی concept ہے یہ درست بات ہے کہ ان کی سطح اور ہے اور بیت المال کی سطح اور ہے نمائندگی تو بے شک اس میں موجود ہے لیکن یہ politicize سے زیادہ polarized ہو چکی ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کی از سر نو تشکیل ہو جائے، اس کے الیکشن وغیرہ ہو جائیں یا جو بھی معاملات ہیں، انہیں درست کرنے کے لئے تو کسی طرح سے بھی ان کو polarization اور politicized سے بچایا جائے۔ فلاحی منصوبہ جات اور عوام کی غربت دور کرنے کے لئے اسے استعمال کیا جانا چاہئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم پوائنٹ ہے جو آپ کی توجہ کا مستحق ہے اور ہمارے ممبران کے استحقاق کی بات ہے۔ قومی اسمبلی کے ممبران اور پنجاب اسمبلی کے ممبران میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سارے privileges ان کے لئے کیوں ہیں؟ ہماری اسمبلی سے blue پاسپورٹ کے لئے قرارداد پاس ہو چکی ہے۔ آپ بڑے visionary سپیکر ہیں اور آپ سے درخواست ہے کہ بجٹ سے پہلے ہمیں یہ خوش خبری سنادی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کے ملک کے جھنڈے کا رنگ سبز ہے اور آپ blue پاسپورٹ مانگنے کے چکروں میں ہیں تو اس میں ایسی کیا بات ہے؟ blue پاسپورٹ اور green پاسپورٹ میں کیا فرق ہے۔ اسی کو official رہنے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نہیں۔ کیا قومی اسمبلی کے ممبران کا زیادہ right ہے اور کیا وہ زیادہ قانون سازی کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرا blue پاسپورٹ ہے لیکن میں اسے تبدیل کروا رہا ہوں اور green پاسپورٹ بنوا رہا ہوں۔ میرا official پاسپورٹ blue تھا جسے میں green پاسپورٹ میں تبدیل کروانے دوبارہ جا رہا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پھر green کو official پاسپورٹ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میاں صاحب! آج چونکہ وقت مختصر ہے جبکہ قائد حزب اختلاف نے بھی اس پر تجویز دی ہے تو پھر اس بحث کو next session کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ جب بھی سیشن ہو گا تو پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اسی کو take up کریں گے۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس شیخ علاؤالدین کا ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

مستحق افراد کو اشیائے خورد و نوش کم نرخوں پر مہیا کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ poverty estimation seminar جو زیر صدارت وفاقی وزیر خزانہ اور وفاقی وزیر پلاننگ مورخہ 7اپریل2016 کو اسلام آباد میں منعقد ہوا، کے مطابق غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد 6 کروڑ ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بیشتر افراد پنجاب میں رہائش پذیر ہیں۔ ایسے افراد کو راشن نادرا data کی بنیاد پر lowest income areas کی بنیاد پر آٹا، دالیں، چاول اور گھی میں پچاس فیصد کم نرخوں پر مہیا کیا جانا از حد ضروری ہے۔

جناب سپیکر! چاہے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہو یا بیت المال ہو یا زکوٰۃ کا پیسا ہو اس میں کھربوں روپیہ جا رہا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کا کوئی ایسا نتیجہ نہیں نکل رہا جس سے ظاہر ہو کہ لوگوں کے مالی حالات میں کوئی بہتری آ رہی ہے۔ جو لوگ لائنوں میں لگ کر یہ پیسا لے رہے ہیں یا جو خواتین و حضرات پیسا لے رہے ہیں ان کی عزت نفس بھی مجروح ہو رہی ہے۔ یہ کوئی لمبی بات نہیں ہے بلکہ 30 دن کے اندر اس data کی بنیاد پر across the board اگر پچاس فیصد ان لوگوں کو جو واقعی مستحق ہیں اور جنہیں وفاقی حکومت نے کہہ دیا ہے کہ یہ غربت کی لکیر سے نیچے ہیں، انہیں بنیادی اشیائے خوراک مہیا کر دی جائیں اور یہ سارا پیسا بچا لیا جائے جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام یا دو تین اور چیزیں جو ہیں تو پھر بھی بچت ہو سکتی ہے اور surplus پیسا مل سکتا ہے جو کسی اور جگہ سے جس میں میڈیسن یا اور مستحق لوگوں کو مل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ابھی آپ کو پتا ہے کہ brought forward جو سٹاک آیا ہے وہ ساڑھے تین ملین ہے اور اس وقت بھی جو گندم پڑی ہے، اگر یہی گندم ہم اسی data کی بنیاد پر لوگوں کو پچاس فیصد رعائت پر یہ آٹا دے دیتے تو کیا یہ اچھا نہیں تھا؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بات کو حکومت light نہ لے اور یہ مشکل کام نہیں ہے، اس کے لئے کوئی آئن سٹائن کے دماغ کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت کے پاس data موجود ہے جس کے تحت پتا ہے کہ low income areas کون سے ہیں۔ ان کو پوش areas کو شہروں سے نکال دیا جائے اور دیہاتوں میں بھی جو low income areas ہیں ان کا بھی سب کو پتا ہے کہ low income کون سے لوگ ہیں کیونکہ یہ data ہمارے پاس اب موجود ہے۔ میری آپ سے اور حکومت

سے گزارش ہے کہ اس کو باقاعدہ سنجیدگی سے لیا جائے۔ابھی ہمارے بھائی لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے تھے کہ یہ تمام سیاسی نقطہ نظر سے کیا جارہا ہے۔ خواہ بیت المال ہو، زکوۃ ہو یا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہو تو اس کے اندر سیاست آ گئی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ صحیح ہو لیکن یہ الزام بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے اگر ہم اس کو اس بنیاد پر اس علاقے میں خوراک کو پچاس فیصد رعائت پر دے دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس زیرو آر کا جواب ہے؟اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیتے ہیں۔Next ہیں، جناب امجد علی جاوید!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!ان کے لئے بھی اگر اجازت ہے تو میں کسی دن زیرو آر نوٹس لے آؤں؟ بات یہ ہے کہ وہ کوئی حوروں یا فرشتوں کے ووٹ لے کر نہیں آئے؟(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر!چھوٹو گینگ کی بات کریں یہ کیا بحث جاری ہے۔what is this آپ کے پولیس اہلکار شہید ہو گئے ہیں آپ کے پولیس اہلکار اغواء ہو گئے ہیں آپ اُس پر بحث نہیں کروا رہے یہ ادھر اُدھر کی بحثیں کروا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ادھر اُدھر کی بحثیں نہیں ہیں میں رولز کے مطابق اور جو میرے پاس ایجنڈا ہے اُس کے مطابق چل رہا ہوں ایسی بات نہیں ہے مجھے رولز کے مطابق ایوان چلانے دیا کریں خرم جہانگیر وٹو صاحب!میں آپ کا احترام کرتا ہوں یہ کوئی بات نہیں ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر!چھوٹو گینگ پر بحث ہونی چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے آج کسی نے چھوٹو گینگ پر بحث کے لئے کہا ہے اور نہ ہی میرے ایجنڈے پر ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر!اپوزیشن لیڈر نے کہا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میرے پاس اُن کی تحریک موجود ہے میں اُن کو اس پر موقع دوں گا اور مجھے اس بات کا پتا ہے

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر!آپ نے اچانک اس پر بحث کیوں رکھوائی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ ایجنڈے پر already ہمارے پاس تھی۔ جی جناب امجد علی جاوید!آپ بتائیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر!یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔

گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء ودیگر افراد سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن کو کالج انتظامیہ طلباء سے موٹر سائیکل وکار پر دس بیس روپے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کر رہی ہے جبکہ باہر سے آنے والوں سے تیس سے چالیس روپے وصول کر رہی ہے جس سے طلباء سخت پریشان ہیں۔ مجھے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!چھوٹو گینگ پر بحث کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میری ایک بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!کیوں سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ ۔ مجھے ایوان کو ایجنڈے کے مطابق چلانا ہے جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!وہ کوئی نوگوایریا نہیں ہے اس معاملہ پر وزیر اعلیٰ کو ایوان کو اعتماد میں لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس پر بات کرتے ہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وزیر قانون ایوان میں آجائیں وہ آگئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو میں اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دوں گا اس کے لئے دو منٹ دے دیں تاکہ۔۔۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر !پھر آپ نے کہنا ہے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے یہ جناب امجد علی جاوید پڑھ لیں تو اُس کے بعد آپ مجھے اجازت دے دیں یہ current issue ہے۔ بہت اہم مسئلہ ہے زیرو آر باقی سب issue تو چلتے رہیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر :چلیں!جناب امجد علی جاوید اس زیرو آر کوpendingکرتے ہیں یہ سارے زیرو آرpendingکر دیں۔جی،قائدِ حزبِ اختلاف تحریک التوائے کارout of turnپیش کرنا چاہتے ہیں جی، تحریک پیش کریں۔

راجن پور کچے کے علاقہ میں چھوٹو گینگ کے خلاف مؤثر آپریشن کرنے کا مطالبہ

قائدِ حزبِ اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 2016-04-14 کی خبر کے مطابق۔راجن پور کچے کے علاقے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف شروع کئے گئے آپریشن ضرب آہن کے 16روز بعد پولیس دہشت گردوں کے اہم ٹھکانے جزیرہ نما علاقے کچا جمال میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی۔پولیس ذرائع کے مطابق مخبروں کی اس اطلاع پر کہ کچا جمال پر 100 سے زائد ڈاکو موجود ہیں۔پولیس کے جوان کشتیوں کے ذریعے کچا جمال میں داخل ہوئے جہاں پر ڈاکوؤں نے فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں ایس ایچ او اور 6پولیس اہلکار شہید جبکہ درجنوں زخمی ہو گئے۔زخمیوں اور میتوں کو شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان منتقل کیا گیا۔ذرائع کے مطابق جنگل کے باعث پولیس کو پیش قدمی میں مشکلات کا سامنا ہے ایلیٹ فورس آپریشن میں فرنٹ لائن پر حصہ لے رہی ہے جبکہ ریجنر کی جانب سے مسلسل مارٹر گولے فائر کئے جا رہے ہیں۔پولیس ذرائع کے مطابق کچا جمال میں داخلے کے بعد پرامید ہیں کہ جلد ہی جرائم پیشہ عناصر اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر!دوسری طرف ڈاکوؤں نے ایس ایچ او سمیت2ڈی ایس پی سمیت25پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا ہے اور وائرلیس سیٹ قبضے میں لے کر پولیس کو پسپائی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔راجن پور سے نامہ نگار کے مطابق چھوٹو گینگ کے ساتھ مبینہ مقابلہ کے دوران سات پولیس اہلکار شہید جبکہ کئی زخمی ہو گئے ہیں۔چھوٹو گینگ نے دو ڈی ایس پی اور ایک ایس ایچ سمیت 20 سے زائد پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا، یرغمالی پولیس اہلکاروں کی بازیابی کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن

پور نے مقامی قبائلی عمائدین سے مدد مانگ لی۔ فائرنگ کے تبادلہ میں چھ پولیس اہلکار شہید ہو گئے ڈی ایس پی صدر آصف رشید اور ڈی ایس پی روجھان مجاہد اقبال برمانی کے علاوہ ایس ایچ او تھانہ بنگلہ اچھا حنیف غوری سمیت 2 درجن کے قریب اہلکاروں کو یرغمال بنالیا۔ بعد ازاں ذرائع کے مطابق ایس ایچ او تھانہ بنگلہ اچھا حنیف غوری کو بھی شہید کر دیا۔ جرائم پیشہ عناصر نے شہید ہونیوالے چار پولیس اہلکاروں کی لاشیں بھی پولیس حکام کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ مقامی ذرائع سے ملنے والی معلومات کے مطابق موبائل سروس معطل کر دی گئی ہے تاہم چھوٹو گینگ کے سربراہ غلام رسول عرف چھوٹو نے یرغمال بنائے گئے پولیس اہلکاروں کے قبضے سے ملنے والی وائرلیس سیٹ کے ذریعہ پولیس کے اعلیٰ حکام کو مخاطب کرتے ہوئے پولیس آپریشن فوری طور پر بند کرنے کا پیغام بھجوایا اور دھمکی دی کہ اگر آپریشن بند نہ کیا گیا تو یرغمال بنائے گئے تمام پولیس اہلکاروں کو ایک ایک کر کے قتل کر دیا جائے گا۔ یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت کی گئی مگر چند روز جاری رہنے کے بعد یہ آپریشن ختم کر دیا گیا جس کے باعث آج چھوٹو گینگ ایک مرتبہ پھر خوف و دہشت کی علامت بن گیا۔ اس خبر سے صوبے بھر کی عوام میں خوف وہراس پایا جاتا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے دو تین سالوں میں وقفے وقفے سے چھوٹو ڈکیت گینگ کے بارے میں اور آج سے چار چھ ماہ پہلے بھی آپریشن ہوا اُس میں بھی کئی لوگ مارے گئے۔ چار سے چھ اضلاع تک پولیس ان کا پیچھا کرتی رہی لیکن ان عناصر کا قلع قمع نہ ہو سکا، ان عناصر کا خاتمہ نہ ہو سکا اب یہ سو سے ڈیڑھ سو ڈاکو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ تحریک پیش کر دی ہے اب ذرہ اُن کا جواب لے لیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر صرف یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جواب تو وہ دے دیں گے، بحث کا مقصد تو یہ ہے کہ معزز ممبران اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ میں

نے تحریک التوائے کار پڑھ دی وہ جواب دے دیں گے اور جواب تو رانا صاحب روز دیتے ہیں اگر اُن کے جواب سے ہی معاملات ٹھیک ہو جاتے تو دیکھیں وہاں پر جو ایلیٹ فورس کے جوان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! مجھے ایوان رولز کے مطابق چلانا ہے اُن کا جواب آنے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چلیں جواب دے دیں۔

تعزیت

راجن پور کچے کے علاقہ میں چھوٹو گینگ کے خلاف آپریشن میں شہید ہونے والے پولیس ملازمین کے لئے دعائے مغفرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے یہ تحریک التوائے کار out of turn پیش کی ہے تو اس میں بالکل انہوں نے یہ تحریک پیش کی ہے تو اس پر میں جو بھی جواب دوں گا اور اس کے بعد اُن کو short statement یا اس پر بات کرنے کا اختیار حاصل ہو گا تو میں یہ چاہوں گا کہ اس سے پہلے کہ اس تحریک پر میں جواب دوں یا اس پر مزید بحث ہو ہمارے پولیس کے جو چھ جوان اس آپریشن میں شہید ہوئے ہیں اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعائے مغفرت ہونی چاہئے اور ہمارے جو Law Enforcing Agencies کے لوگ وہاں پر ان جرائم پیشہ افراد کے خلاف ریاستی رٹ کو مؤثر کرنے کے لئے برسرِ پیکار ہیں اُنہیں اس ایوان کی طرف سے مکمل تائید اور حمائت کا یقین دلایا جانا چاہئے۔ اس پر دُعا کروادیں اُس کے بعد میں اپنا جواب عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہید اہلکاروں کے لئے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پولیس کے چھ شہید اہلکاروں کے لئے جو کچا کے علاقہ میں چھوٹو گینگ سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اُن کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں جو معاملہ اُٹھایا گیا ہے یقیناً یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ جو راجن پور اور رحیم یار خان ڈسٹرکٹس میں کچے کا ایریا ہے یہ کوئی تقریباً تین سے پانچ کلو میٹر چوڑائی اور کوئی بعض جگہوں سے دس سے پندرہ کلو میٹر لمبائی میں یہ ایریا موجود ہے اور اس ایریا میں جو access ہے وہ کسی بھی جرائم پیشہ گروہ کے قبضے یا اُس کی strength کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس علاقے کی جو پوزیشن ہے کہ جہاں پر وہ جس طرح کا دلدلی علاقہ ہے، وہاں پر جس طرح کے جنگلات ہیں، وہاں پر جس طرح سے چھوٹے چھوٹے Islands بنے ہوئے ہیں کہ ارد گرد گہرا

پانی ہے اور درمیان میں تھوڑا سا ایریا دلدل خشکی کا ہے اُس کے بعد پھر آگے ہے تو اُس علاقے کی جو پوزیشن ہے اُس پوزیشن کی وجہ سے اُس علاقے میں جو access ہے وہ ایک کافی مشکل امر رہا ہے۔اس وقت بھی کافی مشکل امر ہے اس سے پہلے جس طرح سے محترم قائد حزب اختلاف نے کہا کہ کئی بار یہ کوششیں ہوئی ہیں اور اِن کوششوں میں کامیابی اس وجہ سے نہیں ہوتی رہی کہ پولیس نے یا Law Enforcing Agencies نے ایک دفعہ وہاں پر آپریشن کیا اور وہ جب اس طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ بلوچستان کی طرف چلے جاتے ہیں، اُس طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ سندھ کی طرف چلے جاتے ہیں، تیسری طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ پہلی طرف آجاتے ہیں تو اس وجہ سے اُن کو کسی نہ کسی طرح سے یہ سہولت یا موقع ملتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ اس بات کو باقاعدہ عسکری اور سیاسی لیڈر شپ لیول پر اس معاملے کو طے کیا گیا کہ نہ صرف اس علاقے میں آپریشن ہو گا بلکہ آپریشن کے بعد وہاں پر پورے علاقے کو باقاعدہ پولیس فورس hold کرے گی۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ ایک ہزار پولیس کے جوانوں کو چھ ماہ تک specific training دی گئی ہے کہ جب اس علاقے کو clear کر دیا جائے گا تو وہ اس علاقے کو hold کریں گے۔ اس ٹریننگ میں دو ریٹائرڈ آرمی کے انتہائی careered officers کو induct کیا گیا، ایلیٹ فورس میں specific training کروائی گئی اور اس ٹریننگ کے بعد وہ دونوں کرنل صاحبان اس فورس کو لیڈ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ راجن پور اور رحیم یار خان کے ڈی پی اوز، آر پی او لیڈ کر رہے ہیں اور آئی جی صاحب وہاں تقریباً ایک ہفتے سے موجود ہیں۔ جو وہاں پر پلاننگ ہوئی ہے اور یہ پلاننگ کسی political level پر نہیں ہوئی بلکہ جو موقع پر field commanding officers ہوتے ہیں چونکہ یہ ایک professional معاملہ ہوتا ہے اس لئے انہوں نے اپنے professional experience کی بنیاد پر کرنا ہوتا ہے، اس پلاننگ کے تحت اگر کسی جگہ پر کوئی weakness deduct ہو گی تو وہ ایک علیحدہ امر ہے کہ اس کا for future بہتری کے لئے نوٹس لیا جائے گا لیکن اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جو لوگ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آگے آپریشن کے لئے جائیں تو وہ نیتاً اس میں کوئی کمی کوتاہی رہنے دیں۔ وہاں پر جو پلاننگ ہوئی اس کے مطابق یہ ایریا جو تین سے پانچ کلو میٹر ضرب دس سے پندرہ کلو میٹر بنتا ہے اس پورے ایریے کو cordon off کیا گیا اور باقاعدہ ایک ٹیکنیکل اور professional طریقے سے تقریباً 46 کے قریب بڑی اور دس سے پندرہ چھوٹی picketing points کو identify کیا گیا۔ وہاں پر picketing لگائی گئی اور اس علاقے کو پوری طرح سے cordon

off کرنے میں تقریباً آٹھ سے دس دن لگے۔اس کے بعد یہ field level پر فیصلہ ہوا کہ اس علاقہ میں ایلیٹ فورس access کرے گی،enter ہو گی اور ایلیٹ فورس کو یا تو رینجرز مارٹر فائرنگ کا cover دیا جائے گا یا پھر ائر گن شپ ہیلی کاپٹر کا cover دیا جائے گا۔اب اس فیصلے کو یہاں پر discuss کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کسی قسم کا کوئی تبصرہ یا تنقید کرنا مناسب ہو گا۔یہ فیصلہ ہوا کہ ایلیٹ فورس اس ایریا کو enter access کرے گی اور انہیں رینجرز مارٹر فائرنگ کا coverage دیا جائے گا۔ وہاں رینجرز مارٹر فائرنگ کا cover دیا گیا اور دو دن قبل یعنی ایک رات چھوڑ کر جو اس سے پچھلی رات تھی اس میں سات سو گولہ فائر کیا گیا اور اس firing cover میں ایلیٹ فورس نے اس علاقے میں تین سائڈ سے access کیا۔ایلیٹ فورس تین سائیڈ سے enter ہوئی، دو سائیڈ سے ان کی انٹری کامیاب ہوئی اور انہوں نے ان جرائم پیشہ عناصر کو پیچھے دھکیلا اور وہاں پر اپنا base قائم کیا۔ایک سائیڈ سے یہ incident پیش آیا کہ جب ہمارے پچیس تیس کے قریب نوجوان کافی ایریا آگے چلے گئے اور انہیں اس طرح سے محسوس ہوا کہ جیسے یہ ایریا بالکل خالی ہے اور اس ایریے میں کوئی بھی موجود نہیں ہے تو وہاں ان کے بنکرز تھے، وہ جنگلات کے علاقے میں اس طرح سے چھپے ہوئے تھے کہ ہماری فورس کو اس بات کا پتا نہیں چل سکا اور انہوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ ہمارے ان جوانوں نے گھیرے میں آنے کے باوجود اپنی آخری گولی تک ان کا مقابلہ کیا کیونکہ جو فورس جاتی ہے، ابھی یہاں یہ بھی بات ہوئی ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا تبصرہ اور analysis مناسب نہیں ہے کہ ان کے پاس صرف ڈیڑھ ڈیڑھ سو round تھا۔اب یہ ایک طے شدہ SOP ہے کہ ایک سپاہی پانچ میگزین carry کرتا ہے، پانچ سے زیادہ میگزین carry کر نہیں سکتا۔bullet proof جیکٹس سب کے پاس تھیں، bullet proof ہیلمٹ سب کے پاس تھے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ پانچ میگزین میں ڈیڑھ سو فائر ہی آتا ہے۔ اگر یہ ہتھیار پھینک دیتے یا ویسے ہی یرغمال بن جاتے تو پھر یہ شہید کیوں ہوتے؟ان لوگوں نے وہاں پر اُس وقت تک مقابلہ کیا جب تک ان کے پاس آخری گولی تھی۔اس مقابلے میں پانچ جرائم پیشہ افراد ہلاک ہوئے جن میں ایک سرغنہ بھی شامل ہے جبکہ ہمارے چھ جوان شہید اور چار زخمی ہوئے۔اب "چھوٹو گینگ" کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں access دے دیں جس طرح پہلے وہ کبھی سندھ کی طرف کبھی بلوچستان کی طرف نکل جاتے تھے اب ان کا کہنا ہے کہ ہمیں access دے دیں۔ ہماری عسکری قیادت کی طرف سے، سیاسی قیادت کی طرف سے فیصلہ ہوا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اس آپریشن کو ہر قیمت پر کامیاب کرنا ہے، اس علاقے کو ہر قیمت پر clear کرنا ہے۔ ہماری فورسز نے اس علاقے کو نہ صرف

clear کرنا ہے بلکہ وہاں پر hold بھی کرنا ہے۔ جرائم پیشہ عناصر کی طرف سے ہتھیار پھینکنے سے کم کسی قسم کی کوئی negotiation یا مذاکرات نہیں ہوں گے۔ اس علاقے کو جو cordon off کیا ہوا تھا وہاں پر ہماری ایلیٹ فورس اور پولیس فورس موجود ہے ان کے back up پر رینجرز بھی موجود ہے۔ رات بھی وہاں پر ان کے ساتھ تین جگہ پر encounter ہوا ہے۔ انہوں نے تین جگہ سے اس علاقے سے access کرنے کی کوشش کی ہے جسے ہماری Law Enforcing Agencies نے ناکام کیا ہے اور ان کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ Law Enforcing Agencies کی قیادت اس علاقے میں موجود ہے اور اس operational area میں موجود ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہاں پر آپریشن جاری ہے اس لئے اس سے زیادہ بات کرنی مناسب نہیں ہے آپریشن in progress ہے اور اس کو کسی قیمت پر بھی off نہیں کیا جائے گا۔ اگلے چوبیس، اڑتالیس گھنٹوں میں اس صوبے کے عوام اور پاکستان کے عوام یہ خوش خبری سنیں گے کہ ان جرائم پیشہ عناصر کا قلع قمع کر دیا گیا ہے اور اس علاقے میں ریاست کی writ کو قائم کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس مرحلے پر اس معزز ایوان کا جس طرح سے ان شہداء کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی ہے اور ان تمام Law Enforcing Agencies کو جس میں پولیس شامل ہے، جس میں رینجرز شامل ہے، جس میں پاک فوج شامل ہے ان سب کو اس ایوان نے اپنی مکمل تائید اور حمایت کی یقین دہانی کروائی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ہمیں ان nitty-gritties میں نہیں جانا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھانا چاہئے جو آدمی اپنے ملک کے عوام کی حفاظت اور اپنی ریاست کی rite کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر قربانی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھ کر زیادہ dedication کیا ہو سکتی ہے۔ ہمیں اس موقع پر انہیں اپنی مکمل تائید اور حمایت کی یقین دہانی کرانی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری Law Enforcing Agencies کامیاب ہوں گی اور ان جرائم پیشہ عناصر کا قلع قمع کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو جوان وہاں پر اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اُن عناصر کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں ہم سب انہیں سلام پیش کرتے ہیں لیکن مجھے وزیر قانون کی اس منطق کی سمجھ نہیں آئی کہ nitti-gritty میں پڑنے کی بجائے آپ ان کے حوصلے بڑھائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حکومت کا نواں سال ہے۔ یہ آپریشن جو اٹھارہ دن پہلے شروع کیا گیا ہے تو آٹھ سال پہلے کیوں شروع نہیں ہوا؟ پانچ سال پہلے کیوں شروع نہیں ہوا اور دو سال پہلے شروع کیوں نہیں ہوا؟ ان چیزوں کا منظر عام پر آنا اور expose ہونا انتہائی ضروری ہے کہ ایک ایسی حکومت میں وہ سرپرست کون ہے؟ کیا حکومت کو نہیں پتا کہ آج سے ایک سال پہلے میلسی کے اندر کئی لوگ مارے گئے، کہا گیا کہ اس کو گھیرے میں لے لیا اور پھر وہ گھیرا توڑ کر نکل گیا۔ بھائی! اس کے نکل جانے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان بھی پچھلے آٹھ سالوں سے وزیر ہیں اور یہ حکومت بھی قائم ہے، جب یہاں پر ضرب عضب کی بات ہوئی اور نیشنل ایکشن پلان بنا اور یہ طے پایا کہ across the board پورے ملک کے اندر جہاں بھی اس طرح کی دہشت گردی، اس طرح کی ڈکیتی، رہزنی اور اغواء کی وارداتیں ہوں گی تو وہاں پر رینجر اور فوج کو بھی طلب کرنا پڑا تو ان کی مدد سے آپریشن کیا جائے گا۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ پچھلے آٹھ سال سے یہ مسلسل حکومت میں ہیں ویسے آپ تیس سال لگا لیں تو ان کے علم میں نہیں آیا کہ پنجاب کا یہ حصہ اور یہ تین چار ضلعے جس میں یہ خود admit کر رہے ہیں کہ تین سے پانچ کلو میٹر کی پٹی ہے یا آٹھ سے دس کلو میٹر کی پٹی ہے۔ مجھے ہنسی بھی آ رہی تھی اور رونا بھی آ رہا تھا کہ ہم ادھر سے آپریشن کرتے ہیں تو وہ اُدھر چلے جاتے ہیں اور اُدھر جاتے ہیں تو وہ ادھر آ جاتے ہیں تو کیا یہ لاء منسٹر صاحب کے standard کی بات ہے اور کیا انہیں اس طرح کی بات کرنی چاہئے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آہنی ہاتھوں کے ساتھ ان کو کیوں نہیں کچلا گیا؟ یہ سب اچھا کی رٹ آتی رہی اور اسمبلی میں بیٹھ کر وزیر اعلیٰ ہو یا وزیر قانون ہو good governance کی مثالیں دیتے ہوئے اور لوگوں کے جان و مال کی تحفظ کی دُہائی دیتے ہوئے کہ ہم سب سے اعلیٰ محافظ ہیں اور پنجاب کے اندر ہر طرح کا امن ہے ان کی زبان نہیں تھکتی۔ ہم اتنا راگ الاپتے رہے اور یہاں پر بار بار تمام political parties یہ دُہائی دیتی رہیں کہ خدا کے لئے ساؤتھ پنجاب کے اندر دہشت گردوں کے

نیٹ ورک ہیں، جرائم پیشہ عناصر کے نیٹ ورک ہیں ،ان کو غیر ملکی ایجنسیاں اسلحہ دے رہی ہیں اور کالعدم تنظیموں کے ساتھ یہاں کے لوگ رابطے میں ہیں لیکن ان کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ یہ پہلو تھی کرتے رہے اور یہ آئیں بائیں کرتے رہے ان کی حتی الوسع کوشش رہی کہ یہ آپریشن نہ ہونے پائے،اس کو delay کیا جائے اور جتنا delay ہو سکتا تھا انہوں نے کیا۔اگر گلشن اقبال پارک کا سانحہ نہ ہوتا تو شاید اب بھی آپریشن کی نوبت نہ آتی۔جب یہ سانحہ ہوا ہے تو پھر فوری طور پر رینجر اور فوج نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا اور اب یہ کہتے پھریں کہ ہم مل کر کر رہے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے ادارے فوج اور رینجر کو appreciate کرنا چاہئے کہ جنہوں نے اس میں lead لی اور پھر انہیں بادل نخواستہ ان کے ساتھ چلنا پڑا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!پولیس کو بھی کریڈٹ دیں۔ان کے بھی چھ جوان شہید ہو گئے ہیں اور ان کو بھی کریڈٹ جانا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں نے سب سے پہلے ان کو سلام پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب فوج آئی ہے تو وہ کام کر بھی رہے ہیں اور کریں گے بھی لیکن اب تک جو حالات ہیں ، اس پر انتہائی ill plan, ill competency، مشتاق سکھیرا صاحب جو آئی جی بنے پھرتے ہیں وہ ان سارے لوگوں کو ساتھ لے کر اپنے بندے مروانے کے لئے ڈاکوؤں کے پاس وہاں بھیج دیا ہے۔انہوں نے وہاں جو بُلٹ پروف جیکٹس پہنی ہیں وہ میڈیا صبح سے دکھا رہا ہے۔یہ پھٹی پرانی بُلٹ پروف جیکٹس بار بار دکھا رہے ہیں۔میں دس چینلز پر دیکھ کر آیا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!بہت شکریہ۔میرے پاس آرڈر ہے۔اب اجلاس غیر معینہ مدت کے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(72)/2016/1407. Dated: 15th April. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 15 April 2016 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 14th April 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 1186
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
1012
-ADJOURNMENT MOTIONS NO. 374 AND 728 OF 2014 1116
982
questions REGARDING-
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 974
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)*
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha *(Question No. 2896*)* 1038
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th April, 2016
ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.
-Leave of absence 910
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for doing affective operation against Chhoto gang in Kacha area of Rajanpur 1259
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Higher Education Department 1128
-Disclosure of neurosurgery by a quack neuro surgeon in Services Hospital Lahore 1124
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020
-Heavy loss to farmers in villages of Jhang, Toba Tek Singh and Khanewal due to uprising of Tarimo and Sadhnai Link Canals 1130
-Loss of crops due to hailing in most of villages of Multan 1022
-Non-issuance of Roll No. slips by Educational Board Gujranwala due to fault in computer system 1126
-Sale of unhygienic water as mineral water 1129
-Study of syllabus against policy in schools of Labour Department 1243
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016 857,939,1073,1205
AGRICULTURE DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 1221
-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1228
1213
-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1210
1233
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1237
1217
-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1225
1239
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)*
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal *(Question No. 1180)*
-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)*
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)*
-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)*

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

point of order REGARDING- 1241

-CONSTRUCTION OF GRAIN MARKET IN PAKPATTAN 955

question REGARDING-
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)*

AHMED KHAN BHACHER. MR.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 1148

question REGARDING-
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 987

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-
-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)* 1117

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING- 904

PAGE NO.

-State land in Lahore *(Question No. 6000*)*

ALA-UD-DIN, SHEIKH

point of order REGARDING- 1015

-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 1097

question REGARDING-

-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 1255

ZERO HOUR regarding- 927

-Demand for provision of edibles to deserving persons at less price

-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security

ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1079

-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091

-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1090

-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)* 1093

-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1085

-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 1088

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Questions No. 3529 and 3690 of 2014 and 4400 of 2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA (PP-86) 1240

-Starred Question No. 3254 of 2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar MPA, (PP-188) 1240

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of neurosurgery by a quack neuro surgeon in Services Hospital Lahore 1124

DISCUSSION On- 1253

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR

PAGE NO.

2013 1221

questions REGARDING- 1109
-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 901
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1210
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)* 1084

-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1217
-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1258
-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)*

zero hour REGARDING-
-Charging of illegal Token fee by administration of Government Faridia Post Graduate College Pakpattan

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Study of syllabus against policy in schools of Labour Department 1243

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 899
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)* 992
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 993
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)*

AYSHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

Pre-budget- 1042
-Discussion for the year 2016-17

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

question REGARDING- 957
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)*

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province 1136

BILLS-

PAGE NO.

-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1056-1065
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1049-1052
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 *(Introduced in the House)* 1143
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1067-1069
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1197-1200
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1185-1196
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1153-1166
-The Punjab Forensic Agency (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1052-1055
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1144-1153
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1065-1067
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1177-1185
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 *(Considered and passed by the House)* 1166-1177

C

Call attention Notice REGARDING
-Details about deaths in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore in result of suicide attack 1137

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*

D

DISCUSSION On-
-Annual report of Punjab Bait ul Maal for 2013 1249

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No. 1198 of 2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA and 839 of 2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari, MPA 915

PAGE NO.

-Adjournment Motions No. 374 and 728 of 2014 1012
-Privilege Motions No.12 of 2013, No.20, 31 of 2014, No. 1,5,12,14,17 to 22, 25 and 27 of 2015 and No.2 to 6 of 2016 1008
-Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 1010
-Question No. 7051/2015 asked by Ch. Ashraf Ali Ansari, MPA (PP-13) 1134
-Special Audit report for the year 2008-09 914
-Starred Questions No. 6302 of 2016 asked by Mian Muhammd Rafique, MPA 1009
-Starred Questions No. 3529 and 3690 of 2014 and 4400 of 2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA (PP-86) 1240
-Starred Question No. 3254 of 2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar MPA, (PP-188) 1240
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016) 917
-The issue of LDA employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA 1011
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015) 917
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) 917
-The Punjab Maintenance of Public Order Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 1135
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No. 9 of 2016) 1009
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) 917
-To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province 1136

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)* 908

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 1118
-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 997
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)*
-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1119

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

Pre-budget- 1036
-Discussion for the year 2016-17

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING- 953

PAGE NO.

-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 1222
-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1229
1214
-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1210
1234
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1237
1218
-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1225
1239
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)*
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal *(Question No. 1180)*
-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)*
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)*
-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)*

FARZANA NAZIR, DR.

Pre-budget- 1040
-Discussion for the year 2016-17

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 1261
-On martyrdom of Police Employees during operation against Chhoto Gang in Kacha Rajanpur

Fatima Fariha, Mrs. 913
-Leave of absence

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING- 994
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)*

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 998

PAGE NO.

-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 999
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 902
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)*
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)* 906

I

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Secretary for Home)*
ZERO HOUR regarding-
-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security 929
IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

point of order REGARDING- 1018
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 1013

Privilege motion REGARDING-
-Improper behaviour of DPO Mianwali with MPA

K

KHADIJA UMAR, MRS.
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1156
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 206 1145
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 1178
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 1167

questions REGARDING- 1102
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1104
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)*
KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING- 1006
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 1005
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)*

PAGE NO.

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian
LEAVE OF ABSENCE OF-
-Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din, Mr. 910, 913
-FATIMA FARIHA, MRS. 912
-Mansab Ali Khan, Rai 912
-Mazhar Abbas Ran, Malik 912
-Muhammad Ali Khokhar, Malik 911
-Muhammad Arif Abbasi, Mr. 914
-Muhammad Ashraf, Ch. 913
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 910
-Muhammad Zahoor Anwar, Malik 912
-Najma Afzal Khan, Dr. 911
-Nighat Intisar, Mrs. 913
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 910
-Sultana Shaheen, Mrs. 911
-Tahia Noon, Mrs.

PAGE NO.

Local Government & Community Development Department-

questions REGARDING- 967
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 999, 1003
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 998
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 960
-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 980
-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 1001, 1006
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 969
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)*
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 947, 957
-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 945
-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)*
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)* 988, 1005
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 950
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)*
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)* 953, 997
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 944, 999
-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)* 988, 955
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)*
-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 992, 1002
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 993
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 990, 994
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)* 962, 985
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 985
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)* 1004
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)* 977
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government *(Question No. 2337*)* 987
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)*
-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)*
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)*
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)*
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)*
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore

PAGE NO.

(Question No. 2913)* 982
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 991
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)*
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi 974
(Question No. 2376)* 972
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha *(Question No. 2896*)*
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)*

LUBNA FAISAL, MRS.

questions REGARDING-
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore 1106
(Question No. 683)
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government 990
(Question No. 2337)*

M

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal 1237
(Question No. 1180)

MANSAB ALI KHAN, RAI
-Leave of absence 912

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
-Leave of absence 912

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss of crops due to hailing in most of villages of Multan 1022

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for doing affective operation against Chhoto gang in Kacha area of Rajanpur 1259

Call attention Notice REGARDING
1137

-DETAILS ABOUT DEATHS IN GULSHAN-E-IQBAL PARK LAHORE IN RESULT OF SUICIDE ATTACK 1251

DISCUSSION On- 1017

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 924

PAGE NO.

point of order REGARDING-
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels

Resolution REGARDING-
-Demand for reconstitution of Pakistan Cricket Board at merit
MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Higher Education Department 1128
-Non-issuance of Roll No. slips by Educational Board Gujranwala due to fault in computer system 1126
MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.
MINISTER FOR FINANCE
-See under Aysha Ghaus Pasha, Dr.
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

Minister for Mines & Minerals/Local Government & Community Development
-See under Sher Ali Khan, Mr.
MOTION regarding-
-Continuance of consideration of the Punjab Commission on the Status of Women 1196
MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Sale of unhygienic water as mineral water 1129
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Question No. 7051/2015 asked by Ch. Ashraf Ali Ansari, MPA (PP-13) 1134
MUHAMMAD AFZAL, RANA
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Maintenance of Public Order Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 1135
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motions No. 1198 of 2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA and 839 of 2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari, MPA 915
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK
-Leave of absence 912

PAGE NO.

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 911

point of order REGARDING- 909

-Non-availability of books of 9th & 10th Classes in Rawalpindi

QUESTION regarding- 991

-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi *(Question No. 2376*)*

QUORUM- 1149

-Indication of quorum of the House during sitting held on 14th April, 2016

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

QUESTIONS regarding- 1228

-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 892

-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)* 867

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

-Leave of absence 914

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 960

-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 947

-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-

-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1100

-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)* 885

-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1112

-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1113

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING- 962

-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)*

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 1249

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

-Leave of absence 913

question REGARDING- 1239

-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)*

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Privilege Motions No.12 of 2013, No.20, 31 of 2014, No. 1,5,12,14,17 to 22, 25 and 27 of 2015 and No.2 to 6 of 2016 1008

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motions No. 27 of 2014, No.8,10,16,23,24 and 25 of 2015 and No.1 of 2016 1007

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING- 904

-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)* 905

-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Heavy loss to farmers in villages of Jhang, Toba Tek Singh and Khanewal due to uprising of Tarimo and Sadhnai Link Canals 1130

DISCUSSION On-

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 1254 1028

Pre-budget-

-Discussion for the year 2016-17

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Special Audit report for the year 2008-09 914

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 1119

-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1105

-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 905

PAGE NO.

-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)*
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1101 1097
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)*
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1110 1103
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 903
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)* 899
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)*
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)* 907 1104
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)*
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore *(Question No. 683)* 1106
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)* 908 902
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)*
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1121 1114
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)* 1112
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1113
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1107
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)*
-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1120 1115
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1111
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)* 1116
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 1109
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)* 904
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)*
-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)* 1118 906
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore *(Question No. 1298)* 1121

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolution REGARDING-
-Demand for financial aid to farmers victimised by recent rains and hailing 924

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 206 1146

PAGE NO.

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The issue of LDA employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA 1011
MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

question REGARDING-
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 967
MUHAMMAD ZAHOOR ANWAR, MALIK
-Leave of absence 910
MUNAWAR AHMED GILL, MR.

question REGARDING-
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore *(Question No. 1298)* 1120
MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore *(Question No. 2913*)* 977
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)* 1233

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016 860,942,1076,1208
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1153
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 1169

questions REGARDING- 999
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 1001
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 873
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*
NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 912
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF

PAGE NO.

REPORTS regarding-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016) 917
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015) 917
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) 917
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) 917

Resolution REGARDING- 926
-Demand for inclusion of research in mass-communication studies in universities about presentation of soft image of Pakistan before nations of the world
NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 945
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 865
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 944
-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 1093
-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)*
NAZIA RAHEEL, MRS. *(Parliamentary Secretary for Revenue)*

Answer to the question REGARDING- 893
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)*
NIGHAT INTISAR, MRS.
-Leave of absence 911
NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)*
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 988 888 1213 1107 1111 1108
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)*
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)*
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)*
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)*

PAGE

NO.

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 20th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 30th March, 2016 **1267**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES
-See under Zahid Akram, Choudhary
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME
-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE
-See under Nazia Raheel, Mrs.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-SEE UNDER MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI

PAGE NO.

points of order REGARDING- 1241
-Construction of Grain Market in Pakpattan 943
-Demand for making functional THQ Hospital Kotmomin 1015
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 909
-Non-availability of books of 9th & 10th Classes in Rawalpindi

Pre-budget- 1025
-Discussion for the year 2016-17

Privilege motion REGARDING- 1013

-IMPROPER BEHAVIOUR OF DPO MIANWALI WITH MPA

Prorogation- 1267

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 20TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 30TH MARCH, 2016

punjab bait ul maal- 1249
-General discussion on annual report of Punjab Bait ul Maal for 2013

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 1010

PAGE NO.

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT- 1221
-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1228
1213
-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1210
1233
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1237
1217
-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1225
1239
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)*
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal *(Question No. 1180)* 967
-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)* 999
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)* 1003
-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)* 998
960

Local Government & Community Development Department- 980
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 1001
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 1006
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 969
-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 947
-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 957
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 945
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 988
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 1005
-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 950
-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)* 953
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)* 997
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 944
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)* 999
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)* 988
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 955
-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)* 992
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)* 1002
993

PAGE NO.

-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 990
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 994
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 962
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)* 985
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 985
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)* 1004
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)* 977
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government *(Question No. 2337*)* 987
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)* 982
-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)* 991
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)* 974
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)* 972
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)* 904
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore *(Question No. 2913*)* 892
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 885
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)* 865
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi *(Question No. 2376*)* 888
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha *(Question No. 2896*)* 883
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)* 889
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT- 902
-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)* 899
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)* 906
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)* 908
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 901
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 867
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 861
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat *(Question No. 4001*)* 873
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)* 904
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)* 880
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)* 905
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)* 1118
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)*

PAGE NO.

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1105
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)* 1100
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)* 1097
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*

S & GAD DEPARTMENT-

-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1078
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1091
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1109
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 1102
-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1104 1106
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1121
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1089
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1114
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)* 1112
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore *(Question No. 683)* 1113 1107
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)*
-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1119 1115
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)*
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1093
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)*
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)* 1084

-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1088 1111
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1116
-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)* 1108
-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1117
-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 1120
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)*
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)*
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)*

PAGE NO.

-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)*
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore *(Question No. 1298)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-13th April, 2016 1039
-14th April, 2016 1149

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH.

Pre-budget- 1037
-Discussion for the year 2016-17

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING-
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 980
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 883
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 861
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)* 880

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questions REGARDING- 950
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 988
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 985
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)* 985
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 859,941,1075,1207
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Privilege Motions No. 27 of 2014, No.8,10,16,23,24 and 25 of 2015 and No.1 of 2016 1007

Resolutions REGARDING-
-Demand for financial aid to farmers victimised by recent rains and hailing 924
-Demand for inclusion of research in mass-communication studies in universities about presentation of soft image of Pakistan before nations of the world 925
-Demand for reconstitution of Pakistan Cricket Board at merit 924
-Demand for taking action against medical stores running without license 926

REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 904
-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)* 892
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)*
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)* 885
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 865
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 888
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 883
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat *(Question No. 4001*)* 889
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)* 902
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)* 899
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)* 906
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)* 908
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)* 901
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)* 867
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 861
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)* 873
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)* 904
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)* 880
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)* 905

PAGE NO.

S

S & GAD DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1118
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1105
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1100
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 1097
-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1078
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1109
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1102
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)* 1104
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore *(Question No. 683)* 1106
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1121
-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1089
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)* 1114
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1112
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1113
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)* 1107
-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1119
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1115
-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)* 1093
-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1084
-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 1088
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)* 1111
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 1116
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)* 1108
-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)* 1117
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore

PAGE NO.

(Question No. 1298) 1120
SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1121

926

Resolution REGARDING-
-Demand for taking action against medical stores running without license
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 1056
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 1049
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 1143
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 1067
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 1197
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 1185, 1196
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1153,1166
1052
-THE PUNJAB FORENSIC AGENCY (AMENDMENT) BILL 2015 1144,1152
1065
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 1177,1184
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 1166,1177
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016
1138

Call attention Notice REGARDING

-DETAILS ABOUT DEATHS IN GULSHAN-E-IQBAL PARK LAHORE IN RESULT OF SUICIDE ATTACK 1261

1196

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 1016
-On martyrdom of Police Employees during operation against Chhoto Gang in Kacha Rajanpur
MOTION regarding- 932

-CONTINUANCE OF CONSIDERATION OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels

PAGE NO.

ZERO HOUR regargidng-
-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security
SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 913
SHAHZAD MUNSHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1105
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 1003
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)* 1004
SHAZIA KAMRAN, MRS.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Questions No. 6302 of 2016 asked by Mian Muhammd Rafique, MPA 1009
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No. 9 of 2016) 1009

PAGE NO.

Sher Ali Khan, Mr. ***(MINISTER FOR MINES & MINERALS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT))***

Answers to the questions REGARDING- 968
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 1000
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 1003
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 998
-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 960
-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 980
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 1001
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 1006
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 969
-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 947
-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)* 958
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)* 946
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 989
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)* 1005
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)* 950
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 954
-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)* 997
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)* 944
-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 999
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 956
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)* 988
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 992
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 1002
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)* 994
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)* 990
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government *(Question No. 2337*)* 995
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)* 962
-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)* 986
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)* 985
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)* 1004
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)* 977
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore 987

PAGE NO.

(Question No. 2913)* 982
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 991
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)*
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi 974
(Question No. 2376)* 972
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha *(Question No. 2896*)*
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)*

SULTANA SHAHEEN, MRS.
-Leave of absence **910**

T

TAHIA NOON, MRS.
-Leave of absence **911**

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-
-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)*
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)*
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)*
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)* **1078**

1002
1115
1225

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

point of order REGARDING-
-Demand for making functional THQ Hospital Kotmomin **943**

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 969

PAGE NO.

-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 889
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat *(Question No. 4001*)* 1089
-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1088
-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 972
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)*

TEHSEEN FAWAD, MRS.

Pre-budget- 1035
-Discussion for the year 2016-17

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

question REGARDING- 1114
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)*

Z

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)* 885
865
-DETAILS ABOUT PATWARIES AND GARDAWARS IN DISTRICT LAHORE *(QUESTION NO. 1377*)* 889
883
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 890
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 867
861
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat *(Question No. 4001*)* 873
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)* 881
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)*
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)*

PAGE NO.

zero hour REGARDING-

-Charging of illegal Token fee by administration of Government Faridia Post Graduate College Pakpattan 1258 1255

-Demand for provision of edibles to deserving persons at less price

-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security 927